~~۵۵۵۶~~

۴۱۲/ع

تنقید الاخبار و تجدید الاخبار

۴۱۴۲/ع

~~۵۵۵~~

آریوں کی مذہبی حرکات

۷۸۶

للرجال نصيب مما اكتسبوا فبأي حديث بعده يؤمنون

سپاس خداوند بیهمال که این کتاب در تنقید رواة و رجال باحسن تحقیق و بوجه کمال المسمی به

عمرم بسر آمد و ندریافت خزانش	اما محک آورده رجالان جهانرا

تنقید الاخبار و تعدیل الاخیار

اکنون نگهی قیمت او بی درم و دام	ارزان چه قدر کرده ام این گنج گرانرا

از رشحات خامه هدایت شمامه محقق فهامه السید احمد حسین دام فیضه بتوفیق الله رب المشرقین مرتب گردید

در مطبع باقری باهتمام سید احمد حسین مهتمم مطبع مطبوع شد

کتبه سید احمد حسین نقوی

۲۵۰ جلد

فہرست مطالب کتاب ہذا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	ماخذ مذاہب اہل اسلام	۹۶	آیا حبل الا آلہۃ الہاً واحداً بضمن توجیہا اجماع
۱۲	باب اول مشتمل بر پنج فصل	۹۸	شرائط امامت تابع اشدیت خلفاء
〃	فصل اول در	۱۰۰	اشدیت خلفاء در منع نقل اخبار نبویہ واحکام شرعیہ
〃	نفی فضائل صحابہ از قرآن	۱۰۴	قہر واستبداد خلفاء وضعف صحابہ در وقائع
۲۷	معیار معدوحیت ومذمومیت		متغلبہ وحوادث متشتتہ در عہد شیخین
۲۹	فصل دوم در	۱۰۵	قہر خلیفہ بر مالک بن نویرہ
[illegible]	اقسام اخبار در شان صحابہ	۱۰۷	ثبوت ارتداد وعدم رشاد صحابہ امجاد
۳۰	ردّ اخبار موضوعہ بحق صحابہ	۱۰۸	اخبار طغاۃ وبغاۃ وعصاۃ
۳۶	اخبار در سوء عاقبت صحابہ	۱۰۹	تشدت در اجماعات صحابہ
۴۷	ردّ فضائل مختصہ صحابہ	۱۱۱	شمائل عثمانی
۵۱	ردّ اجماع سقیفہ مفید خلافت	۱۱۵	ردّ احتجاج بآیہ الصادقون
۶۵	ردّ قیاس فقہی مفید خلافت	۱۱۸	شمائل امیر معاویہ و
۶۹	فصل سوم در	۱۱۹	بضمن آن ردّ عقیدت سفیان ثوری و
〃	شمائل صحابہ وخلفاء ثلاثہ	۱۲۰	بضمن آن شمائل اہل بدر و
۸۱	اجماع فی استخلاف مذکور القرآن	۱۲۶	بضمن آن خلافت جامع شرائط یزید وعبد الملک
۸۵	شرائط خلافت مقررہ اہلسنت بضمن اجماع	۱۲۷	سنت سیئہ امیر معاویہ
۸۹	تعرض بر کلام شارح مواقف	۱۲۹	جدول ثلاث وسبعین فرقۃ فی الصحابہ
۹۰	معیار اجماعات عہد رسالت وبر قتل خلیفہ ثالث	۱۵۱	جنگل صحابہ طاعنین بعضہم علی بعض
	بود جمل وصفین وبر خلافت امویہ	۱۶۵	فصل چہارم
۹۴	موازنہ اجماع سقیفہ بدیگر اجماع صحابہ	〃	عقیدت تابعین وتبع بشان صحابہ
۹۵	توجیہہ اجماع صحابہ در سقیفہ	۱۶۳	سلوک امراء بنی امیہ بصحابہ

قال اللہ تبارک و تعا

قال اللہ تبارک و تعالیٰ فبای حدیث بعدہ یومنون

بعون اللہ ذی الجلال یہ اول رسالہ بیمثال ہے کہ جو فن رجال و سنن اصحاب خیر سگال و قواعد جرح و تعدیل از قرائحہ نقادۂ اہل الحدیث حداثت مآل و احوال مستضعفین آل رسول متعال کا مجموعہ آتم بامسمی المعروف بہ

قال صلعم اذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوہ علی

تثقیف الاخبار و تعدیل الاخیار

کتاب اللہ فان وافق فاقبلوہ والا فردوہ

بکشف عوار و بیان اسرار عقیدت محدثین عامہ کی از رشحات خامہ ہدایت شمامہ المحقق الفہامہ بمدر المقامہ کاسر ناموس الامۃ خذلہم اللہ فی القیامۃ ناشر ناموس الائمہ صلوات اللہ علیہم الی یوم الکرامۃ اجزل اللہ انعامہ

طبع فی مطبع باطنی امروہہ باہتمام سید اختر حسین منیجر

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی بعث فی الامیین رسولاً یتلو علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وارسلہ رحمۃ للعالمین من کافۃ الناس والجنۃ ونبہ المکلفین علی قولہ و ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ای سمعاً وطاعۃً بلا علۃ و استبداد وجعل عترۃ النبی اولیاء الامۃ وہداۃ الجنۃ لئلا یکون للناس حجۃ بعد الرسل فقال فیہم مخاطباً لرسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ الامجاد الی یوم التناد انت منذر ولکل قوم ہاد اما بعد اگرچہ اسلام مین احکام شریعت کا مدار کتاب الٰہی وسنت نبوی پرہی چنانچہ حدیث کل شئ مردود الی الکتاب والسنۃ اسکی موید ہی لاکن احادیث پیغمبر بوجہ تدبیر وعسیر الفہم ومجمل ہونے احکام قرآنی اور محول فرمانے خداوند عزوجل کے باطاعت رسول یزدانی بقولہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم مفسر وشرح کلام سبحانی ہین وما لم یوافق من الحدیث القرآن فہو زخرف بنا بران وقت مذاکرہ وعند المناظرہ مسائل اختلافی مین (عام اس سے کہ امور معرفت مین بحث ہو یا احکام طاعت مین) قول فصل

احادیث صحیحہ مین ہی ملتا ہے اور علم حدیث مین صحت مرویات کا انحصار جرح و تعدیل پیٖ پر راویون کے موقوف ہے اسطور پر کہ فاسق کی روایت اور کاذب کی حکایت اور فاسد العقیدت و من لایبالی و فاقد العدالۃ کی نقل فی احکام الشریعۃ از سر باطل و مجہول اور عادل و ثقہ صادق اللہجہ و حافظ و ثبت کی خبر مروی بالاتفاق مسلم و مقبول ہے پس تمامتر انحصار و مدار صحت اصول و فروع کے احکام کا ائمہ جرح و تعدیل کی دیانت و عدالت و ثقت و صداقت پر رہا کہ جس راوی و روایت کو انہون نے اپنی تنقید مین معتبر گردانا وہ عند المحدثین مقبول و قابل اخراج و کتب اخبار مین لایق اندراج ہے اور اوسی پر احکام شریعت کا دار و مدار ہے ورنہ وہ مردود و مطروح و بیکار رہے لہذا اصحاب جرح و تعدیل کے نقادی ہر مسلمان مومن و عاقل کو اپنی تصحیح مذہب کی غرض سے پرکھنی چاہیے کہ مرجع صحت و سقم کل اعتقادات و اعمال شرعیہ کا اونکی تنقید پر منحصر ثابت ہوا بنابران عارفین اخبار صحیح و سقیم و نقادین احادیث نبی کریم صلعم و مشایخ العلل و ائمہ تعدیل و النحل کے مبلغ علم و معیار تنقید و صلابت دینی کو مختصراً اجمالی کیا جاتا ہے تاکہ طالبان حق التفات فرمائین اور بنظر حصول اپنے حسن عاقبت کے بلا تعصب دنیوی از اول تا آخر اس ذخیرہ عاجز پر انصاف کی نظر ڈالین بعدہ حکم لگائین کہ کس مذہب کے راوی ناطق بحق اور روایات و اخبار اونکے سچے و موثق مرفوعاً بخبر صادق بسلسلہ صدق ہیں اور کس ملت کے راوی و روایت معلل بالغرض و کذب مطلق ہین فہنا اشرع موفقاً بلطفہ الخفی و رجاءً بفضلہ الجلی لان رسولہ سید الکونین صلعم قال المومن اذا مات و ترک ورقۃ واحدۃ علیہا علم تکون تلک الورقۃ یوم القیامۃ ستراً فیما بینہ و بین النار و اعطاہ اللہ تبارک و تعالی بکل حرف مکتوب علیہا مدینۃ اوسع من الدنیا سبع مرات یہ امر تو علما سیر کے اخبار سے ظاہر ہے کہ فرقہ نواصب و خوارج و معتزلہ داہل السنۃ نے باوجود اختلاف

باہمی سے فی بعض العقائد بینہم کے بالاتفاق ماخذ شریعت اپنا کل جماعت صحابہ کے مرویات و اجتہادات کو اور فرقہ شیعہ اثنا عشریہ نے اپنا متمسک بہ عترت و اہلبیت نبوت کے اخبار مرویہ کو گردانا ہے مگر طوائف و فرق مذکورہ کو تصحیح اخبار و تنقید آثار کے لئے بہت کم زمانہ ملا کہ عہد صحابہ بنی کا قبل ختم ہو جانے صدی اول ہجری کے انس بن مالک صحابی کی وفات پر سنہ ۹۳ ہجری میں منقرض ہو گیا اور یہ وقت دورہ شباب خلافت امویہ کا تھا جسکے لئے احکام خاصہ تقیہ کے حضرت نبوی سے علی ما رووہا فی کتب الفتن و الملاحم فیہم مؤکداً وارد ہوئے ہیں از آنجملہ حدیث یکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی و سیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفۃ قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع و تطیع الامیر و ان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع وحدیث تکون فتنۃ النائم فیہا خیر من الیقظان والیقظان فیہا خیر من القاعد والقائم فیہا من الساعی فمن وجد ملجأ او معاذاً فلیستعذ بہ وہذان ما رواہ المسلم وحدیث ہلکۃ امتی علی یدے غلمۃ من قریش کما فی البخاری نقلہ صاحب المشکوۃ منہ اور اس حدیث کو صاحب جامع الاصول نے سعید بن عمرو بن سعید بن العاصی سے بسند بخاری بدین عبارت مفصل نقل کیا ہے قال اخبرنی جدی قال کنت جالساً مع ابی ہریرہ رض فی مسجد المدینۃ و معنا مروان فقال ابو ہریرہ رض سمعت الصادق المصدوق صلعم یقول ہلکۃ امتی علی یدی اغیلمۃ من قریش فقال مروان لعنۃ اللہ علیہم فقال ابو ہریرہ لو شئت ان اقول فلان و فلان لفعلت قال سعید رح فخرجت مع جدی الی الشام حین ملکہ بنو امروان فاذا راٰہم غلماناً

احد اثنا قال عسی اینکون ھولاء الذین عنا ابو ھریرۃ فقلت انت اعلم ماثورین
اور احادیث مذکورہ سے ثابت ہی کہ یہ زمانہ بنی امیہ کا (جسکے ابتدا ربنابر حدیث (الخلافۃ
بعدی ثلثون سنۃ ثم یکون ملک عضوض کمار دوہ عہد خلافت مہد امیر معاویہ
سے ہوئی تہی) دورہ ظلمتِ تار ضلالت آثار کا تہا اور صحابہ صلابت کیش و عاقبت اندیش
بحکم محکم نبوی فاسمع واطع کی خلفاے وقت کے تابع ومنقاد ہو رہے تہے اور اونکی خلاف
کچھ نکہہ سکتے تہے لہذا اشاعت دین مین ساعی نہو سکے اور نقل احادیث نبوی مین اونہون نے
حدیث تکون فتنۃ النائم فیھا خیر من الیقظان پر ہی عمل فرمایا کما یاتی بیانہ مفصلاً
پس فرقہ ہاے معتزلہ ونواصب وخوارج واہل السنۃ کلہم کو اس ضیق وقت اور دورہ ظلمت
مین کسطرح موقع تصحیح وتصدیق وتوثیق احادیث کا حضرات صحابہ سے ملتا حتی کہ زمانہ صحابہ
مین نوبت تدوین اخبار کی بہی نہین پہونچی بلکہ تدوین تو کیا متون اخبار صحیحہ امام ابوحنیفہ کے
زمانہ مین ہی میسر نہوئین اسلیئے بجاے احادیث کے قیاس فقہی سے کام لیا گیا اور شریعت کو
اوسے پورا کیا گیا کما نبّہ علیہ الشعراوی ونقلہ عنہ صاحب الدراسات اللبیب علی الصفحہ ۲۹۰ فی
الدراستہ الحادیۃ عشر بعد ازین نایاب صحیح حدیثون کی یہ ضخیم صحاح ستہ بلکہ خمسین جو بعد مرور دہور
کے مرتب ہوئین تو انکی صحت لامحالہ از سر محتاج تنقید ہی برخلاف فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے توثیق
اخبار کے کہ اوسی زمانہ مین اونکے اخبار تعلیم مخفی مرتب ہوئین اور ہر زمانہ مین تا ایندم انصادم تلف
سے بحکم محکم لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ محفوظ ومصئون رہین
اور شواہد ظاہری اس عالم اسباب مین اونکے اخذ واخراج وتعلیم کو بزمانہ موسع محفوظی کے بمرتبہ
اقصے بعنایت ایزد تعالے جمع ہو گئے اولاً عہد امامت ائمہ طاہرین کا زمان غیبت صغرےٰ سے

صاحب الزمان اعنی ۳۲۶ہجری تک رہا اس مین جس شیعہ کو کسی راوی کی حدیث مروی امام معصوم سابق مین اشتباہ لفظاً یا معناً ہوا اوسنے امام لاحق کی خدمت مین حاضر ہوکر یا سفراء ناحیہ کی وساطت سے امام العصر صاحب الزمان سے اوسکو مصدق وموثق ومصحح کرلیا جو یہہ تصدیق وتصحیح کا زمانہ چوتھی صدی کے تقریباً ثلث حصہ سے زاید کا ہوتا ہے تا نیا عہد امامت امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام تک چارسو کتابین حدیث کی مرتب ومدون ہوگئین تھین جنپر متمسکین احادیث اہلبیت علیہم السلام کو بہر وجہ اطمینان اور رسوخ احادیث صحیحہ واخبار مصححہ ہونے کا ہے اور ہونا چاہیے پس جو طالب اسماء مولفین کتب مدونہ مذکورہ کا ہو وہ رجال الشیخ الجلیل النجاشی رض دیکھ لے اور جامع کتاب کافی محمد یعقوب کلینی رض وجامع کتاب من لایحضرہ الفقیہ واستبصار محمد بن بابویہ قمی نے آخر زمان غیبت صغری مین انتقال فرمایا ہے انکی احادیث پر بوجہ حضوری زمان وکلائی ناحیہ کے احتمال سقیم وغیر مصحح کا خلاف قیاس ہے کیونکہ عامہ وخاصہ شیعہ جبکہ بوساطت وکلای ناحیہ کے حل معضلات سے مستفید ہوتے تھے تو یہ جامعین مقتدرین مخلصین بدرجہ اولے باریاب ومستفیض افادات تھے چنانچہ نام کتاب کافی عطیہ صاحب الزمان حلیف القران ہے کہ آپ نے فرمایا ھذا کاف لشیعتنا ثالثاً خلفای جور کی سطوت وجبروت ہرچند موجب اتلاف واہلاک سادات کے تھی لاکن کثرت علوئین وشوکت سلاطین شیعہ امیر المومنین کے خلفاے جور کی مزاحمت فی المذہب کو مانع تھی کیونکہ قتل واستیصال سادات کا بدست خلفا غالباً بنابر خطرہ دعوے خلافت کے ظہور مین آتا رہا ہے نہ بوجہ تشعیت مسخفہ کے چنانچہ علامہ ذہبی نے ترجمۂ ابان بن تغلب کما یاتی عبارتہ مکرر اعتراف کیا ہے کہ تشیع بلا غلو تابعین وتبع تابعین مین بکثرت تھا جو یہ زمانہ تابعین کا عہد صحابہ سے مشترک

گذرا ہے اور ہر چہار طرف اس مدت صدی ہائے مذکور مین علی ما نقلہ السیوطی فی
تاریخ الخلفاء سلاطین شیعہ سرپرآرائے خلافت دنیویہ تھی دار الخلافہ بغداد مین مامون رشید اور
معتصم باللہ اور منتصر باللہ علویین و شیعہ امیر المومنین کی علی الاعلان معاون تھے اور ملک
یمن مین سادات بنی طباطبا سنہ ۱۹۹ھ سے سنہ ۴۴۴ھ تک علی الاتصال متمکن الخلافہ رہے
اور ملک مغرب دار الخلافہ اندلس و ممالک مصر کے خلفاء عبیدیہ مروج مذہب شیعہ سنہ ۲۹۶ سے
اور ممالک شام و قاہرہ مین سنہ ۳۴۱ھ سے مستقر الحکومت ہو گئے تھے جنکی خلافت باشوکت سنہ ۵۶۷ھ
تک قایم رہی اور ملک رے و دیلم مین سادات طبرستانیہ کی خلافت سنہ ۲۵۰ مین مستقل ہو چکی تھی
اور سلاطین آل بویہ کا تسلط دار الخلافہ بغداد پر موجب مجبوری خلفاء عباسیہ کا ہو گیا تھا لہذا
خلفاء جور کو مزاحمت مذہب شیعہ پر کبھی دسترس نہین ہوا جو مذہب حق کو اپنے تعصب باطل
سے مستاصل کر سکتے اور تعصب مذہبی متوکل عباسی اور اوسکی بخیال خلفاء کا عام شیعون
کے ساتھ بحکم النادر کالمعدوم کے ہے کیونکہ متعرض ہونا خلفاء بنی امیہ و بنی عباس کا اکثر بتوہم دعوے
خلافت و بوجہ خروج سادات کی ہوا ہے لہذا کتب مذہبی سلسلۃ الذہب ائمہ معصومین کے
بقا مین باوجود اتلاف کتب ہائے کثیرہ و اموال خطیرہ فرقہ شیعہ کے جو عوام کالانعام کے ہاتھون ہوا
کیا ہے کبھی خلل و زلل واقع نہین ہوا یہان پر بعض عبارات ملتقطہ تاریخ الخلفاء کے اثبات کثرت شیعیان
و سادات علویہ مین نقل کیجاتی ہین قال سعید بن مسلم الباہلی دخل عبد اللہ بن حسن علی
السفاح مرۃ والمجلس غاصّ ببنی ہاشم والشیعۃ ووجوہ النّاس واخرج
عن عبد الصّمد بن علی انّہ قال للمنصور لقد ہجمت بالعقوبۃ حتی کانک لم
تسمع بالعفو قال[1] لان بنی مروان لم تبل رممہم وآل ابی طالب لم تغمد

[1] کہا کہ بنو مروان کی گلی ہوئی رسی نمناک نہین ہوئی ہے اور اولاد ابو طالب کی تلوارین میان مین نہین آئین۔

سیوفہم وقال الجاحظ اجتمع للرشید مالم یجتمع لغیرہ وزراءہ البرامکۃ اور
خاندان برامکہ کا شیعہ ہونا مشہور ہے اور جبکہ دستور مملکت ورکن سلطنت شیعہ ہوتے رہی
تو فرقہ شیعہ کی حمایت اسوقتمین قریب تیقن کر ہے واخرج الصولی عن اسحاق الہاشمی
قال کنا عند الرشید وقال بلغنی ان العامۃ یظنون فی بغض علی بن ابی طالب
وواللہ ما احب احد احبی لہ ولاکن ہولاء اشد الناس بغضاً لنا وطعناً
علینا وسعیاً فی فساد ملکنا لفظ عامہ علی الظاہر علویین کی کثرت پر دلالت کرتا ہے اور
اسیطرح سعی کرنا فساد ملک وخلافت مین اونکی قوت کی مخبر ہے اور ترجمہ مامون خلیفہ مین لکہا ہی
وکان معروفا بالتشیع اور ترجمہ معتصم باللہ مین فرمایا ہے فسلک ما کان المامون علیہ
وختم بہ عمرہ من امتحان الناس بخلق القران اور ترجمہ منتصر باللہ مین بعد ذکر متوکل عباسی
ناصبی ہادم روضہ امام حسین مانع زیارہ تربت آنحضرت سے نقل کیا ہی وکان طبیح الوجہ لہ
قولہ محسنا الی العلویین وصولاً لہم ازال عن آل ابیطالب ما کانوا من الخوف
والمحنۃ بمنعہم من زیارۃ قبر الحسین ورد علی آل الحسین فدک قال ابن جریر
وفیہا (اے فی سنہ ۲۸۴ھ) عزم المعتضد علی لعن معاویۃ علی المنابر فخوفہ عبید اللہ
الوزیر اضطراب العامۃ فلم یلتفت وکتب کتابا فی ذلک ذکر فیہ کثیراً من مناقب
علی وثلب معاویۃ فقال لہ القاضی یوسف یا امیر المومنین اخاف الفتنۃ
عند سماعہ فقال ان تحرکت العامۃ وضعت السیف فیہا قال فما تصنع
بالعلویین الذین ہم فی کل ناحیۃ قد خرجوا علیک واذا سمع الناس
ہذا من فضائل اہل البیت کانوا علیہم امیل فامسک المعتضد اور ترجمہ

المستکفی باللہ مین لکھا ہو وکان یتظاہر بالتشیع اور یہ خلیفہ مستکفی آخر الخلفا سے ہے جو
بعد غیبت صغری کے ہوا ہی اور ان تمامتر عبارات سے فرقہ شیعہ کی کثرت ہر زمانہ مین اور غلبہ
(اگرچہ وہ بحیثیت رعیت مطیع کی تھی) اور آزادی وعدم تعرض برواج مذہب ثابت ہی اور مسئل
تبقیہ اغلب امر لعن وتبرا مین پایا جاتا ہی ورنہ دولت بنی امیہ وبنی عباس مین دیگر اہل ادیان معاندین
اسلام مثل یہود ونصاری تمام ممالک اسلام مین سکونت گزین تہے اور کوئی خلیفہ اور کوئی وزیر
اونکا ہم ملت نہین ہوتا اونکی کثرت سے خائف ہوا جیسا کہ گروہ شیعہ کے خروج سے خلفا دب کہائے
ہوئے تہے بہر نحو اوسے اوسوقتمین تعرض نہین کیا جاتا تہا اور مذہب شیعہ کا اختلاف تو اسلام کے شقوق
مین ہی مثل اختلاف ابو حنیفہ ومالک بن انس وغیرہم کی (دون مسئلۃ اللعن والتبرا) متصور فی الاذہان
تہا ورنہ علامہ ذہبی صاحب میزان ترجمہ ابان بن تغلب مین نہ فرماتے فلو رد حدیث ہولاء
(اہل تشیع) لذہب جملۃ من الآثار النبویۃ وہذہ مفسدۃ بینۃ پس بعد ثبوت مبلغ
علم ناقدین وناقلین اخبار کے کہ فرق اہل سنۃ وغیرہ کو بہت کم زمانہ اور گروہ شیعہ اثنا عشریہ کو وقت
وموقع توثیق احادیث کیلئے ملا اب اونکی صلابت دینی وتدین بتحقیق اور محک تنقید کو دکہلایا جاتا ہی
کہ علم حدیث مین خاصۃً جو راوی کی دیانت وثقت وعدالت وصادقیت مشروط ہی وجہ اوسکی
ظاہر ہی کہ اس علم مین مثل نقل واقعہ تاریخی کی ضرورت شدید نقل بلا تصرف کی ہی عام اس سے کہ نقل
یہ مطلوب ہو یا نامرغوب اور وہ موافق عقیدت ہو یا مخالف ملت اسمین طرح یا اسقاط یا تبدیل
یا تحریف کرنا لامحالہ منافی صفات مشروطہ مذکورہ کے ہی چونکہ محدثین ومتقدمین نے قبل از اخراج
واخذ اخبار کے عام طور پر مسلک خاص اپنا مذاہب اسلام سے اختیار فرمایا اور اپنے اسم مذہب کو
معیار تنقید گردانا ہی کہ جو روایت موافق مذہب دیکہی اوسکو اخذ کرلیا اور جو برخلاف پائی

اوسے طرح کردیا لہذا ضرورت مقتضی ہو کہ اونکے ما تمسک بہ کی حقیقت کو حالی کیا جاوے تا کہ
اونکی دیانت وصلابت فی الدین واضح ہوجاوے اور اعتبار نقل واخراج ونقاوی وغیرہ کا
جو اُسپر متفرع ہو ساقط یا بحالہ قایم نظر آوے یہ امر باجماع اسلام مسلم ہو کہ کتاب وسنت مذہب
وملت اسلام مین متمسک بہا ہین اب دیکھنا چاہیے کہ فرقہ اثنا عشریہ نے جو تمسک اپنا اہلبیت
علیہم السلام کے ارشادات وہدایات کو اختیار کیا ہو اور دیگر فرق اسلام نے جو مرویات کل
صحابہ کو اپنے مذاہب کا ماخذ گردانا ہو پس ہر ایک کیلیئے کتاب وسنت سے کسقدر تائید
ہوتی ہو پہلی مختصراً فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے متعلق لکھا جاتا ہو کہ کثیر المدح ہونا متمسک بہم شیعہ کا
کتاب وسنت رسالتماب سے باتفاق اسلام بدرجہ کثرت وبمرتبہ تواتر وشہرت کے ثابت
اور محقق ہو اور از جملہ شواہد کثیر المدح ہونے اہلبیت کے اخبار مرویہ واقوال ایمہ حضرات عامہ
ہین جیسا کہ صواعق محرقہ مین ابن عباس سے مروی ہے قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین
آمنوا الا و علی امیرہا وشریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر مکان و
ما ذکر علیا الا بخیر وقال ما نزل فی احد من کتاب اللہ تعم ما نزل فی علی و قال
نزلت فی علی ثلثمائۃ آیۃ اور ابن عبد البر نے استیعاب ترجمہ جناب ولایتماب مین لکھا ہو
قال احمد بن حنبل و اسمعیل ابن اسحاق القاضی لم یروی فی فضائل احد من
الصحابۃ بالاسانید الحسان ما روی فی فضائل علی بن ابیطالب و کذلک احمد بن
شعیب بن علی النسائی انتہی بقدر الحاجۃ اور ابوبکر ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین نقل کیا ہو
عن علی ع قال نزل القرآن ارباعا فربع فینا وربع فی عدونا وربع سیر وامثال وربع
فرایض و احکام ولنا کرائم القرآن انتہی ان اخبار واقوال سے ظاہر ہے کہ جنکو خداوند تعالی نے

بخطاب یا ایہا الذین امنوا کے مخاطب فرمایا ہے اونکے امیر شریف علی ابن ابیطالب ہین
(یعنے آنحضرت امیر المومنین و شریف المسلمین ہین اور یہ امر غیر متنازع فیہ ہی کہ مخاطب
یا ایہا الذین امنوا کے جملہ صحابہ و سائر صحابہ ہین تو اون سبکے امیر آنحضرت اس آیت سے
ثابت ہوئے) اور یہ کہ خداوند تعالے نے صحابہ پر اکثر عتاب فرمایا ہی اور علی مرتضی
کا ذکر نہین فرمایا مگر ساتھ خیر کے (اور یہ فقرہ حدیث مخبر عصمت شاہ ولایت و موضح حد معصیت
صحابہ ہے) اور یہ کہ نہین نازل ہوئین آیات فضیلت کے ایک صحابی کی شان مین جسقدر کہ شاہ
ولایت علیہ السلام کی شان مین نازل ہوئی ہین (اور یہ بھی مخبر افضلیت و کثرت ثواب ولایتمآب کی ہے
کہ آنحضرت افضل صحابہ و افضل خلق ہین) اور یہ کہ تین سو آیتین جناب امیر کی شان مین
نازل ہوئی ہین اور یہ کہ کسی صحابی کے حق مین فضائل باسناد حسان اسقدر مروی نہین جسقدر
کہ فضائل علی علیہ السلام مین ماثور ہین اور یہ کہ نازل ہوا قرآن چار حصہ مین ایک ربع تو جناب امیر
اور آپکے اہلبیت کی شان مین ہے اور ایک ربع آپکے دشمنون کے ذکر مین ہے اور ایک
مین قصص و امثال ہین اور ایک ربع مین فرائض و احکام شرعیہ ہین بہر نوع ذخائر محامد
دفاتر فضائل اہلبیت علیہم السلام مین سے صرف آیہ مودت و حدیث ثقلین پر اکتفا کیجاتی ہی کہ آیہ
کریمہ مین حکم مودت کا ساتھ ذوی القربی پیغمبر کے سائر امت کو بدلیل سیاق حکم آیہ قل
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی کے مظہر ہے کہ معیار مودت اتباع کرنا اون امر کا ہی اور یہ کہ
مودت لہم مستحق اتباع ہین کیونکہ حب و مودت با خداوند تعالی اوسیوقت متحقق ہو گی جبکہ اودا
مودت لہ کے احکام کا اتباع بھی کرین ورنہ مباینت و مخالفت منافی مودت لازم آئیگی
پس حکم مودت کاشف استحقاق ہی مودت لہم کے اتباع کو فعلی ذلک ذوی القربی مطاع

و متبوع و مستحق طاعت ابن آیہ سے ثابت ہوئی پس خاص اشخاص ہی مودت کیلئے ہو سکتے ہیں
نہ تمام اہل قرابت کیونکہ سائر بنی ہاشم یا قبیلہ قریش کا متبوع امت ہونا امر خلاف واقع ہے
اور یہ ذوالقربی وہ ہیں جنکو آیہ تطہیر مین اہلبیت اور آیہ مباہلہ میں ابناءنا ونساءنا و
انفسنا اور آیہ سلام علی الیاسین میں آل یاسین اور آیہ ان اللہ اصطفی آدم و
نوحا میں (کمافی جامع الاصول) آل محمد فرمایا ہے اور حدیث ثقلین میں جو متفق علیہ بین الاسلام
ہے صاف و صریح خلیفہ نبی ہونا اہلبیت کا اور فائز ہونا اونکا ساتھ قرآن کے آنحضرت صلعم کے
پاس بروز قیامت اور اونکے ساتھ تمسک کرنے میں راہ ضلالت سے بچنا ماثور و مذکور ہے
اور یہ حدیث بطرق شتے و الفاظ مختلفہ بمواقع متعددہ وارد ہوئی ہے جسکو بائیس صحابیون نے
کمافی الصواعق المحرقہ نقل کیا ہے کسی روایت مین لفظ حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب
اللہ وعترتی وانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض اخرجہ الطبرانی فی مسند زید
بن ثابت مذکور ہیں اور کسی روایت مین لفظ حدیث انی تارک فیکم خلیفتین کتاب
اللہ حبل ممدود ما بین السماء الی الارض وعترتی اہلبیتی وانہما لن یفترقا حتی یردا
علی الحوض ماثور ہین رواہ السیوطی فی الدر المنثور تفسیراً للآیہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
علی الصفحہ ۶۰ من الجلد الثانی عن احمد باسنادہ عن زید بن ثابت وروی السیوطی ایضاً انی تارک
فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا بعدی امرین احدہما اکبر من الآخر کتاب اللہ
حبل ممدود بین السماء والارض وعترتی اہلبیتی وانہما لن یفترقا حتی یردا
علی الحوض عن سعید واحمد والطبرانی عن ابی سعید الخدری وروی ایضاً عن
زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلعم انی لکم فرط وانتم واردون علی الحوض

فانظروا کیف تخلفونی فی الثقلین قیل وما الثقلان یا رسول اللہ صلعم قال الاکبر
کتاب اللہ سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم فتمسکوا بہ لن تضلوا ولا تزلوا
والاصغر عترتی وانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض وسألت لہما ذلک ربی فلا
تقدموہما فتہلکوا ولا تعلموہا فانہما اعلم منکم وہکذا فی الصواعق المحرقہ بسند
الطبرانی وروی الحاکم فی المستدرک عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلعم
انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ واہلبیتی وانہما لن یفترقا حتی یردا علی
الحوض وقال ہذا الحدیث صحیح الاسناد علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ یعنے
حدیث صحیح ہے اور موافق شرط الشیخین بخاری ومسلم کی ہے مگر اونہون اسکو نقل نہین کیا اور
لفظ حدیث مسند احمد بن حنبل علی ما رواہ صاحب الدراسات اللبیب یہ ہین انی اوشک ان
ادعی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ عز وجل حبل ممدود من السماء
الی الارض وعترتی اہل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انہما لن یفترقا حتی یردا
علی الحوض فانظروا بم تخلفونی فیہما قال وسندہ لا باس بہ وان کل اخبارہ
علیہ السلام وان کان وحیا من اللہ سبحانہ ولکن ہذا وحی اظہرہ بواسندہ
الی اللہ سبحانہ فقال اخبرنی اللطیف الخبیر وفیہ من تاکد اخبار کونہم علی الحق
کالقرآن وصونہم ابدا عن الخطاء کالوحی المنزل ما لا یخفی علی الخبیر انتہی بقدر
الحاجۃ یعنے اس حدیث کی سند مین کوئی خلل نہین ہے وہر امیہ جملہ اخبارات نبی صلعم اگرچہ
نقل وحی من اللہ ہین لاکن یہ حدیث خاصۃً ترجمہ وحی ہے کہ اسکو بقولہ اخبرنی اللطیف الخبیر
کے اعلام فرمایا ہے کہ خدا نے مجھکو اسکی خبر دی ہے کہ قرآن وعترت اہلبیت میرے ہرگز جدا نہونگے

یہانتک کہ وہ دونو میرے پاس حوض پر فایز ہون اور اس مین تاکید اسکی ہی کہ اہل بیت مثل
قرآن کے حق پر ہونگے اور ہمیشہ خطا سے محفوظ و معصوم رہین گے مثل وحی منزل کے وہ برحق اور
خطا و زلل سے پاک ہی اور یہ امر جاننے والی پر مخفی نہین ہی انتہی اور قبل اسکے صاحب الدراسات
نے شرح حدیث صحیح مسلم انی تارک فیکم الثقلین اولهما کتاب الله عز وجل فیه الهدی
والنور فتمسکوا بکتاب الله عز وجل وخذوا به وحث فیه ثم قال واهل بیتی اذکرکم
الله فی اهل بیتی ثلاث مرات الحدیث مین فرمایا ہی فان النبی صلعم لا یوصی بعده
الا بالقیام علی الحق والسنة فترک الثقلین فیها والوصیة لهما لیس الا لکونهما خلیفتین
منه صلعم فی الارشاد الی ذلک فظننا انه لما وقع التصریح بالتمسک بکتاب الله فکذلک
المراد التمسک باهل البیت ان کان قوله عطفا علی قوله صلعم اولهما بتقدیر لفظ ثانیهما
بقرینة القرین او فهمه من غیر تقدیر انتهی بقدر الحاجة نقل فرمائی ہی فی الدراسة الخامسة ل
یعنے اس حدیث ثقلین مین بتحقیق رسولخدا صلعم نے وصیت نہین فرمائی مگر بغرض قایم رہنے حق و سنت
کے پس چھوڑنا ثقلین کو امت مین اور وصیت فرمانے ثقلین کے حق مین نہین ہی مگر بسبب ہونے
اون دونو کے خلیفہ آنحضرت صلعم کی جانب سی واسطی ہدایت و ارشاد کی طرف حق کی پس
ظن ہمارا یہ ہی کہ جسطرح تمسک بکتاب اللہ کی تصریح حدیث مین واقع ہی اسیطرح مراد تمسک
باہل بیت سے ہی اگر قولہ اہل بیتی لفظ اولہما پر عطف ہے بتقدیر لفظ ثانیہما کی و بنا بر سیاق عبارت
و بقرینہ قرین و قریب و مقترن کے یا کہ بغیر تقدیر کے معطوف ہونا اہل بیتی کا اولہما پر سمجھا جاوے
بہر نوع حکم تمسک کا ثقلین کے ساتھ ہی انتہی محصلہ پس محدثین شیعہ و ناقدین اخبار امامیہ نے
جو قبل اخذ و اخراج روایات کی مُتمسَّکِ اپنا مذہب اہلبیت علیہم السلام کو گردانا ہی تو علاوہ

دیگر براہین ساطعہ و لنصوص لامعہ کے صرف استدلال حقیقت مذہب شیعہ کے لئے اسی آیت
وحدیث سے اسوجہ سے کافی ہی کہ متبوع و مطاع ہونا اہلبیت اطہار کا بحکم آیۂ المودۃ کے وخلیفہ
نبی و متمسک بہم ہونا اور فائز بحوض کوثر ہونا معیت قرآن بنا بر وحی الٰہی اور مقدم علی سائر الامۃ
واعلم الناس ہونا اونحضرات ؑ کا اور تمسک اہلبیت مین بالقطع ضلالات سے بچنا است کا
منطوق حدیث ثقلین کے مثل ضیاء الشمس روشن ہی اور ترک تمسک باالہلبیت مین مغاک ضلالت
مین گرنا بمفہوم حدیث موصوف کے مبرہن ہی بلکہ یہ ترک موجب ترک تمسک قرآن کا ہی
کہ اون دونوں کی معیت یقینی ہی پس جب تمسک ایک سی ترک کیا تو ترک ثانی سے بالقطع لازم
آیا تو حاصل کلام یہ ہوا کہ تمسک باالہلبیت تمسک لقرآن ہے اور تمسک باالہلبیت کا ترک کرنا
تمسک قرآن کا ترک کرنا ہی اور فائدہ نجات و خسران ضلالت کی تائید بحکم الحدیث یفسر بعضہ
بعضاً کے حدیث سفینہ سے ہوتی ہے جو آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح
من رکبہا نجیٰ ومن تخلف عنہا غرق وہویٰ کما رواہ جمہور محدثیہم مثل الطبرانی فی الکبیر والاوسط
والصغیر وابو یعلے وسماک بن الحرب والبزار فی مسندہم وابن الجریر والحاکم فی تاریخہما و
ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ذر وابن عباس وسلمہ بن الاکوع وابن الزبیر وابی سعید الخدری پس طاہرینا
کافی وشافی تمسک آنحضرات کا موجب نجات ہے خلاف کل صحابۂ عظام کے کہ اکثر اونکے
بارشاد پیغمبر صلعم کی حوض کوثر سے ہانک دیجاوینگے اور اکثرون نے قدم بقدم بنی اسرائیل
کے سلوک فرمایا اور اکثرون نے بہوائی دولت و مال کے اپنے کو مبتلاء بدنیا کرلیا اور بعض
ایسے ہین کہ جنکو دیدار پیغمبری نصیب نہوگا کما تاتی شواہدہا بالنصوص القطعیہ اس حالت مین
کل صحابہ کی پیروی یا بعض معین کی تقلید (جنکے تعین غیر متیقن ہے نہ مرجعون و مرتدون

قہقری کی تشخیص باعیانہم ہوئی ہے جس سے تمیز مقبولین و ممدوحین صحابہ کی ہوگئے گب موجب طمانیت قلب کی ہو اور جہانتک کہ بتوفیق دیگر احادیث ماثورہ صحیحہ کے مرتبعین شناخت مین آئی ہین وہ رؤس صحابہ مطاعین عصابہ ہی ہین پہر کسطرح اونکی تقلید باعث نجات سمجھی جاسکتی ہے اور ثبوت تمسک شیعہ کا باہلبیت خیر الورا افادت صاحب ملل ونحل شہرستانی واعتراف محقق دوانی وصاحب مواقف سے جدول ثلاثہ وسبعین فرقہ مین نقل کیا جاویگا اب دیوم دہام مامتمسک بہ جمہور مسلمین اور کل صحابہ کی معتقدین کی ملاحظہ ہو اونکی یہ دعاوی ہین کہ حضرات صحابہ من حیث الجمع ممدوح القرآن و منصوص الفضائل ہین اور یہ کہ احادیث نبوی مین اونکی محامد ومناقب اور انکے منکرین کی مثالب مذکور ہین اور یہ کہ حضرات صحابہ نے (جنکو خداوند تعالی نے آیہ تقسیم فی مین اولئک ہم الصادقون فرمایا ہے) باتفاق رائے حضرت ابوبکر صدیق کو جانشین نبی گردانا اور ہمیشہ خلیفہ رسول اللہ کہا چونکہ وہ صادقون بحکم قرآن ہین لہذا اپنے اس مقولہ خلیفہ رسول اللہ مین بھی سچے ہین بنابران یہ معاشر صحابہ ممدوح القرآن ومحمود الاخبار ہونے کے سبب واجب الاتباع اور اونکے اقوال وافعال شریعت مین حجت و واجب العمل ہین اور اسپر یہ طمطراق مستزاد ہے کہ اسلام ہمارے ہی مذہب سے دنیا مین قایم ہے جامع القرآن ہین تو ہم ہین قاری وحافظ ہین تو ہم ہین احادیث نبوی عالم مین ہین تو ہماری ہی صحاح ستہ مین ہین چونکہ کشف حقیقت اس دعوی کی صراحت طلب ہے فعلی ذلک ضرورت مقتضی ہوئی کہ حضرات صحابہ معظمین کی نوعیت ممدوح القرآن والاخبار ومقبول الناس من التابعین و المحدثین الکبار ہونیکو اور نیز حالات نشو ونما وحکمت علی شائح الحدیث و بوقلمونے مذاہب اہل حدیث و مشیخہ العلل واسرار سیرت خدام اخبار روایہ جرح وتعدیل وقواعد تنقید رواۃ

و روایات و شرائط اخذ اخبار کو مبوب بابواب ثلاثہ ہمعد شیوخ خلفاء و مفصل بفصول عشرہ ہم عدد صحابہ مبشرہ لکھا جاوے تاکہ ہر موقع و محل سے مستدرک ہوجاوے کہ یہ فرق مشائخ العلل و شیخہ اہل حدیث کا قرآن و خصائص نبی الرحمٰن سے محض بے خبری اور انہوں نے اپنی روباہ بازاری اور ترقی و مقبولیت عام حاصل کرنیکو ملوک پرستی اختیار فرمائی ہے تاکہ عوام الناس جو بحکم الناس علی دین ملوکھم کی دل دادہ دولت ہوتی ہین تمام ہجوم کنان ہماری پیشوائی کی معتقد رہین اور خود مرجع خلائق اور حضور رس ہر سلطنت پہنچاوین اور یہ طلسم انکا مخلوق مین ایسا کارگر ہوا کہ اونکی ملوک پرستی کی وجہ سے کسی والی وقت مدعی خلافت نے انکے خلاف نہین کیا بلکہ معین و ناصر رہا لہذا یہ عصابہ باعتقاد الناس ائمۂ الکل فی الکل مسلمًا مانا گیا۔

باب اول مین خصائل و شمائل حضرات صحابہ متمسک بہم جمہور حالی لکھیجاتے ہین اور اس مین پانچ فصلین ہین

فصل اول

مین معاشر اصحاب عدالت انتساب کے ممدوح القرآن ہونی کی حقیقت کا بیان ہے جس سے دعوی جامعیت قرآن و فہم معانی قرآن اور صحابہ کلہم اجمعین کی مدح نمایان عیان ہوجاوگی ہر سمعنے فہم و دقیقہ رس و صاحب مذاق سیاق قرآن واجب الاذعان ولازم الایقان کو مطالعت شروع کتاب اللہ سے واضح ہوتا ہے کہ تین قسم کے لوگون کا حال مذکور ہے جو یہ ہے تین قسم والی عہد رسالت ختمی مرتبت مین حاضر الوقت تھے مومن و منافق و کافر اور

اسی سیاق پرتا آخر یہ چند صنفین مذکور القرآن مین دیکھو شروع سورہ بقرہ سے ہی التزام ذکر اصناف ثلاثہ مذکورہ کا ہوا ہے کہ آیہ ذلک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون الخ مین مدح مومنین کی آئی ہے اور بعد از ذکر مومنین کے متصلاً آیہ ان الذین کفروا سواء علیھم انذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون الخ مین ذکر کفار متمردین کا وارد ہوا اور انکی ذم کے بعد ملحق بہم آیہ ومن الناس من یقول امنا باللہ والیوم الاخر وما ھم بمومنین سے آخر آیہ ولو شاء اللہ لذھب بسمعھم وابصارھم تک تیرہ آیتون مین ذکر منافقین قائلین امنا باللہ کا آیا ہے اور یہ تکثیر بیان منافقین کی کثرت سواد پر صاف دلالت کرتی ہے اگر عہد رسالت مین صرف دس بارہ ہی منافق ہوتی تو بوجود جمہور مومنین کی انکی بود گی ہستی کب قابل شمار و لائق اذکار تھی حالانکہ قرآن مین جابجا ذکر ممدوحین کے ساتھہ ہی ساتھہ اس گروہ ناحق پژوہ کے مذمت وارد ہے اور آیہ ولکن اکثرھم فاسقون اور آیہ الذین امنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ھم منادی کنان ہین کہ مومنین مخلصین بقلت اور منافقین درزی اصحاب علیہ السلام بکثرت تھے اور اہل قرآن نے نقل کیا ہو کہ جہان پر خطاب بلفظ ناس قرآن مین وارد ہوا ہی مراد اوسنے اہل مکہ ہین اور جس جگہ کہ بخطاب یا ایھا الذین آمنوا کے یاد فرمایا ہی مخاطب اوسکے اہل مدینہ ہین کما اخرج الحاکم فی مستدرکہ و البیہقی فی الدلائل والبزار فی مسندہ من طریق الاعمش عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ قال ما کان یا ایھا الذین امنوا انزل بالمدینہ وما کان یا ایھا الناس فبمکہ نقلہ صاحب الاتقان علی الصفحہ ۲۰ پس اس ضابطہ سے دریافت ہوا کہ آیہ ومن الناس من یقول امنا باللہ والیوم الاخر وما ھم بمومنین

مکہ مین بحق اہل مکہ وارد ہوئی ہے جس مقام پر سوائے قریش ومہاجرین کے حاضر الوقت دیگر مسلمان مدنی ویمنی وحبشی واعرابی نہین تھے فلا محالہ اونہین قریش مین یہ گروہ داہم بومنین تہا اور کتاب اللہ مین جو قصص وامثال ومواعظ وارد ہین زیادہ اونہین ذکر بنی اسرائیل وامت کلیم اللہ کا ہوا ہے اور قصص وامثال مذکورہ کے عبث نہونے اور اونکے تعلق بات مرحومہ ہونے کو آیات تحت مین اعلام فرما دیا ہے آیہ ۲۰-۱۹ تلك الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العالمون وآیہ ۲۸-۶ وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون وآیہ ۱۵-۱۰ ولقد صرفنا للناس فی هذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا وآیہ ۱۵-۲۰ ولقد صرفنا فی هذا القرآن الناس من کل مثل وکان الانسان اکثر شیء جدلا اور یہ انسان بظاہر قریش ہی مفہوم ہوتے ہین اور حضرت ختمی رسالت کو مشابہ حضرت موسیٰ کے اور اس امت کے عصابہ حاضرین کو مشابہ فرعون کے آیہ وارسلنا الیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا مین اور آیہ یا ایها الذین امنوا لا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ الایہ مین یاد فرمایا ہے اور موافقت احکام شرعی مین آیہ کتب علیکم الصیام کما کتب علی من کان قبلکم آیا ہے اور حال استخلاف موسیٰ بہارون علی نبینا وعلیهما السلام کو بھی اکثر آیات مین جتلا دیا ہے اور خاصۃً اس امت کا بھی اکثر آیات مین ذکر کیا ہے آیہ وجعلنا معه اخاه هارون وزیرا اور آیہ اخلفنی فی قومی ولا تتبع سبیل المفسدین اسکی شاہد ہین اور تضعیف ہارون خلیفہ موسیٰ کو بھی باعلام لعلهم یتفکرون وما یعقلها الا العالمون کی آیہ یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا ان یقتلوننی مین بتلا دیا ہے اور خاصۃً اس امت کو مشابہ بنی اسرائیل امت موسیٰ کی آیہ ام تریدون ان تسئلوا رسولکم

کما سُئِلَ موسیٰ من قبل ومن یتبدّل الکفر بالایمان فقد ضلّ سواء السبیل مین بلحاظ توافق عقیدت باطنی وعمل ظاہری کے فرمادیاہی بناءً علیہ معلوم ومکشوف خاطر اہل بصیرت ہوگیا کہ حضرات حاضرین عہد رسالت مین فرعون امت اور قائلین رؤیت رب العزت بھی تھے اور خواص وطریقہ عمل ونکی مثل شمائل اصحاب موسیٰ ظہور مین آتے تھے اور اصحاب موسیٰ کا ادنیٰ طریقہ عمل جو اونسے جہاد عمالقہ مین ثابت ہوا آیات یاقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین (الی قولہ تعم) قالوا یاموسے انا لن ندخلہا ابداً ما داموا فیہا فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہٰہنا قاعدون مین مذکور ہے پس اِس کثرت قصص اور تلک الامثال اور مِن کُلّ مثَلٍ ورمشابہت ظاہرہ پیغمبر خدا باحضرت موسیٰ اور مشاکلت اس امت جلیل بابنی اسرائیل اور اعلام تضعیف ہارونی خلیفہ پیغمبر ممثل بہ سے بخوبی واضح ہوگیا کہ باہمدگر رہرو وامت کی اعتقاداً واعمالاً مشابہت تامہ تھی جس طرح وہ انا ہٰہنا قاعدون کے قائل وعامل ہوئے اسیطور اِس امت کے بھی جو اونکے پیرو ومشابہ ومشاکل تھے جہادات سے فرار کنارہے ہین اور اسی قسم کی ہم اعمالی اور ہم رنگی سے تشخیص شبہین کی دریافت ہوجاتی ہے حالانکہ خداوند تعم نے جہاد کے مرتبہ کو بعد از مرتبہ ایمان دیگر اعمال ممدوحہ سے بقولہ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن اٰمن باللہ والیوم الآخر وجاہد فی سبیل اللہ الآیہ کے افضل قرار دیاہی اور کتاب الامارہ صحیح مسلم مین موید اسکے ابوقتادہ سے منقول ہی کہ انہ صلعم قام فیہم فذکر لہم ان الجہاد فی سبیل اللہ و الایمان باللہ افضل الاعمال الحدیث صفحہ ۱۳۵ شرح مسلم پس فرار عن الزحف لامحالہ

مقابل اوسکے مذمومیت مین بدرجہ کفر کے ہی اور یہ گروہ مغرورین شامل کل صحابہ کے ہے تہی جنکی وجاہت وعدالت کی قوم معتقد ہو رہی ہے اور اونکے ساتھ حسن ظن رکھنے کو اپنا ایمان سمجھتی ہی اب بوجہ معسور ہونے نقل تمام آیات مدح وذم صحابہ کے گلی از گلشن و خوشہ از خرمن موازنہ کے طور پر اونکی ممدوحیت ومذمومیت کو قرآن سے دکھلایا جاتا ہی کہ آیات ذم قطعی الدلالۃ فی المثالب ہین اور آیات مدح مین بعضہم کسی صحابی کے مدح مذکور نہین بلکہ جن آیات کو محمول بمدائح کیا ہی بعضا وہمین قطعی الدلالۃ فی المدح بہی نہین ہین باینہمہ وہ مدح مشتبہ بہی حضرات عامہ صحابہ کی شان مین صادق نہین آتین ہین دیکھو سر دفتر انتخاب فضائل آیہ وافی ہدایہ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الآیہ ہی دوسری آیہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم فانزل اللہ السکینۃ علیہم و اثابہم فتحا قریبا ومغانم کثیرۃ یاخذونہا تیسری آیہ گل سر سید فضائل وخلافت ثلاثہ آیہ استخلاف وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ہی اور چوتھی آیہ غار ہی جو مشہور ومعروف ہی اور پانچوین آیہ فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین والزمہم کلمۃ التقوی ہی آیات مذکورہ سے جو استدلالات بفضائل صحابہ کتب قوم مین مذکور ہین جواب شافی اونکے قصیر الباع وقلیل الاطلاع نے بنا بر سیاق آیات وبر طبق القرآن یفسر بعضہ بعضا کے قرآن سے ہی اخذ کر کے مفاتیح المطالب

فی خلافۃ علی بن ابیطالب و تفسیر الایات مین لکھے ہین تاہم بضرورت مقام مختصراً و موجزاً
حوالہ قلم کیجاتے ہین کہ آیہ اولی مین کہین سور کلی وارد نہین جس سے کل صحابہ سابقین
و کل مہاجرین و انصار وغیرہم کے حقمین رضوان کا نازل ہونا مفہوم ہو پہر کیونکر مومنین
و مقدوحین و مجدثین صحابہ کو جنکے افعال علانیہ مورث نفاق و اعمال بلحاظ امر واقع کے
مظہر شقاق ہین محض بحرمت خلافت و بپاس تصرف دولت شامل و داخل ابن رضوان مین
سمجہ لیا جاوی اور اگر مفید عموم ابن رضوان کو فرض کر کے جمیع سابقین مہاجرین و انصار
کے حقمین جاری کیا جاویگا تو جملہ تابعین باحسان حاضرین عہد رسالت و غائبین تا
یوم قیامت شریک الفضیلۃ سابقین والا درجت کی نظر آئین گی اور بنا بر تحقیق علماء سنت کے
سابقین اولین پس اہل بدر و بنا بر اونکے مذہب مختار کی جملہ مسلمانان تا یوم بیعت رضوان
ہین کما صرح بہ امامہم النوادی فی شرحہ علی الصحیح لمسلم فی تفاضل الصحابہ تو یہ سب گروہ جنمین
منافقین بکثرت شریک تہی خصوصاً عبد اللہ بن ابی بن سلول معلن النفاق جو حاضر ہر غزوہ
رہا ہی اس رضوان کے سہیم ہو جائین گے دیکھو محدث دہلوی صاحب مدارج النبوہ نے
ذکر سال نہم مین واقعہ فوت عبد اللہ بن اُبی اور پیراہن عطا فرمائے آنحضرت صلعم کو بغرض
اوسکے کفن کے اور آمرزش طلب فرمانیکو اوس منافق کیلیے نقل کر کے اوسکی توجیہ مین
لکھا ہے کہ و بعضے وادن پیراہن را توجیہ کردہ اند کہ در روز بدر کہ مسلمانان عباس را اسیر
کردہ بودند و برہنہ ساختہ بودند بجہت آنکہ قامت بلند داشت پیراہن ہیچ کسے بر قد وی راست
نمی آمد عبد اللہ بن ابی پیراہن خود را بوی پوشانید حضرت مکافات وی کرد تا بار منت وی
بر دوش وی نماند و اما اکرام بنماز و طلب آمرزش بجہت آن بود کہ گو یند مشرکان در روز حدیبیہ بعبد اللہ گفتند

کہ محمد را نمی گذاریم کہ در مکہ در آید و لکن ترا اجازت میدہیم کہ عمرہ بگذاری او گفت محمد پیشوائے
ماست بروے پیشی نمیکنم انتہی بقدر الحاجۃ اور تفسیر سورہ ۱۳۸ فتح مین صاحب کشاف نے حضوری
و شرکت ابن اُبَیّ و ابن نفیل و رفاعہ منافقین کو بدین عبارت نقل کیا ہے قال عبد اللہ بن ابی
و عبد اللہ بن نفیل و رفاعہ بن الحرث و اللہ ما حلقنا و لا قصرنا و لا رأینا المسجد
الحرام انتہی اگرچہ توجیہات مذکورہ حسب افادہ محدث دہلوی کے خالی از ضعف نہین ہین
لکن جس بنا پر کہ یہ توجیہات پیدا کیگئی ہین اور وہ حضوری ابن اُبَیّ کے بروز بدر اور پیراہن
دینا اوسکا اوسوقتمین حضرت عباس کو اور حضوری اوسکے بروز بیعت رضوان اور مکالمہ
با مشرکین بہر وجہ غیر متنازع فیہ ہے پس شمول ابن ابی کا اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم
مین اور رضوان حدیبیہ مین بنا بر اس فرض فارض کے کہ عام حاضرین بدر و بیعت شجرہ ممدوح
ہین لازم آیا حالانکہ شمول و دخول منافقین بد آئین کا السابقون الاولون مین اور رضوان
الٰہی کا ایجال منافقون مبدول ہونا صریح مخالف آیات قرآنی کے ہے قال اللہ تعالیٰ ان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار لہذا یہ فرض فارض کا بغرض اشتمال اصحاب ثلاثہ کارگر
نہین ہوا اور دعوی رضوان بیعت شجرہ بحق حضرات ثلاثہ بقصد مذکور یا لاسے ہی باطل ہوگیا اور
جبکہ آیہ مبحوث عنہا مین رضوان کو بقولہ اذ یبایعونک کی موقت بہ بیعت فرمایا ہے اور وہ بھی خاصۃً
مومنین سے نہ عامہ مبایعین سے اور معاہدہ بیعت علی عدم الفرار یا علی الموت کیا تھا کما فی
البخاری سے تو یہ اقرار و معاہدہ علی الظاہر مستحسن و موجب رضای الٰہی تھا اگرچہ عامۃ الناس
و اخص الخواص سے مشترکاً جمیعاً ظہور مین آیا کیونکہ ہر فعل حسن عام اس سے کہ مومن بجالاوے
یا کافر بہر وجہ حسن و مستحسن ہے حتے کہ کافر کو بھی اوسکی جزا ملتی ہے اگرچہ دنیا مین ہی دیجاوے چونکہ یہہ

رضا بوجہ اقرار دون الامتثال بر وارد ہوئے لہذا دوام اسکا صدور وفای معاہدہ پر ہو سکتا ہی
نہ یہ کہ بحالت عدم ایفای اقرار کے بھی وہ رضوان باقی رہی چنانچہ قولہ تعم واثابہم فتحاً قریباً
مخبر ہی کہ خیبر مین عنقریب وہ وقت آئیوالا ہی کہ اس معاہدہ کے ایفا کرنی چاہیے مگر حیف وحیف
کہ بعض ذی الوجوہ نی نکث معاہدہ فرمایا اور اپنی حق مین رضوان الٰہی کو غیر ثابت دکھلا دیا کہ یہ
حضرات جب سردار لشکر بنکر بار بار کفار پر حملہ آور ہوئے اور وقت دار گیر وچناچن شمشیر آیا تو
جانبری مین اپنے اوس معاہدہ جانبازی کو بالکل بھولے اور ہر مرتبہ فائز برجعت قہقہری ہوگئے
کما فی ازالۃ الخفا فی المقصد الثانی علے الصفحہ ۴۹ و ۲۵۶ مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی وہکذا فی
مطالب السئول لابن طلحۃ الشافعی علے الصفحہ ۱۳۶ و فی المغازی الصادقہ للواقدی اور حدیث
حضرت رسالت ختمی منزلت بحق شاہ ولایت لاعطین الرایۃ غداً رجلاً کراراً غیر فرار
یحب اللہ ورسولہ ویحبہ ورسولہ لا یرجع حتے یفتح اللہ علی یدیہ سے واضح ہو کہ قبل
از الیوم صاحب اللواء ہو کر رجال فرار جہاد پر گئے اور اپنے کرتوت فرار و تولی سے مستحق کرامت
یحب اللہ ورسولہ ویحبہ ورسولہ کے نہ ہی کہ دفتر رضوان سالگذشتہ یوم حدیبیہ سے نام اپنا قلمزد
کرالیا اور جبکہ خود خداوند عزوجل نے آیہ ثانیہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ ۲۶-۹
فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیوتیہ اجراً
عظیماً مین ترہیب کی ساتھ لقولہ ید اللہ فوق ایدیھم کی تفریق علی الظاہر مبائعین بیعت
شجرہ کی فرمادی کہ اونمین ایسے لوگ بھی تھے جو قابلیت نکث کی رکھتے تھے اور وفا اپنے عہد کے
کرنیوالے بھی تھے تو بعد اسکے کلہم جمیعاً کیلئے لزوم رضوان کا سمجھ لینا خالی سفاہت وجہالت
سے نہین ہی اگر وہ سب کے سب یکسوئی با ایفا عہد مین رکھنے والے ہوتے تو علام الغیوب کبھی اُنکی

تفریق نکث اور وفا مین نفرماتا قال اللہ تعہ ولقد کانوا عاهدوا اللہ من قبل لا یولون
الادبار وکان عهد اللہ مسئولا قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل
واذًا لا تمتعون الا قلیلا اس آیہ سے معلوم ہوا کہ معاہدہ بیعت عدم تولی ادبار پر تھا
اور پھر معاہدہ کی وفا و عدم وفا بروز قیامت پوچھی بھی جائیگی اور فرار نفع دہندہ بھی نہین ہے
اس بیعت رضوان کے بعد جو خیبر مین فرار جن صحابہ سے ظہور مین آیا اور جو ذوی الوجوہ
حنین مین بھاگے کما ہو فی البخاری فی کتاب المغازی وفی شرح التجرید للقوشجی وتاریخ الخمیس للدیاربکری
وفی مواہب لدنیہ للقسطلانی وفتح الباری للعسقلانی وفی الصحیح لمسلم فی کتاب الجہاد وفی سراج المنیر
للشربینی تحت قولہ تعہ لقد نصرکم اللہ الآیہ بحالیکہ اس فرار پر عفو بھی نازل نہیں ہوا تو یہ
کسطرح محظور ہو سکتا ہے کہ کان عهد اللہ مسئولا ولن ینفعکم الفرار الخ بروز یا زیر پرس آئے
معنی ومفاد سے معطل اور لغو رہیگا اور محض اقرار پر جو رضوان بغرض ترغیب وحث علی
الجہاد کے وارد ہوا بحالہ قائم ودائم رہا اور قولہ تعہ ید اللہ فوق ایدیہم مدح مین نہین ہے
بلکہ مآل اسکا تہدید وتخویف ہے کہ مبائعین بیعت نبی کو بازی طفلان نہ سمجھین کیونکہ اسکے
ہاتھ پر بیعت کرنی خداوند عزوجل کے ساتھ معاہدہ کرنا ہے جو نکث کریگا اوسنے اپنے
نفس کو مواخذہ نکث مین ڈالا اور جو وفا کریگا اوسکے لئے اجر عظیم ہے فافہم اور آیہ استخلاف
مین جو وعدہ خلافت ارضی وارد ہوا ہے اوسکا ایفا بحکم وکان وعد اللہ مفعولا
کے زمان نزول آیہ استخلاف مین ہی ہوگیا تھا آیہ ہو الذی جعلکم خلائف الارض
ورفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فی ما اتٰکم و آیہ وربک الغنی ذو الرحمۃ
ان یشاء یذہبکم ویستخلف من بعدکم ما یشاء کما انشاکم من ذریۃ قوم اٰخرین

وآیہ ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعدهم لننظر کیف تعملون وآیہ هو الذی
جعلکم خلائف فی الارض فمن کفر فعلیہ کفرہ شاہد ایفای وعدہ استخلاف کی ہین جو یہ آیات
معنی آیہ وکان وعد اللہ مفعولا کے مصدق ہین ومن شاء تفصیلہ فعلیہ کتاب مفاتیح المطالب فی تفسیر آیات
کما نبہت علیک فی الصدر اور آیہ غار سورہ توبہ مین وارد ہوئی ہے جسکے سر سورہ بسم اللہ بھی بوجہ احکام
غضب کے نہین ہے اور اس سورہ کا نام مفضحہ وفاضحہ وغیرہما من معانیہما ہے کما فی الصحیحین والکشاف
والتفسیر الکبیر والدر المنثور اور یہ آیہ مابین ذکر منافقین کے آئی ہے فعلے ذلک مدح مین نہین ہو سکتی
بلکہ تفضیح مین ہے کہ یار کی عدم نصرت اور اوسکے بکاء صورت افشاء کو اعلام فرمایا ہے اور پانچوین
آیہ مین جو نزول سکینہ کا مومنین پر مذکور ہے اس مین منافقین خالصین کب شامل ہو سکتی ہے جو اسکو
عامہ عصابہ صحابہ کے لئے فرض کر لیا جاوے بلکہ بعد ذکر سکینہ کے الزمہم کلمۃ التقویٰ فرمایا
ہے جو باتفاق مفسرین معنی اوسکے اوجبہم کلمۃ التوحید کے ہین اور تفسیر کبیر مین بھی الوفا
بالعہد معنی لکھے ہین وہو مطلوبنا اور اس التزام وایجاب کا اعلام فرمانا منادی کنان ہے کہ
مسلمانان حدیث العہد آوان جہاد مین ایسا نہو کہ بخوف جان مضطربانہ ارتداد و تولی اختیار
کرلین بلکہ کلمۃ التقویٰ کو اپنا شعار و دثار گردانے رہین لہذا اوپر اوسکو واجب گردانا ہے
نہ یہ کہ وہ ملتزم التقویٰ ہوگی جو تقویٰ اونسے منفک نہو کیونکہ قولہ فمن نکث منافی وتناقض
اوسکے ہی فتدبر اور جو صاحب صواعق محرقہ وغیرہ ومفسرین حنفیہ وشافعیہ وغیرہما نے
آیات کثیر فضائل ابوبکر صدیق مین افادہ فرمائی ہین وہ بسند کسی حدیث صحابی کے نہین بلکہ
محض حسن ظن معتقدین متاخرین کی بنا پر بمقتضای تفسیر بالرای کے ہین جو موجب تفضیح قائلین
وناقلین کے اہل بصیرت سمجھتے ہین لہذا حجت نہین ہوسکتین پس حضرات ثلاثہ ودیگر مخصوصین

اصحاب سقیفہ کے ممدوح القرآن ہونیکا باستخاصہم خاتمہ ہوا اب معیار ممدوحیت اور محک مذمومیت
فی القرآن کو بعنوان جامع و مانع کے بیان کیا جاتا ہے تاکہ مبہمات قرآن سے ہر ذی شعور
بمطابقت حالات مخاطبین کے ممدوح و مقدوح کو تمیز کر سکے پس مخفی نرہے کہ وجہ ممدوح
ہونیکے بس اطاعت خدا و رسول کے ہے اور سبب ذم نافرمانی و تمردی اور خود رائی بمقابلہ
حکم شارع کے ہی کہ اسی نافرمانی و خود رائی کے سبب ہر کافر و منافق و قاعد عن المحارب و
مذبذب بین ذلک و من فی قلبہ مرض تھے کہ متہاون الامتثال بھی مذموم القرآن ہین اور صدر
اسلام مین بسبب غلبہ کفار کے زیادہ ضرورت دفاع کے درپیش رہتے تھے اور عبادات مین
خاصۃً جہاد ہی وہ عبادت ہے جسمین جانبازی ہوتی ہے پس بحکم افضل الاعمال احمزہا کے
جہاد پر ہی دار و مدار افضلیت مومن کا ثابت ہوا اور اسی لئے مدعیان ایمان کے اور محض
ہجرت کرنیوالونکی بلا انضمام صفت مجاہدت فی سبیل اللہ کی مدح وارد نہین ہوئی بلکہ قائلین
آمنا اور ظانین دخول الجنۃ کو قرآن نے مکرر تنبہ کیا ہے کہ دعوی لسانی ایمان بلا افتتان مورث
ثواب و موصل جنان نہین ہے چنانچہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لایفتنون
جو جنگ احد مین بعد سبقت فی الاسلام و سبقت الی الہجرت و شرف بدریت وارد ہوا ہے
اور آیہ ام حسبتم ان تترکوا ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا اور آیہ ام حسبتم ان تدخلوا
الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم ویعلم الصابرین شاہد اس بیان کی ہین اگر
محض سبقت فی الایمان تلفظی یا سبقت فی الہجرۃ بلا نیت خالصہ قابل مدح ہوتی یا جہاد مین
محض تکثیر سواد کے طریقہ پر صرف شریک ہوجانا ممدوح القرآن ہوجانے کیواسطے کافی ہوتا تو
خداوند تعالیٰ الذین جاہدوا منکم اور آیہ کریمہ والذین آمنوا وہاجروا وجاہدوا

فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ میں شرط جہاد کرنے کی بہ نیت سبیل اللہ اور وہ بھی باموالہم وانفسہم کے تو فرماتا اس آیہ وانی ہدایہ اَعْظَمُ دَرَجَۃً سے معلوم ہوا کہ مومنین مہاجرین کی مدح برعایت اونکی جانبازی کے فرمائی ہی اور وہ مومنین (عام اس سے کہ مہاجرین سے تھے یا انصار یا دیگر انعام) جو خائف عن القتال ہی ذم انکی ہی شان میں نازل ہوتا رہا ہے آیہ فاذا انزلت سورۃ محکمۃ وذکر فیھا القتال رأیت الذین فی قلوبہم مرض ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت میں خاصۃً تکرمین عن القتال ومنافقین کے حال میں آیا ہے اور تمام آیہ یا ایھا الذین اٰمنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ الی قولہ تعالیٰ لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون خاصۃً حضرات شیخین کی جسارت و بیباکی و شور وغل مچانے اور خود رائی فرمانے پر حضور پیغمبر خدا کما فی البخاری والترمذی والنسائی وجامع الاصول بہ نہی تحریمی وبحکم تہدیدی باوجود اونکے شرفہائے مزعومہ وفضلیت ہائے موہومہ کے نازل ہوا ہے قولہ ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون قصہ قرطاس میں اونکی کثرت لغط وموت ورفع اصوات پر صادق آگیا اور وہ حضرات باوصف اعلام خیر الانام قوموا عنی لاینبغی عندی التنازع کما فی الصحاح لاہل السنۃ والمشکوۃ لیہم اپنے اعمال کے حبط ہو جانے سی مطلع نہوئے اور آیہ یا ایھا الذین اٰمنوا لاتکونوا کالذین اٰذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا سے ظاہر ہی کہ مدعیان ایمان حضرات صحابہ میں مثل اصحاب موسے کے ایسے تھے کہ عیب جوئی وبدمینی بشان حضرت رسالت کرتے تھے اور آپکو ایذا دیتے تھے اخرجہ الشیخان والترمذی اور آیہ یا ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ

بقوم الآیہ اور آیہ وما محمد الا رسول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم مناسب حال مخاطبین یا ایہا الذین اٰمنوا کے نازل ہوئی ہین اور یہ عبث اور بے محل و بغیر ضرورت ہرگز وارد نہین ہوئین جس سے ظاہر ہوگیا کہ کل عصابہ صحابہ کا مصبوغ بصبغۃ اللہ نہین تھا بلکہ اونمین قوت آخذہ ارتداد وانقلاب والی وقت نزول آیات کے مستقراً موجود تھی اور قولہ انقلبتم مین اخبار ما یاتی اعنی پیشین گوئی واقعہ انقلاب کے ہے پس حضرات سخن سنج فرمائین کہ ایا صحابہ کلہم عدول مین کوئی عصابہ مصداق اسکا ہے یا نہین چونکہ تعیین غیر محقق ہے لہذا معیار تشخیص بس اعمال وسجایای صحابہ ہی ہوسکتے ہین اگر بہ بناپر دیگر آیات نافرمانی وتمردی وتثاقل فی الارض صحابہ کو لکھا جاوے تو بس طوالت ہوگی فمن لا یکفیہ العسیر لا یکفیہ الیسیر بہر نوع مبلغ علم علماء سنت کا شوکت خلافت خلفاء پر ہی منتہی ہوگیا اور انکی دیانت تقینی وصلاحیت دینی کے رسائی فہم معانی قرانی تک کچھ بھی نہین ہوئی کہ خلافت کی جگمگاہٹ نے اونکی چشم غور وفکر مین چکاچوند کردی۔

فصل دوم

فصل دوم مین وہ اخبار واحادیث بشان صحابہ عظام نقل کیجاتی ہین جو محدثین صاحبان عقیدت نے اپنی سند منقد سے نقل فرمائی ہین اونمین ایک قسم اخبار کی فضائل صحابہ مین وہ ہے جو بغرض تشئید اپنے مذہب جمہور کے روایت کی ہین اور دوسری قسم کے اخبار وہ کہ قلم بیساختہ رقم سے صحاح مین جلوہ گر ہوگئی ہین کہ وہ بجنسہ فضائل صحابہ کلہم عدول پر مطرقہ آہنی کا اثر ڈالتے ہین قسم اول مین مشتے نمونہ از خروارے اخبار فضائل کو صواعق محرقہ سے لکھا جاتا ہے

کہ بنظر غور یہ بھی مُفضیح عدالت و مُظہر رزیت ہین دیکھو اوّل حدیث ان اللہ اختار نی
واختار لی اصحاباً و انصاراً و سیاتی قوم یسبونہم و ینقصونہم فلا تجالسوہم
ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم ہے یعنی اللہ نے مجھے پسندیدہ فرمایا اور میرے
اصحاب و انصار منتخب کئے اور عنقریب قوم آتی ہو کہ وہ قوم اونکو دشنام دیگی اور اونکی تنقیص
کریگی پس تم اوس قوم سے مجالست و مشاربت و مواکلت و مناکحت نکرنا انتہی ہرچند یہ حدیث
صحابہ ثلاثہ کے تشریف مین کاریگران خلافت نے افترائی سانچہ مین ڈھالی مگر فقرہ ہای اصحاباً
وانصاراً و سیاتی قوم کے معنی پر غور کی نظر نکر سکے کہ لفظ اصحاب مفید عموم ہو جنمین منافقین
بھی شامل ہین کما سیاتی شواہدہ اور اصحاب مین مہاجرین اہل مکہ و انصار مدینہ داخل ہین
پس واضعین حدیث یہ نہ سمجھے کہ بعد ایسے لفظ مفید عموم اصحاب کے انصار کی خصوصیت
اور مہاجرین کی طرح کر نہین کیا فائدہ خلفاء ثلاثہ کو اس سے ہوا اور قولہ سَیَاتِی قوم مین بہت
ہی جھاڑ کانٹہ بھرے ہین جو خود حضرات صحابہ کے حقمین خلش کنان ہین اوّل تو وضع حدیث نے
معنی اوسکے یہ سمجھکر کہ آیہ فَسَوفَ یَاتِی اللہُ بِقَومٍ خاصۃً ابوبکر صدیق کو بنایا جاویگا جبکہ ایسے صدیق
عتیق مصداق سَوفَ یَاتِی ہونگے تو یہ سَیَاتِی قَوم کسطرح امیر معاویہ اور تابعین شامئین
کے حقمین صادق نہ آویگی دوسری واضع حدیث کو اسکی بھی خبر نہین تھی کہ عہد رسالتمین ہی
مابین صحابہ کے سب و شتم کا چلن جاری تھا تیسرے عہد خلافت معاویہ سے تا مرور دہور
خلافت عبد العزیز تک یہ رسم تسبیب و تنقیص کی اہلبیت نبی پر جاری رہی اور اس ورانین
کثرت اصحاب و تابعین باحیات کی تھی اونکی صلابت کبھی بھی مقتضی اسکی نہوئی کہ وہ معاویہ
و یزید و ابن الزبیر و مروان و عبد الملک کی بوجہ اونکی بدگوئی کے بیعت نہ کرتے اور انکی حضوری

دربار سے خذر فرماتے اور اونکی مجالست ومشاربت ومواکلت وغیرہا ترک کر دیتے چونکہ ایسے
عصابہ عدالت مآب سے تعمیل اسکی ظہور مین نہ آئی حالانکہ عندہم صحابیت ونصرت جناب
ولایت نصرت مسلم انام منجم فی الاسلام ہے جنکی شائمین سبّ ونقص وہ فرقہ ناہنجار تا مدت دراز
بجالایا تو اس صورت مین یا حدیث مصنوعی ہے جو عدالت منش صحابہ نے اوسپر عمل نہین کیا یا آنکہ
حضرات صحابہ ہی متبع سنت وتابع شریعت وصاحب ثقت وعدالت نہین تھے جو ایسے حکم مشدّد
پر متاثر نہوئے اور برعکس اوسکے عامل رہے اب نموذجی رواج سبّ وشتم بزمانہ رسالت وسیرت اس
عصابہ اہل عدالت کو لکھا جاتا ہے کہ صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے ماثور ہے قال قال رسول اللہ
لا ینبغی للصدیق ان یکون لعانا اور یہ صیغہ مبالغہ کا دلالت کرتا ہے کہ حضرت صدیق بڑی لعنت
کرنیکی والے تھے اور حافظ سیوطی نے بسند ابن عساکر کے مقدام سے نقل کیا ہے کہ استب
عقیل بن ابی طالب وابوبکر قال وکان ابوبکر سبابا غیر انہ تحرج من قرابتہ من رسول اللہ
صلعم فاعرض عنہ وشکا الی النبی الخ اس روایت سے بصیغہ مبالغہ بڑی گالیان دینوالے
صدیق اکبر اونکے ثابت ہوئے اور فاروق اعظم کا قول امامہم بخاری نے حدیث فلتت
مین نقل کیا ہے کہ انہون نے سعد بن عبادہ کو سقیفہ مین کہا قتل اللہ سعداً اور علامہ طبری نے
بدین لفظ لکھا ہے کہ قتل اللہ انہ منافق اور صاحب قاموس نے معنے قاتلہ اللہ کے لعنہ
اللہ بیان کئے ہین اور ابن ابی الحدید نے بسند ابوجعفر نقیب کے شرح نہج البلاغہ کی جلد ۲۰
مین سبّ وشتم ولعن وطعن فرمانے حضرت عمر کو بشان معاشر عدول اس طرح نقل فرمایا ہے
کہ قد شتم اباہریرہ وطعن فی روایتہ وشتم خالد بن ولید وطعن فی دینہ
وحکم بفسقہ انتہے بقدر الحاجۃ اور نوین جلد شرح نہج البلاغہ مین ابن ابی الحدید نے بسند

روایت ابو بکر احمد بن عبد العزیز الجوہری صاحب کتاب السقیفہ وفدک کے ایک طویل روایت
مین نقل کیا ہے کہ فلما کبّر عثمان فی الصلوٰۃ قالت امراۃ من حجرتہا یا ایھا الناس ثم تکلمت
وذکرت رسول اللہ صلعم وما بعثہ اللہ بہ ثم قالت ترکتم امر اللہ وخالفتم عہدہ
ونحو ھذا ثم صمتت وتکلمت امراۃ اخرے بمثل ذلک فاذا ھما عائشۃ وحفصۃ
قال فسلم عثمان ثم اقبل الناس وقال ان ھاتین لفتانتان یحل لی سبّھما وانا باصلھما
عالم فقال لہ سعد بن ابی وقاص اتقول ھذا لحبائب رسول اللہ فقال وفیم انت
وما ھھنا ثم اقبل نحو سعد عامدًا لیضربہ فانسل سعد فخرج من المسجد فاتبعہ
عثمان فلقے علیا ع بباب المسجد فقال لہ این ترید قال ارید ھذا الذی کذا وکذا یعنی
سعد ایشتمہ انتھی یعنے ملخص یہ ہوئی کہ امہات المومنین عائشہ وحفصہ نے یکے بعد دیگرے
تعریضاً بشان عثمان پس پردہ سے فرمایا کہ تمنے احکام آلہی کو ترک کیا اور عہد خداوندی کے
خلاف عمل کیا تو عثمان نے فرمایا کہ یہ دونو بہتنیان ہین میرے لئے انکو دشنام دینا حلال ہے
اور مین انکی اصل سے واقف ہون سعد وقاص نے کہا ایا یہ ناموس پیغمبر کی شان مین
تو کہتا ہے عثمان نے فرمایا کہ تو کون ہوتا ہے اسجگہ تجھے کچھ دخل نہین ہے پھر سعد کیطرف
مارنے کے لئے متوجہ ہوئے پس سعد وہان سے آہستہ آہستہ چل دیے اور مسجد سے
باہر آگئے اور عثمان غنی نے انکا تعاقب کیا کہ دروازہ مسجد پر علی مرتضی ملے اور دریافت
کیا کہ کہان ارادہ ہے عثمان نے وہ قصہ نقل کیا اور فرمایا کہ سعد نے مجھے گالیان دین مین اسکی
اور یہ قصہ مصرحہ سبّ وشتم ولعن وطعن مابین رؤس صحابہ یعنے ناموس خیر الوریٰ وخلیفہ باجبا
تو مستغنی عن التوضیح ہے پس بملاحظہ آثار خلفاء ثلاثہ کے جو صدر مین مذکور ہوئے

ابن بحکم محکم علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین کے جمہور صحابہ بلکہ معاشر عشرہ مبشرہ بلکہ عائشہ وحفصہ کو کم از کم برا جاننا اور لائق حذر وابراء عام سمجھنا عین اتباع سیرت وسنت واثر خلفاء راشدین ثابت ہوا اور دوسری حدیث من سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ و الملائکة والناس اجمعین مثل حدیث بالا کے مفضح سیرت باہمی حضرات صحابہ کے ہے کما عرفت اور تیسری حدیث احفظونی فی اصحابی واصہاری فمن حفظنی فیہم حفظہ اللہ فی الدنیا و الاخرة ومن لم یحفظنی فیہم تخلی اللہ تعالیٰ منہ ویوشک ان یاخذہ اور چوتھی حدیث اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ و من اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ یہی اخبار مذکورہ ومثل انکی دیگر احادیث جو ہم معنے اخبار مسطورہ کی ہیں یقیناً عہد خلفاء ثلاثہ تک لباس وضع میں جلوہ افروز نہیں ہوئیں کہ صحابہ عظام تو خلفاء راشدین کی زبان درازی سے مخذول ومنکوب اور اونکی دست اندازی سے متاذی ومضروب ہوا کیے ہیں اگر یہ فضائل متعلقہ نہی سب وشتم وتاذی وامر تحفظ وتعظیم صحابہ میں ماثور ہوتے تو خلفاء راشدین جنکی سنت واثر پر مخلوق کا انبوہ جمع ہو گیا ہے علی الاعلان مرتکب منہیات مذکورہ نہوتے بلکہ بامتثال حکم احادیث کے تعظیم وتوقیر سے پیش آتے مگر یہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلعم نے یہ توقیر احفظونی ولاتتخذوہم غرضا من بعدی بملاحظہ امور شدنی وپیش آمدنی کے خواص اصحاب کیلئے بغرض تنبیہ متمردین صحابہ کے ارشاد فرمائی ہے تو اس توجیہ میں اول تو عدالت وفضیلت کل صحابہ کے علی الظاہر برخاست ہو گئے کیونکہ صحابہ مضروبین پر زدوکوب ہونی مخبر ہے کہ وہ مستحق فضیلت ہائے ماثورة الاخبار کے

نہین تھے بلکہ مستوجب زدوکوب وتکذیب کے محقق تھے لہذا وہ عادل بھی نہین تھے دوسرے
اگر عامہ صحابہ کو کلہم عدول کہا جاوے تو اسحالت مین علانیہ خلفاے راشدین کی تفضیح ثابت
ہوتی ہے کہ اونہون نے کچھ تحفظ صحابیت اعیان صحابہ کا نہین فرمایا اور اکثر ونکو زدوکوب سے
مشرف کیا کا ذکرت و تاتی شواہدہ تیسرے یہ توجیہہ مطابق مذہب فرقہ شیعہ اثناعشریہ کے
ہے جنکی عقیدت وعمل سے عندہم حذر کرنا چاہیئے کہ وہ بھی بعض دون البعض کو ممدوح اور
ونکے غیر کو مجروح جانتے ہین دیکھو قضیہ فدک مین ابوبکر عتیق نے احفظونی ولاتتخذوہم غرضا من
بعدی کے کیا عمدہ تعمیل فرمائی کہ بضعۂ نبی کو جہوٹلایا اور عمر فاروق نے یہ تحفظ فرمایا کہ ابوبکرہ
سے صحابی کو مقدمہ شہادت زنا مغیرہ بن شعبہ باام جمیل مین حد کذب مین مضروب فرمایا
جس سے معلوم ہوا کہ عدالت صحابہ کی جو قوم نے تحفظ لسان عن الکذب مین محدود فرمائی
ہے وہ اس حد نے بالائے طاق رکھدی اور ابوہریرہ نے جو تصرف مال بحرین مین عذرا
پیش کیے کہ کانت لنا افراس فتناتجت وہذا فضل تو فاروق اعظم نے اونکو بھی جہوٹلایا
وقال بلی اللہ اوجع ظہرک اور حکم دُرّہ زنی کا صادر کیا کہ ابوہریرہ کے کہال اوڑگئی کما فی
شرح ابن ابی الحدید علی الصفحہ ۵۵ من الجلد الثالث عشر اور صواعق محرقہ مین مذکور ہے
ولو فرضت صحتہ ای صحۃ ضرب عثمان لابن مسعود لم یکن باعظم من ضرب عمر لسعد بن
ابی وقاص بالدرۃ علی راسہ حین لم یقم لہ وقال انک لم تہب الخلافۃ فاردت ان
تعرف ان الخلافۃ لا تہابک الخ یعنی عثمان کا مارنا ابن مسعود کو زائد نہین ہی عمر کے دُرّہ مارنے سے
سعد وقاص کو اور سنن دارمی باب من کرہ الشہرۃ مین ابن حنظلہ سے منقول ہی قال اتینا ابی بن کعب
الی قولہ ونحن نمشی خلفہ الی قولہ فضربہ عمر بالدرۃ الی قولہ قال عمر اوما تری فتنۃ للمتبوع مذلۃ

للتابع ہر دو روایت سے ظاہر ہوا کہ عمرو عثمان نے امثال سعد وقاص مبشر بالجنۃ وابی
بن کعب سید القراء فی الصحابہ اور ابن مسعود کی التعزیرات فائقہ سے توقیر فرمائی اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ اعیان صحابہ امثال سعد وقاص مؤدب بآداب اسوقت تک نہوئے تھے بلکہ خلیفہ سوم
نے ابن مسعود صحابی جلیل کو (جنکے آثار و سنن و فتاوای بقول صاحب قرۃ العینین کے اصول
مذہب و ماخذ ملت اہلسنت ہین) گالیان دین اور اسقدر پٹوایا کہ اس مظلوم کی پسلیان ٹوٹ
گئین اور ابوذر غفاری کو بکمال ذلت وخواری شہر بدر کردیا اور عمار یاسر پر ایسے زدوکوب
فرمائی کہ وہ بیچارے عارضہ فتق مین مبتلا ہوگئے اور توثیق و اسناد سوانح مذکورہ کی کتب
قوم مین بہ بسط عبارات مذکور ہی جنکے نقل موجب طوالت ہی صرف عبارت مختصر ملا محسن کشمیری
صاحب رسالہ نجات المومنین پر اکتفا کیجاتی ہے جو ذکر عثمان مین لکھتے ہین منہا انہ وقع
منہ امور منکرۃ فی حق الصحابۃ فضرب ابن مسعود حتی کسر ضلعین من اضلاعہ و
احرق مصحفہ وضرب عمارا حتی اصابہ فتق وضرب اباذر و نفاہ الی الربذۃ الجواب ان ضرب
ابن مسعود کان لانہ طلب عثمان مصحفہ الی قولہ فابی ولم یتفق مع اجلۃ الصحابۃ فانہ رد
عثمان الخ اس جواب ملا محسن سے تصدیق ضرب وکسر ضلعین ابن مسعود کی بخوبی ہوگئی کذا
ما نقلہ ابن قتیبہ فی المعارف غرضکہ بجائے حفظ وحرمت اعیان صحابہ کی حضرات خلفاء انکی
کسر اضلاع واحداث امراض سے اور شہر بدر فرمانے سے تادیب کرتی تھے جو یہ سب بیانات
عین تمردی اور مفاد اخبار کے منافی ہین واضعین نے ایسے اقوال صرف فرقہ روافض
شیعہ کے حقمین وضع کئے تاکہ ہر مسلمان یہ دیکھکر کہ یہ لوگ آنحضرت صلعم کے اصحاب کو برا جانتے
ہین نفرت اونکے مسلک و مذہب سے کرین مگر وقت افتعال ان اقوال کے یہ خلفاء راشدین

کرتوت منظور اونکی اذہان مین ہوئے کہ موجد و مبدع اوسکے خود خلفاء ثلاثہ ہی ہین یہانپر
مثل من حفر بیرا لاخیہ فقد وقع فیہ صادق آتی ہے بلکہ یہ لکھنا چاہیے کہ من حفر بیر الاخیہ فقد
اوقع اولیائہ فیہ - اب ہم بقطع نظر تغلیط و تصحیح اخبار مذکورہ کے اون احادیث کی طرف
اشارہ کرتے ہین کہ جو بمقابل فضائل کے بعض صحابہ کی سوء عاقبت ور دوائل ہین خود محدثین
صحاح نے بعد تنقید ناقدین کے نقل فرمائی ہین - **ازانجملہ اخبار حوض** ہین
جو بکثرت طرق تفسیراً لقولہ تعالی وما محمد الا رسول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم
کی وارد ہوئی ہین اول حدیث ام المومنین ام سلمہ سے مروی ہے قالت قال رسول اللہ انی
لکم فرط علی الحوض فایای لا یاتین احدکم فیذب عنی کما یذب البعیر الضال
فاقول فیم ھذا فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا دوسری
حدیث عن شقیق عن عبد اللہ ماثور ہے قال قال رسول اللہ صلعم انا فرطکم علی الحوض
ولا نازعن اقواما ثم غلبن علیھم فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری
ما احدثوا بعدک تیسری حدیث ام المومنین عائشہ سے مروی ہے کہ قالت سمعت
رسول اللہ صلعم وھو یقول بین ظھرانی اصحابہ انی علی الحوض انتظر من یرد علی منکم فواللہ
لیقتطعن دونی رجال فلاقولن ای رب منی ومن امتی فیقول انک لا تدری
ما عملوا بعدک ما زالوا یرجعون علی اعقابہم اور مثل اسکے حدیث اسماء بنت ابی بکر
کی ہے چوتھی حدیث سہل بن سعد الساعدی بدین لفظ ماثور ہے ولیردن علی اقوام
اعرفھم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینھم فاقول انھم منی فیقال انک لا تدری ما
احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی یہ احادیث اور مثل انکے دیگر اخبار صحیحین

بخاری و مسلم مین ماثور ہین پانچوین حدیث کنز العمال کی کتاب القیامۃ ترجمہ حوض مین سمرہ صحابی سے مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ یرد علیّ قوم ممن کان معی فاذا رفعوا الیّ رأیتہم اختلجوا دونی فاقول یارب اصحابی اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک انتہی طب چھٹی حدیث انس بن مالک صحیح مسلم مین ماثور ہی کہ قال صلعم لیردن علیّ الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رأیتہم و رفعوا الیّ اختلجوا دونی فلاقولن ای رب اصحابی اصحابی فلیقالن لی انک لاتدری ما احدثوا بعدک انتہی امام النواوی فی جلد ۲ صفحہ ۲۴۹ و ۲۵۰ کتاب مفہم شرح صحیح مسلم مین ان اخبار حوض کے تصدیق و توثیق وصحت بالتواتر مین قول قاضی عیاض کا بدین عبارت مفیدہ نقل فرمایا ہی کہ احادیث الحوض صحیحۃ والایمان بہ فرض والتصدیق بہ من الایمان وھو علی ظاہرہ عند اھل السنۃ والجماعۃ لایتاوّل ولا یختلف فیہ وحدیثہ (ای حدیث الحوض) متواتر النقل رواہ خلائق من الصحابۃ یعنی احادیث حوض صحیح ہین اونپر ایمان لانا فرض ہی اور اونکی تصدیق کرنی ایمان ہے اور معنی احادیث مذکورہ کے ظاہر الفاظ پر ہین نزدیک اہل سنۃ والجماعت کے بغیر تاویل اور اسمین اختلاف نہین ہی اور حدیث حوض متواتر النقل ہین ایک مخلوق نے صحابہ عظام سے انکو روایت کیا ہی انتہی اب ملخص ترجمہ احادیث مذکورہ بعد اسکے کہ معنی اُسکے ظواہر الفاظ پر مسلما لی گئی لکھا جاتا ہی ترجمہ حدیث اوّل یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق مین تمہارے سابق گاری کیلیے حوض پر اوّل جانیوالا ہون پس میرے پاس کوئی ایک بھی تم مین سے نہ آویگا مگر یہ کہ وہ میرے پاس سے ہانک دئے جائینگے جسطرح اونٹ آوارہ ہانکا جاتا ہی تو مین کہونگا کہ یہ کسلیے ہانکے گئے پس کہا جاویگا کہ تو ای پیغمبر نہین جانتا ہے کہ ان لوگون نے

کیا کیا احداث بعد کے ہین انتہی اس حدیث مین مراد لیا تین احد کم سے عامۂ محدثین واصحاب
بدعت واہل تشریع گروہ صحابہ کے ہین نہ کل صحابہ فاحفظ ترجمہ حدیث دوم فرمایا آپنے کہ مین تم
آگے جانیوالا ہون حوض پر اور البتہ مین منازعت کیا جاؤنگا دربارہ اقوام کے پھر البتہ فرشتے
اُنپر غالب آوینگے پس مین کہونگا کہ ای میرے رب یہ میرے اصحاب ہین میرے اصحاب ہین
پس مجھسے کہا جاویگا کہ ہر آئینہ تو نہین جانتا ہی کہ انہون نے بعد تیرے کیا احداث کیا ہے
ترجمہ حدیث سوم یہ کہ رسولخدا صلعم فرما رہے تھے جبکہ اصحاب آپکے سامنے حاضر تھے کہ تحقیق
مین حوض پر انتظار کرونگا اون لوگونکا جو میرے پاس تم مین سے وارد ہونیوالے ہین پس قسم بخدا
کچھ لوگ میرے پاس سے البتہ جدا کردئے جاوینگے اوسوقت کہونگا مین کہ ای رب میرے یہ لوگ
مسلمان میرے صحابہ ہین اور میری امت سے ہین پس کہا جائیگا کہ ای پیغمبر تو نہین جانتا کہ بعد تیرے انہون
نے کیا عمل کیا ہی ہمیشہ یہ لوگ پھرے ہوئے رہے ہین اپنی ایڑیونکی طرف دین کی جانب سے
اور واضح رہے کہ ترجمہ منی ومن امتی کا مسلمان اور میرے صحابہ بنا بر افادہ صاحب
تیسیر الوصول کے ہی کہ جو شرح ومعنی حدیث من حمل علینا السلاح فلیس منا مین لکھا ہے
کہ قولہ فلیس منا ای اذا حملہ علی المسلم لکونہ مسلما فلیس بمسلم واما اذا حملہ بغیر ذلک
فمعناہ لیس مثلنا ولیس متخلقا باخلاقنا وافعالنا انتہی ترجمہ حدیث چہارم اور البتہ
البتہ ظاہر ہونگی میرے پاس قومین کہ مین اونکو پہچانلونگا اور وہ مجھے پہچانینگی پھر حائل واقع ہوگا
درمیان میرے اور اونکے پس کہونگا مین کہ تحقیق یہ لوگ مسلمان اور میرے صحابہ دیندار ہین پس
جواب مین کہا جائیگا کہ تو ای پیغمبر نہین جانتا ہی کہ اونہون نے تیرے بعد کیا احداث کیا ہے

ترجمہ حدیث پنجم وارد ہونگی میرے پاس ایک قوم اون لوگون مین سے کہ جو میری معیت
رہی تھی پس جسوقت میرے نزدیک پہنچیگی تو دیکھونگا مین اونکو کہ میرے پاس وہ کھینچے جارہے
ہین پس مین کہونگا کہ ای رب میرے اصحاب میری ہین اصحاب میرے ہین تو کہا جائیگا کہ
ای پیغمبر تو نہین جانتا ہی کہ انہون نے تیرے بعد کیا بدعتین دین مین شامل کی ہین ترجمہ حدیث
ششم فرمایا آپنے کہ البتہ وارد ہونگے میرے پاس حوض پر کچھہ لوگ اون لوگونمین سے کہ جو
میری مصاحبت مین رہے ہین یہانتک کہ جسوقت کہ مین اونکو دیکھونگا اور وہ میرے نزدیک
آئینگے تو وہ میرے پاس سے کھینچ لئے جائینگے تو مین البتہ کہونگا کہ اے پروردگار یہ اصحاب میرے
ہین اصحاب میرے ہین پس کہا جائیگا مجھسے کہ بتحقیق تو ای پیغمبر نہین جانتا ہی کہ اونہون نے
تیرے بعد کیا احداث کیا ہے انتہی یہ احادیث شاہد ہین اوس گروہ صحابہ کے ہین کہ جنہون نے
دین خدا کو بعد حضرت رسالت صلعم کے اپنے اجتہادات اور اولیات سے منقلب کردیا اور وہ
آنحضرت صلعم کے مصاحب و ہم صحبت و مجالست و اہل تعارف و اصحاب خدمت تھے
نہ وہ اشخاص جو دیگر دیار و امصار مین مسکن گزین تھے اور ایک یا دو یا چند مرتبہ مستفیض خدمت
رسالت ہوکر اصحاب آنحضرت مین شمار ہوگئے جنکو موقع مصاحبت بلکہ اکثر کو تعارف کا بھی
نہین ملا اگرچہ ان مصاحبین کی تخصیص و تشخیص اخبار مذکورہ سے حاصل نہین ہوئی بجز اسکے کہ
مخاطب احادیث موصوفہ کے مہاجرین و انصار مین ہی تھی اعراب و دیگر دیار کے اصحاب ڈمین
شامل نہین تاہم عدالت و وثاقت و دیانت و سند انہین بزرگواران مہاجرین و انصار کی
تحقیق طلب ہے اور انہین کے اقوال و افعال خاصۃً حجت شرعیہ گردانے گئے ہین باانیہمہ دیگر
دیگر احادیث سے پتہ بقرینہ ذکر اونکے عدم وثاقت کے صدور محدثات سے ملتا ہے کما سیاتی بہر وجہ

یہ گروہ اصحاب مکہ و مدینہ کا من حیث الجمع بھی بوجہ عدم تعیین فرمانے عصابہ محدثین مبتدعین
واصحاب بدعت کے نظر اہل رشاد مین قابل اسکے نہین رہا کہ جو اونکے اقوال و افعال کو
حجت اور سنت قرار دیا جاوے برخلاف حجت شرعیہ ہونے سنت اہلبیت ع کے کہ اونکا فائز
ہونا حوض کوثر بر معیت قرآن بنص قطعی حدیث ثقلین کے اور نیز اونکے ساتھ تمسک کرنے مین
تیقن عدم ضلالت کا ثابت و متحقق ہے اب ساتوین حدیث جو بمنزلہ تفسیر احادیث حوض و
مخبر تعیین محدثین بقرینہ ذکر احداث مخاطبا لہم کے ہے امام مالک صاحب موطا رنے بسند خود
ابو النضر سے بدین لفظ نقل فرمائی ہے انہ بلغہ ان رسول اللہ قال لشہداء احد ھولاء
اشھد علیھم فقال ابو بکر الصدیق یا رسول اللہ السنا باخوانہم اسلمنا کما
اسلموا وجاھدنا کما جاھدوا فقال رسول اللہ صلعم بلی ولاکن لا ادری ما
تحدثون بعدی فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال ءانا لکائنون بعدک انتھی یعنی رسولخدا
صلعم نے شہدای احد کے حق مین فرمایا کہ یہ شہید ہین گواہی دیتا ہون مین اونکی حسن انجام کی
ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہم اونکے بھائی نہین ہین ہم اسلام لائے جیسے وہ
اسلام لائے تھے اور ہمنے جہاد کیا جیسا کہ اونہون نے جہاد کیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا
بلی ولاکن مین نہین جانتا ہون کہ تم بعد میرے کیا احداث کروگے انتھی اور یہ روایت
آخر عہد رسالت سے ہے کہ قرب زمان مرض الموت مین آپنے شہدائے احد و اہل قبور
جنت البقیع کیلئے دعای خیر و ادای شہادت فرمائی ہے کما فی مدارج النبوۃ و تاریخ
الواقدی و المشکوۃ کما یاتی حدیثہ فی ذکر تعیین الوقت للدعاء علیہم آنفا پس مخاطب کیا جانا
حضرت عتیق کا ما تحدثون بعدی مین مخبر صحیح ہے کہ یہ حضرت بھی زمرۂ محدثین تھے ورنہ

پیغمبر خدا کا خطاب بے محل ہوا جاتا ہی وہو خلف اس حدیث نے تو تمامتر شرف کوہ حرا و بشارت
عشرہ وہجرت وبدریت واحدیت ورضوانیت کے جو ماقبل اسکے واقع ہونے لکھے جاتے
ہین گاؤ خورد فرما دئے ہین مگر حضرات محدثین متقدین اہلسنت والجماعت واشیاعہم نے بکمال
حمایت اس حدیث حوض کے بعض طرق کے الفاظ وعبارت مین لفظ اصحابی اصحابی مین
بزیادتی حرف یا کے اصیحابی بصیغہ تصغیر نقل کیا ہے تاکہ اپنے کبار صحابہ کو اس مہلکہ سی
نجات ملے مگر دیگر الفاظ منصوصہ (مثل قولہ صلعم انی لکم کے کہ اس مین خطاب خاصۃً
صغائر صحابہ سے نہین ہے صغائر وکبار سب شامل ہین ومثل قولہ انا فرطکم کے کہ آنحضرت
جملہ صغائر وکبار صحابہ مخاطبین سے قبل فردوس اعلے کو تشریف لے گئے تو یہان بھی
خصوصیت صغائر کی نہین ہوسکتی ومثل قولہ من یرد علی منکم مین بھی خطاب عام ہی خاص
اصاغر کے لئے نہین ہے اور مثل قولہ اعرفہم ویعرفونی کی کہ اصاغر پر لفظ یعرفونی بوجہ
قلت ادراک کے وبلحاظ حق معرفت نہونے کی وجہ کافی صادق نہین آتا ہی اسمین اصحاب
تعارف ہی مقصود ہوسکتے ہین اور مثل قولہ ممن کان معی کے اور مثل قولہ ممن صاحبنی
کے جو یہ خاصۃً بحق کبار صحابہ کے ہی صادق آتا ہی اور طرق احادیث صدر مین مثل قولہ
اصحابی اصحابی کے) صاف صاف منادی کنان ہین کہ یہ خطاب ملازمین صحبت اور صاحبین
خدمت وخواص اصحاب معرفت کی طرف ہے فتدبر و ایا اصحاب النہی اب دوسری قسم
کی وہ احادیث صحیح لکھی جاتی ہین جن مین اون صحابہ عظام کو مخاطب فرمایا ہے جنکی حوض
کوثر تک رسائی بھی نہوگی نہ آنحضرت صلعم کو دیکھ سکین گے اور یہ طبقہ صحابہ کا اپنے
کرتوت مین واردین حوض ثم مرتدین عنہ کے طبقہ سے البتہ اعلی ہے ابن عبد البر فرماتے

استیعاب نے ترجمہ عبدالرحمن بن عوف مین جو شقیق وابو وائل ومسروق کی روایتین
اس مین مختلف طرق سے وارد ہین ام المومنین ام سلمہ رضہ سے بدین عبارت نقل
ہین عن شقیق عن ام سلمۃ قالت دخل علیہا عبد الرحمن بن عوف قال یا امّہ قد خشیت
ان یہلکنی کثرۃ مالی انا اکثر قریش کلہم مالاً قلت یا بُنیّ تصدّق فانی سمعت رسول
اللہ صلعم یقول انّ من اصحابی من لا یرانی بعد ان افارقہ فخرج عبد الرحمن بن عوف
فلقی عمر فاخبرہ ما قالت ام سلمۃ فجآء عمر فدخل علیہا فقال باللہ منہم انا قالت
لا (اقول لک شیئًا) ولن اقول لاحدٍ بعدک ھکذا رواہ الاعمش عن شقیق
ابی وائل عن ام سلمۃ ورواہ عاصم بن ابی النجود عن مسروق عن ام سلمۃ
قالت قال النبیؐ انّ من اصحابی من لا اراہ ولا یرانی بعد ان اموت ابدًا فبلغ ذلک
عمر فاتاہا یشتد ویسرع فقال انشدک باللہ انا منہم قالت لا ولا ابرئ لک شیئا
ولن ابرء احدًا بعدک ابدًا انتہی استیعاب صفحہ ۴۰۴ ملخص ترجمہ یہ ہے کہ عبدالرحمن
خدمت مین ام المومنین ام سلمہ کے حاضر ہو کر کہا کہ مین اپنے کثرت مال سے جو تمام قبیلہ قریش
سے زیادہ رکھتا ہون خوف کھاتا ہون کہ کہین مجھے ہلاک کر دے فرمایا اے پسر کہ تم
دو سے کہ ہر آئینہ مینے رسولخدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ تحقیق میرے اصحاب سے وہ
بھی ہے کہ بعد از مفارقت وہ مجھکو قیامت مین نہ دیکھیگا پس عبدالرحمن باہر آئے
عمر خطاب سے ملاقی ہوئے اور تمام واقعہ نقل کیا جو ام سلمہ نے فرمایا تھا تو عمر ام المومنین کی
خدمت مین حاضر ہوئے اور کہا کہ قسم بخدا مین اونہین لوگون سے ہون ام سلمہ نے فرمایا کہ نہین
کچھ نہین بتا سکتی ہون (اسلیئے) کہ رسولخدا صلعم نے صرف ان من اصحابی من لا یرانی بعد ان افارقہ

بلا ذکر اسماء کے فرمایا ہے پس مین کس طرح اونکو ملخص کرکے باقی صحابہ کے خلاف مین بیان کرسکون
اور آئندہ کو بھی سوائے تیرے کسی ایک کیلئے بھی نہین کہہ سکتے انتہی اور ترجمہ حدیث مسروق
عن ام سلمہ یہ ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ہرآئینہ میرے اصحاب سے وہ ہے کہ جسکو بروز
قیامت مین نہ دیکھونگا اور وہ مجھے نہ دیکھیگا ابداً بعد اسکے کہ مین وفات پاؤن یہ خبر عمر فاروق
کو پہونچے پس دامن اوٹھاتے ہوئے جلد جلد تیز روی کی ساتھ خدمت مین ام المومنین
کے پہونچے اور کہا کہ مین تمہین قسم دلاتا ہون کہ مین اونہین مین سے ہون فرمایا کہ مین تیری
برات ظاہر نہین کرتی نہ کسی ایک کیلئے سوائے تیرے انتہی یہان زیادہ صراحت
کی ضرورت نہین مگر یہ کہ صحابہ مین سے کسی ایک نے بھی بمقتضاے الانسان بصیرۃ علی نفسہ کے
اپنے حال کی نہین کی اور انکو پورا دغدغہ لاحق ہوا اس سے ظاہر ہوا کہ کچھ دال مین
کالا تھا۔ اب تیسری قسم کی احادیث جو صحابہ بیت المال والون اور دنیا طلبون کی شان مین
وارد ہوئی ہین اور وہ ترجمہ آیہ وتریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ کی ہین نقل کیجاتی ہین
صاحب مشکوۃ المصابیح نے حدیث متفق علیہ امام بخاری ومسلم کے صفحہ ۴۵۴ پر عقبہ بن
عامر سے روایت فرمائی ہے کہ صلی رسول اللہ علیہ السلام علی قتلی احد بعد ثمان سنین
کالمودع للاحیاء والاموات ثم طلع المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شہید وان
موعدکم الحوض الی قولہ صلعم وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخشی
علیکم الدنیا ان تنافسوا فیہا وزاد بعضہم فتقتتلوا فتہلکوا کما ہلک من کان قبلکم
متفق علیہ اور فصل اول کتاب الرقاق مین صفحہ ۳۵۹ پر عمرو بن عوف سے یہ روایت
کی ہے قال قال رسول اللہ صلعم فواللہ لا الفقر اخشی علیکم ولاکن اخشی

علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوها کما تنافسوها
و تهلککم کما اهلکتهم متفق علیه اور صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہی ان رسول اللہ
صلعم قال اذا فتحت علیکم خزائن فارس و الروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف
کما امرنا اللہ تعالیٰ فقال رسول اللہ صلعم کلا او بل تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون
ثم تتباغضون وفی روایة ثم تنطلقون الی مساکین المهاجرین فتحملون بعضهم
علی رقاب بعض ملخص و محصل ترجمہ احادیث مذکورہ بنظر اختصار یہ ہی کہ رسول خدا صلعم نے آٹھوین
سال واقعہ احد سے شہدا احد کیلئے دعا فرمائی پہر منبر پر تشریف لیجاکر فرمایا کہ مین تمہارے
سامنے جانے والا ہون اور مین (بلحاظ تمہارے اعمال ظاہری اسلام کے) گواہ ہون اور
ہر آئینہ وعدہ گاہ تمہارے لئے حوض کوثر ہے و تحقیق مین تمہاری طرف سے شرک کا
خوف نہین رکھتا ہون لاکن مجھے خوف ہی کہ تم باہم کر مغالبہ و خود مطلبی کروگے پہر باہم کر حسد
کروگے پہر کٹ مروگے پہر ایک دوسرے سے بغض شنیع کروگے پہر چیڑ دوڑوگے ضعفاء
مہاجرین کی طرف اور بعض اپنے کو پہر بعض کی گردنوں پر مقرر کروگی انتہے ہکذا الترجمة فی شرح مسلم
للنواوی اور تفسیر آیہ فهل عسیتم ان تولیتم کی حدیث مشکوة مین وارد ہوئی ہی جو ابو ہریرہ
سے کتاب الامارة والخلافة مین مذکور ہی کہ ان النبی صلعم قال انکم ستحرصون علی الامارة
وستکون ندامة یوم القیامة الحدیث رواہ البخاری یعنے ہر آئینہ تم قریب ہے کہ حرص امارات
کی کروگے اور قریب ہے کہ یوم قیامت وہ امارت موجب ندامت کا ہوگی انتہے اور یہ
امر ظاہر ہی کہ حرص امارت کے اعیان صحابہ نے فرمائی اور وہی مستفید بھی ہوئے اور خلیفہ
کہلائے اونکی حرص پر یہ نہین فرمایا کہ لم تنالوہا فی الدنیا بلکہ ستکون ندامة یوم القیامة

فرمایا ہے کہ اوس امارت مین جو تصرفات وبخشش بغیر استحقاق تصرف کے تمکا بجالاؤ گے اسکی
وجہ سے ندامت تمکو بروز قیامت عارض ہوگی فافہم اب چوتھی قسم کی وہ حدیثین حوالہ قلم کیجاتی
ہین جنمین صحابہ عظام کی سیرت وسنت کو مشابہ طریقہ عمل بنی اسرائیل کے فرمایا ہی اور یہ حدیثین
بمنزلہ تفسیر آیہ یاایہا الذین امنوا لاتکونوا کالذین اذوا موسیٰ الآیہ وبمنزلہ تفسیر آیہ و
ارسلنا الیکم رسولا کما ارسلنا الی فرعون رسولا وبحکم تفسیر آیہ وکتب علیکم الصیام
کما کتب علی من کان قبلکم کی مشابہت مین ہین اوّل حدیث صحیح ترمذی مین واقد لیثی سے
منقول ہی کہ ان رسول اللہ صلعم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا یعلقون
علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات انواط فقالوا یارسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم
ذات انواط فقال رسول اللہ صلعم سبحان اللہ ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الٰہا
کما لہم الٰہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم ملخص ترجمہ رسولخدا صلعم
غزوہ حنین کو تشریف لے گئے تو گذر آپکا ایک درخت پر ہوا کہ مشرکین اپنے ہتیار اوسپر
لٹکائے کرتے تھے اور اوسکا نام انواط رکھا تھا (نوط جسکی جمع انواط ہے اوس چیز کو کہتے
ہین جو لٹکائی جاوی) تو صحابہ نے اوسے دیکھکر رسولخدا سے فرمایش کی کہ ہمارے لئے
بھی ذات انواط مثل اونکی ذات انواط کے بنا دیجیے اوسوقت آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ
یہ تمہارا کہنا مثل کہنے قوم موسیٰ کی ہے کہ کہا اونہوں نے کہ اے موسے کردان ہمارے لئے معبود جیسا کہ
مشرکین کے معبود ہین قسم بخدا البتہ البتہ مرتکب ہوگے اون لوگون کی سنتون اور طریقون
کے جو تم سے پہلے تھے انتہے اور یہ حدیث لترکبن سنن من کان قبلکم بطرق شتےٰ وبمواقع کثیرہ
وبالفاظ مختلفہ ومعانی متحدہ ماثور ہوئی ہے چنانچہ محدث حمیدی صاحب جمع بین الصحیحین

نے اکیسوین حدیث مسند ابی سعید الخدری مین بدین لفظ نقل فرمائی ہے قال قال رسول
اللہ لتتبعن سنن من کان قبلکم شبراً بشبرٍ وذراعاً بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموہم
قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن انتہی اور علامہ زمخشری صاحب کشاف
نے حذیفہ یمان سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا انتم اشبہ الامم سمتاً ببنی اسرائیل
لترکبن طریقتہم حذو النعل والقذة غیر انی لا ادری اتعبدون العجل ام لا اور صاحب
جامع الاصول نے احادیث فتن مین بسند ترمذی حدیث ابن عمرو ابن العاص نقل کی ہے
کہ قال رسول اللہ صلعم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم
اتی امہ علانیة لیکون فی امتی من یصنع ذلک انتہی اور صاحب نہایہ نے اعتراف کیا ہے
کہ بہت سی احادیث مین وارد ہوا ہے لترکبن سنن من کان قبلکم حذو النعل بالنعل
والقذة بالقذة پس احادیث مذکورہ کے مفادات سے ظاہر ہوا کہ مخاطبین اخبار مذکورہ
قولہ صلعم لتتبعن و قبلکم و لتتبعوہم وغیرہا کی کہ ضمیرین جمع حاضر کی وارد ہین زیادہ مشابہ
یہود و نصاری سے سنت و سیرت مین ہین حتے کہ بنی اسرائیل اگر سوراخ سوسمار یعنی گوہ کے
بہت مین داخل ہوے ہونگے تو مخاطبین بھی اونکا اتباع کرین گے اور اگر کسی نے بنی اسرائیل
مین سے اپنی ماں کے ساتھ برا کام کیا ہے تو اس امت مین بھی اوسکا مرتکب ہوگا غرضکہ اشبہ الامم
ہونا مخاطبین کا مثل اسکے کہ جیسے جوتہ کا تلا دوسرے تلے کی برابر ہوتا ہے اور تیر دوسرے
تیر کے مساوی ہوتا ہے بنی اسرائیل کی سیرت کے ساتھ اخبار متواترہ سے ثابت ہوا اسکے
بعد دعوے افضل الامم ہونے اس امت کی کل انصار کا اور افضل الاصحاب ہونے کل
صحابہ کا دیگر اصحاب انبیاء و امت مرسلین سے خلاف قرآن و منافی احادیث نبی الرحمہ۔

کی ہے اور اگر بہ بہانہ مشابہت اعمالی کے تطبیق کیجاوے تو موجب طوالت ہے اوسکی کتاب ضخیم
درکار ہے واگر کہا جاوے کہ احادیث فضائل مختصہ حضرات خلفاء ثلاثہ ونیز فضائل عشرہ مبشرہ
کی مخصوص احادیث مذکورہ کی ہین لہذا یہ حضرات شامل خطابات مذکورۃ الاحادیث فی شان
عامۃ الصحابہ کی نہین ہین بلکہ شیوخ ثلاثہ کی خلافت منصوص باخبار صحیحہ ثابت ہے تو وہ حضرات
کسطرح زمرہ انفار بدکردار کے مذموم القرآن والاخبار سمجھے جا سکتے ہین تو یہ وہ جواب ہے کہ جبکہ
ہم صحیح قویہ جانے ہوئے ہین اور قرآن واحادیث وآثار صحابہ جو مخبر ذمائم حضرات ثلاثہ ہین پس پشت
ڈالے ہوئے ہین اگر ہم بخوف اعادہ مثالب نکرسے باحتجاج آیہ ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون
وحدیث لاادری ما احدثوا بعدی کے بایسہ غور نظر کرین اور حضرات صحابہ واہلبیت خیر الورا کا
وقت استخلاف ابوبکر بحق عمر یہ کہنا ما انت قائل لربک اذا سالک عن استخلافک عمر علینا
وتری غلظتہ احتجاج والبطال مین پیش نکرین کما فی تاریخ الخلفاء وفی صحیح الترمذی والمستدرک للحاکم
وفی تاریخ الخمیس للدیاربکری وشرح ابن ابی الحدید (جو ایسا عدالت کیش صحابہ سے شان ممدوح
القرآن والاحادیث ورئیس صحابہ راشدین بحق شریعہ کے مقنن قوانین کی کبھی صادر نہین ہو سکتا)
توبہی احادیث فضائل ومنصوص الخلافہ حضرات ثلاثہ بوجوہ شتّیٰ مقدوح نامقبول ومتروک
ہین اول حادثہ کثرت اللغطات ورفع اصوات سقیفہ نے اور قبیلہ انصار وقریش کے ہلڑ مچانے
اور ہردو گروہ کے مفاخرات پڑہنے اور خود شیخین کی کسی حدیث منصوص الخلافت کو پیش نکرنے
نے تمامتر دعاوی فضائل ومحاسن ومناقب ومآثر شارقہ وبارقہ وظاہرہ وباہرہ مدعویہ
کو حسب مثل مشہور کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد کی کردیا اور صاف دکھلادیا کہ یہ
تمامتر بضاعات بعد از عہد خلافت ثلاثہ زمانہ امارت امیر معاویہ کی ہین کما ستعرف شواہدہا

ورنہ کل جماعت اصحاب عدالت قبیلہ انصار کی جو مہاجرین کے دوش بدوش ممدوح القرآن
اور ملازم خدمت نبی الرحمن لکھی جاتے ہین کما حفظہ فضائل قاطعہ ونصوص ساطعہ شیوخ قریش
کے ہرگز اتفاق بیعت للخلافۃ سعد بن عبادہ پر نہ فرماتے اور وقت درپیشی منازعت بجواب
دعوی خلافت منا امیر ومنکم امیر پر فیصلہ نہ چاہتے کما فی الملل والنحل للشہرستانی
فی الخلاف الخامس وجہ دوم خلیفہ دوم باوجود علم استحقاق خلافت ابی بکر کے (جو یہ
حضرت بشرط ورود فضائل متدعویہ کے ضرور مطلع بلکہ حافظ تمامتر احادیث منصوص الخلافہ کی
ہوتے) تزویر فی النفس بغرض اخذ خلافت کے انصار کے مقابل اثناء راہ سقیفہ مین نہ فرماتے
کما فی حدیث الفلتہ نقلہ البخاری بانہ قال کنت زورت مقالۃ اعجبتنی اریدان
اقدمہا بین یدی ابی بکر الی قولہ واللہ ماترک (ابوبکر) من کلمۃ اعجبتنی فی تزویری
الا قال فی بدیہتہ مثلہا او افضل منہا فقال ماذکرتم (یاایہا الانصار) فیکم
من خیر فانتم لہ اہل ولن یعرف (ای لن یعرف العرب) ہذا الامر الا لہذا الحی
من قریش ہم اوسط العرب نسبا ودارا قد رضیت لکم احد ہذین الرجلین فبایعوا ایہما
شئتم فاخذ بیدی وبید ابی عبیدۃ بن الجراح الی قولہ فقلت ابسط یدک یا ابابکر
فبسط یدہ فبایعتہ الخ اس حدیث سے بہت سے فائدے موید جواب ظاہر ہوئے فائدہ
اول خلیفہ دوم کی تزویر بوجہ فقدان فضائل ماثورہ کے دوسرا فائدہ خلیفہ اول کا
وہ مقالہ شیخ دولت کا منوالہ جو تزویر خلیفہ دوم سے بہتر تھا زہر ہلاہل اونہین کے فضائل
اور نصوص کامل کیلئے ہوگیا جو زعم محدثین مین احادیث کثیرہ منصوص الخلافہ در شان خلیفہ
اول بغیر تاول از شیخ بشیخ نقل کئے جاتے ہین اور وہ کیا ہے کہ ابوبکر نے تحقیق انصار کو

بالقرآن والسنن جو روایات مذکورہ سے بیعت نکرنا جماعت بنی ہاشم اور زبیر بن عوام احد العشرۃ
المبشرہ کا و خالد بن سعید و مقداد اسود و سلمان فارسی و ابوذر غفاری و عمار یاسر و البراء بن عازب
و ابی بن کعب سید القراء فی الصحابہ کا اور مشورت برہمی خلافت سقیفہ مین شریک ہونا زبیر و سعد
وقاص ہر دو صحابی کا جو عشرہ مبشرہ مین مشہور ہین معہ مقداد کے پایا گیا اور خزیمہ بن ثابت کا اشعار
مشعر ہین کہ وہ حق خلافت جناب امیر کے معتقد تھے اور فعل سقیفہ کو بقولہ منصرفا از قبیل وضع الشئے
فی غیر موضعہ جانتے تھے اور قصہ بر غصہ تخویف آتش زدگی بیت فاطمۃ الزہرا مظہر ہے کہ اس اجماع
مین تخویف و تہدید کا استعمال کیا گیا جو مخبر اجماع بر باطل کا ہے کیونکہ اگر منکرین و متخلفین او عارضین
خلع خلافت کی بیعت کر لینے روایت شاذہ قوم سے ثابت بھی ہو حالانکہ بذکر اسمائہم مذکور نہین
ہے تاہم بیعت مکرہ کے مصحح اجماع نہین ہے کما نعلم اور اگر کہا جاوے کہ ابتدا مین کراہت و انکار کیا تہا
بعد ازان اونہون نے لطوع و رغبت اتفاق فرما لیا تو یہ مجرد دعوی بلا قرائن حالیہ و دلائل قطعیہ
کے باور نہین کیا جا سکتا خصوصًا وہ مجتہدین ذوی الآراء و اصحاب عقول صائبہ و عصابہ
غادین خیر الوراء جو منصب اجتہاد اور بفیض صحبت نبوی سے اختصاص رکھتے تھے جب اپنی آزاد
رائے قائم کر چکے تو اوس سے منصرف ہونیکو حجت بین اونکی شان کے موافق چاہی کہ بحالت
قدرت کس وجہ موجہ سے اونہون نے انصراف فرمایا اور کار سقیفہ سے رغبۃً اتفاق کیا چونکہ کوئی
دلیل ترجیح رغبت و طیب خاطر کیلئے نہین اور قصہ تخویف و تہدید بحد شیوع منقول ہے لہذا یہ نہین
کہا جا سکتا کہ اونہون نے لطوع و رغبت بلا کراہت خلافت عتیقیہ پر بیعت کی تہی بلکہ بعد کو واقعات
اونکے آثار و اخبار کے شاہد ہین کہ یہ عصابہ صحابہ کا از اول خلافت ابو بکر سے منحرف در دل رہا ہے
عام اس سے کہ اونہون نے بیعت بہ اسباب متغلبین قریش کے تکا اصفیا کر لی تھی یا نہین کہ دیکھو

حافظ سیوطی نے تاخیر الظلامہ مین بسند ابن عساکر کی روایت طویلہ مین نقل کیا ہے کہ ذکر عثمان
بنی امیۃ فقال واللہ لو انّ مفاتیح الجنۃ بیدی لاعطیتہا بنی امیۃ ولاستعملنّہم علی رغم من
رغم فقال عمّار بن یاسر فانّ ذلک یرغم بانفی قال ارغم اللہ انفک قال عمّار بانف ابی بکر
وعمر فغضب (عثمان) فقام الیہ فوطیہ انتہی وہکذا ما رواہ ابن ابی شیبہ فے المصنف ملخص
یہ کہ عثمان نے فرمایا کہ اگر جنّت کی کنجیان میرے ہاتھ مین ہوتین تو مین بنے امیہ کے حوالہ کردیتا
اور البتہ مین اونکو عامل امصار کرونگا بنا بر رغم اوس شخص کے جسکی ناک رگڑی گئی ہو عداوت
بنی امیہ مین عمار نے کہا مجھو کہا عثمان نے فرمایا خدا تری ناک رگڑے عمّار نے جواب مین فرمایا کہ خدا ابوبکر
وعمر کے ناک رگڑے پس عثمان نے غضبناک ہوکر عمّار کو چھیت ڈالا اس روایت سے منحرف ہونا عثمان
کا خلفاء ثلثہ سے واضح ہوا اور محدث ابو بکر احمد بن عبد العزیز الجوہری نے کتاب اخبار السقیفہ مین
اور ابن ابی الحدید نے بسندہ نوین جزو شرح نہج البلاغۃ مین معروف بن سوید سے نقل کیا ہے کہ
قال کنتُ بالمدینۃ ایام بویع عثمان فرأیت رجلاً فی المسجد جالسًا والنّاس حولہ ویقول وا
عجبا من قریش واستیثارہم بہذا الامر علی اہل ہذا البیت معدن الفضل ونجوم السمآء
ونور البلاد الی قولہ فے فضائلہم واللہ انّ فیہم رجلا ما رأیتہ رجلا بعد رسول اللہ اولیٰ منہ بالحق
ولا اقضی بالعدل الی قولہ فے مناقبہ قال فسألتُ عنہ فقیل ہذا المقداد قلت اصلحک
اللہ من الرجل الّذی تذکر فقال ابن عم نبیّک علیّ بن ابیطالب ثم انّی لقیتُ اباذرٍ فحدّثتہ
ما قال المقداد فقال صدق قلت فما یمنعکم ان تجعلوا الامر فیہم قال ابیٰ ذلک قومہم قلت
فما یمنعکم ان تعینوہم قال مہ لا تقل ہذا ایّاکم والفرقۃ والاختلاف انتہی اس روایت سے
بھی مقداد و ابوذر غفاری کا مذہب مخالف اجماع سقیفہ و سابق خلافت خلیفہ کے بعد انقراض

مدت ممتدہ بنا بر شہادت ابوبکر الجوہری و ابن ابی الحدید معتزلی کے واضح و اشکار ہوا اور ملخص
ترجمہ یہ ہے کہ ابن سوید نے کہا کہ مین بزمانہ بیعت عثمان مدینہ مین تھا ایک شخص کو مسجد نبوی مین
بیٹھا دیکھا کہ لوگ اوسکے گرد جمع ہین اور وہ یہ کہہ رہا ہی کہ عجب ہے قریش سے اور اونکے مقدم رکھنے
سے اپنے ذات کے امر خلافت مین اوپر اہل بیت کے کہ وہ معدن فضل و نجوم ارض اور نور
بلاد ہین قسم بخدا اونمین ایک شخص ہے کہ مینے کسیکو بعد نبی کے اولی اوس شخص سے ساتھ
حق کے اور اقضی بالعدل نہین دیکھا ابن سوید کہتے ہین کہ مینے لوگون سے دریافت کیا
کہ یہ کون ہین کہا کہ یہ مقداد ہین مینے اونسے دریافت کیا کہ جس شخص کی تعریف کہ آپ فرما رہی
ہین وہ کون ہین فرمایا کہ وہ ابن عم تمہارے نبیؐ کے علی بن ابی طالبؑ ہین پھر مین ابوذر غفاری
سے ملا اور یہ قصہ مقداد کا اونسے بیان کیا فرمایا کہ مقداد نے سچ بیان کیا مینے کہا کہ پس تمکو
کس چیز نے منع کیا تھا اس سے کہ خلافت بنی ہاشم مین سے گردانتے فرمایا ابوذر نے کہ قوم نے
اِبا و انکار کیا مینے کہا پس تمہین کس امر نے منع کیا کہ تم خلیفہ معین و مقرر کر لیتے تو ابوذر نے
کلمہ زجر میہ فرما کر کہا کہ ہمکو اسکو ڈر ہوا تم اور افتراق و اختلاف کے جمع ہونے سے یعنے خوف
کیا گیا کہ اسلام مین تفرقہ ہو جا یگا اور ابن عبدالبر صاحب استیعاب نے ترجمہ رفاعہ بن رافع
مین بسند شعبی کے ایسے مضمون کا مُصدّق قول جناب امیر سے نقل کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت ع
نے ان اللہ عزّ وجلّ لما قبض رسولہ قلنا نحن اھلہ و اولیاءہ لا ینازعنا سلطانہ احد
فابی علینا قومنا فتو اغیرنا و ایم اللہ لولا مخافۃ الفُرقۃ و ان یعود الکفر و یبور الدّین
لغیّرنا فصبرنا علی مضض الالم ثم لم نعد اللہ الّا خیراً یعنی جب خداوند تعالیٰ نے اپنے رسول کو دنیا سے
اوٹھا لیا تو ہمنے کہا کہ ہم اہل النبی اور اولیا نبی ہین ہم سے کوئی منازعت نکریگا حجت و قدرت

پیغمبر مین پس ہمیر اباؤ ابرام وانکار کیا ہماری قوم نے اور والی گردانا ہمارے غیر کو قسم بخدا اگر خوف افتراق اسلام و عود کرنے کفر کا اور ہلاک ہونے دین کا نہوتا البتہ ہم درہم و برہم کر دیتے خلافت سقیفہ کو پس ہمنے صبر کیا سوزش آلام و غموم پر الخ اور ابو بکر جوہری نے کتاب سقیفہ مین یہ بھی نقل کیا ہے کہ جناب امیر حضرت سیدہ بنت خیر الوراء کو سوار کرکر راتین بیوت انصار مین طالب نصرت کیلئے تشریف لیگئے الروایۃ نقلہ ابن ابی الحدید منہ الخ علی الصفحہ ۷۹ جلد اول پس چشم دیانت دیکھنا چاہیے کہ اگر اوس اجماع سے اہلبیت طاہرین اور اصحاب خیر المرسلین نے بخوف فتنہ اور ارتداد حدیثو الحدیث بالجاہلیۃ و بسبب فقدان اعوان کے اتفاق کر لیا تو یہ اتفاق بالاکراہ کس طرح مصحح خلافت اور موجب حقیت بیعت ہو سکتا ہے حالانکہ عند ائمتہم وفقائہم بیعت بالاکراہ مستوجب یمین نہین ہے کما نقلہ السیوطی فی ترجمۃ المنصور الدوانقی فی تاریخ الخلفاء عن الامام مالک وغیرہ علی الصفحہ ۱۰۷ اور تاریخ الخلفا سیوطی مین بصفحہ ۴۸ ابو سعید الخدری سے منقول ہے قال لما بویع ابو بکر رأی من الناس بعض الانقباض الخ اور صفحہ ۵۶ پر ذکر استخلاف ابی بکر لعمر مین مروی ہے ودخل علیہ بعض الصحابۃ فقال لہ (ای لابی بکر) قائل منہم ما انت قائل لربک اذا سألک عن استخلافک عمر علینا وقد تری غلظتہ وہکذا فی الترمذی والمستدرک وتاریخ الخمیس وریاض النضرۃ وکنز العمال اور صفحہ ۱۰۶ پر تاریخ الخلفاء مین مذکور ہے ان عثمان لما ولی کرہ ولایتہ نفر من الصحابۃ لان عثمان کان یحب قومہ انتہی ان تینون روایتون سے خلفاء ثلاثہ کی خلافت سے کراہت کرنا حضرات صحابہ کا ثابت بدرجہ وضاحت کے ہے چونکہ اسباب کراہت زائل نہین ہوئے لہذا ابقاء کراہت مسلم رہی جو ہادم اساس اجماع و قالع بنیاد بیعت خلفاء ہے کیونکہ انقباض صحابہ کا بوجہ غیر مستحق جاننے حضرت ابو بکر کے اور جناب امیر کو اولی بالخلافہ

ونائب الرسالۃ سمجھتے تھے کما روی محمد بن اسحاق صاحب السیر والمغازی ان ابابکر لما بویع افتخر بنو تیم بن مرۃ وکان عامۃ المہاجرین وجل الانصار لا یشکون ان علیاً ھو صاحب الامر بعد رسول اللہ فقال الفضل بن العباس یا معشر قریش وخصوصاً یا بنی تیم انما اخذتم الخلافۃ بالنبوۃ ونحن اھلھا الخ اور حضرت عمر کی غلظت طبعی اور حضرت عثمان کی مودت قومی آخر وقت تک منفک نہیں ہوئی جو ہر دو حضرت اپنی اپنی خوی کی بدولت راہی دار البقا ہوگئے پس یہ ندامت بھری بیعت ہرگز جامع الشرائط للامامت نہیں ہو سکتے۔ اور مؤید اسکی حدیث ابوذر ہے جو امام غزالی نے ربع ثانی صفحہ ۵۰ کتاب احیاء العلوم میں نقل فرمائی ہو کہ لما استخلف عثمان بن عفان اتاہ اصحاب (محمد) رسول اللہ صلعم والطاعنہ ابوذر فعاتب عثمان فقال ابو ذر سمعت رسول اللہ صلعم یقول ان الرجل اذا ولی ولایۃ تباعد اللہ عنہ ملخص ترجمہ یہ ہے کہ جب عثمان خلیفہ ہوگئے تو اصحاب رسول حاضر بساط خلافت ہوئی مگر ابوذر نہ آئے عثمان نے اونپر عتاب کیا تو ابوذر نے کھا کہ مینے رسول خدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص والی حکومت ہوتا ہو تو اللہ اوس سے بعید ہو جاتا ہو انتہی اس حدیث کے برمحل نقل کرنے سے معلوم ہوا کہ ابوذر خلافت عثمان کو باوجود اجماع علی الخلافۃ کے برحق وامر دینی نہیں جانتے تھے فتدبر وفرید برآن نادم بربیعت ہونا خاصۃً اہل الحل والعقد کا ہے کہ اونکی ندامت بیخ و بن خلافت عتیقیہ کو مستاصل کر کے لا اثر لھا کر گئی ہے اب بعد فساد اسکی صحت ہی کہاں رہی اور تعیین اہل الحل والعقدین تو صاحب مواقف نے عمر خطاب کو مشخص فرمایا ہے کما ھو علی الصفحہ ۷۰۳ اور فضل بن روزبہان نے ابطال الباطل مین قوم انصار کو تجویز کیا ہے کما قال ولو کان رای ابوبکر وعمر) یوخران البیعۃ الی حضور جمیع الناس واتفاق کل الاراء لکان یخاف منہ وقوع الفتنۃ والاختلاف فتسارعوا الی

عقد البیعۃ واکتفوا باجماع اهل الحل والعقد وهم کانوا ذلک الیوم الانصار لانهم کانوا العسکر واهل الحل والعقد فی الخلافۃ هم العساکر والامرا وها اب بعد اس بیان مقصود کے یہ بھی حالی کرنا ضرور ہے کہ عساکر اور امرا لشکر مخصوص تحت نشینی ملوک دنیوی مین دخل رکھتے ہین اونکو حق تقرر خلافت دینی مین نہین ہے چنانچہ عمر فاروق نے قصہ شوریٰ مین جو اصحاب کے خصائل منافی حق خلافت بیان فرمائے ہین اونمین سعد وقاص پر فاروق نے یہ ہی عیب لگایا ہے کہ انما انت یا سعد صاحب مقنب الخ کما فی کتب السیر یعنے تو اے سعد سوائے اسکے نہین کہ صاحب فرس جنگی ہے جس سے معلوم ہوا کہ سعد کا لشکری ہونا منافی اہلیت شوری کے ہوا تو وہ قابلیت اہل الحل والعقد ہونیکی بھی نرکھتے تھے اور فضل عسکر ولشکر کو ہی اہل الحل والعقد بتلاتے ہین قصیہ اصحاب ستہ اہل الشوری ناصب وتقرر خلیفہ بینہم تجویز ہوئی تھے جن مین سعد وقاص لشکری بلکہ امیر عسکر شامل کئے گئے پس اونپر یہ عیب صاحب مقنب ہونے کا لگانا اول دلیل ہے کہ وہ قابلیت شرکت جلسہ اہل الحل والعقد کی نرکھتے تھے اور یہ امر بھی قابل انتباہ ہے کہ یہ باہمی اختلاف تعیین وتشخیص وتوصیف اور ذات وصفات اہل الحل والعقد مین (کہ کوئی امرا لشکر کو تجویز کرتا ہے کوئی خاص خلیفۂ عمر خطاب کو تبلاتا ہے اور خود عمر صاحب مقنب مین اہلیت انتہا کی فی امر الشورے (جو خاص منصب اہل الحل والعقد کا ہے) نہین دیکھتے تھے) البتہ وجہ موجہ رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ہر حامی لجماعت خودہا بلا مشورت باہم گرے تصحیح خلافت مین اپنی اپنی خود رائی سے عذر تراشی فرمارہے ہین چونکہ اسمین ماخذ شرعی نہین رکھتے لہذا یہ بھیانک اختلافات اونکو اصل اصول خلافت مین نمایان ہو رہے ہین دیکھو عمر خطاب کا اہل الحل مین منتخب کرنا بہارستان خلافت کو اونکی حدیث فلتت سی جسمین فرمایا ہے کہ کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ المسلمین شرہا خارزار کر گیا اور قوم الفعال

کی ندامت بر بیعت کو زبیر بن بکار نے کتاب موفقیات میں بروایت ابراہیم بن سعد اس طرح نقل کیا ہے کہ لما بویع ابوبکر واستقر امرہ ندم قوم من الانصار علی بیعتہ ولام بعضہم بعضاً وذکروا علی بن ابی طالب وہتفوا باسمہ وانہ فی دارہ لم یخرج الیہم وخرج لذلک المہاجرون وکثر فی ذلک الکلام وکان اشد قریش علی الانصار نفر فیہم وہم سہل بن عمرو واحد بنی عامر بن لوی والحرث بن ہاشم وعکرمہ بن ابی جہل المخزومیان الخ نقلہ ابن ابی الحدید منہ فی الجزو السادس من شرحہ علی نہج البلاغۃ اور ابن سعد و ابن بکار وہ معتمد راوی ہیں کہ حافظ الاخبار سیوطی وغیرہ نے انسے روایت نقل فرمائی ہیں کما فی تاریخ الخلفاء و ازالۃ الخفاء اور ملخص ترجمہ یہ ہے کہ جب ابوبکر بیعت کئے گئے اور حکومت اونکی مستحکم ہوگئی تو قوم انصار اپنے بیعت کرلینے پر نادم ہوئے اور بعض نے بعض کو ملامت فرمائی اور جناب امیر کو یاد کیا اور آپکی مدح کی یعنے آنحضرت کو مستحق الخلافت کہا جب مہاجرین اشداء علی الانصار سہل و حارث و عکرمہ وغیرہم کو معلوم ہوا تو وہ قوم انصار کے پاس آئی اور باہم گرم مکالمہ کثیر واقع ہوا جس سے اشدآء قریش علے الانصار مذکورین نے اونکو زیر کرلیا پس یہ ندامت اہل الحل والعقد کے مخبر ہے کہ فعل بیعت بالضرور بلا سوچے سمجھے واقع ہوا جسکی تصدیق حدیث فلتت سے ہوتی ہے اور بعد از ندامت جو امر کہ موجب رضای انصار مزیل ندامت ہو یا نہیں جاتا ہی بجز اسکے کہ اشدآء قریش نے جسطرح تخویف احراق سے اصحاب مشورت کی مجمع کو بیعت الشرف سیدۃ النساء سے متفرق و منتشر کردیا اسی طرح اشدآء قریش علے الانصار نے انکو بھی اظہار ندامت اور اونکی ارادت سے باز رکھا اور ایسا اجماع بنا بر مذہب شافعی کے جسمیں قبل از موت مجتہدین کا انحراف بر طبق فتوی لیس علے المکرہ یمین کما روی السیوطی عن المالک فی تاریخ الخلفاء اور بنا بر سیرت

بوجہ ندامت کے اس کی اتفاق اشتراط موت مجتہدین الا ... ادار

امام اعظم وابن عجلان کے (کہ منصور دوانقی وہشام بن عبد الملک پر خروج کرنے مین مبایعین کو
ترغیب دیتے تھے کما فی الکشاف فی ترجمہ لا ینال عہدی الظالمین وفی الملل والنحل للشہرستانی
وفی تاریخ الخلفاء الیفہ) متحقق اور کسیطرح حجت نہین ہوسکتا پس یہ ہی حقیقت اجماع سقیفہ کی
جو مختصراً کتب قوم سے مذکور ہوئی اور جبکہ خود حضرات شیخین اپنی خلافت دینیہ کے حقیقت مین
متردد تھے تو حسب مثل مدعی سست وگواہ چست کے اب ہواخواہون کی ہوابندی پر کون دانا
معتقد ہوگا دیکھو جمہور علماء سیر ومحدثین باخبر وفضلاء پر ہنر نے (مثل علامہ طبری صاحب التاریخ
اور محدث ابزیز احمد بن عبد العزیز الجوہری صاحب کتاب السقیفہ وابن قتیبہ صاحب کتاب السیاسۃ
والامامۃ وعلامہ طبرانی صاحب فضائل الصحابہ وابن عساکر صاحب التواریخ والسیوطی صاحب
جمع الجوامع وعلی المتقی صاحب کنز العمال وامام الرازی صاحب نہایۃ العقول کے) مقالات
حسرتناک حضرت عتیق کے (جو اونہون نے اپنی زمان فات مین ادا کیے تھے) نقل فرمائے ہین از انجملہ
قولہ ملتقطاً انی سألت رسول اللہ فیمن هذا الامر فلا ننازعہ وانی سالت هل للانصار
فی هذا الامر شیء بہ بذہ لفظہ نہایۃ العقول یعنے کاش مین رسولخدا سے سوال کرلیتا کہ خلافت
کا کون شخص حقدار ہے تو مین اوس سے منازعت نکرتا اور ہر آئینہ مین انحضرت صلعم سے پوچھتا
کہ آیا انصار کا حق امر خلافت مین کچھ ہے انتہے ملخصاً اور خلیفہ دوم فراست شیم نے حدیث فلتت
مین فرمایا ہے کما فی البخاری کہ کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ المسلمین شرہا فمن عاد الی
مثلہا فاقتلوہ ملخص ترجمہ ابوبکر کی بیعت ناگہان بلاسوچے سمجھے واقع ہوئی اللہ نے مسلمانونکو
اوسکے شر سے نگاہ رکھا پس جو کوئی اوسکی مثل پھر اجماع علی الخلافہ کرے تو اوسے قتل کردینا
اور شر اوسیوقت کہا جاتا ہے جبکہ کوئی امر بغیر استحقاق کیا جاوے اور خود فراست مآب متردد ہوکر

گاہے سلمان فارسی سے اور کبھی سفیان سے پوچھتے تھے املک انا ام خلیفۃ کما فی تاریخ الخلفا
للسیوطی بس ان ترددات شیخین کاملین خلیفتین راشدین نے حجت شرعیہ ہونے اجماع سقیفہ و استخلاف
دوسرے خلیفہ کو تباہ و خاک سیاہ ہی نہین کیا بلکہ مجسم بشر ہونا اور مبایعین کا واجب القتل
ہونیکو اونہین کی زبان سے دکھلادیا ہے اب کوئی خلافت پرست خود نہ دیکھے تو چشمہ آفتاب
راچہ گناہ وان ہذا البحث سیاتی مکرراً ضرورۃ مع الدلائل الاخری قیاس فقہی جمہور عامہ
واہلسنت کے مذہب مین تقدیر الفرع بالاصل فی الحکم والعلۃ کو کہتے ہین یعنی جو حکم کہ امر مخرج عنہ
منصوص کا ہووے وہی حکم بدریافت علت حکم مخرج عنہ کی شے مخرج مین جاری کیا جاوے
اور یہ حکم حجت شرعی ہوگا مثل حرمت خمر کے کہ علت تحریم سکر خمر ہے پس اگر سکر دوسری شے مین پایا جاوےگا
تو بوجہ علت واحدہ ہونے سکر کے ہر دو شے مین اوس دوسری شے پر بھی حکم تحریم جاری کرینگے
اور محدثین معترف ہین کہ ابو بکر صدیق نے بمقابلہ عمر خطاب کے احتجاج بالقیاس فرمائی ہے چنانچہ
امام المحدثین نووی باب الامر لقتال الناس من کتاب الایمان شرح مسلم مین درباب اختلاف
شیخین کے قضیہ قتل کرنے خالد بن ولید مین مالک نویرہ صحابی کو اور زنا کرنے با زوجہ مالک
و غارتگری فرمانے قبیلہ بنی یربوع مین لکھتے ہین فاجتمع فی ہذہ القضیہ الاحتجاج من
عمر بالعموم و من ابی بکر بالقیاس یعنے اس قضیہ مین عمر نے احتجاج بعموم حکم من قال لا الہ
الا اللہ فقد عصم منی دمہ و مالہ حدیث پیغمبر سے فرمائی کہ مالک قائل کلمہ توحید تھا اوسکا قتل
کرنا داعی قصاص ہے خالد کو قتل کیا جاوے اور ابو بکر نے جواب اسکا قیاس فقہی سے دیا
پس اس روایت اوسے ظاہر ہوا کہ قیاس مذہب ابی بکر صدیق ہے مخصص عموم نصوص کا ہے
اور قول ابن مسعود و لا اجتہد برائی فان اصبت فمن اللہ و ان اخطات فمنی و من الشیطان

کما فی نور الانوار صفحہ ۱۵۲ امو مذ جو اس قیاس علے سیرۃ الصحابہ کے ہے اور دراسات اللبیب مین صفحہ ۳۰۰ لکھا ہے قال البیہقی فقد قاس عمر رض الامامۃ فی سائر الامور علی امامۃ الصلوۃ و قبلہ منہ جمیع الصحابۃ المہاجرین والانصار اس روایت سے مذہب قیاسی جمیع صحابۂ عظام کا واضح واشکار ہو گیا اور یہی مقصود فی البیان ہے کما ستعرف اور اس روایت ثانیہ سی مبدع قیاس ہونا حضرت عمر کا اور تسلیم کرنا صحابہ کا معلوم ہوا کہ یہ سب اصحاب قیاس تھے لہذا اسی مذاق مین بدلیل الزامی لکھا جاتا ہے کہ حضرت رسالت مرتبت نے ایام رحلت مین وصیت نامہ لکھنے کے لئے فرمایا کہ ایتونی بکتف و قرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلو العبدہ ابداً لکن عمر خطاب نے کہا کہ ان ھذا الرجل لیہجر و عندنا القران حسبنا کتاب اللہ الحدیث کما ہو مشہور فاسنادہ لشہرتہ غیر ضرور پس اس منع کرنے کے علت ہجر مریض یا بنا بر قولہم ہجران ظاہر ہوئی حالانکہ یہ معنے جدائی کے منع وصیت کیلئے خلاف مقتضاے مقام و منافی کلام حسبنا کتاب اللہ کے ہے بہر نحو ہجر بہر معنے کہ باشد علت باز رکھنے وصیت مریض کی ظاہر ہوئی پس یہ قیاس مین اصل کہی جاویگی اب دو امر ایک اسپر متفرع دوسرا اسکی اصل جو یہ اسکے مقابل البتہ فرع ہوتی ہے کہلائی جاتی ہین پہلا امر جو اسپر متفرع ہے وہ وصیت استخلافی ابوبکر صدیق ہے کہ اونہون نے مرض الموت بلکہ ایام فوت مین وصیت نامہ لکھنا دربارہ استخلاف عمر خطاب کے چاہا مگر اصحاب قیاس نے اپنی علت پر کچھ نظر نفرمائی اور اس وصیت کو فرع قرار دیا اور خلاف حکم قیاس کے بدل و جان اس وصیت کو قبول کرلیا اور کچھ زحمت مریض اور مفارقت شدید کو اوسکی مصروفیت مین پیش نظر نہ رکھا کہ تحریر کرانے وصیت نامہ مین تکلیف دماغی و زحمت روحانی مریض کو ہوگی اور یہ قبولیت اور امتثال تحریر کے خلاف شفقت کے ہی بایہ کہ وصیت استخلافی ہذیان مریض و ہجر محموم نہ ادکہب

پاس نے منع قرطاس کا نفرمایا کہ ابھی دو برس ہوئے کہ ہم حضرت رسالت کو نسبت ہجر و ہذیان
کی لگا کر منع کر چکے ہین دوسرا امر حکم پیغمبر کا بامامت ابوبکر ہے کہ زمان شدت مرض مین علی بارود
آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ ابوبکر نماز پڑہائین حالانکہ کسی صحابی نے یہ حکم بگوش خود نہین سنا صرف
حضرت عائشہ نے شفقۃً لابیہا من عند نفسہا ایسا کہدیا تھا کما فی البخاری تاہم صحابہ نے بگوش
شنوا اوس حکم بے سروپا کے بنا پر تعمیل فرمائی کہ عقب سر ابوبکر نماز ادا کی اور حین استخلاف سقیفہ مین
امامت جماعت سے امامت کبری تو ابوبکر صدیق کی قیاس فرمائی مگر یہ نہ سمجھے کہ محدثین سنت
نے امام جماعت کی تعریف حدیث والصلوۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برٍ کان او فاجرا
وان عمل الکبائر مین فرمادی ہے کہ امام جماعت کا فاجر و صاحب کبیرہ ہونا مضائقہ نہین رکھتا
پس ایسے امام کیلئے قیاس نصب خلافت عامہ کا قیاس مع الفارق ہے حالانکہ عمر فاروق
نے اسی بنا پر سقیفہ مین صدیق کی بیعت فرمائی تھی کما اعترف بہ البیہقی وانت عرفت آنفا ان واقعہ
بر وصیت ائتونی بکتفٍ و قرطاسٍ ضرور متفرع ہوتی ہے خصوصاً ایسی حالتمین کہ محدثین صحاح
نے اس حدیث پیشنمازی کا وارد ہونا خاص حالت ذہاب عقل آنحضرت صلعم مین نقل کیا ہے
چنانچہ سنن ابی داود ٢٨٥ باب فی استخلاف ابی بکر مین ابن زمعہ سے مروی ہے قال کنا استغر برسول
اللہ وانا عندہ فی نفر من المسلمین دعاہ بلال الی الصلوۃ فقال مروا من یصلی للناس
الی قولہ فلما سمع رسول اللہ صوتہ (ای صوت عمر فی الصلوۃ) قال فاین ابوبکر یابی اللہ ١
ذلک فبعث الی ابی بکر الی قولہ فصلی بالناس شارحین نے معنے استغر کے یہ افادہ فرمائی ہین

ای غلب فیہ کل شئ من مرض او غیرہ واستغر بالعلیل اشتد وجعہ وغلب علی عقلہ انتہی فتدبر فیہا نیز
عجب مضمون دیگر یہ ہے کہ جب خدا نے امامت جماعت عمر سے اباو ابرام وانکار فرمایا تو بعد

ازین کب وحی آلہی ناسخ اباوارد ہوئی جسکی بنا پر امام جماعت و خلیفہ امت حضرت عمر کو مقرر کردیا
جسکے پیشنمازی شارع نے ناجایز رکھی اوسکی خلافت کب جایز ہوگی بائتیے نوع گان قضیہ قرطاس
مین صحابہ نے بلاخطت صدور وصیت مخالف اپنی طمع نفسانی کے نہ لحاظ حکم قیاس کا فرمایا نہ ادابِ
شریعت کو ملحوظ رکھا بلکہ مرکب اوس استخفاف کے ہوئے جو کسی کافرکیش و نفاق اندیش سے بھی ظہور
مین نہ آیا تھا بقولہ لیہجر منع کردیا اور ثبوت ادراک معنے وصیت کا اونہین کے قول ولقد اراد
(رسول اللہ صلعم) فی مرضہ ان یصرح باسمہ (ای باسم علی بن ابیطالب ع) فمنعت من
ذٰلک اشفاقاً وحیطۃً علی الاسلام لا تجتمع علیہ (ای علی خلافۃ علی ع) قریش ابداً الخ
ظاہر ہوگیا اور وہ یہ کہ طلب قرطاس پر مینے سمجھ لیا تھا کہ خلافت علی کی کتابت مین صراحت فرمائینگے
پس مینے منع کیا براہ شفقت و حفاظت کے کہ قریش علی بن ابیطالب کی خلافت پر اتفاق نکرینگے
چونکہ یہ وصیت نفس قائل مین مضر خواہش تھے تمام نہاد قریش کے بالفاظ قبیح منع کیا اور خبر لااثر کو
از پیغمبر دربارۂ امامت ابی بکر و استخلاف عتیق بحق عمر در حالت احتضار چونکہ موافق خواہش تھی
لہذا بلا لحاظ منافات بینہما کے اور بلا لحاظ ذہاب و سقوط عقل کے حکم امامت صادر فرمائی پیغمبر
صلعم کا بدل مقبول رکھا یہان نہ شرع کو دخل ہوا نہ کتاب نہ سنت نہ قیاس کو حق سمجھا نہ ہذیان
کو تجویز کیا نہ ذہاب عقل مصدقہ صحابی کا لحاظ کیا ہر جگہ اپنا مطلب مدنظر رکھا کوئی فعل کسی قاعدہ
پر مبنی نہین کیا مگر یہ کہا جاوے سے واند آنشوح کہ در قلب مرامی وارد ۔ ہر سخن وقتے و ہر فعل
مقامی دارد پس ان تمامتر محکمات قرآنی و سنت رسول سبحانی و صحابہ کے ہوا حبس نفسانی تک پہونچانا
شیوخ محدثین و جماندہ معتقدین کا کوئی امر دشوار نہین تھا بلکہ بعض دون البعض نے ادراک
بھی فرمایا ہے کما یاتی بیانہم لاکن وہ معذور بھی تھے کیونکہ تمام محدثین و جملہ معتقدین احادیث کی زمانے

شرح ابن ابی الحدید

حیات کو از نشو و نما تا عہد تعلم و تعلیم و نقل و اخراج و ترک و طرح اخبار کے حصے کہ عہد وفات کو اُس
سیاست و مملکت و خلافت نے محیط رکھا ہے جسکا اساس سقیفہ بنی ساعدہ میں مستقر کیا گیا تھا اور
استحکام مملکت خلفاء وقت کو ضرورت قایم رکھنے اپنے اساس کی ملحوظ تھی پس جبکہ اسی عہد سیاست
مین معاشر محدثین کا نشو و نما ہو کر خاتمہ ہوا تو اونکو دولت کی چمک دمک اور ریاست کی دھمک
نے اونہین آثار سقیفہ کی ہی مرمت و درستی مین مصروف رکھا اور آثار حقیقی اسلام تک پہونچنے دیا

فصل سوم

صحابہ عظام کی سیر و مآثر و سنن مین ہے مخفی نرہے کہ جمہور اصحاب رسالت علاوہ فضائل کتاب و
سنت کے اپنے خصائل اور اپنے گروہ خواجہ تاش کے شمائل بمصداق اقرار العقلاء علی
انفسہم مقبول کے علانیہ اہل عالم پر قولاً و فعلاً ظاہر فرما گئے ہین پس مشک آنست کہ خود بوید نہ کہ
عطار گوید لہذا وہ بانفسہم کسی خوش ارادت کے حسن عقیدت یا تبری کی برارت کی محتاج نہین
چنانچہ صدر مین قول صدیقیہم انا لکائنون بعدک اور قول فاروقہم انا منہم شاہد دعا ہے
اور حکیم ترمذی محمد بن علی نے کتاب الفضائل مین نقل کیا ہے کہ قال ابوبکر الصدیق اقیلونی
فان علیاً احق منی بہذا الامر و فی روایۃ کان الصدیق رض یقول ثلاث مرات اقیلونی
اقیلونی اقیلونی فانی لست بخیرکم و علی فیکم اسپر ترمذی لکھتے ہین و انما قال ذلک
لعلمہ بحال علی و مرتبتہ فی الخلافۃ فی الحقیقۃ الحقیقیۃ الاصلیۃ الیقینیۃ تخلقاً و تحققاً
و تعلقاً و تعلقاً انتہی اس عبارت حکیم ترمذی سے ظاہر ہوا کہ صدیقیہم نے اقالہ خلافت
کو مضمناً لنفسہ نفرمایا تھا بلکہ بلحاظ استحقاق جناب امیر کی خلافت سے اقالہ کردینا چاہا تھا اور حدیث
عتیق ان لی شیطاناً یعترینی فاذا غضبت فاجتنبونی لا او ثر فی اشعارکم و ابشارکم الخ

کنز العمال کے فصل و باب دوم کتاب الامارۃ من حرف الہمزہ مین بسند ابن راہویہ و ابوذر
الہروی صاحب الجامع کے ماثور ہے وہکذا ما رواہ ابن جریر الطبری فی التاریخ الکبیر و ابن
الحجر المکی فے الصواعق المحرقہ و السیوطی فی تاریخ الخلفاء ملخص یہ ہے کہ ابوبکر نے فرمایا کہ تحقیق کہ
میرے پاس شیطان آتا ہے اور راہ حق سے بھٹکاتا ہے پس جب مین غضبناک ہو جایا کرون تو
تم مجھسے اجتناب کیا کرو اور تم اپنے بالون اور جلدون مین اپنے بدن کی احتیاط رکھو جو
مین تمپر حکم سزا کا جاری کرون انتہی اس سے معلوم ہوا کہ صدیقہم اکبر بفحواے لاغوینہم اجمعین
الا عبادک المخلصین کے بندگان مخلصین کے زمرہ مین نہین تھے جو خداوند تعالی نے خلافت ارضی
کو مخصوص فرمایا ہے کہ یرثہا من عبادی الصالحون فافہم واحفظ اور ماثر عمر فاروق مین کتاب
ازالۃ الخفاء مین کتاب مستدرک الحاکم سے منقول ہو کہ ان عمر بن الخطاب رض خطب الناس فقال
من اراد ان یسأل من القران فلیأت ابی بن کعب ومن اراد ان یسأل من الحلال والحرام
فلیأت معاذ بن جبل ومن اراد ان یسأل من المال فلیأتنی فان اللہ جعلنی خازنا یعنے جو
علم قرآن اور احکام حلال وحرام حاصل کرنا چاہی تو وہ ابی و معاذ سے پوچھے اور جو آداب مال
دریافت کرنا چاہی پس اوسے لازم ہے کہ وہ میرے پاس آئے ہر آئینہ خدا نے مجھے خازن مال
گردانا ہے اور امام بخاری نے باب الخروج فی التجارہ من کتاب البیوع مین نقل کیا ہے
کہ ابو موسے اشعری خدمت عمر مین شرف ملازمت حاصل کرنے گئے اور اجازت حاضری کی چاہی
خلیفہ صاحب چونکہ مشغول تھے اونکے لئے اذن دخول خانہ نہین دیا جب خلیفہ صاحب فارغ
ہوگئے تو ابو موسے کو یاد فرمایا ابو موسے نے کہا کہ ہمکو رسول اللہ نے یہی حکم دیا ہی کہ صاحب
خانہ سے اذن طلب کرو اگر اجازت دیوی تو جاؤ ورنہ واپس چلے آؤ خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ

اس حکم نبوی کی تصدیق مین شہادت گذرانو کہ حضرت رسالت نے یہ فرمایا ہے ابو موسے معاشر
انصار کے پاس گئے انصار نے کہا کہ اسکی شہادت ہمارے بچے ادا کرینگے پس ابو سعید الخدری نے
جو صغیر ترین صحابہ مین تھے ابو موسے کی تصدیق فرمائی تب خلیفہ صاحب نے فرمایا اخفی ھذا
علیّ من امر رسول اللہ الھانی الصفق بالاسواق یعنی للخروج الی التجارۃ انتہے یعنے یہ امر
رسولخدا کا مجہپر مخفی رہا لہو مین ڈالا مجھے بازار کی خرید و فروخت نے بخاری فرماتے ہین کہ
مراد صفق بالاسواق سے تجارت ہے انتہے اور شرح کرمانی مین امام نواوی سے مذکور ہے
قال الانصار انکار اعلے عمرؓ بما قالہ قالوا انہ حدیث مشہور متنا معروف عند نا حتے ان اصغرنا
حفظہ وسمعہ من رسول اللہ یعنے انصار نے براہ انکار قول عمر کے اور بسبب مشہور و معروف
ہونے اس حدیث کے کہا کہ ہمارے اصاغر نے بھی یہ حدیث حفظ کی ہے اور رسول اللہ سے
سنی ہے وہ اسکو بیان کردینگے انتہے اور صاحب کنز العمال اور کتاب الاذکار فضائل اُبی کعب مین نقل کیا ہے
کہ اُبیؓ نے چند مرتبہ معنے آیات قرآنی پر عمر خطاب سے کہا شغلنی القران وشغلک الصفق
بالاسواق ولیس لک عمل الا الصفق بالبقیع یعنے مجھے علم قرآن نے مشغول رکھا اور
تجھے اے عمر معاملہ بیع فروخت بازار نے مشغول رکھا۔ اور نہین رہا عمل تیرا اے عمر مگر تجارت
بازار بقیع اب جو مجھے احادیث مذکورہ پر ریو لودینا ہے اوسکو مختصر لفظون مین خالی کرتا ہون
کہ قولہ فان اللہ جعلنی خازنا کے معنے سمجھنے چاہئین کہ خازن اموال یا بار یا ساہو کار یا بادشاہ کا نگاہ
یا زرپرست بندۂ دولت دنیا دار ہوتا ہے اول اور ثانی غیر مراد متکلم کی ہے پس اس مین اشارت
صاحب سلطنت زرپرست سے ہے اور قرآن مین مال کی صفت مین زینت حیوۃ دنیا آیا ہے
کما قال والمال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا جو یہ موید معنے ملکت و سلطنت کے ہین اور آیہ

منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاٰخرۃ سے مطابقت بکمال فاروقی بخوبی ہوتی ہے بدینوجہ
کہ مال زینت حیوۃ دنیا ہے اور ارادہ مال ارادہ دنیا ہے اور حصول مال خاص دنیا ہی
تو صاحب مال اور خزانہ والا دنیادار ہے جو یہ مخصوص ملوک زرپرست سے ہے پس معنے قولہ
جعلنی خازنا کے جعلنی ملکا دنیویًا کے ظاہر ہوئے جسکے مقابلہ مین والباقیات الصالحات
خیر عند ربک ثوابا واملاً آیا ہے اگرچہ احادیث الھانی الصفق بالاسواق وشغلنی
الصفق بالاسواق سے جاہل رہنا علم قرآن سے قائل حسبنا کتاب اللہ کا تو ثابت ہی مگر مسئلہ
اذن صاحب خانہ سے جاہل رہنا فاروق اعظم کا بمقابلہ احاغر الضمار کے زیادہ تعجب خیز
ہے کہ اگر بوجہ شغل تجارت ودلالی کے حدیث نبوی سے لاعلم رہے تو ہوسکتا ہے لاکن
قائل حسبنا کتاب اللہ کیونکر حکم قرآنی واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوا کما استاذن
الذین من قبلھم کو اپنے زمانہ خلافت مین بھی بھول گئے مگر یہ کھا جاوے کہ قول اُبّی شغلنی
الصفق بالاسواق سچا واقعہ ہے انکو قرآن کب یاد تھا صرف دفع خلافت امیر المومنین کی غرض
وغایت سے علے الوقت حسبنا کتاب اللہ فرمادیا تھا اور اس واقعہ قرطاس مین جو یہ قول
فاروقی کہ ان ھذا الرجل لیھجر حسبنا کتاب اللہ کتب قوم مین مذکور ہے اور عنقریب
اسناد اوسکے بیان کیجاوینگے دیدہ بصیرت مین قول عبد اللہ بن ابی سلول لئن رجعنا
الے المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل سے کہین فائق ہے کہ ابن اُبی نے کنایۃً آنحضرت
حضرت صلعم کو اذل کہا تو وہ معلن بالنفاق ثابت ہوا اور قول فاروقی مین صاف صاف
ان ھذا الرجل لیھجر وارد ہے کہ لفظ ہذا نے رفع ابہام کرکے بتلادیا کہ متکلم جو کلام کرنے
والا ہے وہ خاص مشار الیہ کے بارہ مین کہنے والا ہے پھر بلفظ رجل تعبیر کرنا آنحضرت رسالت کسقدر

توہین کا کلمہ ہے جسکی شناعت وفظاعت محتاج بیان نہین اور لفظ لیجرنے تو دل کے آینہ زنگ
خوردہ کو صاف دکھلا دیا کہ ابن ابی سرح بدرجہا فایق تھے اور حضرت عثمان غنی کے مآثر مین
اسیقدر لکھنا کافی ہے کہ جو خلیفہ اول نے فدک سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کو اپنی ملکی دُور اندیشی
سے بنام نہاد صدقہ کی منتزع فرمایا تھا اور خیول ورکاب لشکر کے لئے نامزد کیا تھا اوسکو مروان
وزغ ابن وزغ کے ملک مین دیکر فدک کا مملوکہ خلیفہ ہونا اور اپنے صدیق کا جھوٹھا ہونا
کہ یہ مال وملک صدقہ ہے ایک عالم کو بتلا دیا جس سے ظاہر ہو گیا کہ وجہ انتزاع فدک کے
جو ابوبکر صدیق نے بدلیل لانورث ما ترکنا صدقہ کے پیش کئے تھے وہ محض مصلحت ملکی پر مبنی تھی
کیونکہ مدعیان خلافت کے قبض و دخل مین مالی طاقت کا مستقر ہونا موجب زوال مملکت کا
متوہم ہی نہین بلکہ متیقن ہوتا ہے پس انکی اس عمل نے افشا مصلحت کر کے صادق البیانی خلیفہ
اول کو طشت ازبام فرما دیا ہے ۔ اور قول البراء بن عازب صحابی جلیل کا شائقین صحابہ خصوصاً
اصحاب رضوان کی صحیح بخاری مین بدین الفاظ ماثور ہے عن العلاء بن المسیب عن ابیہ قال لقیت
البراء بن عازب فقلت طوبیٰ لک صحبت رسول اللہ وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی
انک لا تدری ما احدثنا بعدہ انتہی یعنے مسیب نے کہا کہ مین براء صحابی سے ملا اور عرض کیا
کہ طوبیٰ جنت آپکے ہی لئے ہے کہ صحبت رسول مین رہے اور تحت شجرہ رسول کے ہاتھ پر بیعت
بھی کی فرمایا اے بھتیجے تم نہین جانتے ہو کہ ہم لوگون نے بعد ازان کیا کیا احداث کے پس ثابت ہے
اس عقیدت براء صحابی رضوانی سے پایا گیا کہ وہ صحابیت اور رضوانیت کے شرف کو لازم
الثبوت ودائم الاستقرار نہین جانتے تھے بلکہ بر طبق صدور محدثات ومنکرات کے شرف
صحابیت وغیرہ کو ساقط الاثر وحابط الفضیلۃ سمجھتے تھے اور لزوم شرائط اور استمرار فضائل

تو رسوخ اطاعت خدا اور رسول اور وثوق ملکہ اصحاب عدول پر عقلاً و نقلاً ثابت ہو سکتا ہے

نہ بحالت نافرمانی اور مطلق العنانی کے حالانکہ تمردی و سرکشی صحابہ کی ہر موقع و محل سے

پائی جاتی ہے جسکا شمار بھی دشوار ہے لاکن بحکم لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے مختصر مختصر صحابہ کے

شمائل مطلق العنانی و خصائل نافرمانی جنکو اجتہادات مخالف حکم رب العباد اور متضاد و متناقض

۱۹ و منافی امر رسول امجاد سے تعبیر کرنا مستحسن ہے اشارۃً دکھلائے جاتے ہین قال اللہ تعالی و

الذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر الی قولہ ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما ملخص

ترجمہ بقدر ما نحن فیہ یہ ہے کہ جو لوگ زنا نہین کرتے وہ ہی عباد الرحمن ہین اور جو زنا کرے وہ وبال

آخرت مین پڑیگا اب دیکھنا چاہیے کہ حضرات صحابہ با این ہمہ تہدید و وعید کے عین عبادت و

حالت نماز مین نظر بازی سے نہین چوکتے تھے چنانچہ ترمذی و نسائی مین شان نزول آیہ ولقد علمنا

المستاخرین مین مروی ہے کہ عہد رسالت مین ایک خاتون جمیلہ حسناء شریک نماز ہوا کرتے تھے فکان

بعض القوم یتقدم لئلا یراھا ویتاخر بعضہم حتی یراھا فاذا رکع نظر تحت ابطہ یعنی اُس سے

آگے کھڑے ہونے والے تو اوسکی صورت دیکھتے تھے اور اوسکے پیچھے کھڑے ہونے والے حالت

رکوع مین اوسکی اندام نہانی پر نظر رکھتے تھے پس ایسے کرتوت سے ظاہر ہوا کہ یہ گروہ عباد

الرحمن نہین تھے اور معاشرہ صحابہ مین بے شرمی اسقدر تھی کہ خداوند تعالی نے تو عام طور پر اذن

دخول مقرر فرمایا ہے تاکہ یگانہ و بیگانہ بے تحاشا صاحب خانہ کی حالت یکجائی زن و شوہر کو نہ دیکھ سکے

مگر یہ اپنی بے شرمی سے کبھی اسپر عامل نہوئے کما روی صاحب جامع[114] الاصول فی تفسیر آیہ لیستا

ذنکم عن ابن عباس بانہ قال وکان الناس لیس لبیوتہم ستور ولا حجاب فربما دخل الخادم

او الولد او الیتیمۃ والرجل علی اہلہ فامر اللہ تعالی بالاستیذان فی تلک العورات

فلم ار احد یعلم بذالک بعد اخرجہ ابو داود انتہےٰ ملخص ترجمہ یہ کہ خانہ ہائے صحابہ بے پردہ
تھے اکثر اوقات بحالت مباشرت صاحب خانہ کی محرم و نامحرم آجاتے تھے تو یہ آیہ اذن دخول
نازل ہوا اگرکسینے اسپر التفات نفرمایا اور تحریم خمر مین مکرر وسہ کر آیتین نازل ہوئین مگر صحابہ بین نے
تاعمر ہر گز ترک خمر نہین فرمایا کما ستعرف اور رسولخدا صلعم نے ایک امر کو مباح فرمایا مگر صحابہ کے
تنزہ اور نفاست نے قطعاً قبول نہین کیا چنانچہ صحیح مسلم مین مذکور ہے عن عائشہ قالت صنع
رسول اللہ امراً فترخص فیہ فبلغ ذالک ناساً من اصحابہ فانہم کرہوہ وتنزہوہ الخ اور
اسی حدیث کی دوسری روایت مین ہے فغضب (رسول اللہ) حتے بان الغضب فی وجہہ الحدیث
وانت تعلم ان اغضاب النبی کفر پس کسطرح کہا جاوینگا کہ ایسے لوگ مستحق بشارت وملتزم العدالت
ہین اور مشکوۃ المصابیح مین ابوہریرہ سے مروی ہے قال انکم تقولون اکثر ابوہریرۃ عن
النبی صلعم واللہ الموعد وان اخوتی من المہاجرین کان یشغلہم الصفق بالاسواق وان
اخوتی من الانصار کان یشغلہم عمل اراضیہم وکنت امرأ مسکینا الزم رسول اللہ صلعم علے
ملئی بطنی الحدیث ملخص ترجمہ یہ ہے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ نے نقل احادیث مین حضرت
نبوی سے تکثیر اور بہتات کر دی ہے قسم بخدا وعدہ گاہ ہے یعنے قیامت برحق ہے ہر آئینہ
مہاجرین پیشہ تجارت بیع فروخت مین مشغول رہے اور انصار پیشہ زراعت مین اور ایک مین
مرد مسکین اپنا پیٹ ملازمت پیغمبر مین بھرتا رہا علم دین کے سیکھنے سے انتہےٰ اس حدیث سے دو
امر زیادہ واضح ہین اور دیگر فوائد بھی اس مین مضمون ہین اول یہ کہ معاشر علیا مہاجرین و
وانصار کا محروم الملازمہ خدمت رسالت سے رہا ہے جنہین سر دفتر حضرت عمر بنا بر روایت
ہائے متعددہ ابی بن کعب کے مخلے بالطبع ثابت ہو چکے ہین بعد ازین جو کوئی معتقد اونکا لئے

لازم آتی ہے حضرت رسالت کا دعوے کرے وہ کاذب اور مفتری اور مکذب ابوہریرہ صحابی
اور نیز آپ کا ہے کما ادرکت وعلمت حدیثہما دوسرے یہ کہ مسئلہ تعدیل صحابہ کلہم عہد صحابہ سے
مخترع ہوا تھا ورنہ ابوہریرہ سے صحابی مکثر الاخبار پر طعن وضع حدیث کے حضرات صحابہ تابعین
نفرماتے ویاقی بیانہ فی موضعہ جو احادیث اونکی اسوقت مین مایۂ صحاح ستہ ہین اور انکی ہی
اخبار کثیرہ کے جمع کرنے پر بخاری کے صحیح کو دیوان ابوہریرہ لکھا جاتا ہے اور سند مشغلۂ دلالی
عمر وتجارت ابوبکر وعثمان کے حیوۃ الحیوان مین تحت لغت الجروز کے مذکور ہے کہ علامہ دمیری
سند لکھتے ہین قال کان ابوبکر الصدیق بزازاً وکذلک عثمان وطلحۃ وعبدالرحمن بن
عوف وکان عمر دلالاً یسعے بین البائع والمشتری اور اغنیاء تجارت پیشہ کسی خاص مال تجارت پر
قانع نہین رہتے بلکہ مناسب وقت ہر شے کی تاجر تجارتی ہین پس ان تمام روایتون سے متے آیہ لھوا
انفضوا الیہا وترکوک قائماً کے بخوبی واضح ہوگی کہ وہ اصحاب تجارت تاب اور زراعت انہی باب
یہی حضرات اعیان مہاجرین وانصار تھے جو نہ علم قرآن سے بہرہ ور ہوسکے نہ بوجہ مشاغل
تجارت کے مصاحبت پیغمبر کا شرف اختصاصی حاصل کرسکے تھے کہ شدت شوق تجارت مین یہ
بزاز اور وہ دلال رسول ذوالجلال کو بحال قیام خطبہ جمعہ کے چھوڑ کر مشغول لہو ومصروف مال تجارت
تال ہوگئے اسکی صداقت صحیح بخاری اور فتح الباری وغیرہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے کہ بخاری
نے کتاب الصلوات باب اذا نفر الناس عن الامام فی صلوۃ الجمعۃ مین لکھا ہی جابر انصاری
سے کہ بینما نحن نصلی مع النبی صلعم اذا اقبلت عیر تحمل طعاماً فالتفتوا الیہا حتے ما بقی مع النبی
الا اثنا عشر رجلاً فنزلت الآیۃ جو اس روایت سے معلوم ہوا کہ سوائے بارہ شخصون کے کوئی
صحابی چہ بدری وچہ رضوانی حاضر جماعت نہین رہا اور کتاب التفسیر فتح الباری مین ماخوذ

قتادہ کے لم یبق معہ صلعم الا رجلان وامراۃ یعنے دو مرد اور ایک عورت جماعت جمعہ مین باقی رہگئے اور سب السابقون الاولون اور اصحاب الزمہم کلمۃ التقوی اور کنتم خیر امۃ کے خطاب والے اور بیعت رضوان والے اور اعملوا ما شئتم کے پرکالے انفضوا الیہا وترکوک قائما مین آگئے اب یہ کہنا کہ حضرات شیخین زمرۂ اثنا عشر رجلا مین تھے تو اولاً روایت ثانیہ جسمین دو مرد کا باقی رہنا مذکور ہوا وہ وجود ثلاثہ کے معارض ہے ثانیاً عقل باور نہین کرتی کہ ارباب تجارت تو نجاوین اور پیشہ تجارت نکرنیوالے چلے جاوین خصوصاً وہ لوگ رہجاوین جو قائل الہانی بالصفق کے رہے ہین حالانکہ اسی لہو کا ذکر آیہ شریفہ مین وارد ہوا ہے ثالثاً حدیث مابقی مع النبی الا اثنا عشر رجلا مین بعض راویونکی تحریف سے یہ ٹکڑہ بھی مروی ہے فیہم ابوبکر وعمر وانا فیہم جو یہ خلاف سیاق عبارت ومخالف عادات اہل تجارت کے ہی کیونکہ قول اثنا عشر بغیر اسماء و بلا طلب صراحت کرمانع تصریح ہی بلکہ ذکر بعض دون غیرہم غیر مرجح ہے مگر یہ کہ اسمین کچھ مطلب ہے کہ یہان پر کہین اصحاب تجارت مشخص نکرلیجاوین لہذا دنبالہ بڑہا دیا ورنہ نام نقل کرنے کیا معنے رکھتے ہین حالانکہ یہ مقام اونکے لئے مدح کا ہی نہ ذم کا بجز اسکے کہ اثنا عشر کے ابہام سے صرف شیخین کو متمیز فرماتا ہے ارادۃ الطریق فرماتا ہے کہ بضرورت ستر انفضاض انکے ہمراہیون کے نام اونکے باقی ماندگان مین نقل فرماے تاکہ پیشہ تجارت کے قرینہ سے انکو مفرورین مین کوئی نہ سمجھ لے حالانکہ روایت لم یبق معہ الا رجلان وامراۃ اس ستر مستور کی خارق ہے کہ اصحاب ثلاثہ وجابر مین سے دو مرد باقی رہکر مابقی دو شخص مرتکب انفضاض ثابت ہوتے ہین اور ترجیح ارتکاب بہمہ پیشہ والونکو ہی ہوتی ہے اور جو اہتمام کہ معذرت انفضاض مین کیا گیا ہے وہ بھی ظاہر ہے کیونکہ قارین عوام صحابہ ہی نہین تھے بلکہ اعیان اونکی تقدیم کرنے مین پیش قدمی فرما گئے تھے

لہذا ضرورت معذرت کی پیش آئی جو یہ ابہام محدثین نے دیگر حضرات صحابہ کے لئے مرعی
نہین فرمایا اور صاف نام اونکے اکثر نقل کردیئے ہین اور از جملہ توجیہات قوم کے صاحب تحفہ
نے یہ افادہ فرمایا ہے کہ این قصہ در ابتدا زمان ہجرت واقع شد وہنوز از آداب شریعت
کماینبغی واقف نشدہ بودند الخ اس اعتراف وتسلیم سے اسقدر تو ظاہر ہوگیا کہ تا یوم نزول
آیہ ترکوک قائما کے یہ گروہ عدالت اندیش وصلابت کیش صحابہ انصار وقریش مؤدب بآداب
شریعت کماینبغی نہوا تہا اب تعین اس یوم کی ہونی چاہیئے کہ آیا یہ واقعہ ابتداء زمان ہجرت
کا ہے یا وسط زمان یا آخر زمان کا ہے اگر حسب دعوے صاحب تحفہ کے ابتداء زمان ہی فرض
کیا جاوے تاہم شرف سبقت ہجرت وبدریت اور عشرہ مبشرہ کی بشارت والے اسوقت
تک از زمان سابق الاسلامی کے مؤدب بآداب نہونے ثابت ہونگے اور اس امتداد مدت
مین اونکا غیر متاثر ہونا اثر صحبت پیغمبر سے آئینہ مین نظر آتا ہے اور اگر بنا بر تحقیق مرویات کے
دیکھا جاوے تو یہ زمانہ نزول آیہ ترکوک قائما کا آواخر عہد رسالت کا ہی سمجھا جائیگا بنا بران اس مدت
دراز تک مؤدب بآداب شریعت نہونا صحابہ عظام کا اونکی ہی سیرت اور معتقدین کی شہادت
سے ظاہر ہوگیا اور حقیقت امر بہی یہی ہے کہ دین ودنیا جمع نہ شود اونکو شغل تجارت و
زراعت نے فیضان صحبت نبی سے تا آخر عمر منزہ ومبرا رکھا اور فقراے صحابہ اور اصحاب صفہ
جو فارغ فکر معاش سے تھے وہی فیضیاب ہوتے رہے اندرینحالت یہ قاصرین خدمت کسطرح
اور کس استحقاق سے ملزوم العدالۃ ومستلزم البشارۃ بنا دیے گئے اگر یہ کہا جاوے کہ بعد اس
زمانہ ترکوک قائما کے منقرض ہونے پر وہ کامل العیار ومؤدب بجمیع آداب عرصہ تین سال بقیہ زمانہ
رسالت مین ہوگئے تھے تو اس شبہ کا رفع نا فرمانی شنیع حکم قطعی پیغمبر سے جو حجۃ الوداع آواخر ایام

رسالت مین انہین حضرات والا درجات سے ظہور مین آسے ظاہر و باہر ہے چنانچہ صدور حکم محکم
سرور عالم فمن کان منکم لیس معہ ھدی فلیحل ولیجعلھا عمرۃً پر یعنے جو شخص اپنے ہمراہ قربانی
نہین لایا پس چاہیے کہ احرام سے باہر آجاوے اور اوسکو عمرہ گردانے انتہے صحابہ محمود بین داب
شریعت نے بدین الفاظ قبیح وعبارت فضیح اوسکی تعمیل مین معذرت فرمائی کہ لما لم یکن بیننا وبین
عرفۃ الا خمس (لیال) امرنا ان نفضی الی نسائنا فناتی عرفۃ تقطر مذاکیرنا المنی قال
(عطاء وھو الراری) یقول جابر بیدہ کانی انظر الی بیدہ یحرکھا المشکوۃ صفحہ ۲۲۶ اسکی ترجمہ
مین تہذیب واخلاق ہے مانع نہین ہے بلکہ خود زبان قلم کو اوسکی تحریر سے کراہت فطری
ونفرت طبعی ہے تاہم نفس مطلب نا فرمانی کو نقل کیا جاتا ہی جو محدث عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوۃ مین
تحت حدیث فمن کان منکم کے بیان مفصل سے فرمایا ہے کہ شرح این کلام بسطے می طلبد حاصل اش آنست
کہ آنحضرت صلعم بعد از وصول مکہ معظمہ وادای عمرہ امر کرد اصحاب را کہ ہر کہ سوق ہدی نہ نمودہ
وباخود قربانی کہ آنرا در ایام نحر ذبح کنند نیاوردہ عمرہ کنند واز احرام برآید وفسخ حج بعمرہ کنند
وبعد ازان در ایام حج احرام بہ بندد وحج بگذارد وہر کہ سوق ہدی نمودہ عمرہ نکند وبر احرام
خود باند تا حج بگذارد وبعد ازان از احرام برآید- این معنے بوجوہ بر صحابہ گران آمد یکے بجہت آنکہ
از احرام برایند ورسول خدا محرم باشد وترک متابعت او کنند دوم آنکہ گفتند درمیان ما وعرفہ
پنج روز نماندہ پس چہ مناسب کہ از احرام برایم وپیش زنان برویم ہنوز از مذاکیر ما منی چکیدہ باشد
وبعرفہ درایم وحج کنیم سوم آنکہ در جاہلیت عمرہ در اشہر حج از اشنع شنائع بود انتہے بقدر الحاجۃ
اور یہ بھی واضح ہو کہ حجۃ الوداع مین بنا بر روایت سنن ابوداؤد کے جو باب الحج صفحہ ۲۵۰ پر مرقوم ہے
صرف طلحہ صحابی نے ہمراہ حضرت رسالت سوق ہدی فرمائی تھی باقی رؤس صحابہ واصحاب ثلاثہ

نے وقت سوق ہدی فرمانے آنحضرت صلعم کے کچھ التفات متابعت پیغمبر خدا کا نہین کیا کہ
جس طرح آنحضرت صلعم نے حجۃ الوداع مین سوق ہدی فرمائی آنحضرات ثلاثہ نے اوسکو اختیار کیا
اور ترک متابعت کو جایز رکھا صرف نافرمانی مین متابعت یاد آئی حالانکہ دردل حمیت رسم جاہلیت
تھی کما عرفت اور نافرمانی پیغمبر کی توجیہہ مین وجہ دوم البتہ موجہ ہے کہ جس طرح حضرت رسالت
تبلیغ احکام آلہی کی فرماتے تھے اوسیطرح صحابہ عظام بہی اجتہاد و خود رائی مین حق جسارت
رکھتے تھے اور کچھ باک حکم پاک وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا کا نفرماتے تھے
بلکہ احکام آلہی مین اصلاحین لگاتے تھے کیا اس حمیت جاہلیت کے بعد بہی (جو سنہ ۱۰ھ کو ذی الحجہ
مین آنحضرت نے حجۃ الوداع فرمایا) صحابہ راشدین وعصابہ مرشدین کو کوئی موقع درس آداب
شریعت کا باقی رہا تھا جو صحابہ غیر سائقین ہدی اور فواحش گو اور جسارت کیش کو مؤدب باداب
شریعت اور دین مین اصحاب صلابت اور اہل عدالت سمجھ لیا جاوے نہین نہین آنحضرات
عدالت مآب صحابہ کو اور بہی مواقع مناسب ادب وآداب شریعت کے پیش آے مثل قصہ
قرطاس وتجہیز جیش اسامہ کے کہ ہر دو قضیہ محکمہ منعقد قرب زمان وفات سرور کائنات مین حادث
ہوئے ہین مگر افسوس کہ یہ حضرات وہان بہی اپنے خصائل وشمائل مین نقد اور کامل العیار برآمد
نہوئے جیسا کہ مفصل قصص تمردی اور نافرمانی شیوخ صحابہ کی کتب صحاح اہلسنت مین مزبور
اور عامہ وخاصہ مین مشہور اور السنہ عوام وخواص پر مذکور چلے آتے ہین پس یہ اقوال وافعال
معاشر اصحاب والا درجات کے جو پے درپے تا آخر وقت وفات سرزد ہوا کیے کسی طرح یقین دلانی
والی نہین ہوسکتی کہ یہ حضرات عہد نبوت مین ملتحق بعدالت ومفتخر بہ بشارت ہوئے ہین و
اگر وارد ہونا بشارت وکرامت کا بہ صاحبان حمیت جاہلیت اور ایسے نامہذب وغیر مؤدب لوگونکو

حقیقین تجویز ہوگا تو اسلام دین ملک علام پر بڑا بدنما دھبہ آتا ہے کہ یہ حسن عاقبت کی بشارتین
اور محاسن خلافت کی شہادتین کیا وضع شے فی غیر موضعہ نہین ہین کیا اسکو ترجیح بلا مرجح نہین کہینگے
جو عقلاً و نقلاً ممنوع ہے کیا ایسے ہی لوگ بشارات و شہادات کے لئے رہگئے تھے اور گروہ
صلحاء صحابہ اور فرمانبردار عصابہ کا شارع علیہ السلام کو میسر نہ آیا تہا جو اونکو مخصوص اس شرف
مین فرماتے مگر یہ کہ یہ اخبار اخبار جسن و جہ سطوتی سے کہ شیوخ عصابہ اور کل صحابہ کی شان مین پیدا
ہین اور انکو مخول عدول بنایا گیا ہے اور اونکی تمردی و سرکشی و نقائص و مثالب و نافرمانی
کو چھپایا گیا ہے وہ حادثہ سقیفہ اور خلافت خلیفہ ہے اسلئے کہ اگر اونکے خطیئات و سیئات کو
تسلیم کرکے الم نشرح کیا جاوے اور فضائل مخترعہ کو متروک النقل کر دیا جاوے گا تو خلافت
عتیقیہ بلکہ خلافت شیوخ ثلاثہ بنا بر اجماع خاطئین و عاصئین غیر عادلین کے ثابت ہوکر گاؤ
خورد ہوجائیگی وحجت شرعی نرہیگی چونکہ فعل اجماع سقیفہ خصائل و شمائل صحابہ مین عمدہ آثار عدول
وغایت ہدایح مخول اور مجتہد رہ اہل اصول ہے لہذا ضرورت مقام داعی ہے کہ اونکے اس سیرت
اور بضاعت عدالت کو مکرراً حالی کیا جاوے اور حقیقت اجماع صحابہ کو بہر دوگی صورت حجج
مین دکھلایا جاوی۔ اسکو اہل قرآن اور اصحاب السنہ اپنی معیار ایمانی سے جانچ سکتے ہین اور
بعد نظر غائر کے ضرور معترف ہونگے کہ شارع شریعت غرّا کا بس خداوند عزوجل ہے اور حدیث
پیغمبر نقل احکام الٰہی ہے اوسکے سوائے شریعت مین جو امر کہ مخالف نصوص حادث ہو وہ بدعت
ہے آیہ وافی ہدایہ لیس لک من الامر شئ یعنے تجھے اے پیغمبر کسی امر شریعت مین کچھ حق کم و بیش کرنے
کا نہین ہے مفید معنے عموم کو ہے اگرچہ سبب نزول اوسکا کسی قوم کے نزدیک خاص ہو اور آیہ
کریمہ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ اسی معنی کی تائید مین ہے کہ ہر کلام پیغمبر بنا بر

وحی کے ہوتا ہے وہ اپنی خواہش سے کچھ نہین کہتا ہے اور فضل بن روزبہان اہل سنہ کے

فاضل اکمل نے بھی ابطال الباطل مین یہ اعتراف کیا ہے کہ صاحب الشرع ھو اللہ تعالیٰ ورسولہ

صاحب الشرع اذ جعل شیئا حجۃ یکون حجۃ ولا مدخل لصدق الشخص ولا عصمتہ من

الکذب والذنوب ولا فضائلہ وعلمہ وشجاعتہ فی کون قولہ حجۃ الی قولہ واما قول غیرہ

فلا یکون حجۃ الا ان یقول اللہ ورسولہ ان قولہ حجۃ انتہی بقدر الحاجۃ یعنے شارع اللہ اور رسول

مین جب شارع کسی شے کو حجت گردانین تو وہ حجت ہوگی اسمین کسی شخص کی صدق بیانی اور عصمت

من الکذب والذنوب اور فضائل وعلم وشجاعت کو دخل نہین ہے کہ اوسکا قول حجت ہوجاوے

لاکن غیر شارع کا قول حجت نہین ہے مگر یہ کہ شارع نے فرمایا ہے کہ قول اس شخص کا حجت ہے انتہی

پس اب انصاف ودیانت اور اپنی حسن عاقبت کو پیش نظر رکھکر غور کرنا چاہیے کہ اللہ ورسول

نے اصحاب سقیفہ مین سے کسکو بشخصہ مجتہد بنایا تھا جسکے اجتہاد پر عقد بیعت حجت شرعیہ ہوگیا

جو شارح مواقف نے لکھا ہے کہ اکتفوا فی عقد الامامۃ من الواحد والاثنین الخ یہ اس واحد

واثنین کو کب سند اجتہاد کی ملی تھی مثل حدیث علی مع الحق والحق مع علی حیث ما دار کے اور خدا ورسول

نے بشان اصحاب سقیفہ بعیانہم واشخاصہم یا بحق عمر وعبدالرحمن بشخصہما کب فرمایا تھا کہ انکا قول

وفعل حجت ہے فاعتبروا یا اولی الالباب اور اجماع تو وہ قول ہے جو امور اعتقادیے مین اور

وہ فعل ہے جو احکام فروعی مین بحالت فقدان نصوص کے بنا بر ظن مجتہدین مستندین کے نافذ

ہوتا ہے جو ظاہر کتاب وسنت سے بدلائل جلیہ معتبرہ شرعیہ مستنبط ہوا ہو نہ یہ کہ عقائد واصول

شرع مین کوئی فعل مستحدث کرکے اوسکو معتقد علیہ او حجت شرعیہ گردانا جاوے اسکے ذم مین آیہ وافی

ہدایہ انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل ناطق ہے نہ یہ کہ محض ظن فاسد پر جسکا ماخذ اور رتبہ ونشان

کتاب خالق البریہ واخبار مرضیہ مین نہووے بنا، اوس اجماع کی رکھی جاوے لِاَنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ قرآن مین آیا ہے اور اسیکو بدعت سیئہ کہتے ہین اور جو آیہ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ہے (یعنے جو شخص مخالفت پیغمبر کی کرے بعد اسکے کہ اوسے ہدایت کی راہ معلوم ہو جاوے اور غیر راہ مسلمین کا اتباع و پیروی کرے اوسکو ہم متوجہ کرینگے طرف اوس چیز کے کہ جسکے طرف وہ پہرا ہے اور اوسکو جہنم مین پہونچاوینگے کہ وہ بُری جا بازگشت ہے انتہے) احتجاج فرماتے ہین کہ سبیل المومنین اجماع مسلمین ہے ماشاء اللہ مارون گھونٹا پہوٹی خیر آباد سبیل بمعنے طریق اور مسلک وسنت و مذہب کے ظاہر الدلالۃ منطوق کلام ہے اجماع وسبیل مین کیا علاقہ ہے اور اگر یہ ہے استدلال ہے کہ ہر قول وفعل مسلمین پر سبیل المومنین صادق آتا ہے اور اجماع مسلمین بہی اسمین شامل ہے اور تحت عموم کے اجماع کو بہی سبیل المومنین کہنا جائز ہے فعلے ذلک لعن و تبرا لشان عالیشان صحابہ کی جو سنت وسیرت واثر حضرات صحابہ سے ہی ثابت ہو چکا ہے اور ہر فعل جماعت مومنین (جو عندہم ممدوح ہے اور علانیہ اوسپر طعن بدعت کا کیا جاتا ہے) اس عموم کے تحت مین آتا ہے لہذا وہ بہی سبیل المومنین کہا جاوے وہو خلف عندہم اور جبکہ خداوند علام نے بعد اعلام فرمانے لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ کے یعنے امامت فی المسلمین عہد میرا ہے یہ ظالم کو نہ پہونچےگا۔ یہ بہی فرمادیا ہے کہ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا یعنے تو میری سنت کو محول کرنا نہ پاویگا کہ جو غیر خدا کے تحویل مین سنت خدا منتقل کیجاوے اور لوگ اوسکے مفوض الیہ ہوکر انجام اوسکا دیوین حتے کہ بحکم لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ کی حضرت رسالت مرتبت صلعم بہی اپنی رائے سے بلا وحی آلہی کے

کسیکو خلیفہ نکر سکتے تھے کیونکہ امامت عہد و سنت خدا ہے اور لفظ امر امامت پر بھی مستعمل ہے
چنانچہ کلام عرب عربا و حضرات صحابہ مین متبادر المعنے پایا جاتا ہے چنانچہ قضیہ سقیفہ پر کلام امام
المتقین امیر المومنین کتا تری ان لنا فی ہذا الامر حقاً صاحب ریاض النضرۃ وغیرہ نے نقل
کیا ہے اور اوسکی شرح مین فرمایا ہے کہ المراد بالامر الخلافۃ تو تخلیف سازی حضرات صحابہ چون سلسلہ
وعہد و سنت خدا البفرق انام ہیگونہ قرار یابد بلکہ تنبیہاً خداوند تعالی نے فرمایا ہے کہ یرید اللہ
لیبین لکم ویھدیکم سنن الذین من قبلکم الی قولہ ویرید الذین یتبعون الشہوات
ان تمیلوا میلاً عظیماً یعنے اللہ تعالی ارادہ کرتا ہی کہ تمہارے واسطے امرت رسول امر حق ظاہر
کرے اور سنت اون لوگونکی تمہین ہدایت فرمائے جو تمسے پہلے گذری ہین اور وہ لوگ ارادہ
رکھتے ہین جو اتباع شہوات کرتے ہین یہ کہ تم بھی میل کرو اونکی خواہشونکا میل عظیم یعنے بہت
سا جھکنا اونکی شہوات کی طرف کو پس سمجھنے والونکے نزدیک اس آیہ کے معنے بہت صاف
وصریح ہین کہ خداوند تعالی سنن سالفین کی طرف ہدایت فرماتا ہے اور امامت وخلافت جو
سنت سابقین مین باستخلاف انبیا علیہم السلام واقع ہوتی رہی ہے اونکہین اور کبھی اور کسیکو ف
مین بالاجماع نہین ہوئی اب بھی بحالہا یعنی بالاستخلاف حسب ایہ قرآنی پائی گئی اور جو سامری نے بخواہش
نفسانی گوسالہ کو مطاع بنی اسرائیل بنایا تھا اور وہ لوگ غیبت حضرت موسے مین اوسکے گرویدہ
ہوگئے تو لبعد واپسی کے حضرت کلیم اللہ نے اونکو منتر حرا اور اونکے مطاع سازی کو باطل فرمایا
اور ارشاد کیا بئسما خلفتمونی من بعدی اعجلتم امر ربکم یعنے برا خلیفہ کیا تمنے میرے بعد یہ
آیا عجلت کی تمنے امر پروردگار اپنے مین جو وہ امر عہد خداوند عزوجل کا ہی اور تمکو حق دست اندازی کا
نہین ہے اب دوسرا پہلو اس آیہ مین قولہ یرید الذین یتبعون الشہوات کا دیکھنا چاہیے

کہ جن لوگون نے قبل از فوز سقیفہ کے بقولہ زوّرت فی نفسی وزوّرت مقالۃً اعجبتنی کے اخذ
خلافت کا منصوبہ کرلیا تہا کما عرفت اونہون نے ہی براہ فلتت اپنے ہی برادر بجان برابر کیلئے
بلا استمزاج حاضرین جلسہ وبلا استفسار موجودین صحابہ کی خلافت اپنی ہی خواہش سے قایم فرمادی
توکیا یہ یتبعون الشہوات کا مصداق نہ کہا جاویگا حالانکہ یہ آیہ خاصۃً واقعہ سقیفہ پر منطبق
وازجملہ اخبار ما یاتی کے واقعہ شدنی کے موافق ہے اب قرآن سے استخلاف من عنداللہ اور
من عند غیرہ تعا کو نظر غائر سے دیکہنا چاہیے کہ خداوند تعا نے کس استخلاف کو ممدوح اور کسکو
مذموم فرمایا ہے آیہ انی جاعل فی الارض خلیفہ مین خلافت من عنداللہ مذکور ہے اور آیہ
قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء الآیہ مین دخل ملائکہ کا عہد اوتعہ وسنۃ الائمہ
مین مذکور ہوا ہے جو اس دخل بے محل کو آیہ قال انی اعلم مالا تعلمون سے دفع اور باطل فرمادیا
ہے حالانکہ یہ عرض مصلحت منجانب ملائکہ معصومین کے ہی تہی اور جبکہ اونکی معروضہ اجماعی پر التفات
نہوا پس بعرض اعراض الناس چہ رسد پہر فرماتا ہے انی جاعلک یا ابراہیم للناس
اماماً اس آیہ مین امامت من عنداللہ کا ذکر ہوا ہے اور آیہ ومن ذریتی ای اتجعل اماماً
من ذریتی مین دخل امت کا بطلب تقرر خلافت از طرف حضرت ابراہیم ع کے مذکور ہے
اور خداوند تعالے نے آنحضرت ع کو بلفظ امت بہی آیہ ان [۱۴ - ۲۲] ابراہیم کان امۃً قانتاً مین فرمایا
ہے تاہم اونکی طلب اور اونکا دخل موثر نہوا اور جواب مین بمصداق آیہ وانی ہدایہ فلن تجد
لسنت اللہ تبدیلاً ولن تجد لسنت اللہ تحویلاً کے صاف لاینال عہدی الظالمین
وارد ہوا ہے پہر فرماتا ہے وجعلنا معہ اخاہ ہارون وزیراً یعنے ہمنے موسے کے بہائی
ہارون کو وزیر اور بوجہ بٹانے والا اوسکا مقرر کیا یہ آیہ بہی ناطق ہے کہ امامت وخلافت

و وزارت و امارت عامہ دینیہ من عند اللہ ہوتی رہی ہے اور آیہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مین تقرر و نصب مطاعین پر قدح ہے کہ جو بنی اسرائیل نے اپنے علماء
و زہاد کو اپنی دین کی مجتہد خود رائی سے باتفاق خود ہا قرار دے لئے تھے پس خداوند تعالی
نے اونکے مجتہد سازی کی قدح اور مذمت فرمائی ہے اور یہ واقعہ اتخاذ بنی اسرائیل کا
واقعہ سقیفہ سے طابق النعل بالنعل آئینہ مصقل مین نظر آتا ہے کیونکہ بنی اسرائیل نے احبار و رہبانان کو
اپنا معبود قرار نہین دیا تھا بلکہ پیشوای دین فرض کر کے اونہین کی سنت و سیرت پر سلوک کرتے
تھے اور خدا کے حکم پر اعتنا نرکھتے تھے پھر فرماتا ہے قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ
وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ یہ آیت استخلاف خلیفہ من عند النبی مین منصوص ہے اور اسمین
یہ بھی اشارہ ہے کہ جو راہ سامری والونکی ہوگی کہ وہ باتفاق خود ہا گوسالہ کو اپنا مطاع بناوینگے
گے تو اونکا اتباع نکرنا اور آیہ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اور آیہ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مین اتخاذ و خلافت اجماعی
بنی اسرائیل کی مذمت صریح وارد ہے کما عرفت پھر فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ
مَلِكًا اس آیہ مین ذکر بعثت طالوت کا وارد ہے کہ وہ من عند اللہ مقرر ہوا اور طالوت کو
صاحب تحفہ نے امام مفترض الطاعہ تسلیم فرمایا ہے اور آیہ قَالُوْا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا
مین دخل دنیا اور معترض ہونا بنی اسرائیل کا بعثت طالوت پر مذکور رہوا ہے کہ بنی اسرائیل
نے اس تقرری طالوت مین اصلاح و ترمیم و تبدیل کرنی چاہی مگر اونکی عرض مصلحت نامنظور
ہوئی اور شمویل نبی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً
فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ یعنے اللہ نے طالوت کو ہی تمپر برگزیدہ اور منتخب فرمایا ہے اور اوسکے
لئے علم و شجاعت کی زیادتی عطا فرمائی ہے اس جگہہ سے مفہوم ہوا کہ علم و شجاعت دلیل برگزیدگی

کی ہین اور امام مفترض الطاعۃ کے لئے درکار ہین اب معنی آیہ ویھدیکم سنن الذین من قبلکم مذکورۃ الصدر سے واقعہ سقیفہ کی موافقت یا مباینت موفق کرنی چاہیئے کہ خداوند تعالی نے جو سابقین کی سنن کی ہدایت فرمائی ہے آیا وہ سنن انبیا ہین جو متصدی استخلاف خود ہوتے رہے ہین یا سامری وغیرہ کی سنتونکی ہدایت کی ہے جو باتفاق خود ہا مرتکب مطاع سازی کے ہوئے ہین فاعتبروا یا اولی الالباب اب مین اون آیات کو علاوہ ماسبق کے دکھلاتا ہون جو خاصۃ اس امت کیلئے خلافت متغلبہ اور اجماع صحابہ کے ذم مین وارد ہین قال اللہ تعالی الم تر الی الذین نھوا عن النجوی ثم یعودون لما نھوا عنہ ویتناجون بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول الے قولہ انما النجوی من الشیطان لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضارھم شیئا الا باذن اللہ اس آیہ مین مسلمانان حاضرین عہد رسالت کی مشورت اور اجماع باطل کی مذمت وارد ہوئی ہے اور اونکی مصلحت ومشورت کو مشورہ شیطان بھی فرمایا ہے اور اجماع سقیفہ مین یہ جملہ آداب منہی عنہا مذکورالآیہ جمع تھے اسوجہ سے کہ آنحضرت صلعم نے اہل سقیفہ کو تحت رائت جیش اسامہ مامور فرمایا تھا اور وہ حضرات مرتکب بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول ہوگئے کہ جیش اسامہ سے تخلف فرماکر متصدی دستاربندی خلیفہ ہوئے پس یہ اجماع مصداق قولہ تعالی انما النجوی من الشیطان کا ہو گیا فتدبر اور آیہ ورحمت ربک خیر مما یجمعون مین اشارہ ہے کہ نبوت وخلافت من عند اللہ تمہارے جمع کرنے اور اجماع وفراہمی سے بہتر ہے اور رحمت مفید معنے نبوت وخلافت کے ہے بدلیل حدیث نبوی کی کما فی المشکوۃ من شعب الایمان ان النبی صلعم قال ان ھذا الامر بدء نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم یکون ملکا عضوضا پھر فرماتا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا من عبادی الصالحون اس آیہ مین قولہ من بعد الذکر سے

ہے جو متعلق فعل یرثہا کے ہے اور مقدم از فعل واقع ہوا ہے اور تقدیر اوسکی یہ ہے کہ لقد کتبنا
فی الزبور ان الارض یرثہا من بعد الذکر (ای بعد النبی صلعم) من عبادی الصالحون یعنی
ہر آئینہ ہمنے زبور مین لکھدیا ہے کہ تحقیق زمین کے وارث بعد رسولخدا کے میرے بندی صالح ہونگے
انتہے پس قولہ کتبنا بمعنے اوجبنا مفید معنی حبل شرعی و تعیین صالحون من اللّٰہی کے ہے۔ اور
آیہ اذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیہا ویہلک الحرث والنسل مین اوس خلافت من عند
الناس کے پیشین گوئی وارد ہوئی ہے جو منوال سقیفہ پر منسوج ہوکر موجب افساد اسلام
اور مخرب زرع ونسل رسول انام ہوئی اور یہ امر مسلم و متحتم ہے کہ کلام حق کبھی غلط وخلاف
واقع کے نہین ہوتا اور اخبار مایاتی اوسکو لامحالہ شدنیات سے ہے پس منبع بربادی اسلام
وویرانی زراعت ونسل خیر الانام یہ خلافت اجماعی ہی ہوئی ہے نہ خلافت من اللّٰہی سے
کرد شخصے سوال از دانائے کہ بگو کشتہ شد حسین کجا ؛ گفت اندر سقیفہ اش کشتند ؛ بہر دنیائے جیفہ
اش کشتند اور آیہ فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم مین
توصاف ذم خلافت متغلبین کا مذکور ہوا ہے جنکی خلافت قہر وغلبہ واستیلا سے ہی مستقر ہوتی
رہی ہے اب اسکو دیکھنا چاہیے کہ خلافت مخصصہ سقیفہ کے شرائط حقیقت کسقدر قوی یا ضعیف
ہین اور اس اجماع سقیفہ کو دیگر اجماعات فی زمن النبی صلعم و بعد النبی سے استحکام شرعی مین
کیا نسبت ہے اور کیا مباینت واقع ہے اور اسمین سر ٹیکنے والے اجتہاد والے کسقدر جمع ہوئی جنکا نام
مجتہدین صالحین رکھا گیا اور کس امر اصولی یا فروعی پر یہ اجماع فعلی واقع ہوا اور اوسکو مداء
ناجایز متغلبین کے متحقق کہا گیا ہے یا بنا بر مصلحت دینوی صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کے فی امور الدنیا ہوا ہے
بیان نیز مختصر لفظوں مین بخوف طوالت کے تنقیحات مذکورہ کی تحقیق کیجاتی ہے کہ امور شرعی مین تو

حق وصدق اوسی پر اطلاق کیا جاتا ہے کہ جو از جناب شارع علیہ السلام کے ماثور ہووے
اور استخلاف نبی بحق ابوبکر باتفاق جمیع ملل اہل اسلام کے واقع نہین ہوا لہذا خیال حقیت شرائط
سے تو دست برداری لازم ہے کیونکہ علماء اصحاب السنۃ نے جو امامت کی شرائط وضع فرمائی
ہین تو کوئی ماخذ شرعی اونکا نہین ہے بلکہ برطبق سیرت واثر خلفاء وقت اور حکام ملت کے
جو اونکے طبائع کی خواہشوں سے سرزد ہوا کیا ہے (کما یاتی بیانہا وشواہدہا) شرائط امام و
امامت وقواعد تقرر خلافت تجویز فرمائی ہین پس ایسی شرائط جنکا ماخذ شرعی نہووے بلکہ مصادرہ
علے المطلوب پایا جاوے جیسا کہ صاحب مواقف نے مقصد ثانی از مرصد رابع مین ہر شرط
خلافت کی بنا خلفاء کی ہی خلافت کو قرار دیا ہو اور برعکس اسکے کہ نوعیت خلافت تابع شرائط ہوتی
ہے یہانپر قوم نے شرائط کو تابع نوعیت اونکی خلافت کا گردانا ہو بدین زعم کہ صحابہ کا ہر فعل مناسب
طلب حجت ہے حالانکہ عندہم نبی کا ہر قول وحی نہین ہے کمافی التحفۃ فی قصۃ قرطاس
تو ایسی شرائط تابع خلافت سراسر مصادرت کب مستند ہین دیکھو شارح مواقف ۶۰۹ فرماتے ہین کہ
الاولی ان یکون قرشیا فان ابابکر استدل یوم السقیفۃ علی الانصار بمحضر الصحابۃ واجمعوا
علیہ فصار دلیلا قاطعا الثانیۃ ان یکون ہاشمیا شرطہ الشیعۃ الثالثۃ ان یکون عالما
بجمیع مسائل الدین وقد شرطہ الشیعۃ الرابعۃ ظہور المعجزۃ علی یدہ وبہ قال الغلاۃ
ویبطل ہذہ الثلثۃ واشتراطہا فی الامامۃ انا ندل عنقریب علی خلافۃ ابی بکر و
کونہ اماما حقا ولا یجب شئی مما ذکر من تلک الاوصاف الخامسۃ ان یکون معصوما
شرطہ الامامیۃ والاسمٰعیلیۃ ویبطلہ ان ابابکر لا تجب عصمتہ اتفاقا مع ثبوت امامتہ انتہی ملتقطا مختصر
معنے یہ ہین کہ امام کے لئے قرشی ہونا تو شرط ہے کہ ابوبکر نے اوس سے استدلال کیا ہے

اور صحابہ نے انکار نفرمایا مگر ہاشمی ہونا اور عالم بجمیع مسائل دین ہونا اور معجز نما اور معصوم ہونا امام کا شرائط امامت مین نہین ہے اس دلیل سے کہ یہ صفات جلیلہ ابوبکر صدیق مین نہین تہے حالانکہ اونکا امام حق ہونا متحتم ہے انتہے پس اسیکو مصادرہ علے المطلوب کہتے ہین کہ خود دعوے کو عین دلیل گردانا جاوے یعنے وہی دعوے اور وہی دلیل ہووے فافہم اور اجماعات فی زمن النبی کا یہ حال ہے کہ صحابہ نے فدیۂ اُساریٰ بدر کے اخذ کرنے پر اتفاق کرلیا تہا وہ بنص قرآن مذموم ثابت ہوا اکما عرفت اور حدیبیہ اور حجۃ الوداع مین تحلیل احرام نکرنے پر اتفاق کثرت راے سے فرمایا تہا وہ بنصوص حضرت نبوی مذموم ظاہر ہوا کما فی الصحاح الستۃ اور نماز جمعہ مین رسولخدا صلعم کے تنہا چہوڑ جانے پر بعجالت آپکے خطبہ فرمانیکے اتفاق کیا تہا وہ بہی بنص قرآن مذموم رہا اور جنگ احد و حنین مین رسولخدا صلعم کو تنہا خونخوار فوج دشمن کے مقابلہ مین چہوڑ کر اپنے چلے جانے پر اتفاق کیا تہا وہ فرار عن الحنین معفو بہی نہوا اور قضیہ قرطاس مین حکم پیغمبر سے روگردانی کرنے پر اتفاق کیا تہا وہ بہی موجب اخراج دربار رسالت سے ہوا اور جیش اسامہ سے تخلف کرنے پر اتفاق کیا تہا وہ بہی موجب نفرین ہوگیا اور اجماعات بعد النبی صلعم کے بکثرت ہین اونمین مشہور اجماع علے قتل عثمان ہے کہ جماعت صحابہ اور اصحاب علوی کا اجماع قولی و فعلی واقع ہوا چنانچہ اجماع قولی بعنوان تمہید اجماع فعلے کی روایت ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ بانہ قال فلما تکاثرت احداثہ و تکاثر طمع الناس فیہ کتب جمیع اہل المدینۃ من الصحابۃ وغیرہم الی من بالآفاق انکنتم تریدون الجہاد فہلموا الینا فان دین محمد قد افسدہ خلیفتکم فاخلعوہ سے ثابت ہے یعنے جمیع اہل مدینہ صحابہ و تابعین نے اہل آفاق کو لکہا کہ اگر تم ارادہ جہاد رکہتے ہو تو یہان آجاؤ تمہارے خلیفہ نے دین پیغمبر کو فاسد کردیا ہے اوسے معزول کرو اور توثیق اسکی تصدیق عثمان بقولہ جزاکم اللہ یا اصحاب محمد عنی شرا اذعتم

السنۃ وکمتم الحسنۃ واغریتم بی غوغاء الناس الخ کے (کما فی کنز العمال تبویب جمع الجوامع للسیوطی فی
فضائل عثمان فی ذکر حصرہ وقتلہ) ظاہر ہے یعنے اے اصحاب پیغمبر تمنے غوغائے مردم کو مجھپر برانگیختہ کردیا
اور اجماع قولی وفعلی مین عمرو بن الحمق ومحمد بن ابوبکر وعبد الرحمن بن اویس رضوانی وابو الحسن العقبی
المازنی الانصاری وزبیر مبشر بالجنۃ وفروہ بن عمرو دقہ البیاضی الانصاری ومحمد بن ابی حذیفہ
بن عتبہ القرشی العبشمی کما ذکرہم صاحب الاستیعاب وعمرو عاص کما ذکرہ فی ترجمۃ ابن ابی سرح
ونعمان بن عجلان الزرقی لسان الانصار کما ذکرہ فی ترجمۃ المازنی المذکور وطلحہ مبشر بالجنۃ کما فی
الاصابہ وجبلہ بن عمرو انصاری کما فی تاریخ الواقدی محرشاً ومحرضاً ومحصراً ومباشراً لقتل
عثمان شریک تھے خصوصاً جماعت انصار کی (کما فی الاستیعاب فی ترجمۃ عثمان والبیاضی المذکور) جنکو
صاحب ابطال الباطل نے خطاب اہل الحل والعقد کا دیا ہے کما عرفت مباشر اجماع فعلی تھے اور
امام مالک نے اجماع اہل مدینہ کو خاصۃً حجت گردانا ہے اور قول مجتہدۃ الصحابہ ام المومنین عائشہ
بشان خلیفہ اقتلوا نعثلاً قتل اللہ نعثلاً کما فی تاریخ الواقدی وغیرہ مشہور ہے اور تاریخ الخلفاء
مین بنو ہذیل وبنو زہرہ وبنو غفار وبنو مخزوم کا اجماع سابق بر بغض عثمان مذکور ہے اب کہانتک تفصیل
اسماء وقبائل کیجاوے حدیث ابن عمر ما کان منا الا خاذل او قاتل عثمان اور حدیث ابو سعید
الخدری انہ سئل عن مقتل عثمان ہل شہدہ اصحاب رسول اللہ فقال نعم شہدہ ثمانیۃ مائۃ یعنے
ہم مین کوئی ایسا نہین تھا کہ جسنے عثمان کو خوار نکیا ہو یا قتل نکیا ہو لہ یعنے آٹھ سو صحابی قتل عثمان مین
حاضر تھے اور روایت شعبہ عن سعد بن ابراہیم قال انما قتلہ اصحاب رسول اللہ کما نقلہا الواقدی فی تاریخہ و
ابن ابی الحدید فی شرحہ جلد اول ۱۲۹ و ۱۳۲ ثبوت اجماع قولی وفعلی وسکوتی جم غفیر صحابہ مین بر قتل خلیفہ ناطق ہے اور
جمع شرائط حقیقت مین اجماع سقیفہ سے یہ اجماع فائق ہے کہ اسمین علاوہ صحابہ کے جماہیر تابعین اہل مصر وکوفہ وبصرہ کبھی شامل ہین

پس اگر یہ اجماع جامع ارکان کا صحیح ہے تو فضل فلتۃ سقیفہ پر نظر تصحیح کی ڈالی جاوے وَالَّا فکما جو
مابین فرق مبین ہے کہ یہ اجماع فلتۃً واقع ہوا اور اصحاب بلوا چالیس روز تک محاصرہ کئے رہے تو اس امتداد مدت میں انکی فکر صحیح
اور نظر وسیع قیاس کیجا سکتی ہے لہٰذا مابین قیاس مع الفارق ہے اور جناب ولایتمآب کی خلافت
پر توجہ عامہ ہونے تسلیم کیجاتی ہے تاہم اکابر صحابہ نے (مثل ابن عمر و ابو ہریرہ و سعد وقاص
و سعید العاص و محمد بن مسلمہ و اسامہ و زید بن ثابت کے وغیرہم من بنی امیۃ کے) اوسے حجت شرعیہ
نہیں گردانا اور اعانت شاہ ولایت خلیفہ مجمع علیہ الجماعۃ کا نام غبار فتنہ رکھا کہما لا ندخل
فی غبار الفتنۃ کما فی الملل والنحل یعنے ہم انبوہ فتنہ میں شامل نہیں ہوتے پس یہ اجتہاد اُنکا
مقابل اجماع صحابہ کے عندہم مقبول رہا اور جماعت صحابہ نے جنگ جمل میں اور جنگ صفین میں
برطبق مجاز بنکے اوس اجماع خلافت شاہ ولایت کو درہم و برہم کرنا چاہا جنمیں طلحہ و زبیر و ابن
زبیر و ام المومنین عائشہ و ہلال بن وکیع و یعلے بن امیہ و عبد الرحمن برادر طلحہ تیمی و مجاشع و مجالد
بن مسعود و عبد اللہ بن اُبَی و عبد اللہ بن الحکم وغیرہم خاصۃً جنگ جمل میں اجماع کنندہ تھے جو یہ
اجماع قطعی اونکا کھنا چاہی اور انبوہ کثیر صحابہ کا جنگ صفین میں باعانت معاویہ کے جمع ہوا تھا
جنمیں عمرو عاص و مغیرہ بن شعبہ و ابو الاعور اسلمی و ابو موسے الاشعری و بسر بن ارطاۃ و حبیب
بن مسلمہ و محمد بن مسلمہ و سعد بن مالک و اولاد عمر خطاب و عتبہ بن سفیان و ضحاک بن قیس و عبد اللہ
بن عمرو عاص و معاویہ بن خدیج کلہم عدول و ابو الغاویہ ممن بایع تحت الشجرۃ صار من
فئۃ باغیۃ لقتلہ عمارا و دیگر حضرات مثل حشرات شریک سواد تھے کما فی الاستیعاب و فی کتب
السیر جو اس سیرت صحابہ سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات قطعاً و جزماً بیعت اجماعی کو حجت شرعی نجانتے
تھے بلکہ خرق اجماع کو بر حق سمجھے تھے کما نقلہ النووی فی شرحہ علی المسلم فی ذکر حروب علی و یحیی

قولہ والبطالُ مذہبہ مفصلاً اور ان اجماعات بر قتل عثمان و بر محاربت شاہ مردان مین جسقدر عدد
صحابہ اجل اہل الحل کا مجتمع ہوا تہا وہ سقیفہ کو نصیب بہی نہین ہوا قول صاحب مواقف و
اکتفوا فی عقد الامامۃ بذلک من الواحد او الاثنین کعقد عمر لابی بکر ولم یشترطوا فی
عقدہا اجتماع من فی المدینۃ الخ وقول شارح مقاصد بل تعلق اہل الحل والعقد بواحدٍ
مطاعٍ کفت ببیعتہ کما فی ہدایۃ ابن قلت عدد اہل سقیفہ پر شاہد عادل ہین آپ معتقدین خلیفہ
فرماتے ہین کہ اجماع عام صحابہ کا یہان ہوا یا وہان اور چونکہ ہر مقام پر اجماع صحابہ کا ثابت ہو گیا
تو امر ممیز بین اجماعاتہم کیا رہا حالانکہ کوئی امر ممیز حق و باطل کی شناخت کیلئے بعد اسکے کہ صحابہ
کی عدالت عموماً و مطلقاً مسلّم اور متحتم عند القوم ہے پیدا نہین ہو سکتا پس عند الحقانیین اجماع
سقیفہ و اجماع بر قتل خلیفہ وغیرہ یکسان حکم رکہتے ہین اور اگر کوئی شق ثالث پر قدرت رکہنے والا ہو
فرما کر امر ممیز بتلا سکے تو اوسپر نظر کیجاویگی ورنہ حکم واحد اونکا ہر دیندار کو تسلیم کرنا فرض ہے
اسکے بعد امیر معاویہ و یزید و عبد اللہ بن زبیر و عبد الملک کی خلافتون پر صحابہ زندہ ماندگان
نے بیعت اوسی نہج و طریق پر فرمائی جسطرح اونکی پیش رو صحابہ نے اور نیز اونہون نے سقیفہ
مین براہ غفلت کر لی تہی کما فی تاریخ الخلفاء للسیوطی اور ابن عمر کا قول تشدید بیعت یزید بن
معاویہ مین صحیح بخاری مین یہ مذکور ہے کہ لما خلع اہل المدینۃ یزید بن معاویۃ جمع ابن عمر
حشمہ و ولدہ فقال انی سمعت رسول اللہ صلعم یقول ینصب لکل غادر لواء یوم القیامۃ
وانا قد بایعنا ہذا الرجل علی بیع اللہ ورسولہ وانی لا اعلم غدراً اعظم من ان یبایع
رجلٌ علی بیع اللہ ورسولہ ثم ینصب لہ القتال وانی لا اعلم احداً منکم خلعہ ولا تابع فی ہذا
الامر الا کانت الفصل بینی وبینہ لمحض یہ کہ جب اہل مدینہ نے یزید کو خلافت سے علیحدہ کرنا

چاہا تو ابن عمر نے اپنی لوگونکو جمع کر کے فرمایا کہ یہ خلع کرنا غدر ہو اور ہمنے یزید کی بیعت بنا بر بیعت
خدا ورسول کے کرلی ہے یعنے جس طرح خدا ورسول سے بیعت کیجاوے اوسی نہج پر یزید کی
بیعت کی ہے جو اوسکی بیعت سے منحرف ہوگا میرے اور اوسکے فصل ہو جائیگا پس ان اجماعات
سابقہ ولاحقہ سے تو حضرات صحابہ کے شہادات ابن عمر کے یہ ہی ثابت ہوا کہ اجماع سقیفہ
کو کوئی فوقیت اجماعات مذکورہ سے نہین اور کوئی امر مبائن باہم گر اونکے پیدا نہین چونکہ
خلافت یزید بن معاویہ کی بنا بر استخلاف متخلف واجماع صحابہ سلف وتابعین خلف کے حادث
ہوئی ہے لہذا اسکو کارروائی سقیفہ پر نمایان شرف ہو اور اہل الحل والعقد اجماع سقیفہ کا
مجتہد صلیح ہونا تو خیر مگر اسقدر کہ وہ حضرات سند مستند آیہ تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون
کے بغل مین دبائے ہوئے اور تمغۂ قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع کما فی البخاری فی
کتاب العلم زیب قبا فرمائے ہوئے اور سارٹیفکٹ تخلف جیش اسامہ کا جسپر تصدیق بلفظ جہزوا
جیش اسامۃ من تخلف عنہ فلعنۃ اللہ علیہ کے موجود تہے ہاتہہ مین لئے ہوئے داخل
سقیفہ ہوئے تہے لہذا وہ تمام جماعت مستلزم العدالۃ والاجتہاد ہوگئے اور مستخرج ہونا مماثلت
اجماع فعلے سقیفہ کا تو اجماعات فی زمن النبی صلعم سے ہے مفہوم ہوگیا ہے ورنہ کوئی دلیل مسکت
اور حجت ثابت اوسکے جواز کی نہین ہے اور علاوہ اسکے یہ فعل طابق النعل بالنعل اتخاذ عجل
بنی اسرائیل سے ہے کما عرفت اور رواب ناجائز سے حاصل کرنا بیعت علی الخلافۃ کا تو سابق
مذکور ہوا اگر یہانپر حدیث بخاری ومسلم کی سند سے لکھا جاتا ہے کہ زہری نے ام المومنین عائشہ
سے نقل کیا ہے قصۂ فدک وناخوشی جناب سیدہ وقضیہ نزاع ومصالحت بنی ہاشم باخلیفہ
سقیفہ مین کہ فہجرتہ فاطمہ رض فلم تکلمہ (ابا بکر) حتےٰ ماتت الی قولہ ولم یوذن بہا

ابابکر وکان لعلی رضہ وجہ من الناس حیات فاطمۃ فلما ماتت انصرفت وجوہ الناس عنہ رضہ فقال (الراوی عنہ) للزہری رح ولم یبایعہ علی ستۃ اشہر فقال لا واللہ ولا من بنی ہاشم فلما رأی علی انصراف وجوہ الناس عنہ ضرع الی مصالحۃ ابی بکر الخ؛ اس روایت سراسر درایت سے واضح و آشکار ہو گیا کہ بضعۂ پیغمبر نے از سر بیعت ابی بکر کی اختیار نہیں فرمائی یہانتک کہ انتقال فرمایا بدلیل فلم تکلمہ کما نقلتہ سابقاً اور امیر المومنین اور بنی ہاشم نے بملاحظہ انصراف و بے رخی مردمان کی مضطر ہو کر بعد چھ مہینے کے جبکہ اجماع کا میلہ برخاست ہو چکا تھا ابو بکر صدیق سے مصالحت کر لی اور قبل اس مصالحت کے منازعت قایم تھی و بالفرض اگر بیعت بھی فرمائی تو وہ بیعت علی الخلافۃ الدنیویہ تھی جیسا کہ حافظ سیوطی نے بسند ابن عساکر کے تاریخ الخلفاء میں نقل کیا ہے عن علی ع قال لقد امر النبی صلعم ابابکر ان یصلی بالناس الی قولہ فرضینا لدنیانا ما رضی بہ النبی صلعم لدیننا یعنی رسولخدا صلعم نے ابو بکر کو حکم امامت جماعت کا دیا پس ہم نے اوسکی بیعت واسطے دنیا کے فوائد کے کر لی جو رسولخدا نے اوسکے لئے امر دینی پر رضا دی تھی اور روایت مذکورہ بخاری سے صاف یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ یہ مصالحت شاہ ولایت و نیز معاندہ بیعت علی رد اتہم بحالت اضطرار واقع ہوا پس اسکو اب ناجایز لکھا جاتا ہے اور صحابہ کا مصلحت دنیوی پر بیعت کرنا خلافت ابی بکر میں روایت صدر ابن عساکر سے بھی واضح و لائح ہے اور خود فراست آپ کا اشتباہ امرایت انا ام خلیفۃ کما فی تاریخ الخلفاء بلند آواز سے خبر دیتا ہے کہ اونکو اجماع سقیفہ اور استخلاف خلیفہ کے حق ہونے پر کافی دغدغہ تھا اور وہ اپنے کو بادشاہ دنیا اور سلطان معظم پاتے تھے اور محدث و متکلم اور قوم کے آیۃ اللہ فی العالم صاحب تحفہ کا عقیدہ ششم باب ہفتم میں یہ افادہ فرمانا کہ گاہے امامت بمعنی بادشاہت و ریاست نیز اطلاق کنند

زیراکہ بادشاہ ہرچند خوش سیرت نباشد لاکن در بعض امور دین مثل جہاد و تقسیم غنائم و اقامت حمیہ و عیاد پیشوائی وارد الخ اول دلیل او دربحث جلیل اسیر ہے کہ صحابۂ عظام نے ہرچند خلیفہ سقیفہ کو خوش سیرت اور مستحق خلافت نہین جانا لاکن بعض امور دین مین جو موجب جلب منفعت تھے مثل جہاد و غارتگری بلاد واہل عناد کے بغرض حصول شوکت وتجمل خود بارحمیہ وعیاد کے بوڑہی شخص کو اپنا بادشاہ بنالیا اور اوسی بنا پر امام کہنے لگے تھے تو یہ فعل صحابہ کا موجب حقیت خلافت دینہ اور یہ اجماع اونکا محبت شرعیہ اونکی ہے سیرت واثر سے کسیطرح محسوس نہین ہوتا ہے اور شوق غزوات وطلبگاری اموال خود خصائل صحابہ سے بنص قرآن وبجرویات صحابہ پائی جاتی ہے چنانچہ علامہ زمخشری نے شان نزول آیہ اجعل الالھۃ الھاً واحدا ان ھذا لشئ عجاب مین نقل فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم نے کفار قریش سے فرمایا امعطی انتم کلمۃ واحدۃ تملکون بھا العرب وتدین لکم (من الدیان) بھا العجم قالوا نعم وعشرا فقال قولوا لا الہ الا اللہ فقاموا وقالوا اجعل الالھۃ الایہ یعنے آیا تم مجھے دیتے ہو یعنے مجسے اتفاق کرتے ہو ایک کلمہ مین کہ اوسکے سبب عرب کے تم مالک ہوجاؤ اور عجم کے اوسکی برکت سے تم زبردست حاکم ہوجاؤ اونہوں نے کہا اچہا بلکہ دس کلمہ اوس کے ساتھہ اور بھی تو فرمایا رسولخدا صلعم نے کہو کلمہ توحید کو پس وہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور اجعل الالھۃ کہا انتہے چونکہ گوش زدہ اثر سے دار ولہذا حدیث العہد بالکفر کے نو مسلم کو بنابر شہرت صدق بیانے پیغمبر کے ولولۂ دولت و شوق حکومت نے البتہ مائل باسلام فرمایا اور ثبوت بین این طمع دولت پر اسلام لانے صحابہ کا آیہ اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا ہے یعنے صحابہ اہل نفاق واصحاب مرض شقاق نے جنگ خندق مین کہا کہ خدا ورسول نے ہم سے

وعدہ خزائن کسریٰ وقیصر نہین کیا مگر محض فریب ہکذا فی مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ پس قولہم
بما وَعَدَنا بصیغہ ماضی مُخبر اوسی وعدہ کا ہے جو شان نزول آیہ اَجَعَلَ الآلِہَۃَ مین مذکور ہوا
اور صاحب استیعاب نے ترجمہ عصام المزنی مین قول حضرت عباس یہ نقل کیا ہے کہ ہو یزعم
(النبی) انہ ستفتح علیہ کنوز کسریٰ وقیصر اور حافظ سیوطی نے تفسیر لباب النقول فی
اسباب النزول مین تحت آیہ وما کان المؤمنین لینفروا کافۃ کے نقل کیا ہے عن عبد اللہ
بن عبید بن عمیر قال کان المومنون لحرصہم علی الجہاد اذا بعث رسول اللہ صلعم سرایۃ خرجوا
فیہا وترکوا النبی صلعم بالمدینۃ فی رقۃ من الناس فنزلت ملخص معنے یہ ہین کہ مومنین جہاد
پر جانیکے ایسے حریص تھے کہ جب کبھی رسولخدا صلعم کسی سریہ کو نامزد فرماتے تھے تو وہ خود اوس سریہ مین چلے
جاتے تہے اور رسولخدا صلعم کو تنہا مدینہ مین درمیان غلامونکے چھوڑ جاتے تہے انتہی جس سے شوق جلب غنائم واخذ
اموال زرکیش صحابہ کا ابتدای اسلام سے ہی منکشف ہوتا ہی بلکہ روایات صدر سے سبب اسلام اختیار کرنیکا وصول
گنج وخزائن ملوک کا و دولتخواہ صحابہ کا پایا گیا ہے قال ابو سعید الخدری رض مامنا احد الا وقد مالت بہ الدنیا
الا ابن عمر رض احیاء العلوم ربع ثانی صفحہ ۲۰۳ اور ثبوت دنیا طلبی صحابہ مین حدیث پیغمبر صلعم
انی لا اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی انما اخاف علیکم الدنیا ان تنافسوا فیہا الحدیث
کما فی المشکوۃ علی الصفحہ ۴۸۵ کیا کم ہے فعلے ذلک اونحضرات کا بامید حصول منافع
غنائم کے بادشاہ کر لینا سقیفہ مین کوئی امر تعجب خیز ومنافی عقل مصلحت آمیز نہین ہے اور
جبکہ اس دولتخواہی مبایعین پر اضافہ قہر وغلبہ واستیلا خلیفہ واعوانہ واقرانہ کا بہی حاصل
تہا تو ہر دو جانب کی کشش وکوشش نے اوس خلافت کو ضرورت سے زیادہ مستحکم کردیا
تو یہ باہمد گر کی کارروائی (جس مین سراپا دُنیا وخواہش دنیا ہی نظر آوے) کس حجت مبنہ ہے

خلافت حقهٔ دینیہ محظور ہوسکتی ہی اس قہر وغلبہ واستیلاء خلیفہ واعیان اہل سقیفہ کی عمدہ
شہادت تو یہ ہے کہ شرائط تقرر امام جو متقدمین نے تجویز فرمائے ہین وہ ماخوذ ہین خلفاء کی
سوانح نصب خلافت سے مثل اسکی کہ خلافت اول بنابر اجماع حاصل ہوئی وخلافت ثانی
بربنا استخلاف مستخلف واقع ہوئی اور خلافت ثالث بنامزدگی شوری کے ہوئی اور
خلافت مروانی بنابر صلح با رعایا وخلافت عبدالملک کی بقہر امام سابق عبداللہ بن الزبیر
کے سرزد ہوئی جو مسلّم عند المتقدمین ہوگئی تو اس مجموع کو شرائط تقرر خلیفہ انام قرار دیدیا
گیا چنانچہ شرح مقاصد مین مذکور ہے کہ احدہا بیعۃ اہل الحل والعقد من العلماء والرؤساء
ووجوہ الناس الذین یتیسر حضورہم من غیر اشتراط عدد ولا اتفاق من فی سائر
البلاد بل لو تعلق اہل الحل والعقد بواحد مطاع کفت بیعتہ یعنے ایک شرط نصب و
تقرر خلیفہ وامام مین بیعت کرلینا اہل الحل والعقد کا ہی علما ورؤسا اور وجوہ الناس سے
ایسے وہ لوگ کہ اونکا حاضر ہونا مجلس استخلاف مین آسان ہووے بلاشرط کسی عدد کے اور
بلاشرط اتفاق اون لوگونکے جو تمام بلاد مین ہون بلکہ اگر اہل الحل والعقد کا تعلق صرف مطاع
واحد مین ہی ہو تو اوسکا بیعت کرلینا ہے تقرر خلیفہ کیلئے کافی ہے انتہی یہ شرط تو نصب خلافت
ابی بکر صدیق کے لئے وضع کی گئی ہے کما تعرف اور صاحب مواقف نے اسکی صراحت فرمائی
ہے کہ بیعت عمر کو خلافت ابی بکر کافی سمجھ لیا گیا بلالحاظ وجود اہل مدینہ کے اور اونکی بیعت
کرنیکے قولہ الثانی استخلاف الامام وعہدہ وجعلہ الامر شوری بمنزلۃ الاستخلاف الخ
یعنے دوسری شرط خلیفہ گردانا امام سابق کا لاحق کو اور اوسکا عہدنامہ لکھدینا ہے بس یہ
شرط تصحیح خلافت دوم کے لئے ہوئی اور قولہ وجعلہ الامر شوری یہ شرط خلافت ثالث کے

لئے منفصل ہو گئے قوله الثالث القهر والاستیلاء فاذا مات الامام وتصدی للامامة من
یستجمع شرائطها من غیر بیعة واستخلاف وقهر الناس شوکته انعقدت الخلافة له وکذا
انکان فاسقا او جاهلا علی الاظهر یعنے تیسری شرط قهر و استیلاء کی ہے پس جبکہ امام سابق
مرجاوے اور وہ شخص جو مجتمع شرائط غیر از شرط بیعت و استخلاف کے (یعنے سوائے تحقق استخلاف
بیعت کے باقی شرائط مین جامع ہو) متصدی امامت ہووے اور آدمیون کو اوسکی شوکت
مقہور کردی تو خلافت اوسکے لئے منعقد ہو جاویگی اور اسیطرح اگر وہ فاسق یا جاہل ہووے
علے الاظہر یعنے یہ شرط ظاہر تر ہے یا یہ کہا کہ یہ شرط بنا بر فتوی علماء کے ہے انتہے اور یہی
شرط مبحوث عنہ ہے کما یاتی بیانہ وقال واذا ثبت الامام بالقهر والغلبة ثم جاء آخر فقهره
انعزل وصار القاهر اماما یعنے کہا کہ جسوقت امامت کسی خلیفہ کے قہر و غلبہ سے حاصل ہو جاوے
پھر دوسرا آئے اور امام وقت کو مقہور کردے تو وہ معزول ہو گا اور قہر کرنے والا امام ہو جائیگا
اور یہ تعریف واقعہ قتل ابن الزبیر و مقرر ہو جانے خلافت عبد الملک کے لئے قواعد کے
سانچہ مین ڈہالی گئی ہے العدری حمایت بہر نوع شرط سوم قہر و استیلا کی لامحالہ لغرض صحت
کسی خلافت کے خلفاء ثلاثہ یا اثنا عشر عندہم سے ہے معطل نہین ہے چنانچہ صاحب مواقف
نے مقصد ثانی از مرصد رابع مین شروط امامۃ پر یہ قدح نقل فرمائی ہے وقیل لا یشترط فی
الامامة هذه الثلاثة (ای کون الامام مجتهد شجاع ذو رائے) لانها لا توجد الصفات
الآن مجتمعة فیکون اشتراطها عبثا یعنے صفت اجتہاد و شجاعت اور صاحب رائے ہونا خلفاء
وقت مین نہین پائی جاتین ہین لہذا انکو شروط امامت مین گردانا عبث ہے انتہے اس فائدہ
جیدہ سے کشف راز بخوبی ہو گیا کہ جو صفتین محمودہ خلفا مین نہین پائی گئین اونکو شرائط امامت

مین داخل نہین کیا اور جو سیرتین کہ اونکی فطرت مین مروج تھین اور جو حوادث کہ خلفاء
سے سرزد ہوئے اونکا نام شرائط امامت رکھا ہے اور ابن حجر مکی نے بھی مقدمہ سوم
صواعق محرقہ مین جواز امر شوری کو اثبات خلافت مین بدلیل اثر حضرت عمر کے نقل کیا ہے
جس سے ظاہر ہو گیا کہ اعمال صحابہ کے درباره تقرر خلافت اصل اصول شرائط امامت کبری
و امام رعایا کے ہین لہذا یہ شرط سوم قہر و استیلا کے بھی اسی قبیل سے باستنباط کسی واقعہ
خلافت کے ہے اب ہم معنی عبارت شرط سوم کو بیان کرتے ہین کہ خلافت قہر و غلبہ سے اسطرح
حاصل ہوتی ہے یعنے جسوقت کہ وفات سرور کائنات ہوئی اور ابوبکر جامع شرائط جو اونکی
لئے بیعت و استخلاف نہوا تھا مقصدی جلب خلافت کے ہوئے اور اونکی شوکت قرشیت
نے قبائل انصار کو زیر کر دیا تو اونکی خلافت اس قہر و استیلاء سے منعقد ہوگئی پس یہان پر
کچھ لحاظ فسق یا جہل خلیفہ کا علے الظاہر نہوگا فتدبر اور ہر چند کہ تغلب قریش و مغلوبیت
انصار و اہلبیت کو سابقاً بشواہد شتے نقل کیا ہے لاکن بخیال اسکے کہ عوام الناس کے
قلوب مین مہاجرین قریش کی لینت مزاجی اور صبر طبعی متمکن ہے اور یہ نہین جانتے کہ میٹھی
گھوڑے اکثر تھان کے ٹرے ہوتے ہین اسیطرح اکثر لوگ مرد میدان نہین ہوتے مگر بدخوئی
اور زشت روئی و درشت گفتاری و بدکرداری و دست درازی و برآشفتگی مین سب سے
سبقت لیجاتے ہین اور مردان میدان بھی اونکے مقابل طرح دیجاتی ہین پس اسکی سند مین خلفاء
عظام کی اشدیت و تغلب و استیلاء و تملک کے شہادت علاوہ ماسبق کے خاتمہ درباب
کتمان احکام شریعت خود اونکی ہی سیرت سے اور نیز صحابہ کی شہادتون اور صحیح مرویتون
سے بخوبی ثابت ہے فعلے ذلک لبغرض طمانیت کلّی قلوب معتقدین و ناظرین باتمکین کے

حوالہ قلم کیجاتی ہین حافظ ذہبی نے جلد اول تذکرۃ الحفاظ ترجمہ ابوبکر صدیق مین نقل کیا ہی کہ ان الصدیق جمع الناس بعد وفات نبیہم فقال انکم تحدثون عن رسول اللہ صلعم احادیث تختلفون فیھا والناس بعدکم اشد اختلافا فلا تحدثوا عن رسول اللہ شیئا فمن سالکم فقولوا بیننا وبینکم کتاب اللہ فاستحلوا حلالہ وحرموا حرامہ ملخص ترجمہ یہ ہی کہ ابوبکر نے بعد وفات سرور کائنات کے اصحاب رسول مقبول کو جمع کیا اور فرمایا تم جو پیغمبر خدا سے حدیثین نقل کرتے ہو تو باہمدگر نقل احادیث مین مختلف ہوتے ہو جو لوگ کہ بعد تمہارے ہونگے وہ زیادہ اختلاف کرینگے پس تم رسولخدا صلعم سے کوئی شے حدیث نکیا کرو اور جو تم سے دریافت کرے تو اوس سے کہدیا کرو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہی پس حلال لکھو جو اسمین حلال ہے اور حرام سمجھو جو اوسمین حرام کہا گیا ہے یہ روایت سراسر درایت مشحون بکثرت شہادت ہے ایک یہ کہ بحکم خلیفہ اول کے باب نقل احادیث کا اوسیوقتمین مسدود ہوگیا کہ اطاعت امام مفترض الطاعۃ کے لامحالہ واجب تھی عدالت کیش عصابہ کسطرح خلاف امر واجب کے مرتکب ہوتا اور اگر مرتکب ہوا تو عاصی ہوکر عادل نرہا ایک یہ کہ حضرات صحابہ ناقلین حدیث نقل اخبار مین تصرف بھی فرماتے تھے ورنہ خبر مخبر صادق مین اختلاف ہونا بی معنی ہے ایک یہ کہ جو کچھ کہ حضرات صحابہ نے احادیث مختلفہ المعانی بیان فرمائین اونکے بعد حسب فراست خلیفہ صاحب کے اور بھی اختلاف احادیث کے الفاظ و معنی مین بڑھ گیا بہرنوع صحیح حدیثین اوسی زمانہ مین بوجہ اختلاف بیانی صحابہ کے بنہیم مفقود ہوگئین جسکی تصدیق خود خلیفہ صدیق نے فرمائی ہے اور حافظ ذہبی نے جلد ۳ صفحہ ۱۶۲ کتاب تذکرہ مذکور مین حدیث طویل مسئلہ طہارت عن الجنب مین نقل فرمائی ہے جو مابین عمر خطاب و عمار یاسر کے ذکر تیمم مین مروی

ہے کہ فقال عمار یاسرانا نذکر انا کنا فی سریۃ فاجنبت انا وانت (یا عمر) فاما انت فلم تصل
واما انا فتمعکت فی التراب وصلیت فذکرت للنبی صلعم فقال انما کان یکفیک وضرب بکفیہ
الارض ونفخ فیہما ثم مسح بہما وجہہ وکفیہ الی قولہ فقال عمر اتق اللہ یا عمار فقال یا
امیرالمومنین ان شئت لما جعل اللہ علی من حقک لا احدث بہ احداً یعنے عمار نے کہا
کہ ہمین یاد ہے کہ ہم ایک سریہ جہاد مین تھے اور مین اور تم اے عمر جنب ہوگئے تمنے تو نماز
نہ پڑہی اور مین نے زمین مین لوٹ کر تیمم کیا اور نماز پڑہی اور اس واقعہ کا ذکر رسالتمآب
سے عرض کیا تو آپ نے فعل تیمم عمار کو کافی بتلایا اور ترتیب تیمم کی تعلیم فرمائی اس نقل روایت
عمار پر عمر فاروق نے عمار کو ڈرایا تو عمار نے کہا کہ یا امیر المومنین اگر تمہاری یہہی منشا رہے
تو مین برطبق تمہارے اوس حق کے جو مجہہ پر خدا نے واجب گردانا ہے کسی سے اسکو بیان نکرونگا
انتہے علامہ ذہبی نے اس کتمان علم کے اعتراض کو بدین حسن ظن دفع کیا ہے کہ عمر نے اکثار حدیث
کو بخوف خطا واقع ہونیکے اور شغل قرآن کے ترک فرمادینکے منع کیا تہا انتہے اس توجیہہ کی وقعت
اہل بصارت واصحاب بصیرت خود اندازہ کرسکتے ہین مگر جو امر کہ مبحوث عنہ ہے وہ بہر وجہ ثابت ہی
کہ خلیفہ کے ڈرانے پر عدالت منش صحابہ نقل حدیث سے خائف وترسان ہوتے تہے اور خلافتمآب
بہر نوعیکہ باشد مانع نقل احادیث کے ہوئے ہین۔ علامہ ابن کثیر شافعی نے بسند صالح بن ابی
الاخضر عن ابی سلمہ کے اپنی کتاب تاریخ مین نقل کیا ہے کہ قال سمعت اباہریرۃ یقول ما کنا
نستطیع ان قال رسول اللہ صلعم ھکذا حتے قبض عمر یعنے ہم گروہ صحابہ اسپر قادر نہین
تہے کہ جو کہہ سکتے کہ رسولخدا نے ایسا فرمایا ہے جب تک کہ عمر نے وفات پائی اور شمس الائمہ
السرخسی نے کتاب الاصول مین علے ما نقلہ عنہ روایت کیا ہے کہ ان عمر قال لکعب الاحبار

لتترکن الحدیث اولالحقنّاک بارض القردۃ رواہ ابن عساکر یعنے عمر نے کعب الاحبار سے
کہا کہ البتہ البتہ ترک کردی حدیث کا نقل کرنا ورنہ مین تجھے بندرونکی زمین مین بہجدونگا انتہے
جس سے ثابت ہوا کہ عمرخطاب مانع نقل احادیث تھے اور حضرات صحابہ وتابعین کو قدرت
نہین تھی خلفاء کے زمانہ مین کہ جو وہ احادیث نبوی کو بیان کرسکتے وہوالمطلوب اور وجہ منع
کی ظاہر ہے کہ خلفا اپنی روشنی پہیلانا چاہتے تھے اور وہ حاصل نہوتی تاہنگامیکہ شریعت
غرّا کو نہ روکتے اور اسکا اثر عیان عالم مین صاف دکھلائی دے رہا ہے کہ تمامتر احکام مذہبی
اہلسنت کا دارومدار بوجہ خفائے اخبار واحادیث رسول مختار کے اجماعات فاروقی اور
فتاوای ابن مسعودی پر ہوگیا ہے کما اعترف بہ صاحب قرۃ العینین فے فضائل الشیخین اور
صاحب نورالانوار نے باب اجماع مین نقل کیا ہی کما روی عن ابن عباس انہ خالف عمرؓ
فی مسئلۃ العول فقیل لہ ہلّا اظہرت حجتک علی عمر فقال کان رجلاً مہیبا فہبتہ ومنعنی
دِرّتہ یعنی مسئلہ عول مین ابن عباس نے عمر کے قول وفتوی سے اختلاف کیا لوگون نے کہا
کہ تمنے اپنی حجت عمر سے کیون نہین ظاہر کے فرمایا کہ عمر مرد مہیب تھے پس مین اونسے ڈر گیا اور
اونکی تازیانہ نے مجھے بیان کرنے سے روک دیا انتہے صاحب نورالانوار نے اسپر یہ توجیہ
فرمائی ہے کہ یہ امر مستبعد ہے اسلئے کہ ہر آئینہ عمر اشد تھے از روے انقیاد واتباع کے اسماع
حق مین غیر اپنے سے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگومین خیریت نہین ہے جب تک کہ امر حق کو بیان
نکرو اور مجھ مین بھی خیر نہین جو مین سماعت امر حق کی نکرون اور کیونکر گمان کیا جاوے صحابہ
کے حقمین تقصیر کرنے کا امور دین مین اسلئے کہ صحابہ حاضر الوقت بملاحظہ صدر ونکر کی عمر فاروق
کو ضرور منع کرتی اور خلاف شریعت کی ارتکاب پر انکار فرماتے اور کیونکر خوش رہتے حالانکہ حدیث

مین آیا ہے کہ الساکت عن الحق شیطان اخرس یعنے جو شخص حق بیان کر دینے سے ساکت رہے وہ شیطان اخرس ہے یعنی وہ گونگا شریر ہے انتہے یہ توجیہ اس وجہ سے غیر وجیہ ہے کہ مسئلہ نہی المنکر کی شرائط مین اقتدار بر انکار و اطمینان از اضرار بھی ہے پس یہ حدیث شیطان اخرس کے مخصوص اونہین کے حق مین صادق آئیگی جو نہی عن المنکر بجا لانے مین مقتدر اور ضرر سے بے خطر ہون حالانکہ شواہد سابقہ و آتیہ سے واضح ہے کہ صحابہ بحضور خلفاء قدرت نقل حدیث کی بھی نہین رکھتے تھے دیکھو شیخین تسویہ و تفضیل سہام بدریین و رضوانیئن و مہاجرین وغیرہم مین مختلف الرائے و مختلف العمل ہو گئے مگر صحابہ عظام نے بامتثال یا بمصداق شیطان اخرس کسی ایک کو بھی شیخین مین سے باوصف مخالفت سیرت کے قدح نہین فرمائی اور اگر یہ امر تسلیم بھی کر لیا جاوی کہ حضرت عمر نفاذ احکام کا بلا مشورت صحابہ کے نفرماتے تھے تو یہ سیرت اونکی خاصۃً اونہین مسائل مین پائی جاتی ہے کہ جو مسائل مّری غرض نفسانی سے اور مملو جہل و نادانی سے پیش آتے تھے ورنہ مسائل معلل بالغرض مین یہ حضرات کب کسیکی سنتے تھی ابوبکر صدیق سے ہرچند فاروق اعظم نے قصاص قتل مالک بن نویرہ مین اصرار فرمایا اور اعیان صحابہ نے شہادتین دین کہ ہمنے اس قبیلہ بنی یربوع کے مساجد سے آواز اذان سُنی ہے کمافی تاریخ الطبری مگر ہرگز سماعت شنوائی اور مقدمہ استخلاف مین ہرچند صحابہ نے صدیق کو منع کیا کہ عمر خطاب غلیظ الطبع ہے خلیفہ اپنا اوسکو مقرر نکرو لاکن کچھ شنوائی نہوئی کمافی تاریخ الخلفاء و تاریخ الخمیس اور خلیفہ دوم کے تحریم متعتین و تعلیل جاریہ پر اصحاب رسالت نے انکار کیا مگر یہ کب کے پورے کب سنتے تھے یہ ذکر استبداد خلفاء کا در باب عدم سماعت امر حق کے اور حال سکوت عن الحق فرمانے اعیان صحابہ کا عنقریب فصل مذکور ہوگا جس سے ظاہر ہوگا کہ معاشر صحابہ خوف زدہ اگر حدثات خلفاء پر بعنوان عرض معتلی

طعنہ زن بھی ہوتے تھے تو اونکو کلام حجت الفضام کے ہرگز شنوائی نہوتی تھی اور کتاب مجمع
الامثال مین یہ مثل مذکور ہے کہ دِرّۃ عُمَر اھیبُ من سیفِ الحجّاج وہکذا فی شرح نہج البلاغۃ
جلد ۱۲ صفحہ ۶۰ یعنے تازیانہ عمر کا زیادہ ہیبت ناک تہا تیغ حجاج بن یوسف اظلم سے پس تشبیہ
حجاج اظلم کی سیف سے دیجانے اور عصاے موسئے سے تشبیہ نہ دیجانے اول دلیل اسی پر
ہے کہ تازیانہ عمری کا استعمال فی غیر موضعہ اس مرتبہ پر ہوتا رہا کہ اوسکو ضرب المثل مین سیف
حجاج سے زیادہ کہا گیا اور عمدہ شواہد خصائل وشمائل حضرات صحابہ زلّہ خوران مطبخ سقیفہ
بعد آثار قضیۂ فدک وقصد احراق بیت الشرف کے واقعہ ہائلہ مالک بن نویرہ کا ہے
جو شاہد اونکے شمائل وآثار خصائل کا ہے کہ حافظ الاخبار جلال الدین سیوطی مجدد الف تاسع
نی تاریخ الخلفا مین بسند اسمعیلی کے عمر خطاب سے نقل کیا ہے قال لمّا قبض رسول اللہ صلعم
ارتدّ من العرب وقالوا انصلی ولانزکی الحدیث اس روایت سے چند فائدہ ثابت ہوے اول
یہ کہ نماز پڑہنی والے اگر زکوۃ ادا نکرین تو وہ مرتد عن الدین ہین دوسرے یہ کہ مانعین زکوۃ
عہد رسالت مین جو مصداق من رأنی کے اور بنا بر تعریف مجوزہ محدثین کے اصحاب پیغمبر تھے
او الصّحابۃ کلّہم عدول مین شامل تھے خصوصًا مالک بن نویرہ جو منجانب رسالتمآب کے
مقررہ کردہ عامل صدقات بنی یربوع کے ہے وہ مرتد قطعًا وجزمًا اور قابل قتل علی المحل ہوگئے
حالانکہ آیہ وافی ہدایہ ومن الاعراب من یؤمن باللہ والیوم الآخر ویتخذ ما ینفق قربات
عند اللہ وصلوات الرسول الا انہا قربۃ لہم سیدخلہم اللہ فی رحمتہ ان اللہ غفور
رحیم اونکے حال عقیدت مآل سے منطبق ہو اور علی الظاہر اونہین کی شان سے موافق ہے
جو مخبر بشارت رحمت پروردگار ہے اسلئے کہ بروایت ابوہریرہ کے کما روی القسطلانی فی ترجمہ

علی الصحیح للبخاری و بنابر اعتراف و تسلیم و اخراج امامهم فخر الدین الرازی کے انہون نے
منع زکوۃ مین اسے آیت سے استدلال فرمائی تھی کما فی التفسیر الکبیر پس جبکہ مبشرین بالرحمۃ
مرتد قرار دیئے گئے تو اصحاب مرتدین عن الحوض و صحابہ مبشرین بالجنۃ وغیرہ کسطرح ارتداد سے
مخلصی پانے والے سمجھے جا سکتے ہین تیسرے یہ کہ کلیہ عدالت جمیع صحابہ مین اس ارتداد مانعین
زکوۃ سے یا تو یہ فرض کیا جاوی کہ رخنہ نہین ہوتا بدین افتراض کہ ارتداد قادح عدالت انکے
لئے نہین اور اگر قادح ہے تو لزوم کلمۃ التقوی کلا بدین معنے کہ تقوی و پرہیزگاری اونسے
منفک نہین ہو سکتی کسیطرح باقی نہین رہ سکتا نہ وہ مصداق آیہ کنتم خیر امۃ کی ہو سکتی
ہین تقدیر اول مین جمع اضداد ہی نہین بلکہ تناقض صریح موجود ہے اور بتقدیر ثانی جو تعیین
صحابہ کی عدالت مین منصوص نہین بلکہ بنا راوسکی بوجہ عموم کی حُسن ظنِ علماء پر مقرر ہوئی
ہے کما یاتی بیانہ تو حضرات خلفاء کی عدالت نہ بذیل عموم ثابت رہتی ہے نہ بوجہ خصوص
منصوص پائی جاتی ہے کما فی المواقف و فی شرحہ و اگر فضائل خاصہ اونکے قرآن و حدیث
سے بزعم خود ہا مستخرج کیجاوین تو مانعین زکوۃ کے حق مین (جو بشارت سید خلهم اللہ فی رحمتہ
کی ہے) بہر وجہ فائق اونکے فضائل مزعومہ پر ثابت ہوگی غرضکہ ردت مانعین زکوۃ کا
اعتقاد کرنا گھر بچہ کی اینٹ ہے کہ بڑے بڑے اصحاب کخشب مسندہ کی تعمیر عدالت کو منہدم
ہی نہین کرتا ہے بلکہ اونکو اصحاب ردت و فاقد الشہادۃ و حابط البشارۃ بھی تسلیم کراتا ہے
کیونکہ مانعین زکوۃ منکر وجوب زکوۃ و ادائے زکوۃ کے نہین تھے نہ اسلام سے برگشتہ ہوئے
بلکہ وہ خلیفہ اول کو غیر مستحق وصول زکوۃ مین اور اونکی خلافت کو احداث فی الاسلام اور
اونکو مرتد عن الدین جانتے تھے لہذا اونکو زکوۃ ادا کرنے سے منع کرتے تھے مطلق منکر زکوۃ

نہین تھے اور اس واقعہ کی تصدیق ابن حزم محدث فقیہ نے بھی کتاب محلّی مین فرمائی ہے کہ
المرتد من الذین منعوا ابابکر عن اداء الزکوة الیہ حتے سماھم باھل الردة لم یکونوا مرتدین
بل کانوا ایدعوا الیہ ردة علی ابی بکر بارتکاب مالا یستحقہ من الخلافة والامامة انتہے بقدر
الحاجة علے ما نقلہ عنہ اب کیا وجہ رستگاری کی ہے صحابہ ثلاثہ کی مبتدعات ومحدثات فی الدین
کے متحقق ہونے سے کہ جماعت صحابہ بشّرین رحمت نے اوسی زمانہ مین اونکی خلافت کو خلاف
استحقاق اور انکو ارتکاب بیعت علی الخلافة پر مرتد تشخیص فرمایا پس کسطرح اونکو ارتداد سے بچاسکتے
ہین اور بشّرین رحمت کو کس حجت قطعی سے مرتد بنا سکتے ہین حالانکہ یہ حضرات خلافت درجات
بخصوصہم کسی آیت وکسی حدیث متواتر کے منطوق ومفہوم کلام سے ممدوح وبشّر ثابت نہین ہوئی ہین
دیکھو صاحب مواقف اور اوسکے شارح نے ایک طویل عبارت مفیدہ مین اعتراف کیا ہے
کہ لاثناء علیھم خاصة ای لاثناء فی القران علے واحد من الصحابة بخصوصہ الی قولہ و
اما الاحادیث الواردة فی تزکیة لبعض معین من الصحابة والشھادة لھم بالجنة فمن الاحاد
فلا یکفر المسلم بانکارھا الخ یعنے کسی ایک صحابی کی خصوصیت کے ساتھ قرآن مین مدح نازل
نہین ہوئی (حتے کہ نہ آیہ غار مین مدح ہے نہ آیہ اولوا الفضل مین نہ آیہ سیجنبھا الاتقی مین) اور احادیث
جو تزکیہ بعض صحابی معین مین وارد ہوئی ہین وہ از قبیل احاد کے ہین کہ راوی اونکا شخص واحد
ہے اونکی انکار کرنے پر مرد مسلم کافر نہین ہوسکتا ہے انتہا ؎ گویند کہ شیخین بدین نفع رسید
قل اثمھما اکبر من نفعھما کیونکہ استقصا مضیق مین اگر محدثات وغدر ونکث وفسق وتفضیل صحابہ متملکین
اور اونکی تغیرات فی احکام الدین او فیصلجات بالرائے والقیاس مخالف شرع شریف کو
شمار بھی کیا جاویگا تو اوسکے لئے بیان وسیع درکار ہے یہانپر اشارة اسیقدر انتباہ کافی

ہے کہ اونکو منجانب شارع کے کوئی اذن دخل در منقولات کا نہین ملا تھا اور کثرت احداث
کے ثبوت مین کلام ابن روزبہان کا جو بکمال نازش فرمایا ہے کہ لولا عمر لہ یکن قواعد الاسلام
والسنۃ قایمۃ وسیرتہ فی الخلافۃ غنیۃ عن الذکر والتعریف کافی ہے اور بعد مقرر کیجانے
ارتداد مبشرین بالرحمہ مانعین زکوۃ بالخلافۃ کی کیا کہا جاویگا شان والامکان مین ام المومنین عائشہ
اور طلحہ و زبیر و امیر معاویہ کے کہ جو اونہون نے خلیفہ عصر امام الوقت مجمع علیہ الامۃ امیر المومنین
یعسوب الدین علیہ السلام پر خروج کیا آیا یہ بھی مثل مالک بن نویرہ صحابی کے مرتد ہوئے یا نہین
اور خارجی بھی عصابہ صحابہ مین کہلائی یا نہین وبعد از خروج یہ عدالت ثابتہ پر قائم بھی رہ سکتی ہین
یا نہین حالانکہ ام المومنین کی شان مین فقد صغت قلوبکما آیا ہے اور ناکثین و قاسطین کی
کی خبر احادیث کثیرہ مین وارد ہے مثل حدیث عائشہ قالت سمعت رسول اللہ یقول لنسائہ
کانی باحدٰکن قد نبحھا کلاب الحوأب فایاک ان تکونی انت یا حمیرا رواہ ابو نعیم فی کتاب الفتن وابن
مسکویہ فی کتاب تجارب الامم وابن قتیبہ فی کتاب السیاسۃ والامامۃ وعلی المتقی فی کنز العمال اور
محمد بن طلحہ صاحب مطالب السئول نے بسند امام البغوی کے ابن مسعود سے نقل کیا ہے قال خرج رسول اللہ فاتی منزل
ام سلمۃ فجاء علیؑ فقال رسول اللہ یا ام سلمۃ ھذا واللہ علی قاتل القاسطین والناکثین و
المارقین اور صحیح مسلم مین بسند ابو سعید کے مروی ہے کہ یوم خندق آنحضرت صلعم نے حق عمار یاسر کے فرمایا کہ بؤس ابن سمیہ
تقتلک فئۃ باغیۃ اور ابن حجر مکی نے صواعق مین اعتراف کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے واقعات
جمل و صفین و قتال عائشہ و غیرھا کی خبر علی کو دیدی تھی کما اخرجہ الحاکم وصححہ البیہقی الخ جواس
خرافات سے تسلیم ہو تا صحت احادیث مذکورہ کا ظاہر ہے برخلاف مقاتلت ابی بکر صدیق کے
کہ آنحضرت صلعم نے کہین نہین فرمایا کہ مقتولین سیف ابوبکر مرتد ہونگے اور یہ کسقدر اچنبا ہے کہ سقیفہ

کا اجماع بلاشمول جماعت بنی ہاشم و باقی صحابہ مبشرین بالرحمۃ اور سائر امت نبی اکرم کے حاضرین
سقیفہ کے فعل فلتت سے قطعی وحجت شرعی قرار پاکر منحرف اوسکا اگرچہ ممدوح القرآن ومنصوب
علے الصدقات من نبی الرحمن ہووی مرتد کہا جاوے اور خلافت جناب امیرؑ کا اجماع جو بیعۃ عامہ
مہاجرین وانصار سے ہوا تھا لا یعبأ بہ ٹھہرکر منحرف اوسکا اگرچہ فاقد الفضائل مثل امیر معاویہ کے
ہووے کما فی شرح المشکوۃ للمحدث عبد الحق وفی اللآلی المصنوعہ للسیوطی ثابت العدالۃ ومجتہد الامۃ
مانا جاوے یہ نیرنگی کہ ایک اجماع کو حجت گردانا اور اوسی مثل کے اجماع کو بلکہ اوس سے فائق
تر اجماع کو حجیت وقطعیت سے عزل نظر کرنا خاصۃ صحابہ عظام کی ہے شمائل وخصائل کا نتیجہ ہے اور
ظاہر اسباب وجہ اس نیرنگی معاشر صحابہ کی ہمرنگی وہمسنگی بمال و دولت بیت المال کی ہے کہ
ابو بکر صدیق باذل اموال ہوگئے تھے کہ مجرد بیان جابر انصاری پر اونکو مال بحرین سے پانچ سو
درہم عطا کردے کما فی البخاری اور مالک بن نویرہ مفلس سے امید منافع کی نہین تھی اور یہان
امیر المومنین سے کب توقع اسراف تھی اور امیر معاویہ لکھ لٹ[عــ۱] ہورہے تھے لہذا یہ حضرات نہ انکے
شریک ہوئے نہ اونکے حامی ہوئے جہان بیت المال پایا اوسیکے سایہ مین جانثار ہوکر رہے کہ مالدار
ہوگئے بہرنحو جبکہ خلیفۃ العصر سے صحابہ حامیان امیر معاویہ فاقد المدح نے انحراف جائز رکھا اور
اور اونکا انحراف بلکہ قتال بھی اجتہاد کے منصب سے نامنزد ہوا تو ہمکو حدیث نجوم نے ارادۃ الطریق
فرمائی کہ ہم باقتداء اصحاب مبشرین بالرحمۃ کے حادثہ سقیفہ کو تتبع فعل سامریان پر محمول کرین اور ہماری
اجتہاد وسداد نے یہ راہ دکھلائی کہ ہم مجتہدین بی سند سقیفہ کا اتباع نکرین کہ ہر مجتہد کو بلکہ ہمارے
جم غفیر مجتہدین کو کسی جماعت کے معلل بالغرض اجماع کا تابع ہونا کب جائز ہے اور علی التنزل یہ ہے
کہ جسطرح علے الوقت بملاحظہ حال سقیفہ کی اصحاب مبشرین بالرحمۃ نے اجماع سقیفہ کو باطل جانا اور صحابہ

عــ۱ چنانچہ نوادی صاحب مفہم نے انفاق واسراف مال علی اجنادہ واتباعہ کو فی حرب علی ومنازعتہ کی نقل کیا ہے جلد ۶ صفحہ ۱۲۶

اعوان معاویہ نے خلافت حقہ جناب امیر کو الایعبا بہ گردانا فعلے ذلک ہمکو بھی علاوہ منصب اجتہاد
کے پیروی اونکی بحکم بایہم اقتدیتم اھتدیتم کے خالی ہدایت پانے سے نہین ہے خصوصاً
ایسی حالتمین کہ صحابہ منحرفین جناب امیر عندہم مجتہد ہین کما یاتی ذکر عقائدہم عنقریب اب بقیہ
ذکر شمائل وآثار خلیفہ ثانی کی طرف عود کیا جاتا ہے کہ ابن ابی الحدید نے جزو ۶۹ دوازدہم شرح نہج البلاغہ
مین الفاظ بعینہ ما نقل عن عمر کے شرح نقل فرمائی ہے ابوجعفر محمد بن جریر الطبری کی تاریخ سے
اومین نقل کیا ہے کہ صحابہ عظام نے دربارہ تحریم ہر دو متعۃ الحج ومتعۃ النساء وعتق امۃ کے کلام
کیا کہ انک حرمت المتعۃ فی اشہر الحج وھی حلال ولم یحرمہا رسول اللہ ولا ابوبکر فقال
اجل انکم اذا اعتمرتم فی اشہر حجکم رایتموھا مجزیۃ عن حجکم ففرغ حجکم وکانت قائبۃ قوب
عامها والحج بہا من بہاء اللہ وقد اصبتُ وذکروا انک حرمت متعۃ النساء وقد کان
رخصۃ من اللہ نستمتع بقبضۃ ونفارق عن ثلاث قال ان رسول اللہ احلہا فی زمان
ضرورۃ ورجع الناس الی السعۃ ثم لم اعلم احداً من المسلمین عاد الیہا ولا عمل بہا
فالآن من شاء نکح بقبضۃ وفارق من ثلاث بطلاق وقد اصبتُ وذکروا انک اعتقت
الامۃ ان وضعت ذا بطنہا بغیر عتاقۃ سیدہا قال الحقت حرمۃ بحرمۃ وما اردت الا الخیر
محصل یہ ہے کہ اصحاب رسالت نے عمر خطاب سے کہا کہ تمنے متعۃ الحج کو حرام کردیا حالانکہ وہ
حلال ہے اور پیغمبر خدا صلعم نے اوسے حرام نہین فرمایا جوابمین فاروق نے کہا کہ البتہ بتحقیق
تم جبکہ عمرہ اشہر حج مین بجالاتے ہو تو اوس عمرہ کو تم کافی سمجھکر حج ادا کرنے سے فارغ ہوجاتی ہو
اور اوس سال حج بین عمرہ کرکے تم ایسے بھاگتے ہو جیسے بچہ مرغ انڈے کے چھلکہ سے جدا ہوکر
پھر چھلکہ کیطرف عود نہین کرتا اور حج اشہر الحج بین محسنات خدا سے ہے پس مین تحریم متعۃ الحج مین مصیب

ہوں اور یہ بھی صحابہ نے طعن کیا کہ تمنے متعۃ النساء کو حرام کردیا حالانکہ منجانب خدا اوسکی اجازت ہے ہم ایک اشت شئے پر متعہ کرتے تھے عمر نے کہا کہ ہر آئینہ رسولخدا نے زمان ضرورت مین اوسی حلال فرمایا تھا اور اب لوگونکو وسعت مال ہوگئی ہے نکاح کرسکتے ہین پس جو شخص چاہے مہر بمقدار شے کے نکاح کرلے اور مفارقت بطلاق اختیار کرے ہر آئینہ مینے صواب کیا ہے اور صحابہ نے طعن کیا کہ تمنے چھوکری کو آزاد ہوجانا فرما دیا جبکہ وہ وضع حمل کرے بغیر آزاد کرنے اوسکے مولی کے فرمایا کہ مینے حرمت کو ساتھ حرمت کے ملحق کردیا اور مینے ارادہ نہین کیا مگر ساتھ خیر کے انتہے ان مطاعن صحابہ اور جواب خلیفہ سے خود رائی و سخن پروری خلیفہ جی کی تو ظاہر ہے ہوئی مگر حکم اونکا سلطانی اور صحابہ کی ناچاری بھی مبرہن ہوگئی کہ خلیفہ کی تحلیل و تحریم پر عامۂ صحابہ خلاف بجالانے پر کچھ قدرت نرکھتے تھے اور بنا بر شہادت فاروقی کے عامۂ صحابہ کا جنکی عدالت مستحکمہ کہی جاتی ہے عمرہ اشہر الحج مین بجالاکر حج ادا نکرنا بھی ثابت ہوا پس یہ اعتقاد امثال ملا جیون صاحب نور الانوار کا کہ ان عمر اشد انقیاداً لاستماع الحق من غیرہ حتی کان یقول لاخیر فیکم مالم یقولوا ولاخیر لی مالم اسمع بوجہ عموم غلط اور برائے بریت برآمد ہوا اور بنا اس اعتقاد کی محض حسن ظن معتقدین پر پائی گئی اور موئید اسکی روایت نافع کی ہے جو ملا علی متقی ذکنز العمال مین نقل فرمائی ہے کہ عن نافع قال ان رجلا سئل عن ابن عمر فی متعۃ النساء فقال ھی حرام فقال ابن عباس یفتی بہا فقال ابن عمر الا ترمرم بہا ابن عباس فی زمن عمر انتہی یعنی ایک شخص نے ابن عمر سے متعہ کو پوچھا فرمایا کہ حرام ہے اوس شخص نے کہا کہ ابن عباس تو جواز کا فتویٰ دیتے ہین ابن عمر نے فرمایا کہ ابن عباس نے عہد عمر مین کیون نہین ہونٹ ہلائے انتہی اور خلیفہ سوم کے ثبوت بادشاہت مین علاوہ سرزنش فرمانے بشان صحابہ عظام کے یہ کیا کم ہے کہ وقت معاہدہ بیعت علی الخلافۃ کی سیرت شیخین پر سلوک فرمانیکا وعدہ کیا اور جب متمکن بخلافت ہوگئے اور مسلط سلطنت ہوگئے سیرت شیخین پر توجہ و

حج فرمائی اور اپنی چال چلنی شروع فرمادی چنانچہ تاریخ الخلفاء مین مذکور ہے وفی مسند احمد عن ابی وائل قال قلت لعبد الرحمن
بن عوف کیف بایعتم عثمان وترکتم علیًا قال ما ذنبی وقد بدءت بعلی فقلت ابایعک علی
کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت ثم عرضت ذلک علی عثمان
فقال نعم یعنے ابو وائل نے ابن عوف صحابی سے پوچھا کہ تمنے عثمان کی کیون بیعت کرلی اور
علیؑ کو کیون خلیفہ نکیا فرمایا کہ میرا اسمین گناہ نہین ہے ہرآیئنہ مینے ابتداء علی کے ساتھہ کی تہی
اور عرض کیا تہا کہ مین تمہاری بیعت کرتا ہون بشرط حکم فرمانے موافق کتاب اللہ اور سنت
پیغمبر اور سیرت شیخین کی علیؑ نے فرمایا کہ مین بقدر استطاعت کے سلوک کرونگا (یعنے متابعت
شیخین کی نکرونگا) پہر مینے عثمان سے بیعت کو اسی شرط سے کہا تو اونہون اس شرط کو قبول
فرمالیا انتہے بعد ازین حافظ سیوطی نقل فرماتے ہین فَلَمَّا وَلِیَهُمْ عُثْمَانُ لَانَ لَهُمْ وَوَصَلَهُمْ
ثُمَّ تَوَانٰی فِیْ اَمْرِهِمْ وَاسْتَعْمَلَ اَقْرِبَاءَهٗ وَاَهْلَ بَیْتِهٖ الی قولہ وَتَاَوَّلَ فِیْ ذٰلِکَ الصِّلَةَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ
بِهَا وَقَالَ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ تَرَکَا مِنْ ذٰلِکَ مَا هُوَ لَهُمَا وَاِنِّیْ اَخَذْتُهٗ فَقَسَمْتُهٗ فِیْ اَقْرِبَائِیْ فَاَنْکَرَ
النَّاسُ عَلَیْهِ ذٰلِکَ اخرجہ ابن سعد انتہے یعنے جب اونہون نے عثمان کو خلیفہ بنایا تو عثمان
نے اونسے نرمی اور پیوستگی مبذول فرمائی پہر اونکے امور مین بات کرنی ترک فرمادی اور
اپنے اقربا و اہل بیت کو عامل امصار مقرر کرنا شروع کردیا اور اسکا نام صلہ رحم قرار دیا
کہ اللہ تعالے نے صلہ رحم کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا کہ ابوبکر و عمر نے صلہ رحم کو ترک کیا کہ
جو اونکو بجالانا چاہئے تہا اور ہرآئنہ مینے اوس صلہ رحم کو اختیار کیا ہے کہ اپنے اقربا پر قسمت
کرتا ہون پس لوگون نے اس عمل پر طعن و ملامت عثمان پر فرمائی انتہے ہرچند اس مطلب کی بیان مین
طوالت ہی مگر طبیعت بلا ریویو ری رہ بہی نہین سکتی لہذا جو فوئد روایات مذکورہ سے برآمد

ہوئی بمعرض رقم کیجاتی ہے اول یہ کہ اقرار عثمان بسیرت شیخین وبعدہ انحراف مخبر شعار سلطانی ہے
کہ سلطنت کی پالیسی اور اسرار ملک گیری مین ایسی بدعہدی معیوب نہین ہی ورنہ امام المومنین
وخلیفۃ المسلمین کی سنت سنیہ سے جو اسکو تباین ہے وہ محتاج بیان نہین ہے دوم یہ کہ حضرت عثمان
نے خلافت کو اپنی ذاتی جاگیر سمجھ لیا تھا اور اسمین حقوق مسلمین شامل ہونے نہین جانتے تھے خمس
افریقیہ خاصۃً مروان بن الحکم کو صلہ رحم مین دیدیا کما فی تاریخ الخلفاء اور دیگر امویان کو بعزل اصحاب
پیغمبر کے اپنا عامل مقرر فرمایا اگر وہ خلافت کو اپنا ذاتی مال باور نکرتے تو شیخین پر ترک صلہ رحم کا طعن
نفرماتے اور اپنے بذل اموال ونقرر عمال کا نام صلہ رحم قرار ندیتے جس سے معلوم ہوا کہ وہ حضرات
خلافت مقبوضہ کو مملکت دنیوی ہی جانتے تھے سوم یہ کہ خاصۃً لوگون کا انکار سیرت عثمان پر اور خود
بدولت کا طعن کرنا سیرت شیخین پر مظہر ومثمن جواز طعن علی الثلاثہ ہے اور ازالۃ الخفا کی روایت
سے بھی بادشاہ مبدع ہونا حضرت عثمان کا بنا بر شہادت ابن مسعود صحابی کی متحقق ہوگیا ہے چنانچہ
وہ روایت یہ ہی کہ صلی ابن مسعود بمنی مع عثمان اربعًا فقیل لہ الحد ثنا ان رسول اللہ
صلّی رکعتین وابابکر وعمر فقال بلی اولا کن عثمان امام (ای ملک) او اخالفہ والخلاف
شر وہکذا فی سنن الدارمی وجامع الاصول یعنے ابن مسعود نے چار رکعت نماز بجاے قصر دو رکعت
کے بمقام منی بحالت سفر عثمان کے ساتھ پڑھین پونچھا گیا ابن مسعود سے کہ کیا تمنے ہم سے نقل نہین
کیا کہ پیغمبر خدا اور شیخین نے منی مین چار رکعتی نماز دو رکعت مین پڑھی ہے فرمایا کہ ہان نقل کیا ہے
مگر عثمان امام ہے یعنے بادشاہ ہی آیا مین اوسکی خلافت کرسکتا ہون حالانکہ خلاف بن شر ہے
انتہی اور امام بمعنے بادشاہ عرف اہل سنت مین شائع ومستعمل بھی ہے اور ابن مسعود کے سیاق
کلام سے ہی مفہوم ہوتا ہے کیونکہ اظہار امر حق کا بحضور خلیفہ ثالث کی مورث شر تجویز فرمایا حالانکہ

امام دین اور خلیفۂ مسلمین کے حضور مین امر حق کا ظاہر کرنا قولاً وفعلاً موجب شر نہین ہوتا یہ خصلت
شر کی تو ملوک دنیوی سے مختص ہے کہ وہان سچ کہتا گردن مارا جاتا ہے اور صاحب تحفہ نے عقیدۂ
ششم باب امامت مین بدین الفاظ اعتراف فرمایا ہے و نیز باید دانست کہ امامت نزد اہلسنت
بمعنے پیشواے در دین نیز اطلاق کنند وگاہے امامت بمعنے بادشاہت وریاست نیز اطلاق
کنند انتہے چونکہ یہان بر اظہار حق مین شر تبلایا گیا ہے لہذا اس کلام ابن مسعود مین معنے امام کے
بادشاہ دنیوی کے ہی ہین نہ اور کچھ اور خصائص عثمانی کے محاسن مین مہاجرت کا واقع ہونا
مابین عبد الرحمن بن عوف و حضرت عثمان بن عفان کے بھی ہے کہ حضرت غنی باحیا نے اپنے محسن
و مستخلف عبد الرحمن کے ساتھہ یہ بے وفائی فرمائی کہ اونسے مہاجرت و جدائی اختیار کرلی اور
تا مرگ صفائی نہین کی جیسا کہ ابن قتیبہ صاحب معارف نے ذکر متہاجرون مین لکھا ہے وکان
عثمان بن عفان مھاجرا لعبد الرحمن بن عوف حتی ماتا و ہکذا فی احیاء العلوم للغزالی ربع ۲
صفحہ ۱۲۲ باوصف اسکے کہ حدیث نبوی لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام کو بھی
غزالی نے قبل از نقل مہاجرت مذکورہ کے نقل فرمایا ہے جو یہ فعل بھی منافی شان خلفاء مسلمین اور
موافق شعار ملوک بدآئین کے ہے کہ عند الشرع ترک کلام برادران ایمانی سے تین روز سے
زیادہ ممنوع ہے کما عرفت خصوصاً وہ برادران ایمانی جو محسن بھی ہون اور بر طبق حکم نبوی
اوس گروہ مین شمار بھی کئے جاوین جنکی تعظیم آج تک حضرات اہلسنت واجب یقینی جانتے
ہین تو یہ فعل ممنوع اور ترک واجب کب خلفاء دین سے سرزد ہوسکتا ہے اور وہ بھی باستبداد
حتے کہ دونو مرگئے اور تصفیہ قلب نہوا اور اعظم تشددات عثمانی اور سطوت سلطانی اور غلبۂ ہوائے
نفسانی سے یہ بھی ہے کہ تفسیر اتقان سیوطی مین بسند ابن ابی حاتم کے ام المومنین عائشہ سے مروی ہے

کہ قالت کانت سورۃ الاحزاب تقرأ فی زمان النبیؐ صلعم مائتی آیہ فلما کتب عثمان المصاحف لم نقدر منها الا علے ما هو الآن یعنے سورہ احزاب کی بزمان رسالت دوسو آیتین پڑہی جاتی تہین پس جبکہ عثمان نے مصحفون کو لکھا تو کوئی اون دوسو آیتون کے پڑہنے پر قادر نہوا مگر اوسیقدر آیتین جو آب قرآن مین ہین انتہے اور عدم اقتدار قرّاء اول دلیل ہے ثروت وسطوت وجبروت عثمانی کی ظہور وبروز پر فتدبر چونکہ شواہد تحریف عثمانی طوالت خیز ہین اور مقصود سے ذکر تحریف خارج ہے لہذا ثبوت اقتدار پر ہی قناعت کی گئی جس سے ظاہر ہے کہ زمانہ خلفاء ثلاثہ کا مانع اظہار حق کا رہا ہے وہو المطلوب اب احتجاج بقرآن مصحح خلافت ثلاثہ کا جواب بھی ثبوت اقتدار خلفاء سے واضح ہوتا ہے (جو حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین اور ابن حجر نے صواعق محرقہ مین اور صاحب تحفہ نے بہ تتبع اپنے پیش روان کے لکھا ہے کہ فقراء مہاجرین کو خداوند تعالیٰ نے آیہ کریمہ للفقراء المہاجرین الی قولہ اولئک ہم الصّادِقُون مین صادق الکلام فرمایا ہے اور یہ لوگ ابوبکر کو خلیفہ رسول اللہ کہتے تھے پس اگر وہ خلیفہ رسول اللہ نہوتے تو انکا کہنا خلاف صدق ہوتا جو خلاف نص الآیہ لہذا ابوبکر خلیفہ رسول تھے انتہے ملخص معناہ) اسوجہ سے کہ یہ نسج عنکبوت جو ضعف از برگ توت واسخف از قلعہ الموت ہے اول تو بعد اثبات اقتدار خلفاء ومغلوبیت عامہ صحابہ خصوصًا فقراء کی ایسی ادعائنا واجب ہے کیونکہ صحابہ مجبورین عالم تقیہ مین تھے اون کا بیان در حالت تقیہ خلاف ایمان نہین کہا جا سکتا کیونکہ اونکے صدق بیانی متعلق بصحت عقائد حقہ کے ہے اور عجب ہے اس قوم نامنصف سے کہ صاحب ما ینطق عن الہویٰ کے کلام وحی التیام کو تو باوجود دالی ہونے نفی واثبات کے (جو آیہ ما ینطق ہمہ ابن مفید کلیت کبعد مین منے ہو کہ ہر کلام نبی علیہ السلام کا مطابق وحی الٰہی کے ہے) مخصوص باحکام شریعت گردانتے ہین اور فقراء مہاجرین کی صداقت

(جو آیہ شریفہ سے مفید لوجہ عموم کے کسیطرح ثابت نہین ہے اور ممکن ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اونکو کسی خاص صدق بیانی پر صادق فرمایا ہے) نبی علیہ السلام کے کلام فیض التیام سے بڑھ چڑھ کر مفید عموم تبلاتے ہین کہ وہ اپنے ہر کلام مین سچے ہین اور نہین جانتے کہ کلام درحال تقیہ چونکہ برطبق حکم شرعی ہے لہذا اوسمین کاذب غیر صادق نہین کہے جاسکتے جو اطلاق صادقون کے منافی ہو ثانیاً اونکا خلیفہ رسول اللہ ابوبکر کو کہنا غیر ثابت ہے ثالثاً بغرض صحت علاوہ حجت تقیہ کے کہا جاتا ہے کہ جب امام بمعنے بادشاہ کے کہنا صحیح قرار پایا تو لفظ خلیفہ رسول اللہ کی تاویل مین کیا تکلف ہوگا کہ خلیفہ بمعنے جانشین کے ہین عام اس سے کہ جانشینی باستخلاف مستخلف کے ہو یا بقہر و غلبہ کے حاصل ہو چونکہ منبر رسول و محراب امامت آنحضرت جاے پیغمبر ہے اور اوسجگہ پر ابوبکر صدیق کا مجرد متمکن ہونا امر واقع تھا تو اس معنے مین خلیفہ رسول اللہ یعنے جانشین کہنا غلط نہوا اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ وہ ابوبکر کو بمعنے خلیفہ منصوص و منصوب نبی مستخلف کے کہتے تھے اور اونکی خلافت کو برحق بھی جانتے تھے رابعاً احادیث الامارۃ والخلافۃ واخبار الملاحم والفتن (جو محدثین اہلسنت نے نقل فرمائی ہین) مبائعین خلفاء ثلاثہ کے حق مین پروانہ ہاے رستگاری ہین ازانجملہ حدیث بخاری اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ یعنے بگوش قبول سنو اور اطاعت کرو غلام حبشی کی جو وہ حاکم تمپر مقرر کیا جاوے کہ سر اوسکا چھوٹا مثل زبیب کے اور یہ گھونگروالے بال کا ہو اور کلمہ سمعنا واطعنا مقام بیعت و اطاعت مین آتا ہی کما فی القرآن ومیثاقہ الذی واثقکم بہ اذا قلتم سمعنا واطعنا پس معنے یہ ہوے کہ بیعت کرو اور اطاعت بجالاو اگرچہ تمپر امیر غلام حبشی ہو جاوے یا مقرر کیا جاوے الخ چونکہ خلیفہ اول اپنے کو خلیفہ رسول اللہ لکہا کرتے تھے لہذا مقتضاے اطاعت بحکم اسمعوا واطیعوا کی یہ ہے تھا کہ یہ فقرا

صادقین و دیگر مبایعین بھی اونکو خلیفہ رسول اللہ کہین اور واضح رہے کہ اس حدیث عبد حبشی نے
دعوے حد تقییم اکبر الائمہ من قریش کو بھی پایہ صحت سے ہٹا دیا اور کم از کم معارضہ تو ضرور کرلیا
فاذا تعارضا تساقطا خامساً عامہ صحابہ چہ بقایاے فقرا و چہ جماعت اغنیا بالاتفاق امراء بنی امیہ
کو امیر المومنین کہا کرتے تھے تو کیا اونکے کہنے سے وہ امرا جو سچے امیر المومنین و خلیفہ مسلمین ہوگئے
حتے کہ اونکو بیعت علی بیع اللہ و رسولہ کرتے رہے ہین دیکھو حدیث ابن عمر مقدمہ بیعت یزید پلید مین
ان کان خیراً رضینا و ان کان بلاءً صبرنا کما فی تاریخ الخلفاء فی ترجمۃ معاویۃ تو مطلع شبہات کو
منجلی کردیا کہ یہ احتجاج مایۂ ناز صداقت سے بے نیاز حمقاء کے لئے روغن قاز ہے اسلئے کہ حدیث
مذکور مین ورود شرط اعلان کرتا ہے کہ فعل بیعت اور قول معاہدت جو وقت مبایعت عامہ صحابہ
بجالاتے رہے کسیطرح حجت شرعیہ اور مصحح خلافت حقہ نہین ہوا اگرچہ ابن عمر کا بر ابن کابر نے
یزید کی بیعت علی بیع اللہ و رسولہ فرمائی تھی کما عرفت سابقاً اور آپ اوس بیعت کو مشروط کرنا
یعنے بشرط خیر ہونے خلافت کے اظہار رضا کا فرمانا اور اوسکی بلاء ہونے پر صبر اختیار کرنا دلیل ہین
ہے کہ مبایعین کبار کی بیعت موثر حقیت و مزیل ضلالت خلافت کے لئے نہین ہوتی بلکہ وہ
تابع خیر و شر کے ہے بدین معنے کہ اگر بیعت کسی مستحق الخلافہ کی کرلی تو بیعت کاشف خلافت حقہ کہی
رہیگی اور اگر کسی غیر مستحق کی خلافت پر بیعت کی تو وہ فے غیر موضعہ ہوگی کہ حدیث مشکوۃ خیار
ائمتکم و شرار ائمتکم مین اسی طرف اشارہ ہے کہ امامت عندہم بلا تحقق بیعت اہل الحل کے
متحقق نہین اور وجود ائمہ اشرار داعی بیعت ہے تو فعل بیعت ہر دو قسم کی امامت کے لئے ثابت
ہوگی لہذا بیعت کاشف خلافت حقہ مین مخصوص نرہی بلکہ عام متحقق ہوئی پس مثل قول معاہدہ
بیعت اشرار کے مقولہ خلیفہ رسول اللہ کو بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ قول اونکا مصحح خلافت حقیقیہ نہین

ہو سکتی اور موئد اسکے مسئلہ اصول اہلسنت والجماعت ہے کہ یجوز تقلید الفقہاء من السلطان الجائر کما یجوز من العادل لان الصحابۃ رض تقلدوا من معاویۃ وکان الحق فی ید علی ع کما فی کتب القوم مثل کتاب الہدایۃ یعنی فقہا رکو سلطان ظالم کی اطاعت بجالانی مثل تقلید و پیروی سلطان عادل کی جائز ہے اسلئے کہ صحابہ نے معاویہ کی تقلید کی درحالیکہ حق علی کی طرف تہا انتہے پس اس مسئلہ سے چند فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ معاویہ کی تقلید جو بمقابل جناب امیر کے صحابہ نے دو وقت مین اختیار کی تھی ایک جنگ صفین مین دوسرے بعد از تحکیم کے تو یہ ہر دو زمانہ کی تقلید بالاجبار تہین بھی اونکو موقع گریز کا بحالت وجود ذیجود ولایتماب کے بوجہ احسن میسر آسکتا تہا لہذا یہ تقلید بطوع رغبت صحابہ سے سرزد ہوئی جو خلاف حق کے تھی اور پیروی و اطاعت فی معصیۃ اللہ کسیکی بھی درست نہین ہے کہ حدیث الطاعۃ فی معصیۃ اللہ مخبر نہی طاعت کی ہے اور جبکہ امیر معاویہ مشبہ بہ سلطان جائر کا تسلیم کیا گیا تو وجہ شبہ جور و ظلم کی امیر معاویہ مین زیادہ مشبہ بہ سلطان جائر سے ثابت ہوئی اور مطلق اطاعت و اعانت ظلم کی موجب براءت ذمہ اللہ و رسول کی ہے جیسا کہ میزان ذہبی مین ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے کہ من اعان ظالماً بباطل لیدحض بہ حقاً فقد بری من ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ رواہ فی ترجمہ سعید بن رحمۃ بن نعیم یعنی جس شخص نے کہ ظالم کے امر باطل مین اعانت کی تاکہ پھسلادے اوس اعانت سے امر حق کو پس تحقیق وہ ذمہ داری خدا اور رسول سے باہر ہو گیا تو یہ جماعت صحابہ بھی شرف تقلید امیر معاویہ سے ہر دو زمانہ مین مصداق فقد بری من ذمۃ اللہ و ذمہ رسولہ کے ثابت ہوئی فعلے ذلک ایسی لوگون کی تقلید کو معاشر معتقدین کا ہی کلیجہ ہے جو بدرجہ ہی طمع دولت کے اونکو خشیت خدا ہی نہ خوف روز جزا دوم یہ کہ بعث جواز کی تقلید جائز نہیں بعد تحریم تقیہ کی پائی نہین جاتی مگر حمایت و حمیت جاہلیت

سوم ما نحن فیہ ہے کہ حضرات صحابہ نے جسطور پر امیر معاویہ کی تقلید باوجود حق بید علیؑ ہونیکے اختیار فرمائی تھی اسی سیرت و سنت وجواز حرمت کو بعیت سقیفہ پر جاری کرنا خلاف عقل اور امر معجب نہین ہوسکتا ہے پس جسطرح امیر معاویہ بعیت و تقلید عوام صحابہ سے جادۂ ائمۂ اشرار سے منتقل ہوکر مسند خلیفۂ حق و امام صدق پر جلوہ افروز نہوئی اور بحالہ ملک عضوض نہی رہی اسیطرح فعل فلتت صحابہ سے حضرت عتیق حقیت خلافت تک نہین پہونچ سکے بناءً علیہ عجب ہی شیخ المشائخ سفیان الثوری

سے کہ جو فرمایا ہے کہ مَن قال ان علیا افضل من ابی بکر وعمر فقد خطّأ المهاجرین والانصار ولم یصعد عملہ الی السماء یعنے جو علیؑ کو شیخین پر فضیلت دی تو اوسنے مہاجرین و انصار کا تخطیہ کیا اور اور اونکو خطا وار ٹھرایا (کہ جو اونہون نے ابوبکر وعمر کو باوجود علی مرتضیٰ کے خلیفہ بنایا) اور اوسکے اعمال آسمان پر صعود نکرین گے اسلیے کہ ہر دو امر تخطیہ صحابہ و عدم صعود عمل کا فرمانا غلطی فہم سے یا بحالت عارضہ دماغی کے سرزد ہوا ہے اسلیے کہ یہ مُدلّس بیل صحابہ عظام کی پالیسی کو اور صعود اعمال کو کیا جانے کیونکہ حضرات صحابہ کی مصلحت وقت بدریافت حدیث خیار ائمتکم وشرار ائمتکم و باوراک حدیث وانکم سترون بعدی اثرۃ وامورا تنکرونہا الی قولہ صلعم ادّوا الیہم حقہم وسلوا اللہ حقکم کما فی المشکوۃ ۳۵۴ وامثالہا کی ہر فاسق و عادل کی بعیت و اطاعت کرلینی تھی کہ جان ناتوان اسیوجہ سے بچتی تھی ورنہ معاویہ ویزید وعبدالملک ملوک عضوض کی بعیت کرلینے مین مہاجرین و انصار کیے یہی تخطیہ موجب لم یصعد عملہ الی السماء کا تسلیم کرنا چاہیے حالانکہ فظاعت وخلاعت وشناعت ان خلفاء ثلثہ کی ایسی مخفی نہین ہے کہ جو کوئی اونسے ناواقف ہو اور کتب قوم مین اونکی حکایتین کفر والحاد و زندقہ کی مذکور نہون اور جبکہ عامہ صحابہ کے خصائل و شمائل اخبار حوض و احادیث دنیا طلبی صحابہ و احادیث مشابہت صحابہ بہ بنی اسرائیل

واحادیث احداث فی الدین وغیرہا سے دریافت ہو چکی اور واقعات اونکے طریقہ عمل کی شہادت دے رہے ہین کہ وہ فسق وفجور وظلم وجور مین بہرہ کافی رکھتے تھے یہ طبقہ اولی اونہین اہل بدر کا ہے جنکے لئے اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم وارد کیا گیا ہے مگر دوس اونکے اپنی مطلق العنانی ما شئتم کو دیکھکر ام الخبائث وذات العنب سے معاشرت رکھتے تھے جنمین نعمان بن عمرو بن رفاعہ بن سواد جو اکثر بجرم شرب خمر مجلد بجلد فرمائے گئے اور قدامہ بن مظعون و عمر فاروق عادل سردفتر ہین کما فی الاستیعاب وتاریخ الخلفاء اور اس جرم مین ولید بن عقبہ و وحشی بن المثنی وابو محجن ثقفی جو کلھم عدول مین داخل ہین ثلاثہ مذکورین کے ہم مشرب ہین کہ اونکی منہمک بخمر ہونے کی بھی روایتین مشہور اور استیعاب وغیرہ مین مسطور ہین اور صاحب تحفہ نے بھی بوجہ عموم وجہ تحریم متعہ مین ذیل رد مطاعن فاروقی کے صحابہ کو فساق وعوام الناس اور عمر کو سلطان بدین عبارت فرمایا ہے کہ لاکن فساق وعوام الناس نہی قرآن واحکام حدیث راچہ بخاطر می آرند انچہ احکام سلطانی میباید ولہذا گفتہ اند کہ ان السلطان یزع اکثر مما یزع القرآن (یعنی بادشاہ زیادہ انتظام کرتا ہے قرآن کی بندوبست فرمانے سے) پس اضافت نہی بسوے خود برائے این نکتہ است انتہے چونکہ عہد فاروقی زمانہ شباب صحابہ کا تھا اور مسئلہ تحریم متعہ مین کما عرفت سابقا حضرات صحابہ ہی معترض تھے تو مصداق لفظ فساق وعوام الناس حسب قول صاحب تحفہ کے یہ سب معاشر صحابہ ہوئے تو ایسے مرجعین علی اعقابہم اور حذو النعل بالنعل بنی اسرائیل ودنیا طلبان بلا تاویل ومحدثین علی الاطلاق فساق کے فعل فلتت پر انکار کرنا کیا موجب حبط اعمال اور عدم صعود الی السماء ہو سکتا ہے لا واللہ کذلک اور اگر مہاجرین ابرار وانصار ذوی الاعتبار نے ابو بکر بادشاہ اور عمر ملک دنیا کی اسی نکتہ کو ملحوظ خاطر فرما کر بیعت فرمائی کہ فحواے ع خلاف راے سلطان راے جستن بخون خویش باید دست شستن عدم

بیعت موجب ہلاکت ہے جو بحکم ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ کے ممنوع ہے تو یہ مصلحت مدرس تورے
کب سمجھ سکتے تھے بس آنکھین بند کر کے کہدیا کہ لم یصعد عملہ الی السماء لاحول ولا قوۃ الا باللہ اب
احوال شمائل امیر معاویہ کے بھی قابل ذکر ہین کہ خلافت اونکی منوال سقیفہ پر ہے بعد از تحکیم منسوخ ہوئی
تھی لاکن وہ بسبب کاریگرونکے شامل نہونے سے گرٹی گانٹھ سے ایسے بدنما رہی کہ اطلاق
خلیفہ کا امیر معاویہ پر تو کیا جاتا تھا مگر معری عن المصداق تھا کہ سنہ ۴۱ھ مین سابقین اولین اور
انصار و مہاجرین نے بلالحاظ اسکے کہ وہ عہد رسالت مین زمرہ مولفۃ القلوب مین تھے اونکی
تقدیم سابقین پر کس طرح ہو سکتی ہے تار و پود معاہدہ قولی اور بیعت فعلی سے بن ہی ڈالی چنانچہ
تاریخ الخلفاء مین حافظ سیوطی نے نقل فرمایا ہے کہ خرج معاویۃ علی علیؑ کما تقدم وتسمی بالخلافۃ
ثم خرج علی الحسنؑ فنزل لہ الحسن عن الخلافۃ فاستقر فیہا من ربیع الآخر سنۃ احدی واربعین
فسمی ہذا العام الجماعۃ لاجتماع الامۃ فیہ علی خلیفۃ واحد یعنے خروج کیا معاویہ نے جناب
امیر المومنین پر جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا اور موسوم بخلافت کیا گیا یعنی اوسکی خلافت پر بیعت کر کے
خلیفہ کہنے لگے پھر معاویہ نے امام حسن پر خروج کیا اور چھوڑ دیا اوسکے لئے امام حسن نے خلافت
کو پس خلافت ربیع الآخر سنہ ۴۱ھ مین اوسکی مستقر ہوگئی اور اس سال کا نام سنۃ الجماعۃ رکھا
گیا بسبب مجتمع ہونے امت کے اس سنہ مین خلیفہ واحد پر انتہے اب آنکی قہر و غلبہ و استیلاء خلافتی
اور نصوص مملکتی کو دیکھنا چاہیے کہ باہمہ بیعت عامہ امت ہو جانیکے یہ ملک العضوض ہی اپنے طریقہ
عمل اور سیرت و اثر سے ثابت ہوئی ہین بلکہ ملوک ظلمہ و سلاطین فجرہ تو زی اسلام مین شمار ہی کیجاتی
ہین اور یہ حضرت تو عقیدۃً مجمل ملحدین و حجہ منکرین بدائین اور اعمالاً راس الفاسقین دیکھی جاتی ہین
دیکھو زبیر بن بکار نے ایک طویل روایت مین یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ صحابی سے نقل فرمائی ہو کہ ینٹے

معاویہ سے کہا کہ یا امیر المومنین تم بنی اعمام اولاد ہاشم کے ساتھ صلہ رحم بجالاؤ قسم بخدا اونکے پاس آج کچھ نہیں رہا جس سے ہم اوسکا خوف کریں اور یہ صلہ رحم اوس جنس سے ہے کہ تمہاری یادگار رہے اور ثواب حاصل ہووے فقال معاویہ ہیہات ہیہات اے ذکر ارجو بقاءہ ملک اخو تیم فعدل وفعل ما فعل

فما عدا ان ہلک حتی ہلک ذکرہ الا ان یقول قائل ابو بکر ثم ملک اخو عدی فاجتہد وشمر عشر سنین

فما عدا ان ہلک حتی ہلک ذکرہ الا ان یقول قائل عمر وان ابن ابی کبشۃ لیصاح بہ کل یوم خمس مرات

اشہد ان محمداً رسول اللہ فای عمل یبقی وای ذکر یدوم بعد ہذا الخ یعنے افسوس کونسا ذکر ہے کہ امید اوسکی بقا کی کروں برادر بنی تیم یعنے ابوبکر مالک ہوا اور عدل کیا اور کیا جو کچھہ کیا انجام یہ ہوا کہ ہلاک ہو گئے یہانتک کہ اونکا ذکر بہی ہلاک ہوا بجز اسکے کہ کوئی اونکا نام لیکہ ابو بکر وبس پہر مالک ہوا برادر بنی عدی یعنے عمر پس اونہوں نے کوشش فرمائی اور دامن باندہے رہے دس برس تک پس سواے اسکے نہیں کہ وہ ہلاک ہو گئے مگر یہ کہ کوئی قائل کہدے کہ عمر وبس وتحقیق ابن ابی کبشہ (کفار قریش عداوۃ پیغمبر خدا کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے) البتہ پکارا جاتا ہے ہر روز پانچ مرتبہ یہ کہ اشہد ان محمد رسول اللہ پس کونسا ذکر ہے بعد اسکے کہ اوسکی مداومت ہو سکے الخ اس شہادت مغیرہ بن شعبہ سے الحاد امیر معاویہ کا ظاہر و باہر ہے مگر اس روایت کو محدثین نے بپاس صحابہ مبالغین معاویہ کی اخذ نہیں فرمایا صرف ابن ابی الحدید نے جزو خجسم شرح نہج البلاغۃ میں اسکو نقل فرمایا ہے اور مطروح فرمانا دیگر محدثین کا اس روایت کو فائدہ بخش نہیں ہوا کہ تصدیق اس شہادت زبیر بن بکار کے ابن ابی الحدید نے (جو اجازہ یافتہ شیخ المحدثین ورئیس الناقدین ابو الفرج ابن الجوزی ہے کما نقلہ فی الجزو الثانی عشر من شرحہ) بکمال شد و مد کے فرمائی ہے اور تصدیق ابن ابی الحدید اور حدیث ابن بکار کیا مال ہے خود حضرت ختمی نبوت کی حدیث جو شرح مشکوۃ

ہین محدث دہلوی نے بحد شہرت و تواتر کے تسلیم فرمائی ہے علے الاعلان منادی فرما رہی ہے کہ امیر معاویہ داعی الی النار ہین کہ آنحضرت صلعم نے بحق عمار یاسر کے فرمایا ہے کہ تقتلک الفیئۃ الباغیۃ تدعوہم الی الجنۃ ویدعونک الی النار پس اب کافی تصدیق ہو گئی کہ حضرت معاویہ لاجرم ملحد متمرد مری اور انکی سوء عاقبت کی خبر مخبر صادق کے ارشاد بقولہ یدعونک الی النار سے قبل از وصال مل گئے تھے اب ہم اصل مطلب اعنی اثبات سلطنت دون الخلافۃ و قہر و غلبہ امیر معاویہ و مغلوبی عامہ صحابہ بجھنور خلیفہ تبع سنت سقیفہ کی طرف رجوع کرتے ہین فضائل ارقہ بشان امیر معاویہ یہ ہین اخرج ابن ابی شیبہ فی المصنف والطبرانی فی الکبیر عن عبد الملک بن عمیر قال قال معاویۃ مازلت اطمع فی الخلافۃ منذ قال لی رسول اللہ یا معاویۃ اذا ملکت فاحسن واخرج ابن ابی شیبہ فی المصنف وابو داؤد فی سننہ عن سعید بن جمہان قال قلت لسفینۃ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیہم قال کذبت بنو زرقاء بل ہم ملوک من اشد الملوک واول الملوک معاویۃ واخرج ابن ابی شیبہ فی المصنف عن الشعبی قال دخل شاب من قریش علی معاویۃ فاغلظ لہ فقال یا ابن اخی انہاک عن السلطان ان السلطان یغضب غضب الصبی ویاخذ باخذ الاسد کما فی تاریخ الخلفاء اور سیوطی نے ترجمہ منصور دوانقی مین لکھا ہے اخرج عن الربیع بن یوسف الحاجب قال سمعت المنصور یقول والملوک اربعۃ معاویۃ وعبد الملک و ہشام و انا اور جبکہ حدیث الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ ثم یکون ملک عضوض نے جاروب کشی خلفاء امویہ کی خلافت پر فرما دی تو اب کوئی حجت اجماع اور بیعت صحابہ سے نہین ہو سکتی بلکہ یہ اجماع اور بیعت برطبق مصلحت متعلقہ امور دنیوی کے ظاہر ہوئی اسکو امور دینیہ سے کیا تعلق رہا مناسب مقام ایک روایت امیر معاویہ کے شمائل خاصہ اور حضرات صحابہ کی صلوات دینی

مین میزان ذہبی سے نقل کیجاتی ہے جو ترجمہ ضمام بن اسمعیل مصری مین ابوقبیل سے مروی ہے عن معاویۃ انہ صعد المنبر یوم الجمعۃ فقال عند خطبتہ ایہا الناس ان المال مالنا والفئ فیئنا ومن شئنا اعطینا ومن شئنا منعنا فلم یجبہ احد فلما کانت الجمعۃ الثانیۃ قال مثل ذلک فلم یجبہ احد فلما کانت الجمعۃ الثالثۃ قال مثل ذلک فقام الیہ رجل فقال یامعاویۃ کلا انما المال مالنا والفئ فیئنا من حال بیننا وبینہ الی اللہ باسیافنا فنزل معاویۃ فارسل الی الرجل فادخل علیہ فقال القوم ھلک ففتح معاویۃ الابواب فدخل علیہ الناس فوجدوا الرجل معہ علی السریر انتہے بقدر الحاجۃ اس روایت سے ظاہر ہوا کہ امیر معاویہ نے حرص صاحبی مین انتزاع فدک کی مال اللہ ورسولہ والمومنین کو ہتھیانہ اور ہضم کرنا چاہا اور تین جمعہ کے خطبون مین لوگونکو سنایا کہ یہ مال ہمارا مال ہے اور فئی جو آیہ قل الانفال للہ والرسول مین وارد ہے وہ ہماری ہے جسکو چاہین عطا کرین جسکو چاہین منع کردین پس کسینے جواب نہین دیا مگر آخر تیسری جمعہ کے خطبہ پر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے معاویہ ہرگز نہین جزین نیست کہ یہ مال ہمارا مال ہے اور یہ فئی ہمارا حق ہے جو شخص حائل ہوگا تو ہم تلواروں سے جواب دینگے اوسوقت معاویہ منبر پر سے اوترآے اور اوسکو بلایا جب وہ دار الخلافہ مین گیا تو لوگون نے کھا کہ بس یہ شخص مارا گیا اور جب اوسے دیکھا تو معاویہ کی برابر تخت پر بیٹھا ہے انتہے ملخصہ اور مقصود نقل اس روایت سے یہ ہے کہ جس طرح امیر معاویہ کے زندہ ہلتی نگلجانیکے ارادہ پر کسی صحابی اور تابعی کو جرات انکار کرنے یا نصیحت فرمانے کے نہوئی اور بحکم الساکت عن الحق شیطان اخرس کے صم بکم ہوگئی یا بخوف جان تقیۃ ساکت رہی اور جو ایک شخص نے انکار کیا تو لوگون نے اوسکی ہلاکت تجویز فرمائی اسی طرح انتزاع فدک مین صحابہ کو پیش آیا مگر سیرت عتیقی اور معاویہ سفیانی وحربی کی پالیسی مین اسقدر فرق بین

تہا کہ جو وہ کامیاب ہوگئے اور یہ ناکامیاب رہے کہ اونہون نے ابتدا احتجاج مین فدک کو
اپنا مال نہین بتلایا بلکہ بجواب دعوی فدک حدیث لانرث[58] ولا نورث ما ترکنا صدقہ فرما کر عوام کی تالیف
مین یہ بھی سنا دیا تہا کہ انما[58] یاکل آل محمد فی ھذا المال لیس لھم ان یزید وا علی الماکل جو آئین
اشک مالی کی گئی تہی اور بعد از انتزاع یہ خوش کن فقرہ فلم یبق[58] احد من المسلمین الا لہ فیہا حق
سنا دیا گیا تاکہ عوام کالانعام بھی گرویدہ رہین اور جب خلافت کا استقرار کامل ہوگیا تو اوسمین
سے ماکل و مایحتاج بہ آل محمد مین تو بخوف تقویت کسطرح دیسکتے تھے کما فی روایۃ[58] عایشہ بانہ قالت
فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ منہا شیئاً اور نہ کسی احد یا اثنان کو مسلمین مین سے حصۃ مستحق کیا
بلکہ حق صافی دار الخلافہ کا فرمالیا کما فی روایۃ ابی طفیل فقال[59] ابوبکر سمعت رسول اللہ صلعم
یقول ان اللہ اذا اطعم نبیاً طعمۃً فھی للذی یقوم من بعدہٗ یعنی نبی کا متروکہ خلیفہ کا مال خالص
ہے پس اس آہستہ روی اور دہیمی پالیسی اور دیر خوری کا یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ ثم اقطعہا مروان
ثم صارت لعمر بن العزیز ہذہ کلہا رواہ ابوداؤد فی سننہ اور کسیکو کسیوقت مین موقع انکار
کرنے کا نہین ملا کیونکہ ابتدا مین تو ہر ایک صحابی نے اپنے کو بقولہ فلم یبق لہ کے مستحق
سمجھ لیا تہا اور بعد استقرار خلافت کسکو مجال کلام کی تہی جو یہ کہتا کہ آپنے اول تو لانرث و
لا نورث نقل فرمایا تہا اور اب برعکس اسکے فھی للذی یقوم من بعدہ فرما دیا کہ انمین کونسا قول
حق ہے کیونکہ خلیفہ وقت کی تکذیب مین سبکو خوف اپنی خانہ سوزی کا تہا کون مہلکہ مین پڑتا پس یہ دہیمی
چال چلنے امیر معاویہ سے نہ آئی بلکہ اپنی نیت کو شروع کلام مین ہی ظاہر کر دیا اور اپنا مال
بتلا دیا بہر نحو جبروت خلافت نے ہر زمانہ مین بڑی بڑی صلابت اندیشون اور عدالت کیشون
کو الساکت عن الحق شیطان اخرس کا مصداق بنا دیا اور فقرا صحابہ کو مجبوری تقیہ کرنا لازم

ہو گیا تھا پس ایسے خصائل و شمائل صحابہ سے وہ شخص جو دعوی تقلید اونکی نسبت کا کرے وہ
ڈگری حقانیت کی کسطرح حاصل کرسکتا ہے اور امیر معاویہ کی بیعت مین تو حجت سخیف یا ضعیف
اونکے حسن اسلام اور شرف صحابیت اور اخبار فضائل کے بھی کیجا سکتی ہے حالانکہ حاکم نے
بسندہ عن الحنظلی لکھا ہے کہ لایقع فی فضل معاویۃ حدیث رواہ السیوطی فی اللآلی المصنوعۃ
و عبدالحق فی شرح المشکوۃ مگر شمائل الحادی و عنیدی و خصائل زندیقی و پلیدی یزید بن معاویہ
کے تو ایک عالم کو معلوم ہین پس اوسکی بیعت جو لقایا اہل سقیفہ اور اکابر عصابہ صحابہ نے اختیار
فرمائی تو یہ اونکے داخل سیرت و سنت ہو کر آیا مقلدین کیلئے سنت صحابہ ہوئی یا نہین اور اجماع
اونکا بیعت یزید پر مقلدین کی شریعت مین حجت ہوگا یا نہین اور نہین تو بیعت فلتت اونکی
کس دلیل سے حجت شرعی گردانی گئی حالانکہ صحت خلافت خلیفہ سقیفہ کیلئے صرف اجماع صحابہ
کو ہی کھا جاتا ہے جو وہی اجماع یزید پلید کی بیعت پر اونہین کے دست و بازو سے متحقق ہوا تھا
حالانکہ اس پلید کی خلافت مین استخلاف معاویہ مستخلف و اجماع صحابہ دو تا مصحح خلافت جمع ہو گئے
تھے اور خلافت عتیقیہ محض بیعت عمر صحابی واحد سے بلا اجماع کل امت و بلا استخلاف مستخلف کی مستحکم
ہونے لکھی جاتی ہے کما فی شرح المواقف تو آب اہل دین بتلائین کہ کونسی خلافت بلحاظ شرائط
خلافت کے مستحکم و محکم و متقن رہی اور مسئلہ تفاضل مین جو بلحاظ ترتیب خلافت خلفا رکرا اونکی تفصیل
قرار دیگئی ہے کہ سب مین افضل ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ہین تو اوسکے معنے تو یہی ہوے کہ خلیفہ
افضل ہو امت سے یہان یزید پلید تمام صحابہ مبایعین سے افضل ثابت ہوا جو ملحد و کافر تھا بنا بر سنت
علیہ یہ عصابہ صحابہ کا اوس کافر زندیق پلید فاسق و ظالم سے لامحالہ مفضول رہا پس اس عصابہ کی
اور اس طائفہ سے اخذ کرنا علم دین کا جو فاسق سے بھی کم درجہ مین تھا کہانتک شرعاً معتبر ہے

فانظروا یا اولی الالباب اور عبد الملک مروانی کی تعریف میں جو یہ آخری خلیفہ عہد صحابہ عظام کا ہے سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے وھو اول من غدر فی الاسلام واول من نھی عن الکلام بحضرۃ الخلفاء واول من نھی عن الامر بالمعروف اور شروع ترجمہ عبد الملک میں نقل کیا ہو ثم غلب علی العراق الی ان قتل ابن الزبیر فصحت خلافتہ من یومئذ واستوثق الامر الی قولہ ودس (الحجاج) علی ابن عمر من طعنہ بحربۃ مسمومۃ فمرض منھا ومات وفی سنۃ اربع وسبعین سار الحجاج الی المدینۃ واخذ یتعنت اھلھا ویستخف ببقایا من فیھا من صحابۃ رسول اللہ وختم فی اعناقھم وایدیھم یذلھم بذلک کانس وجابر بن عبد اللہ و سھل بن سعد الساعدی پس اصحاب سنت اور محدثین ملت نے ایسے خلفاء کافر کیش اور زندقہ اندیش کی بیعت (جنہوں نے ارکان اسلام منہدم کرائی اور ابن زبیر خلیفہ سابق الخلافۃ کو بلا حیلہ شرعی قتل کر ڈالا اور ابن عمر مکثر الاخبار اہل سنت کو بضربت ہلاکت مشرف کیا اور جماعت صحابہ کی گردنوں اور ہاتھوں پر داغ غلامی کے لگا دیے) کیا خلیفہ برحق اور امام صدق جانکر فرمائے تھے یا وہ شیطان اخرس ہو گئے تھے الباقی سیاتی نہیں نہیں اون سب پر اس دوران ظلم میں تقیہ واجب ہو گیا تھا جسکو آج حرام بتلا رہے ہیں اب آخری سیرت از جملہ مآثر و شمائل صحابہ کلھم عدول کو لکھا جاتا ہے ابن ابی الحدید نے جلد چہارم شرح نہج البلاغۃ میں نقل کیا ہے کہ ان معاویۃ امر الناس بالعراق والشام وغیرھما بسب علیؑ والبراءۃ منہ وخطب بذلک علی منابر الاسلام وصار ذلک سنۃ فی ایام بنی امیۃ الی ان قام عمر بن عبد العزیز فازالہ وھکذا روی عن ابی عثمان الجاحظ العثمانی یعنے معاویہ غاویہ نے لوگوں کو عراق وشام وغیرہا میں حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو برا کہیں پس منبروں پر خطبوں میں برا کہنا شروع ہو گیا اور یہ سنت قرار

پائی گئی ایام بنی امیہ مین تھے کہ عمر بن عبد العزیز نے اسکو زائل کر دیا انتہی پس اس روایت سے بھی پتہ سنت کا پورا مل گیا جو وہ سنت ہے سے یہ نام اہل السنۃ ہوا ہے اب اس سنت کو دیکھا جاوے کہ اصحاب اس سنت کے جو خطبا مساجد تھے اونمین حضرات صحابہ بعہدہ خطیبی مساجد و ملازمت امیری ممالک مین سرد فتر سابق تھے مثل عمرو عاص و مغیرہ بن شعبہ و عبد اللہ بن عامر و ابو اعور اسلمی و ابو ہریرہ و بسر بن ارطاۃ و صفوان بن امیہ و ابو موسی اشعری و عبد اللہ بن عمرو عاص و زید بن ثابت و ضحاک الفہری و عمران بن حصین کے یا یہ گروہ صلابت پژوہ اس نکال آخرت کو سر پر لئے ہوئے نہین تھے ابن تیمیہ نے بجواب طعن عائشہ بشان عثمان بقولہ اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا کے منہاج السنۃ مین یہ افادہ فرمایا ہے کہ فما ظہر من عائشۃ و جمہور الصحابۃ و جمہور المسلمین من الملام لعلی اعظم مما ظہر منہم من الملام لعثمان فان کان ہذا حجۃ فی یوم عثمان فہو حجۃ فی یوم علی انتہی بقدر الحاجۃ یعنے جو طعن و ملام کہ عائشہ اور جمہور صحابہ اور جمہور مسلمین سے علی کی شان مین ظاہر ہوئی زیادہ تر اور بڑھکر ہین اون طعن و ملام سے جو اونسے بحق عثمان غنی کے ظاہر ہوئے الخ الترجمہ اس شہادت شیخ الاسلام سے واضح ہو گیا کہ دس بیس نہین بلکہ ام المومنین او لاکھوں اور جمہور صحابہ کبار مصداق حکم محکم سرور عالم من سب علیا فقد سبنی و مورد سخط اللہ و رسولہ کی ہوئی ہین اور اسناد تفصیلی بعض اصحاب فحول و ارباب عدول کے جدول آئندہ مین مذکور ہونگے خاتمہ کلام شمائل ازکیائی صحابہ مین یہ ہے کہ امت نبوی مین جو بہتر سے تہتر فرقے دیکھے جاتے ہین تو اونکے پیشرو مصداق حدیث ستفرق امتی علی ثلاثۃ و سبعین فرقۃ حضرات صحابہ ہی ہین پس اونمین حسب بشارت الا فرقۃ واحدۃ کے ایک فرقہ ناجیہ بھی ہے جو تبیع اہلبیت خیر الوریٰ کا ہے اوسیکو حدیث سفینہ مین ناجی فرمایا ہے

جدول فرق ثلاثہ وسبعین در معاشر صحابہ معظمین

نام فرقہ	نام امام مذہب	وجہ تسمیہ و سند انتساب
اہل سنت والجماعۃ	امیر معاویہ	جس سنہ مین معاویہ نے اہل عراقین سے بیعت لی تو اوس سال کا نام سنۃ الجماعۃ ہوا کہ جماعت مسلمین خلیفہ واحد کی بیعت پر متفق ہو گئے کما فی تاریخ الخلفا پس بالتعین اوسکی اہل سنۃ الجماعۃ کہلائے مگر اونہون نے کچھ شرما کر حسب قاعدہ تحریف کی اسکو اہل السنۃ والجماعۃ کرلیا عینی شرح بخاری ۱ھ
مرتدین صحابہ	ابوبکر و جمہور صحابہ	حدیث موطا مین ہے کہ رسول خدا صلعم نے ابوبکر سے فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون کہ تم بعد میرے کیا احداث کروگے کما عرفت موطا مالک ۲۳۰ صفحہ
مغضبان نبیہ	ابوبکر ۱۱	ابوبکر نے فرمایا کہ ہمنے فاطمہ کو مقدمہ فدک مین غضبناک کردیا ہے چلو ہمارے ساتھ اے عمر معذرت کرنے کو اور غضب فاطمہ غضب نبی ہے المشکوۃ
مرتدان اولیہ	جمہور صحابہ	ایہ انقلبتم ۰ اخبار حوض وحدیث ابوذر لم یبق اصحاب محمد علی ما عہد و ابن ابی الحدید جلد اول صفحہ ۱۳۳ وحدیث ابوالدرداء واللہ ما اعرف من امر امۃ محمد شیئا الا انہم یصلون جمیعا فی جمع بین الصحیحین للحمیدی شاہد ہین
قاتلین اولاد الانبیاء	ام المومنین عائشہ	عائشہ سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو اوس عورت کی حق مین کہ جو اپنے صغیر بچے کو قتل کرڈالے فرمادیا کہ وہ دوزخیہ ہے پوچھا پس کیا فرماتے ہو اوسکی حق مین جسنے بیس ہزار کبیر اپنے اولاد سے قتل کئے ہون یعنی وہ تم ہو ربیع الابرار للزمخشری والمحاضرات للراغب الاصفہانی
اہل قیاس و رائے	عبد اللہ بن مسعود	یہ مسائل شرعیہ اپنے قیاس و تخمین سے گھڑا کرتے تھے ابوحنیفہ کو جواز قیاس کی میراث بواسطہ شیوخ کے ابن مسعود سے ملی ہے اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ مین اپنی راے سے فتوی دیتا ہون جلد ۲۰ ابن ابی الحدید و صفحہ ۵۲ انوار الانوار ملا جیون

ملہ انتساب اس فرقہ کا معاویہ کے ساتھ علاوہ وجہ تسمیہ کے عملاً بھی ثابت ہے کہ معاویہ نے مذہب امیر المومنین کے اختیار کرنے سے منع کیا کما فی دراسات اللبیب صفحہ ۱۱ پس

نام فرقہ	نام امام فرقہ	وجہ تسمیہ وسند انتساب
فرقہ باغیہ	امیر معاویہ	اسلام مین بدعت بغاوت کی انہون نے ہی ایجاد فرمائی ہے جسکی خبر خدا بنے پیغمبر مین آئی ہے کہ تقتلہ الفئۃ الباغیۃ کنز العمال وغیرہ
فرقہ مکتفیہ	ایضاً	نماز مین ہاتھہ باندہنے کی ابتدا دار الامارۃ دمشق مین ہوئی ہے الجمع بین الصحیحین للحمیدی اور اہل حرمین ہمیشہ معاویہ سے منحرف رہا اور کبہی ہاتھہ نہین باندہے امام مالک بہی اہل مدینہ کے مذہب پر دست کشادہ نماز پڑہتے تہے دراسات اللبیب صفحہ ۱۱
فرقہ تثویبیہ	عمر فاروق	اذان مین بترک حی علی خیر العمل کے الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا ایجاد فاروقی ہے اور جو شئے خلاف حکم شارع کے داخل شریعت کیجاوی اوسیکو تشریع اور بدعت کہتے ہین جامع الاصول وتاریخ الخلفاء
فرقہ مؤخرہ	ابو موسیٰ اشعری	یہ افطار صوم مین اور ادای نماز مین عجلت نہین کرتے تھے بلکہ تاخیر کرنا انکے عمل مین تہا صحیح مسلم ومشکوٰۃ صفحہ ۱۳۵
فرقہ معجلیہ	عبداللہ بن مسعود	یہ افطار صوم مین اور ادای نماز مین تعجیل کیا کرتے تھے کہ تعجیل کار شیاطین بود صحیح مسلم ومشکوٰۃ صفحہ ۱۳۵
فرقہ [illegible]	عمر الفاروق	انکو حصول خلافت ابی بکر صدیق کے لئے بوجہ استحقاق ثابت نہونیکے ضرورت تزویر کی اثناے راہ سقیفہ مین پیش آئی لہذا اصحاب ویر انکے ہی پیرو ہین البخاری دملل ونحل صفحہ ۷
[illegible]	[illegible]	پیغمبر خدا نے انکو ہی مخاطب فرماکر ارشاد کیا تھا کہ تم لوگ بامید بکثرت تغلب وخود مطلبی اور تحاسد کروگے اور آپسمین کٹ مروگے اور مرتکب بغض وعداوت ہوگے اور بسا کسین صحابہ کے گھر وںمین جا گھسوگے اور ایک بعض کو بعض دیگر کی گردن پر امیر مقرر کروگے کما مضی وقال معظم لمعاذ بن جبل فتمان فیما تحابّ تیسیر القاری صفحہ ۲۸۵ جلد ۱

نام فرقہ	نام بانی مذہب	وجہ تسمیہ وسند انتساب
تخلفیہ	[illegible]	انکو رسول خدا نے حکم دیا تھا کہ اسامہ کے ساتھ جنگ روم مین جاو مگر انہون نے بامید خلافت کے آنحضرت صلعم کا آخری وقت دیکھکر حکم محکم تہدید منضم سے تخلف اختیار کیا اور کچھ پرواہ تہدید ونفرین کی نفرمائی ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۹
تملکیہ	شیخین	حدیث مین آیا ہے کہ ابوبکر وعمر براہ تغلب وتملک کے والی امور امت ہونگے تحفہ دہلوی طعن پنجم عائشہ انہ تملک من بعدی ابوبکر وعمر
تسویۃ السیف	ابوبکرہ صحابی	صحیحین مین وارد ہے کہ جو دو مسلمان بالسیف مقابلہ باہمدیگر کرین پس قاتل ومقتول دوزخی ہونگے اور ابوبکرہ صحابی نے یہ حدیث محاربین جمل کی شان مین منطبق فرمائی اور اس جنگ مین مروان نے طلحہ کو قتل کیا ہے استیعاب فتدبر
جبریہ	عمر فاروق	یہ مجتہد خلیفہ خیر اور شر کا ہونا اللہ تعالی کی طرف سے جانتے تھے چنانچہ انہون نے آیہ والمومنون کل آمن کے خلاف قول اپنا تومن بالقدر خیرہ وشرہ اضافہ فرمایا ہے البخاری والمشکوۃ صفحہ ۳
حصیہ	رافع بن خدیج	یہ داڑھی مونچھین صفاچٹ رکھتے تھے معارف ابن قتیبہ صفحہ ۱۰۴
حریریہ	مسور بن مخرمہ	یہ جامہ حریر پہنا کرتے تھے طبقات ابن سعد اور لباس رقیق جاکی بدن ہی پہنتے تھے سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۹۹ جو لباس فساق کا ہے کما فی المشکوۃ کتاب الامارۃ صفحہ ۲۵۲
حلولیہ	عمر فاروق	انہون نے اوس چشمہ کو جو حرم مکہ مین ظاہر ہوا فرمایا کہ خدا نے ہی چشمہ کی صورتمین حلول کیا ہے اور یہ چشمہ خدا کی ذات کا شعبہ اور جزو ہے ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۶۸ ترجمہ ابن سبا

[illegible]

نام فرقہ	امام المذہب	وجہ تسمیہ و سند انتساب
حروفیہ	رجل من الصحابی	شان نزول آیہ ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف میں ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک صحابی کے یہان جب لڑکا پیدا ہوتا اور گھوڑی اوسکی بچہ دیتی تھی تو کہتا تھا کہ یہ اسلام صالح ہے اور جب بیٹا پیدا نہوتا اور گھوڑی بچہ نڈالتی تھی تو کہتا تھا کہ یہ دین برا ہے اسپر یہ آیہ آیا جامع الاصول صفحہ ۱۰۷ جلد اول
حسبیہ فاروقیہ	عمر فاروق	انکا قول حسبنا کتاب اللہ تو مشہور ہے چونکہ قول حدیث الا احدکم متکیا علی اریکتہ قد یظن ان اللہ تعالی لم یحرم شیئا الا ما فی القرآن الا وانی واللہ لقد وعظت وامرت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر سے مباین و مخالف ہے اور حدیث ثقلین مین بشان عترت و قرآن کے لن یفترقا آیا ہے اور قول حسبنا فارق کتاب و عترت ہوتا ہے لہذا یہ خلیفہ فاروق بین الکتاب والسنۃ تھے اور اہل القرآن انہین کے مقلد ہوئے حالانکہ احادیث مذکورہ واخبار کثیرہ مبطل اس فرقہ حسبیہ کی عقیدت مین وارد ہین (جامع الاصول ۱۵۷)
خماریہ	سمرۃ بن جندب	یہ تجارت خمر کے فرمایا کرتے تھے عن ابن عباس ذکر لعمر ان سمرۃ باع خمرا فقال قاتل اللہ سمرۃ ازالۃ الخفاء مسند احمد وروی ان بعض اصحاب النبی باع الخمر فقال عمر لعن اللہ فلانا ہو اول من سن بیع الخمر احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۶۱
جاہلیہ کسعیہ	صحابہ عظام مہاجرین و انصار	یہ صحابی واہی بفیضان صحبت خلافت مرتبت کے خلاف وضع فطری کے عادی ہو گئے تھے چنانچہ باب ماینہی من دعوۃ الجاہلیۃ کتاب المناقب صحیح بخاری مین مذکور ہے وکان من المہاجرین رجل لعاب (قال الشارح ہو جہجاہ) فکسع انصاریا فغضب الانصاری غضبا شدیدا الی ان قال صلعم دعوہا انہا خبیثۃ والکسع دست زدن بر مقعد قالہ الشارح محصلہ فی حبیب السیر الخ
خوارج	[illegible]	ہر وہ شخص جو امام حق پر خروج کرے خارجی ہے کما فی الملل والنحل

نام فرقہ	نام بانیان مذہب	وجہ تسمیہ و سند انتساب
نواصب خارجیہ	طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ و جمہور صحابہ	مَن خَرَجَ عَلَی الْاِمَامِ الْحَقِّ الَّذِی اتَّفَقَتِ الْجَمَاعَۃُ عَلَیْہِ یُسَمّٰی خَارِجِیًّا صفحہ ۲۹۲ ملل وعبداللہ بن الحارث صفحہ ۳۵۶ و فروہ بن نوفل صفحہ ۳۴۳ استیعاب بن الخوارج
خمریہ	ولید بن عقبہ و معاویہ	یہ صحابی شرابی تمام رات شراب پیتے اور صبح کو امام جماعت ہو کر فریضہ فجر کو چار رکعت میں ادا کرتے اور رکوع و سجود میں ذکر رب کی جگہ ذکر شرب خمر کا فرماتے تھے انسان العیون علے بن برہان حلبی شافعی میں مروی ہے کہ کان الولید یشرب الخمر کل لیلۃ من اول اللیل الی الفجر فلما اذن المؤذن لصلوۃ الفجر خرج الی المسجد وصلی باہل الکوفۃ اربع رکعات وصار فی رکوعہ وسجودہ اشرب واسقنی ثم سلم وقال ہل ازیدکم فقال ابن مسعود لازادک اللہ خیراً ولا من بعثک الینا یعنی عثمان اور حدیث شرب خمر معاویہ کی مسند احمد میں ماثور ہے
خافتیہ	عثمان غنی	اول جس شخص نے کہ تکبیر الصلوۃ کو آہستہ آواز میں ادا کیا عثمان غنی ہیں (اور تغیر نوعیت وکیفیت احکام شرعیہ کے امتثال میں علیٰ بدعت ہے) وہو فی تاریخ الخلفاء ۱۱۲ صفحہ ومحاضرات الاوائل لعلاء الدین ۱۴۲ صفحہ
رافضیہ	عمر بن الخطاب	فاروق نے خلافت سقیفہ پر حدیث فلتت میں بقولہ وقی اللہ المؤمنین من شرہا کے طعن کیا اسیر ابن الحدید نے نقل کیا ہے فانکان الطعن علے بعض الصحابۃ رفضاً فعمر بن الخطاب ارفض الناس وامام الروافض فی قولہ کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ المؤمنین من شرہا وہذا الطعن فی العقد والبیعۃ الاصلیۃ شرح نہج البلاغۃ جزو ۲۰ اور ملل ونحل میں مذکور ہے رفض عوام عثمان میں کہ کلہم (ای عوام عثمان) خذلوہ ورفضوہ حتے اتے قدرہ وقتل مظلوماً صفحہ ۸
ربویہ	معاویہ	انہوں نے ظروف نقرئی وطلائی قیمت وزن سے زاید پر فروخت کی ابوالدرداء نے ایک وقت میں اور عبادہ بن صامت نے دوسری دفعہ

باب اول فصل سوم

نام فرقہ	نام امام المذہب	وجہ تسمیہ وسند انتساب
		منع کیا کہ یہ ربوا ہی رسولخدا نے طلا کو ساتھہ طلا کے فروخت کرنا مساوی الوزن مین جائز فرمایا ہے نہ کم وبیش قیمت کے ساتھ معاویہ نے کہا کہ مین اسمین کچھ قباحت نہین دیکھتا ہون شرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید جلد ۵ صفحہ ۲۵۳ و جلد ۲ و دراسات اللبیب صفحہ ۶۳ و ۶۴ اور احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۱۶ مین منقول ہے ماترک الناس الربوا باجمعہم کما لم تیرکوا شرب الخمر وسائر المعاصی
رشوتیہ	مغیرہ بن شعبہ	اول من رشا فی الاسلام المغیرۃ بن شعبۃ کتاب الوسائل للسیوطی عن ابی نعیم
رکابیہ	ابوہریرہ	علامہ جونپوری نے حاشیہ فوائد مین اور غیاث الدین نے حبیب السیر مین یہ قول ابی ہریرہ نقل کیا ہے کہ الصلوۃ خلف علی اتم وطعام معاویۃ ادسم والتل یوم الحرب اسلم اور احیاء العلوم مین مروی ہے کہ کان ابوہریرۃ اذ اعطاہ معاویۃ سکت وان منعہ وقع فیہ صفحہ ۸۲ ربع ۲ اور ربع مذکور صفحہ ۳۰ مین ہے اقدام ابوہریرہ باکل طعام معاویۃ ماثور ہے بعد اسکے کہ لکھا ہے کہ مافی یدہ حرام
زوریہ	طلحہ وزبیر	انہون نے جھوٹی گواہیان پچاس آدمیون سے دلوائین کہ یہ مقام حوأب نہین ہے بحضور ام المومنین عائشہ کے قال الشعبی فہی اول شہادۃ زورا فی الاسلام تذکرہ خواص الامۃ وفی روضۃ الاحباب قال لابن الزبیر
سبابیہ	ابوبکر الصدیق	یہ حضرت بڑے گلیا اور فحش گو تھے مدارج النبوۃ غزوہ حدیبیہ صفحہ ۲۵۵ مین مذکور ہے کہ ابوبکر گفت امصص بظر اللات - قال ابوبکر یا ابن اللخناء وعن ربیعۃ قال جری بینی وبین ابی بکر کلام فقال لی کلام کرہتہا واخرج ابن عساکر کان ابوبکر سبابا تاریخ الخلفاء صفحہ ۶۰ و ۶۳ و ۶۵ وعن ابی ہریرۃ قال صلعم لاینبغی للصدیق لعانا

نام فرقہ	نام مرکار یا بانی	وجہ تسمیہ و سند انتساب
		صحیح مسلم و مشارق الانوار صفحہ ۱۳۹
تبعیہ جملیہ	راکبۃ الجمل	اُم المومنین عائشہ کو حکم قرن فی بیوتکن کا تہا اور آیہ و لاتبرج الجاہلیۃ الاولی مین بہی نہی وارد ہوئی اور حدیث مین بھی خبر دیگئی ہے کہ قال صلعم والذی بعثنی بالحق لاتنقضی الدنیا حتے یقع بہم الخسف والمسخ والقذف قیل و متی ذاک قال صلعم اذا رأیت النسا رکبن السروج الخ میزان الاعتدال ترجمہ سلیمان الخولانی و عن ام سلمہ قالت ذکر رسول اللہ صلعم خروج احدی امہات المومنین فضحکت عائشہ فقال صلعم انظری یا حمیرا ان تکونی الخ مستدرک الحاکم بااین ہمہ جنگ جمل مین یہ ماد رجنگی اونٹ پر سوار ہوکر آئین اور یوم دفن امام حسن قاطر پر سوار ہوکر بغرض امتناع باہر آئین کہ روضۂ نبی مین دفن نکرین اور شرح ابن ابی الحدید جزو ۱۰ مین مروی ہے ان عائشہ خرجت فی ذلک الیوم (ای یوم دفن الحسن) علی بغل قال ابن عباس یوما علی بغل و یوما علی جمل صفحہ ۳۴۵ صاحب تحفہ نے طعن ہشتم عائشہ مین لکھا ہے ۔ تجملت و تبغلت و لو عشت تفیلت لہذا اسم وجہ کھلائین
سارقیہ	عبدالرحمن بن سمرہ صحابی	ابن سمرہ صحابی کا ہاتہ رسولخدا صلعم نے بجرم سرقہ کے قطع کرادیا المعارف فی ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ کہ ذکرہ صحابی گلیمی دزدیدہ پس فرمود آنحضرت کہ وے در آتش دوزخ است مدارج النبوۃ قطعہ صحابی زرہی از خانہ فنادو دز دیدہ مدارج ایضاً صفحہ ۱۹۱ جلد ۲
زناکاریہ	مغیرہ بن شعبہ	یہ صحابی ایام جاہلیت مین بڑے زانی تھے جب مقید باسلام ہوے تو کچھ کچھ اثر باقی رہگیا جسکا ظہور انکے ایام ولایت بصرہ مین پیش آیا کہ ابو بکرہ صحابی وغیرہ نے انکو ام جمیل کے ساتہہ بچشم خود ہا دیکھا اور مقدمہ انکا عدالت فاروقی مین پیش ہوا قالت الشہود عند عمر رایتہ کالمیل فی المکحلۃ یدخل و یخرج الخ شرح نہج البلاغۃ لابن ابی الحدید جزو ۱۲ نقلاً عن المدائنی و انسان العیون للحلبی ۔

نام فرقہ	نام مع المذہب	وجہ تسمیہ وسند انتساب
شطرنجیہ	عمرؓ و ابو ہریرہ	حیوۃ الحیوان مین لب بند السلعوکے کی لغت عقرب مین مذکور ہے کہ تجویز الشطرنج عن امیر المومنین عمر بن الخطاب وابی الیسر و ابی ہریرۃ الخ صفحہ ۱۱۶ جلد ۲
رنگین پوشیہ	طلحہ بن عبید اللہ و زر بن حبیش	طلحہ احرام حج مین لباس رنگین پہنتے تھے جامع الاصول صفحہ ۱۷۱ وابووائل شقیق بن سلمہ اسدی وزر بن حبیش لباس معصفری کے عادی تھے معارف ابن قتیبۃ ۱۵۵ صفحہ
صلیبیہ	معاویہ	یہ خلیفہ صحابی مجتہد اخروقت بنا برعرض مصلحت طبیب نصرانی کے بامید شفا تعویذ صلیبی زیب گلو فرماکر مر گئے محاضرات راغب الاصفہانی
[illegible]	جمہور صحابہ	حدیث امراء سیکون من بعدی دخل علیہم فصدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیسوا منی الترمذی والنسائی والمشکوۃ صفحہ ۲۵۶ اور کتب اصول وہدایہ وغیرہ مین ہے کہ یجوز تقلید الفقہاء من السلطان الجائر کما یجوز من العادل لان الصحابہ تقلدوا من معاویۃ وکان الحق فی ید علیؓ یعنے صحابہ نے خلاف حق کے معاویہ کی بیعت کرلی اور خلیفہ وقت سمجھے مین (باوجود خلافت حقہ جناب ولایتماب کی) ناحق تقلید معاویہ کی جو دعوی خلافت معاویہ کا ازجملہ کذوبات کے تہا اور بیعت اوسکی باتفاق امت اوس وقت مین منکرات سے تھی لہذا اصحابہ مبایعین مصدقین کذوبات ومنکرات خلفاء ثابت ہوئی
طاعنیہ	عمرؓ وعثمان [illegible]	انہون نے زید بن شراحیل کلبی اور اسامہ بن زید کے سردار مقرر فرمانے پیغمبر پر طعن کیا المشکوۃ صفحہ ۵۷۰ اور تحلیل احرام فرمانے رسولخدا پر بالفاظ قبیح تشنیع کی حدیبیہ مین اور نیز حج تمتع

نام فرقہ	نام امام یا رئیس	وجہ تسمیہ و سند انتساب
		فرمانے حجة الوداع مین کما عرفت اور مدارج النبوة مین مذکور ہے کہ حکم عالی چنان صادر شد کہ اعیان مہاجر و انصار مثل ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذوالنورین و سعد بن ابی وقاص و ابوعبیده بن الجراح وغیرہم الا علی مرتضی را رض کہ ہمراہ نکرد دران لشکر ہمراه اسامه باشند و امیری بر خاطر بعض مردم گران آمد کہ غلامی را بر اکابر مہاجرین و انصار امیر گردانید الخ چونکہ یہ بھی حضرات مامور بجیش اسامه ہوئے تھے تو وہ بعض مردم جنکو امارت اسامه گران ہوئی اور طاعن علی النبی ہوئے کما فی حدیث المشکوة یہ ہے رؤس المہاجرین تھے نہ غیر انکے پس یہ طعن انکی مورث شقاق و مظہر علامات نفاق ہو گئے دیکھو ملل و نحل مین بعینہ منقول ہے والمنافقون یتخادعون فیظہرون الاسلام و یبطنون النفاق و انما یظہر نفاقہم فی کل وقت بالاعتراض علی حرکاته صلعم و سکناته الخ یہ اعتراض اور نیز نماز جنازه ابن ابی سلول و دیگر مواقع پر حضرت عمر کے اعتراضات تو رسالتماب پر کرنے مشہور ہی ہین مگر روایت احسان فراموشی اور اوپر طعنہ زنی بکمال پرجوشی ضرور قابل نقل ہے ان عبد اللہ بن عمر قال اخذ عمر جبة من استبرق تباع فی السوق الی قوله فقال له رسول اللہ انما ہذه لباس من لا خلاق له الی قوله ثم ارسل الیه رسول اللہ بجبة دیباج الی قوله فقال عمر یا رسول اللہ انک قلت انما ہذه لباس من لا خلاق له و ارسلت الی ہذه الجبة الخ البخاری کتاب العیدین
حاطبیہ	حاطب بن ابی بلتعہ صحابی بدری	انہون نے بعض احکام راز یہ پیغمبر کی خبر مشرکین قریش کو لکھ بھیجی کہ محمد صلعم کا ایسا اور ایسا ارادہ ہے صحیح مسلم صفحہ ۳۰۲ مہضم شرح مسلم باب فضائل حاطب
غنائیہ و قوالیہ	رئیسہ معاویہ و عمرو بن عاص	ابو برزه سے مروی ہے کہ ہم پیغمبر خدا کے ساتھ تھے جو آواز گانے کی آئی آنحضرت صلعم نے فرمایا دیکھو اسکو ابو برزه کہتے ہین کہ مین بلندی پر گیا یکا یک دیکھا کہ معاویہ و عمرو گا رہے ہین پس مین واپس آیا اور عرض حال

نام فتنہ	نام امام المذہب	وجہ تسمیہ و سند انتساب
		کیا آپنے فرمایا اللہم ارکسہما فی الفتنۃ رکسا اللہم دعہما الی النار مسند ابو یعلی و لآلی مصنوعہ سیوطی
فاسقیہ	ولید بن عقبہ	ہو الفاسق بنص القران فلا یحتاج الی البیان لان اللہ قال فیہ فان جاءکم الفاسق بنبأ الآیہ
فلتتیہ	ابوبکر عتیق خلیفہ	فی حدیث عمر انما کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ الی قولہ ولکن اللہ وقی المسلمین شرہا البخاری۔
قاطعۃ الشجرہ	عمر فاروق	انہوں نے وہ شجرہ جسکے نیچے اصحاب رضوان نے بیعت رسولخدا سے کی تہی قطع کرادیا شرح نہج البلاغہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۹ لابن ابی الحدید وان رسول اللہ صلعم قال ما قال فی قاطع الشجرۃ فتدبر
قاطعیہ الرحم	ابوبکر و عمر	خلیفہ سوم نے فرمایا کہ مین بنی امیہ کے ساتھ صلہ رحم ادا کرتا ہوں اور ابوبکر و عمر نے ایسا نہین کیا جو انکو کرنا لازم تہا تاریخ الخلفاء للسیوطی فی ترجمہ عثمان لہذا شیخین بنابر شہادت خلیفہ ثالث کے قاطع الرحم اور یہ حضرت بوجہ طعن رافضی ثابت ہوئے
قرنیۃ الشیطان	عائشہ صدیقہ	حدیث ابن عمر مین وارد ہے کہ رسولخدا صلعم نے خانہ عائشہ کی جانب اشارہ فرما کر کہا کہ ہذہ الفتنۃ ثلثا من حیث یطلع قرن الشیطان وفی روایۃ خرج رسول اللہ من بیت عائشۃ فقال راس الکفر ہہنا من حیث یطلع قرن الشیطان فی الصحیحین البخاری والمسلم
کذابیہ حدیثیہ	ابوہریرہ و عمرو عاص و مغیرہ بن شعبہ و عروہ بن زبیر	معاویہ نے ابو ہریرہ و عمرو عاص و مغیرہ بن شعبہ و عروہ بن الزبیر کو وضع حدیث پر مقرر کیا کہ منقصت علی مرتضی مین یہ لوگ حدیثین بنایا کرین شرح ابن ابی الحدید صفحہ ۱۹۵

<table dir="rtl">
<tr><th>نام فرقہ</th><th>نام مدار کا مع کنیت</th><th>وجہ تسمیہ وسند انتساب</th></tr>
<tr><td colspan="3">جزو ہم عمر خطاب کو خبر پہونچی کہ ابو ہریرہ غیر معروف حدیثین نقل کرتا ہے فرمایا اے ابو ہریرہ باز رہو ورنہ ضرور مین تجھے دوس کے پہاڑون سے ملحق کردونگا کتاب اصول سرخسیے عن السائب قال سمعت عمر بن الخطاب یقول لابی ہریرۃ لتترکن الحدیث عن رسول اللہ او لالحقنک بارض القردہ رواہ ابن عساکر وشمس الایمہ فی الاصول وابن حاجب فی الشرح المختصر وصاحب کنز العمال اور ابن عمر نے کہا اکثر علینا ابو ہریرۃ یعنے ابو ہریرہ نے حدیثون مین ہم پر بہتات کردی ہے جمع بین الصحیحین للحمیدی فی مسند ابی ہریرہ اور ابن قتیبہ نے کتاب السیاستہ مین اور خلخالی نے مفاتیح مین اور طبرانی نے معجم اوسط مین نقل کیا ہے واما طعنہ علی ابی ہریرۃ تکذیب عمر و عثمان وعلی وعایشہ فان ابا ہریرۃ صحب رسول اللہ نحواً من ثلاث سنین واکثر الروایۃ عنہ صلعم فما انی الروایۃ عنہ صلعم بما لم یوت بمثلہ من صحبہ من اجلۃ اصحابہ والسابقین الاولین و الیہ اتہموہ وانکروا علیہ وقالوا کیف سمعت ہذا وحدک ومن سمعہ معک وکانت عائشہ اشد ہو انکارا علیہ وکان عمر شدیداً علی من اکثر الروایۃ اور عبد اللہ بن عمرو عاص نے یہ حدیث بیان کی کہ سیکون ملک من قحطان پس معاویہ غضبناک ہوئے اور خطبہ مین بیان کیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگون مین سے ایسی حدیثین بیان کرتے ہین کہ انکا پتہ نہ کتاب مین ہی نہ سنت نبی مین پایا جاتا ہے ہرآینہ وہ لوگ تمہارے جہال ہین صحیح بخاری کتاب المناقب اور استیعاب مین بصفحہ ۱۱۰ مذکور ہے ابو محمد البدری الانصاری زعم ان الوتر واجب فقال عبادہ کذب ابو محمد اور بخاری نے باب التناوب فی العلم مین ایک حدیث طویل مین صحابی انصاری کی بہتان فرمائیکو نقل کیا ہے کہ عمر سے اکر کہدیا کہ پیغمبر نے امہات المومنین کو طلاق دیدی جب تحقیق کیا تو کچھ اصلیت نہین تھی ۔</td></tr>
<tr><td>لعبیہ لبھویہ</td><td>ابوہریرہ وعائشہ</td><td>یہ سہ دبازی کی جو شطرنج و گنجفہ و چوسر کے علاوہ ہے کھیلا</td></tr>
</table>

وجہ تسمیہ و سند انتساب	نام امامہ المذہب	نام فرقہ
کرتے تھے نہایہ ابن اثیر و مجمع البحار گجراتی حضرت عایشہ گڑیان کہیلا کرتی تہین البخاری و مدارج النبوۃ صفحہ ۵۵۵ جلد دوم آنحضرت فرمود اینہا چیست گفت دختران من ـ پس یہ لعبانین بلکہ شعبہ [illegible]		
آیہ کریمہ واذا رؤا تجارۃ او لہواً انفضوا الیہا بیان اسکا صدر مین مذکور ہوا۔	صحابہ مصلئین	[illegible]
عثمان غنی نے ابن عوف سے اعتزال کیا یہ بوجہ مہاجرت و اعتزال کے ہوئے کما عرفت اور ملل و نحل مین صفحہ ۱۵ پر مذکور ہے والذین اعتزلوا الی جانب فلم یکونوا مع علیؑ فی حروبہ ولا مع خصومہ	عثمان غنی جمہور صحابہ	معتزلہ
وقالوا لا ندخل فی غمار الفتنۃ من الصحابۃ عبد اللہ بن عمر و سعد وقاص و محمد بن مسلمہ و اسامہ بن زید (کما عرفت و ستعرف)		
یہ ایام بلوہ مین ۔ بہ یوم تک فاقد شرائط خلافت اور ساقط الامامۃ اور ساکت از دعوے زعامت و ریاست شرعیہ	عثمان غنی	[illegible]
رہے کما روی الواقدی صلی عثمان بعد ما وثبوا بہ فی المسجد شہراً کاملاً ثم منعوہ الصلوۃ وصلی بالناس امیرہم الغافقی وروی المدائنی کان عثمان محصوراً محاطا بہ وہو (الغافقی) یصلی بالناس فی المسجد واہل مصر والکوفۃ والبصرۃ والحاضرون لہ یصلون خلفہ وہم ادق عینیہ من التراب قال ابو جعفر فی التاریخ فکان حصارہ اربعین یوماً شرح ابن ابی الحدید علیٰ نہج البلاغہ جلد اول صفحہ ۸۹		
یہ کہتے تھے کہ مین محمد صلعم کو جسطرح لکھوانا چاہتا تھا پھیر دیتا تھا وہ کہتے تھے کتابت قرآن مین علیم حکیم مین لکھدیتا تھا علیم حکیم استیعاب صفحہ ۳۹۲ پس اس منافق جاحد کو عثمان نے امیر مصر و امام الجماعۃ بنایا کما فی کتب السیر	عبداللہ بن سعد بن ابی سرح	سعدیہ

نام فرقہ	نام امام المذہب	وجہ تسمیہ وسند انتساب
مفطریہ	عمر بن خطاب چنانچہ کتاب الاربعین شریف	یہ ماہ رمضان مین روزہ نہین رکھتے تھے فی کتاب الاربعین لاسعد بن ابراہیم الاربلی الحنبلی وبغیة الوعاة سیوطی واوائل العسکری
		وکان انس لایطیق الصیام فی شہر رمضان ولا فی غیرہ من حرارة لبطنہ وعن انس قال فلما کان
		بعد یوم السقیفہ استشہد نی علی ع یوم البساط فقلت انی انسیت قال علی ع ان کنت کتمتہا بعد وصیة
		رسول اللہ صلعم فرماک اللہ ببیاض وجہک ولظی فی جوفک وعمی بصرک فبرصت ولظی جوفی وعمیت
محیلیہ مکیدیہ حیلہ جو کید جو ورزا	معاویہ بن ابی سفیان و عمرو عاص	قال الجاحظ انما غلب معاویہ علیا بالحیلة حلّ او حرم المحاضرات للراغب الاصفہانی یعنی معاویہ حیلہ سے علی پر غالب آیا بلا لحاظ حرام وحلال کے
محرقیہ	عثمان محرق القرآن	فی حدیث الزہری اذا نسخوا الصحف فی المصاحف ارسل (عثمان) الی کل افق بمصحف وامر بما سوی ذلک من القرآن
		فی کل صحیفة ان یحرق البخاری فلما فرغ عثمان من المصحف کتب الی اہل الامصار انی قد صنعت کذا
		وکذا ومحوت ما عندی فامحوا ما عندکم والمحو اعم من ان یکون من الغسل او التحریق واکثر الروایات صریحة
		فی التحریق فتح الباری والیضاً وامرہم ان تحرقوا الکل مصحف یخالف المصحف الذی ارسل بہ قال ابن
		ابی داؤد فذلک الزمان حرقت المصاحف بالعراق بالنار فتح الباری
ایضاً	ابوبکر محرق الاخبار	اولیات خلیفہ اول سے یہ ہی کہ انہون نے احادیث نبوی کو عائشہ سے لیکر جلا دیا کنز العمال ومستدرک الحاکم وریاض
		النضرة للطبری
مانعیة الروایة	ابوبکر صدیق و عمر فاروق	انہون نے صحابہ کو نقل احادیث پیغمبر سے منع کیا کما مضیٰ ذکرہ مفصلاً تذکرة الحفاظ جلد اول صفحہ ۳ وجلد ۳ صفحہ ۱۶۲ وتاریخ ابن کثیر
معزولیہ	ابوبکر عتیق	عن علی ع قال لما نزلت عشر آیات من براءة وعاد (النبی) ابابکر

نام فرقہ	نام امام یا رئیس	وجہ تسمیہ وسند انتساب
		لیقراہا علے اہل مکۃ ثم دعانی فقال لے ادرک ابابکر فحیثما لقیتہ فخذ الکتاب منہ ورجع ابوبکر مسند احمد یعنے رسولخدا نے ابوبکر کو اہل مکہ کی طرف بھیجا تاکہ آیات براۃ اونکو سناوی کہ عہد منتقض ہوگیا پھر جناب امیر کو حکم دیا کہ ابوبکر سے وہ کتاب لیکر تم اہل مکہ کو اس سے مطلع کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ابوبکر کو بحالت معزولی رجعت قہقری کرنی پڑی
ماشئتمیہ	اصحاب بدر	قرآن مین تو بعنوان تہدید کے اعملوا ماشئتم بما تعملون بصیر آیا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یامر بالفحشاء والمنکر مگر معتقدین نے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے حاطب کی غمازی پر کہ اطلع اللہ علے اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم اس حدیث کے معنے تحریفی نے عام فائدہ اسقدر پہونچایا کہ حضرات صحابہ باجمعہم نے سودخوری وشرابخواری وسایر معاصی کو پیشہ اپنا کرلیا احیاء العلوم کما ذکرت فی الربوائیہ حتے کہ اسی بناء معنے عموم پر مفاد انی شئتم کو محمول فرماکر وطے فے الادبار کو جائز کرلیا فی تفسیر الدر المنثور عن ابن عمر قال انما نزلت فی اتیان النساء ادبارہن جلد اول پارہ ۲ صفحہ ۲۶۵
مغازیہ	جمعیت صحابہ	زبیر بن عدی کہتے تھے کہ مینے اٹھارہ صحابیون کو رسولخدا کے دیکھا اونمین کوئی ایسا نہین تہا جو خریداری لحم مین غبن نکرتا ہو اور احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۸۰ اور عمر خطابی ابوموسے اشعری اور عمر عاص و ابوہریرہ کو جو عوامل الصارتھے بعلت غبن وخیانت کے معزول کیا کنب السیر
مزامیریہ یا صوتیہ	ابوموسی اشعری	عن ابی موسی قال لے رسول اللہ لو رایتنے البارحۃ وانا استمع لقراتک لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داؤد جامع الاصول صفحہ ۱۶۰ جلد ۲
بیعت شکن [illegible]	انصاریین واولیاء	انہون نے خبر بیعت سعد بن عبادہ سنکر سقیفہ کیطرف ایسی بھاگ لگائی کہ تجہیز وکفن ودفن پیغمبر سے بالکل منحرف ہوگئے اور خلاف معاہدہ بیعت کے جو رسولخدا سے کیا تہا کہ لا ننازع الامر اہلہ کما فی الصحیح لمسلم فی کتاب الامارۃ

نام فرقہ	نام امام مع کنیت	وجہ تسمیہ و سند انتساب
		نزاع ہوئے تاریخ مختصر فی اخبار البشر ماخوذ از کامل ابن اثیر مین انکی مبادرت کو بدین لفظ لکھا ہے وبادروا سقیفہ بنی ساعدہ فبایع عمر ابا بکر اور جو نزاع امر خلافت مین کیا اور ابن عبادہ کو برا کہا وہ مشہور و معروف ہے اور عقائد نسفیہ مین اس مبادرت کو بدین عبارت نقل کیا ہی قد جعلوا اہم الواجبات بعد وفات النبی نصب الامام حتے قدموہ علی الدفن اور استیعاب مین ذکر انصراف خلافت کا ترجمہ عتبہ بن ابی لہب مین بدین قول مذکور ہے ؂ ماکنت احسب ان الامر منصرف عن ہاشم ثم منہم عن ابی حسن
محرمیہ متعۃ النساء	عمر فاروق عادل	اول من حرم المتعہ تاریخ الخلفاء فی اولیات عمر قال ابن عباس رحم اللہ عمر لولم یحرم المتعہ مازنی الا شقی تفسیر درمنثور صفحہ ۱۴۱ جلد ۲
منقصہ مصطفے	عمر صحابہ تابع شیخین جمہور	یہ حضرات جانبازی مین ہر جگہ سے بہاگی بدر کبری مین آنحضرت صلعم کے طلب مشورت فی المحاربہ مین بقولہ انہا قریش وعزہا واللہ ماذلت منذ عزت ولا امنت منذ کفرت واللہ لا تسلم
		عزہا ابدا الخ کے مقاتلت سے خوف دلایا کما فی المغازی الصادقہ للواقدی جب یہ آیہ وان فریقا من المومنین لکارہون آیا اور اعراض کرنا جناب رسالت کا کلام کراہت آمیز و خشیت خیز صدیق وفاروق سے حدیث مسلم و ابوداؤد مین اور دعا خیر کرنا حضرت نبوی کا مقداد بن عمر کو جو خطاب مشورت طلبی مین مقصود نہین تھے اونکے جواب استشارت پر بقولہ یا رسول اللہ امض لامر اللہ فنحن معک الخ کے روایت واقدی و علامہ زمخشری صاحب کشاف و قاضی بیضاوی سے ثابت ہی جس سے ظاہر ہوا کہ شیخین نے جو کچھ بھی طلب مشورت پر جواب آنحضرت کی خدمت مین عرض کیا وہ خلاف منشاء رسالت تہا اگرچہ معتقدین من قبل انفسہم اونکے جواب کو احسن و مستحسن سے تعبیر کرین کیونکہ سوائے اعراض پیغمبر کے اونکی جوابین کیسے تحسین و دعائے صلعم کو نقل نہین کیا ہے اور شیخین نے وقت مبارز طلبی

نام فرقہ	نام بانی	وجہ تسمیہ وسند انتساب

قریش کے صف میدان مین مبادرت نمائی ہرچند کفار مقاتلت کے لئے اپنے کفو کو ہی طلب کرتے رہے کما فی کتب السیر اور احد سے بگٹٹ بھاگے کما فی التفسیر الکبیر والدر المنثور صفحہ ۸ جلد ۲ وکتب ازالۃ الخفاء وحبیب السیر والمغازی الصادقہ صفحہ ۳۰۶ اور سریہ وادی الرمل مین سردار لشکر ہو کر پسپا ہوئے کما فی حبیب السیر اور غزوہ احزاب مین خندق سے باہر نہ گئے اور خیبر مین نہ ٹھہرے کما فی ازالۃ الخفاء صفحہ ۲۵۶ و ۹۴ ومطالب السئول صفحہ ۱۳۶ ومغازی الرسول صفحہ ۳۱۲ اور حنین مین تو فرارات متوالیہ کا خاتمہ ہے کردیا روایت فتح الباری فی کتاب الغزوات لما فر الناس یوم حنین جعل النبی یقول انا النبی الی قولہ فلم یبق معہ صلعم الا اربعۃ نفر ثلاثۃ من بنی ہاشم ورجل من غیرہ علی والعباس بین یدیہ وابوسفیان بن الحارث اخذ بالعنان وابو معاویہ بالجانب الایسر وہکذا فی مواہب لدنیہ وتاریخ الخمیس وشرح التجرید للقوشجی صفحہ ۳۷۱

نواصب	عمر وابوبکر وعبدالرحمن بن عوف وغیرہ	کتاب مواقف قاضی مین مذکور ہے کہ معاقدت بیعت عمر پر خلافت ابوبکر کے اور معاقدت بیعت عبدالرحمن پر خلافت عثمان کے حاصل ہوئی تو یہ دونو ناصب الخلیفتین ہوے اور انکی پیرو

نواصب کھلائے کما فی کتاب الغنیۃ وتسمیہما (اہل السنۃ) الرافضۃ ناصبیۃ لقولہما باختیار الامام ونصبہ بالعقد صفحہ ۵۹ للغوث الجیلانی

نہابیہ	گروہ صحابہ	عرباض سے روایت ہے کہ جنگ خیبر مین صحابہ نے دست غارتگری کشادہ کیا مویشی خیبریونکی ذبح کر ڈالی اور درختوں کے پھل کھا گئے اور اونکی عورتون کو زدوکوب کیا فغضب

رسول اللہ صلعم وقال یا ابن عوف ارکب فرسک ثم نادان الجنۃ لا تحل الی قولہ وان اللہ تعالی لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اہل الکتاب الا باذن ولا ضرب نساہم ولا اکل ثمارہم اخرجہ ابوداؤد وجامع الاصول صفحہ ۱۵۶

نام فرقہ	نام امام فرقہ	وجہ التسمیہ وسند انتساب
خبیثیہ عمال کوفی	عبداللہ ابن زبیر وغیرہ	عبداللہ بن زبیر نے عثمان بن حنیف صحابی جلیل عامل کوفہ کو دار الامارہ مین گھسکر گرفتار کرلیا اور بیت المال غارت کیا اور چالیس مسلمانون کو جو محافظ تھے قتل کرڈالا ۔ استیعاب ترجمہ حکیم بن جبلہ صفحہ ۱۲۳ قد روی انہ لما غدر ابن الزبیر بعثمان بن حنیف فقتل [illegible]
منجمیہ	عمر فاروق وغیرہ	یہ خلیفہ مستجاب الدعوات بطریقہ کرامت وثیقہ بغرض دعا استسقا داخل مسجد ہوئے اور منبر پر گئے اور بلا ذکر استغفار کے کچھ سوچ سمجھکر اوتر آئے انسے کہا گیا کہ کس وجہ سے دعا طلب باران کی نہین کی فقال لقد استسقیت بمجادیح السماء، یعنے مینے نجوم آسمانی سے باران کو طلب کیا ہے لہذا خدا سے ضرورت استغفار و استسقا کی نہین دیکھی شرح ابن ابی الحدید علے نہج البلاغہ جزو ۱۲ صفحہ ۷۰ اور ابن عباس سے جامع الاصول مین صفحہ ۱۲۲ پر مذکور ہے کہ فرمایا کہ عہد رسالت مین بارش ہوئی بعض لوگون نے تو کہا کہ یہ رحمت خدا ہے اور بعضون نے کہا کہ لقد صدق نوء کذا وکذا یعنے نجوم کی تاثیر سے بارش ہوئی ہے پس خدا نے نازل کیا آیہ فلا اقسم بمواقع النجوم الی قولہ تجعلون رزقکم انکم تکذبون اس روایت سے ظاہر ہوا کہ عہد رسالت مین بھی صحابی نجومی المذہب تھے جنکی تکذیب اس آیہ مین وارد ہوئی مگر عجب ہے خلیفہ سے کہ بعد اس تنبیہ و تکذیب کے بھی اپنے عقیدہ سے نہین ٹلے اور نجوم سماء سے ہی طالب بارش رہے عجب نہین کہ قائل لقد صدق نوء کذا وکذا کے عہد رسالت مین یہ ہی حضرت ہون۔
نخاسیہ	عثمان غنی	لمبنی داڑہی نعثل نام کا ایک یہودی تہا ام المومنین انکو بر طبق مشابہت ریش اوس یہودی کے نعثل کہا کرتی تہین چنانچہ قولہا اقتلوا نعثلا

نام فرقہ	نام امام المذہب	وجہ تسمیہ وسند انتساب
		فقد کفر السنان العیون الحلبی وتذکرہ خواص الائمہ سبط ابن الجوزی و النہایہ ابن اثیر مین مذکور ہی اور مقولہ ہشام بن عبد الملک شرح نہج البلاغہ ابن الحدید مین بصفحہ ۲۸۲ جلد ۲ جزو ۱۸ یہ مروی ہے ان حمق الرجل یعرف بخصال اربع طول لحیتہ وبشاعۃ کنیتہ ونقش خاتمہ وافراط نہمہ اور مقولہ سالم بن ابی حفصہ میزان الاعتدال مین یہ منقول ہے کہ ذالحیۃ طویلۃ احمق بہا من لحیۃ
نباشیہ	معاویہ	انہون نے قبور شہداء کو بحیلہ اجراء نہر کے کھودوا ڈالا کتاب وفاء الوفی وصفوۃ الصفوۃ وحلیۃ الاولیاء وجذب القلوب وغیرہا
ناظریہ الی [illegible]	جماعت صحابہ مصلین	زن جمیلہ کے آگے پیچھے نماز مین اوسکے اندام نہانی دیکھنے کو جماعت عدول صحابہ کی کھڑی ہوتی تھی کما مضی علی الصفحہ ۱۰۹ عن الترمذی والنسائی
ناکحیہ فی العدۃ	خالد بن ولید	انہون نے مالک بن نویرہ کو قتل کر کے اوسی شب مین اوسکی زوجہ سے نکاح کرلیا بلا انتظار منقرض ہونے زمان عدہ کے لہذا دربار خلافت سے انکو خطاب سیف اللّٰہی کا ملا فبلغ عمر قتلہ مالک وتزوجہ امراتہ فقال لابی بکر انہ قد زنی فارجمہ کنز العمال تبویب جمع الجوامع للسیوطی
[illegible]	عثمان غنی	حکم بن العاص طرید النبی اور الوزغ ابن الوزغ مروان کو مقرب خلافت کیا اور عبد اللہ بن ابی سرح مرتد اور ولید بن عقبہ فاسق القران وغیرہما فساق کو امیر اہل امصار وامام الجماعۃ اہل دیار مقرر کیا کما فی کتب السیر والاستیعاب
[illegible]	امیر المومنین	خیر البریت (یا علی) وشیعتک فی الجنۃ وقال ابن طلحہ فی مطالب السئول

وجہ تسمیہ و سند انتساب	نام مؤسس مذہب	نام فرقہ

اما الشیعہ فانتسابہم الیہ عہ فظاہر صفحہ ۹۰ ۔ وقال المحقق الدوانی شارح المقاصد فانہم (الفرقۃ الاشعریۃ) یتمسکون فی عقائدہم بالاحادیث الصحیحۃ المرویۃ عنہ صلعم وعن اصحابہ الی قولہ لامع النقل من غیرہم کالشیعۃ المتبعین بما روی عن ائمتہم لاعتقادہم العصمۃ فیہم وقال الشہرستانی صاحب الملل والنحل ان اباعبداللہ جعفر بن محمد الصادق فہو ذو علم غزیر فی الدین الی قولہ وقد اقام المدینۃ مدۃ تفید الشیعۃ المنتسبین الیہ ویفیض المحالین لہ اسرار العلوم ۔ اور صاحب جامع الاصول نے مجدد مذہب شیعہ امام محمد باقر وامام علی الرضا علیہما السلام اور محمد بن یعقوب کلینی صاحب کافی اور سید مرتضی علم الہدی کو لکھا ہے ۔ اور اہلسنت کے مجدد فقہاے حنفیہ وشافعیہ وغیرہما کو نقل کیا ہے کما فی تحفہ اثنا عشریہ وقال صاحب حیوۃ الحیوان ولہذا قیل لہ (ای الامام علی النقی) العسکری وہو احد الائمۃ الاثنی عشر علی مذہب الامامیۃ یعنی آنحضرت بنا بر مذہب امامیہ کے ایمہ اثنا عشرے ہیں نہ بروے اعتقاد اہلسنت ۔

اور جو عقائد مذہب شیعہ مین جواز تقیہ ومتعہ واعتقاد برجعت وعمل بارسال یدین فی الصلوۃ وتبرا وغیرہ کو انگشت نما کیا جاتا ہے تو یہ تمام تر خصائص وآثار وسیر وعقائد صحابہ کبار سے (باوجود اہتمام اخفاے حق واماتت صدق واحیاء باطل وتشریع بدعت کے) ہنوز ثابت ہین پس یہ خصائص شیعہ ہی نہین بلکہ اپر تہجین کرنا بعینہ صحابہ عظام پر طعن کرنا ہے ۔ دیکھو تقیہ تو آیہ منہم تقاۃ سے کما قال البخاری فی صحیحہ فی کتاب الاکراہ وہی التقیہ اور حدیث مرتضوی لا دین لمن لا تقیۃ لہ سے کما فی کتاب الفردوس للدیلمی اور جواز متعہ کا آیہ فما استمتعتم سے اور حدیث صحیح مسلم عن جابر قال کنا نستمتع بالقبضۃ من التمر والدقیق علی عہد رسول اللہ وابی بکر حتی نہی عمر فی شان عمرو بن

حدیث سے ثابت ہین اور کتاب الاصابہ ترجمہ سلمہ بن امیہ بن خلف مین مذکور ہے قال ابن حزم
فی کتاب المحلی ثبت علی تحلیل المتعۃ بعد النبی صلعم من الصحابۃ ابن مسعود وابن عباس
وجابر وسلمۃ ومعبد ابنا امیۃ بن خلف وذکر آخرین انتہے اور قول عمر متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما متعۃ الحج ومتعۃ النکاح نے کما فی التفسیر الکبیر للرازی
اولٹی ازار گلے مین پہنا دی کہ طاعنین خود ہدف طعن ہو گئے اور اعتقاد برجعت مین سوائے
آیات کثیرہ کے مذہب ابو طفیل صحابی بن عامر کا اصحاب السنن کیلئے واجب التسلیم ولازم العقیدہ
ہے کہ معارف مین ابن قتیبہ نے نقل کیا ہے ابو الطفیل عامر بن واثلہ رأی النبی صلعم
وکان آخر من راٰہ موتا وکان یؤمن بالرجعۃ اور ارسال الیدین فی الصلوۃ کو بعمل صحابی احد العبادلہ
صاحب الدراسات اللبیب نے لکھا ہے والارسال ہذا لم یتفرد بہ مالک فقد جاء فیہ الآثار عن
سلف التابعین روی جملۃ من ذلک الامام ابو بکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ وفی اثر عن عبد اللہ
بن الزبیر مرفوعا بعمرو بن دینار قال کان ابن الزبیر اذا صلی یرسل یدیہ اور مخفی نرہے کہ سنن
ابی داؤد مین ابن عباس سے مروی ہے کہ قال انی احببت ان انظر الی صلوۃ رسول اللہ صلعم
فاقتد بصلوۃ عبد اللہ بن الزبیر صفحہ ۱۰۹ فقد بر اور عبد اللہ بن الزبیر وعبد اللہ بن العباس از جملۂ ہادیان
کما فی الاصول اور ابن واثلہ صحابی بحکم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کما فی المشکوۃ جائز
الاقتدا و واجب الطاعۃ ہین ۔ اور تبرا تو جابجا مآثر صحابہ مین مذکور ہوا ہے جو محتاج اعادہ واسناد
کے نہین اور حقانیت مذہب اور نجات ابدی کے لئے بعد دریافت حدیث ستفرق امتی علی
ثلاث وسبعین ملۃ کے بس یہی حدیث نجوم اور حدیث سفینہ قول فصل ہے کہ آنحضرت صلعم نے
اون تہتر سے تہتر فرقون مین متمسکین ثقلین وراکبین سفینۂ اہلبیت کو ہی ناجی فرمایا ہے اور اصحاب

کالنجوم کے تشتت و اختلاف مذہبی و تفرق امتی کو حدیث نجوم مین حالی فرمایا ہے اس اشارت سراسر بشارت کو وہی ادراک کرسکتا ہے جسکو جذبہ حقانیت ہو اور حمایت تعصب سے مبرا ہووے اور جبکہ خلیفہ اول ابوبکر صدیق کی تصدیق عطے اختلافات بین روایات الصحابہ اور حکم امتناع نقل احادیث مین اوس گروہ عدالت پژوہ صحابہ کی شانین اور وصیت تمسک باحکام قرآن موئد اس تحقیق انیق کے ہے کما رواہ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ فی ترجمتہ تو اب صحابہ کے حصار عدالت کیلئے یہ اہتمام کہ اینٹ لاؤ گارا لاؤ اور یہ پکار کہ لیجیو اور دیجیو اور یہ اہتمام اور وہ انتظام کسقدر فضول کام اور خیال خام ہے کہ مرمت سازان سقیفہ بھی ساخت پرداخت کرتے کرتے پست آگئے ہین اور تاویلات کرتے ہین جو نہین ہوسکتی رخنہ بندی فرماتے ہین مگر جبتق ہین کہ کھلے جاتے ہین دیکھو صحابہ عدول اپنی اکثار روایات بلکہ مطلق نقل حدیث نبوی سے بحکم شیخین خلیفتین ممنوع کی گئی کما عرفت مکرراً اور ایک حدیث صحیح مسلم کے شروع مین مذکور ہے کہ حدثنی محمد بن ابی عتاب قال اخبرنی عفان عن محمد بن یحیی بن سعید القطان عن ابیہ قال لم نر الصلحین فی شئ اکذب منہم فی الحدیث قال ابن ابی عتاب فلقیت انا محمد بن یحیی ابن سعید القطان فسألتہ فقال عن ابیہ لم تر اہل الخیر فی شئ اکذب منہم فی الحدیث قال المسلم یقول یجری الکذب علی لسانہم ولا یتعمدون الکذب ملخص یہ کہ ہمنے صالحین کو کسی شے مین زیادہ جھوٹ بولتے ہوے نہین دیکھا مگر حدیث مین مسلم فرماتے ہین کہ کذب اونکی زبان پر جاری ہوجاتا ہے اور وہ قصد جھوٹ کا نہین کرتے انتہے پس مراد صالحین سے صحابہ ہون یا تابعین یا محدثین مگر اس تاویل کلیل نے ارتکاب منکرات پر معذرت کا حیلہ خوب پیدا کردیا ہے کہ تیجا فور الخمر فی خمرتہم وکانوا لا یتعمدون الشرب و یدخل ذکورہم فی ثقبات الزنا تہ و انہم کانوا لا یتعمدون الزنا لا حول ولا قوۃ الا باللہ

بہر نحو ایسی تاویلات سے اونکی اکاذیب بے ساختہ کو حدیث پیغمبر اور اونکے منکرات کو سنت نبی کے برابر باور کرلینا اور اونکے وسائل کو اپنی نجات کا مدار سمجھہ لینا العبد اعتراف یجری الکذب علے لسانہم کے جان بوجہ کر اپنے کو مغاک ضلالت مین گرا دینا ہے اور جبکہ خود حضرات صحابہ نے باہم ہرگز تکذیب اور تفسیق اور تکفیر مین کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکھا اور ایک دوسرے کو لعن و تبرا سے سرفراز کرتا تہا وطعن وطنز سے یاد فرماتا رہا تو اب اصحاب السنۃ والجماعۃ کے تعدیل بقولہم الصحابۃ کلہم عدول نظر عدالت شعار و مین کہانتک قابل پذیرائی کے ہوسکتی ہے اگر اصحاب السنۃ سچے پیرو سنت صحابہ کے ہین تو بتقلید صحابہ مکفرین ومکذبین وطاعنین ولاعنین کی اون سیرتون کو داخل سنت گردانین والا فلا اہل السنۃ عبدالحمید بن ابی الحدید نے جو شیخ ابو الفتح ابن الجوزی سے نقل روایت مین مجاز ہے کما اشار الیہ فی اواخر الجزو الثانی عشر من شرحہ علے نہج البلاغۃ بیسوین جلد شرح مذکور مین مطاعن الصحابہ علے الصحابہ کو مفصلاً نقل کیا ہے جسمین سب وشتم کے بر دیگرے مذکور ہین مگر یہانپر ترک اختلافات اجتہادی حضرات صحابہ کے وہ زلزلہ عظیم وافتاد جسیم کو مختصر جدول مین دکھلایا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ابنیۂ عدالت صحابہ عظام کی جڑ سے اوسی زمانہ مین برکندہ ہوگئی تہین اور اونمین ترمیم اور درستی کا موقع باقی نہین رہا تہا اور اب ازسر نو حصار تعدیل کا بلا بنا رجدید کے کب قایم ہوسکتا ہے جبکہ بمصداق یخربون بیوتہم کے خود حضرات صحابہ نے اپنے عہد مین اوسکو خراب کرچکے اور چٹیل میدان دیکھلا چکے ہین

جدول صحابہ کی باہمی مطاعن وتکذیب مین دکھلائی جاتی ہے جس سے زلزلہ عظیم عدالت صحابہ عظام مین نظر آئے گا اور پورا نقشہ مقاد انقلبتم علے اعقابکم کا چشم دکھلائی دیگا۔

جدول مختصر مطاعن و تکذیب صحابہ عظام مین ہی جو بعضہم علی البعض متصدی ہوئے ہین

	نام طاعنین بر ابوبکر صدیق	حوالہ اسناد و شواہد - حرف شین علامت شرح ابن ابی الحدید بر نہج البلاغہ درج علامت جزو و ہندسہ متعلق صفحہ
۱	قوم انصار	انہون نے روایت ابوبکر الائمۃ من قریش کے بروز سقیفہ تکذیب فرمائی ش ج ۲۰
۲	قبیلہ بنی یربوع	انہون نے ابوبکر کو مبدع و مرتد جانکر زکوۃ حوالہ نہین کی لہذا منکر زکوۃ کو ہی مرتد قرار دیدیا کما مضے بر صفحہ ۱۰۰ از کتاب محلی لابن حزم
۳	امیر المومنین و	حدیث عمر فرایتماہ کاذبا آثما غادرا خائنا کما فی المسلم سے ثابت ہی کہ یہ اونکو بہت برا جانتے تھے
۴	حضرت عباس	
۵	مہاجرین	انہون نے خلافتنامہ ابی بکر بحق عمر پر کہا کہ اے ابوبکر تم کیا خدا کو جواب دوگے جو تمنے ہم پر فظ غلیظ کو خلیفہ مقرر کیا تاریخ الخلفاء، تاریخ خمیس ریاض النضرہ استیعاب مستدرک ترمذی
۶	ابو سفیان بن حرب	انہون نے حضرت علی سے کہا کہ خلافت ذلیل ترین قریش مین کیون جانے دی یعنی ابوبکر اذل قریش ہی تاریخ الخلفاء
۷	سعد بن عبادہ	انکا بیعت نکرنا تو مشہور ہے پس یہ ضرور ہے کہ اونکی خلافت کو یہ ناحق جانتے تہے
۸	جماعت بنی ہاشم	انہون نے ۶ ماہ تک جو بیعت خلیفہ نہین کی کما فی البخاری تولامحالہ یہ اونکی خلافت خلاف حق کے مذموم سمجھتے تہے قول فضل بن عباس انما اخذتم الخلافۃ النبوۃ ونحن اہلہا ش ج ۵ صفحہ ۸۰ ۲ شاہد اسکا ہے
۹	بعض صحابہ	یہ صحابہ اکثر منکر حق خلافت ابی بکر سے تہے کما مضے فی بحث الاجماع

حوالہ اسناد و شواہد حرف شین علامت شرح ابن الحدید بر نہج البلاغہ و ح علامت جزو و ہندسہ متعلق صفحہ	نام صحابہ کبار مطعون
سند مذکور الصدر	سلمان فارسی
سند مذکور الصدر	عمار یاسر
سند مذکور الصدر	مقداد بن عمرو
انکے اشعار محدث روضۃ الاحباب نے نقل کی ہین کہ اذا نحن بایعنا علیاً فحسبنا ابوحسن فما نخاف من الفتن وجدناہ اولی الناس انہ اطب قریش بالکتاب والسنن الخ	خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین
اپنی طعن صحابہ ثلاثہ پر مذکور ہوا ہے کہ اونکی جبن و مفضولیت کی طرف اور نعش نبی کے چھوڑ جانے کا اشارہ ہی	
یہ مع صحابہ اربعہ موصوفہ خلافت کو حق جناب امیر کا اور متصرف کو متملک جانتے تہی کما ذکرت من تاریخ اخبار مختصر فی احوال البشر سابقاً فی بحث الاجماع	خالد بن سعید العاص
ایضاً	براء بن عازب
ایضاً	ابی بن کعب
بریدہ علمی ترتیب داشتہ بمدینہ آورد و بر در سرائے مرتضیٰ علی نصب کرد عمر خطاب بر آن معنے وقوف یافت و با او خطاب کرد کہ خلق با ابی بکر بیعت کردہ اند تو چرا مخالفت میکنی بریدہ جواب داد کہ ما بغیر صاحب این بیت با دیگرے بیعت نمیکنیم الخ روضۃ الصفا	بریدہ بن الحصیب الاسلمی
یہ جملہ منحرفین خلافت ابوبکر سے ہین ش ج ۵ کان فروہ ممن تخلف عن بیعۃ ابی بکر کما عرفت	فروہ بن عمرو الانصاری
بعد یوم سقیفہ جب باہم مہاجرین و انصار کے در باب خلافت مکرر نزاعات و مشاجرات	زبیر بن [illegible]

زید بن ارقم مذکور	ومفاخرات ہوئے کما مضی ذکرہا اشارۃً تو اونہون نے کہا کو طالب ہذا الامر علی بن ابی طالب لم ینازعہ فیہ احد بدین مقصود کلام کہ ابوبکر کا خلیفہ ہونا البتہ موجب مناقشہ فی الاستحقاق ہے
معاویہ بن ابو سفیان برا ابوبکر	انہون نے جواب مین محمد بن ابی بکر کے لکھا کہ وعلی ذو سوابق مبارکات حتی کان اول خلیفۃ وثب علیہ وابتزہ حقہ ابوک فان ما نحن فیہ صوابا فابوک اولہ وان یکن خطاء فابوک سببہ کتاب ابن خلیہ فی محاسن مصر والقاہرہ یعنے علی صاحب سوابق مبارکہ ہین حتے کہ ابوبکر نے اونپر غالب آکر حق اونکا لےلیا پس اگر ہم صواب پر ہین تو تیرے باپ ابوبکر نے اسکی ابتدا کی اور اگر ہم خطا پر ہین تو تیرا باپ اسکا مبدع وموجب ہے
عثمان بن عفان برا ابوبکر	انہون نے شیخین کو قاطع الرحم بتلایا کما مضی من تاریخ الخلفاء وقال مخاطبا لابن عباس ولقد علمت ان الامر لکم ولکن قومکم دفعوکم عنہ واختزلوہ دونکم الخ موفقیات ابن بکار ش ج ۹ یعنے مین خلافت کو تمہارا حق جانتا تہا اور ہون لاکن تمہاری قوم نے تمکو اوس سے دفع کردیا اور تمہارے غیر کو دیدی
رجل من الصحابۃ برا ابوبکر	اسنے بحضور پیغمبر کے ابوبکر پر گالیون کی بوچہار فرمائی اور رسول خدا صلعم سنتے رہے مشکوۃ صفحہ ۴۵۳ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ سب الشیخین کفر اور حد شتم جناب شیخ الشیوخ الثلاثہ مفتعلات اہل ہوا سے ہے اور انکی بحضور پیغمبر بس اسقدر وقعت تہی کہ شاتم پر حد شتم جاری ہو
امام حسن مجتبے ع برا ابوبکر	قال انزل عن مجلس ابی تاریخ الخلفاء یعنے میری باپ کی جگہ منبر پر سے نیچے اوتر
عامۃ المہاجرین وجل الانصار برا ابوبکر	کانوا لا یشکون ان علیا ہو صاحب الامر بعد رسول اللہ ش ج ۱۰۰ من کتاب محمد بن اسحاق عالم السیر
ابوبکر خود	قال اقیلونی اقیلونی وعلی فیکم اقیلونی فان علیا احق منی بہذا الامر کما مضی

ابوبکر خود مذکور	من کتاب الفضائل الحکیم الترمذی محمد بن علی
نام طاعنین عمر فاروق	حوالہ اسناد شواہد شرح علامہ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ و علامہ استیعاب
اسماء بنت عمیس	قالت کذبت یا عمر واللہ کنتم مع رسول اللہ یطعم جائعکم و یعظ جاہلکم الخ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ شرح نووی یعنی سبقت مہاجرین مین تو نے جھوٹ کہا تم لوگ پیغمبر کے ساتھ تھے کہ وہ تمہارے بھوک تنگی کی خبر لیتے تھے یعنی تم نے اس لالچ مین ہجرت اختیار کی ہے بہر نوع اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ خلافتماب کے اواخر زمانہ رسالت تک بس یہ قدر تھی کہ لوگ انکو کاذب بتلاتے تھے
ابی بن کعب	قال اخذتہا من فی رسول اللہ ولیس لک عمل الا الصفق بالبقیع کنز العمال کتاب الاذکار باب ۲ لواحق فصل ۴ من ابن مردویہ یعنی مینے قرآن پیغمبر کے موتہہ سے اخذ کیا ہے اور تمہارا کوئی عمل نہین ہوا مگر بقیع مین زمانہ رسالت کے دلالی کرنا
عمار یاسر	یہ حدیث عمر معتبر نہ جانتے تھے دراسات اللبیب صفحہ ۱۸۰ وعمار لیس ممن لا یعتمد علی حدیثہ اس بے اعتمادی عمار سے ظاہر ہوا کہ جو روایت خلفاء راشدین کے اصول مین اقوی ہے تو یہ اونکو خلیفہ راشد نہین جانتے تھے
امیر المومنین علی عم	قال لولا ان عمر نہی عن المتعۃ ما زنی الا شقی تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ قال علی ع فعرفت واللہ لن یعدل بسنۃ رسول اللہ صلعم یعنی مینے جان لیا تھا کہ نفس خلافت مین عمر ہرگز موافق سنت رسول اللہ کے عدل نکریگا کنز العمال وکتاب الاکتفا د طبقات ابن سعد
جناب امیر و حضرت عباس	حدیث عمر فرأیتما لی کاذبا آثما غادرا خائنا صحیح مسلم یعنی تم دونو مجھے کاذب آثم

خبا با میر و خضر بنا مذکور غادر خائن جانتے ہو

عبداللہ بن عباس بر عمر

قَالَ يَرحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ كَانَتِ المُتعَةُ اِلَّا رَحمَةً مِنَ اللّٰهِ رَحِمَ بِهَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَلَولَا نَهيُهُ عَنهَا عُمَرُ مَا احتَاجَ اِلَى الزِّنَا اِلَّا شَقِيٌّ یعنے متعہ رحمت خدا اس امت پر ہے اگر عمر منع نکرتے تو سوائے شقی کے کوئی زنا نکرتا الدر المنثور ج ۲ صفحہ ۱۴۱ سورۃ النساء

معاویہ بن ابی سفیان بر عمر

عَن ابنِ عُمَرَ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَن كَانَ يُرِيدُ اَن يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الاَمرِ فَليُطلِع لَنَا قَرنَهُ فَنَحنُ اَحَقُّ بِهِ مِنهُ وَمِن اَبِيهِ (اشار الیہ) یعنے معاویہ نے کہا کہ جو شخص بعد از انیکہ عمر اگر خلافت مین کلام کرے تو وہ سر نکالے پس ہم اوس سے اور اوسکے باپ عمر سے زیادہ حقدار ہین انتہے ملخصاً وسیاتی بیانہ البخاری

عبداللہ بن عمر بر عمر

وقال ابن قیم فی کتابہ زاد المعاد وَكَانَ ابنُهُ عُمَرُ عَبدُ اللّٰهِ يُخَالِفُهُ فَيُقَالُ لَهُ اِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَنهٰى عَنهَا (عن متعہ الحج) فَيَقُولُ لَقَد خَشِيتُ اَن يَقَعَ عَلَيكُمُ الحِجَارَةُ مِنَ السَّمَاءِ قَد فَعَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ اَفَسُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ يُتَّبَعُ اَو سُنَّةُ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ عمر نے خلاف سنت نبی متعہ کو منع کیا جو بقول ابن عمر کے اتباع عمر مین خوف سنگ باری من السماء کا ہوا وکذلک فی دراسات اللبیب صفحہ ۲۸ من سنن ابی داؤد

خود خلافتماب عمر خطاب

فقال عمر فی جواب اُبَیّ بن کعب اَخَفِيَ هٰذَا عَلَيَّ مِن اَمرِ رَسُولِ اللّٰهِ اَلهَانِي الصَّفقُ بِالاَسوَاقِ البخاری باب الخروج التجارۃ من کتاب البیوع یعنے یہ امر پیغمبر خدا کا مجہسے چھپا رہا مجھے دلالی بازار نے لہو مین رکھا وقال اللہ تعالی لَا تُلهِهِم اَموَالُهُم وَلَا اَولَادُهُم عَن ذِكرِ اللّٰهِ وقال عمر فی حدیث اِنَّ مِن اَصحَابِي مَن لَا اَرَاهُ وَلَا يَرَانِي) اَنَا مِنهُم احیاء العلوم ربع ۴ صفحہ ۱۰۴ واستیعاب صفحہ ۴۰۴ یعنے مین اوہنین لوگون مین سے ہون کہ جو روز قیامت پیغمبر خدا کو نہ دیکہین گے۔

امام حسین ع بر عمر

كَانَ عُمَرُ يَخطُبُ عَلَى المِنبَرِ فَقَامَ اِلَيهِ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ فَقَالَ انزِل عَن مِنبَرِ اَبِي یعنے اوتر او میرے باپکے منبر سے تاریخ الخلفاء صفحہ ۷ بروایت ابن عساکر

باب اول فصل سوم

طلحہ بن عبداللہ بر عمر	اقرہ وانکان عمر کتاب العقد لابن عبد ربہ یعنی ابوبکر نے جو عہد نامہ خلافت لکھا ہی اگرچہ یہی عمر کے ہو پڑ ہوتا کہ مین سنون کو کسیکے لئے تحریر کیا ہے قول وانکان عمر سے ثابت ہوا کہ وہ انکو سب مین برا جانتے تھے
عمر بن سعید انصاری بر عمر	انہون نے عمر خطاب کے غیبت کرنے پر کہا اتق اللہ یا عمر الاخیر قد نہاک اللہ عن الغیبۃ وقد رایتہم یصلون شرح ۱۲ صفحہ ۶۵
[illegible]	حوالہ اسناد شواہد شرح علامہ ابن ابی الحدید بحکم الملک وبعد علامہ استیعاب
امیرالمومنین علی بن ابیطالب	مرد خثعمی سے آپنے بیعت کو فرمایا اوسنے کہا کہ بنابر حکم قرآن وسنت رسول وسنت شیخین کے کرتا ہون آپنے فرمایا کہ لم تدخل سنۃ ابی بکر وعمر مع کتاب اللہ وسنۃ نبیہ انما کانا عاملین بالجور یعنی وہ دونو ظالم تھے کتاب السیاسۃ والامامہ لابن قتیبہ فی محاربۃ النہروان
عمار یاسر	اصحاب پیغمبر نے عمار یاسر کے ساتھ عیب عثمان غنی کے لکھکر بھیجے جب عمار نے اونکو پڑہا تو عثمان نے کہا ارغم اللہ انفک یعنی عمار تیری ناک خدا ابوبکر وعمر کی ناک رگڑے کتاب العقد ابن عبد ربہ عن ابن ابی شیبہ
نام کاتبین عثمان غنی	حوالہ اسناد شواہد شرح علامہ ابن ابی الحدید بحکم الملک وبعد علامہ استیعاب
ابوذر غفاری	فکان اذا رای عثمان قال یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم شرح تجرید علامہ قوشجی وقال [illegible]

نام	
	تباعد اللہ عنہ احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۹۰ یعنی ابو ذر جب عثمان کو دیکھتے تو یہ آیہ تہدید جہنم کی پڑھتے اور عثمان سے کہا کہ جو شخص والی ہوتا ہی تو خدا اوس سے دور ہو جاتا ہے
عبد اللہ بن مسعود بر عثمان	ان ابن مسعود عابہ لعزلہ ایاہ وقد روی ان عثمان اعتذر الیہ فلم یقبل عذرہ الخ ویقول وکل محدث بدعۃ معرضا لعثمان شرح ج ۱ صفحہ ۲۴۰ یعنی یہ عثمان کی عیب بیان کیا کرتے تھے بسبب معزول کر دینے کے اور عثمان نے معذرت کی مگر عذر قبول نہین کیا اور حدیث کل محدث بدعۃ الخ عثمان غنی پر تعریضا پڑہا کرتے تھے
اصحاب رسول اللہ بر عثمان	ان ناسا من اصحاب رسول اللہ عیب عثمان فقالوا من یذہب الیہ فقال عمار انا اذہب الیہ الخ ذکرت ترجمۃ فی السعد کتاب المصنف لابن ابی شیبہ وتاخیر الظلامہ للسیوطی
عبد الرحمن بن عوف بر عثمان	لما احدث عثمان ما احدث قیل لعبد الرحمن بن عوف ہذا فعلک فقال لم اظن ہذا بہ ولکن للہ علی ان لا اکلمہ ابدا ومات عبد الرحمن وہو مہاجر لعثمان کتاب المختصر فی اخبار البشر وقصیدہ ہمزیہ لابن الحجر یعنے جب عثمان غنی مرتکب محدثات ہوئی تو لوگون نے عبد الرحمن سے کہا کہ یہ تمہارا فعل ہے کہ تمنے اوسے خلیفہ بنایا ہے فرمایا کہ مین ایسا گمان نرکھتا تھا لاکن مین خدا سے عہد کرتا ہون کہ کبھی عثمان سے کلام نکرونگا اور ذکر تہاجر عثمان وعبد الرحمن معارف ابن قتیبہ واحیاء العلوم غزالی مین بھی ہی
عمرو العاص بر عثمان	قال لعثمان انک قد رکبت بالناس [illegible] فتب الی اللہ [illegible] فقال [illegible] یا ابن النابغہ استیعاب [illegible] علی عثمان [illegible] استیعاب مذکور یعنے ای عثمان تو [illegible] مخلوق پر سوار ہوئی ہین پس [illegible] عثمان [illegible] اور عمر و خلافت عثمان مین تحلیل [illegible] کیا کرتے تھے

نعیمان بن عمرو بدری بر عثمان	انہون نے مخرمۃ بن وہب الزہری سے عثمان غنی کو پٹوا دیا استیعاب فی ترجمہ مخرمہ و معارف
امیر المومنین علی ع بر عثمان	قال عثمان (لعلی ع) انک کثیر الخلاف علینا مسند احمد ترجمہ عثمان صفحہ ۹۱ و اجتمع علی و عثمان بعسفان فکان عثمان ینہی عن المتعہ والعمرہ فقال علی ع ما ترید الی امر فعلہ رسول اللہ تنہی عنہا یعنے عثمان نے کہا کہ کیا ارادہ کرتا ہی منع کرنے کا اوس امر سے کہ جسے رسولخدا نے کیا ہی مسند احمد ترجمہ علی ع صفحہ ۹۳ و ۱۳۶ عن مروان بن الحکم قال کنا نسیر مع عثمان فاذا رجل یلبی بہما جمیعا فقال عثمان من ہذا فقالوا علی فقال الم اعلم انی قد نہیت عن ہذا قال بلی ولاکن لم اکن لادع قول رسول اللہ لقولک ان جملہ روایات سے طعن کرنا اور خلاف ہونا حضرت علی کا عثمان سے بدین اشعار کہ تیرے افعال خلاف سنت رسول ہین ظاہر تر ہے
ام المومنین عائشہ بر عثمان	قالت اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا فقد کفر منہاج السنہ لابن تیمیہ جناب امیر نے عائشہ کو واقعہ جمل مین لکہا فتقولین فی ملاء من اصحاب رسول اللہ اقتلوا نعثلا فقد کفر فقتلہ اللہ والیوم تطلبین ثارہ الخ انسان العیون لعلی الحلبی
گروہ انصار بر عثمان	انہم سلوا السیف مع من سل (علی عثمان) فصار عن الکفار مغمدا و علی المسلمین مسلولا الی یوم القیامۃ استیعاب ترجمہ عثمان ۹ ۸ ۴ فلم یبق احد من اہل المدینۃ الا حنق علی عثمان تاریخ الخلفا ۱۰۸ یعنے انصار نے بلوائیون کے ساتھی ہوکر عثمان پر تلوار کھینچے جو بمقابل کفار میان مین آگئے اور مسلمانو نپر تا قیامت کھینچے رہو اہل مدینہ مین کوئی باقی نہین رہا تہا جو عثمان پر افروختہ نہوا ہو
عبد الرحمن بن حنبل بر عثمان	جب عثمان نے پانچ لاکھ زر مسکوک خمس افریقیہ کا مروان کو بخشدیا تو انہون نے

سطاعن عثمان مین اشعار نظم کیے کہ ولاکن جعلت لنا فتنۃ لکے نبتلی بک او تبتلی دعوت الطرید فادنیۃ خلافا لما سنۃ المصطفی و ولیت قرباک امر العباد خلافا لسنۃ من قد مضی الخ استیعاب ۱۰۱ھ

فروہ بن عمرو البدری البیاضی بر عثمان	انما سکت مالک عن اسمہ لانہ کان ممن اعان علی قتل عثمان استیعاب صفحہ ۲۴
طلحہ بن عبید اللہ بر عثمان	یہ بلوائیون کے ساتھ محاصرہ عثمان مین شریک تھے استیعاب ترجمہ طلحہ صفحہ ۲۱۴
عمر الفاروق بر عثمان	فی حدیث الشوری قال واللہ لئن ولیتہا لیحملن بنی ابی معیط علی رقاب الناس ثم تنہض الیہ العرب فیقتلہ ازالۃ الخفا ترجمہ عمر یعنے اگر عثمان والی کیا جاوے تو بنے ابی معیط کو مسلمانونکی گردنون پر سوار کریگا پھر تو عرب اوسکو قتل کردینگے
جہجاہ بن مسعود الغفاری رضوانی	عن ابن عمر ان جہجاہ الغفاری قام الی عثمان وہو یخطب فاخذ العصا من یدہ فکسرہا علی رکبتہ استیعاب صفحہ ۱۰۸ تاریخ الخلفا ۱۱۲ یعنی جہجاہ نے بحالت خطبہ پڑہنے عثمان کے عصا اونکے ہاتہہ مین سے چھین کر اونکے ہی گھٹنے پر ایسا مارا کہ وہ ٹوٹ گیا
نام طاعنین بر صحابہ	**حوالہ اسناد شواہد ش علامت شرح ابن ابی الحدید بر نہج البلاغہ و ب علامت استیعاب**
عمر خطائے سعد عبادہ	حدیث خلقت ونزونا سعد بن عبادہ فقال قائل منہم قتلتم سعدا فقلت قتل اللہ سعدا البخاری قال عمر اقتلوا سعدا فانہ منافق ش صفحہ ۶۵
امیر المومنین بر مہاجرین قریش وانصار	اللہم انی استعدیک علی قریش ومن اعانہم فانہم قطعوا رحمی وصغروا عظیم منزلتی واجمعوا علی منازعتی امرا ہو لی ش نہج البلاغہ قال ابن ابی الحدید قد تواترت الاخبار عنہ بنحو ہذا القول صفحہ ۵۲ ج اول یعنے بارخدایا مین تجھ سے نصرت چاہتا ہون قریش

پراور اونیز کہ جنہون نے قریش کی اعانت کی پس تحقیق اونہون نے قطع رحم میرا کیا اور فاصل ہوگئے
میرے اور رسولخدا کے امر خلافت مین اور میرے بزرگ منزلت کو صغیر اور کم کردیا اور اجماع کیا
مجھ سے نزاع کرنے پر اوس امر مین کہ جو میرے حق مین تہا شارح معتزلی لکھتے ہین کہ اس قسم کی شکایات
آنحضرت سے بدرجہ تواتر کے وارد ہوئے ہین

حذیفہ بن یمان بر ابوموسی اشعری

فلم یزل (ابوموسے) واجدا منہا ان من عزلہ عن ولایۃ الکوفۃ علے حتی جاء منہ ما قال حذیفۃ رضی وفیہ لحذیفہ کلام کرہت ذکرہ استیعاب صفحہ ۳۹۲ ترجمہ ابوموسے یعنے یہ صحابی جناب امیر سے بغض رکھتے تہے بسبب معزول کرنے
آنحضرت کی ولایت کوفہ سے تے کہ ابوموسے سے ظاہر ہوا وہ فعل کہ جسکی حذیفہ یمانی خبر دی تھی
نسبت ابوموسے کی ہر آینہ حذیفہ سے مروی ہے وہ کلام کہ جسکا ذکر کرنا مجھے مکروہ معلوم
ہوتا ہے یعنے حذیفہ نے مثل کلام ابوسعید الخدری و جابر انصاری کے لکھا کہ کنا نعرف المنافقین
ببغضہم علیا صواعق محرقہ وغیرہ

عمار بن یاسر بر ابوموسے

عمار نے لکھا کہ مینے رسول اللہ کو سنا ہے کہ وہ تجھے لیلۃ العقبہ لعنت فرماتے تھے ابوموسے نے لکھا کہ آنحضرت نے میرے لئے استغفار فرمائی ہے عمار نے
لکھا کہ قد شہدت اللعن ولم اشہد الاستغفار رسالہ مصنوعہ صفحہ ۲۲۲

جمہور صحابہ بر ابوموسے

وانکرت الصحابۃ علے ابی موسے قولہ ان النوم لاینقض الوضوء ونسبتہ الی الغفلۃ وقلۃ التحصیل شرح ابن ابی الحدید یعنے صحابہ نے ابوموسے
کے اس فتوی پر انکار کیا کہ خواب ناقص وضو نہین ہے اور اسکو منسوب بغفلت و قلت
تحصیل علم دین کے کیا یعنے بلا علم فتوے دیتا ہے

عمر خطاب بر سعد وقاص

قال وما انت یا سعد فصاحب عصیبۃ وفتنۃ ومقنب (خیل مجتمعۃ) وقتال الخ استیعاب یعنے تو اے سعد صاحب چھوٹی جماعت کا اور
صاحب فتنہ و صاحب فرس و قتال ہے یعنے لایق شوری و قابل منصب خلافت نہین ہے

نام طاعنین صحابہ	حوالہ اسناد وشواہد جو فی شبین علامت شرح ابن ابی الحدید بر نہج البلاغہ ج علامت جزو وہندسہ متعلق صفحہ ب و علامت استیعاب
عمر خطاب بر عبدالرحمن بن عوف	قال وما یمنعنی منک یا عبدالرحمن بن عوف الا انک فرعون ہذہ الامۃ یعنی تو فرعون اس امت کا ہی کتاب الامامۃ والسیاسۃ لابن قتیبہ
عمر خطاب بر زبیر بن العوام	قال وما یمنعنی منک یا زبیر الا انک مومن الرضا کافر الغضب یعنی تو اے زبیر حالت رضا مین مومن اور حالت غضب مین کافر ہے کتاب الامامۃ المذکور
عمر خطاب بر طلحہ بن عبید اللہ	قال وما یمنعنی من طلحۃ الا نخوتہ وکبرہ یعنی طلحہ صاحب نخوت وکبر ہے کتاب الامامۃ المذکور اسمین طعن نخوت مجبر مماثلت فرعون امت ہی
عمر خطاب بر ابو موسی اشعری	عمر عادل نے ابو موسے عامل بصرہ کے تغلب وغبن مال مسلمین پر معزول کیا ش ج ۱۲ صفحہ ۵۴ کما یاتی بیانہ اسمین عزل دلیل غبن قادح عدالت ہی
عمر خطاب بر عمرو العاص	عمرو العاص عامل مصر کا مال غصب کردہ مسلمین ضبط فرمایا ش ج ۱۲ صفحہ ۵۵ اسمین طعن غصب کا ہی نہین بلکہ عملا اوسے غاصب بھی گردانا
عمر خطاب بر ابوہریرہ	ابوہریرہ عامل بحرین کو بعلت غصب وتغلب وغبن فاش کے بضرب تازیانہ سرفراز کیا ش ج ۱۲ صفحہ ۵۴ - ۵۵ جو یہ عمل قادح عدالت ہی
ابوذر غفاری بر عبدالرحمن بن عوف	عبدالرحمن مال فراوان گذاشت الی قولہ باپوذر حال اورا ہمین در دم ظرافت طلب بیان کردند او از راہ تشدد گفت که درین امر داشت حکم ناری بودش نمود تحفہ اثنا عشریہ در مطاعن عثمان اور ناری عادل نہین ہوسکتا
ابوہریرہ بر مہاجرین وانصار	جب ان پر طعن کذب گوئی کا کیا گیا تو فرمایا کہ مہاجرین تجارت مین اور انصار زراعت مین مشغول رہے بس ایک مین آنحضرت صلعم کی خدمتمین حاضر رہکر علم

نام طاعنین صحابہ	الفاظ طعن و تشنیع [illegible] شرح ابن ابی الحدید [illegible] جزو [illegible] صفحہ [illegible] استیعاب
	دین حاصل کیا ہے صحیحین
عثمان بن عفان بحکم انصار و غیرہم	عثمان بعوامل امصار نوشت بداینند کہ جماعت اہل ظلم و عدوان و بغی و طغیان از مدینہ و کوفہ و بصرہ و مصر بر من شوریدہ و گرد سرائے من گرفتہ اند ترجمہ تاریخ اعثم کوفی
عثمان بن عفان بر عائشہ و حفصہ	قال لہما ان ہاتین لفتانتان یحل لے سبہما وانا باصلہما عالم کما مضے من ش ج ٩ صفحہ ٨٠٠ یعنے یہہ دو تو بھتنیان ہین مجھکو حلال ہے انکو دشنام دینا اور مین انکی اصل سے اگاہ ہون
عمر خطاب بر ابوہریرہ و خالد بن ولید و عمرو عاص و معاویہ بن ابی سفیان	انہون نے ابوہریرہ کو گالیان دین اور اونکی روایت حدیث پر طعن کیا اور خالد کو بھی گالیان دین اور اوسکے دین پر طعن کیا اور حکم فاسق ہونے خالد کا دیا اور عمرو عاص کو خائن بتلایا اور معاویہ اور عمرو عاص کو [illegible] کی نسبت دی الخ ش ج ٢٠ صفحہ ٥٦٥
عبداللہ بن عمر بر عبداللہ بن عامر	قال ان الخبیث لایخرج الخبیث وانک قد ولیت البصرۃ ولا احسبک الا قد اخبثت فیہا شرا ابن عمر نے برادر ماموں زاد عثمان ابن عامر کو جو عامل بصرہ تہا کہا کہ ہر آئینہ خبیث نہین بازگشت کرتا ہے خبیث سے و ہر آئینہ تو والی بصرہ ہوا مین گمان نہین کرتا ہون تیرے عمل مین مگر یہہ کہ پہونچا تو اس ولایت مین شر کو احیاء العلوم ربع ٢ صفحہ ٨٣
معاویہ بر عبداللہ بن عمرو عاص	معاویہ کو خبر ملی کہ عبداللہ حدیث نقل کرتا ہے کہ قریب ہے کہ قحطان سے بادشاہ ہوگا پس غضبناک ہوئے اور کہا کہ ان رجالاً منکم یتحدثون احادیث لیست فی کتاب اللہ ولا توثر عن رسول اللہ فاولئک جہالکم ایاکم والامانی التی

نام طاعنین صحابہ	حوالہ اسناد و شواہد از تصنیفات علمائے اہل سنت شرح ابن ابی الحدید بر نہج البلاغہ و صحیح مسلم و مرقات علامہ ابن حجر و غیرہ متعلق صفحہ جات استیعاب
	تفصیل اسکا کما فی البخاری باب المناقب ملخص یہ کہ عبداللہ کی نقل حدیث مین تکذیب کی اور روسے جاہل اور مضل بتلایا
اروی بنت حارث ہاشمیہ بر معاویہ و شیوخہ	روی ان اروی بنت الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم دخلت علی معاویۃ وہی عجوز کبیرۃ فقالت یا ابن اختی لقد کفرت النعمۃ واسارت لابن عمک الصحبۃ و تسمیت بغیر اسمک واخذت غیر حقک وکنا اہل البیت اعظم الناس فی ہذا الدین الا الی قولہ فوثبت علینا بعد النبی صلعم تیم و عدی و امیۃ فابتزونا حقنا ولیتم علینا فکنا فیکم بمنزلۃ ہارون من موسے الروایۃ تاریخ الفداء و تاریخ ابن الوردی و روضۃ الناظرین یعنے تونے اور تیم و عدے و امیہ نے ہم اہلبیت کا حق خلافت بزور لے لیا
عبادہ بن الصامت بر ابو محمد بدری	ابو محمد کے اس فتوی پر کہ وتر واجب ہے عبادہ نے جھٹلایا استیعاب
معاویہ بر حجر بن عدی	معاویہ نے حجر بن عدی کو جو افاضل صحابہ نبی سے تھے قتل کر ڈالا استیعاب
عائشہ بر معاویہ بن ابو سفیان	ام المومنین عائشہ نے معاویہ سے کہا کہ کیا وجہ تھی جو حجر بن عدی اور اوسکے اصحاب کو تونے قتل کیا کہا انی رائت قتلہم صلاحا للامۃ و بقاءہم فسادا للامۃ فقالت سمعت رسول اللہ یقول سیقتل بعذراء ناس یغضب اللہ لہم واہل السماء ابن عساکر و کنز العمال یعنے مینے اونکے قتل مین صلاح امت دیکھی اور اونکے زندہ رہنے مین فساد امت مین دیکھا تو عائشہ نے فرمایا کہ مینے رسولخدا سے سنا ہے کہ عنقریب مقام عذرا مین کچھ لوگ قتل ہونگے کہ خدا اور اہل سما غضبناک ہونگے بوجہ اونکے قتل کے انتہے ملخص یہ کہ حجر کے قتل کرنے سے خدا و ملائکہ تجھپر غضبناک ہین کاش امیر معاویہ یہ صلاح امت قتل عثمان مین اور فساد امت بقاء عثمان

باب دوم فصل سوم

نام طاعنین صحابہ	حوالہ استاد و شواہد از کتب شیعہ منتہی و شرح ابن ابی الحدید بر نہج البلاغۃ مرتب علامہ مجدد و قدماء متعلق علامہ صفحہ مرتب استیعاب
	میں سمجھ لینے کہ فعل قتل ذوی الوجوہ مہاجرین و انصار کی اعانت سے ہوا ہے تو یہ خون کے دریا صفحہ میں زمین پر جاری ہوتے
عائشہ بر معاویہ و معاویہ بر عائشہ	ان معاویہ کان علی منبر رسول اللہ یاخذ البیعۃ لیزید فاخرجت عائشۃ راسہا من الحجرۃ فقالت مہ مہ ہل استدعی الشیوخ لبنیہم البیعۃ قال لا قالت فبمن تقتدی انت فخجل وہیأ لہا حفرۃ فوقعت فیہا وانت فی اوائل السیوطی وحبیب السیر یعنی عائشہ نے معاویہ کو بیعت یزید کے لینے پر انکار کیا معاویہ نے کنوئیں میں انکو گرا دیا حتی کہ مر گئیں
ابوالدرداء بر امیر معاویہ	انہوں نے معاویہ کی سود خوری پر طعن کیا جو وہ ظروف نقرے وزن سکہ سے زائد میں فروخت کرتے تھے ش ج ۲۰ صفحہ ۱۶۶ کما مضی
عبادہ بن الصامت بر امیر معاویہ	بشرح صدر - دراسات اللبیب کما مضی
معاویہ بن خدیج بر محمد بن ابی بکر	ابن خدیج نے بحکم عمرو عاص کے محمد بن ابی بکر کو قتل کیا استیعاب ترجمہ صفحہ ۲۶۵
ابوالغادیہ الجہنی بر عمار یاسر	جنگ صفین میں اسنے عمار یاسر کو شہید کیا استیعاب صفحہ ۰۰

اور اصحاب معاونین امیر معاویہ و صحابہ جمل نے بطعنہ لسان و سنان کے امیر المومنین پر حملہ آور تھے حتے کہ امیر معاویہ نے معاشر بدریین و رضوانیین اعوان امیر المومنین کو ساقط العدالۃ اپنے اجتہاد سے قرار دیکر شہید کر دیا جنمیں شقران و عمار یاسر و خزیمہ بن ثابت و ابوالہیثم بن التیہان و عبداللہ بن بدیل و ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص و زید بن صوحان و ابو عمرہ و ابی بن قیس شامل تھے شہید ہوئے حتے کہ بعد از صفین بھی معاویہ کے تیغ اجتہاد نے صحابیوں کا ہی خون پیا کہ حجر بن عدی

کو مع اونکی جماعت کے بدرجہ شہادت فایز کیا تا آنکہ عمرو بن الحمق صحابی کا بھی سر تن سے جدا کیا
اور اصحاب خیر الوصیئین بھی اور اصحاب جمل و صفین پر لعن طعن فرماتے تھے تا آنکہ گروہ صحابہ جنمین
ذو الکلاع و ذو ظلیم حوشب و عبید اللہ بن عمر و کریب بن ابرہہ نامور تھے حوالہ تیغ بیدریغ کیے گیے
اور بجائے وجاہت عدالت کے اونکی ضلالت متحقق ہوئے پھر نوع وہ ایک دوسرے کو مبدع و کافر
بتلاتے تھے ش از جاحظ عثمانی حالانکہ امر حق ایک جانب اور بجانب مخالف باطل ہی ہوتا ہی اور بانفاق
امت سراسر حق شاہ ولایت کی طرف تہا حدیث علی مع الحق والحق مع علی حیث ما دار کما فی ازالۃ الخفا
شاہد اس اتفاق امت کی ہی فعلے ذلک اصحاب جمل و صفین امثال طلحہ و معاویہ باطل پر تھے
جو یہ باطل اونکی عدالت مزعومہ کو نگل گیا اور در بارۂ صحابہ قاعدین کے حدیث مرتضوی۔
اولئک قوم خذلوا الحق ولم ینصروا الباطل استیعاب ا ۸۰ ہ اونکے حظ عدالت کی حاکی ہے کیونکہ
حق کو وہی خوار و ذلیل کریگا جو خود ناحق پر ہوگا اور حق کا مخذول کرنا فاسق کا کام ہے نہ عادل
کا اور اگر قاعدین کا قعود اور اونکا قول لا ندخل فی غمار الفتنۃ اور محاربین کی محاربت و قتال
کو با شاہ ولایت سراسر عدالت ہی مانا جاوے تو صاحب استیعاب نے توبہ و انابت و ندامت
عبد اللہ بن عمر سر آمد قاعدین کے اور طلحہ و زبیر سرخیل محاربین جمل کے اور عبد اللہ بن عمرو العاص سر لشکر
مقاتلین صفین کی نقل کی ہے کہ آنحضرت نے اپنی مخالفت امیر المومنین سے اپنے زمانہ اخیر مین افسوس ظاہر کیا
تو یہ ندامت خلافت عدالت بموجب خجلت برانابت ہونی چاہیے وہو باطل بالاتفاق پھر تو مبلغ علم محدثین
کا قاصر رہا ورنہ اس سیرت مطاعن صحابہ کو مذہبا و انصافا اختیار کرکے

فصل چہارم

باب اول مین عقیدت تابعین اور تبع تابعین کو بحق صحابہ معظمین کے دکھلایا جاتا ہے کہ ایا وہ
امت مرحومہ صدر اول کے صحابہ عظام کو عادل او متقن اور ثابت فی الدین کہا تا کہ جانتے
تھے اور اونکی توقیر و تعظیم مین کیا سلوک کرتے رہے ہین صدر اسلام مین خلفا اعظام نے بہت پرہیز

ودیگر صحابہ مقربین کو واسطے اشاعت شعائر اسلام وتعلیم امر معروف ونہی عن المنکر کے عامل امصار
ودیار مملکت مین مقرر فرمایا چنانچہ خطبۂ فاروقی مین مذکور ہے اللّٰہم انی اشہدک علے امراء الامصار
فانی بعثتہم یعلمون الناس دینہم وسنۃ نبیہم ویقیمون فیہم ویعدلون علیہم الخ اخرجہ مسلم واحمد مگر رعیت
امصار اور امت سید ابرار نے بجائے تعلیم پانے کے اولٹی شکایات اور حکایات اور ہر قسم
کی عیب جوئی اور طعنہ خیانت واسراف اور اخبار بدکرداری صحابہ عاملین کی اس کثرت سے
دربار خلافت مین پہونچائین کہ حضرات خلفاء کو بھی اکثر اصحابہ مامورین کی جانب سے وثوق
بدظنی کا اونکی شکایت پر جو مسقط عدالت تہا بہم پہونچا جسکے وجہ سے خلفاء کو اونہین معزول
کرنا قرین مصلحت معلوم ہوتا رہا چنانچہ صاحب ازالۃ الخفاء نے روایت طویل مین نقل کیا ہے
کہ کان عمر اذا استعمل رجلا اشہد علیہ رہطا من الانصار وغیرہم واشترط علیہ
اربعا الی قولہ فبینما ہو یمشی فی بعض طرق المدینۃ اذ ہتف بہ رجل یا عمر أترى هذه الشروط
ینجیک من اللہ وعاملک عیاض بن غنم علے مصر قد لبس الرقیق واتخذ الحاجب الی اخر
الروایۃ یعنے کسی شخص نے خلیفہ سے راہ چلتے عیاض صحابی عامل مصر کی شکایت کی کہ وہ باریک
لباس پہنتا ہے اور حاجب دار الامارۃ کے لیے اوسنے مقرر فرمایا ہے جو یہ خلاف وصیت خلیفہ
کے شعار امراء دنیوی کا ہے اور استیعاب ابن عبد البر مین مذکور ہے یعلے بن امیہ استعملہ
ابو بکر علے بلاد حلوان فی الردۃ ثم عمل لعمر علے بعض الیمن فحمی لنفسہ حمی فبلغ ذلک عمر
فامرہ ان یمشی علے رجلیہ الی المدینۃ فمشی خمسۃ ایام او ستۃ الی سعدیہ وبلغہ موت
عمر فرکب یعنے خلیفہ کو خبر پہونچی کہ یعلے بن امیہ صحابی عامل یمن نے اپنے خیول ودواب کا رمنہ
بنایا ہے حکم دیا کہ پیدل بلا سواری مرکب کے حاضر مدینہ ہو پانچ چھ روز تو سعدیہ تک پیدل
آیا جب خبر مرگ عمر راہ مین ملی تو سوار مرکب ہو گیا بہر نوع یہ خبر رسانی رعایا یمن نے کی ورنہ
کوئی صحابی عادل تو مرتکب غیبت مرد عادل کا خلاف عدالت کے کسطرح ہو سکتا تہا اور
صاحب استیعاب نے ترجمہ سعد بن ابی وقاص مین نقل کیا ہے وکان امیرا علے الکوفۃ فشکاہ

اہلہا ورموہ بالباطل فدعا علی الذی واجہہ بالکذب علیہ دعوۃ ظہرت فیہ اجابتہا
الی قولہ وعزلہ عمر وذلک فی سنۃ احدی وعشرین حین شکاہ اہل الکوفہ وولی عمار بن
یاسر الی قولہ ثم عزل عماراً واعاد سعداً علی الکوفہ ثانیۃ ثم عزلہ وولی جبیر بن مطعم
ثم عزلہ قبل ان یخرج الیہا وولی المغیرہ بن شعبہ الی قولہ فاقرہ عثمان یسیرا ثم عزلہ وولی
الولید بن عقبہ وقد قیل ان عمر لما اراد ان یعید سعداً علی الکوفہ ابی علیہ وقال اتامرنی
ان اعود الی قوم یزعمون انی لا احسن ان اصلی فترکہ انتہے لمخص مضے یہ کہ سعد وقاص خلیفہ
عمر کے مقرر کردہ امیر کوفہ مین تھے اہل کوفہ نے اونکی شکایت دار الخلافہ مین پہونچائی اور
اونپر اعمال باطلہ کے طعن جمائی جو ۲۱ھ مین بزمان شکایت اہل کوفہ کے خلیفہ نے اونہین
معزول فرما دیا اور عمار یاسر کو والی مقرر کیا پہر عمار کو معزول فرمایا اور سعد وقاص کو دوبارہ
والی مقرر کیا اور ایک روایت مین ہے کہ سعد نے عذر کیا کہ ایا مجے حکم دیتا ہے کہ مین پہر
جاؤن اوس قوم کی طرف کہ جو زعم کرتے ہین کہ مین اچھے طور پر نماز نہین پڑہتا ہون پس اس
عذر کو خلیفہ نے قبول رکھا اور تکلیف ولایت کی پہر نہدی اور بنا بر روایت اولی کے یہ ہے
کہ بعد ماموری سعد کے خلیفہ نے پہر سعد کو معزول کیا اور جبیر بن مطعم صحابی کو مقرر فرمایا پہر
اوسکو بھی معزول کیا اور مغیرہ بن شعبہ کو کوفہ کا والی مقرر کیا اور عثمان غنی نے اپنے عہد
خلافت مین مغیرہ کو بحال خودش عامل رکھا پہر اوسے معزول کرکے ولید بن عقبہ کو عامل کوفہ
کا کردیا انتہے ہرچند اس ردوبدل مین ذکر شکایات رعایا مذکور نہین ہے مگر علت عزل و
نصب کے ضرور تسلیم کیجائیگی ورنہ خلفاء کی تلون مزاجی اور صحابہ عدول کیجانب سے سوءظنی عاید
ہوتی ہے جو علت بوجہ اختصار کلام کے راوی نے نقل نہین فرمائی او وہ شکایت رعایا ہی ہوسکتی
ہے ورنہ ناقابلیت صحابہ عدول کی امارت بلاد کی ثابت ہوگی کہ وہ قابلیت شیوع شعائر اسلام
اور تعلیم امر معروف ونہی منکر کے نرکھتے تھے اور شرح ابن ابی الحدید علی نہج البلاغہ کی جلد دوازدہم
صفحہ ۵۲ مین مذکور ہے کان عمر جالساً فی المسجد فمر بہ رجل فقال ویل لک یا عمر من النار

فقال و ثبوہ الی قد نامنہ فقال لما قلت قال تستعمل عمالک و تشترط علیھم ثم لا تنظر فی وفوالک بشروطہم قال وما ذاک قال عاملک علی مصر اشترطت علیہ فترک ما امرتہ وارتکب ما نہیتہ عنہ ثم شرح لہ کثیرا من امرہ الروایۃ یعنے خلیفہ عمر مسجد میں تھے ایک شخص گذرا اور کہا کہ ویل ہے تیرے لئے ای عمر نار سے فرمایا کہ اسی میرے پاس لے آو جب نزدیک آیا تو دریافت کیا کہ یہ کسلیئے کہا تو نے اوس شخص نے عرض کیا کہ تو عامل مقرر کرتا ہے اور اونکو ہدایت نیک چلنی اور حسن اخلاق کے کردیتا ہے پھر خبر نہیں لیتا کہ آیا وہ اوسکو پورا کرتے ہین یا نہین فرمایا وہ کون ہے عرض کیا کہ تیرا عامل مصر کا ہے کہ تو نے اوسپر شروط امارت بتلادین جو تو نے حکم کیا تہا اوسکو اوس عامل نے ترک کردیا ہے اور جسکو تو نے منع کردیا تہا اوسکا وہ مرتکب ہے تو اُسنے اوسکی کردار کی شکایت کے دفتر کھولدیئے الخ

اور اسی جزو وواز دہم مین مذکور ہے کہ کتب عمر الی عمرو العاص وھو عاملہ فی مصر اما بعد فقد بلغنی انہ قد ظھر لک مال من ابل وغنم وخدم وغلمان ولم یکن قبلہ مال ولا ذلک من رزقک ولقد کان لی من السابقین الاولین من ھو خیر منک ولکنی استعملت لغنائک الی قولہ فاکتب الی من این مالک وعجل پھر خلیفہ نے اوسکے جواب کو قبول نفرماکر تحریر کیا انکم معاشر الامراء اکلتم الاموال واخلدتم الاعذار وانما تاکلون النار وتورثون العار وقد وجہت الیک محمد بن مسلمۃ لیشاطرک علی ما فی یدک والسلام الی قولہ و احضرہ مالہ جعل محمد یاخذ شطرا ویعطی عمروا شطرا فلما عمرو ما حاز محمد من المال قال لعن اللہ یوما کنت فیہ والیا لابن الخطاب واللہ لقد رایتہ ورایت اباہ وان علی کل واحد منھما عباءۃ قطوانیۃ موتزرا بھا ما تبلغ مابض رکبتیہ وعلی عنق کل واحد منھما حزمۃ من حطب الخ ملخص ترجمہ یہ ہے کہ خلیفہ عمر نے عمرو عاص عامل مصر کو لکہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تیرے پاس مال از قسم شتر و غنم و خدم و غلمان جمع ہوگیا ہے جو پہلے یہ مال تیرے پاس نہین تہا پس بہت جلد جواب دے کہ یہ مال کہان سے تیرے پاس آیا پھر لکھا کہ ہر آئینہ تم

معاشر امراء نے اسوال لکھائے جزین نیست کہ آگ پیٹ مین بھری ہے اور عار کو اختیار
کرلیا ہے مین تیرے پاس ابن مسلمہ کو محاسبہ ومشاطرہ کے لیئے روانہ کرتا ہون جب محمد
بن مسلمہ پہونچا تو اوسنے کچھ عمرو عاص کو اوس مال مین سے دیا اور کچھ بیت المال کا حق
گردانا عمرو عاص نے جب یہ مقاسمہ دیکھا تو کہا کہ خدا لعنت کرے اوس دن کو جو مین عمر
کے جانب سے والی ہون قسم بخدا مین نے عمر کو اور اوسکے باپ کو دیکھا ہے کہ ہر ایک کے
پاس جبہ قطوانی ایسا تہا کہ اونکے بدن پر سخت چمٹا ہوا ہوتا تہا اور گھٹنو نسے نیچے نہ پہونچتا
تہا اور اونکی گردنون پر بوجہا لکڑیونکا ہوا کرتا تہا الخ اور اسی جزو دوازدہم مین ابو موسے
عامل بصرہ اور ابو ہریرہ عامل بحرین کے منزجر فرمانے کا قصہ مذکور ہے کہ عمر نے ایک طویل
نامہ مین لکھا کہ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّہُ فَشَالَکَ وَلِاَہْلِ بَیْتِکَ ہَیْئَۃٌ فِیْ لِبَاسِکَ وَمَطْعَمِکَ وَمَرْکَبِکَ لَیْسَ
لِلْمُسْلِمِیْنَ مِثْلُہَا الخ یعنے مجھے خبر ملی ہے کہ تیرے پاس نسل شتران کی کثرت ہوگئی ہے اور تیرے
عیال کے لباس وخوراک وسواری کی وہ شان ہے جو اوسکی مثل دیگر مسلمانون مین
نہین ہے اور بعد اسکے لکھا ہے بصفحہ ۲۸ وکان عمر یصادر خونۃ العمال فصادر ابو موسی
الاشعری وکان عاملہ علی البصرۃ وقال لہ بلغنی ان لک جاریتین وانک تطعمہما من
من حفتین واعادہ بعد المصادرۃ وصادر ابا ہریرۃ واغلظ علیہ وکان عاملہ علی
البحرین فقال لہ الا تعلم انی استعملتک علی البحرین وانت حاف لا نعل فی رجلک وقد
بلغنی انک بعت افراسا بالف وستمائۃ دینار الی قولہ بلی واللہ واوجع ظہرت ثم
قام الیہ بالدرۃ فضرب ظہرہ حتی ادماہ الخ ملخص یہ کہ عمر نے مصادرہ کیا ابو موسے اشعری
عامل بصرہ سے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تیرے پاس دو جہاز مین یا کہا کہ دو چھوکریان ہین اور

لوگونکو کھانا کھلاتا ہے بڑے بڑے برتنونمین اور بعد مصادرہ اوسکو معزول کردیا اور
ابو ہریرہ سے مصادرہ کیا اور اوسپر غلظت فرمائی کہ وہ عامل صفحہ بحرین کا تہا اور کلمات شمات
ادا کئے حتے کہ بضرب تازیانہ کے اوسے سرفراز کیا کہ اوسکی پشت سے خون نکل آیا یہ سب
روایتین مخبر ہین کہ یہ معاملہ صحابہ عمال عند الفاروق عادل ہین تھے جو لوگونکی ادنی تحریک
پر اونسے بدظن ہوکر ضرب وعزل بجالاتے تھے شکایت وحکایت زنا مغیرہ بن شعبہ عامل عمر کا
وقصہ پرغصہ شرب خمر نماز سحر ولید بن عقبہ عامل عثمان کا واداے شہادت اہل بصرہ وکوفہ کے
طشت از بام ومستغنی از کلام ہے اور اسی جلد دواز دہم شرح نہج البلاغہ صفحہ ۱۰ مین ابن ابی الحدید
نے اور نیز صاحب استیعاب نے نقل کیاہے واستعمل عمر النعمان بن عدی بن نفید علی میسان
فبلغہ عنہ الشعر الذی قالہ وھو ۞ ومن مبلغ الحسناء ان حلیلھا بمیسان یسقے زجاج
وحنتم اذا شئت غنتنی دھاقین قریۃ وصناجۃ تجد وعلے کل میسم فان کنت ندمانی فبالاکبر
اسقنی ولا تسقنی بالاصغر المتثلم لعل امیر المومنین یسوءہ تنادمنا بالجوسق المتھدم فکتب
الیہ (عمر) اما بعد بلغنی قولک لعل امیر المومنین یسوءہ الخ وایم اللہ لیسوئنی فاتئذ ثم عزلہ
تلک الروایۃ ملخص ترجمہ یہ ہے کہ نعمان بن عدی صحابی نے جوشش تعیش مین یہ عاشقانہ
اشعار شوق خمر ووصل دلبر مین تصنیف فرمائے خبر رسانندگان نے یہ ابیات خلیفہ تک
پہونچادین جس خبر کو خلیفہ نے سچا باور فرما کر لکھہ بہیجا کہ مینے تجھے معزول کیا انتہے غرضکہ گروہ صحابہ و
تابعین اکثر حضرات صحابہ عاملین کو بملاحظہ حالات اندرونی کے ہمیشہ چشم انکار سے دیکھتے رہے
ہین اور کبھی اونکی نظر مین ثقت عدالت وحرمت صحابہ کی نہین سمائی نہ وہ صحابیت شرف
صحبت پیغمبر کو موثر جانتے تھے بلکہ اونکی سیرتون کو مثل عامۃ الناس کے خصلتون کے اذ

تجربہ ومشاہدہ سے موازنہ فرماتے تھے اور انکا تجربہ اور ہمارا مظنہ بحکم لایستوی من یعلم ومن
لایعلمہ کی عقلاً ونقلاً کسیطرح ہم پلہ نہین ہوسکتا کیونکہ فرقہ تابعین توحضرات صحابہ کی مجلسون
اور صحبتون مین شریک رہکر ہم پیالہ وہم نوالہ رہے اور اونکے خصائل ستودہ ونکوہیدہ کو
بچشم دیکھکر جانچ کرتے تھے اور ہم خلف اخلاف اونکے اوصاف حمیدہ یا نکوہیدہ معتقدین
یا منکرین کی مصنفات دیکھ دیکھکر ایک رخ پر اونکی نسبت اعتقاد اپنا قایم کرسکتے ہین جو بمقابل
مشاہدین کے یہ کچھ بھی وقعت نہین رکھتا ہے اور جسقدر کہ رخ ایک خبر ہوسکتی ہے وہ بقاعدہ اصول
جرح وتعدیل مین قبول کرنا اور مسلم رکھنا جرح کا ہی ہوسکتا ہے بپایہ حسن ظن خلاف اصول کے
ہے اور یہ حالات سو ظنی تابعین کے بحق صحابہ ستودہ آئین تو واقعات جزئیہ مین جنکی توثیق
خلفاء عظام کی عزل ونصب سے ہوتے رہے ہیں انسے زیادہ چشم انکار گروہ تابعین کا واقعات
محاربات عدیدہ سے ثابت ہوتا ہے دیکھو قتل عثمان غنی مین گروہ تابعین کا بھی مصر وعراق
سے بہمراہی صحابہ شریک تھا اس شرکت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ خلیفہ مجمع علیہ کو برحق
اور عادل باور نکرتے تھے اور جمل وصفین مین ہر دو جانب خیل خیل صحابہ اور طوائف طوائف
تابعین کی شمشیر بکف تھے اور مروان بن الحکم نے (جسکو شرف صحبت نبوی حاصل نہین
تھا اور اوسکی مقبولیت کا یہ پایہ ہے کہ مسائل دینیہ مین اصحاب الصحاح نے حدیثین اوسکی
منقولہ ومخرجہ نقل فرمائی ہین کمافی سنن ابی داؤد) طلحہ مبشرہ بالجنۃ کو جنگ جمل مین قتل کیا
کمافی الاستیعاب اور زبیر بن العوام حواری ومبشرہ بالجنۃ کو عمیرہ بن جرموز وتقیع تمیمی و
فضالہ بن حابس نے ٹھنڈا کردیا اور حدیث وضعی حواری اور بشارت جنت کو ہرگز سچا
نہ سمجھا اور جنگ صفین مین تابعین معاویہ نے کیسے کیسے عظیم القدر وجلیل المنزلہ صحابہ کو

شہید کیا کہ زمانہ اونکے خون ناحق پر اتبک افسوس کنان ہی اگر اوسوقت مین عدالت کل
صحابہ کا مسئلہ نافذ ہوتا تو امیہ معاویہ کو ہی جسارت بغاوت پر ہنوتی اور بعد اونکے گروہ
تابعین اونکا شریک نہوتا اور پاس صحابیت کو ملحوظ رکھتا یا اگر یہ ماثم جلیہ اونکی غلط
فہمی او رجہل و نادانی پر محمول کیجادین تو یہ گروہ تابعین چونکہ ہم چشم وہمسر صحابہ او ر اونکے
عصابہ کا بنص قرآن وحدیث کے ثابت ہی کما یاتی بیانہ لہذا اونکے طریقہ عمل کو اونکے معاصرین
کی کثرت سے جدا کرنا عقل نہین تجویز کرتی ہے اور ہم کب قائل ہین کہ تابعین مین جاہل اور غلط فہم
نہین تھے ہم یہ جانتے ہین کہ تابعین مین ہر قسم کے اشخاص اچھے اور برُے موجود تھے اسیطرح
معاشر صحابہ مین مومن ومنافق ودیندار و دنیا طلب ہوئے ہین کیونکہ عقل وتجربہ شاہد ہی کہ
تمام طوائف ناس مین باستثناے معصومین کے کلّہم عدُولٌ یا کلّہم فسّاقٌ نہین ہوسکتی اور
محک تشخیص اونکے شمائل واعمال ہے ہوسکتی ہین اور حسن ظن معیار نہین ہے بلکہ یہ خالص
غش ہے کہ نقد ومغشوش کو باہم ملا کر نقادین کی آنکھون مین خاک ڈالنا ہے اور حکم جنے
یمیز الخبیث من الطیب سے منصرف کرنا ہے جو صرف عن الظاہر ہے فافہم اور از جملہ تابعین
کے یزید پلید ابن معاویہ نے حضرات صحابہ کے جو واقعہ حرہ مین فرمائے وہ لایق بیان نہین
ہے کہ سات سو بقایاے صحابہ مہاجرین والانصار قتل کردیے گئے کما رواہ المدائنی اور ہزار
باکرہ لڑکیان اس واقعہ مین ثیبہ کردی گئین کما فی تاریخ الخلفاء حالانکہ یزید وہ ملعون ہی
جسکی بیعت معاشر صحابہ نے (جنمین عبداللہ بن عمر وانس بن مالک وابوہریرہ اور اکابر اہل بلد
شریک تھے) (اوسکو علی مذہبہم حب الاطاعۃ جائز) اختیار فرمائی تھی تو اوسکا یہ فعل قبیح لا محالہ
جائز التقلید اور واجب العمل ہوا یا نہ ہر وہ منظنۂ سوء فہمی کا کسیطرح بھی نہین رہا حصہ صحا

ایسی صورت مین کہ ابن ابی الحدید نے تیسرے جزو شرح نہج البلاغہ مین نقل کیا ہے کہ واقعہ حرہ
مین مسلم بن عقبہ المزی یزید خلیفہ اہلسنت کے جرنیل نے صحابہ و تابعین سے بیعت غلامی کی لی تھی
بایں قال واخذ البیعۃ لیزید بن معاویۃ بن سفیان علی کل من استبقاہ من الصحابۃ والتابعین ۱۶۹
علی انہ عبد قن لامیر المومنین یزید بن معاویۃ ہکذا کانت صورۃ المبایعۃ یوم الحرۃ الا علی
بن الحسین ابن علی علیہم السلام فانہ اعظمہ واجلسہ معہ علی سریرہ واخذ بیعتہ علی انہ
اخو امیر المومنین یزید بن معاویۃ وابن عمہ دفعا لما یاتی علیہ غیرہ الخ وکذا ما نقلہ فی الجزو الخامس عشر
ایضا من شرح المذکور اور حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفا مین عبد الملک خلیفہ اموی کا توقیر
کرنا صحابہ کی شان مین اسی مثل نقل کیا ہے کہ انس بن مالک و جابر و سہل الساعدی وغیرہ کی
ہاتھون اور گردنون پر مہر غلامی خلیفہ کے داغ دلوا دیے تھے اور ابن عمر کو جنہون بیعت عبد الملک
کی حجاج بن یوسف کے پانو پر جا کر ادا فرمائی تھی کما فی الجزو الثالث عشر من الشرح المذکور
حجاج نے ہی حربہ مسموم سے دار البقا کو پہونچا دیا کما عرفت سابقا مفصلا من تاریخ الخلفاء اور
حجاج بن یوسف بنا بر اصول اصحاب السنۃ کے واجب التقلید ہے کما عرفت ایضا تو یہان
بھی مظنہ سوء فہمی کا نسبت ایسے امیر الصحابہ کے جسکے پاون پر بیعت کیجاوی اور خلفاء کے
ہاتھ سے اوسکے پاون کا مرتبہ برابر گردانا جاوے کب متوہم ہو سکتا ہے خصوصا مظنہ سوء
فہمی کا شان مین ایسے خلفاء کی جو صحابہ کرام کو غلام اپنا جانتے تھے اور جنکی غلامی کے داغ حضرات
صحابہ ذوی الاحتشام نے خود کھائے اور اوسکو منکر سمجھکر نہی عن المنکر بجا نہین لائے
یہان پر مکالمہ حجاج و انس یاد آیا جسکا نقل کرنا مناسب مقام ہے کہ علامہ دمیری نے تحت لغت
صدی کے حیوۃ الحیوان مین نقل فرمایا ہے (جلد ۲ ص ۹۴) کہ روی عن علی بن زید بن جدعان ان انس

دخل على الحجاج بن يوسف الثقفي الجائر المبير فقال له الحجاج إيه يا خبيث شيخاً جوالاً
في الفتن مع أبي تراب مرة ومع ابن الزبير أخرى ومع ابن الاشعث مرة ومع ابن
الجارود اخرى اما والله لاجردنك جرد الضب ولاقلعنك قلع الصمغة ولاعصبنك
عصب السلمة العجب من هؤلاء الاشرار اهل البخل والنفاق فقال انس رضي من
يعني الامير فقال اياك اعني اصم الله صداك يعنی ہ ـ جبکہ انس صحابی بکبر الاخبار حاضر
دربار حجاج ہوئی تو حجاج نے کہا وائے ہوائے پلید بوڑھا ہو کر گرد گھمان فتنون مین رہا کبھی
ابو تراب کے ساتھہ کبھی ابن زبیر کے ساتھہ اور کبھی محمد بن اشعث کے ہمراہ اور کبھی ابن الجارود
کے ساتھہ خبردار ہو قسم بخدا البتہ البتہ تیری کھال بدن سے کہیچونگا جس طرح گو جانور کا
پوست اوتار لیتے ہین اور البتہ تجھے تیری بنیاد سے اوکھاڑ دونگا جیسے کہ پستان ناقہ سے
گیس نکال دیتے ہین اور البتہ تجھے جہاڑونگا جیسے شاخ درخت کو فراہم کرکے اوسکے پتے جہاڑ
تے ہین عجب ہے ان اشرار اہل بخل و نفاق سے انس نے پوچھا کہ امیر نے یہ کسکو فرمایا حجاج نے
کہا کہ تو نے تجھے کہا ہے خدا تیری آواز کو گونگ کرے انتہے ملخص ترجمۃ اس واقعہ سے چند
فائدے برآمد ہوئے اول یہ کہ حاضرباشے انس صحابی سے دربار حجاج اظلم اور اوسکے تین
وطعن و ملام بقولہ جوالاً فی الفتن الخ سے اور نیز انکار نکرنے انس سے بجال اسکے کہ تقیہ
عندہم حرام ہے اور حدیث الساکت عن الحق شیطان اخرس نافذ ہے ظاہر ہوا کہ معاشر
صحابہ جہان بیت المال منتقل ہوتا دیکھتے وہین انکی حاضرباشی اور اوسیکے ارد گرد انکے خیمے ڈیرے
ہو جایا کرتے تھے اور حکومت کے ہی رنگ مین اپنا رنگ مذہب ملا لیتے تھے کبھی امیر المومنین
کے حاضرباش ہوگئے کسیوقت مین ابن زبیر کے اور جب ابن اشعث خارجی کا عروج و خروج

دیکھ لیا تو اوسکو ہی خلیفۃ العصر سمجھکر مطیع و منقاد بن گئے اور جسوقت ابن الجارود کا علم روان خصوص فرمالیا تو اوسکے ہی ہواخواہ ہوگئے دوسرے یہ کہ اگر مجبوری ایسے مقام پر خوف جان و مال و آبرو کی وجہ سے شیطان اخرس بنجانا جایز سمجھا گیا ہو دی تو اگر امثال انس صحابی جلیل بھی تحفظ جان و مال کی غرض سے مقتدء احقاق حق و ابطال باطل بزمانہ ثلاثہ و بنی امیہ مین نہین ہوئے اور نقل احادیث رسول کریم مین اونہون نے تقیہ جسکی اجازت قرآن مین وارد ہے حزم و احتیاط فرمائی اور نہی عن المنکر جابرء امت سے نکرسکے اور امر معروف بجانہ لائے اور بعنوان خفا تعلیم دینیات مین مصروف رہے اور علی الظاہر موافق رضاے حکام بیان کیا گئے تو یہ امر عجب انگیز نہین ہے کیونکہ لایکلف اللہ الا وسعہا مگر محدثین قشر مین ظاہر بین نے چونکہ تقیہ کا نام دروغگوئی خلاف لغت کے (جسکے معنے پرہیزگاری کے ہین) فرض کرلیا تھا لہذا محدثین خلف صحابہ کو اس مغالطہ کے سبب تعلیم مخفی سے نصیبہ نہین ملا اور وہ علوم باطنی سے بے بہرہ رہکر بالکل اوسے منحرف ہوگئے اور مذہب صحابہ کا بنا بر ظاہر افعال و اقوال کے سمجھ لیا جو وہ افعال و اقوال موافق مرضی حکام وقت کے تقیۃً اعلام فرماتے تھے اور جس گروہ دولت پژوہ نے معاملہ صحابہ سے مذہب اپنا مذہب گردانا تھا تو اونکی حدیث النفس ظاہر و باطن مبنے بر خوشنودی حکام وقت کے ہے تھی پھر محدثین کا ایسے دولت خواہون کی حدیثون پر بوجہ قصور نظر کے اعتماد کرلینا اور اونکی ضرورت وقت اور حالت زمانہ پر نظر نکرنا اہل بصیرت کے نزدیک کب قابل وثوق اور لایق اعتبار رکھے ہوسکتا ہے تمیرے ما ثبت فیہ یہ کہ طوائف تابعین کی نظر و مین صحابہ عظام کی یہ عظمت اور وجاہت تھی کہ اونپر تخریر اور تہدید اور وعید کرتے تھے اور اونکو خطاب و القاب

خبیث جو اُل فِی الفِتَن واشرار واہل بخل ونفاق کا عطا فرماتے تھے جو ہر انکی صفت عدالت شکن صحابہ کے حق مین ہے پس اس قسم کی روایات اور واقعات سے ظاہر ہو گیا کہ یہ مسئلہ کہ اَلصَّحَابَۃُ کُلُّہُم عُدُولٌ طبقہ تابعین تک شامل عقیدہ اصحاب السنۃ نہین ہوا تھا اور اونکی عہد تک صحابہ کی سیرت داخل سنت نہوئے تھے بلکہ عوام وخواص صحابہ کو مثل عوام الناس امت کی دیکھا جاتا تھا اور ہرچند محدثین نے اس عدالت مطلقہ صحابہ پر بہت زور دیا ہے آخر وہ بھی بلحاظ جہل وجور صحابہ عظام کی اپنے اس مسئلہ ساختہ پرداختہ سے لیس پا ہو کر عدالت بعض دُونَ البَعض کے مقر ہو گئے کما یاتی بیانہ مفصلاً یہان پر بعنوان ضمیمہ فائدہ ثانیہ مذکورہ کے مختصر اُلکھا جاتا ہے تاکہ دعوے اخفاے تعلیم صحابہ عدول کا محتاج شواہد نرہے ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ جبرُوتِ امرآء وحکام وخلفاء ذوی الاحتشام کے مخالف منشاء کوئی صحابی مجال نقل حدیث پیغمبر کے نرکھتا تھا کہ وہ بتشدد مانع تھے کہ کوئی شیے رسالتماب صلعم سے نقل نکرو بعد اونکے زمانہ بنی امیہ کا آیا جو کھلی فاسق اور سچے منافق اور دشمن صادق خاندان رسالت کے تھے اونکے عہد مین زیادہ قدغن ہو گئے کہ کوئی شخص حدیث فضائل اہلبیت نبوی کو نقل نکرے لہذا حضرات صحابہ عادلین بخوف جان ومال کے گنگ بنگئے اور تقیہ کو اونہون نے وثار اپنا کر لیا کہ مجمع عام مین صحابہ صادقین کا عصابہ بحکم حدیث من کرد فقد کی کا فی المسلم نقلہ عنہ صاحب المشکوۃ فی کتاب الامارۃ حدیث صحیح کو رسول خدا صلعم سے بخوف جان وآبرو کے روایت نکرتا تھا اور خلوت مین بھی اسقدر اونکو احتیاط ملحوظ تھے کہ وہ اول اطمینان افشا نقل وحفظ جان کے متعلق فرما لیتے تھے تب اوسکو نقل کرتے تھے اس سیرت صحابہ صادقین کے شواہد مین چند روائتین لکھی جاتی ہین صحیح مسلم مین مطرف

سے ماثور ہے قَالَ بَعَثَ اِلَیَّ عِمرَانُ بنُ حُصَینٍ فِی مَرَضِہِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیہِ فَقَالَ اِنِّی کُنتُ مُحَدِّثُکَ بِاَحَادِیثٍ لَعَلَّ اللّٰہَ اَن یَّنفَعَکَ بِھَا بَعدِی فَاِن عِشتُ فَاکتُم عَنِّی وَاِن مُتُّ فَحَدِّث بِھَا اِن شِئتَ اَنَّہ سَلَّمَ بِھَا وَاعلَم اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ جَمَعَ حَجٍّ وَعُمرَۃٍ ثُمَّ لَم یَنزِل فِیھَا کِتَابٌ وَلَم یَنہَ عَنھَا نَبِیُّ اللّٰہِ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْیِہٖ فِیھَا مَا یَشَاءُ یعنے جو میں احادیث تجھ سے بیان کی ہین اگر مین زندہ رہون اونکو میرے نام سے نقل نکرنا اور اگر مین مرجاؤن تو اپنی سلامتی دیکھکر اگر چاہے تو نقل کرنا اور جان تو کہ پیغمبر خدا نے حج وعمرہ کو جمع فرمایا ہے پہر قرآن اوسمین نازل نہین ہوا نہ آنحضرت صلعم نے اوسکو منسوخ فرمایا عمر نے اپنی رائے اوسمین جو چاہا کہدیا یعنے حج تمتع کو حرام کردیا انتہے اور کتاب مناقب امام احمد حنبل مین مذکور ہے عَن عَطِیَّۃَ العَوفِی قَالَ اَتَیتُ زَیدَ بنَ اَرقَمَ فَقُلتُ لَہٗ اِنَّ خَتَنًا لِی حَدَّثَنِی عَنکَ بِحَدِیثٍ فِی شَانِ عَلِیٍّ یَومَ غَدِیرِ خُمٍّ فَاَنَا اُحِبُّ اَن اَسمَعَہٗ مِنکَ فَقَالَ اِنَّکُم مَعَاشِرَ اَہلِ العِرَاقِ فِیکُم مَا فِیکُم فَقُلتُ لَہٗ لَیسَ عَلَیکَ مِنِّی بَاسٌ قَالَ نَعَم کُنَّا بِالجُحفَۃِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم ظُہرًا وَہُوَ اٰخِذٌ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اَلَستُم تَعلَمُونَ اَنِّی اَولٰی النَّاسِ مِن اَنفُسِکُم قَالُوا بَلٰی قَالَ صلعم مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ الحدیث ہذا ما نقلہ سبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامۃ الیٰ آخرہٖ ماحصل ترجمہ روایت یہ ہے کہ عطیہ عوفی نے زید بن ارقم صحابی سے کہا کہ میرا ایک داماد ہے اوسنے مجھے حدیث غدیر تمہاری سند سے بیان کی ہے مین چاہتا ہون کہ مین تمہاری زبان سے سنون زید نے فرمایا کہ تم لوگ اہل عراق ہو تم مین ہی وہ چیز ہے یعنے بغض علے بن ابی طالب عطیہ نے کہا کہ مجھسے کچھ خوف نفرمائی اس اقرار لینے کے بعد زید نے حدیث غدیر کو نقل فرمایا انتہے اور موید اسکی حدیث جابر انصاری کی ہے جو فرائد السمطین مین علامہ ابراہیم الحموینی نے وکتاب سنن مین محدث نسائی نے نقل فرمائی ہے اور ملخص اسکا یہ ہے فَدَخَلَ رَجُلٌ

من اهل العراق فقال انشدك الله الاحدثني بما رأيت وما سمعت من رسول الله صلعم فقال كنا بالجحفة بغدير خم الى آخر حديث من كنت مولاه فعلي مولاه یعنے ایک مرد عراقی نے جابر انصاری سے قسم دیکر پوچھا کہ کیون نہین مجھ سے بیان کرتے جو تمنے دیکھا اور سنا ہے حضرت سے پس اوسکی قسم کھانے پر مطمین ہوکر حدیث غدیر کو جابر نے نقل فرمایا انتہے اسوجہ سے کہ حدیث رسول اللہ کو اسی لئے دریافت کیا کہ صحابہ حذر کرتا تھے اور موکد اسکی روایت ابو المظفر السمعانی کی ہے کہ قال (الراوی) قدم ابوهريرة ودخل المسجد فاجتمعنا حوله وقام رجل وقال انشدك ان حديثا سمعته من رسول الله صلعم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه الحديث قال نعم فاني رأيتك واليت اعدائه وعاديت اولياءه انتهى یعنے بصرہ کی مسجد مین ابوہریرہ آے اور ہم لوگ اونکے گرد جمع ہو گئے اور ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ مین بتہین خدا کی قسم دلاتا ہون ہر آئینہ تمنے حدیث غدیر کو رسول اللہ سے سنا ھے تب ابو ہریرہ نے کہا کہ ہان سنا ہے ہر آئینہ مین دیکھتا ہون کہ تو علی ع کے دشمنونکو دوست رکھتا ہے اور اونکے دوستون کے ساتھہ دشمنی کرتا ہے انتہے اور تہذیب الکمال مین نزال بن سبرہ سے منقول ہے قال كنا مع حذيفة فقال له عثمان يا ابا عبد الله ماهذا الذي يبلغني عنك قال ماقلته قال عثمان انت اصدقهم وابرهم فلما خرج قلت يا ابا عبد الله الم تقل ماقلته قال بلى ولكني اشتري ديني ببعضه مخافة ان يذهب كله انتهى یعنے عثمان نے حذیفہ سے فرمایا کہ کیا اصل ہے جو تیرے مقولے مجھ تک میرے حقمین پہونچی ہین حذیفہ نے کہا کہ مینے نہین کہی جب باہر آے تو حذیفہ سے پوچھا کہ کسلئے بیان نہین کیا جو تمنے کہا تھا فرمایا کہ ہان لیکن مینے بعض دین کو خرید کیا بخوف اسکے کہ کہین کل دین جاتا رہے پس احادیث مذکورہ سے خوف

و حذر کرنا صحابہ کا نقل حدیث نبوی سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ وہ حضرات بخوف اسکے کہ سائل
اگر از جملہ منغضین خاندان رسالت ہو تو ہمارا اسکے مواجہ مین نقل کرنا فضائل اہلبیت کا موجب
ضرر اور ہلاکت نفس ہوگا پرہیز کنان تھے فتدبر

فصل پنجم

باب اول مین بیان عقیدت مُتقنین سنت اور مُحدثین ملت اور علما جماعت کا نسبت صحابہ
عظام کے ہے واضح ہو کہ شرع اور لغت نے تو کوئی تعریف صحابی افادہ نہین فرمائی چنانچہ
امام احمد کا قول عبدوس بن مالک عطار نے اپنے رسالہ مین اس طرح نقل فرمایا ہے کہ اَنّ الصُّحبَۃ
اِسمُ جِنسٍ لَیسَ لَھَا حَدٌّ فِی الشَّرعِ وَلَا فِی اللُّغَۃِ وَالعُرفُ فِیھَا مُختَلِفٌ وَالنَّبِیُّ صلعم لَم یُقَیِّد
الصُّحبَۃَ بِقَیدٍ وَلَا قَدرٍ بَل عَلَّقَ الحُکمَ بِمُطلَقِھَا وَلَا مُطلَقِھَا اِلَّا الرُّؤیَۃُ انتہی ھٰکذا فی منہاج السنۃ
لابن تیمیہ ملخص یہ ہے کہ شرع و لغت مین کوئی حد صحبت کے لئے مذکور نہین اور عرف فقہاء
اسمین مختلف ہین اور پیغمبر خدا نے کوئی قید و مقدار بیان نہین فرمائی بلکہ حکم معلق باطلاق
فرمایا ہے اور وہ بس رویت ہی انتہی اور اس تعریف مین مومن و منافق بلکہ کافر بھی شامل
ہین اور موئد اسکی حدیث صحیحین کی ہے جو جابر انصاری سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے بمقدمہ
عبداللہ بن اُبَیّ صحابی منافق کے فرمایا دَعہُ لَا یَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا یَقتُلُ اَصحَابَہٗ مشارق الانوار ۴۸۶
یعنے چھوڑ دو ابن اُبَیّ کو کہ لوگ کہین گے کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہے اور مشارق کی صفحہ
پر یہ حدیث مسطور ہے کہ رسول خدا صلعم نے ذوالخویصرہ کے برات قتل مین فرمایا مَعَاذَ اللہِ
اَن یَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّی اَقتُلُ اَصحَابِی الحدیث حالانکہ ذوالخویصرہ منافق و طاعن علی النبی

وخارجی تھا آنحضرت صلعم نے ایسے شخص کو بھی اپنا صحابی فرمایا ہے یہانسے یہ بھی ثابت ہوا کہ درگذر فرمانا کسی صحابی کے جرمیہ سے دلیل اوسکی صفائی باطن کی نہین ہے فافہم پس بلحاظ اسی تعریف صحابی کی امام احمد کی مسند مین حدیث ربیعہ بن امیہ بن خلف جمحی صحابی ثم النصرانی کے سند سے مروی ہو کہ عندہم وہ صحابی مرتد بھی عدالت کلیۃ الصحابۃ کلہم عدول مین داخل تھا اور اسی نظر سے علی بن المدینی شیخ البخاری نے تعریف صحابی مین فرمایا ہے کہ مَن لَقِیَ النبیَّ اَو رَاٰہُ ساعۃً من نہارٍ فھو من اَصحابِ النبیِّ یعنے جس کسینے مسلم ومنافق وکافرین سے آنحضرت سے ملاقات کی یا آپکو ایک ساعت دن مین دیکھ لیا پس وہ آپکی اصحاب مین ہے انتہی یہانتک تو خیریت تھی کہ بوجہ ظہور نفاق صحابہ کے کچھ ضرورت اور کچھ زحمت رفع تخطیہ صحابہ مین متبعین سنت کو بھی ہونے لگی گو خلف مخالفین سلف نے اپنے اصلاحون سے تعریف صحابی کو ایسا مضیق کردیا کہ اہل تاویل کا بھی قافیہ اونکے رفع خطئیات مین تنگ ہو گیا چنانچہ امام نواوی نے شرح مسلم مین بجای لفظ من لقی النبی کے لفظ کُلُّ مُسلِمٍ رَاٰی رَسُولَ اللّٰہِ بدل دیا اور یہ کہدیا کہ یہ مذہب امام احمد اور محدثین کافہ کا ہے بدین عبارت اَمَّا الصَّحابِیُّ فَھُوَ کُلُّ مُسلِمٍ رَاٰی رَسُولَ اللّٰہِ وَلَو لَحظَۃً وَھٰذا ھُوَ الصَّحِیحُ فِی حَدِّہٖ وَھُوَ مَذھَبُ اَحمَدَ بنِ حَنبَلٍ وَاَبِی عَبدِ اللّٰہِ البُخارِیِّ وَالمُحَدِّثِینَ کَافَّۃً

اور عسقلانی نے بکمال ریشہ دوانی یہ اور اصلاح فرمادی کہ ینبغی ان یراد فیہ مات علی ذلک یعنے تعریف صحابی مین امر ضروری یہ ہے کہ مات علی الاسلام اور حسن انجام کی شرط بھی ارادہ کیجاوے تاکہ معلن بنفاق اور متہم بارتداد بھی زمرۂ صحابہ امجاد متوہم نہوین اگرچہ یہ تغیر وتبدیل مخالف صریح حدیث ان محمدا یقتل اصحابہ کے ہے تو بھی اس اختلاف لاحق اور عرف سابق بقولہ وَالعُرفُ فِیھَا مُختَلِفٌ نے یہ ظاہر فرمادیا کہ اگر تمامتر اختلافات کو جمع کرلیا

جاوی تو اس مجموعے کے اجماع پر ہمین طوائف طوائف منافقین راس و رئیس سمجھے جائین کسطرح
تحت مین سبیل المومنین کے صادق اسکتا ہے پھر جو تعریفات مذکورہ سے اسقدر تو روشن ہو گیا
کہ مذہب محدثین سالفین مین جو عدالت صحابہ کی قرار پائی تھی وہ بر بناء قولہم مَن لَقِیَ النَّبِیَّ
اَو رَاٰہُ سَاعَۃً مِن نَّہَارٍ فَھُوَ مِن اَصْحَابِ النَّبِیِّ وبقولہم وَلَا مُطْلَقُہَا اِلَّا الرُّؤیَۃ کے تھے پھر وہ تعریف
از قومی القوی منتقل ہو کر بقولہم کُلُّ مُسْلِمٍ رَاٰی رَسُولَ اللّٰہِ پر محدود ہو گئی بعد ازان از اشخاصی باشخاص
مَن مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ پر تضییق کر دیے گئے اور بعد اسکے معلوم ہو گا کہ یہ تعریف زیادہ تنگ تر مخصوص
ملازمین خدمت ختم المرسلین سے ہو گئی ہے لہذا عدالت کو بھی صحابہ حاضر باش کے ساتھ ہی
مقید کر دیا گیا ہر چند کہ یہ تخصیص و تقیید باشتمال اجتہاد متکلمین اہلسنت کے محدثین نے افادہ
فرمائی ہے جبکہ متکلمین نے مناظرات خصم کی چوٹین کھا کر کل صحابہ کی عدالت مین وسیع رخنہ
دیکھے اور کسی طرح سد مسد نکر سکے تو مجموعہ صحابہ مین سے عدالت خواص صحابہ کے قائل ہو گئے
مگر محدثین سلف کی توسیع صحابیت اور عدالت مین خلف کی تضییق سے البتہ سہولت امسالک مین
تھے اسلیئے کہ علت انصراف خلف تو یہ ہے ہو سکتی ہے کہ کل من حیث الکل صحابہ کی عدالت
بوجہ ظاہر وظہور فسق و فجور و ظلم و جور کے قایم نہین رہ سکتی لہذا مخصوصین کے واسطے تاویلات
میسر آسکتی ہین کیونکہ مثل مشہور ہے کہ ایک دو کا تو منہ شکر سے بھی بھر سکتے ہین اور سو دو سو
کا موہنہ خاک سے بھی نہین بھر سکتے مگر اس تخصیص مین جو خرابی ہے وہ چند وجہ سے زیادہ
ضرر رسان ہے اولاً اجماع سقیفہ اسیوقت حجت ہو سکتا ہے جبکہ تمام طائفہ کو عادل مان لیا جاوے
ورنہ فائدہ اطلاق امت کا خاص دون الخاص پر اور بیعۃ عامہ کا دعوے صادق نہین
آسکتا ثانیاً جو شرف صحابیت کا محدود کیا جاویگا تو فیضان صحبت مین اقتصار موجب ہتک ہوتا ہے

شرائف کا اون مخصوصین فی الدین سے بھی ممکن ہو جائیگا کہ اس تخصیص مین بعض دون البعض
کے جب تمیز ہونی شروع ہوگئی تو موافق مذہب فرقہ حقہ کے بڑی بڑی ذوی الوجوہ کُتُب مُسنّد
خارج ہو جاوینگے کہ اونکی ملازمت شب و روز کی خدمت رسالت مین ثابت نہین ہے کما عرفت و
یاتی بیانہ مکرراً ثالثاً علم دین اور اخراج اخبار مین جو عامہ صحابہ کی روایات اور اونکے ماثر
جمع کئے گیے ہین وہ سب عنت ربود ہو جاونیگی رابعاً جس عُذر و حیلہ سے کہ عدالت کل صحابہ کی
قایم کی گئی ہے وہ ازسر از دست رفتہ ہوتی ہے کہ وثوق احکام شریعت کے لئے اہلسنت و
الجماعت کو صحابہ کا تواتراً ہم مُہمات سے ہے وہ اس تفتیق عدد عدول مین جاتا ہے خامساً عدالت
کے ثبوت مین جو سہل چُٹکلا شرف صحبت پیغمبر کا ہے کہ تمامتر معائب و معاصی و ماثم کا سرپوش
کیا گیا ہے وہ اوسی وقت رہ سکتا ہے جبکہ فیض عام کی قائل ہون ورنہ ہر صحابی کی جامہ
تلاشی جائز ہو جاویگی بھر حال محدثین خلف نے فقرہ اعتقادی الصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ سے یکسر عدول
فرمایا اور اسکو یارون کا فقرہ گردانا اور قرآن و حدیث سے بالکل خلاف پایا اور واقعات
تاریخی نے بھی شہادت ادا کی کہ اکثر صحابہ ظلم و فسق سے مشرف ہو گئے تھے لہذا اس طائفہ
خاف اصحاب السنۃ وسیع النظر نے اوس تعریف مین تنگ دائرہ کرنا ہی مناسب دیکھا حتی
کہ بعض محدثین اپنے بعض سے تعدیل و تقلید صحابہ مین مختلف العقیدہ ہوگئے اور نوبت
اختلاف کی یہانتک پہونچی کہ جنہون نے حضرات صحابہ کے خانگی چھپے ماثر و سنن دیکھ لئے تھے
وہ تو الم نشرح منحرف ہوگئی کیونکہ انہون نے اونکی تقلید کا قلادہ طاعت اپنی گردن سے
صاف نکالدیا اور بعض خوش عقیدت وارباب حمایت ایسی بڑہی کہ انہون نے اپنی ایمان
کا مدار اعمال صحابہ کو ہی بمقابلہ کتاب و سنت کے اختیار فرمالیا چنانچہ اما مھم الشافعی والکرخی

منکر ہیں تقلید صحابہ کے ہیں نور الانوار میں مذہب انکا بدین عبارت مذکور ہے قال الشافعی
لا یقلد احد منہم سوی کان مذہبا کا بالقیاس اولا لان الصحابۃ کان یخالف بعضہم
بعضا ولیس احدہم اولی من الآخر وقال الکرخی لا یجب تقلیدہ الا فیما لا یدرک بالقیاس
اور عقیدتمندوں میں امام ہمام نوادی تقلید صحابی میں از بس لگی ہوئی ہیں اور امام بوحنیفہ وفخر رازی اور
فرط قیاس رائی میں کبھی ہیچ کبھی سیر کبھی ایلی کبھی بلی بوقلمون ہیں چنانچہ نور الانوار میں ہے ان اباحنیفۃ
واصحابہ کلہم متفقون بتقلید الصحابی اور تلویح میں ہے فان روایۃ الصحابی الغیر المجتہد قد تترک اذا
خالف القیاس من کل وجہ یعنے حدیث صحابی غیر مجتہد کی جو مخالف قیاس کے ہو متروک ہے جس سے ظاہر ہوا کہ
وہ کل صحابہ مجتہد وغیر مجتہد کے معتقد نہیں بلکہ عندہ ذوی الوجوہ میں ابوہریرہ وانس مکثر الاخبار
بھی صحابہ مقدوح ہیں چنانچہ ابن ابی الحدید معتزلی حنفی نے جزو چہارم صفحہ ۱۹۶ شرح نہج البلاغہ میں اسطرح نقل
کیا ہے کہ روی ابو یوسف قال قلت لابی حنیفۃ الخبر یجیئ عن رسول اللہ صلعم یخالف
قیاسنا ما تصنع بہ قال اذا جاءت بہ الرواۃ الثقات عملنا بہ وترکنا الرأے فقلت
ما تقول فی روایۃ ابی بکر وعمر فقال ناہیک بہما فقلت علی وعثمان قال کذلک فلما
رآنی اعد الصحابۃ قال الصحابۃ کلہم عدول ما عدا رجالا ثم عد منہم اباہریرۃ
وانس بن مالک اس روایت سے امام اعظم کا مذہب الصحابۃ کلہم عدول کا معلوم ہوا مگر
استثنا بھی اس کلیہ میں پایا گیا مگر بمفحوائے انکہ ہر کہ آمد بران مزید کرد اونکے محرفین مذہب اور مجتلین
مسلک نے ابوہریرہ وانس پر جابر بن سمرہ صحابی کو شامل کیا ہے چنانچہ صاحب دراسات اللبیب
نے صفحہ ۱۷۹ پر مذہب حنفیوں کا یہ لکھا ہے بل یروون ان روایۃ قلیل الفقہ من الصحابۃ
اذا خالفہا القیاس من کل وجہ یقدم القیاس یعنے حدیث صحابی قلیل الفقہ پر حکم قیاس

بحالت اختلاف کے مقدم فی العمل ہے ہر نوع صحابی قلیل الفقہ عندہم معتبر فی الروایۃ نہیں ا...
اسکی توضیح یہ فرمائی کہ وما ذهبوا إليه من تقديم القياس على رواية مثل ابو هريرة وانس بن
مالك وجابر بن سمرة وهم عندهم ممن يقل فقههم من الصحابة قد وقع عليهم بذلك
الطعن الشديد الخ صفحہ المذکور پس اس سے ظاہر ہوا کہ سواد اعظم امام ابوحنیفہ امثال ابوہریرہ و
انس وجابر کو قلیل الفقہ طعن شدید جانتے ہین اور اپنے قیاس فقہی کو اونکی روایت پر مقدم رکھتے
ہین فتدبر اور حسب باعث علماء نے تعریف صحابی مین توسیع و یا تضییق کی ہے اونکے عقائد
واقوال مشترکاً نقل کیجاتے ہین - محمد شہرستانی صاحب ملل ونحل نے اور نیز صاحب
الخطط علامہ التقی المقریزی نے لکھاہے کہ قال ابو الحسن الاشعري ولا اقول في عائشة
وطلحة والزبير الا انهم رجعوا عن الخطاء واقول ان طلحة والزبير من العشرة المبشرة
بالجنة واقول في معاوية وعمرو بن العاص انهما بغيا على الامام الحق علي بن ابي طالب
فقاتلهم مقاتلة اهل البغي واقول ان اهل النهروان الشراة هم المارقون عن الدين
ان عليا كان على الحق في جميع احواله والحق معه حيث دار قال المقريزي قلت فهذه
جملة من عقيدته التي عليها الآن جماهير اهل الامصار الاسلامية والذي جهر بخلافها
اريق دمه اور واضح ہو کہ ابوالحسن الاشعری ۳۲۴ھ مین راہی بقا ہوئے اور مراد مقریزی
کی الآن سے صدی ہشتم ہے - اور علامہ سخاوی جو ابن صدی نہم کی ہین کتاب فتح المغیث
مین علی ما نقلہ عنہ مولانا عبدالحی فی ظفر الامانی یہ فرماتے ہین کہ قال ابن الانباری (وھو
ابن الصدی السابع) ليس المراد بعدالتهم ثبوت العصمة لهم واستحالة المعصية منهم وانما
المراد قبول رواياتهم من غير البحث عن اسباب العدالة وطلب التزكية الا ان يثبت ارتكاب

قادح ولم یثبت ذلک اور یہ ملحوظ رہے کہ قولہ لم یثبت ذلک وہ اخفای واردات کا طلسم ہے کہ کبھی خصم اسکے مقابل ظفریاب نہین ہوسکتا اور تغافل بے باکانہ اور تجاہل عارفانہ سے بھی ایسا سنگین تر ہے کہ قارورہ صداقت اسی سے منکسر ہوا ہے کہ جس امر ظاہر و مشہور کو کہدین کہ ہمین یہ واقعہ شہرت یافتہ اور تواتر رسیدہ بدرجہ ثبوت کو نہین پہونچا اگرچہ اکابر خلف عن سلف نے اوسکو نقل کیا ہو تو اس قائل منکر پر حجت نہوگا وباقی اسنادہ وبیانہ ۔

اور اصحاب اصول اور علماء فحول سے کتاب تلویح[345] مین منقول ہے فَاِنْ قِیْلَ عَدَالَۃُ جَمِیْعِ الصَّحَابَۃِ ثَابِتَۃٌ بِالْآیَاتِ وَالْاَحَادِیْثِ الْوَارِدَۃِ فِیْ فَضَائِلِھِمْ قُلْنَا ذَکَرَ بَعْضُھُمْ اَنَّ الصَّحَابِیَّ اِسْمٌ لِمَنِ اشْتَھَرَ بِطُوْلِ صُحْبَۃِ النَّبِیِّ صلعم عَلٰی طَرِیْقِ التَّبَعِ لَہٗ وَالْاَخْذِ مِنْہُ وَبَعْضُھُمْ اَنَّہٗ اِسْمٌ لِلْمُؤْمِنِ رَائِی النَّبِیِّ صلعم سَوَاءٌ طَالَتْ صُحْبَتُہٗ اَمْ لَا اِلَّا اَنَّ الْجَزْمَ بِالْعَدَالَۃِ مُخْتَصٌّ بِمَنِ اشْتَھَرَ بِذٰلِکَ وَالْبَاقُوْنَ کَسَائِرِ النَّاسِ فِیْھِمْ عُدُوْلٌ وَغَیْرُ عُدُوْلٍ اور امام المازری شرح البرہان مین کما نقلہ عنہ العسقلانی فی اوائل الجلد الاول من کتاب الاصابہ یہ فرماتے ہین لَسْنَا نَعْنِیْ بِقَوْلِنَا الصَّحَابَۃُ عُدُوْلٌ کُلَّ مَنْ رَاٰی النَّبِیَّ صلعم یَوْمًا مَّا اَوْ زَارَہٗ لِمَامًا اَوِ اجْتَمَعَ بِہٖ لِغَرَضٍ مَّا وَانْصَرَفَ عَنْ کَثَبٍ وَاِنَّمَا نَعْنِیْ بِہِ الَّذِیْنَ لَازَمُوْہُ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ صلعم وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَہٗ اُولٰٓئِکَ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہ المازری ابن الخمسۃ والخمسین بعد خمسمایۃ کے ہین چونکہ اس تعریف المازری مین قولہ عَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ کھٹکتا ہوا فقرہ بلکہ خلش افزا حق ثلاثہ زبان قلم سے نکلا ہے لہذا افاضل نصر اللہ کابلی نے بکمال رعونت و زمی کے اسکو خارج فرما کر اسطرح ترمیم فرمادیا کہ وَالْمُرَادُ مِنَ الْاَصْحَابِ مَنْ لَازَمَہٗ صلعم مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَغَیْرِھِمْ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً وَّصَحِبَہٗ صلعم فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَتَبْلِیْغِ الْوَحْیِ

منه طريا واخذ عنه الشريعة والاحكام وآداب الاسلام وعرف الناسخ والمنسوخ
كالخلفاء الراشدين وغيرهم لا لكل من رآه مرة او اكثر انتهى جو اس عبارت کی فحوای بیان
سے مستدرک ہوا کہ مصاحب فی الخلوات اور ملازم فی السفر تو صحابی ہین اور دو قدم آگے
بڑہنے والا صف میدان تک اور ہمراہی فی الفرار تعریف صحابی سے مسکوت عنہ ہین پس صحابی کیلیے
ضرورت مصاحبت فی المحاربت اور کوئی حاجت نصرت حضرت رسالت کی نہین جو شرط
وقید تعریف مین شامل کیجاوے کیونکہ بکثرتہین اخبار انس وابوہریرہ وابن عمر وغیرہ مین کوئی
بہی ایسا نہین ہوا جو عزّروہ ونصروہ کا مصداق ہوتا لہذا اس قید کا خارج کر دینا ہے
لازم تہا اگرچہ مخالفت قرآن کی لازم آوے مگر انکی صحابیت نجاوے خصوصًا حضرات
ثلاثہ کہ ہمیشہ بجاے نصرت کے ہزیمت ہی خاصۃً انکے مآثر وسیرت مین پائی جاتی ہے اور
کہین اونکی تیغ نمایشی نے کسی معرکہ مین اپنے جوہر نہین دکہلائی لہذا قولہ عزّروہ و
نصروہ کی قید سے رہا ہو کر داخل محل عدالت اس اصلاح کے سبب ہو گئے اور حافظ فقیہ
ابو عمر ابن عبد البرّ نے شروع استیعاب مین فرمایا ہے وهم صحابة صلعم والحواريون
الذين وعوها وادّوها ناصحين محتسبين حتى كمل بما نقلوه الدين وثبتت به
حجة الله تعالى على المسلمين فهم خير القرون وخير امة اخرجت للناس ثبتت
عدالة جميعهم بثناء الله عز وجل عليهم وثناء رسوله ع ولا اعدل ممن
ارتضاه الله بصحبة نبيه ونصرته ولا تزكية افضل من ذلك ولا تعديل
اكمل منه قال الله تعالى ذكره محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار
رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا الآية فهذه صفة من بادر الى تصديقه والايمان به وآزره ونصره وصحبه

وَلَیْسَ کَذٰلِکَ جَمِیْعُ مَنْ رَاٰہُ وَلَا جَمِیْعُ مَنْ آمَنَ بِہٖ انتہےٰ اس تعریف مین حافظ ابن عبد البر
نے اگرچہ جمیع اضداد فرمائی ہے کما باقی بیانہ تاہم استدلال بقرآن غنیمت ہو اب ہم نقل
تعریفات مذکورہ کے وہ اقوال علمار متکلمین کے تحریر کیجاتے ہین جنسے تعریفات مذکورہ
معطل ہوئی جاتی ہین اور صحابہ کی عدالت و رذالت مین تمیز وافر حاصل ہوتی ہو اما ہم
فخر الدین الرازی تفسیر کبیر مین تحت آیہ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ
قُلُوْبِہِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَہُمْ کے یہ افادہ فرمایا ہے فَلَمَّا جَاءَ الرَّسُوْلُ ع وَدَعَاھُمْ اِلٰی
عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَالْاِعْرَاضِ عَنِ الدُّنْیَا وَالْاِقْبَالِ عَنِ الْاٰخِرَۃِ زَالَتِ الْخُشُوْنَۃُ وَالْخُصُوْمَۃُ
عَنْہُمْ وَعَادُوْا اِخْوَانًا مُتَوَافِقِیْنَ ثُمَّ بَعْدَ وَفَاتِہٖ صلعم لَمَّا انْفَتَحَتْ عَلَیْہِمْ اَبْوَابُ الدُّنْیَا
وَتَوَجَّہُوْا اِلٰی طَلَبِہَا عَادُوْا اِلٰی مُحَارَبَۃِ بَعْضِہِمْ بَعْضًا وَمُقَاتَلَۃِ بَعْضِہِمْ مَعَ بَعْضٍ انتہی
اس افادہ امام رازی سے علاوہ ابطال عقائد معدلین صحابہ کے معنے قولہ اَلَّفَ بَیْنَہُمْ
کے بھی دریافت ہوئے کہ اوسوقت کی تالیف قلوب فرمانا مفید دوام کو نہین
تھی اور صحابہ کے طرز عمل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ فائدہ اَلَّفَ بَیْنَہُمْ کا علی الوقت تھا
اور بعد عوائق و حجب الفت کے زائل ہوگیا اور ملا علی القاری نے شرح فقہ اکبر مین حسبیان
تعدیل صحابہ مین فرمائی ہے کہ ذَھَبَ جُمْہُوْرُ الْعُلَمَاءِ اِلٰی اَنَّ الصَّحَابَۃَ کُلَّہُمْ عُدُوْلٌ
قَبْلَ فِتْنَۃِ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَکَذَا بَعْدَھَا انتہی جسکے یہ معنے بھی پیدا و ہویدا ہوتے ہین کہ قبل
و بعد فتنہ ہا کے تو صحابہ عادل تھے اور اثنائے فتنہ ہا مین عادل نرہے تھے اور حجت قوی اس معنی
کی تائید مین یہ ہو کہ زمانہ فتن اور صحابہ کی عدالت مین ایسا علاقہ تھا کہ بلحاظ زمانہ مذکور کے
عدالت صحابہ پر نظر پڑتی تھی کہ آیا وہ عادل رہی یا نہین تمام اس سے کہ یہ نظر بلحاظ ترک نصرت

کے تھے یا حمایت اہل بغاوت کے مگروہ فتن مورث التفات عدالت صحابہ کے جزو رہوئے
چونکہ زمانہ بین الفتن کا کلام ملا قاری مین مسکوت عنہ رہا تھا انکا ایماء اسی طرفکو ہے کہ وہ
زمانہ مزیل عدالت صحابہ کا ہوگیا تھا فعلے ذٰلک اس مذہب جمہور سے واضح ہوا کہ عدالت
صحابہ مین ازمنہ فتن عثمان و علے متخلل ہوگے اور وہ حضرات اپنے مستحکم عدالت سے منزہ ہوکر
خالی رہگئے تھے اور اس تخلل کی نسبت اور تکذیب اس مذہب جمہور کی بابت عبدالرحیم
العراقی نے کتاب الالفیہ مین یہ فرمایا ہے کہ وَفِی دُخُولِ مَنْ لَقِیَہ صلعم ثم ارتد ثم اسلم لبعد
وَفَاتِ النَّبِیِّ فِی الصَّحَابَۃِ نَظَرٌ کَبِیرٌ فَاِنَّ الرِّدَّۃَ مُحبِطَۃُ الْعَمَلِ عِنْدَ اَبِی حَنِیْفَۃَ وَنَصَّ عَلَیْہِ الشَّافِعِیُّ اِلٰی
قولہ فالظَّاہِرُ اَنَّہَا مُحْبِطَۃٌ لِلصُّحْبَۃِ الْمُتَقَدِّمَۃِ کَقُرَّۃَ بْنِ ہُبَیْرَۃَ وَاَشْعَثَ بْنِ قَیْسٍ اس عبارت سے
ظاہر ہوا کہ جو شرف کہ صحبت نبی سے حاصل ہوا عام اس سے کہ وہ صحابیت ہو یا عدالت
بعد تخلل کے اعادہ اوسکا بحیثیت شرف صحبت کے نہین ہو سکتا پس عدالت جو قبل از فتنہ
کے بلحاظ شرف صحبت کے تھے اوسکا اعادہ ناممکن ہے البتہ یہ ما بعد فتنہ کے عدالت مثل
عدالت سائر ناس کے مقرر کیجا سکتی ہو اور محقق دوانی نے بہزار عاجزی ورشہ دوانی
کی جلد دوم صفحہ ۳۰۰ شرح مقاصد مطبوعہ قسطنطنیہ مین لکھا ہے اِنَّ مَا وَقَعَ بَیْنَ الصَّحَابَۃِ
مِنَ الْمُحَارَبَاتِ وَالْمُشَاجَرَاتِ عَلَی الْوَجْہِ الْمَسْطُوْرِ فِیْ کُتُبِ التَّوَارِیْخِ وَالْمَذْکُوْرِ عَلَی اَلْسِنَۃِ
الثِّقَاتِ یَدُلُّ بِظَاہِرِہٖ عَلٰی اَنَّ بَعْضَہُمْ قَدْ حَادَ عَنْ طَرِیْقِ الْحَقِّ وَبَلَغَ حَدَّ الظُّلْمِ وَالْفِسْقِ وَکَانَ
الْبَاعِثُ لَہُ الْحِقْدُ وَالْعِنَادُ وَالْحَسَدُ وَاللَّدَادُ وَطَلَبُ الْمُلْکِ وَالرِّیَاسَۃِ وَالْمَیْلُ اِلَی اللَّذَّاتِ
وَالشَّہَوَاتِ اِذْ لَیْسَ کُلُّ صَحَابِیٍّ مَعْصُوْمًا وَلَا کُلُّ مَنْ لَقِیَ النَّبِیَّ بِالْخَیْرِ مَوْسُوْمًا اِلَّا اَنَّ الْعُلَمَاءَ لِحُسْنِ
ظَنِّہِمْ بِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ذَکَرُوْا لَہَا مَحَامِلَ وَتَاوِیْلَاتٍ بِہَا یَلِیْقُ وَذَہَبُوْا اِلٰی اَنَّہُمْ مَحْفُوْظُوْنَ

عما یوجب التضلیل والتفسیق صونا عن المسلمین من الزیغ والضلالۃ فی حق کبار الصحابۃ سیما المہاجرین والانصار والمبشرین بالثواب فی دار القرار اس افادہ جدیدہ مین بہت سے فائدے مشتمل ہین جو ترتیب اجوبہ مین اشارۃً مذکور ہونگے مگر اسقدر ملحوظ رہے کہ علماء اہلسنت کو بعد محامل و تاویلات کے بھی حضرات صحابہ کی شان مین حُسن ظن کی ضرورت لاحق ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوا کہ اصحاب السنۃ کو علم کافی ظلم و فسق و حقد و عناد و حسد و لداد صحابہ عظام کا ہے مگر استبداد اونکی حمایت پر ہے جو طریق حق تک نہین پہونچنے دیتا اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ اپنے حسن ظن کے بنا پر مسلمانون کو واقعات سے منصرف کر کے مسلک اہل ظلم والیان ملک کا تعلیم کیا جاتا ہے آیا یہ حُسن ظن کی نہی ہوئی عدالت سچ اسلام مین بلکہ گندہ کر دینے والے دین محمدی کی نہین ہوتی اور کیا فرض فارض سے فاسق عادل ہوسکتا ہے لا واللہ کذلک اور فقیہ اسنوی شافعی نے تخطیہ تعریف صحابی مین یہ تحریر فرمایا ہے ان المراد من قول العلماء الصحابۃ بانہم عدول مطلقا ان مجرد الصحبۃ شاہد التعدیل مغنی عن البحث منہم فان ظہر فی احد منہم ما یقتضی الی التفسیق فلیس بعدل کسارق رداء صفوان ومن ثبت زناہ وبذا غیر بعضہم عباراتہم بان قال انہم عدول الا من تحقق قیام المانع فیہ و لیس المراد من کونہم عدولا انہ یلزم اتصافہم بذلک ویستحیل خلافہ فان ہذا معنی العصمۃ المختص بالانبیاء علیہم السلام اور اس تغیر الفاظ تعریفی سے معلوم ہوا کہ صحابہ عادل ہین انشاء اللہ مگر جب کوئی امر قادح عدالت متحقق ہو تو اونکو عادل نکہا جاویگا کیونکہ اونکو لازم العدالۃ نہین کیا ہے جو یہ مرتبہ مختصہ انبیاء صاحبان عصمت کا ہے انتہی بہر نحو یہ تعریف بحکم قولہ لیس المتاکی قولا حسنا کے ہر مسلم مومن کے لئے صادق آتی ہے اسمین کوئی وجہ تخصیص حضرات صحابہ کے

واسطے نہین رہے اور جو امام ہمام الغزالی نے سر العالمین مین لکھا ہے اور جسکی توثیق علامہ ذہبی نے
ترجمہ الحسن بن الصباح مین اپنی کتاب میزان مین اور سبط ابن الجوزی نے تذکرہ خواص الامہ مین اور
قاضی زادہ نے رسالہ اعتقادیہ مین نقل کیے ہین وہ یہ ہے کہ ابو حامد غزالی نے کتاب سر العالمین مین بذکر حدیث غدیر
کی شاکین صحابہ عظام کی ایسا اور ایسا لکھا ہے اوس سے حقیقت حسن ظن غزالی درحق کی معلوم ہوتی ہے کما
یاتی بیانہ اور بعض فقرات غزالی کے یہ ہین اسفرت الحجۃ وجہہا واجمعت الجماہیر علی متن الحدیث
فی یوم خم باتفاق الجمع وھو یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ
بخ یا ابا الحسن اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ وھذا تسلیم و
رضی وتحکیم ثم بعد ھذا غلب الھوی لحب الریاسۃ وحمل عمود الخلافۃ وعقود البنود
وخفقان الھواء فی قعقعۃ الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح الامصار
سقاھم کاس الھوی فحملھم الی الخلافۃ فنبذوہ وراء ظھورھم فاشتروا بہ ثمنا قلیلا
فبئس ما یشترون انتہی بلفظ سبط ابن الجوزی اور اصل کتاب سر العالمین مین بعد قولہ
سقاھم کاس الھوی کے فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوہ الخ منقول ہے اور بلحاظ بقدر
ضرورت ترجمہ یہ ہے کہ خم غدیر مین بر طبق استخلاف حضرت نبوی بحق جناب مرتضوی کے
عمر خطاب نے ولایتماٰب کو مبارکبادی ادا کی پھر حب خواہش ریاست اور علم برداری خلافت
اور حکومت ہائے نواحی اور گردش علم ہوائی اور صف بندی وکثرت ازدحام سواران فوجی اور
فتوحات ارضی غالب ہوئی تو ساغر حرص کو اونہون نے نوش فرمالیا پس اوسنے خلافت
کیطرف برانگیختہ کردیا الخ اور یہ افادہ غزالی بمصداق مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار
بگوید ... کی ... صحابہ کو لسنۃ المازری کے

اور تعدیل واجتہاد محاربین امیر المومنینؑ اور قاعدین از محاربت جمل وصفین کو بزور قیاس و
تخمین بدین آئین ثابت کیا ہے کہ قال الامام ابو عبد اللہ المازری اختلف الناس فی تفضیل
بعض الصحابة علی بعض فقالت طائفة لا تفاضل بل نمسك عن ذلك وقال الجمهور
التفضیل ثم اختلفوا فقال اهل السنة افضلهم ابو بكر الصدیق وقال الخطابیة
افضلهم عمر الخطاب وقالت الراوندیة افضلهم العباس وقالت الشیعة علی ع
واتفق اهل السنة علی ان افضلهم ابو بكر ثم عمر قال جمهورهم ثم عثمان ثم علی ع وقال
بعض اهل السنة من اهل الكوفة بتقدیم علی علی عثمان والصحیح المشهور تقدیم عثمان
قال ابو منصور البغدادی اصحابنا مجمعون علی ان افضلهم الخلفاء الاربعة علی ترتیب المذكور
ثم تمام العشرة ثم اهل البدر ثم احد ثم بیعة الرضوان وممن له مزیة اهل العقبتین من
الانصار وكذلك السابقون الاولون وهم من صلی الی القبلتین فی قول ابن المسیب وطائفة وفی
قول الشعبی اهل بیعة الرضوان وفی قول عطا ومحمد بن كعب اهل بدر وقال القاضی عیاض وذهب
طائفة منهم ابن عبد البر الی من توفی من الصحابة فی حیوة النبی صلعم افضل ممن بقی بعده وهذا الاطلاق
غیر مرضی ولا مقبول واختلف العلماء فی ان التفضیل المذكور قطعی ام لا وهل هو فی الظاهر
والباطن ام فی الظاهر خاصة وممن قال بالقطع ابو الحسن الاشعری قال وهم فی الفضل علی ترتیبهم
فی الامامة وممن قال بانه اجتهادی ظنی ابو بكر الباقلانی انتہی اور تصویب ہر سہ طبقہ مو الفین و
۲،۲ جلد ۲
محاربین و قاعدین صحابہ بین فرمایا ہے واما علی رض فخلافته صحیحة بالاجماع وكان هو خلیفة فی وقته
لا خلافة لغیره واما معاویة رض فهو من العدول الفضلاء والصحابة النجباء رض و
اما الحروب التی جرت فكانت لكل طائفة شبهة اعتقدت تصویب انفسها الی قوله واعلم ان

سبب تلک الحروب ان القضایا کانت مشتبهة فلشدة اشتباهها اختلف اجتهادهم وصاروا ثلاثة اقسام قسم ظهر لهم بالاجتهاد ان الحق في هذا الطرف وان مخالفه باغ فوجب عليهم نصرته وقتال الباغي عليه فيما اعتقدوه ففعلوا ذلك ولم يكن يحل لمن هذه صفته التاخر عن مساعدة امام العدل في قتال البغاة في اعتقاده وقسم عكس هؤلاء ظهر لهم بالاجتهاد ان الحق في الطرف الآخر فوجب عليهم مساعدته وقتال الباغي عليه وقسم ثالث اشتبهت عليهم القضية وتحيروا فيها ولم يظهر لهم ترجيح احد الطرفين فاعتزلوا الفريقين وكان هذا الاعتزال هو الواجب في حقهم لانه لا يحل الاقدام على قتال مسلم حتى يظهر انه مستحق لذلك ولو ظهر لهؤلاء رجحان احد الطرفين وان الحق اليه لما جاز لهم التاخر عن نصرته في قتال البغاة عليه فكلهم معذورون رض ولهذا اتفق اهل الحق ومن يعتد به في الاجماع على قبول شهاداتهم ورواياتهم وكمال عدالتهم اجمعين انتهى كما ياتي ترجمته في الاجوبة ان تمامتر تعریفات صحابہ و توجیہات علماء مین جو انتشارات و اختلافات اونکے باہمی عقائد اور اجتہادات مین ہین وہ صاف بتلا رہے ہین کہ یہ دارومدار ان بندوشون کا مظنونات وقیاسات قوم پر ہی شریعت غرا و سنت سمحا مین اسکا کچھ اثر نہین ہے لہذا یہ از اول تا آخر محتاج ریویو بھی نہین ہے اور جبکہ باہمہ گر محدثین کے ہے افادات مین ایک قول کی تکذیب دوسرے قول مین مذکور ہے تو اب کیا ضرورت ہی کہ جو غیر پردہ فاش کرین مگر یہ دیکھنا چاہیے کہ جو تعدیل صحابہ کی علت غائی تصحیح خلافت صحابہ ثلاثہ ہے وہ تعریفات اور توجیہات اور اجتہادات علماء سے حاصل ہوئی یا نہین جہانتک نظر غائر سے جانچ کی گئی تو عقل سلیم مفہوم نہین کرتے کہ عدالت مخصوصہ بوجہ شرعی حضرات عامہ صحابہ کی حتے کہ صحابیت ممدوحہ حضرات ثلاثہ کے کسی ایک

تو یہ بھی ازجملہ اقوال حماۃ کے ثابت کی گئی ہے کیونکہ سب سے اول قول امام احمد کا وَ
رَاٰی النَّبِیَّ لَمْ یُقَیِّدِ الصُّحْبَۃَ بِقَیْدٍ اور دوسرا قول علی المدینی کا مَنْ لَقِیَ النَّبِیَّ اَوْ رَاٰہُ سَاعَۃً اور تیسرا قول
نواوی کا اَمَّا الصَّحَابِیُّ فَھُوَ کُلُّ مُسْلِمٍ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ تعریف صحابی مین ہے فَاَنْتَ عَارِفٌ
کہ یہ تعریف مومن ومنافق پر علی السویہ صادق آتی ہے اور چوتھے اصلاح حافظ ابن حجر کے
مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ ہے جو یہ تعریف ہر فاسق ومبتدع اور صاحب تشریع کے لئے محتاج ثبوت
ہے اور حدیث نبوی اِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْا
فِیْھَا فَتَقْتَتِلُوْا فَتَھْلِکُوْا کَمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ المشکوۃ مخبر صادق ہے کہ حضرات صحابہ
بوجہ انبساط دنیا کے جسکو معتقدین فتوحات اسلام سے تعبیر کرتے ہین مبتلاے دنیا بوسیلہ ریاست
وحکومت کے ہو گیے جو مصداق فَتَھْلِکُوْا کَمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کے ثابت ہوئے تو شرط مَاتَ
عَلٰی ذٰلِکَ نے اونکے حقمین کیا فائدہ دیا اور پانچوین شافعی کی شہادت یُخَالِفُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا
تو صاف مظہر ہے کہ یہ حضرات نقل حدیث مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ اور اجتہاد بلا استنباط احکام شرعی
کے فرمایا کرتے تھے آیہ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا اسپر شاہد ہے کہ اونکے
اجتہادات مختلفہ بالقطع مخالف حکم قرآن کے ہین اور اگر یہ مذہب امام شافعی عندہم مقبول ہے تو
مذہب شیعہ جو اسکے مشابہ ہے بدرجہ تساوی لائق قبولیت کے ہے اسیطرح چھٹا قول امام اعظم
کوفی کا ہے کہ وہ کل صحابہ مین سے ابو ہریرہ وانس وجابر کو مستثنے عدالت سے فرماتے ہین یہ کہنا بھی ایک عیب
ہے کہ اسکے کہنے سے تمام صحابہ کی عدالت کا منہدم ہوا جاتا ہے اور فرقہ شیعہ بھی تو تعدیل
بعض دون البعض کے قائل ہین اس سے زائد کیا وہ گناہ کر رہے ہین لیکن اسیقدر تو کہ امام کوفی
کے عقیدہ مین ابو ہریرہ وغیرہ غیر عادل ہین اور ایکے عقیدہ مین اور بھی مثل ابو ہریرہ کے ہین دیس

اور سنا تو ان قول امام ابو الحسن اشعری کا نسبت تصویب عائشہ و زبیر و طلحہ کے و جرح معاویہ
و عمرو عاص کے علی الظاہر موجب ہے کہ اُمّ المومنین کو بپاس حرمت زوجیت پیغمبر کے اور طلحہ زبیر
کو برعایت حدیث بشارت کی بغاوت و خروج سے مستثنیٰ کیا ہے مگر اس حرمت کی حد کو قرآن
نے بقولہ تعالیٰ فقد صغت قلوبکما الی قولہ عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیراً
منکن الآیہ و بقولہ تعالیٰ یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لھا العذاب
ضعفین الی قولہ و قرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ الآیہ خوب سمجھا دیا ہے کہ
اُمّ المومنین نے خلاف حکم قرن فی بیوتکن کے ارتکاب تبرج الجاہلیۃ کا جو منہی عنہ بتلایا گیا تھا
اپنے اجتہاد سے فرمایا پس اونکی حرمت اور تنزیہ بقدر شرف زوجیت پیغمبر کے ہے ہو سکتی ہے
نہ یہ کہ تمام اجتہادات اونکے ممدوحہ اور افعال اونکے ماوّلہ قرار دیجاویں اور طلحہ و زبیر کی بشارت
بالجنۃ اول تو اہل بدر کے اعملوا ما شئتم سے زائد نہیں ہو سکتی حالانکہ صحابی مہاجر یکے شرب خمر پر
جو سابقین اولین اہل بدر سے کھا جاتا ہے حضرت عمر نے اوسکی تاویل کو بقولہ تعالیٰ لیس علی
الذین امنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا الآیہ اور اوسکے عذر کو بقولہ فانا من الذین
امنوا و عملوا الصالحات ثم اتقوا و امنوا ثم اتقوا و احسنوا اشہدت مع رسول اللہ بدراً
والحدیبیۃ والخندق والمشاہد کو لایعبا بہا فرما کر حد خمر جاری فرمائی کما ہو مذکور فی غرہ تعقیبہ
فی فقہیات عمر تو اونکی بغاوت خروج علی خلیفۃ العصر جو شرب خمر سے کہیں زائد ہے بنا بر قضیہ بشارت
من تکلم الملائکۃ علی لسانہ کے کیونکر قابل تاویل و توجیہ مسموع کے قرار پا سکتی ہے ثانیاً حدیث بشارت
عشرہ کا راوی داخل زمرہ مبشرین کے ہے اور اوسکی تصدیق کو کوئی روایت کوئی حکایت
ماثور نہیں اگر یہ واجب الاعتقاد ہے تو تمام وہ احادیث آحاد جو فضائل مخصوصہ اہلبیت اطہار

مین اصحاب صحاح نے نقل کی ہین اور ترمذی شریف مین اونکو غریب کہہ کر بمرتبہ ضعاف کا دکھلایا
ہے صحیح اور حجت قطعی تسلیم کرنے چاہین فعلے ذلک تصویب حضرات ثلاثہ مذکورہ کے خلاف قانون
شرع کے ہے اور جرح وقدح امیر دوزیر بملک شام معاویہ وعمرو عاص خوش فرجام کو محفوظ
رکھنا چاہیے کہ آیندہ کار آمد ہے اور آٹھوان قول ابن الانباری کا ہے جو بلا بحث وتنقید
کی روایات صحابہ کو حق وصدق کہتے ہین اور اونکی عصمت کی قائل بھی نہین ۹ پہلا ب
عاقلون نے اسکو مانا اور نوان قول صاحب تلویح کا تعریف صحابے مین لِمَن اِشتَہَر بِطُول
صُحبَۃِ النَّبِیِّ عَلیٰ طَرِیقِ التَّتَبُّعِ اَوِ الاَخذِ مِنہُ اور دسوان قول امام المازری کا اَلَّذِینَ لَازَمُوہُ
وَعَزَّرُوہُ وَنَصَرُوہُ صلعم اور گیارہوان چمکتا ہوا قول نصر اللہ فاضل کابلی کا مَن لَازَمَہٗ غَدَاۃً
وَعَشِیَّۃً وَتَلَقَّی الوَحیَ مِنہُ طَرِیًّا وَاَخَذَ عَنہُ الشَّرِیعَۃَ وَالاَحکَامَ وَعَرَفَ النَّاسِخَ وَالمَنسُوخَ الخ ہے
جو کسیطرح حضرات صحابہ ثلاثہ ودیگر صحابہ پر صادق نہین آتا ہے کیونکہ نہ طول صحبت علیٰ طریق
التتبع اونکے ثابت ہے نہ اونسے نصرت پیغمبر کسیو قتمین صادر ہوئی ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ کی
شہادتمین جنمین مہاجرین کا شغل الصفق بالاسواق اور انصار کا شغل اموال وزراعت بترک
مبتدا اول
صحبت حضرت رسالت ومعرفت احکام شریعت ماثور ہے اور ازانجملہ حدیث صحیح بخاری کی
ہے عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ یَقُولُونَ اَکثَرَ اَبُو ہُرَیرَۃَ وَلَولَا آیَتَانِ فِی کِتَابِ اللّٰہِ مَا حَدَّثتُ
الیٰ قولہ اِنَّ اِخوَانَنَا مِنَ المُہَاجِرِینَ کَانَ یَشغَلُہُمُ الصَّفقُ بِالاَسوَاقِ وَاِنَّ اِخوَانَنَا مِنَ الاَنصَارِ
کَانَ یَشغَلُہُمُ العَمَلُ فِی اَموَالِہِم وَاِنَّ اَبَا ہُرَیرَۃَ کَانَ یَلزَمُ رَسُولَ اللّٰہِ صلعم بِشِبَعِ بَطنِہٖ وَ
یَحضُرُ مَا لَا یَحضُرُونَ وَیَحفَظُ مَا لَا یَحفَظُونَ یعنے ابوہریرہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہین کہ ابوہریرہ
نے احادیث مین زیادہ گوئی کی ہے اگر دو آیتین قرآن مین نہوتین تو مین نہ بیان کرتا اِنَّ الَّذِینَ یَکتُمُونَ

باب اول فصل پنجم

ما انزلنا من البینات والهدی الآیہ تو مین حدیثین بیان نکرتا ہر اینہ بہائی میرے مہاجرین قریش
وغیرہ شغل تجارت مین اور بہائی انصار شغل اموال مین رہے اور ایک مین ملازم خدمت حضرت
رسالت کے رہا ہون بغرض اپنے پیٹ بھرنے کے اور حاضر خدمت اوس قدر رہا کہ مہاجرین و
انصار حاضر نہین رہے اور نیز وہ حفظ احکام شریعت کے کی کہ جو اونہون نے نہین کی انتہے باب
حفظ العلم جلد اول صفحہ ۲۲ البخاری اور سید القراء فی الصحابہ اعنی ابی بن کعب کی بشارتین
خاصۃً لشان عمر خطاب کما فی کنز العمال جنہین قولہ شغلنی بالقرآن وشغلک (یا عمر) الصفق
بالاسواق وقولہ ولیس لک الا الصفق بالبقیع مذکور ہے اور خود حضرت عمر کے اعترافات
جس قولہ اخفی هذا علی من امر رسول اللہ الهانی الصفق بالاسواق کما فی باب الخروج فی
التجارۃ للبخاری مکذب اور مبطل اور مفضح سخن سازی امام رازی و فاضل کابلی و اشباہہما کے
ہین ان شہادتون و بشارتون سے صاف ظاہر ہے کہ اصحاب ثلاثہ و عشرہ و عشرین و عام
انصار و خواص مہاجرین کو موقع طول صحبت پیغمبر کا بطریق تتبع علم دین کے نہین ملا لہذا ان سبکی
صحابیت محقق نہین ہوئی اور خاصۃً و مخصوصاً ملازمت صدیق رفیق بخدمت رسالت تو
اونکی ترک سکونت مدینہ و توطن بقریۂ سنح سے جو یہ موضع مدینہ سے عوالی ہین بفاصلہ ایک کروہ
کے واقع ہے یا زیادہ اس سے تھا کما فی مدارج النبوۃ صفحہ ۵۱۳ اور ملازمت فاروق اعظم
کی علاوہ شغل دلالی کے اونکی سکونت عوالی مدینہ سے بجوار بنی امیہ بن زید کے کما فی باب التناوب
فی العلم فی البخاری جلد اول صفحہ ۳۰ تیسیر القاری بخوبی منکشف ہے کہ یہ دونو زمانہ رسالت
مین سکونت مدینہ کو ترک کیے ہوئے تھے انکو شبانہ روز کی ملازمت بوجہ دوری و اشتغال
بذاتی تجارت کے کب میسر آسکتی تہی چنانچہ بخاری نے اسی حدیث تناوب مین نقل کیا ہے کہ

عمر خطاب تیسرے روز حاضر خدمت رسالت ہوا کرتے تھے اور صاحب مدارج نے نقل کیا
ہے کہ خبر وفات پیغمبر خدا کی ابو بکر نے اپنے گھر سنح مین سنی تو وہان سے سوار ہو کر مدینہ مین پہونچے جبکہ
انحضرات کا یہ حال ہووے کہ شدت مرض الموت پیغمبر مین ملازم خدمت نہین اور اپنے گھر
پر آرام فرماوین تو اونکی ملازمت پر حالت صحت کیا ادعا کیا جا سکتا ہے اور بارہوان قول
صاحب استیعاب کا ثَبَتَ عَدَالَۃُ جَمِیْعِہِمْ بِثَنَاءِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَثَنَاءِ رَسُوْلِہٖ وَلَا اَعْدَلُ مِمَّنْ اِرْتَضَاہُ
اللّٰہُ بِصُحْبَۃِ نَبِیِّہٖ وَنُصْرَتِہٖ ہر چند خوشنما اور خوش آیندہ ہے مگر حضرات متقدمین یہ تو فرماوین کہ ثناء
جمیعہم کب قرآن اور سنت مین وارد ہے جو عدالت جمیعہم کی ثابت قرار دیا جاتا ہے اور جمیع صحابہ
کی صحبت بنی سے کب خداوند تعالی نے اپنی رضامندی ظاہر فرمائی ہے جو اونکو اعدل عدول
لکھا جاتا ہے اور جس آیہ کو حافظ ابن البر نے سند مین پیش کیا ہے وہ بتمامہا مخصص بقولہ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ
کے ہے کہ عند اللہ مصداق اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ کے وہ لوگ ہین جو اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ تَرٰہُمْ
رُکَّعًا سُجَّدًا الآیہ سے من حیث جمیع الصفات متصف ہین حالانکہ اصحاب ثلاثہ کمیت فرارات
متوالیہ سے مقدوح ہے اور اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ ہونا بھی ہزیمت ہای متواترہ سے مجروح ہے خصوصا
دِرَّۃُ عُمَرَ اَہْیَبُ مِنْ سَیْفِ الْحَجَّاجِ کما فی خزینۃ الامثال نے تو عموم اشدیت علی نوع البشر کو ثابت
فرمایا ہے جس سے اشدیت علی الکفار بوجہ فرارات کے مستثنے رہے تو مصداق اشدیت کا بمقابلہ
مومنین کے ہی پایا گیا اور عثمان غنی کا ابن مسعود وعمار یاسر پر زدوکوب فرمانا اور ابوذر کو
شہر بدر کر دینا منافی مصداق رُحَمَاءُ بَیْنَہُمْ کا ہو گیا پھر کیونکر یہ حضرات مصداق اس آیہ کے
ہو سکتے ہین جو مستحق ثناء گردانے جاوین اور اصحاب بنی کہلاوین اور محض بحب بنی کب ممدوح
قرار پائی ہے کہ اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ کے بعد اس آیہ مین بہت سے قیود کما عرفت وارد ہین اسیطرح آیہ

اِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰی اَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ مین مصاحبین کے لئے عدم ذہاب کو
فرمایا ہے اور آیہ خَیْرَ اُمَّۃٍ مین اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ آیا ہے جو یہ امور خصائص ثلاثہ سے ہیں اور
ہین اور جو افادات امام رازی اور ملا علی القاری اور محقق دوانی اور فقیہ اسنوی اور
امام غزالی کے مذکور ہوئے وہ تمام تعدیل صحابہ کے لئے جاروب مُصَفّٰی ہین البتہ امام ہمام نواوی
کا افادہ سب سے زیادہ دل آویز ہے اسی لئے اوسکو آخر مین لکھا گیا ہے کہ لقمہ لذیذ کو آخر طعام
پر ہی رکھا جاتا ہے پس جو قول کہ امام المازری کا مسئلہ تفضیل صحابہ مین نقل کیا ہے کہ علماء نے
اسمین اختلاف کیا ہے تو یہ اختلاف شاہد ہے کہ یہ عقیدہ تفضیل بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ ظنی اور قیاسی
اور تخمینی بلکہ تشہی بلا استنباط حکم شرعی کے ہے لہذا متمسکین ثقلین پر حجت نہین اور جو تمسک بحکم
پیغمبر کے نہین رکھتا وہ مسلمان ہی نہین البتہ ہر ایسا معتقد توہمات و تخیلات علماء کا معتقد ہی او
اونہین کا اُمتی ہے کہ خود ابو بکر باقلانی ابن تفضیل اور طبقات صحابہ کو اجتہادی ظنی فرماتے ہین
اور ابو الحسن اشعری جو دعوے قطعی کا فرماتے ہین وہ قطع بلا اتیان حجت شرعی کے محض بر بناء اوہام
اعتقادی کے مور کھہ سمجھاونی ہے البتہ امام نواوی نے جو تعدیل ہر سہ گروہ صحابہ ہوا الفین امیر المومنین
اور محاربین اور قاعدین مین تینون گروہ کو مجتہد قرار دیکر فعل محاربت کو اونکی اجتہاد مین شامل تجویز فرمایا ہے
اور خطار اجتہادی کے اولٹ مین ہر سہ طائفہ کو مصیب فرض کیا ہی یہ امر شگفت ہی نہین ہی بلکہ اس تصویب مین
شریعت کا بھی خون بہا دیا ہے لہذا ضرور ہے کہ اس افادہ نواوی کا اعادہ کیا جاوے اور اونکی خونریزی شرع بنوت
کو قاضی عقل و منتقے عدل کے حضور مین پیش کر دیا جاوے قولہ وَاَمَّا عَلِیٌّ فَخِلَافَتُہٗ صَحِیْحَۃٌ بِالْاِجْمَاعِ
وَکَانَ ھُوَ الْخَلِیْفَۃُ فِیْ وَقْتِہٖ لَا خِلَافَۃَ لِغَیْرِہٖ وَاَمَّا مُعَاوِیَۃُ فَھُوَ مِنَ الْعُدُوْلِ الْفُضَلَاءِ وَالصَّحَابَۃِ النُّجَبَاءِ ترجمہ ملخص یہ کہ خلافت
مرتضی علے کے باجماع امت صحیح ہے اور وہ اپنے وقت مین خلیفہ تہے خلافت اونکے غیر کے لئے

نہین تھے ولاکن معاویہ کی عدول فضلاء وصحابہ بخبارے مین انتہے کیاخوب فرمایاہے کہ جو حق
و باطل مین قلابہ ملایاہے اور جامعین اضداد کوبھی شہرایاہے بہلاکونسا عاقل ہے کہ تناقض
صریح کو بوجود شرائط تجویز کرے امیر معاویہ توبس اسکے دعویدار تھے کہ خون عثمان کا والی
مین ہون اور جناب ولایتماب اُسکو اس استحقاق منصبی کو باطل جانتے تھے پس کسطرح کہا جا سکتا
ہے کہ دونو موافق حکم شرع کے حق پر تھے اور عقل کب تجویز کرتی ہے کہ ہر دو جانب حق ہو سکتا ہے
اسلئے کہ جہان کہین مابین دو فریق کے اقرار وانکار کے سبب اختلاف ہو کہ دعوی مدعی سے
ہی مدعا علیہ منکر ہووے تو ہر دو کو برحق کہنا اور ایک کو خلیفہ بالاجماع اور دوسرے کو عادل
الصحابہ سمجھنا امام نواوی کے ہی مذہب مین درست ہو سکتا ہے ورنہ تمام عالم اس مذہب
کی ضرور مخالف ہے کیونکہ اگر ایک جانب حق فرض کیا جاویگا تو بجانب مقابل لامحالہ باطل و گمراہ
غیر عادل ہوگا ورنہ کفر و اسلام دونو برحق ہونگے اور عادل و فاسق اور مومن و منافق
برابر صادق ہونگے وہو خلف الباقی سیاتی قولہ وَاَمَّا الحُرُوبُ الَّتِیْ جَرَتْ فَکَانَتْ لِکُلِّ
طَائِفَۃٍ شُبْہَۃٌ اِعْتَقَدَتْ تَصْوِیْبَ اَنْفُسِہَا یعنے جو محاربات کہ صفین مین واقع ہوئین
پس ہر ایک طائفہ کو شبہ واقع ہوا اور اونہون نے اپنی ہی طرف کی تصویب فرمائی آہ
افسوس مالک ابن نویرہ نے بھی بملاحظہ آیہ شریفہ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ الآیہ کے اپنی تصویب فرمائی تہی کما عرفت علی الصفحہ ۱۰۵ اور ابوبکر صدیق کے حادثہ
شبہہ کو سراسر بدعت یقین کر لیا تہا مگر وہان پر امام نواوی نے مالک کو صاحب دلیل
اور مجتہد مخطی بھی تجویز نفرمایا حالانکہ فضلیت مالک کی بوجہ صحابیت اور بسبب عامل صدقات
مقرر ہونے من حضرۃ النبوی کے مسلم ہے کہ صاحب صواعق نے امیر معاویہ کے عامل شام

مقرر ہونے پر من عند الخفار رکھاہے واخاہ ذلک شہرفا اور مالک نو شارع کی طرف سے
عامل مقرر ہوئی تھے فافہم اور حضرت معاویہ تا زمان خلیفہ اول کیا باقی بیانہ فاقد الفضائل ہی
رہے قولہ وَاعْلَمْ اَنَّ سَبَبَ تِلْكَ الْحُرُوْبِ اَنَّ الْقَضَايَا كَانَتْ مُشْتَبِهَةً فَلِشِدَّةِ اِشْتِبَاهِهَا
اِخْتَلَفَ اِجْتِهَادُهُمْ یعنے سبب محاربات صفین کا یہ ہوا کہ قضایاے باہمی اون محاربین پرشتبہ
ہو گئے پس بسبب شدت اشتباہات قضایا کے وہ اپنے اجتہادات مین مختلف ہو گئے انتہے
واضح ہو کہ اجتہاد کا نفاذ اُسیوقت کسی مسئلہ فرعیہ مین جایز ہو سکتا ہے کہ جس مین حکم شارع
کا وارد نہوا ہووے اور بوجود نصوص کے اجتہاد من قبل نفسہ باطل اور عین تشریع ہے
کما فی دراسات اللبیب ۶۳ صفحہ و نور الانوار ۱۷۸ صفحہ والباقی سیاتی یہان بھی وہی افسوس کیا جاتا ہے
کہ مالک بن نویرہ کے اجتہاد کو ارتداد سے تعبیر کیا گیا اور امیر معاویہ کے خروج عن
الاسلام کا اجتہاد نام رکھا گیا قولہ وَصَارُوْا ثَلٰثَةَ اَقْسَامٍ یعنے وہ اپنے اجتہاد کی روسے
تین گروہ ہو گئے انتہے کیا خوب رسول خدا نے تو اپنے امت کے تہتر فرقی ہو جانے اعلام
فرمائے اور اونمین بس ایک کو ہی ناجی تبلایا ہے اور یہان بھلا سب مجتہد و عادل و ناجی
ہو سکتے ہین لا واللہ کذلک قولہ قِسْمٌ ظَهَرَ لَهُمْ بِالْاِجْتِهَادِ اَنَّ الْحَقَّ هٰذَا الطَّرَفُ وَاَنَّ مُخَالِفَهُ
بَاغٍ فَوَجَبَ عَلَيْهِمْ نُصْرَتُهُ وَقِتَالُ الْبَاغِيْ عَلَيْهِ فِيْمَا اعْتَقَدُوْهُ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَمْ يَكُنْ يَحِلُّ لِمَنْ هٰذِهٖ
صِفَتُهُ التَّاَخُّرُ عَنْ مُسَاعَدَةِ اِمَامِ الْعَدْلِ فِيْ قِتَالِ الْبُغَاةِ فِيْ اِعْتِقَادِهٖ یعنے ایک گروہ اونمین سے
وہ ہی کہ جنکو بزور اجتہاد ظاہر ہوا کہ حق امیر المومنین علے بن ابیطالب کی طرف ہی اور مخالف
آپکا باغی ہے پس واجب ہوئی اونکو نصرت آنحضرتؑ کی اور قتال کرنا اونکے باغی سے
بنا بر اونکے اعتقاد کر لینے کے کہ حق اسطرف ہے اونہون نے وہی کیا اور حلال نہین ہو واسطے

ایسے معتقد کے تاخیر کرنے امام عدل کی مساعدت سے قتال بغاۃ مین انتہی ملخصًا یہ بندش
مضمون بالکل غیر واقع فی الاصل ہے اسلئے کہ آپکے لشکر مین دو قسم کے لوگ تھے ایک
وہ جو امیر المومنین کو نبی علیہ السلام کا خلیفہ بلا فصل جانتے تھے دوسرے وہ جو خلافت اجماعی کی قائل
تھے لہذا ہر دو قسم کے لوگونکو کوئی ضرورت اعتقاد کرنے خلافت جناب امیر مین بروی
اجتہاد ذاتی کی نہین تھی وہ بنا بر نصوص وارد ہونیکے اور یہ بر طبق صادر ہونے اجماع
برخلافت کے آپکی نصرت اور باغی کے قتال کو واجب جانتے تھے قولہ وقسم عکس ہؤلاء
ظہر لہم بالاجتہاد ان الحق فی الطرف الآخر فوجب علیہم مساعدتہ وقتال الباغی علیہ یعنے دوسرا
گروہ برعکس اعتقاد مین قسم اول سے تھا کہ اس دوسرے گروہ کو اجتہاد سے ظاہر ہوا کہ امیر
معاویہ کیطرف حق ہے پس اونپر مساعدت معاویہ کی اور قتال کرنا جناب امیر سے (کہ جو
بزعم واطلاق امام نواوی کے باغی معاویہ سے تھے) واجب ہوا انتہی اے ماشاء اللہ حق
اسی کا نام ہے کہ دونو گروہ مقابل یکدیگر اپنے کو برحق اور مخالف کو باغی سمجھین اور وہ اس اعتقاد
مین مصیب ہووین جسکا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ دونو حق پر تھے اور دونو باغی تھے تو بغاوت کرنا
خلاف حق کے نہین ہے نعوذ باللہ ابھی جدول زلزلہ عظیم صحابہ مین گذرا کہ امیر الشامیین
معاویہ سفیانی نے بجواب محمد بن ابی بکر کے لکھا تھا کہ علی بن ابیطالب ذو سوابق مبارکات حتی
کان اول خلیفۃ وثب علیہ واقتسرہ حقہ ابوک کتاب ابن ظہیر یعنے جناب امیر صاحب سبقت
ہائے مبارکہ ہین یہانتک کہ وہ اول خلیفہ ہین تیرے باپ ابوبکر نے اونسے جھپٹکر حق اونکا
لے لیا انتہی تو اب اس قسم عکس ہؤلاء کا برعکس جزم بیان کرنا اور اوسکو اونپر واجب قرار
دینا کسقدر جسارت در امر شریعت ہے کہ امر ناحق کو شرعًا حق واجب بنایا جاتا ہے اور حمقاء

رب الی الخیر ... کہنا ...

امت ایسے سخن ساز مقلب شریعت کو امام اپنا مانتے ہین اجی حامی دین معاویہ صاحب
اول یہ تو فرمائے کہ اس قسم عکس ہؤلاء لشکر امیر شام مین کسقدر مہاجرین و انصار اور کتنے
اہل رضوان و اصحاب بدر تھے جنکو مقابل سواد اعظم صحابہ ہمرکاب ولایتماب کے مجتہد قرار
دیا جاتا ہے حالانکہ بسند نقل محدثین کے ثابت ہو کہ جناب امیر کے لشکر مین نوٗی ۹۰ بدرئین
اور سات سو اصحاب رضوان اور چار سو سائر مہاجرین و انصار تھے اور معاویہ کے ساتھی
انصار سے صرف نعمان بن بشیر وسلمہ بن مخلد ہوئے ہین کما فی الدراسات اللبیب علی الصفحہ ۲۱۳
کیا ہمین دو نفر کی حمایت مین اونکا اجتہاد بمقابل گیارہ سو نوی اصحاب ذوی الوجوہ کے قابل
اثر و لائق مقاومت تجویز فرمایا ہے مگر ہان علاوہ انکی کتب سیر و رجال سے ایک انبوہ اور
پورا جھگٹا صحابہ کا جسمین حبیب بن مسلمہ و عمرو العاص و ولید بن عقبہ و ذو الکلاع صحابہ شریک
تھے بپاس اونکی حرمت قتال کے اونکو مقابل بدرئین و رضوائین کے قرار دینا اور اونکو
مجتہد کہنا البتہ حق حمایت کا ادا کرنا ہے بہت اچھا یہ قسم صحابہ کی مجتہد ضرور رکھی اس لئے کہ
قاعدہ مجتہد وہی ہونے چاہین کہ جنکو قرآن یاد نہووے نہ وہ عامل بالقران ہون اور جنکو احادیث
پیغمبر نہ پہونچین ہون اور بحالت سماعت کے اپنے طغیانی اجتہاد مین ملتفت بالحدیث نہون
کما فی نور الانوار علی الصفحہ ۱۵۷ اور جنکو مسائل فقیہ سے حس نہووے اور جنہین اپنے
کلمہ کی دنکی کاروائی سقیفہ کو حجت شرعیہ گرداننے کا بضرورت دنیا طلبی مطلق خیال نرہے اور
جنکو فتاوے اور آثار سنن خلفا راشدین محو و سہو ہون اور بس اسقدر علم حاصل ہووے
کہ امیر معاویہ اگرچہ فاقد الفضائل ہین مگر بیت المال پر دسترس رکھتے ہین اور اپنے
اعوان و انصار پر اثیار فرماتے ہین اور تفصیل مراتب مذکورہ کی یہ ہو کہ اگر تمامتر فضائل

خاصئہ قرانی شاہ مردان سے عزل نظر کیجاوی توکیا کوئی عامی مسلمان فضائل عامہ سابقین و مہاجرین اولین مین آنحضرت ولایت مرتبت کے شمول سے مشتبہ ہوسکتا ہی کہ وہ جناب سابقین اولین کی مدح و ثنا مین بھی داخل نہین ہین اور عموم آیہ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اور مفاد آیہ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِيْنَ أَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا سے بھی مستثنے ہین حالانکہ وقائع عظیمہ بدر و احد و خندق و خیبر کے عالم پر روشن ہین کہ امیر المومنین ہر جگہ قبل از فتح راس و رئیس مقاتلین و مجاہدین کے اور نیز بعد از فتح حنین و دیگر مواقع حربات مین امیر و شریف اونکے تھے جس سے واجب التعظیم ہونا تو علے سبیل التنزل بھی ضرور لازم آتا ہے حالانکہ فقرہ یجب تعظیم الصحابۃ کلھم عندھم مسلمۃ و محکمہ ہے فعلے ذلک امیر المومنین کی افضلیت مین یہ امر کسیطرح کسی نابینا و اصم پر بھی مشتبہ نہین ہوسکتا اور اسیطرح معاویہ حربی کا فاقد الفضائل ہونا کما ہو فی اللآلی المصنوعہ للسیوطی علے الصفحہ ۲۲۰ اور مطعون و ملوم ہونا بین الصحابہ کما فی الترمذی و جامع الاصول علے الصفحہ ۱۱۸ و یاتی بیانہ محل اشتباہ کی قرار نہین پاسکتا پھر کوئی وجہ ضعیف و سبب خفیف اس گروہ مجتہدین کی مثنجہ و مشتبہ ہونیکے لئے متوہم بھی نہین ہوسکتا چہ جائیکہ وجہ قوی و دلیل مستوی ہووے اور خداوند تعالی نے بحکم آیہ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُتَقَابِلِيْنَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کے علے ما رواہ الفخر الرازی فی التفسیر الکبیر برادران اسلام کے قلوب سے غل و غش کو اور مضرت رسانی روحانی و جسمانی کو منتزع فرمالیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے لٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ تو اسکے بعد اگر فریقین اصحاب صفین کا اعتقاد بغاوت یکدیگر کا بے تسلیم کیا جاوے توکیا وہ ایک دوسرے کی اسلام مین بھی مشتبہ تھے جو اونہون نے

نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ اور اَلَّفَ بَيْنَهُمْ کی تعمیل نفرمائی حالانکہ آیات مذکورہ بخصوصہا کسی خاص
گروہ کی شان مین از جملہ کل جماعت اسلام کے وارد ہوئی نہین کہی جاتین ہین بلکہ بمعنے عام
مفید جملہ اہل اسلام حاضرین عہد خیر الانام کے حق مین احتجاجاً پیش کیجاتی ہین جنمین ہر فریق
کو شامل و متوصل کیا جاتا ہے تو اس قسم پر عکس ہؤلاء نے کیا تاویل فرماکر مغفرت رسانی ہے
دلکشی نفرمائی بجز اسکے کہ عمل انکا قرآن پر ہرگز نہین تہا اور اگر بغاوت کو مفید معنے کفر و
ارتداد کے تعبیر کیا جاوے کہ ہر فریق دوسرے فریق مقابل کو کافر و مرتد سمجہتا تہا اسلئے
اونہون نے قتال مین غل و غش قلبی کو باعتقاد کفر طرف مقابل کے استعمال فرمایا اور برادر
اسلامی نہین سمجہا تو جمہور اہلسنت کا اعتقاد نسبت امیر معاویہ کے باغی و خارجی ہونیکا
جیسا صدر مین مذکور ہوا دلالت کرتا ہے کہ وہ معاویہ کو کافر و مرتد جانتے ہین چنانچہ
قول ابو الحسن الاشعری کا فِي مُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو الْعَاصِ اَنَّهُمَا بَغِيَا عَلَى الْاِمَامِ الْحَقِّ الخ کفر و الحاد و
ارتداد پر دلالت کریگا اور مطلق بغاوت کا مآل بہی جہنم ہے پس جسقدر مجتہدین لنصرت
امیر بغاۃ مین ہلاکت سے مستفید ہوے تو بحکم حدیث ضحاک قُتِلَ فِيْهَا حَالُ الْاُخْرٰى اَهْلِ الْبَغْيِ قُتِلَ
مَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ اِلَى النَّارِ کے ناری رہے الدر المنثور فی قولہ تعالی وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
الی قولہ فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ فافہم اور اگر وہ مسلم و مومن جانتے تہے تو اس قسم پر عکس والون پر
تعمیل اسکی لازم تہی چونکہ عمل مین نہین لاے اور مرتکب اضرار روحانی و جسمانی اخوان ایمانی
کے ہوئے فلا محالہ انہون نے اپنے زور اجتہاد مین قران کو بالاے طاق رکھدیا اور اگر بنابر
مسائک فرقہ حقہ شیعہ کے دریافت کیا جاوے تو حضرت معاویہ کبہی مصداق آیات نزعنا ما فی
صدورہم کے اور اونکے اصحاب مصداق الف بینہم کی ہوئی ہے نہین اونکی حالت الآن

کما کان ھی رہی ہے اور احادیث پیغمبر خدا دربارہ فضائل علے مرتضے پر عمل کرنا تو امیر معاویہ

وعمرو عاص وغیرہما من اخرابہما سے خصوصیت نہیں رکھتا ہے [illegible] ہی رہا ہے

یہا نپر قول صاحب نور الانوار اِنَّ الصَّحَابَۃَ یَتَکَلَّمُوْنَ فِیْ اَحْکَامِ [illegible] لَمْ یَلْتَفِتُوا

اِلَی الْحَدِیْثِ یاد آگیا کہ اہل سنت کے رؤس الصحابہ نے عام احکام [illegible] فرمائی ہے

اور کبھی ملتفت بحدیث نہیں ہوئے چہ جائیکہ فضائل علے ابن ابیطالب [illegible] حدیثوں پر التفات

کرتے کیونکہ وہ فضائل قادح بدعت سقیفہ وقاطع نصب خلیفہ تھے لہذا یہ [illegible] رکا اور ہے

روز سے تعمیل احادیث سے معذور رہ گیا تھا اور نہیں احادیث [illegible] یحییٰ والحق

مَعَ نَبِیِّہٖ حَیْثُ مَادَارَ بھی ہے کما استدل بہ ابو الحسن الاشعری [illegible] المحدثون

چونکہ محدثین نے احادیث فضائل کو کہیں منسوخ ہونا نقل نہیں فرمایا [illegible] سے فضائل

مین استدلال کیجاتی ہے لہذا لکھا جاتا ہے کہ اس [illegible] اجتہاد کو دخل

دیا جانا عقل متدین کی تو کبھی تجویز نکریگی [illegible] البتہ [illegible] کی محل

جواز ونفاذ اجتہاد کا ہو سکتا ہے بجز اسکے [illegible] البتہ حکم

رسالت سے انحراف کیا اگر سب سے زیادہ [illegible] احادیث

خلاف متغلبین کے لیئے تیار ہوئی ہیں مثل [illegible] یفراق

الامۃ وھم جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان [illegible] من خرج

وفارق الجماعۃ ثم مات مات میتۃ جاھلیۃ [illegible] الی

فلیس منی وامثال ذلک کے اس جماعت مجتہدین [illegible] ہو نہ

باذعان وایقان امیر معاویہ کو کشتنی سمجھکر انکی نصرت سے بیزار ہو جاتے حضو صاحدیث

بن عمرو العاص کے (جو شریک اس جماعت مشتبہین صحابہ کے تھے) کہ وہ فرماتے ہین مَن بایع اماما فاعطاہ صفقۃ یدہٖ وثمرۃ قلبہٖ فلیطعہ ان استطاع فان جاء آخر ینازعہ فاضربوا رقبۃ الآخر الخ کما رواہ المسلم فی الجلد الثانی علی الصفحہ ۱۲۶ من شرحنا قتل کو قبل از نصرت امیر معاویہ کے معلوم ہوتے یا اسکو وہ واجب العمل جانتے تو ہرگز مشتبہ نرہتے مگر یہ کہا جاوے کہ اس قسم کی حدیثین اُسوقت تک پیرایہ وضع سے مزین نفرمائی گئی تھین بلکہ یہ کہنا زیبا ہے کہ یہ حدیثین خاصہ منحرفین سقیفہ کے لئے تھین عام مواقع پر استعمال انکا مقرر و ممہد نکیا تھا لاکن امر شگفت تو یہ ہے کہ امام نواوی بمصداق لا حافظۃ لکذوب کے اس حدیث ابن عمرو بن العاص کے شرح مین فرماتے ہین (صفحہ ۱۲۶ جلد ۲) وذکرہ الحدیث فی تحریم منازعۃ الخلیفۃ الاول وان الثانی یقتل فاعتقد ھذا القائل ھذا الوصف فی معاویۃ لمنازعتہ علیاً وکانت قد سبقت بیعۃ علیؑ الخ اس افادہ نواوی سے ظاہر ہوا کہ مفہوم اس قسم کی حدیث کا امیر معاویہ پر پڑتا ہوا تھا کہ جو لوگ ایسے اخبار ماثورہ سُنتے تھے تو اونکی اذہان اوصاف امیر معاویہ کیطرف منتقل ہوجاتے تھے پس وائے ہے اُن مشتبہین پر جنکے لئے دعوی اجتہاد بھی کیا جاتا ہو کہ اونکے اذہان ثاقبہ باوجود سماعت ان حدیث کے منتقل باوصاف معاویہ نہوئے اور برعکس جزم کرکے متصدی محاربت ہوگے اور مسائل فقہیہ سے اس گروہ مجتہدین کی لاعلمی اس سے ہی ظاہر ہے کہ نفاذ قصاص بحکم امام العصر کے ہوتا ہے اور امام العصر امیر معاویہ بالاتفاق اوسوقت نہین تھے بلکہ جناب امیر المومنین باجماع امت اوسوقت امام و خلیفہ تھے تو قصاص عثمان کا مرافعہ اولیاء عثمان کو بحضور امام وقت کے پیش کرنا چاہئے تھا نہ معاویہ غیر وارث عثمان کو مگر یہ مجتہدین ایسے مسئلہ پیش پا افتادہ سے بھی جاہل تھے جو اونہون نے ولایت مآب کو بقول نواوی باغی تجویز کیا اور معاویہ

باغی کیطرف حق کو اپنے اجتہاد سے خلاف حکم شرع کے قرار دیدیا اور ان مجتہدین کو اپنی
کارروائی سقیفہ سے بھی کیا فراموشی ہوگئی کہ جو بزور حافظہ کے یاد کر لیتے کہ خلیفہ ساختہ و
پرداختہ اپنا تو واجب الاطاعۃ ہوتا ہے اب چونکہ مہاجرین و انصار نے بیعت علی الخلافہ
جناب امیر کی اختیار کر لی ہے اسلئے وہی حضرت واجب الاطاعۃ ہین اسکے بعد اونکو
کیا موقع اشتباہ کا باقی رہا تھا بجز اسکے کہ ہر جگہ پر اونکی نظر اپنے ہی مطلب مذہب پر تھی
سچ تو یہ ہے کہ اہلسنت والجماعۃ بپاس حرمت حادثۂ سقیفہ کے امیر معاویہ کو مالک بن نویرہ
کے ہی تخت پر بٹھلاتے تو ہرگز مجوج نہوتے حالانکہ چشم حق بین مین بنا بر مسلک سقیفہ کے مابین
معاویہ و مالک بن نویرہ کے ذرہ بھر بھی فرق نہین ہے کیونکہ اس گروہ مجتہدین کا
یہان پر مشتبہ اور متحیر ہونا اور یوم قتل ابن نویرہ مشتبہ و متحیر نہونا صاف بتلا رہا ہے کہ
یہ گروہ نابلد از احکام شریعت وبس طامع دولت تھا ورنہ امیر المومنین راس السابقین
وافتخار الاولین کی مقابل طلیق کا شریک نہوتا اور معاویہ صاحب کی حقیقت فضائل
تو حدیث ترمذی عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسِ الْخَوْلَانِیْ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ
حِمْصٍ وَلِیَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلِیَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ
فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِهٖ جامع الاصول سے بخوبی ظاہر ہے یعنی جب
خلیفہ دوم نے عمیر سعد کو حمص سے معزول کر کے معاویہ کو عامل مقرر کیا تو صحابہ نے براہ طعن
فرمایا کہ عمیر کو معزول کیا اور معاویہ کو والی گردانا یعنے معاویہ جسکا اسلام بھی قائم نہین بجائے
عمیر بن سعد کے جسکے حق مین رسولخدا نے فرمایا ہو صَدَّقَكَ رَبُّكَ کما فی الاستیعاب ۳۹ھ مقرر کیا
ہے تو خلیفہ دوم نے فرمایا کہ معاویہ کا ذکر نکرو مگر ساتھ خیر کے تحقیق مینے رسول خدا صلعم

سے سنا کہ فرماتے تھے کہ بار خدایا معاویہ کو ہدایت فرما تھے کیونکہ اس زمانہ تقرری امارت
معاویہ تک عام و خاص معاویہ کو اچھا نہین جانتے تھے بلکہ بُرے لفظوں سے یاد کرتے تھے
ورنہ عمر فاروقؓ صحابہ کو منع کرتے اور اگر دیگر صحابہ بھی اس دعا کو بحق معاویہ حضرت خیر الوریٰ
سے سماعت کرتے تاہم بلاحظہ مضمون دعا کے سمجھ لیتے کہ تاحین استدعا پیغمبر کے حضرت
معاویہ ہدایت یافتہ و اسلام آوردہ نہین تھے جو اونکے ہدایت پانیکی دعا پیغمبر نے فرمائی
چونکہ معاشر صحابہ بلاحظہ حالات امیر معاویہ کے اونہین بُرا کہتے تھے تو اوسوقت تک کہ
عہد خلافت ثانی تھا اونکا حال بدستور تھا تو یہ روایت دعاے پیغمبر کی بوجہ عدم تاثیر
استجابت کے محض مصنوعی و حمایتی ثابت تھی اور اتبک ثابت ہے مگر حکم سلطانی بقول
صاحب تحفہ کے حکم قرآن سے زیادہ داب ڈالنے والا ہوتا ہے جو فرمایا ہے عوام الناس
نہی قرآنی و احکام حدیث را چہ بخاطر مے آرند آنجا احکام سلطانی می باید کما مضے اسلئے
وہ قبائل امارت حمص کے مسلّم قرار پاگئے اور مسلم ہی کہے جانے لگے اسی لحاظ سے ابن قتیبہ نے
معارف میں لکھا ہے اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ وَمُعَاوِیَۃُ کَانَا مِنَ الْمُؤَلَّفَۃِ الْقُلُوْبِ ثُمَّ حَسُنَ اِسْلَامُہُمَا
یعنے ابو سفیان بن حرب اور معاویہ مؤلفۃ القلوب سے تھے پھر بعد انقراض مدت کے اسلام
دونوں کا اچھا ہو گیا چونکہ حرف ثُمَّ جو تراخی و دیرنگ کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور زمانہ دیرنگ
کو نہین بتلایا کہ کس وقت مین اسلام اِن دونونکا صحیح ہوا لہذا اس ابہام کو حدیث مذکور ترمذی
نے ہی صاف کردیا و ابوسفیان کا اسلام عہد عثمان مین مستحسن و مستحکم ہو گیا جبکہ ابوسفیان نے
بعد مستقر ہونے خلافت عثمانی کے اونکو وصیت فرمائی تھی کہ یَا بَنِیْ اُمَیَّۃَ تَلَقَّفُوْھَا تَلَقُّفَ الْکُرَۃِ
فَوَالَّذِیْ یَحْلِفُ بِہٖ اَبُوْ سُفْیَانَ مَا مِنْ عَذَابٍ وَّلَا جَنَّۃٍ وَّلَا نَارٍ وَّلَا بَعْثٍ وَّلَا قِیَامَۃٍ یعنے اے بنی امیہ

کی اولاد اخذ کرو اس بادشاہی کو اور دست بدست منتقل کرو اور قسم کھاکر ابوسفیان
نے کہا کہ نہ عذاب ہے نہ جنت ہے نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے نہ قیامت ہے انتہی تاریخ
اعثم ۱۳۶ کوفی فی خلافت عثمان چونکہ خلیفہ سوم نے اس کہنے پر حد ارتداد کی ابوسفیان پر جاری
نہین فرمائی تو معلوم ہوا کہ اسوقت تک ابوسفیان معرے عن الاسلام تھے پس واے
بر اسلام بپرسش مگر یہ کہ حسن اسلام معاویہ کا یوم تقرر امارت حمص کے مستحسن کرلیا گیا
لہذا قول صاحب معارف ثم حسنا اسلامہما بامعنے رہا اور بعد اس مفاخرت حسن اسلام
کے کہ زمانہ رسالت و عہد خلافت اولے مین تو مولفۃ القلوب ہی رہے اور ثانی و ثالث
کے زمان دولت مین یہ مفاخرت تھکے اسلام کے انکو حاصل ہوئے اسمین افتخار صحابیت
تو برخاست ہے ہوگیا مگر مجتہد ہونا الکاب صفین مین بدست و بازو انہین مجتہدین احزاب
معاویہ کے مسلم ہوگیا اس لیے کہ وہ امیر المجتہدین فی عسکرہ تھے پس یہ امر کب قابل قبول ہوتا
کہ امیر المجتہدین تو مولف القلب ہو اور مجتہدین صحابہ عظام اوس مولف القلب کے پیرو
و مقلد و تابع ہون لہذا اس جماعت کے اجتہادون نے زور لگاکر اپنے امیر کو صحابی مجتہد بنادیا
ورنہ امیر معاویہ کے اجتہاد کی تو یہ حالت تھی کہ سود خوری مین عِندِی لَا بَاسَ بِہٖ فرماتے
تھے کما عرفت اور علامہ سہالی صاحب صبح صادق شارح منار نے لکھا ہے کہ اِنَّ مُعَاوِیَۃَ
وَنَحوَہٗ لَم یَکُن مُجتَہِدًا وَکَیفَ یَکُونُ مَن اِشتَبَہَ عَلَیہِ حُرمَۃُ الرِّبٰوا وَغَیرِہَا مُجتَہِدًا یعنے معاویہ اور
مثل اونکی دیگر اشخاص صحابہ کی مجتہد نہین تھے اور کیونکر ہوسکتا ہے وہ شخص مجتہد جسپر کہ حرمت
ربوا وغیرہا کی مشتبہ رہی ہو انتہے اور جو شخص کہ یوم الفتح زمرۂ اہل اسلام مین داخل ہوکر شرف
صحبت نبی الورا سے بہرہ مند ہووے اور فائق الفضائل رہے جیسا کہ حاکم نے نقل کیا

ہے کہ سمعت ابا العباس محمد بن یعقوب بن یوسف یقول سمعت ابی یقول سمعت
اسحاق بن ابراہیم الحنظلی یقول لا یصح فی فضل معاویۃ حدیث اللآلی المصنوعہ ملی الصفی
۲۲۰ وشرح المشکوٰۃ للمحدث الدہلوی ایضاً اور اپنے حصول مقاصد مین حلال و حرام کا
لحاظ نکرے کما عرفت فی الجدول من المحاضرات للراغب الاصفہانی بلکہ اوسکی شان
والامکان مین احادیث اوسکی رزیت اور فضیحت و ضلالت مین ماثور ہون مثل حدیث
اذا رأیتم معاویۃ یخطب علی منبری فاقتلوہ اور حدیث ابی برزہ کما عرفتہما اور حدیث عمار یاسر
کہ اوسمین یدعونک الی النار ماثور ہے کما فی جامع الاصول جس سے ناری ہونا اس گروہ محبین
حضرت معاویہ کا واضح ہے اور حدیث من حارب علیاً فہو کافر وحبہ ایمان وبغضہ نفاق
مودۃ القربی للہمدانی اور حدیث صحیح مسلم عن علی انہ لعہد النبی الامی صلعم الی ان لا یحبنی الا مومن
ولا یبغضنی الا منافق اور حدیث امام احمد مرفوعاً من سب علیاً فقد سبنی کلاہما فی المشکوٰۃ
اور تتمہ حدیث عبد الرحمن بن عبد الرب الکعبہ جو ابن عمرو عاص سے فان جاء آخر ینازعہ فاضربوا
عنق الآخر سنکر انہون نے مخاطباً با بن عمرو کہا کہ ہذا ابن عمک معاویۃ یامرنا ان ناکل اموالنا
بالباطل ونقتل انفسنا واللہ عز وجل یقول یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل
الی قولہ ولا تقتلوا انفسکم یعنی مشتبہین کو اپنے ذاتی تجربہ سے محسوس ہوا کہ جو راوی نے بیان
کیا کہ معاویہ ہمکو ترغیب کرتے ہین کہ ہم اپنے اہل اسلام کے مال کہائین اور اونکو قتل ہی
کرین حالانکہ قرآن مین اسکی ممانعت ہے مگر یہ کہ وجہ آنکی اشتباہ کی موجہ ہے اور وہ
یہ ہے کہ یہ حضرات نہ عامل بالقرآن تہے نہ عامل بالحدیث تہے لہذا انکو بضرورت منافع
زر و مال کے حق کی نصرت مین اشتباہ ہے نہین ہوا بلکہ اسکا جزم ہوا کہ ہم مرخص ہین تاکلوا

اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتَقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ کے بنا رعلیہ یہ جماعت مشتبہین کے مائل اوس شخص کی حمایت مین ہوگیے کہ جسکے حقمین حکم فَاقْتُلُوهُمْ کا اور کفر کا اور سابُّ النبی ہونے کا احادیث مذکورہ مین وارد ہے تو ایسے والاشان کی نصرت مین مشتبہ ومتحیر ہونا امام نواوی کے مجتہدین کا ہی کام ہے اور یہ سیرت اونکی لائق تقلید اولیائے نواوی کے لئے ہی مخصوص ہے اور اونکی یہ تصویب بازپرس کے وقت البتہ مدارج عالیہ پر پہونچانے والی ضرور ہے قولہ قِسْمٌ ثَالِثٌ اِشْتَبَهَتْ عَلَيْهِمُ الْقَضِيَّةُ وَتَحَيَّرُوا فِيْهَا لَمْ يَظْهَرْ تَرْجِيْحُ اَحَدِ الطَّرَفَيْنِ فَاعْتَزَلُوا الْفَرِيْقَيْنِ یعنے تیسری قسم کے لوگونکو یہ قضیہ جنگ صفین کا مشتبہ رہا اور وہ اوسمین متحیر ہوگئے اور کسی طرف اونمین ترجیح ظاہر نہوئی پس اونہون نے دونو فریق سے کنارہ کیا انتہے پس اس قسم ثالث مین تو بنا بر افادہ صاحب استیعاب کے صرف سعد بن مالک وابن عمر ومحمد بن مسلمہ واسامہ ہی تھے انکی رواداری اسقدر ملحوظ ہوئی کہ جم غفیر بدریئن ورضوانیئن والنصار ومہاجرین اعوان امیر المؤمنین کے مقابل مین انکی غلطی قعود کو اجتہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اونکے اجماع جمہور کی مقاومت میں انکے اجتہاد کو بقتوی نفسانی خارق اور اجماع بر بیعت مہاجرین والنصار علی خلافتہ کا قادح گردانا ہے کیا یہی دیانت وپاس ملت ہے مگر ہان بنا بر افادہ شیخہم فی الاسلام ابن تیمیہ کے قاعدین مین ذوی الوجوہ صحابہ تھے پس امام نواوی نے اونکا عرج تخطیہ فرمایا ہے کہ جو اونپر اشتباہ وتحیر کا اتہام عظیم اور افترا فخیم کیا ہے لہذا قبل جواب اس تحیر افتراضی کے صراحت اس گروہ کی اسما وسیرت کی بقدر ضرورت کیجاتی ہے صاحب ملل ونحل شہرستانی نے بصفحہ ۱۵ لکھا ہے وَالَّذِيْنَ اعْتَزَلُوا اِلٰى جَانِبٍ فَلَمْ يَكُوْنُوا مَعَ عَلِيٍّ فِيْ حُرُوْبِهِ وَلَا مَعَ خُصُوْمِهِ وَقَالُوا لَا نَدْخُلُ فِيْ غِمَارِ الْفِتْنَةِ مِنَ الصَّحَابَةِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ

وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ الخ یعنے جن لوگون نے کہ اعتزال کیا ایک جانب کو اور وہ معیت علے
مین شریک محاربات نہین ہوئے نہ جانب خصم کی رہے اور کہا اونہون نے کہ ہم انبوہ فتنہ
مین داخل نہین ہوتے ہین صحابہ مین سے ابن عمر و سعد ابی وقاص و محمد بن مسلمہ و اسامہ
ہین اور اس فتنہ کے معنے ابوہریرہ نے یہ بیان کئے ہین کہ اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ کما فی
المسلم والمشکوة علے الصفحہ ۳۰۸ فی کتاب الفتن جسکا مفاد نعوذ باللہ یہ پیدا کیا ہے کہ دونو
فریق کے قاتل و مقتول ناری ہین اور از جملہ قاعدین ابوبکرہ صحابی ہین اونہون نے بھی اسی
اعتقاد کی بنا پر احنف بن قیس کو نصرت امیر المومنین سے باز رکھا تھا کما فی المسلم عن الاحنف
بن قیس قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ اُرِيْدُ
نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم یعنے عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِيْ يَا اَحْنَفُ اِرْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم
يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ الحديث شرح النووی علے الصفحہ
۳۰۹ اس روایت مسلم سے ظاہر ہوا کہ ابوبکرہ صحابی کی عقیدت مین نصرت امیر المومنین کی
بوجہ محاربت و مقاتلت کے موجب دخول جہنم تھے نعوذ باللہ اور ابوبکرہ و ابوہریرہ وغیرہ
راویون نے ان احادیث فتن و ملاحم کو مقاتلت ابوبکر صدیق پر منطبق نفرمایا جو یہ وقائع موافق
حقیقی اخبار فتن کے تھے مگر انکے اجتہاد و ضغائن نے اس مادہ کا امالہ کرنا ہی بغرض صحت خلافت
سقیفہ کے بجانب جمل و صفین کے ضروری محسوس کیا نعوذ باللہ من ذلک العناد پس بفحوائے
مشتے نمونہ از خروارے کے ان قاعدین کی رائے گو یونکا باطنی خیال ظاہر ہوا اب مانم نوادی
کا اشتباہ تحیر سے ملمع کاری کرنا اونکے مذہب اور اجتہاد بے بنیاد پر محض بے سود رہا بلکہ نوادی
اگر پردہ پوشی قاعدین کے اشتباہ و تحیر کے مرادف سے ملحوظ تھی تو اس تحیر کی خصوصیت

کو صفین سے متعلق نکرتے بلکہ اصل خلافت حقہ جناب امیر مین از اول تا آخر اشتباہ وتحیر و پریشانی وو غدغہ و نادانی افادہ لفرماتے تو کمال مدارج اونکے اجتہاد کے ظاہر ہوجاتے اسلئے کہ اس گروہ کا قعود آج نئی بات نہین ہوئی کیونکہ ان لوگون نے یوم خلافت ظاہری جناب امیر کے بہی آپکی بیعت نہین کی تہی دیکھو شرح نہج البلاغہ جزو رابع مین ابن ابی الحدید نے نقل کیا ہے کہ آپکی بیعت تمام مسلمانان مدینہ نے اختیار کی مگر محمد بن مسلمہ اور عبد اللہ بن عمر و اسامہ بن زید و سعد ابی وقاص وکعب بن مالک وحسان بن ثابت وعبد اللہ بن سلام نے اختیار نہین کی اور اختلاف الناس کا عذر کیا فتدبر مگر افسوس کہ یوم سقیفہ عمر واحد نفر کی بیعت کر لینے پر کسی نے عذر نہین کیا کہ خاندان رسالت شریک نہین ہین ہم بلا اونکے بیعت نکرینگے حضرات مبایعین کے اس دیانت ومودت با اہلبیت کو دیکھکر جیسا وثوق اونکے طرف سے کہ قلوب متمسکین ثقلین مین جاگزین ہے وہ نقش فی الحجر سے کہین عمیق ہے فخلے ذلک یہ اشتباہ زمان واحد صفین کا محض سخن سازی ثابت ہوا اور از جملہ قاعدین کے عبد اللہ بن عمر خطاب ہین انکا قول صحیح بخاری مین بجواب کلام معاویہ مَن کَانَ یُرِیدُ اَن یَّتَکَلَّمَ فِی ہٰذَا الاَمرِ فَلیَطلِع لَنَا قَرنَہُ الخ کے یہ مذکور ہے فَہَمَمتُ اَن اَقُولَ اَحَقُّ بِہٰذَا الاَمرِ مِنکَ مَن قَاتَلَکَ وَاَبَاکَ عَلَی الاِسلَامِ الخ یعنے جب ابن عمر کو امارت کی محروم رہنے سے افسوس ہوا تو معاویہ نے خطبہ پڑہنے مین کہا کہ جو شخص امر خلافت مین چاہے کہ گفتگو کرے تو چاہیے اوسے اپنا سر بلند کرے ہمارے لئے یعنے ہم اوسکو دیکہین ابن عمر کہتے ہین کہ مینے قصد کیا کہ کہون امر خلافت مین تم سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے کہ جسنے تمسے اور تمہارے باپ ابوسفیان سے علی الاسلام قتال کی ہے یعنے وہ حقدار علی بن ابیطالب ہین انتہے پس امام

نواوی کی توجیہ واشتباہ وتحیر اس قول ابن عمر سے بھی باطل برآمد ہوئے اب امام نواوی
تازہ بتازہ توجیہ قعود صحابہ قاعدین کو پیش کرین ورنہ خیریت قاعدین سے دست بردار ہون
کہ دیدہ ودانستہ ترک واجب کو اختیار کیا ہے اور از جملہ قاعدین کے ابوالدرداء عالم
الصحابہ قاضی امیر معاویہ وابوہریرہ متنعم خوان ابن ہاویہ ہین صاحب استیعاب نے ترجمہ
عبدالرحمن بن غنم الاشعری مین نقل کیا ہے کہ هُوَ الَّذِی عَاتَبَ اَبَا هُرَیرَةَ وَاَبَا الدَّرْدَاءِ حِیْن
اِذَا انْصَرَفَا مِنْ عِنْدِ عَلِیٍّ رَسُولَیْنِ لِمُعَاوِیَةَ وَکَانَ مِمَّا قَالَ لَهُمَا عَجَبًا مِنْکُمَا کَیْفَ جَازَ عَلَیْکُمَا
مَا جِئْتُمَا بِهِ تَدْعُوَانِ عَلِیًّا اَنْ یَجْعَلَهَا شُوریٰ وَقَدْ عَلِمْتُمَا اَنَّهُ قَدْ بَایَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ
وَاَهْلُ الْحِجَازِ وَالْعِرَاقِ وَاَنَّ مَنْ رَضِیَهُ خَیْرٌ مِمَّنْ کَرِهَهُ وَمَنْ بَایَعَهُ خَیْرٌ مِمَّنْ لَمْ یُبَایِعْهُ وَاَیُّ
مَدْخَلٍ لِمُعَاوِیَةَ فِی الشُّوریٰ وَهُوَ مِنَ الطُّلَقَاءِ الَّذِیْنَ لَا تَجُوزُ لَهُمُ الْخِلَافَةُ وَهُوَ وَاَبُوهُ مِنْ
رُؤُسِ الْاَحْزَابِ فَنَدِمَا عَلیٰ مَسِیْرِهِمَا وَتَابَا مِنْهُ بَیْنَ یَدَیْهِ انتہے عبدالرحمن نے ابوہریرہ و
ابوالدرداء کے رسول معاویہ ہوکر جناب امیر کی خدمت مین پیغام صلح کا تجویز شوریٰ کیلئے
پر عتاب کیا جبکہ وہ دونو حمص مین جواب لیکر واپس آئے تھے بدین الفاظ کہ تم دونو سے
عجب ہے کہ تم نے کیونکر اس پیغام رسانی کو اپنے ذمہ جایز گردانا اور تمنے یہ خواہش کی کہ علی امر
خلافت کو بمقابلہ معاویہ کے شوریٰ پر چھوڑ دین حالانکہ تم دونو جانتے ہو کہ علی کی بیعت مہاجرین
وانصار واہل حجاز وعراق نے اختیار کرلی ہے وہر آئینہ جو شخص کہ راضی ہوا علی کی خلافت سے بہتر ہے
اوس شخص سے کہ جسنے کراہت کی اور جس شخص نے کہ علی کی بیعت کی بہتر ہے اوس سے کہ جس نے
نہین کی اور کیا دخل ہے معاویہ کو امر شوریٰ مین حالانکہ وہ غلامان آزاد کردہ شدہ گان
سے ہے جنکے لئے خلافت جایز نہین ہے اور معاویہ اور باپ اوسکا رؤسا کفار احزاب سے

ہین پس ابوہریرہ و ابوالدردا یہ سنکر اپنے پیغام رسانی پر نادم ہوئے اور ابن غنم کے حضور
توبہ و انابت بجالائے انتہی اس روایت سے فوائد عجیبہ ظاہر ہوئے ازانجملہ امیر معاویہ کا بوجہ
عبید ہونے کے ناقابل خلافت ہونا اور جناب امیر کی بیعت نکرنے والون کا بد ہونا اور پیغام
شوری کا امر خلافت کے لئے بمقابلہ خلافت جناب امیر کے موجب ندامت کا ہونا اور سب سے
زیادہ امر مخفی یہ ظاہر ہونا کہ خلافت اوس شخص کا حق نہین ہوسکتا جو سابق الکفر ہووے
کہ قولہ لایجوز لھم الخلافۃ وھو وابوہ من رؤس الاحزاب اسپر ناطق ہے اور ازانجملہ
یہ کہ قاعدین کو حقیت خلافت جناب امیر کا یقین تہا وہ اس بارہ مین مشتبہ اور متحیر نہین تھے
اور معاویہ کو بھی طلقاء کے گروہ مین سے جانتے تھے اور فائدہ مانحن فیہ تو ظاہر ہے کہ ایام
صفین مین یہ دو نو صحابی جنکو از جملہ متحیرین و مشتبہین کے کہنا چاہیے ابن عتاب ابن غنم سے
متنبہ ہوئے اور تمام شکوک اور تحیرات اپنے مندفع فرماکر بھی وہ خیریت جو ابن غنم نے
بیعت شاہ ولایت مین بیان فرمائی تھی باوجود توبہ و انابت کے بہے ہرگز حاصل کرنے
نہین گئے نہ محاربت صفین مین شریک امیر المومنین ہوئے نہ جنگ نہروان مین ناصر
دین بنے جس سے واضح ہوا کہ یہ لوگ ازخود رفتہ اور حیرت زدہ نہین تھی چونکہ اپنی سیرت
پر کوئی بھی دلیل شرعی نرکھتے تھے لہذا بمقابلہ ابن غنم صحابی کے لاجواب و متحیر ہوگے ورنہ
کبھی اور کسی وقت مین انہون نے اپنی سیرت باطنی و عداوت با اہلبیت نبوی سے تجاوز
نہین کیا لعبد ازین بجواب امام نواوی کے کہا جاتا ہے کہ اگر انکے تحیر و اشتباہ کا سبب یہ
سمجہا جاوے کہ انکے اجتہاد مین اخبار فتن جنگ صفین پر ہی منطبق ہوئین لہذا قعود کو انہون
نے بہتر سمجہا تو یہ ابوہریرہ و ابوالدردا کی ندامت سے باطل ثابت ہوا اور نہ بجواب ابن غنم

یہ اپنی ساختہ پرداختہ و تعلیم یافتہ حدثین استدلال پیش کرتے چونکہ انہون نے ایسی عزور
کیوقت پیش نہین کین بلکہ نادم ہوئے تو یہ ندامت انکی مخبر ہے کہ اخبار فتن بشرط صحت خاص
حوادث و سوانح عہد ثلاثہ سے تعلق رکھتے ہین چنانچہ صاحب مشکوۃ نے بسند بخاری کے ابن سیب
سے نقل کیا ہے کہ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ
الثَّانِیَۃُ یعنی الْحَرَّۃ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَ
بِالنَّاسِ طَبَاخٌ اس حدیث سے مبرہن ہوا کہ فتنہ اولی و ثانیہ و ثالثہ یہ سب مدینہ مین ہی جاری
ہوئے حالانکہ محاربات صفین و جمل و نہروان مابین فتنہ عثمان و فتنہ حرہ کے واقع ہوئی ہین
مگر اونکو شامل نہین کیا لہذا یہ محاربات اخبار ملاحم و فتن مین شامل نہین ہین مگر امالہ کا علاج
ہی نہین اور از جملہ قاعدین کے سعد ابی وقاص ہین جنسے معاویہ نے کہا تھا کہ تم ابوتراب کو
کسلیے برا نہین کہتے اونہون نے کہا کہ تین وجہ سے نہین کہتا ہون ایک یہ کہ اونکی شان مین فرمایا ہے
اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی الخ دوسرے فرمایا ہے لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ
رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ تیسرے جب کہ آیہ مباہلہ نازل ہوئی تو رسول خدا
نے علی و فاطمہ و حسن و حسین کو بلایا اور کہا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِیْ انتہی ملخصاً صحیح مسلم اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سعد متحیر نہین تھے جو اونہون نے قعود کو اختیار کیا بلکہ وہ حقیقۃ صحیح الایمان
ہی نہین تھے سب کچھ سنے ہوئے تھے مگر عمل بقرآن و حدیث نرکھتے تھے اور اگر کہا جاوے کہ قاعدین
کو احادیث فضائل امیرالمومنین باوجود ملازمت حضرت نبوی کے بدرجہ صحت کو نہین پہونچین
لہذا ہر دو جانب انکو مساوی حیثیت مین نظر آئین اور ترجیح ندیسکے اور متحیر رہگئے تو اونکے
توغل اجتہاد اور رفع تحیر مین کہا جاتا ہے کہ اگر یہ حضرات بوجہ قصور خدمت نبوی احادیث

فضائل مرتضوی سے بعزل نظر شواہد مذکورہ کے جاہل رہے اور اونکو بطریق احاد کے
بھی وہ حدیثین جنمین باغی ہونا معاویہ کا اور قتال علی التاویل حضرت امیر کے وارد ہے
دریافت نہین ہوئین اور حدیث ثقلین بھی جسمین حکم تمسک باہلبیت ہی مذکور ہے اور جو بطرق
متعددہ بیس بائیس صحابیون سے مروی ہے اور جنمین خود قادحین بھی شامل ہین کمافی
الصواعق المحرقہ وغیرہ اس مدت ممتدہ مین بوجہ قصور حافظہ کے یاد نہین آے تو کیا یہ تمام
جماعت اپنے اس زمانہ تحیر مین قرآن کو بھی بھول گئی تھے کہ خداوند تعالے نے فرمایا ہے
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ اگر انکے تحیر نے اس آیہ
شریفہ سے حکم ترجیح جناب امیر کا معاویہ غادیہ پر استنباط کرنے نہین دیا تو ایسے مجتہدین کو بنابر حکم
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کے اطاعت خلیفہ عصر کی لازم تھی اونہون نے
بنابر معنے اجتہادیکی بادشاہ اسلام سمجھکر ہے اطاعت کرنی واجب سمجھ لی ہوتی ورنہ مسئلہ اصولیہ
وَالرَّاوِي إِنْ عُرِفَ بِالْفِقْهِ وَالتَّقَدُّمِ فِي الْاِجْتِهَادِ كَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ كَانَ حَدِيثُهُ حُجَّةً يُتْرَكُ بِهِ
الْقِيَاسُ کمافی نور الانوار کو ملحوظ فرماکر اجتہاد خلیفے محارب پر حدیث سُئِلَ عَلِيٌّ رض عَنِ الَّذِينَ قَعَدُوا
عَنْ بَيْعَتِهِ وَنُصْرَتِهِ وَالْقِيَامِ مَعَهُ فَقَالَ رض أُولٰئِكَ خَذَلُوا الْحَقَّ وَلَمْ يَنْصُرُوا الْبَاطِلَ کما نقلہ صاحب
الاستیعاب فی ترجمہ سعد بن ابی الوقاص پر ہی عمل فرماتے اور اسکو اپنی قیاس اشتباہی پر مقدم گردانتے
اور اگر مجتہد قرآن و احادیث سے استنباط احکام کا نفرمایا کرتے تھے اور حدیث خلیفہ چہارم کو
بھی لایعبابہ گردانتے تھے اور فقرہ التقدم فی الاجتہاد کالخلفاء الراشدین سے مراد خلفاء ثلاثہ
ہی سمجھے تھے تو انکو سیرت ابوبکر صدیق سے ہے استنباط امر حق و باطل کا فرمانا مشکل نہین تھا
کہ مالک بن نویرہ صحابی عامل صدقات رسول اللہ کو جنکے حقمین آیہ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ

باللہ والیوم الاخر ویتخذ ما ینفق قربات عند اللہ وصلوات الرسول الا انہا قربۃ لہم
سیدخلہم اللہ فی رحمتہ ان اللہ غفور رحیم مخبر بشارت رحمت وشہادت جنت صادق آتی
ہے اونکے منع زکوۃ پر اونہین مرتد قرار دیدیا حالانکہ منع زکوۃ مین صاحب تاویل تھے کما نقلہ

امام الرازی فی تفسیرہ کہ احتج مانعوا الزکوۃ فی زمان ابی بکر بہذہ الآیہ الخ اوسوقت یہ قاعدہ نہ تھی
اور وہ محاربین بلا اشتباہ تاویل آیہ کے وبغیر تحقیر شرف صحابیت ابن نویرہ کی لوٹ مار کو جائز سمجھو
وفعل خالد ما فعل اور کوئی صحابی عادل اوسکے کرتوت پر متحیر ومتشبہ نہوا کہ خالد وہ شخص ہے
کہ عہد رسالت مین بھی ایسی ہی تعدی مسلمانون پر اپنی عداوت قومی وبغض نفسانی پر کرچکا ہے
جسپر حضرت رسالت صلعم نے فرمایا تھا کہ اللہم انی ابرء الیک مما صنع خالد اور یہان بھی نبی یربوع
مسلمان ہین اور مالک بن نویرہ رئیس قوم بشرف صحابیت کے ممتاز ہے اور صحابہ رسول
کی تعظیم وتوقیر وتبجیل مین احادیث خطیرہ محدثین کے انبار خانہ مین جمع ہین خصوصا حدیث نجوم
کہ اوس مین ہدایت ہے کہ جس صحابی کی اقتدا کروگی ہدایت پاوگی تو مالک لایق اقتدا و
اہتدا ہے نہ قابل قتل اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ انی لا اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن
اخشی علیکم الدنیا مشکوۃ صفحہ ۴۵۴ یعنے تم مشرک مرتد نہوگی پھر مالک صحابی کسطرح مرتد
ہوسکتا ہے اور لطف یہ ہے کہ یہ قضیہ ردت وارتداد کا ہی منعکس ہے جیسا کہ ابن حزم نے کتاب
محلی مین نقل کیا ہے کہ مانعین زکوۃ دین سے مرتد نہین ہوئے تھے بلکہ وہ خلیفہ کو نصب خلافت
پر مبتدع فی الدین اور اونکے ناصبین کو نواصب جانتے تھے اور اونکو مرتد کہتے تھے اور
اس عقیدہ مانعین کی تصدیق اداے شہادت ابن عمر وابو قتادہ صحابیین عادلین سے
ہوتی ہے چنانچہ کنز العمال تبویب جمع الجوامع سیوطی مین ابن ابی عوف سے ماثور ہے ان

خالد بن الولید ادعی ان مالک بن نویرۃ ارتد بکلام بلغ عنہ فانکر مالک ذلک وقال انا علی الاسلام ما غیرت ولا بدلت وشہد لہ ابو قتادۃ وعبد اللہ بن عمر الی قولہ فبلغ عمر بن الخطاب قتلہ مالک بن نویرۃ وتزوجہ امرأتہ فقال عمر لابی بکر انہ قد زنا فارجمہ فقال ابو بکر ما کنت لارجمہ تاول فاخطأ وقال عمر انہ قد قتل مسلما فاقتلہ قال ما کنت لاقتلہ تاول فاخطأ الخ یعنے خالد نے دعوے کیا کہ مالک بن نویرہ مرتد ہو گیا ہے بنا بر اوس کلام کے جو مالک کا قول اوسے پہونچا تھا مالک نے انکار کیا اور فرمایا کہ مین دین اسلام پر ہون مینے اپنے دین کو متغیر نہین کیا نہ تبدیل کیا اسپر ابو قتادہ و ابن عمر نے ادائے شہادت فرمائی جب عمر خطاب کو واقعہ قتل مالک اور زنائے خالد کی خبر پہونچی تو اونہون نے خلیفہ اول سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اسے رجم کرنا چاہیے اور اوس نے مرد مسلم کو قتل کیا ہے قصاص مین اوسے قتل کر دینا چاہیے خلیفہ اول نے فرمایا کہ خالد نے اسمین غلط فہمی کی ہے مین اوسے سنگسار اور قتل نہین کرونگا انتہے ملخصاً اب اسوقت مین ان متحیرین و متشبہین کے لئے اس سیرت تیتقی سے زیادہ امر منصوص کیا دستیاب ہو سکتا تھا کہ مالک بن نویرہ مصداق حدیث من قال لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ فقد عصم دمہ ومالہ وحسابہ علی اللہ کے مقر باسلام تھا اور دو صحابی عادل نے اوسکے اسلام کی شہادت دی اور من تتکلم الملائکۃ علی لسانہ نے فتوی نفاذ قتل و سنگساری خالد کا بھی دیا مگر خلیفہ اول نے سبکو غلط کر کے محض خبر واحد خالد بن ولید پر بکلام بلغ عنہ عمل فرمایا ہے کہ حکم ظاہر عمدہ شرعی کو بھی برخاست کر دیا یہان معاویہ کے پاس کیا تاویل شرعی تھی اور کسنے اونکے حسن اسلام پر نصاب شہادت پورا کیا تھا جو قتل مالک کی منکر زکوۃ نگروانا جاوے اور مرتد قطعی نہ لکھا جاوے اور اگر اس سیرت

معلوم ہونیکے بعد بھی اون متحیرین کو ترجیح احد الطرفین ظاہر نہین ہوئی تو اجتہاد اونکا فی
الحماقۃ والسفاہۃ والجہالۃ ہے ظاہر ہوتا ہے ورنہ اجتہاد اونکا فی العداوۃ باہل بیت الرسالت
قبول کر لینا لازم ہے کیونکہ اجتہاد اونکا امر حق مین تو نافذ نہو سکتا تہا کہ وہ غلیان سفاہت
اور ہیجان عداوت مین ایسے منہمک تھے کہ فاقد الحق اور متواصل التحیر بالقطع ہو گئے تھے
اس توجیہ امام نووی مین مُبصرین کو انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہئے کہ فریق نجات کی جو
تصویب کی گئی ہے جس مین ہر طرف پردہ دری کے سوائے صورت تعدیل کی نہین بنتی تو
اس مین کسکے حریم کی حرمت نگہداشت کی گئی ہے جو ناظرین کتب اخبار و سیر و رجال ہین
وہ تصدیق فرما سکتے ہین کہ فریق نجات مین گروہ ذوی الوجوہ صحابہ سے ایک بھی شریک
نہین ہوا بجز امیر معاویہ و عمرو عاص کے باقی اصاغر و من لہم رؤیۃ کے سوائے فضیلت خاصہ
اونکی مذکور نہین اور ان امیر و وزیر کا شرف نہ بدریین مین نہ اصحاب بیعت رضوان مین داخل
کیا جا سکتا ہے اور اصحاب امیر المومنین سب شرف والے حاضر تھے تو انکے مقابل یہ حمایت کہ سبکو
مساوی الاقدام کیا جاتا ہے کسقدر جسارت اوس تفاضل مدارج کی پائمالی مین ہے کہ جو
اصحاب سنت نے تقریری فرما کر صحابہ کے لیے تجویز فرمائی ہین جنمین مرتبہ خلفاء راشدین کے بعد
اول اصحاب بدر کا ہی ہے اور اسطرف خود فرد خلفاء راشدین اور بدریین و رضوانیین تھے اور
اوس جانب خود امیر طلیق ابن طلیق اور وزیر اونکے ضرب المثل مکر و تزویر مین فرید و حید مگر یہ
ع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامی دارد یہان اہل البیت کے مقابلہ مین منافق معلن و مرتد مبرہن
صاحب فضیلت و مجتہد گردانا جاتا ہے اور بمقابل ثلاثہ کے ہر صحابی عادل مرتد و بدخو بنا دیا
جاتا ہے لاکن نتیجہ آخر مین خراب ہی نکلتا ہے کہ ع ہو وہی بات کا جسکی ٹہکانا نہ بہلا کب عاقلونے اسکو مانا

اور اس سے زائد کیا نتیجہ کی خرابی ہو سکتی ہے کہ اس توجیہہ مین حدیث ملک عضوض کی تکذیب
اور حدیث فضائل مرتضوی سے انحراف اور سیرت عتیقی سے اختلاف اور مذہب اشعری
سے اعتساف اور جہل وتحیر مجتہدین کا اثبات اور اپنی نیرنگی مذہب پر اعتراف طشت از بام
کیا جاتا ہے اور اس نیرنگی پر جرأت یہ ہے کہ اپنی اس تمویل پر نہ از خدا شرمے نہ از خلق آزرمے
مگر بمصداق ع عیب سے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو کے ایک یہ بھی انکا قابل داد قابل سواد ہے اور
وہ کثرت آرائ واجتہاد ہے کہ ہر محدث کا حدوث ہر مسئلہ مین جو بوجہ فقدان قواعد شرعیہ
کے ہوا کیا ہے اور وہ کثرت موجب اختلافات فی امر واحد ہو گئی اور ان اختلافات کی برکات سے
یہ فرقہ ہزار داستان بنگیا اور انکے نشیمن کے لئے نخل عقیدت مین شاخہائے فراوان پیدا
ہو گئین لہذا عند المحاجہ اگر یہ داب لکھا جائین تو انکو از شاخی بشاخی پرواز کرجانا بہت ہی آسان
ہو گیا ہے اور جس شاخ پر بھی یہ چہچہانا شروع فرمائین وہ اونکے نشیمن سے باہر نہین ہے اگر
ایک و قسمین اَلصَّحَابَۃُ کُلُّہُمْ عدول کہا تہا تو اسکی سند بہی سلف سے ملتی ہے اور اگر دوسری تقریر اِنَّ الصَّحَابِیَّ
مَنِ اشْتَہَرَ بِطُولِ صُحْبَۃِ النَّبِیِّ عَلٰی طَرِیْقِ التَّبَعِ کہین تو یہ بھی انکی چٹے بٹے مین موجود ہے غرضکہ ع
شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا انکے اقوال علماء سے جو مذکور ہوئے بخوبی ثابت
ہے مگر ہان ایک قاعدہ کلیہ اس مذہب مُذَبْذَب و مُخَفَّض مین ایسا ہے کہ ہر جگہ تصویب بعض
اور تنقیص بعض مین اوسے جاری کیا جاتا ہے اولکین البتہ از جالی بجائے خود جُنبش نہین ہوتی اور
وہ تقرر طبقات صحابہ کا ہی نہ وہ طبقے جو امام مازری سے نواوی نے نقل کئے ہین جسمین اختلافات
باہمی کے علاوہ مستحدث ہونا اس عقیدہ کا کلام مازری سے ہی ظاہر ہے کما ع ذیکھو سیرت
معاشر صحابہ اور سدت عصابہ مین انکی بو باس بہی نہین پائی جاتی ہے اور نہ اراو سکی محفل تباس

وہ حسن ظن اپنی کئی ہے پس وہ طبقات علی قدر مراتب یہ ہین جو ہر طرح مستحکم کیے گئے ہین اول وہ
صحابی بازاری بزازی و دلالی پیشہ جو فائز بخلافت عظمی و امامت کبری ہو گئے اگرچہ قضیۂ قرطاس
مین خطا وار اور بوجہ تخلف جیش اُسامہ کے مردود ہوئے عندہم افضل الخلایق بعد النبی ہین
پس اس اعتقاد مین اونکے کچھ جنبش نہین ہے دوسرے طبقہ کے وہ صحابی ہین جو ایک وقت مین
خلفاء ثلاثہ سے منحرف رہے عام اس سے کہ وہ مبشر بالجنۃ ہون یا صدیق زادی یا پیغمبر کے نواسے
ہون مگر خلافت تک فائز نہوئے ہون جو بخشش و نوال کر سکتے تو اونکی صحابیت و عدالت معطل
ہے مگر جسوقت امین سے جس کسی نے سارٹیفکٹ عداوت اہلبیت نبی کا حاصل فرما لیا تو اوسکو
اوسکے لئے وہ معطلی برخاست ہو کر صحابیت اور عدالت اور بشارت جنت کا پاس ملجاتا ہے
اور تیسرے طبقہ کے وہ صحابی ہین کہ خدمت رسالت سے بے تعلق رہے مگر دست برد فرما کر قہراً و
استیلاءً خلافت کی تخت پر جلوہ گر ہو گئے تو وہ اُس الصحابہ و امیر الصحابہ ٹھہرے ہین اور چوتھے طبقہ
کے وہ صحابی ہین کہ عہد رسالت مین اپنے مناصب پر ممتاز رہے اور اونکے حق مین یا اونکے اقران
و ہمسران فی الاعمال کی شان مین بشارات قرآنی نازل ہوئین مگر بعد از عہد نبوت وہ خلافت
حقیقیہ کو بدعت سیئہ علانیہ جانتے رہے لہذا عندہم وہ کلیہً کلہم عدول سے خارج کر دیے گئے اور بے تکلف
مرتد بنا دیے گئے اور جو اون مین سے کارروائی سقیفہ کو بدل بدعت شنیعہ اور بزبانی خلافت شیخین
کہتے رہے وہ عندہم قلوبہم نامقبول اور رطب لسانہم عدول ہین اور پانچوین طبقہ کے وہ صحابی
ہین جو بغض و عداوت و ناصبیت باہل بیت نبوت مین نامور ہوئے تو وہ مجتہد و صاحب فتوے
کہلائے طبقہ اول مین حضرات ثلاثہ ممتاز ہین دوسرے طبقہ مین طلحہ و زبیر و سعد وقاص و
عباس ابن عبد المطلب مخاطب حدیث عم الرجل صنو ابیہ و مقداد بن اسود صحابی و اہل نبی ہین

کہ حضرات معہ دیگر صحابہ کے خانہ ملائک آشیانہ جناب سیدہ میں شورت برہمی خلافت عتیقی کرتے
تھے کما فی تاریخ الواقدی وکنز العمال للعلی المتقی وتاریخ الطبری وکتاب العقد لابن عبد ربہ وشرح
ابن ابی الحدید علی نہج البلاغہ وازالۃ الخفاء عن ابن ابی شیبہ لہذا یہ جماعت باکرامت بکسیر فتنہ بے دانی
ومفسدہ انداز ٹھہرا دیے گئے کما قال صاحب التحفہ فی رد الطعن الثانی علی عمر اور جب
طلحہ و زبیر برسر جنگ ہو کر بمقابل نفس نبی اگے تو لقب فتنہ انگریزی وفساد خیزی سے مُعرّی فرما کر
خالص مُبشّر بالجنۃ بنا دیئے گئے اور سعد وقاص بھی جبکہ جنرل عمر خلیفہ کے ہو گئے تھے کہ بیعت ونصرت
شاہ ولایت سے پہلو تہی کر گئے تو بازالۂ فتنہ انگیزی مذکور کے مُبشّرین میں شمار ہونے لگے
اور بنی ہاشم ومقداد بوجہ دوستداری وطرفداری جناب امیر کے مستور الحال اخراج حدیثیں
میں قرار پائے اور کم از کم قلیل الحدیث تو انمیں سب ہی رہے اور تیسرے طبقہ میں امیر معاویہ وابن
زبیر عندہم خلیفہ حرم مکہ ہیں اور چوتھے طبقہ میں مالک بن نویرہ وغیرہ مُعلن ہبدعۃ الخلافۃ
السقیفہ ہیں اگر یہ بھی فائز بخلافت ہوجاتے تو انکی صحابیت وعدالت مستقل ومستحکم قرار پا جاتی
اور بہت سی حدیثیں بدرجۂ شہرت کے زبان زد محدثین اور درج صحاح مصنفین کے ہو جاتیں
جسطرح امیر معاویہ کا اجتہاد رباخوری اور محدثات سینہ زوری میں مقبول رہا اور قادح عدالت نہوا
اور عبد اللہ بن زبیر بانئ جنگ جمل اور بغض وعداوت میں نواصب کا مخجل چونکہ فائز بخلافت
ہو گیا تو نوف البکالی نے اسکی شان میں یہ قصیدہ نثر میں انشا فرمایا کہ اِنّی لَاَجِدُ فِی کِتَابِ اللّٰہِ
المُنزَلِ اِنَّ ابنَ الزُّبَیرِ فَارِسُ الخُلَفَاءِ کما فی تاریخ الخلفاء اور جب یہ فارس الخلفاء پنجہ وشکنجہ
عبد الملک میں اگیا تھا کہ مارا گیا اور رو دنظم بھی شکست ہوا تو فی الحال وہ قصیدہ بصیغہ ماضی
گردانا گیا اور اہل الحل نے علے المحل خلیفہ قاتل کا اطاعت شعاری میں استقبال فرمایا اور کیسے

ابن مروان سے مثل ثارات عثمان غنے کے قصاص نہ چاہا اور اسی طبقہ سوم مین سلمان و عمار و مقداد
و ابو ذر وغیرہم اصحاب ثقات مین ہین کما عرفت فی بحث الاجماع اور پانچوین طبقہ مین ابو موسی اشعری
و ابو الاعور السلمی و اشعث بن قیس کندی و ابو ہریرہ و انس بن مالک و بسر بن ارطاۃ و حبیب
بن مسلمہ القرشی و حنظلہ بن یزید حنظلہ بن الربیع ذو ظلیم حوشب بن طخیہ و ربیعہ بن یزید السلمی و
زید بن ثابت انصاری و سمرہ بن جندب و شرحبیل بن السمط الکندی و ضحاک بن قیس الفہری
و عبد اللہ بن عمرو العاص و عبد اللہ بن الحارث عمرو القرشی و عبید اللہ بن عمر خطاب و
عتبہ بن ابو سفیان حربی و فروہ بن نوفل الاشجعی و فضالہ بن عبید و محمد بن عمرو العاص السہمی و
مسلمہ بن مخلد و معن بن یزید السلمی و معاویہ بن خدیج و مجاشع و مجالد ابنای مسعود السلمی و مغیرہ
بن شعبہ و نعمان بن بشیر انصاری و نعیم بن مسعود الاشجعی و ولید بن عقبہ فاسق القرآن اور انکے
راس و رئیس معاویہ بن ابو سفیان ہین کہ یہ وہ طائفہ شریفہ نقابائے اصحاب نفاق و شقاق
کا ہے کہ جنہے علانیہ اپنے انحراف قلبی کو مرکز اسلام سے محاربات جناب امیر مین اور بغض و حسد کو
با عترت رسول قدیر کے ظاہر کردیا ہے اور سند ناصبیت و عداوت اس گروہ کی جدول نواصب
مین بضمن باب سوم کے عنقریب مذکور ہوگی یہانپر منافقین کی مختصر مختصر علامتین نفاق کی و نواصب
متاخرین کی اندک اندک و علامتین شقاق کی انتہا لکھی جاتی ہین خدا وند تعالی فرماتا ہے وَاِن
تَوَلَّوا فَاِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ یعنے اگر بازگشت کرین وہ پس جزین نیست کہ وہ مخالفت مین دین کے
ہین اور مفاد تولے کا بازگشت کرنا حکم خدا و رسول سے ہے عام اس سے کہ تولّی اوامر و نواہی
مین ہو یا بجہوش بدعات و محدثات فی الدین کے ہووے چنانچہ صدر مین مذکور ہوا کہ مفرورین
جہاد کی شان مین آیہ وَلَقَد كَانُوا عَاهَدُوا اللهَ مِن قَبلُ لَا يُوَلُّونَ الاَدبَارَ الآیۃ ناطق ہے

اور آیہ مَن یرتد منکم عن دینہ بتبدعین کے حال سے مطابق ہے اور آیہ انقلبتم علے اعقابکم
اونکے اعمال پیش آمدنی سے بہت ہی موافق ہے اور خداوند تعالے فرماتا ہے وینہی عن الفحشاء
والمنکر والبغی یعنے خداوند تعو منع کرتا ہے فحش ومنکر وبغاوت کو اور بغاوت وہ فعل قبیح ہے
کہ جسکے نسبت فرعون وقارون کے ساتھہ دیگئی ہے کہ آیہ اِنّ قارون کان من قومِ
موسے فبغی علیهم وآیہ وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر فاتبعهم فرعون وجنوده بغیاً وعدواً
مین اونکی بغاوت بمقابلہ حضرت موسے کے مذکور ہے اور آیہ وافی ہدایہ اِنّما السبیل علی الذین
یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق اولئک لهم عذاب الیم مین بغاوت پر وعید عذاب
الیم کے وارد فرمائی ہے اور خداوند عزوجل نے فرمایا ہے ولتعرفنهم فی لحن القول یعنے البتہ
تو پہچان لیگا منافقین کو اونکے طرز کلام سے محدث ابن مغازلی نے کتاب مناقب مین اس آیہ
کی تفسیر مین معنے لحن قول کے یہ لکھے ہین ابو سعید الخدری سے قال ببغضهم علی بن ابیطالب اور
موید اس تفسیر آیہ کی احادیث شتّے ہین از انجملہ وہ احادیث ہین کہ شرائط نقل اخبار
واخراج احادیث مین محدثین نے غض بصر وعزل نظر اونکے فہم معانی سے فرمائی ہے حالانکہ
اونکو خود جہابذہ محدثین نقل کرتے ہین مثل حدیث مرتضوی والذی فلق الحبة وبرء النسمة انہ
لعهد النبی الامی الی انہ لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق رواه المسلم وحدیث ابو سعید
الخدری واللہ ما کنا نعرف المنافقین فی عهد رسول اللہ الا ببغضهم علیاً رواه الترمذی
نقلہما صاحب الصواعق المحرقہ وحدیث جابر بلفظہ مودۃ القربی مین علے الہمدانی حنفی شیخ الاجازہ
صاحب تحفہ نے نقل کی ہے اور خداوند تعو وتبارک فرماتا ہے تلک الدار الآخرة نجعلها
للذین لا یریدون علواً فی الارض ولا فساداً والعاقبة للمتقین اس آیہ کے مفاد سے مفہوم

ہوا کہ دار آخرت مین نصیبہ تعلی والون اور فسادی لوگون کا نہین ہے انتہے اور رہو نداسلیے آیہ فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض الآیہ اور حدیث نبوی قال انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ رواہ البخاری وصاحب المشکوٰۃ الیفا بحرف الحدیث

بیان ہین پس انہین علامتون اور دلالتون پر اقتصار کیا جاتا ہے انکو شمائل وخصائل صحابہ سے منطبق کرنا چاہیے کہ مرتکب اوصاف مذکورہ کے کیسے کیسے ذوی الوجوہ صحابہ ہوئے ہین کہ جنکی تفصیل موجب تطویل ہے یہانپر صرف بغض وبغاوت کو ہی مختصر اً حالی کیا جاتا ہے کہ جو یہ صفت معلن نفاق عام ومظہر شقاق از اسلام ہے اسلئے کہ عہد رسالت مین تو بمضمون حدیث حذیفہ یمانی انکان الرجل لیتکلم بالکلمۃ علی عہد رسول اللّٰہ فیصیر بہا منافقا کے یعنے اگر کوئی شخص ایک کلمہ بھی عہد رسالت مین کہدیتا تھا تو وہ منافق ہوجاتا تھا کما فی احیاء العلوم ۴-۱۰۹ للغزالی اور بنا برافادہ قاضی عیاض کے بقولہ ولو صدر مثل ہذا الکلام الذی تکلم بہ الانصاری الیوم من انسان من نسبتہ صلعم الی ہوی کان کفرا وجرت علی قائلہ احکام المرتدین فیجب قتلہ بشرطہ رواہ النواوی فی شرح علی المسلم صفحہ ۲۶۱ یعنے اگر صادر ہوتا کلام کسی شخص سے آجکے دن مثل کلام تہمت انضمام مرد انصاری کے بشان خیر الانام بانتساب طرفداری عزیزان کے احکام قضایا مین تو وہ کلمہ کفر ہوتا اور اوسکے قائل پر احکام مرتدین کے جاری ہوتے ہین اور قتل اسکا واجب ہوجاتا ہے انتہے ہر صحابی متکلم بکلمہ اور رہرواری معقد لتعریض طرفداری منافق ومرتد وکشتنی کہا جاتا تھا چہ جائیکہ بعداوت ظاہر اور بغاوت باہر چہ رسد لاکن پھر تو معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ بحضور خیر الورا ایسی گستاخیان کرتے تھے کہ اگر آج کوئی شخص مرتکب ہووے تو وہ کافر مرتد کہا جاوے مگر یہ علت تفریق زمانکی خلاف حدیث حذیفہ کے ہے معلوم ہوئی کہ جو اتہام

عہد رسالت مین بحضور پیغمبر کے بجا لاوے وہ تو مرتد نہووے نہ وہ کلمہ افترائی کفر ٹھہرے اور بعد
کو جو کوئی غیبت رسالتماب مین مثل اوسکے کہے وہ مرتد کشتنی ہوجاوے حالانکہ فروگذاشت کرنا حضرت
رسالت کا الحکم دع فلان یقول الناس ان محمداً یقتل اصحابہ کما ہو فی کتاب الشفاء دلیل براءت
کے نفاق سے کب ہوسکتی ہے بجز اسکے کہ حمایت منافقین مین تکذیب صحابی جلیل کی فرمائی ہے باقی حال تین چار
واقعہ مشہورہ بغاوت وعداوت کی شہادت مین اشارۃً بیان کیجاتے ہین اولاً علے ما رواہم
واقعہ غدیر خم کو لکھا جاتا ہے کہ حضرت نبوی نے بملاحظہ دشمنان علی بن ابی طالب کے من کنت
مولاہ فعلی مولاہ فرمایا تھا تاکہ لوگ عداوت شاہ ولایت سے باز رہین اور آپکو دوست رکھین
کما نقلہ صاحب التحفہ[۳۲] چونکہ یہ واقعہ باعتراف فاضل فضل کے محل افتراق قبائل عرب پیش آیا جبکہ
شدت حرارت آفتاب سے لوگ ٹھہر نہ سکتے تھے اور آنحضرت نے ایسے مقام پر قیام فرماکر باہتمام
تبلیغ اس وصیت کو ادا فرمایا تو ظاہر ہوگیا کہ جناب امیر کے دشمن قبائل عرب مین بکثرت تھے جسکی
شہادت امام احمد نے بھی دی ہے کہ ان علیاً کان کثیر الاعداء کما فی الصواعق المحرقہ اور یہ قبائل
عرب جملہ اصحاب رسالت ہی تھے جنکے پیشروان کو واپس بلاکر اور پس ماندگان کا انتظار فرماکر
یہ خطبہ مولائیت ارشاد کیا تھا جسکا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ اصحاب رسالت مین اہل مودت قلت
اور اصحاب عداوت بکثرت تھے فعلے ذلک صحابہ مین بحکم لا یبغض علیاً الا منافق کے منافقین
کثیر التعداد تھے وہو مطلوبنا ثانیاً قضیۂ قرطاس مین نامداران اصحاب نے پیغمبر خدا کو نامہ اہی
لکھا اور ہدایت نامہ لکھنے بھی نہ دیا اس سے زائد بغاوت از حکم رب العزۃ ما آتاکم الرسول
فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا کے کیا ہوسکتی ہے ثالثاً قضیۂ تخلف جیش اسامہ ہے کہ حضرت
رسالت نے چن چن کر اونہین ذوی الوجوہ صحابہ کو تحت رایت اسامہ تجویز فرمایا تھا کہ جنگی طرف

سے آنحضرت صلعم کو بوحی الٰہی معلوم تہا کہ یہ لوگ مقدمہ خلافت علی بن ابیطالب مین علے
الاعلان بغاوت کرینگے اور حدیث حذیفہ ضغائن فی صدور قوم لا یبدونہا لک حتی یفقدونی
مخبر اسیکی ہے لاکن وہ لوگ بھی اس ارسال تحت رایت کو تاڑ گئے اور ہرگز بمقام جرف سے آگے
ایک قدم نہ ٹلا اور خبر وفات آنحضرت صلعم سنکر اونہون نے رجعت قہقری فرمائی اور یہ وہی
ذوی الاعلام صحابہ عظام ہین جو متصدی سقیفہ پردازی اول حملہ مین ہوئے اور اونکے باقی
ماندگان زمانہ خلافت ظاہری ولایتماب مین مرتکب محاربت او رمکرہ اعانت و نصرت شاہ
ولایت ہوئے ہین اور شہادت اس انتخاب اور اونکے ارتکاب کی کتب معتبر مثل تاریخ واقدی
وفتح الباری و روضۃ الاحباب و مدارج وکتاب سقیفہ جوہری سے واضح ہے چنانچہ فتح الباری
روضۃ الاحباب مین بعض اسما متخلفین جیش یہ مذکور ہین ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذوالنورین
وسعد وقاص و ابوعبیدہ بن الجراح و سعید بن زید و سلمہ بن اسلم وغیرہم اور شرح ابن ابی الحدید

صفحہ ۲۰۷ جزو ۶ مین بسند جوہری کے اجمالاً و تفصیلاً اسطرح منقول ہے اذا کان بالجرف نزل

ومعہ ابوبکر و عمر واکثر المہاجرین ومن الانصار اسید بن حضیر و بشیر بن سعد وغیرہما من الوجوہ
اور یہ اکثر مہاجرین اور انصار وہی ہین جو اہل الحل والعقد سقیفہ مین اور اصحاب جدل واہل
قعود زمانہ ابوالائمہ مین تھے بھر نوع اسی قسم کی علتون سے یہ لوگ شناخت کیے گئے انہی جنکا
انتخاب تحت رایت اسامہ ہوا اونہون نے ہی تخلف فرماکر کارنمایان سقیفہ مین کیا چنانچہ
کتاب سیر محمد بن اسحاق اور موفقیات زبیر بن بکار و تاریخ واقدی سے بھی اسکا پورا پتہ ملتا ہے

کہ معن بن عدی و عویم بن ساعدہ اتفقا علی تحریض ابی بکر و عمر علی طلب الامر و صرفہ عن الانصار
ش ج و صفحہ ۲۰۸ پس یہ لوگ ترغیب دہندہ خلافت شیخین کے تو اکثر مہاجرین سے ہین اور

اسید بن حضیر و بشیر بن سعد وہ من الانصار ہین کہ جنہون نے برغم سعد بن عبادہ کے تقرر
خلافت ابوبکر مین بہت سرگرمی سے حصہ لیا ہے بش ج ا صفحہ ۲۷۰ و سعد ابن ابی وقاص
و سعید بن زید و ابن عمر و محمد بن مسلمہ وغیرہم اونہین اکثر مہاجرین مین ہین جو خلافت ظاہری
جناب امیر تک زندہ رہے اور آپکی بیعت نہین کی انکے اس تعسف اور اوس تخلف سے وجہہ
ماموری تحت رایت اسامہ منکشف ہوگئی کہ آنحضرت صلعم نے انکے ضغائن قلبی پر نظر فرماکر
انکو مدینہ سے صروقت خارج کرنا چاہا تھا مگر انکے بغاوت نے خارج ہونا نہ چاہا رالبغا واقعہ
قصد احراق بیت سیدۃ بنت سید الوراء ہے کہ اس واقعہ مین بغاوت فاضح و شقاوت واضح
و عداوت لائح سرزد ہوئی اون لوگون مین جو قاصدین بقبس من نار تھے بروایت واقدی
اسید بن الحضیر و سلمہ بن اسلم از جملہ متخلفین جیش اور نیز زید بن اسلم و زیاد بن لبید من جملۃ الحطب
مع عمر ہین و بروایت جوہری خالد بن ولید بہی اونکے شریک کمک مین تھے اور باقی
اصحاب بغاۃ متاخرین کے اسماء گرامی صدر مین ابہی مذکور ہوئی کہ اونکی بغاوتین جمل و صفین
مین نمایان واقع ہوئی ہین پس آنان و ایشان علی ید واحدۃ صاحب علامات مذکورہ
اور دلالات مسطورہ ہین اور یہ بغاوتین سراسر شناعتین کب ادارۃ الطریق کرتے ہین
کہ یہ حضرات صحابہ اور اہل بیت خیر الوراء باہم گرشیر و شکر کی مثل معاشرت رکھتے تھے اگر
محدثین عامہ اپنے تعلق مذہبی کی وجہ سے ایسے باغیون کو کلہم عدول بتائین تو اثر اونکے اس
تحدیث معللہ کا عاقل دیندار پر کیا ہوسکتا ہے اب بمناسب مقام حقیقت صلابت دینی
اور عدالت یقینی ان مجتہدین صحابہ اور مقلدین متوکلین مین جو اونکے کثرت ماثر و تشددات
سنن کے سبب حادث ہوئی ہین اونمین سے بمصداق مشتے نمونہ از خروارے کے ایک دو جہتا

دیکھلایا جاتا ہے کہ اصحاب السنۃ نے عمل بخبر واحد کو بنا بر اجماع صحابہ کے دلیل احتجاج فرمائے
ابوبکر صدیق کے ساتھہ حدیث نفسی نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَانَرِثُ وَلَانُوْرِثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةً
کے اور انکار نفرمانے اصحاب مجلس کے جائز تجویز کیا ہے کما نقلہ الحافظ السیوطی فی تاریخ الخلفا
وابن حجر المکی فی الصواعق المحرقہ والاصولیون کمثل عضد الدین صاحب المواقف وفخر الدین الرازی
فی کتاب المحصول ایضا بانہ قال اَلْعَمَلُ بِالْخَبَرِ الَّذِیْ لَایَقْطَعُ عَلٰی صِحَّتِهٖ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الصَّحَابَةِ
فَيَكُوْنُ الْعَمَلُ بِهٖ حَقًّا الی قولہ لِاَنَّ بَعْضَ الصَّحَابَةِ عَمِلَ بِالْخَبَرِ الَّذِیْ لَایَقْطَعُ عَلٰی صِحَّتِهٖ وَلَمْ يُبْدِ مِنْ
اَحَدِهِمْ اِنْكَارٌ عَلٰی فَاعِلِهٖ وَذٰلِكَ يَقْتَضِیْ حُصُوْلَ الْاِجْمَاعِ الی قولہ وبیانہ بِظُهُوْرِ رُجُوْعِ الصحابۃ
اِلٰی خَبَرِ الصِّدِّيْقِ فِیْ قَوْلِهٖ عم اَلْاَنْبِيَاءُ يُدْفَنُوْنَ حَيْثُ يَمُوْتُوْنَ وفی قولہ اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ
الخ وفی قولہ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَانُوْرِثُ الخ یعنی صحابہ نے اجماع کیا ہے اوس حدیث راوی
منفرد کے عمل کرنے پر جسکی صحت بدرجہ یقین کو نہ پہونچی ہو اس دلیل سے کہ بعض صحابہ نے حدیث
غیر مقطوع الصحۃ پر عمل کیا اور صحابہ مین سے کسینے اوس عامل بحدیث پر انکار نفرمایا تو یہ عدم انکار
حصول اجماع کا مقتضی ہوا اور بیان اسکا یہ ہے کہ صحابہ نے ابوبکر صدیق کی روایت احادیث
مذکور المتن کیطرف رجوع کیا یعنے اون احادیث کو تسلیم کرلیا انتہی حالانکہ یہ خود غلط دعوے
غلط انشا غلط اسلئے کہ روایت ابوبکر اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ پر قوم انصار نے انکار کیا تھا کما عرفت
سابقا من ش ج ۲۰ فی الجدول اور روایت نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَانُوْرِثُ کی تکذیب اور
راوی پر غضب فرمانا جناب سیدہ کا تو مشہور رہی ہے کما فی البخاری اور رجوع لانا صحابہ
کا بطیب خاطر کب واقع ہوا ہے جو ادعا کیا جاتا ہے بلکہ صدر مین مذکور ہوا کہ عامہ صحابہ داب
خلافت سے خوف کہاکر ساکت تھے اور خلاف منشا خلافت کچہہ نہ کہہ سکتے تھے بانوع کہ ان اس

عمل بخبر واحد صحابہ سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات علے زعمہم عمل باخبار پر ایسے منہمک تھو کہ غیر مقطوع
الصحۃ حدیث کے عمل کرنے پر اجماع فرمالیتے تھے اب اسمین جو اولٹ پہیر ہوا اوسکو ملاحظہ فرمائی
صاحب نور الانوار نقل فرماتے ہین کہ اِنَّ الصَّحَابَةَ اِذَا تَكَلَّمُوْا فِيْمَا بَيْنَهُمْ بِالرَّاْيِ وَلَمْ يَلْتَفِتُوْا
اِلَى الْحَدِيْثِ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلُ انْقِطَاعِهٖ یعنے ہر آینہ صحابہ جبکہ مابین خود ہا مباحثہ بالرای
کرتے تھے اور حدیث کیطرف التفات نفرماتے تھے تو یہ عدم التفات اونکا دلیل منقطع الصحۃ
ہونی حدیث سے ہے انتہے اس سیرت متذکرہ نور الانوار سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ بزور بے تیغ
زور قیاس کی ہر قسم کی حدیث احاد و مستفیض و صحیح وسقیم پر نظر نفرماتے تھے اور اپنی ہی خود رائی
کو مقدم رکھتے تھے تو کہان وہ انہماک بعمل احاد غیر مقطوع الاسناد پر اور کجا یہ عدم التفات
اللہ اکبر اب اسکی توجیہہ مین صاحب قمر الاقمار نے یہ پلٹا کہایا ہے کہ فَلِاَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ مَظْنُوْنٌ
وَالْكِتَابُ قَطْعِيٌّ مَتْنًا وَسَنَدًا فَلَا اِعْتِدَادَ بِهٖ بِمُقَابَلَتِهٖ یعنے حدیث راوی واحد کی اسوجہ سے
مردود ہے کہ وہ ظنی الصدور ہے اور قرآن اپنی متن و سند مین قطعی الصدور ہے پس بمقابلہ
کتاب اللہ کے خبر واحد قابل اعتبار کے نہین ہے انتہے پس اہل فطانت نے تو درایت فرمالیا
ہوگا کہ جو اس توجیہہ وجیہہ سے سیرت صحابہ مین اولٹ پلٹ ہوکر دودہ کا دودہ اور پانی
کا پانی نتہر آیا کہ حدیث نفسی حضرت صدیقی نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ بمقابلہ
حکم محکم میراث کے جو قرآن قطعی الصدور مین قولہ تعالی لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وارد ہوا ہے
عندہم بھی لایق اعتداد نہین ہے بلکہ واجب الارتداد ہے اور اگر کہا جاوے کہ مراد لَمْ يَلْتَفِتُوْا
بِالْحَدِيْثِ سے خبر واحد ہے تو بہی وہ انہماک بعمل خبر واحد غیر مقطوع الصحۃ صحابہ کا اور یہ عدم
التفات باہم تناقض صریح فے العمل رکھتے ہین جس سے واضح ہوا کہ عمل بالحدیث کے باگ

حضرات صحابہ کے ہاتھہ مین بھی جسطرفکو چاہا پھیر دیا کرتے تھے یعنی جس رخ اپنا مطلب دیکھا اوسکو ہی ترک اخذ مین اختیار فرمالیا پس ہر دو سیرت باقتضاءِ ضرورت وقت اونکی ناقدری ہین اور اگر کہا جاوے کہ مراد لم یلتفتوا بالحدیث سے خبر ضعیف ہے جیسا کہ صاحب نور الانوار نے بعد اوسکے لکہا ہے کہ مثل ما روی ان الصحابۃ اختلفوا فیما بینہم فی وجوب الزکوۃ الصبی بالرأی ولم یلتفتوا الی قولہ عم ابتغوا فی مال الیتامی خیرا کیلا تاکلہا الصدقۃ فعلم انہ غیر ثابت الخ یعنے مثال عدم التفات بالحدیث فرمانے صحابہ کے یہ ہے کہ صحابہ نے وجوب زکوۃ علے الصبی مین باہم گرمباحثہ بالرائے کیا اور حدیث ترمذی الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فیہ ولا یترکہ حتے تاکلہ الصدقۃ پر التفات نفرمایا تو جانلیا گیا کہ یہ حدیث ثابت نہین ہے چنانچہ ترمذی نے بھی اس حدیث پر یہ ریمارک دیا ہے کہ فی اسنادہ مقال لان المثنی بن الصباح یضعف فی الحدیث کما فی قمر الاقمار تو اولا یہ مثال خاص اوس قاعدہ کلیہ لم یلتفتوا بالحدیث کے مخصص نہین ہوسکتی تاوقتیکہ نفی اس قاعدہ کے صریحا بمقابلہ حدیث صحیح کے ثابت نکی جاوے البتہ اوسوقت ہوسکتا ہے کہ لفظ بالحدیث کو بمعنے خاص خبر ضعیف پر محمول کیا جاوے یا بر طبق صحت کے مراد صدقہ سے نفقہ کہا جاوے کما قالہ صاحب نور الانوار فے تاویل زکوۃ الصبے اسلیئے کہ یہ عدم التفات مخصوص حدیث ضعیف و خبر واحد سے ہی نہین ہے بلکہ اس قاعدہ کلیہ لم یلتفتوا بالحدیث مین وہ اخبار بھی داخل ہین کہ جو صحابہ نے حضرت نبوی سے بلا واسطہ بگوش خود ہا سماعت فرمائین اور اونکو یاد بھی رہین تاہم وہ حضرات صحابہ اپنے عمل مین بلا ذکر و اذکار اونکے منسوخ ہوجانے کے مخالف حکم حدیث کے رہے دیکھو نور الانوار مین بعد دو ورق کے صفحہ ۱۶۱ پر ماثور ہے والامتناع عن العمل بہ مثل

لعمل علی خلافہ ای بخلاف ما رواہ فیخرج عن الحجیة ما روی ابن عمر انہ عم کان یرفع یدیہ
عند الرکوع وعند رفع الراس من الرکوع وقد صح عن مجاہد انہ قال صحبت ابن عمر
عشر سنین فلم ارہ رفع یدیہ الا فی تکبیرة الافتتاح فترک العمل بہ دلیل علی انتساخہ

ملخص ترجمہ یہ کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ آنحضرت صلعم وقت رکوع اور بعد رکوع وقت سر بلند
کرنیکے رفع یدین فرمایا کرتے تھے اور مجاہد سے بدرجہ صحت کے خبر ملی ہے کہ کہا مین ابن عمر
کے پاس دس برس رہا مینے کبھی نہین دیکھا کہ ابن عمر نے رفع یدین کیا ہووے مگر تکبیرة
الاحرام مین پس ترک کرنا عمل بحدیث کا دلیل ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہوگئی ہے انتہی اب
اس سے وہ شبہ ضعیف اور خبر واحد کا بمقابلہ عمل ابن عمر کے مرتفع ہوا اور قاعدہ لم یلتفتوا
بالحدیث بحالہ ثابت رہا مگر ہان یہانپر دوسری طرح پر لوٹ پلٹ ہوئی ہے کہ اوس
حدیث مسموع الراوی کو منسوخ ہونا کہا گیا ہے اسمین اولچھاو اول تو یہ ہے کہ نسخ کیلیے
وجود ناسخ درکار ہے جو شارع سے ماثور ہووے ورنہ عمل صحابی کسیطرح حدیث نبوی
کا شرعاً ناسخ نہین اور ناسخ شرعی لاوجود لہ ولا حقیقة لہ ہے ثانیاً عند البصیرہ یہ کب جائز
ہوسکتا ہے کہ ۱۰ برس مجاہد راوی کی صحبت مین رہین اور عمل مخالف روایت کے دیکھین
مگر کبھی ناسخ کو ادراک نکرین بجز عمل صحابی کے حالانکہ فعل غیر معصوم حجت نہین ہے چونکہ
عامل منحرف نے ناسخ کو نقل نہین کیا لہذا فعل مخالف نص بدعت رہا کیونکہ ترک النص بالراے
حرام بالاجماع دراسات اللبیب صفحہ ۶۲ اور سب سے زیادہ توجیہ وتاویل مین از
شاخے بہ شاخے چکنے والے غضب تو یہ ہے کہ پچھلا سبق بھول جاتے ہین اور ہر شاخ و
برتازہ ہی نغمہ اور نرالا ہی چہچہہ شروع کرتے ہین اس لئے کہ اگر اس قاعدہ الامتناع

عن العمل بہ بمثل العمل بخلافہ کو جاری کرکے حدیث مسموع ابن عمر کو منسوخ کہین تو کیا
تھین گے حدیث لا نورث ما ترکنا صدقۃ تھین کہ ابوبکر نے اسپر یہ عمل کیا کہ فدک وعوالی مدینہ
کو اہلبیت سے منتزع فرمالیا بدین حجت کہ مال متروکہ پیغمبر صدقہ ہے تا کہ بفحواے فما اوجفتم
علیہ من خیل ولا رکاب کی تجہیز لشکر مین حاصلات اوسکا صرف ہوا کرے لاکن برخلاف اس
حدیث لا نورث کے صدیق صادق اللہجہ نے بحکم ان اللہ اذا اطعم نبیا طعمۃ فہی للذی
یقوم من بعدہ کے کل فدک وعوالی کو اپنے تحت تصرف مین فرمالیا اور عمر فاروق نے اس
کل مین سے ایک جزو عوالی مدینہ کا جو اراضی مال بنی نضیر کا تھا علی وعباس کے حوالہ فرمادیا
اور خیبر وفدک کو بنا بر سیرت عتیقی کے اپنے قبضہ فاروقی مین رکھا کما فی البخاری وسنن ابی داود
وغیرہما اور عثمان غنی نے اصل فدک کو ہی مال مروان بن الحکم کا گردانا کما فی سنن ابی داود
اور عمر بن عبد العزیز نبیرہ مروان نے اوسکو طرف اہلبیت ہی کے مسترد فرمایا کما فی تاریخ
الخلفاء یہان نقل در نقل مین سمجھہ چونکہ تجہیز لشکر مین صرف نہین کیا گیا بلکہ انتقال تملیکی واقع
ہوا چنانچہ لفظ حدیث فدفعہا عمر الی علی والعباس وغلبہ علی علیہا و لفظ ثم اقطعہا مروان
ماثور ہین اور مرقات مین معنی اقطعہا مروان کے یہ لکھے ہین ای جعلہا قطعۃ لنفسہ وتولاہا
کقطعہا السلطان من یرید لہذا یہ انتقال متولیانہ نہین تھا جو مصارف صدقات مین
خرچ کیا جاتا تو اس انتقال در انتقال سے بنا بر عمل خلفاء راشدین کے عدم التفات بحدیث
بخوبی ظاہر ہو گیا اگر یہ کہا جاوے کہ حدیث لا نورث بنا بر مصلحت وقت کی تھی اور دوسرے
وقت کے لئے تجزی اوسکی جایز تھی اور تیسرے وقت مین اوسکی شان نقی کی نفی اثبات ہو کر
لا نورث سے نورث بحق سلاطین کے معتبر ہو گئی نہین نہین وہی قاعدہ فترک العمل بحدیث

علی الانتساخ یہان بھی جاری کیا جاویگا یعنے عمل ابی بکر صدیق کا ہضماً لنفسہ وجلباً للتوابع
اور عمل فاروق کا بردعوالی وعمل عثمان کا لبعطیہ فدک دلیل نسخ حدیث لانورث کی ہو مگر
اسمین یہ اور اولجھن پیدا ہو گئی کہ آیا حدیث پیغمبر جبپر عمل ایک مدت تک شیخین کا بطین فرماتے
رہے اوسکے بعد عمل صحابی یا فعل خلیفۂ واحد سے کسطرح وہ منسوخ کہی جاسکتی ہی نہین نہین یہ
دعوے نسخ بھی غلط ہی اسمین طعن علے الثلاثہ مقدمہ فدک مین لازم آتا ہی کیونکہ ما آتکم الرسول
کے خود ناسخ ہنگے لہذا یہ کہنا چاہئے کہ وہ حضرات اس حدیث ما ترکنا صدقۃ کو بصمیم قلب
حدیث پیغمبری ہی نہین جانتے تھے اسلیئے عمل اونکا اوسکے خلاف واقع ہوا اور وہ عمل ناسخ نہین
ہو سکتا کہ یہ حدیث لاحقیقۃ لہ ہی اب اس اولجھن مین یہ اور اولجھنا پیدا ہوا کہ اگر وہ
صحیح نہین جانتے تھے تو بدعوے حدیث نبوی کے افترا علی النبی کیون فرمایا اور انتزاع
کرنا اور اوسپر قبض کرلینا خالص غصب ہوا تو اب یہانسے چھٹکارا بلا رجعت قہقری
فرمانیکے ناممکن بحت ہی اور اس ارتداد سے خوف کرنا اونکی غاصبیت کو ثابت کردیتا ہی
لہذا پھر اوسے ترک عمل بالحدیث کی دلیل انتساخ پر جماؤ کرلینا چاہیے مگر اس اولجھن سے چونکہ
ایک اولجھٹا پیدا ہو چکا ہے اور باہم گراونکی پیچ گرہ سے ایسا عقد بندھا ہی کہ کسی طلاق
یا خلع سے وہ کہل نہین سکتا ہی اور وہ پیچ گرہ یہ ہے کہ بنقل روایت امام رازی واخزابہ کے
جبکہ اجماع صحابہ کا امثال حدیث نحن معاشر الانبیاء پر ہو چکا تھا اور کسینے انکار نہین کیا تو
ابداوس اجماع کے خلاف یہ نسخ کونسی آیت سے بعد از قطع ہوجانے وحی کے اور کس نواحدات
حدیث پیغمبر سے ثابت قرار پاسکتا ہے بجز اسلیئے کہ عمل بدفع عوالی وعمل لبعطیہ فدک مفصلہ صدر
خارق اجماع ہوا ہے چونکہ اس اولٹ پلٹ اور لوٹ پلٹ مین بہت سے اولجھٹے اور کثرت

ـے اوجھنین اور بیشمار کور گھہ دھندی تر ہجانے کا خوف ہی لہذا اسکو بجا لکھا ہی صحابہ کے
خرق اجماع لاحق اور غضب سابق اونکے اور عمل مخالف کتاب وسنت پر چھوڑا جاتا ہے کہ یہ
معاشر صحابہ اپنے احداث عملی مین احکام شارع کو وراء ظہورہم ڈالے ہوئے تھے اور
یہی معنے آیہ شریفہ وَقَالَ الرَّسُوْلُ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا کے ہین جو مطابق مفاد آیہ یَقُوْلُوْنَ
مَالَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ کے ہین کہ زبان پر تو قرآن واحادیث پیغمبر کو جاری فرماتے رہے ہین کہ
قال اللہ کذا وقال الرسول کذا اور حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰهِ کے مدعی ہین اور وقت جلب منافع کے
وہ عمل بجالاتے ہین کہ جو اونکے قلوب زر طلب مین متمکن تھے ؎ مردم صومعہ را نیک
شناسد نعیما کافرم من اگر این طائفہ دیندارند مگر افسوس کہ معاشر محدثین کے مبلغ علم اور
رسائی فہم نے از اول تا آخر حضرات صحابہ کے اون بشارتون کو جو قرآن واخبار سے اور نیز
سیر وآثار اور اعمال منافیہ احکام شرعیہ سے علی الاعلان ثابت ہین اور عمل تابعین سے جو
وقعت صحابہ کی دریافت ہوتی ہے اور اشارۃً صدر مین مذکور ہوئین کچھ بھی ادراک نکیا اور
اور اسقدر بھی نہ سمجھے کہ انصار سابقین اسلام نے قبل از ہجرت کی جسطرح تاج ریاست عبداللہ بن
ابی سلول کیلیے تجویز کیا تھا اور تشریف آوری حضرت نبوی سے وہ امارت وحکومت برطرف ہوگئی کمافی
مدارج النبوۃ ج ۲ صفحہ ۹۶ اسیطرح حدیث العہد بالجاہلیۃ وانونکی سقیفہ پردازی حسب عادات عرب کو واقع ہوئی
جسکی تصدیق بجی مہاجرین خبر مخاطباً لعائشہ لولا قومکِ حدیثٌ عهدهم بکفرٍ الخ کمافی البخاری اور روایت
روضۃ الاحباب سے ہوتی ہی کہ جو لکھا ہی کہ اختلاف انصار با مہاجرین بنا بر عادت عرب واقعہ شد اس سے واضح ہوگیا کہ
حضرات صحابہ اسوقت تک رسوم جاہلیت کے عادی تھے پس یہ حدیثو العہد بالکفر کسطرح کلہم عدول اور انکے مقرر
کردہ خلیفہ رسول ہوسکتے ہین یا آیہا الساہی ؎ دین بدنیا میفروشی اے عجب فقط
بقلم اختر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم

مین طبقہ تابعین وتبع تابعین وبعض طبقات متاخرین کی وثاقت وثقت کو جو جماعت اصحاب
السنۃ نے باقتضاے دیانت کے تنقید فرمائی ہے لکھا جاتا ہو اور اسی باب مین حُسن ظن محدثین کو
نسبت ائمہ طاہرین واصحاب اہلبیت معصومین معہ دیگر آل خیر المرسلین کے دکھلایا جاتا ہے
تاکہ ظاہر ہو جاوے کہ باعتقاد ہم ذُریت خاتم النبیین مثل طبقہ تابعین کے بھی مساوی القدر
نہین ہین نہ حضرات ائمۂ طاہرہ کے اصحاب ثقات کسی طبقہ مقبولہ کے برابر ہین ہین چہ جائیکہ
انمین سے کسی ایک وکو یہ معاشر نقادین ثقت وعدالت وثبت مین امثال صحابہ والا درجبت
کے سمجھتے اور قبل اسکے تابعین کے مدارج قرآن وسنت وسیرت سے حالی کیجاتی ہین کہ آیہ وافی
ہدایہ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ اور آیہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا
مَعَکُمْ فَاُولٰٓئِکَ مِنْکُمْ مین مدح تابعین کے شمول مدح مھاجرین وانصار کے مذکور ہوئی ہے
اور ابن حجر نے شرح حدیث ترمذی لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ وَرَاٰیٔ مَنْ رَاٰنِیْ مین اپنی کتاب
صواعق محرقہ مین فرمایا ہے کہ شاہد معنے حدیث مذکور کا قولہ تعٰ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ
ہے جو اس شہادت ابن حجر وتوفیق حدیث باآیت سے واضح ہوا کہ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ
سے مراد طبقہ تابعین ہے بلکہ آیہ ثانیہ فَاُولٰٓئِکَ مِنْکُمْ تو مخصوص اسی طبقہ تابعین سے بوجہ

صفت خاصہ جابذ و انعلکم کی معلوم ہوتی ہے اور یہ آیہ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ بنا بر افادۂ معنے کے تمام امت نیکو کار کو مہاجرین و انصار ممدوحین کے ساتھ ساتھ لئے ہوئے ہے اور مؤید اسکی احادیث حضرت نبوی ہین چنانچہ باب ثواب ہٰذہ الامۃ مین ولی خطیب محدث مشکوۃ نے تین فصلون مین حدیثین نقل کی ہین ازانجملہ حدیث مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُهٗ خَیْرٌ اَمْ آخِرُهٗ رواہ الترمذی وحدیث طویل مین عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے ماثور ہے قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا لَقَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْهَا کِتَابٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْهَا خصوصًا مدح تابعین مین جو احادیث مین اونسے دوش بدوش ہونا تابعین کا ساتھ صحابہ عظام کے بلکہ افضل ہونا تابعین کا صحابہ سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ امام نواوی نے شرح حدیث مسلم وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ صلعم بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ مین نقل فرمایا ہے فَقَالَ الْقَاضِیْ عِیَاضٌ ذَهَبَ اَبُوْ عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَغَیْرِهٖ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ فِیْ فَضْلِ مَنْ یَاْتِیْ آخِرَ الزَّمَانِ اِلٰی اَنَّهٗ قَدْ یَکُوْنُ فِیْ مَنْ یَاْتِیْ بَعْدَ الصَّحَابَۃِ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِمَّنْ کَانَ مِنْ جُمْلَۃِ الصَّحَابَۃِ یعنے ابن عبد البر کا مذہب ان احادیث کے معنے مین یہ ہے کہ جو لوگ بعد صحابہ کے ہونگے وہ بعض صحابہ سے افضل ہین اور اس مذہب ابن عبد البر کو نقل کرنا قاضی عیاض و امام نواوی کا معنے حدیث کے بیان فرمانے مین بلا تعرض وبلا قدح کے دلیل اتفاق وتصویب معنے کی ہے اور حدیث مشکوۃ سَیَکُوْنُ فِیْ آخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ الحدیث رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ مخبر ہے

کہ زمانہ آخر کے لوگ امت محمدی مین اجر پانے والے مثل اجر اولین اس امت کے ہونگے
اور حدیث عبد اللہ بن بشیر قال قال صلعم طوبی لمن رانی وآمن بی وطوبی لمن رای
من رانی وطوبی لمن رای من رای من رانی وامن بی طوبی لھم وحسن مآب مین ہر سہ
طبقہ صحابہ وتابعین اور تبع تابعین طوبے کے استحقاق مین مساوی الاقدام ہین جیسا کہ حدیث
ترمذی لا تمس النار مین دو طبقہ اعنی صحابہ وتابعین کے نجات عن النار مین دو شادوش
ہین اور فضائل آل نبی واولاد علی مین آیہ کریمہ والحقنا بہم ذریتہم تا ایمانہم کیا کم ہے اب
دیکھنا چاہیے کہ اصحاب السنۃ نے طبقہ تابعین کو اور قوم لھم مثل اجر اولہم کو اور
اولاد نبی کو کس رتبہ مین شمار کیا ہے صاحب کشف الاسرار شارح اصول بزودی نے شرح
ادب القاضی للصدر الشہید حسام الائمہ اہل السنۃ سے نقل کیا ہے وان الصحابۃ سلمت
لھم الاجتہاد ولکن المعانی التی بنی علیھا وجوب التقلید احتمال السماع ومشاھدۃ
احوال التنزیل وبرکۃ صحبۃ النبی وذلک مفقود فی حقھم (ای فی حق التابعین) اصلا
فلا یجوز تقلیدھم بحال انتہے یعنی وہر آینہ مجتہد ہونا صحابہ کا مسلم ہے لاکن وہ علت جسکی بنا پر
تقلید کا واجب ہونا قرار پایا ہے احتمال سماع اور مشاہدہ احوال تنزیل اور برکت
صحبت نبی ہے اور یہ امور تابعین کی شان سے بالکل مفقود ہین پس انکی تقلید کسی
حال مین جائز نہین ہے انتہے اور یہ معانی احتمال سماع اور مشاہدہ احوال اور برکت
صحبت نبی جو بقطع نظر قرآن وخبر کی محض بحسن عقیدت ملکہ قیاس مسے اور اجتہاد نفسی پر مبنی ہی
داعی ہے کہ فوائد اسکے جدا جدا ریویو کے عنوان پر لکھے جائین اول فائدہ ترک تقلید تابعی
بالکل حال مین یہ ہے کہ جس حجت سے کہ جماعت کثیرہ بلکہ کل جماعت صحابہ کی عدالت کو مسلم کہا جانا تھا

کہ اگر اونمین بعض عادل اور بعض مجروح قرار دیجاوینگے تو اخبار متواتر حاصل ہونے
کے آنحضرت صلعم سے کوئی سبیل نرہے گی اور جب اس طبقہ صحابہ کو بکل وجہ عادل
فرض کرلیا تو اس جماعت کثیرہ کے اخبار بالضرور فائدہ تواتر کا رکھتے ہین مگر فائدہ بیان
بقولہ وذلک مفقود فی حقہم گدہے کے سر سینگ ہو کر رخصت ہو گیا اور صحابہ تک محدود
رہکر طبقات تحت تک نہ پہونچنے پایا کہ جرح و تعدیل تابعین نے اوسے منیست و نابود کردیا
دوسرا فائدہ یہ ظاہر ہوا کہ عدالت صحابہ کے جو بلا بحث کے مسلم رکھی گئی ہے وہ بربنائے
احتمال سماع کے ہے اور احتمال وہ شے ہے جو عقلاً کسی طرح قابل اعتماد و لایق اعتبار
بلکہ کسی طور بحکم و لاکن لیطمئن قلبی طمانیت بخش نہین ہے اور جبکہ محققاً ثابت ہو گیا ہے
کہ اِنَّ اَبَا بَکرٍ لَا یَعْبَأُ بِالرِّوَایَۃِ کما فی نور الانوار و قول عمر لابن عباس مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَقُول
کما فی جامع الاصول یعنے ابوبکر صدیق عادی روایت نقل کرنے کے نہین تھے (مگر
لَا نُوَرِّثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ خوب ازبر تھے) اور عمر فاروق معنے آیات کے نہین جانتے تھے
ابن عباس کے سمجھانے پر مطلع ہوتے تھے لاکن حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ کے مدعی تھے پس یہ حال
تو روس صحابہ کا تھا جنکے لئے احتمال سماع کا کیا جاتا ہے اور باقی صحابہ مین جو مکثرین اخبار
ہین وہ بانفسہم مطعون فی الروایۃ من عند الصحابہ تھے کما عرفت و ستعرف اور اونکے
سوا بہت سے صحابی ایسے تھے جو ایک حدیث بھی اونہون نے روایت نہین فرمائی
وَمَنْ شَاءَ اَنْ یَطَّلِعَ عَلَیْہِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی کِتَابِ الْاِسْتِیْعَابِ لِاِبْنِ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْاِصَابَۃِ وَالتَّقْرِیْبِ
لِابْنِ الْحَجَرِ اور روایت قاضی بحکایت ابوعمر اَنَّہٗ قَدْ یَکُوْنُ فِیْ مَنْ یَاْتِیْ بَعْدَ الصَّحَابَۃِ مَنْ ہُوَ
اَفْضَلُ مِمَّنْ کَانَ مِنْ جُمْلَۃِ الصَّحَابَۃِ کما عرفت ایسی ہی نابلد اور غیر عادی صحابہ کے مفضولیت

کانشان دیتی ہے پس یہ احتمال سماع کا تو برطرف ہوا بلکہ یقین عدم سماع کا ثابت رہا
پھر تقلید صحابی کا وجوب کہان رہا اور تقلید تابعی کو ناجایز کیون ٹھہرایا حالانکہ وہ رتبہ
افضل صحابہ سے ہین کیونکہ وہ اخوان رسول اور محبوب رسول ہین اور فقرہ مشاہدۃ احوال
التنزیل تو اسی لاعلمی صحابہ اور اونکے عدم معرفت اور جہل سے برخاست ہوگیا اور اگر
اہل بصیرت ہوتے تو ضرورت مشاہدہ کے کیا تہی اسلئے کہ بصیرت والے تو لفحواے حدیث
مذکور الصدر یکونون من بعدی صحفًا کے کتاب سے ہی فائدہ معتد بہ ایمان حاصل کر لینے
کا پاسکتے ہین اور جبکہ احوال التنزیل الیسا مخفی تہا کہ کافر کیا بلکہ منافقین حاضرین خدمت
بہی باہمہ فراست ادراک نکر سکے تو عوام صحابہ جنمین اعرابی اور اصحاب وفد اور غیر حاضرین
خدمت شامل ہین اور اونسے حدیثون کا انبار اخذ کیا گیا ہے وہ کسطرح احوال تنزیل
کو مشاہدہ کر سکتے تھے اور حال مشاہدہ احوال تنزیل صحابہ کا اور اُنکے حسن صلابت فی
الدین کا انموذج باب اول مین گذرا از انجملہ وہ شہادت علما کی بہی ہے جو امام نواوی
نے شرح مسلم مین اِنَّ رجلاً من الانصار خاصم الزبیر کی توجیہہ مین نقل فرمائی ہے کہ قال العلماء
ولو صدر مثل ہذا الکلام الذی تکلم بہ الانصاری الیوم من انسان من نسبتہ صلعم الی ہوی
کان کفرًا وجرت علی قائلہ احکام المرتدین فیجب قتلہ بشرطہ وانما ترکہ النبی صلعم لانہ کان
فی اول الاسلام یتالف الناس ملخص معنے یہ کہ جو مرد انصاری نے قضیہ شراج وسقایت
نخلستان کے مرافعہ مین انحضرت صلعم کو کہدیا کہ آپنے برعایت قرابت زبیر کے حکم دیا ہے
اسپر علما اور امام نواوی فرماتے ہین کہ اگر الیسا کلام جو مرد انصاری نے بشان پیغمبر کہا اگر
آج کسی انسان سے بشان انحضرت صلعم صادر ہووے تو وہ مرتد اور واجب القتل

ہوگا اور سوا اسکے نہین کہ آنحضرت صلعم نے اوسے تعزیر فرمانے سے چھوڑ دیا کہ وہ زمانہ
صدر اسلام کا تھا آنحضرت صلعم مسلمانون کی تالیف فرمایا کرتے تھے انتہے محصلاً اس شہادت
موقنہ صادقہ سے جو مطالب اقصے مستنبط ہوتے ہین مخفی نہین ہین کہ اس سوء ادبی بحضور
نبوی مین جو تفریق مابین صحابہ ودیگر امت کے کیا گیا ہے وہ محض صیانۃ حریم خلیفہ دوم
مین منبذول فرمایا ہے تاکہ وہ خطاب اپنے قول اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَيَهْجُرُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ کی
علت مین مرتد وواجب القتل نلکھے جاوین ورنہ اس تفریق محکم کی کوئی حجت شرعی نہین ہے
کما مضے ذکرہ بلکہ آیہ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ نے اور
حدیث حذیفہ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ فَيَصِيْرُ بِهَا مُنَافِقًا
احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ کما نبہتک علیہ آنفاً نے اس تار وپود بی وجود کو اودہین ڈالا ہے
اور کسقدر راچنبا ہے کہ حضرات صحابہ تو اپنے ارتکاب بے ادبی وگستاخی مین بجاے مطعون
وملوم ہونے کے مقبول سراسر عدول قرار پاوین اور جو اونکی اس سیرت پر سلوک کرین
وہ مرتد وواجب القتل لکھے جاوین اور یہ کہ باب مولفۃ القلوب کے لئے یوم فتح مکہ کچہ
نہین کہلا تہا نہ زمانہ رسالت مین منسدہو اقولہ تَاَلُّفُ النَّاسِ وواقعۂ ذوالخویصرہ و
نماز جنازہ ابن ابی سلول وقضیۂ قرطاس اسکے شاہد ہین اور اسیطرح دیگر مطالب مطوی
اونکی ہین جنکا افشا کرنا اصل مطلب سے دور کرتا ہے لہذا ما یحتاج بہ کیطرف رجوع کیا جاتا ہے
اور وہ یہ ہے کہ قول علماء نواوی اَلْيَوْمَ مِنَ الْإِنْسَانِ مِنْ نِسْبَتِهٖ سے مراد زمانہ تابعین کا ہے
یا وہ زمانہ صحابہ مین ہی شامل ہے اور مراد اوس سے عہد متاخرین امت بعد التابعین
کے ہے تقدیر ثانی مین طبقہ تابعین کا داخل و تو اصل صحابہ کے ہوتا ہے فهو مطلوبنا حینئذ

وبتقدیر اول طبقہ تابعین کا اول الاسلام مین شمار نہوگا جو اونکے جرائم پر حکم تالیف الناس کا جاری ہووے بلکہ یہ طبقہ بمقابلہ صحابہ کے اہل معرفت واصحاب فضلیت ثابت ہوگا کہ صحابہ علاوہ مولفۃ القلوب اور یہ مکلف ذی شعور ہین گے تاہم تابعین رشد ومعرفت مین افضل صحابہ سے ظاہر ہوئے اب مشاہدہ احوال تنزیل کا موازنہ تابعین کے معرفت سے کرنا چاہیے کہ کسکا پلہ وزنی رہا آیا مولفۃ القلوب والے اور لیخرجن الاعز منہا الاذل اور ان ہذا الرجل لیہجر کہنے والے اور ہوئے کے انحضرت صلعم کو نسبت دینے والے اپنے مشاہدہ احوال تنزیل مین گران بہا ہین یا یہ معرفت والے کہ جو انسے ایسا کلام بخدمت پیغمبر صادر ہو تو بوجہ مولفۃ القلوب نہونے کے اور اہل معرفت قرار پانے کے فوراً مرتد اور واجب القتل ہوجاوین اسپر عقل سلیم بلحاظ موازنہ کے ضرور حکم دیتی ہے کہ حضرات صحابہ مین جماعت کثیرہ کو مشاہدہ احوال تنزیل نے کچہہ بہی فائدہ نہین دیا جو اونکے تابعین پر فوقیت دیجاوے اور تابعین مین ایک بہی ایسا نہین تہا جو مولف القلب قرار دیا جاکر بکلم مثل ہذا الکلام سے بنا بر فتوی علماء سنت کے مرتد وواجب القتل نہوتا کیونکہ بعد صحابہ جمیع امت اہل معرفت مشخص ہوئے اور قلادہ مولفۃ القلوب سے بری کردی گئی ہے فتدبروا یا اصحاب النہی اور مصاحبت نبی کی برکت تو صحابہ کی دنیا طلبی بعد از نبی سے ہی ظاہر ہے جسکی پیشین گوئی حضرت نبوی نے خود فرمادی تہی کہ انی اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخشی علیکم الدنیا الحدیث المشکوۃ اور اگر تفصیل صحابہ کی برکات کی لکہی جاوے تو باب اول سے زیادہ ضرورت تحریر کی پیش آویگی مگر ایک دو روایت لکہنے پر طبیعت نے مجبور کیا ہے لہذا اوسکو معہ توفیق روایات دیگر کے عرض کیا جاتا ہے کہ علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ

مین ذیل ترجمہ ابن عمر کے نقل کیا ہے کہ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ اِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَدِیْثًا اَحْذَرُ اَلَّا یَزِیْدَ اَوْ یَنْقُصَ مِنْہُ وَلَا مِنْ اِبْنِ عُمَرَ یعنے کوئی صحابہ مین زیادہ احتیاط کرنے والا سوائے ابن عمر کے نہین تہا جو حدیث نبوی مین کمی وبیشی نکرتا ہو انتہے ملخصا تو اس روایت سے افضلیت واولویت ابن عمر کی تمامی معاشر صحابہ پر اور عام صحابہ کی خیانت اور تحریف نقل احادیث مین ظاہر ہوئی اور ترجمہ مجاہد بن جبر مین ذہبی نے لکہا ہے عَنْ مُجَاہِدٍ قَالَ رُبَّمَا اَخَذَ لِیْ اِبْنُ عُمَرَ بِالرِّکَابِ تذکرہ یعنے مجاہد تابعی نے کہا کہ بسا اوقات ابن عمر نے رکاب میری سواری کی تہامی ہے (سوار کرانے کے لئے یا بحالت مشے کی) اور ترجمہ علقمہ بن قیس مین نقل فرمایا ہے قَالَ قَابُوْسُ بْنُ اَبِیْ ظَبْیَانَ قُلْتُ لِاَبِیْ لِاَیِّ شَیْءٍ کُنْتَ تَدَعُ الصَّحَابَۃَ وَتَاْتِیْ عَلْقَمَۃَ قَالَ اَدْرَکْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم یَسْاَلُوْنَ عَلْقَمَۃَ وَیَسْتَفْتُوْنَہٗ تذکرہ یعنے قابوس نے اپنے باپ ابو ظبیان سے پوچہا کہ کیا امر ہے کہ تم صحابہ کو چہوڑ کر علقمہ کے پاس جایا کرتے تہے کہا مینے اصحاب نبی سے بہت لوگون کو اوراک کیا کہ وہ علقمہ سے پوچہا کرتے تہے اور اوس سے استفتا فرماتے تہے انتہے اور ذہبی نے تذکرہ مین بذکر کعب احبار کے لکہا ہے کہ اسلم فی زمن

ابی بکر وقدم من الیمن فی دولۃ امیر المومنین عمر فاخذ عنہ الصحابۃ وغیرہم یعنے کعب بزمانہ ابوبکر اسلام لائے اور بعہد عمر یمن سے آئے پس صحابہ وغیرہم نے اونسے علم اخذ فرمایا انتہے پس ابن عمر کا مجاہد کی رکاب تہامنا بطمع دنیا تو نکہا جاویگا بجز اسکے کہ تعظیما للعلم دینہ وتکریما لتوغلہ فیہ ہی ہوسکتا ہے اور ابن عمر صحابہ مین وہ خاصہ خلاصہ تہے کہ بجز انکے کوئی بھی صحابہ کلہم مین ایسا نہین تہا جو نقل حدیث مین تصرف نکرتا ہو تو تعظیم وتکریم ابن عمر مجاہد تابعی کے حقمین دلیل افضلیت مجاہد کی سائر صحابہ پر اس عمل ابن عمر سے ثابت ہوئی اور علقمہ وکعب کا

معلم الصحابہ ہونا دعوے مشاہدہ احوال تنزیل اور برکات صحبت اور احتمال سمع کو پہلی ہی غلط و باطل کرچکا ہے اور جبکہ آیہ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ نے برکت صحبت نبوی کو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کے دائرہ مین محدود کردیا ہے اور کچھ بھی توسیع نہین فرمائی تو اب جسے بجز اوس برکت مخصوصہ کے مومنین موقنین و متقین کے نصیبے کاٹ کاٹ کر منافقین صحابہ کیلئے کب حق بحقدار رسیدہو سکتے ہین پس اس تمہید کے بعد کوئی حجت اصحاب السنۃ کی ایسی محسوس نہین ہوتی کہ جو عدالت مطلقہ کل صحابہ کے لیے مخصوص کیجاوے اور تابعین اور ذریت ختم النبیئین مین جرح و تعدیل کو جائز رکھا جاوے کہ جو کسیکو صدوق سَیِّءُ الْحِفْظِ اور کسیکو صدوق یَہِمُ اور کسیکی شانمین لَهُ اَوْهَامٌ اور کسیکے حقمین یُخْطِئُ اور کہین تَغَیَّرَ بِاٰخِرِہٖ اور اکثر کو مَنْ رُمِیَ بِالتَّشَیُّعِ اور بعض کو مَسْتُوْرًا اور بعض دیگر کو مجہول حتے کہ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ اور کذاب اور وضاع اور آفت و دجال اصحاب السنۃ کے مُتَقَدِّمِيْن نے اپنی صلابت قلبی سے کہنا شروع فرمادیا ہے حالانکہ عقل و نقل دلالت کرتی ہے کہ حضرات صحابہ مین طبقہ تابعین سے زیادہ صفات مذمومہ مین سند یافتہ موجود تھے اور نسبت تابعین کے جرح سَیِّءُ الْحِفْظِ اور یَہِمُ و لَهُ اَوْهَامٌ اور یُخْطِئُ اور تَغَیَّرَ اَحْوَالُهٗ وغیرہ کے کیجاتی ہے یہ عوارض بشریت سے ہین اول تو بنا راسکی تحقیق احتمالی پر ہے کیونکہ مُتَقَدِّمِيْن خود یہموں و یخطون کے مصداق ہین اور کذابین اور دجالین اور منافقین اور حَدِيْثُ الْعَهْدِ بِالْجَاهِلِيَّةِ ہونے صحابہ کے خبر مخبر صادق نے احادیث کثیر مین ارشاد فرمائی ہے جس سے سند یافتہ ہونا اونکا اور موثوق بذم ہونا انکا متحقق ہوا حدیث لَقَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ الْكَذَّابَةُ الحدیث کثرت وضعین فے الصحابہ پر دلالت کرتی ہے اور حدیث مخاطباً لعائشہ اَوَلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَاَخَافُ اَنْ يُّنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ لَاَمَرْتُ اَنْ يُّدْخَلَ الْبَيْتَ

دَاَدخلتَ فِیہِ مَا اخرج مِنہ الی قولہ صلعم وَبَلغت اَسَاسَ اِبْرَاھِیمَ حضرات صحابہ
کی صفت حداثت بالجاہلیۃ کے باقی رہنے پرتا وفات پیغمبر خدا صلعم قطعی ہے ورنہ زمانہ رسالت
مین ہی بیت الحرام اساس ابراہیمی پر تیار ہوجاتا اور عقل کب باور کرسکتی ہے کہ وہم وخطا
اور تغیر احوال جو عوارض بشری سے ہین تابعین تو ان مین مبتلا تجویز ہون اور حضرات صحابہ
کو باوجود عدم عصمت کے جامہ بشریت سے بے برہنہ کردیا جائے عقل سلیم غیر معصوم کے لیے کسطرح
حکم کرسکتی ہے کہ اونسے یہ عوارض ساقط الاثر ہین حالانکہ اس قسم کے عوارض عام طور پر دیکھے جاتے ہین
اِلَّا مَن عَصَمَہُ رَبُّہٗ البتہ یہاں پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ خداوند تعالے نے تو معصومین کو صغائر و کبائر اور
سہو وخطا سے معصوم ومحفوظ رکھا اور علماء امت اصحاب سنّت نے اپنے کارخانہ نقّادی
سے حضرات صحابہ کو جامہ بشریت سے مُعرّیٰ فرماکر ایسے ڈبل زین کا خلعتِ عدالت بناکر پہنا
دیا کہ جسمین چرک نفاق وخبثِ شقاق منجذب ہوتا رہے اور نجاست کذّابی و دجّالی کے کلپ
اور استری ہوکر ارادتمندون کو خوشنما نظر آوے اور چشم عقیدتمندون مین راویت اونکی
سیئت کی سراسر سنت وسیرت ہی دیکھلائی دی و بالفرض والتسلیم اگر صحابہ کی صلابت کو
مانع عوارض بشری کہا جاوے تو ضرور ہے کہ اس صلابت نے جسطرح عوارض بشریہ سے محفوظ
رکھا اور اونکو متاثر ہونے دیا اسیطرح مجرّد صحبت نبوی سے جو مُوثّر تام نہین تھے اوس صلابت سے
متاثر ومنفعل نہونے دیا بلکہ صلابت سابقہ اونکے آلان کما کان رہے اور جبکہ فضائل مشرفہ
مین ہر دو طبقہ مساوی الاقدام ثابت ہوچکے تو ایک کو ترجیح دوسری پر دینا بلا وجہ
مرّجحہ کی محال عقلی ہے مگر ائمہ جرح وتعدیل نے جو تنقید تابعین مین گاوزوری فرمائی ہے اوسکو
دکھلایا جاتا ہے کہ محققین اہل حدیث نے جو طبقات رواۃ کی تجویز فرمائی ہین اون مین

پہلا طبقہ بفرق مراتب کل صحابہ عظام کا ہی اور دوسرا طبقہ اکابر تابعین اور مخضرمین کا ہے
اور مخضرم وہ ہے کہ جو عہد رسالت مین مسلمان ہو جاوے اور شرف صحابیت سے ممتاز نہوا ہو
اور تیسرا طبقہ تابعین متوسطین کا ہے اور چوتہا طبقہ ماتحت اونکا رہا مگر مرویات اونکے
جلیل القدر اور نہایت معتبر ہین جو اونہون نے کبار تابعین سے اخذ فرمائی ہین اب ہم اینہین
طبقات پر بضرورت مقام اختصار کر کے مراتب مقررہ اونکے بشان اہل روایت بیان
کرتے ہین کہ اول درجہ باعتبار شرف صحابیت کے سند وحجت روایت مین گروہ صحابہ کا ہی اور دوم درجہ
اون راویونکا ہی جنکی مدح مین تاکیدی الفاظ وارد کیجاتے ہین مثل اوثق الناس کے یا تکرار صفت کا استعمال
کیجاوے مثل ثقۃ ثقۃ کی تکرار باعتبار معنے کے اور مرادف صفت کی ہو مثل ثقۃ حافظ کی اور تیسرا درجہ اون
راویونکا ہی جنکے لئے صفت مفردہ مدح کیجاوے مثل لفظ ثقۃ یا متقن یا ثبت یا عدل کہنے کے چوتہے درجہ کے
وہ لوگ ہین جنکو صدوق یا لا بأس بہ یا لیس بہ بأس کہا جاوے اور پانچوین درجہ کے وہ
راوی ہین جنکی صفت مین صدوق سیئ الحفظ یا صدوق یہم یا لہ اوہام یا یخطئ یا تغیر باخرہ کہا جاتا ہے
اور انہین مین وہ لوگ بہی اپنی شامت نصیبہ دینویہ یا عداوت عصابہ سے شامل کیے گئے
ہین جنکے لئے مَن رُمِیَ بنوعٍ من البدعۃِ ومَن رُمِیَ بالتشیعِ ومَن رُمِیَ بالقدرِ ومَن رُمِیَ بالنصبِ
ومَن رُمِیَ بالارجاءِ ومَن رُمِیَ بالتجہمِ کہا گیا ہے اور چہٹے درجہ کے راوی وہ ہین جو قلیل الحدیث
ہین مگر متروک الحدیث ثابت نہین ہوئے اونکو مقبول کہا جاتا ہے بشرطیکہ اونکی متابعت
پائی جائے ورنہ لین الحدیث ہونگے ساتوین درجہ ورتبہ کے وہ راوی ہین کہ غیر واحد نے
اونسے روایتین نقل کی ہون اگر اونکی توثیق نہو تو اوسکو مستور یا مجہول الحال کہین گے
آٹہوین رتبہ کے وہ لوگ بہی راوی ہین جنکی توثیق کا اعتبار نکیا گیا ہو اور ضعف پایا گیا ہووے

تو اونکو ضعیف کہا جائیگا نوین درجہ کے وہ راوی ہین جنسے سوائے شخص واحد کے اور کسینے روایت
نقل نکی ہووے اونکو مجہول کہین گے دسوین درجہ کے وہ بہی راوی قرار پائے کہ مطلقاً توثیق
اونکی نہین ہوئی اور ضعف اونکا ساتھہ دلیل قدح کے ثابت ہوا اونکو متروک یا متروک الحدیث
یا واہی الحدیث یا ساقط کے لقب سے یاد کرینگے۔ گیارہوین وہ راوی ہین جو متہم بالکذب
ہون بارہوین درجہ کے وہ راوی کہے جاتے ہین جنکو کاذب یا واضع الحدیث کہا جاتا ہے اب
اسپر بھی ایک ریویو لکہنا مناسب مقام ہے کہ طبقات رُوات مین مبحوث عنہ طبقہ تابعین مین
دوسرا طبقہ اکابر کا اور تیسرا متوسطین کا ہے اور تبع تابعین کا چوتہا طبقہ ہے جو یہ طبقے نقل قرآن
اور سنت رسول منان ہم چشم اور ہمسر صحابہ عظام کے بالقطع ہین اور انکے مدائح و مراتب بھی طبقات مذکورہ مین
مذکور ہوئی ہین اور مراتب رواۃ مین تابعین کا دوسرا اور تیسرا درجہ اور کچھ چوتہا درجہ بھی
موثوق اور معتبر ہے اور باقی درجات مین تو مقبول و نامقبول و ضعیف و مجہول سب ہی شامل ہین
ہم اصحاب السنۃ کے طبقہ اولی حضرات صحابہ کو ہم رتبہ طبقات ادنی تابعین کے دکھلاتے ہین
اور بعد اسکے اصحاب ائمہ طاہرین اور ذریت ختم المرسلین کی نسبت جو عقیدہ اصحاب السنۃ
کا ہے حد النقل کرینگے تاکہ حقیقت اصلی اور اصلیت واقعی اس مذہب اہل سنت والجماعہ کی واضح
ہوجاوے ہرچند جدول سابق کشف عوار کو کافی ہے لاکن بحکم المسک ما تکرر یتضوع کی ضرورت تکرار
ہے کیونکہ صحابہ اجمعین عندہم اللبہ مقننین سنت ہین پس یہان امتحان مقابلہ ہوکر ظاہر ہوجاے کہ جو
معائب عوام امت مین ہوتے ہین اور جنکی وجہ سے وہ مقدوح کیجاتی ہین یا وہ درجہ ادنے
مین راویون کے گرائے جاتے ہین وہ سب اوصاف صحابہ کے شمائل مین شامل تہی

واللہ التوفیق

اوصاف مدارج	نام جماعت صحابہ	اسناد مختصر
جدول آثار صحابہ عظام مشابہ اصحاب وہام وہمرنگ تابعین کرام ممن رمی بالترک فی البدعۃ والنفاق واللین والضعف ولم یوثق حدیثہم عند المحدثین الاعلام		
سیٔ الحفظ تغیر باخرہ درجہ ۵	انس بن مالک	قال النسیت یعنی بینے واقعہ غدیر وحدیث مولائیت کو فراموش کیا کما مضی وقال الحجاج له ایہ یا خبیث شیخا جوالا فی الفتن کما سبق
یتہم وینسی ویخطی کلواحد منہم درجہ ۵	جماعت صحابہ جماعت صحابہ	ان عائشۃ امرت ان یمر بجنازۃ سعد بن ابی وقاص فی المسجد فتصلی علیہ فانکر الناس ذلک علیہا فقالت ما اسرع ما نسی الناس ما صلی رسول اللہ علی سہیل بن البیضاء الا فی المسجد مسلم کتاب الجنائز وروایۃ اخرے فی نسیانہم سنن ابی داود ص ۴۵ ج ۱
رمی بالنفاق درجہ	ابوموسی اشعری	کان یتہم فی عن علی رض وکان لحذیفۃ قبل ذلک فیہ کلام استیعاب ج ۶۷۸
رمی بالبدعات درجہ ۵	عمر الخطاب	فی التراویح وفی الصلوۃ خیر من النوم وفی تقسیم السہام بین الصحابۃ وتحریم المتعتین وفی منع بیع امہات الاولاد وغیرہا
رمی بالتشیع والرفض درجہ ۵	ایضا	انت عرفت سابقا فی ذکر الفرقۃ الرافضۃ فی الجدول
رمی بالنصب درجہ ۵	ایضا	ہذا ایضا فی ذکر الفرقۃ النواصب فی الجدول الماضی والیاتی
قلیل الحدیث درجہ ۶	جم غفیر الصحابہ	مطالعہ استیعاب وتقریب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر قلیل الحدیث وجمہور فاقد الحدیث ہیں
قلیل العلم فی الحدیث درجہ ۶	ابوموسی اشعری	قال ان النوم لا ینقض الوضوء اسیر صحابہ نے انکو غفلت اور قلت تحصیل علم حدیث پر منسوب کیا ش ابن ابی الحدید ج ۲ صفحہ ۴۶۷

اوصاف مدارج	نام جماعت صحابہ	اسناد مختصر
لین الحدیث درجہ ۶	ابن مسعود	انہین متابعت کسیطرح نہین تھی کیونکہ یہ خود راے تھے کما قال بعض رؤساء المعتزلۃ غلط ابی حنیفۃ فی الاحکام عظیم لانہ اضل خلقاً وغلط حماد اعظم من غلط ابی حنیفۃ لان حماداً اصل ابی حنیفۃ الذی منہ تفرع وغلط ابراہیم افاظ واعظم من غلط حماد لانہ اصل حماد وغلط علقمۃ و الاسود اعظم من غلط ابراہیم لانہما اصلہ الذی اعتمد علیہ وغلط ابن مسعود اعظم من غلط ہؤلاء جمیعاً لانہ اول من بدر الی وضع الادیان برایہ ش رج ۲ صفحہ ۹۶
لم یوثق حدیثہم و لم یرو غیر واحد درجہ ۷	جماہیر صحابہ	منہم اوفی بن مولہ والاغر المزنی واغر الغفار رضی و ازہر بن قیس واسامہ بن عمیر وجبار اسلمی وجبیری السلمی وجزی والحارث بن بدل السعدی وحبیب بن فدیک وخزیمہ بن معمر ورشدان رجل مجہول وعاصم بن سفیان وقیس ابو حیرہ فمرہ یاتہم کثیر الاضطراب فی الاسناد استیعاب
ضعفاء لا یعتبر توثیقہم درجہ ۸	انس ابو ہریرہ و جابر سمرہ وغیرہ	فرقہ حنفیہ انکو اور بعض صحابہ کو شافعی و امام کرخی غیر عادل و مضطرب الحدیث جانتے تھے کما مضی فی الفصل الخامس من الباب اول ۱۸۳ صفحہ
مجہولون درجہ ۹	جماہیر صحابہ	سبق اسماہم آنفاً فی السابقۃ
متروکین درجہ ۱۰	انس و ابو ہریرہ	سبق احوالہم سابقاً علی الصفحہ ۱۸۳ مذکور
ضعفاء بصدقہ و بس سوء فہم باقرارہم	عمر فاروق	قال عمر قال رسول اللہ ان المیت لیعذب ببعض

اوصاف مدائح	نام جماعت صحابہ	اسناد مختصر
باعتراف ہم واہی الحدیث درجہ ۱۰	عمر فاروق مذکور	بکاء اہلہ علیہ فقال ابن عباس فلما مات عمر ذکرت ذلک لعائشۃ فقالت لا واللہ ما حدث رسول اللہ صلعم ولاکن ان اللہ یزید الکافر عذابا ببکاء اہلہ علیہ متفق علیہ
متہم بالکذب درجہ ۱۱	مغیرہ بن شعبہ	خصائص انکے جدول ثلاثہ وسبعین مین مذکور ہوئے
واضع الحدیث ۱۲	ابوہریرہ وغیرہ	ایضاً

یہ کرامات صحابہ سے ہے کہ ہر فن و ہنر مین ہر موقع و محل پر اونکاہی جلوہ نظر آتا ہے ع
یار ما ہر ساعتے آمد بہ بازار دگر ٭ کسوت دیگر بہ پوشد بہر اظہار دگر۔ مگر اس کرامت کو
انکے ساحران قوم نے نظر بندی مخلوق کی فرماکر بحکم تفرق کے مابین صحابہ و تابعین کے تفرقہ انداز
کرکے اوچھو کر دیا ہے اور اوسے تابعین وغیرہم کے سر پر اوتارا ہے لاکن بحکم ولا وازرۃ وزر
اخری کے یہ اونکا کرتب کب چل سکتا ہے جو حضرات صحابہ کے ڈہالہ مین تابعین مبتلا ہو جاین
دیکھو جدول مفصل تحت ہے طلسم اونکا ظاہر ہوتا ہی وان قبیل کہ تعظیم صحابہ بنا بر احترام صحابیت
کے مجمع علیہ امت ہی اور تابعین اس شرف سے بے بہرہ تھے لہذا جرح و تعدیل انکی لازم ہوئی اس صد[illegible]
ہی کہ تابعین کے ضمن مین دست ملامت عترت رسالت پر مطاعن تابعین سے زیادہ دراز کیا گیا ہی جنکو صحابہ نسبت
سے کہین فایق پارہ جگر اور لخت دل پیغمبر ہونیکا شرف حاصل ہی آپنے اکرموا اولادی الصالحون للہ و
والطالحون لی فرمایا ہے اور اونکی شناخت بقولہ ان اللہ تعالی جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ و جعل ذریتی
فی صلب علی بن ابیطالب فرمادی ہی اور جگر جگر اور دگر دگر مشہور ہے اور صحابہ کیلئے اکرموا اصحابی الطالحون
نہین فرمایا پس یہ ناخدا ترس عترت الصالحون للہ کو بھی صادق اللہجہ نہین جانتے بلکہ لیس بشئ و حدیثہم
موضوع بتلاتے ہین اور اصحاب ائمہ طاہرین کو توقوم نے تختہ مشق مطاعن کا ہے بنالیا ہی اور امام زادگان
کو اور بہی بوجہ ظہور اونکے تشیع کے لیس بنامعتبر در روایت و ہدف ملامت گردانا ہے دیکھو

جدول اسماء رجال طبقه تابعین و تبع تابعین و متوسلین و متمسکین اہلبیت طاہرین در تنقید متسننین

	اسماء الرواة	عمّن روی	ما توثیقه فی المیزان والتقریب وغیرہما	اسباب التضعیف
۱	ابو محمد الهذلی	عن علیؑ	مجہول تق	اسباب التضعیف وقدح وجرح چند
۲	ابان بن ابی عیاش	عن انس وغیرہ	احد الضعفاء میزان	وجہ پر مبنی ہین اول یہ کہ یہ معاشر متوسل
۳	ابو الخیرة بن عبد اللہ	من اصحاب علیؑ معارف ۱۶۱	لم یعدہ فی الروایة احد من المحدثین	و مستفیض علم اہلبیتؑ کے ہین لہذا مقدوح
۴	ابو ہارون العبدی	عن ابی سعید الخدری	ضعفه احمد و یحیی لآلی مصنوعه ۲۱۳	کیے گئے باستثناء ان راویوں کو جنہوں نے
۵	اصبغ بن نباتة	عن ابی ایوب الانصاری و علی بن ابیطالب	متروک لیس بشیٔ و فلس لآلی مصنوعه ۲۱۳	انتہا ائمہ علیہم صلوٰۃ اللہ علیہم روایات
۶	اربد التیمی المفسر	عن ابن عباس	ما روی عنه سوی ابی اسحاق فهو منکر	اپنی نصرت مذہب مین نقل فرمائی ہین
۷	حارث بن عبد اللہ الہمدانی الاعور	عن علیؑ و ابن مسعود	کان غالیاً فی التشیع واہیاً ما کذب علیؑ احد من ہذہ الامة کذبہ علی علیؑ	دوم یہ کہ یہ معاشر فضائل اہلبیتؑ کے ناقل ہین اگرچہ وہ لنظاہر قادح تعظیم
۸	حارث بن محمد	عن ابی الطفیل الصحابی	مجہول ولم یتابع زافر علیه	صحابہ نہین لاکن فضیلت عترت ہی
۹	حبة بن جوین العرنی الکوفی	عن علیؑ	من غلاة الشیعه غیر ثقة لیس بشیٔ	بدل خلش کنان احساس کے قدح
۱۰	حجر العدوی	عن علیؑ	لا یعرف	اونکی کی گئی ہے سوم یہ کہ احادیث
۱۱	حجیة بن عدی الکندی	عن علیؑ	مجہول لا یحتج به میزان	مرویہ انکے تجزیت فی المدح صحابہ
۱۲	حر الکوفی	عن علیؑ	مجہول	کے ہین اگرچہ لنظاہر وہ مناقب
۱۳	حسان بن بلال	عن عمار یاسر	فی الضعفاء	فضائل اہلبیتؑ ہین اور اسکی
۱۴	حصین بن صفوان	عن علی بن ابیطالب	لا یعرف الا بهذا ابو قبیصه	اسناد مین بعض احادیث مرویہ انکے
۱۵	حنش بن معتمر الکنانی	عن امیر المومنین علیؑ و ابی ذرؓ	لیس بقوی یتکلمون فی حدیثه	جو میزان الاعتدال و لآلی مصنوعه

اسماء الرواۃ	عمن روی	ماتوثیقہ فی المیزان	اسباب التضعیف
۱۶ حفص الیمانی الصنعانی	عن علیؑ و ابن عباس	ہو قریب من الکنانی والابراہیم النخعی	یہ تقدیماً و تکذیباً وارد کیے گئے ہیں
۱۷ حریث بن سلیم	عن علیؑ	لا یعرف	بترتیب نمبر اسماء رواۃ نقل کیجاتی ہیں
۱۸ خلیفہ ابو حرہ الرقاشی	عن عمہ	لہ صحبۃ ضعفہ ابن معین	نقل نمبر (۲) عن ام سلمۃ قالت
صحابی			نزل جبرئیل عند النبی والحسین معی
۱۹ خلاد بن عمر البجری	عن علیؑ و عائشہ و طائفۃ	لیس بالقوی	فبکی فترکتہ فدنی من النبی فقال
۲۰ داہر بن یحیی	عن ابن عباس	رافضی لا یتابع علیہ بلایاہ	جبرئیل اتحبہ یا محمد قال نعم قال ان امتک
۲۱ دینار ابو سعید عقیصا	عن علیؑ	لیس بقوی متروک الحدیث شیعی غیر ثقۃ	ستقتلہ وان شئت اریتک من
۲۲ رافع بن سلمہ	عن علیؑ	لا یعرف	تربۃ الارض التی یقتل بہا فاراہ
۲۳ رشید ہجری بن ابراہیم	عن ابیہ و عن علیؑ	کذاب شیعی غیر ثقۃ	فاذا الارض یقال لہا کربلا میزان
۲۴ زہیر بن شعشاع	عن علیؑ	لم یصح روایاتہ عن علیؑ	روی نمبر (۴) عنہ قال امرنا رسول
۲۵ زیاد بن عبد اللہ النخعی	ایضاً	مجہول قالہ الدارقطنی	اللہ صلعم بقتال الناکثین والقاسطین
۲۶ زیاد بن کثیر	ایضاً	مجہول	والمارقین قلنا یا رسول اللہ امرتنا
۲۷ زید بن الحرث الیامی	من ثقات التابعین	منکر الحدیث فیہ التشیع	بقتال ہؤلاء فلنا من قال مع علی ابن ابی طالب
۲۸ زاذان ابو عمر کندی	عن علیؑ و عمر و ابن مسعود	یرسل کثیر الکلام فیہ شیعیۃ تومن	ثم یقتل عمار بن یاسر لالی سیوطی روی
۲۹ زید بن وہب	عن علیؑ و ابن مسعود و عمر	فی حدیثہ خلل کثیر ذہبی	(۵) ہکذا عنہ قال کنا نتحدث
	وعثمان والسابقین	جاز روایتہ	ان النبی صلعم عہد الی علی بسبعین
۳۰ زید بن یثیع الہمدانی	عن علیؑ	ما روی عنہ احد سوی ابن اسحاق	عہداً لم یعہدہا الی غیرہ میزان
۳۱ زیاد بن المنذر الہمدانی	عن ابی بردہ نیار صحابی	کان رافضیاً یضع الحدیث	روی (۸) عنہ قال کنت علی الباب
۳۲ سعید بن مہران	کتب لعلیؑ	مجہول	یوم الشوری الحدیث بطولہ میزان

	اسماء الرواۃ	عمن روی	ما توثیقہ فی المیزان وغیرہ	اسباب التضعیف
۳۳	سلمہ بن محمد بن عمار یاسر	عن عمار یاسر	لا یحتج بہ	روی (۹) ان علیاً کان
۳۴	سلیم بن بلج الفزاری	عن علیؑ	عنہ ابنہ ابو بلج یحیی وحدہ	معہ بصفین ثمانون بدریاً
۳۵	سنان بن یزید الرہاوی	سمع علیاً	عنہ حفیدہ محمد بن یزید فقط	میزان (یوئیدہ) ماروی
۳۶	بن وہب	عن ابی طفیل صحابی	ہالک ضعیف میزان بن حجر ثقہ	صاحب الدراسات من کنج
۳۷	شریح بن ہانی	عن علیؑ من امراء حبشیۃ	روی لہ الجماعۃ سوی البخاری تذکرہ ۵۱	المسالک للزرقانی علی الصفی
۳۸	شریک بن حنبل	عن علیؑ	لا یدری من ہو	۲۱۳) روی (۱۵) ان
۳۹	شیبان بن محرم	ایضاً	عنہ میمون بن مہران فقط	علیاً قضی فی الدیۃ فارتفعوا الی
۴۰	صہیب ابو الصہبا البکری	ایضاً	ضعیف قالہ النسائی	النبی فقال سا قضی بینکم
۴۱	ثبج سلام سلمہ	عن زید بن ارقم	لیس بمعروف	بالقضاء قالوا ان علیاً قضی
۴۲	ظبیان بن عمار الکوفی	عن علیؑ	لا یقوم حدیثہ	بکذا وکذا فامضی قضاءہ
۴۳	عاصم بن عمرو	ایضاً	لا یعرف	(۱۹) یقال وقفت عندہ
۴۴	عاصم بن ضمرہ صاحب علیؑ	ایضاً	البلیۃ عنہ لم یصدق فی الحدیث علی علیؑ	صوف عن علیؑ (ردے
۴۵	عباد بن عبد الصمد	عن انس	ہذا ضعیف منکر الحدیث	(۲۰) ہنہ عن النبی قال
۴۶	عباد بن عبد اللہ الاسدی	عن علیؑ	فیہ نظر ضعیف	یا ام سلمہ ان علیاً لحمہ لحمی و
۴۷	عباد بن ابی یزید	ایضاً	لا یدری من ہو تفرد عنہ اسمعیل السدی	ہو بمنزلۃ ہارون من موسی
۴۸	عباد بن ربعی	ایضاً	} کلاہما من غلات الشیعۃ	غیر انہ لا نبی بعدی والیضاً
۴۹	علیہ موسی بن طریف	ایضاً وعن عبایہ		قال ابن عباس ستکون فتنۃ
۵۰	عبادہ ابو یحیی	عن شیخہ عن ابی الحمراء	یرمیہ بالکذب قالہ البخاری	فمن ادرکہا فعلیہ بخصلتین
۵۱	عبد اللہ بن ابی راشد	عن علیؑ	لا یعرف	کتاب اللہ وعلی بن ابیطالب

	اسماء الرواة	عمن روی	ما توثیق فی المیزان	اسباب تضعیف
۵۲	عبداللہ بن نافع مولے امام حسن	عن علیؑ	ما علمت راویاً سوی الحکم	فانی سمعت رسول اللہ یقول
۵۳	عبداللہ بن نجیح الحضرمی	ایضاً	قال البخاری فیہ نظر	وہو اخذ بید علی ہذا اول من
۵۴	عبداللہ بن ہمام النہدی	ایضاً	عنہ عیسے السلمے وحدہ	امن بی و اول من یصافحنی یوم
۵۵	عبداللہ بن یسار	ایضاً	لا یصح حدیثہ عن علیؑ فیہ لین	القیامۃ وہو فاروق ہذہ
۵۶	عبداللہ بن یعلے النہدی	ایضاً	ما روی عنہ سوی عیسے السلمے	الامۃ یفرق بین الحق والباطل
۵۷	عبداللہ والد حمزہ	عن سعد وقاص	لا یعرف لہ فی خصائص علے	وہو یعسوب المومنین والمال
۵۸	عبد الرحمن الغافشی بن زبید	عن علےؑ	مجہول	یعسوب الظلمۃ وہو الصدیق
۵۹	عتاب بن ثعلبہ	عدادہ فی التابعین	اسناد حدیثہ مظلم ومتنہ منکر	الاکبر وہو خلیفتی من بعدے
۶۰	عثمان موذن بنی اقصیٰ	عن علیؑ	شیعی	قال (۲۳) دخلت علی امیر
۶۱	عقبہ بن علقمہ ابو الجنوب	ایضاً	ضعیف بین الضعف لا یشتغل بہ	المومنین دانبانی باشیاء تکون
۶۲	عقیصا ابو سعید دینار	ایضاً	ترکہ الدارقطنی شیعی غیر ثقۃ	(۲۴) لہ عن علی فی اباحۃ
۶۳	عبداللہ بن ابی رافع مولے النبی	ایضاً کاتبہ تق (۱۵) و ۲۶ ۴۴	رافضی یحدث بالموضوعات لا ی (۱۹۹)	الحمیر روی (۲۹) قول عمر
۶۴	علیا بن ابی علیا	عن علےؑ	لا یدری من ہو	یا حذیفۃ باللہ انا من المنافقین
۶۵	علے بن علقمہ انماری	ایضاً	فی حدیثہ نظر	وعن حذیفۃ ان خرج الدجال
۶۶	عطیہ بن سعد العوفی	ابن عباس	تشیع ضعیف	تبعہ من کان یحب عثمان (۴۱)
۶۷	عمرو بن کعب	عن علے	مجہول کان ارسل عن علےؑ	لہ مرفوعاً لعلیؑ وابنیہ انا حرب
۶۸	عمیر بن کوہان	ایضاً	مجہول	لمن حاربتم (۴۵) لہ مرفوعاً
۶۹	عمیر بن سعد الہمدانی	ایضاً	لم یکن یعتمد علیہ	صلت علی الملائکۃ وعلی علی
۷۰	قطر بن خلیفۃ الحناط	ابی طفیل	لا یحتج بہ زائغ متشیع	بن ابیطالب سبع سنین

	اسماء الرواة	عمن يروى	ما توثيق في الميزان والتقريب	اسباب التضعيف
۷۱	قريع الضبى	سلمان فارسى	لم تظهر عدالته	(۴۶) روى قال علىؑ
۷۲	قيس بن سناه	ايضاً	له حديث الوصاية لعلى وهذا كذب	انا عبد الله واخو رسول الله
۷۳	قيس العبدى	عن علىؑ	ما روى عنه سوى ولده اسود	وانا الصديق الاكبر وما قالها
۷۴	كميل بن زياد النخعى صاحب علىؑ	ايضاً	كذبه ابن معين كان من المفرطين فى علىؑ ضعيف جداً	احد قبلى ولا يقولها الا كاذب مفتر ولقد اسلمت وصليت
۷۵	كيسان ابو عمرو القصار	عن يزيد بن بلال	ضعفه ابن معين ضعيف الحديث كان من اصحاب على	قبل الناس بسبع سنين (۵۰) له حديث ان رسول الله
۷۶	مامون العابدى اسمه مازن	عن علىؑ	زائغ لا يحتج به	ياتى باب فاطمة فيقول الصلوة
۷۷	محمد بن مخنف	ايضاً	مجهول	يرحمكم الله انما يريد الله
۷۸	مروان النخعى	ايضاً	ايضاً فى ترجمة مروان ابو سلمه	ليذهب عنكم الرجس الآية (۵۹)
۷۹	مسلم بن حنات	ايضاً	ايضاً	له حديث قتال الناكثين
۸۰	مسلم والد فضيل	ايضاً	تفرد عنه والده	نيز (۶۳) له حديث يوم
۸۱	مسلم بن ابى كريمه	ايضاً	مجهول	احد عن ابيه كانت راية
۸۲	مصفح العامرى	ايضاً	ايضاً	رسول الله يوم احد مع
۸۳	معقل بن الخثعمى	ايضاً	لا يعرف	على الى قوله وحمل راية
۸۴	مطر بن ابى سالم	ايضاً	مجهول	المشركين سبعة وقتلهم على
۸۵	مطر بن ميمون المحاربى	عن انس	منكر الحديث	فقال جبرئيل يا محمد ان هذه
۸۶	نعمان الغفارى	عن ابى ذر	مجهول	المواسات فقال النبى
۸۷	ناجيه بن كعب	عن علىؑ	مذموم فى الضعفاء	صلعم انا منه وهو منى ثم

نمبر	اسماء الرواة	عمن روی	ما توثیقه في الميزان والتقريب وغیره	اسباب التضعيف
۸۸	نجی الحضرمی	عن علیؑ	لا یدری من ہو	سمعنا منهما کافی السماء و
۸۹	نعمان بن سعد	ایضاً	ما روی عنه سوی عبدالرحمن احد الضعفا	یقول لا سیف الا ذوالفقار
۹۰	نعیم بن یزید	ایضاً	مجہول	ولا فتی الا علی لانی رفعت
۹۱	نعیم بن قعنب	عن ابی ذر	لا یعرف	(۲۲) له حدیث الوصایة
۹۲	ہارون بن سعد	صاحب رایة علی	مجہول	نقلیه مر (۵۸) له عن
۹۳	ہارون بن سعد ہو قریش	عن علیؑ	مجہول دہو غیر ہارون صاحب رایة علی	انس مرفوعاً النظر الی
۹۴	ہانی بن ہانی	ایضاً	مجہول قال البعض لیس به باس وثقه	علی عبادة و انت اخی
۹۵	ہانی مولی علیؑ	.	لا یعرف تفرد عنه عبدالرحمن بن میران	و وزیری و خلیفتی فی
۹۶	ہبیرۃ بن مریم	ایضاً	ضعیف شبیه بالمجہول	اہلی و خیر من اترک
۹۷	ہلال بن زید مولی النبی	عن انس	فی حدیثه مناکیر منکر الحدیث	بعدی علی رضؓ و قال
۹۸	ہلال بن عمرو	عن علی	نکرۃ صاحبه ابوالحسن لا اعرفه	انس کنت عند النبی
۹۹	ولید بن سفیان	ایضاً	لا یعرف	صلعم فرای علیاً مقبلاً
۱۰۰	یحیی بن الجزار	ایضاً	صدوق کان یغلو فی التشیع	فقال یا انس ہذا حجتی
۱۰۱	یحیی بن سلیم مولی النبی	ایضاً	ما علمت روی عنه سوی اللیث	علی امتی یوم القیامة
۱۰۲	یحیی بن عمیر	عن علیؑ فی الحدود	لا یدری من ہو	و علی اخی و صاحبی و
۱۰۳	یزید بن بلال	عن علیؑ	لم یصح حدیثه فیه نظر	ابن عمی و خیر من اترک
۱۰۴	یسر بن عبداللہ	صحابی	لطامات و بلایا والآفة ممن بعده	بعدی یقضی دینی و ینجز
۱۰۵	یسر بن جابر بقال اسیر	عن علیؑ و عن عمر	لیس بالقوی وانه صدوق	موعدی میراث
۱۰۶	یغنم بن سالم بن قنبر مولی علیؑ	عن انس	ضعیف کان یضع علی انس	(۲۶) له احادیث مثل

	اسمار الرواۃ	عمن روی	ما توثیقہ فی المیزان وغیرہ	اسباب تضعیف
۱۰۷	یونس بن سعید	عن علی ؑ	مجہول	(۴۶) لانی ربیعہ بن ناجد عن علی فی المیزان لایکاد یعرف و ہو قال علی انی دوارثی منیر زید بن
۱۰۸	ابو البختری الطائی	ایضاً	مجہول اسمہ سعید بن فیروز	جبیرہ ابو جبیرہ الانصاری عن
۱۰۹	ابو الجنوب عقبہ بن علقمہ	"	ضعفہ ابو الحسن الدارقطنی	ابن ابی رافع عن علی قال النبی متروک عامۃ ما یرویہ لایتابع
۱۱۰	ابو رزین	"	لایعرف یقال لہ ابو رزیر	علیہ و مرفوعا قال صلعم من لم یعرف
۱۱۱	ابو صادق الازدی	"	یتکلمون فیہ لم یسمع من علی اسمہ عبد بن ناجد	حق عترتی ولا انصار والعرب فہو لاحد ثلاث اما منافق واما ولد
۱۱۲	ابو فزارہ العتری	"	لینہ البخاری متروک الحدیث	زنیۃ او حملتہ امہ علی غیر طہر
۱۱۳	ابو مطر الجہنی	"	مجہول روی عنہ المختار الثقفی	عامر بن ابی عامر الاشعری لہ صحبۃ منکر قال ابن عدی منکر
۱۱۴	ابو المورع	"	لایعرف و مجہول	الحدیث عن الثقات لہ مرفوعا
۱۱۵	ابو موسے	"	مجہول	قال صلعم انی نہیت عن
۱۱۶	ابو مومن قیل ابو المومن	"	لایعرف	عن قتل المصلین نیز اسکی دیگر احادیث ہیں بالجملہ
۱۱۷	ابو الوضاح	"	مجہول	یہ مرویات موجب قدح
۱۱۸	ابن اعبد اسمہ علی	"	لایعرف	انکی عدالت کے ہوگئیں

تبع تابعین و اصحاب عترت طاہرین

	اسمار الرواۃ	عمن روی	ما توثیقہ فی المیزان و التقریب	اسباب تضعیف
۱	ابراہیم بن حسان	عن ابی جعفر الباقر ؑ	مجہول	(۲) لہ حدیث فی ذکر القیامۃ
۲	احمد بن عامر الطائی	عن الامام الرضا ؑ	روی عن اہل البیت نسخۃ باطلۃ لاتی	مرفوعا انا علی البراق واخی
۳	احمد بن علی بن صدقہ	عن ابیہ عن الرضا ؑ	متروک الحدیث ولہ نسخۃ مکذوبۃ	علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ

	اسماء الرواۃ	عمن روی	ما توثیقہ فی المیزان و التقریب واللآلی	اسباب تضعیف
۴	احمد بن علی بن مہدی	عن علی الرضا ع	ما علمت الرضا شیئا الصحیح یا بخبر باطل	الی قولہ ھذا الصدیق الاکبر
۵	جابر الجعفی بن یزید	امام محمد الباقر ع	ضعیف رافضی ثقہ	علی بن ابی طالب لآلی ۱۹۲
۶	جہم بن عثمان	عن الامام جعفر ع	لا یدری من ذا و بعضہم وہا	(۵) یقول عندی سبعون
۷	حریش بن یزید	ایضاً	ضعیف	الف حدیث عن ابی جعفر ع
۸	حارث بن محمد	ابی طفیل	مجہول	عن النبی صلعم کلہا صحیح مسلم
۹	حماد بن عیسی الجہنی	عن جعفر الصادق	ضعفہ المحدثون	روی سفیان سمعت جابر الجعفی
۱۰	خالد بن محمد زبیری	علی بن الحسین ع	منکر الحدیث مجہول	یقول انتقل العلم الذی کان
۱۱	داؤد بن سلیمان الجرجانی	الامام الرضا ع	کذبہ یحیی بن معین	فی النبی صلعم الی علی ع ثم انتقل
۱۲	دینار ابو عمر مولی بشر الکندی	عن محمد بن حنفیہ	متروک	من علی الی الحسن ثم لم یزل
۱۳	دعبل الخزاعی بن علی	مالک	رافضی بغیض سباب جی لہ مناکیر	فیہم حتی بلغ جعفر ع وقال ہو
۱۴	ربیع بن حبیب البصری	عن الامام الباقر ع	لا یدرک لیس تخریج لہ	کذاب یؤمن بالرجعۃ ویقول
	ابو سلمہ			دابۃ الارض علی رضو و شیعتہم
۱۵	ربیعہ بن نابغہ	عن ابیہ عن علی ع	لم یصح قالہ البخاری	اصحاب النبی صلعم میزان
۱۶	زرارہ بن اعین کوفی	عن ابی جعفر ع	قال العقیلی فی الضعفاء یترفض	(۸) عنہ قال سمعت علیا یقول
۱۷	زید بن الحسن القرشی	عن جعفر بن محمد ع	منکر الحدیث	انا عبد اللہ واخو رسولہ
۱۸	زید السلمی	عن ابی جعفر ع	مجہول	لا یقولہا بعدی الا کذاب
۱۹	سدیف میمون مکی	عن محمد بن علی ع	کان من الغلاۃ فی الرفض	نیز (۱۱) مرفوعا انا مدینۃ
۲۰	سدیر الصیرفی بن حکیم	سمع جعفر ع	ما ہو م المذہب متروک کان یکذب	العلم وعلی بابہا فمن اراد العلم
۲۱	سری بن عبد اللہ السلمی	عن جعفر الصادق ع	لا یعرف اخبارہ منکرۃ (فی الرفض)	فلیات الباب لآلی ۱۷۳

	اسماء الرواة	عمن روی	ماتوثیقه فی المیزان و فی التقریب	اسباب تضعیف
۲۲	سعید بن سفیان الاسلمی	عن جعفر الصادق	لا یکاد یعرف	(۱۶) مرفوعا قال صلعم لعلی ع
۲۳	سعید الجنب بن عبد الله	عن محمد بن عمر بن علی ع		لا یغسلنی احد غیرک یقول
۲۴	سعید بن عبد الله	عن الحسن	هولاء مجهولون	ان ابا جعفر ع یعمل مع العامة
۲۵	سعید بن عبد الله	عن فلان عن علی		بالتقیہ (۱۷) مرفوعا قال
۲۶	سفیان الفزاری المصیصی	عن جعفر بن محمد	کان یسرق الحدیث و یسوی الاسانید	صلعم من ابغضنا اہل البیت
	بن محمد			حشرہ الله یوم القیامة
۲۷	سہل بن خاقان	ایضاً	حدیثه باطل	یہودیا وان صام وصلی
۲۸	عباد الکلبی	ایضاً	اتی بخبر موضوع فی فضائل علی ع	وشل لی امتی فی الطین
۲۹	عبد الله بن احمد بن عامر	عن ابیه عن الرضا ع	له النسخة الباطلة الموضوعة عنه وضعه او	فمر لی اصحاب الرایات
۳۰			وضع ابیه	فاستغفرت لعلی و شیعته (۱۸)
۳۱	عبد الله بن بسر الحبرانی	عن ابی راشد عن علی ع	ضعیف	(۲۰) روی عن ابی راشد
۳۱	عبد الله بن ذکر	عن جعفر بن محمد ع	لیس بشیء	قال سمعت علیا یقول عممنی
۳۲	عبد الله بن ایوب بن ابی علاج	ابی محمد الباقر ع	حدیثه موضوعة الالی (۱۹)	رسول الله یوم غدیر خم بعمامة
۳۳	عبد الله بن عبد الله بن ابی امیة	عن ابیه عن ام سلمة رض	لم یصح حدیثه فی اسناده نظر	سدل طرفها علی منکبی قال
۳۴	عبد الله بن عمرو بن خداش	عن ابی جعفر ع	مجهول	ان الله ایدنی یوم بدر
۳۵	عبد الله بن قنبر	عن ابیه عن علی ع	اتی بخبر باطل ذکره فی الضعفاء	و یوم حنین بملائکة معتمین
۳۶	عبد الله بن میمون القداح	عن جعفر بن محمد ع	متروک فی اہل الحدیث لا یحتج به	ہذه العمة و قال ان العمامة
۳۷	عبد الرحمن بن یامین	عن ابی جعفر ع	لیس بقوی منکر الحدیث	حاجز بین المسلمین و المشرکین
۳۸	عبد العزیز بن ابان	عن فطر عن ابی الطفیل عن علی	کذاب خبیث حدث باحادیث موضوعة	ثم تصفح الناس فاذا رجل

	اسماء الرواة	عمن روی	ما توثیقه فی المیزان والذہبی	اسباب التضعیف
	عبد العزیز بن عمران الزہری	عن جعفر بن محمدؑ	متروک لایکتب حدیثه	بیده قوس عربیة واذا رجل
	عبید بن مہران العطار	عن جعفر الصادقؑ	مجہول له حدیث موضوع	بیده قوس فارسیة فقال
	عقبه بن بشیر الاسدی	عن ابی جعفرؑ	مجہول	علیکم بہذه واشباہہا و
	عمرو بن ہارون البلخی	عن جعفر بن محمدؑ	متروک کذاب خبیث لیس بشیء	رماح القنا، انہما یوید لکم
	عطیه بن سعد العوفی الکوفی	عن ابن عباسؓ	ضعیف یتشیع	بہا فی الارض روی نحوه صاحب
	عمرو بن جمیع العبدی ابو المنذر	عن جعفر الصادقؑ	کان یتہم بالوضع منکر الحدیث	ابن الحکم الخمیر (۳۱) مرفوعا
	عمرو بن خالد القرشی	زید بن علیؑ	کذاب لیس بثقة	قال صر یوشک ان لایبقی
	عمرو بن شمر الجعفی	جعفر بن محمدؑ	زائغ کذاب رافضی یشتم الصحابة	من الاسلام الا اسمه من
	عیسے بن سلیمان الداز العجی طیبه	ایضاً	ضعفه ابن معین له عدة مناکیر	القرآن الا رسمه مساجدہم عامرة
	عیسے بن مہران ابو موسے المستعطف		کذاب رافضی حدث باحادیث موضوعة	وہی خراب من الہدی علماؤہم شر من
	عیسے الملائی	علی بن الحسینؑ	ترکوه	تحت ادیم السماء من عندہم
۵۰	غورک السعدی	جعفر بن محمدؑ	ضعیف	خرجت الفتنة وفیہم تعود
۵۱	قاسم بن عبد الرحمن	الی ابی جعفرؑ	ضعفه ابو حاتم	الخمیر (۳۲) له مرفوعا فاد ل
۵۲	قنبر بن احمد بن قنبر مولی علیؑ	عن ابیه عن جده عن کعب بن نوفل	رجاله کلہم مجہولون ہو وابوہ وجدہ	روح سلمت علی روح علے
			لائی مصنوعه ۱۹۸	لائی ۱۹۹ (۳۶) حدیث
۵۳	محمد بن اسمعیل	عن جعفر الصادقؑ	مجہول	عرس علی وفاطمہ انہیں شامل
۵۴	محمد بن الحسن بن ابی یزید الہمدانی	ایضاً	کان یکذب متروک کذاب لایسوی شیئاً	احادیث کثیرہ ہیں جنکی نقل کرنے
۵۵	محمد بن حفص الحجازی	عن عمر بن علی بن الحسینؑ	ماروی عنه سوی القاسم بن محمد	پر یہ حضرات مورد طعن وہدف
۵۶	محمد بن حمیر	عن ابی جعفرؑ	له خبر منکر لا اعرفه	ملامت بنائی گئے ہیں

	اسماء الرواة	عمن روی	ما توثیقہ فی المیزان اللآلی	اسباب تضعیف
۵۷	محمد بن خلف المروزی	عن موسےٰ بن ابراہیم بن	کذبہ ابن معین وابن الجوزی	اور مخفی نرہے کہ یہ اصحاب امیر المومنین
		جعفر الصادق ع	کذب حدیثہ فی الموضوعات	و دیگر ایمہ طاہرین کتب محدثین سنت
۵۸	محمد بن سلیم	عن علی بن الحسین ع	مجہول	سے بلا رجوع کتب رجال الحق کے
۵۹	محمد بن عبداللہ العام الدمشقی	عن جعفر بن محمد ع	عنہ ہشام بن عمار لا یعرف	نقل کئے گئے ہین بدین غرض و نیز
۶۰	محمد بن مجیب الثقفی	ایضاً	ذاہب الحدیث کذاب	کہ جنپر اطلاق شیعیت و صحابیت
۶۱	محمد ابن میمون الزعفرانی	ایضاً	منکر الحدیث لین	ایمہ ہدی کا قوم نے اپنے تحقیق
۶۲	محمد والد الہیثم	عن عمر بن علی بن الحسین ع	مجہول	و تنقید مین بایا ہو اونکو ہی بقصد
۶۳	مختار بن عبداللہ بن ابی لیلی	عن ابیہ عن علی ع	منکر الحدیث	کیا ہے اور جو قوم نے احادیث
۶۴	مختار بن ابی عبیدہ الثقفی	عن ابی مطر الجنی عن	کذاب لاینبغی ان یروی عنہ شیٔ ضال	مرویہ اونکی ضعیف و متروک قرار دی
		علی کما فی ترجمۃ ابی مطر	مضل وہو شر من الحجاج او مثلہ	ہین وہ اونہین کی کتب معتمدہ
۶۵	مسعدہ بن الیسع الباہلی	عن جعفر بن محمد ع	ہالک کذاب	مین بوجوہ معتبرہ منقول ہین جو
۶۶	مغتب نحو الامام جعفر ع	ایضاً	کذاب لہ احادیث باطل	طوالت اونکی قدح و ترک سے
۶۷	مغیث مولے جعفر ع	.	ضعفہ الساجی	تعرض نہین کیا گیا۔
۶۸	موسےٰ بن ابی حبیب	عن علی بن الحسین ع	خبرہ ساقط ضعفہ ابو حاتم	
۶۹	ہشام بن ابی لیلے	عن ابن حنفیہ رض	مجہول لا یعرف	
۷۰	یحیےٰ بن زکریا	عن جعفر الصادق ع	لہ خبر باطل	
۷۱	یعلے بن ابی یحیے	فاطمہ بنت الحسین	مجہول	
۷۲	یوسف بن سعد الجمحی	عن الامام الحسین بن علی ع	رجل مجہول	
۷۳	ابو سلیمان الہمدانی	عن ابیہ عن علی ع	لا یدری من ہو کابیہ اتی بخبر منکر	

اسماء الرواة	عمّن روی	ما توثیقه في الميزان و اللآلي	اسباب التضعيف
ابو الصلت الهروی اسمه عبد السلام بن صالح ابو الصلت	عن علی الرضاء	رافضي خبيث متهم بوضع الحديث	
ابو الصلت	عن ابيه عن علی ع	قال الذهبي لا يدري من ابوه	

امام زادگان و اہلِ خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

	اسماء الرواة	عمّن روی	ما توثیقه في الميزان و اللآلي	اسباب التضعيف
۱	ابو عبد الله محمد بن علي الحسني	.	من مجاهيل لآلي ۱۵۱	(۱) مرفوعا يرد علىّ الحوض رايته علي امير المؤمنين و امام الغر المحجلين فاقوم فاخذ بيده فيبيض وجهه و وجوه اصحابه فاقول ما خلفتموني في الثقلين بعدي فيقولون تبعنا الاكبر و صدقناه و وازرنا الاصغر و نصرناه و قاتلنا معه فاقول ردوا رواء مرويين فيشربون شربة لا يظمؤون بعدها ابدا الحديث لآلي ۱۵۱
۲	حسين بن علي بن حسن المصري	.	قال الدارقطني ليس بذلك ميزان	
۳	حسن بن زيد بن الحسن ع	عن ابيه	ضعيف احاديثه معضلة	
۴	حسن بن علي بن محمد بن ربيعة بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب	.	ضعيف تق	
۵	حسن بن محمد حنفية العلوي	.	انه اول من تكلم في الارجاء تق	
۶	الحسن بن محمد يحيى بن الحسن بن جعفر بن عبيد الله بن الحسين بن امام زين العابدين	محمد بن اسحاق لآلي ۱۵۱	روى نقلة الحبار قال الذهبي ما العجب من افتراء هذا العلوي الخ بل العجب من الخطيب فانه قال في ترجمة مرفوعا علي خير البشر فمن ابى فقد كفر و ذريته يختمون الاوصياء الى يوم الدين لآلي و ميزان ۱۸۶	

	اسماء الرواۃ	عمن روی	ما توثیقه فی المیزان واللآلی	اسباب التضعیف
۷	حسین بن زید شہید	عن ابیه وعمه ابی جعفرؑ	فیه ضعف یعرف وتنکر ربما اخطا تق میزان	(۱۴) عن آبائه مرفوعا قال لفاطمة ان الله یغضب لغضبک
۸	داؤد بن عبدالله الہاشمی جعفری الوطالبی	مالک وابن ابی یحیی	فی حدیثه وہم ویخطی احیانا	ویرضی لرضاک (۱۵) عن ابیه
۹	زید بن الحسین بن زید بن امیرک الحسینی	.	کان کذابا صناعا دجالا وضع اربعین حدیثا فی ایام طراد الزینبی	عن جده علی ان النبی صلعم اخذ بید الحسن والحسین فقال من احبنی
۱۰	عبدالله بن مسور بن عون بن جعفر ابی طالب الہدای	عن رقیه	لیس بثقة احادیثه موضوعة وضع احادیث علی رسول الله فاحتملها علی الناس	واحب ہذین وابویہما کان معی فی درجتی یوم القیامة قال الذہبی لا نعرفه الا من ہذا الوجه میزان
۱۱	عبدالله بن عبدالمطلب بن ربیعه بن الحارث بن عبدالمطلب الہاشمی	.	جاء عنه حدیث مختلف فی اسناده تق	(۱۶) مرفوعا قال من زعم انه یحبنی والبغض علیا کذب صنع الی احد من اہل بیتی ید
۱۲	عبدالله بن محمد بن عقیل بن ابی طالب	ابن عمر وربیعه بنت معوذ	ضعیف فی حفظه شیء لیس بالمتین یختلف عنه فی الاسانید وفی حدیثه لین تغیر باخره تق میزان	عنه یوم القیامة میزان (۱۸) عن ابن عباس نزل جبرئیل علی النبی صلعم فقال ان الله
۱۳	عطا بن ابی علقمه بن الحارث بن نوفل الہاشمی		مجہول تق	یحیی بن زکریا سبعین الفا الفا منز وفی المعلاتیات
۱۴	علی بن عمر بن امام زین العابدین		مستور من الثامنة تق	عن محمد بن شداد المسمعی عن
۱۵	علی بن جعفر بن محمد الصادقؑ	عن ابیه	حدیثه منکر جدا میزان	مرفوعا بابن عباس تتمه ہذا
۱۶	عیسی بن ابراہیم بن طہمان الہاشمی	احمد وحمید وجعفر بن برقان	منکر الحدیث لیس بشیء متروک الحدیث	بانه روی دانی قال یا بن

اسماء الرواة	عمن روی	ما توثقه فی المیزان واللآلی	اسباب تضعیف
عیسی بن عبد الله محمد بن عمر بن علی ع	عن آبائه	قال الدارقطنی متروک الحدیث میزان روی عن آبائه اشیاء موضوعة لآلی ۱۹۱	۲۰۳ سبعین الفاً سبعین بغا لآلی (۲۴) من نسخة النبی صلعم قال اشتد غضب الله علی من اهرق دمی واذانی فی عترتی میز (۲۵) له عن جابر قال قال صلعم سدوا الابواب کلها الا باب علی (۲۹) له حدیث ان ابو النبی صلعم وحدہ فی الجنة میز ولآلی اگر کہا جاوے کہ دیگر محدثین نے انکی توثیق بیچ میں کی ہے سو یہ تو کہا جاتا ہے کہ محدثین سنت میں ایسے ناقدین میں کہ انکی اولادنبی پر بیجا اخذ علم کے طعنہ زن ہیں اور خامہ اہل حدیث ان قادحین کی تنقید پر سلوک کتا ہیں اور یہ بھی اونہیں سے ملحق ہیں
قاسم بن ابراہیم الہاشمی	۰	یعد فی الضعفاء منکر الحدیث میز	
قاسم بن عبد الله بن محمد بن عقیل الهاشمی	۰	قال یحیی لیس بشی	
محمد بن امام جعفر الصادق	۰	تکلم فیه دعی الی نفسه فی اول دولة مامون وبویع بمکة	
محمد بن علی بن الحسین الهمدانی		کان یجازف فی الروایة فی آخر عمره	
محمد بن حمزة بن عمر بن ابراهیم العلوی	۰	کان جده زیدیاً من العلماء واما هذا فرافضی	
محمد بن عمرو بن علی ع	عن محمد بن علی ع	مجهول تق	[illegible]
محمد بن محمد الشریف ابوطالب العلوی	فی سنن ابی داود ج ا	فلم یثبت فیه سماعة وکان یکذب فی عامة سمعن فی حدیث بالکتاب تکلم فیه میز	[illegible]
موسی بن اسمعیل بن امام موسی کاظم ع	عن ابائه	عامتها مناکیر فی ترجمة محمد بن محمد بن الاشعث ابوالحسن نزیل مصر میز	[illegible]
موسی بن عبد الله بن حسن بن امام حسن		فیه نظر	[illegible]
یحیی بن الحسین بن اسمعیل العلوی	عن ابیه	اتی بخبر کذب رافضی غال له حدیث ان ابوی النبی عبده فی الجنة	[illegible]

بشان دوازده امام اہلبیت خیر الانام

اسماء الرواة	عمن روے	ما توثیقہ فی المیزان الاولی و تقریب التہذیب	اسباب تضعیف
علی بن ابیطالب ع	من الخلفاء الراشدین تق	بزرگان اہل حدیث کے انکو نام نہ لکھتے تھے جیسے یہ ہیر وہمن عمر کما فت	الحضرات کا فضل و شرف اور فیوض علم لدنی و وہبی غیر کسبی نقلہ العسقلانی فی فتح الباری
حسن بن علی ع	ریحانة قد صحبه و حفظ عنه تو	مروان وزیر عثمان و شیخ الروایة سفیان انکو نام نہ لکھتا تھا ش والباقی سیاتی	فی شرح حدیث الثمرة البخاری و ابن الصباغ المالکی فی ترجمة الامام حسین ع صفحہ ۱۶۹
حسین بن علی ع	ریحانة حفظ عنه صلعم تق	ابن عربی نے لکھا قتل الحسین الا بسیف جدہ والباقی سیاتی	اور المعجزات و معجزات باہرہ کا ظاہر ہونا کما فی الصواعق
علی بن الحسین ع	ثقة ثبت عابد فقیه فاضل تق	انکی روایتیں [illegible] ۹۳ نے غیر مستقیم لکھا ہے	اور دیگر بعید [illegible] دیگر خلیفہ [illegible] امام سابق کا امام لاحق کو اور دعوی امامت فرمانا ہر
محمد بن علی الباقر ع	ثقة فاضل	انکی روایت کو علی القاری نے کتاب موضوعات میں جہو ملایا ہے کما یاتی	امام علیہ السلام جو کہا ہے فی الفصول المہمہ المالکی اور امام باقر العلوم کا فرمانا کہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ
جعفر بن محمد الصادق ع	صدوق فقیه امام	یحیی قطان انکو صادق اللہجہ نہ مانتا تھا	غدیر خم میں نازل ہوئی؟ کما فی التفسیر الکبیر اور آیہ
موسی الکاظم ع بن جعفر ع	صدوق عابد	قال ابن طاہر یاتی الامام الرضا	فاسئلوا اهل الذکر
علی بن موسی الرضا ع	صدوق	عجائب [illegible] میزان الاعتدال	کی اہل الذکر ہم ہیں اور
محمد بن علی الجواد التقی ع		فخر رازی نے نہایة العقول میں لکھا	ذریت طاہرہ وارث علم انبیاء ہیں اور خلفاء
علی بن محمد النقی ع		والعجب انهم یزعمون ان النقی و	صحیح علیہم الائمة [illegible]
حسن بن علی العسکری ع	.	النقی والحسن العسکری انهم کانوا	دنیا میں تھا ہی [illegible] الفصول المہمہ اور امام جعفر الصادق

اسماء الرواۃ	عمن روی	ما توثیقہ فی المیزان للذہبی	اسباب التضعیف
محمد بن علی الجواد ع علی بن محمد النقی ع حسن بن علی العسکری ع موصوفین	.	عالمین بجمیع المسائل الاصولیہ والفروعیہ وتفاصیلہما مع انہم کانوا فی زمان کثیر فیہ خوض العلماء فی اصناف العلوم وکثرت تصانیفہم ومع ذلک فلم تظہر من احد منہم شیء من العلوم لا بالقلیل ولا بالکثیر ولم یحضروا المحافل ولا تکلموا فی شیء من المسائل مع المخالفین ولم تظہر تصنیف ینتفع بہ کما ظہر من الشافعی ومحمد بن الحسن وغیرہما من الفقہاء والمتکلمین والمفسرین	کا تفسیر آیہ واعتصموا بحبل اللہ میں یہ فرمانا کہ حبل اللہ ہم ہیں اور یہ فرمانا کہ ذہب آخرون الی التقصیر فی امرنا واحتجوا بمتشابہ القرآن فتاولوا بآرائہم الخ اور امت کے بدعات کی شاکی ہونا اور اہلبیت کو اہل عصمت و ہادیین و شجرہ نبوت بتلانا کما فی الصواعق و فرائد السمطین موجب مباینت قوم و سبب حسد و زیادتی بغض و لوم ہو گیا۔
امام الحجہ محمد مہدی بن الحسن ع	.	حدیثہ موضوع والحسن العسکری لیس من الائمۃ ۲۰۵ عندہم مفقود و معدوم	

اس تسوید جدول مطول سے مابہ الغرض اظہار کرنا حقیقت مسلک محدثین سنت کا ہی نہیں ہے بلکہ فوائد شتے مقصود ہیں تا کہ اولو الالباب بنظر دیانت و انصاف نظر فرمائیں اول یہ کہ جو محدثین سلاطین [illegible] صناعت کا مقتضی تھا کہ حق تنقید دیانت دینی سے ادا کیا جاتا لاکن اس جدول مختصر کے سرسری نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو گروہ بیت الرسالت سے خوب ثابت ہوا تمام اس سے کہ وہ مشرف صحابیت ائمہ کے ناظر و دیکھا گیا یا وہ تعلیم یافتہ خاندان نبوت پایا گیا یا وہ راوی فضائل اہلبیت ہی ظاہر ہوا یا وہ پارۂ جگر اہلبیت پیغمبر ثابت

ہوا ہے کہ وہ حضرات بھی جنکو قرآن نے ذوی القربیٰ و اہلبیت طاہرہ و ابناء و النفس
پیغمبر بتلایا ہے اور خدا نے والحقنا بہم ذریتہم فرمایا ہے اخذ اخبار و احکام شریعت مین مطعون
و مقدوح و لیس بشئ و لا یساوی فلسا و لا یحتج بہم عندہم ہین اس غرض و غایت سے کہ ہر
نو آموز شریعت کو ملاحظہ جانفشانی حاملان صناعت اس فرقہ اہلسنت کے سمجھ لے کہ حضرات ائمہ
طاہرین و ذریت ختم المرسلین کی صحبت و علم شریعت کا یہی اثر تھا کہ جو انکی مجلس سے مستفید ہوا اور حسینی
بحکم حدیث ثقلین کے اہلبیت نبی سے متمسک کیا اور علم دین حاصل کیا وہ مثل کمیل بن زیاد کے داخل زمرہ
مکذبین و مفرطین کی اور مثل اصبغ بن نباتہ کے لیساوی فلسا کے اور مثل حارث ہمدانی کے غالی فی التشیع
ہو گیا اور مثل احمد الطائی و احمد بن صدقہ و عبداللہ عامری صاحب نسخہ باطلہ و موضوعہ قرار پا گیا
اور مثل جابر جعفی و دعبل الخزاعی و سدیف مکی و عمرو الجعفی و عیسی بن مہران کے رافضی کذاب غالی فی التشیع
کر دیا گیا اور صاحبزادگان میں سے مثل الحسن بن محمد کے ممن روی الغلبۃ الحیار اور مثل زید بن الحسن کے کذاب
متسلع دجال اور مثل علی بن عمر کے مستور الحال اور مثل موسی بن اسمعیل صاحب صحیفہ باطلہ علیہ تہا جنا کہ کچھ بیان
ہو گیا کما یاتی بیانہ اور جو طعن کہ حضرات ائمہ طاہرین پر کیگئی ہین وہ تو احوال قلبی محدثین کے خود ہی تحدیث کرتے ہین اس مقام
پر خاتم المحدثین عبدالعزیز دہلوی کا ایراد یاد آگیا کہ تحفہ کے باب چہارم مین شیعون پر ایراد وارد کیا ہے و امام عترت
رسول باجماع اہل لغت عترت شخص اقارب او را گویند و اینہا نسبت بعض عترت انکار کنند و بعضی را عترت می شمارند
پس اولیاے شاہ صاحب ایسی گریبان مین ہونٹہ ڈالکر ملاحظہ کرین او موازنہ فرماوین کہ اگر ایراد مذکور صحیح فرض کر لیا جاوے
تو بھی یہ دیکھنا ہے کہ شیعون پر ترک بعض العترۃ و دوسرے جو بعض سے کل عترت ہی کا ترک لازم آگیا یا محدثین
سنت کی سیرت سے یکسر معاندت با عترت اور اونسے مخالفت در مذاہب ظاہر ہے پس ان ہر دو قسم

مین کونسا مذہب مختار موجب مروق عن الدین ہوا ہی فافہم اور واضح رہی کہ ہمارا مقصود بیان ترک وقدح تابعین و اصحاب ائمہ طاہرین سے اس بنا پر نہین ہے کہ کل اصحاب ائمہ عادل وثقہ تھے اونکو برغم وعداوت قوم نے مقدوح کیا ہی کیونکہ عند الشیعہ جسطرح کل صحابہ رسالت من حیث الکل ثقہ وعادل نہین تہے

اسیطرح اصحاب ائمہ اطہار سب ممدوح تھے بلکہ یہان پر ظاہر کرنا مقصود ہی کہ عند القوم ہر وہ راوی جسنے سفینہ اہلبیت سے باہر قدم نہین رکھا وہ مستور ومجہول اور بجا شہرت فیہ نظر او لیس بشئ ولم اصح حدیثہ کی زد پر مجروح کردیا گیا دوسرے (یہ امر بھی ثابت ہے کہ اکثر رواۃ موصوفین فی الجدول کو محدثین نے لا اعرف ولا یدری من ہو او مستور ومجہول لکہا ہی بدین علت کہ ناقلین اخبار وخدام آثار کی نزدیک باوجود عہدہ خدمت علم حدیث کے ان راویون سے غیر واحد نے علم دین اخذ نہین کیا لہذا وہ مجہول الروایۃ ومستور الدرایۃ ہوگئی اسمین دیکھنا چاہیئی کہ قصور کسکا رہا آیا چشمہ کو تشنہ کے پاس جانا چاہیئی یا تشنہ کو چشمہ کی پاس اسپر چشمہ کو مستور کہدینی سی نقصان چشمہ کا ہوگا یا تشنہ جان بلب ہوجائیگا اور یہان غضب یہ ہی کہ چشمون کے مخزن ومنبع کو ہی تلخ بتلایا جاتا ہی کما یاتی بیانہ سیوم یہ کہ عام طور پر قدح وجرح مین (الا ما شذ) یہ نہین لکھا گیا کہ تابعین ممدوحین وصحابہ مقدوحین ائمہ طاہرین کی صحبت علیہم سی مستفید ہی نہین ہوے جو وہی متہم بوضع وصنع سمجھی جاوین بلکہ یہ تقدیح بلا انکار صحبت کی بعد اعتراف نقل من الائمۃ المعصومین مخبر ہی کہ بنام نہاد قدح اصحاب ائمہ کے حقیقۃً قدح وجرح حضرات اہلبیت طاہرین نے علمین لائی ہین یا یہ کہ اثر صحبت سی یہ لوگ منکر الحدیث ہوگئی اور وہ اثر رفض عن الثلاثۃ کی سوا اور کچھ فحوای کلام اور منطوق مرام سے تو پایا نہین جاتا ہی جس سے ظاہر ہوا کہ حضرات ائمہ طاہرین معتقد خلافت ثلاثہ نہین تھے اور خلافت کو اپنا حق جانتے تھے اور ادا نہین سکے ہی مسائل

پر فرقہ شیعہ ہے چہارم یہ کہ جسقدر اصحاب ائمہ طاہرین کی حقمین الفاظ سے استعمال کئے گئے ہین مثل منکر الحدیث و زائغ و باطل اور ضال و مضل و کذاب جعل مخترق خبیث متہم بالوضع متروک ہالک کے اس مثل کسی فرقہ نواصب یا خوارج کی شامین نہین لکھے گئے دیکھو مختار ثقفی نے ثارات امام حسین مین جو کار نمایان کیا اور شیوخ الحدیث اہلسنت کو مکافات خون ناحق امام مظلوم مین قتل کیا تو وہ باوجود امیر الوقت ہونے کے ضال اور مضل تجویز کیا گیا اور ہو شمر من الحجاج او مثلہ لکھا گیا اور امامہم شعبی کی مصاحبت مجلس مختار مانع نہوئی اور معاویہ بن سفیان جسنے علے الاعلان خروج علے خلیفۃ العصر کیا اور آخر وقت صلیب نصاریٰ زیب گلو فرما کر راہی بقا ہوا تھے کہ حجاج اظلم ضال و مضل و ہالک و خبیث نہ ٹھہرایا گیا بلکہ حسب صراحت مذکورہ بالا تقلید ان خبائث کی جائز قرار دیگئی حالانکہ حجاج کے تصویب مین کسی عالم فقیہ و محدث کا قول منقول نہین ہے اور تصویب مختار مین تو امامہم شعبی کو شان اور معاندین مختار کو موعظہ کنان تھے کمافی روضۃ الصفا اور ابن عبد البر نے استیعاب مین لکھا ہے وادعی انہ رسول محمد بن حنفیہ فی طلب دم الحسین رض فاستعان بابراھیم بن الاشتر فطلب قتلۃ الحسین رض وابادھم وقتل اللہ علی یدیہ اکثرھم وکان ھلاک عبید اللہ بن زیاد بسببہ علے یدی ابراھیم بن الاشتر فاحبہ لذلک اکثر المسلمین وطعن علیہ من لم یوافقہ مذھبہ انتھے بقدر الحاجۃ یعنے جو مسلمان طالب خون حسین تھے وہ مختار کو دوست رکھتے تھے اور جو موافق مذہب اوسکے نہین تھے وہ اسپر طعن کرتے تھے انتہے بلفظہ اب دیکھ لیا جاوے کہ یہ گروہ محدثین جو مختار کو ضال و مضل کہتے ہین کس فریق کے طرفدار ہے نتیجہ یہ کہ جرح کرنا

رواۃ صحابہ کا اہلبیت پر کہ کان یضع بنفسہ و عمل علی الامام تو یہ طعن اس حد تک البتہ
در پردہ تھا جیسا کہ شانئین عاصم بن ضمرہ کی کھا ہے کہ لم یصدق فی الحدیث علی علیؑ ع
باحادیث والبلیۃ منہ یا جیسا کہ احادیث امام موسی کاظم علیہ السلام کے غیر محفوظ ہونے مین
لکھا ہے کہ البحا فیہ علی ابی الصلت الھروی مگر یہ پردہ طعن حضرات الائمہ الطاہرین پر ظاہر
کرنے سے بالکل ہی فاش ہوگیا کہ یہ گروہ ناحق پر وہ حقیقۃً اصحاب ائمہ پر طعنہ زن نہین ہے بلکہ
نفوس و ذوات ائمہ پر طاعن و لائم ہین اسمقام پر الطال دلطعن علی الائمہ الطاہرین کرنا موجب طوالت
کلام ہے اسکے اسرار تنقید اہل حدیث مین عنقریب باب سوم مین دکھلا جاوینگے چنے یہ کہ اصحاب
امیر المومنین کو جو عام طور پر مجہول دکھلاتے ہین اگر یہ منقدین اخبار اہلسنت کی حدیث ثقلین سچ
باور کرتے اور اسکو اپنے مسلک کے خلاف نہ دیکھتے تو اون مجاہیل کو غزل نظر کر کے خود اہل بیت
نبوی سے اخذ علم فرماتے اور علم اہلبیت کو مجاہیل و اہل خباثت علی زعمہم پر نہ چھوڑ دیتے حالانکہ
عہد امامت ابو الائمہ علیہ السلام و دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام مین جہابذہ حاملین اعلام
سنت موجود تھے اور کوئی امر موانع اخذ و عوائق حضوری خدمت سے نہ رکھتے تھے نہین نہین
جو اہل بوا جماعت یوم سقیفہ سے ہی جناب امیر کے دعوے خلافت فرمانے سے اور محجوج کرنے ابوبکر
سے تاڑ گئے تھے کہ اہلبیت نبوی اس خلافت کو اپنا حق جانتے ہین کبھی صحابہ عظام کی خلافت
کو سچا نہ مانینگے جیسا کہ اس دعوے خلافت کا قصہ پر غصہ مفصلاً محدث روضۃ الاحباب اور
محدث سقیفہ و فدک جوہری نے نقل کیا ہے جسمین احتجاج جناب امیر بدلیل الزامی بقولہ انا احتج
علیکم کما احتججتم علی الانصار مشہور معروف ہے اور اس انحراف و انکار کی تصدیق سیرت

اہلبیت سے ہر زمانہ مین ہوتی رہی ہے جیسا کہ جدول سابق مین مذکور ہوا کہ حدیث فاروقی فرائیتما
کاذبا آثما غادرا خائنا اور فرائیتمانی کاذبا آثما غادرا خائنا مخاطبا للعلی والعباس کما فی
المسلم اور حدیث سبط اکبر مخاطبا لابی بکر انزل عن منبر ابی اور حدیث سبط اصغر مخاطبا للعمر انزل
عن منبر ابی کما انہما فی تاریخ الخلفا مخبر نفی حق مخاطبین کے ہین اور حدیث ابی وائل قال قلت
لعبد الرحمن بن عوف کیف بایعتم عثمان و ترکتم علیا قال ماذنبی قد بدأت
بعلی فقلت ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر فقال فیما
استطعت الحدیث کما فی مسند احمد نقلہ السیوطی فی تاریخ الخلفا ۱۰۵ اور دراسات اللبیب کے
صفحہ ۱۸۱ پر منقول ہے کہ ان علیا لم یبال بخلاف عمر وعثمان ولم یتوقف بحسن الظن الی
عمر فی ان لہ حدیثا یعنی حضرت علی مسائل شرعیہ مین عمر وعثمان کے مخالفت پر پرواہ نفرماتے تھے اور
عمر کی نقل حدیث انفرادی پر حسن ظن کے تھے یعنی اعتبار صحت حدیث عمر نکرتے تھے اور
جناب امیر کا مرد ختعمی سے فرمانا بحق شیخین کے انہما کانا عاملین بالجور کما رواہ ابن قتیبۃ فی کتاب السیاسۃ
والامامۃ اور نہج البلاغہ مین خطبہ شقشقیہ اور دیگر خطبات و شکایات قریش اور یوم خلافت ظاہری خطبہ
مین الحمد للہ علی احسانہ رجع الحق الی مکانہ فرمانا اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے
کہ جناب امیر نے ایک منٹ بھی خلافت کو حق ثلاثہ تجویز نہین فرمایا اور ہمیشہ شاکی و حاکی اونکے
رہے ہین کما جمع بعض شکایاتہ علیہ السلام عبد الحمید فی الجزو التاسع من شرحہ علی نہج البلاغۃ تحت قولہ ع اللہم انی
استعدیک علی قریش ومن اعانہم الخ وہی تسع اقوال منہا قولہ فانہم منعتنی حقی و غصبتنی امری و منہا
فانہم ظلمونی حقی واغتصبونی سلطان ابن عمی ومنہا ان لنا حقا ان نعطہ ناخذہ و ان نمنعہ نرکب

اعجاز الاول پس ایسی ظاہر ظہور کی حالت تبائن مین یہ محدثین دل دادہ صحابہ کسطرح اہلبیت سے علم دین جسمین صحابہ کی شکایتین اورطرح طرح کی شناعتین مملو تہین اخذ کرتے ضرور علے مسلکہم معذور تہے ساتوین یہ کہ اس جدول سے اسقدر امر تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ آئمہ صدر مین مذہب سادات عظام اور اصحاب ائمہ کرام کا شیعہ تہا اور وہ امثال احادیث علیٌّ خیر البشر فمن ابیٰ فقد کفر اعتقاد رکھتے تھے اور اونکی نقل کرنے مین باک وشرم نفرماتے تہے جیسا کہ ترجمہ حسن بن محمد بن یحیے مین علامہ ذہبی نے اسکے طرف اشارہ کیا ہے کہ اس علوی کے افترا کرنے پر عجب نہین ہے کہ بسبب قلت حیا روایت کرتا ہے اور عجب خطیب محدث حامل لوا رہنا عنت سے ہے کہ اونسے اسکو اس علوی سے کیون نقل فرمایا پس اس اشارت ہمراسر بشارت سے علویان کی یہ عادت شیعیت کے مستمرہ ہونے واضح ہوگئی اور شیعہ غالی اور رافضی غالی کہا جانا امام زادگان کا جو اس مختصر جدول سے نمایان ہو وہ نظر اہل رشد بین مذہب اہلبیت علیہم السلام کو علے الاعلان حالی کر رہا ہے کہ یہہ حضرات معتقد خلافت اجماعی صحابہ کے نہین تہے بلکہ بحکم اہل البیت ادریٰ بما فی البیت کے تعلیم یافتہ اپنے ابا طاہرین کے تہے جیسے کہ وابستگان وموالیان خاندان رسالت وخدام وغلامان بیت نبوت بھی شیعہ امیر المومنین شاہ ولایت ہی تہے مثل صبیح مولے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا وعبد اللہ بن قنبر وعبد اللہ بن نافع مولے الامام الحسن المجتبےٰ علیہ السلام ومحمد بن عبد اللہ بن ابی رافع مولے رسول اللہ اور یحیے بن سلیم مولی ثانی انحضرت صلعم اور قنبر واحمد ونعیم بن سالم ابنای قنبر کے جنکی شیعیت اور نقل فضائل اہلبیت کے ہے متروک الروایۃ قرار دیگئی ہین اور یہہ جرم عام اللہ ... جداول کو احصاد کی ہوئی ہے اور شواہد انکے شیعیت کے احادیث مرویہ ...

تصانیف مین مذکور ہوئین اور اونکو خود متقدمین سنت نے اونکی قدح مین نقل فرمائی ہین
جیسے شیعیت تابعین و تبع تابعین و امام زادگان اور موالی خاندان کی بخوبی عیان ہے
والفضل ما شهدت به الاعداء آٹھوین یہ کہنا کہ مرویات ابن عصابہ سلف و خلف کی اونہین
کی وضع کردہ ہین اور وہ کاذب و مفتری تھے کہ حضرات ایمہ طاہرہ پر انہون نے اتہام
کیا ہے ابطال اسکا تراجم ایمہ طاہرین سے (کہ جو علماء سنت نے اونکی شان مین ثنا خوانی
فرمائی ہے اور وہ جدول ایمہ مین اشارۃً مذکور ہوئی اور نیز اقوال حضرات ایمہ سے جو صحابہ
ثلاثہ کے حق مین ارشاد فرمائی ہین اور وہ بھی صدر مین ابھی حوالہ قلم ہوئی ہین) بخوبی محقق
ہوتا ہے پس یہ طعن کذب و افترا کا اصحاب ایمہ پر عین اتہام و افترا ہے اور علاوہ
اسکے کذب و افترا اور وضع کی نسبت کسی وجہ موجہ سے ہی ہو سکتی تہی ورنہ طعن مبہم بلا دلیل
قادح کے کب جائز ہے دیکھو اصول بزودی حنفی کو کہ اوسمین مذکور ہے کہ اَلطَّعْنُ مِنْ اَئِمَّةِ
الْحَدِيثِ لَا يُقْبَلُ مُجْمَلًا لِاَنَّ الْعَدَالَةَ ظَاهِرَةٌ فِي الْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا فِي الْقُرُونِ الْاُولٰى
فَلَوْ وَجَبَ الرَّدُّ بِمُطْلَقِ الطَّعْنِ لَبَطَلَتِ السُّنَنُ وہکذا قال شارحہ اور یہ سب اصحاب
جدول قرون اولی کی ہی ہین جنکی عدالت عندہم ظاہر و ظہور ہے اب جو اونکی قدح کیجاتی
ہے لامحالہ سنن نبوی کا باطل کر دینا ہی لہذا طعن کیلئے صراحت مقبولہ اور وجہ موجہ درکار ہے
اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ زمانہ اخذ مرویات طبقہ تابعین کا امیر المومنین سے
سنہ ۴۰ ھ مین ختم ہو چکا تہا اور ناقدین خلفا صدہا سے مابعد مین ہوئی ہین انکو کب
موقع ملا تہا کہ جو امیر المومنین و دیگر حضرات صحابہ شیوخ الرواۃ ہیں اونکی مرویات
مذکورہ کی تصدیق مین اونکی کذب ۔ گوئی تحقیق کر سکتے ان ناقدین کے فرشتون کو بھی نہ

تابعین رواۃ کی راست بیانی وکذب گوئی کا حال معلوم نہین پہر انکی تنقید اونکی حقیقت کب معتبر و مستند ہوسکتی ہی البتہ تبع تابعین کا زمانہ ایسا ہوا کہ جسمین محدثین سنت نے انبارخانہ امیر معاویہ سے علم دین اخذ کیا کما یاتی بیانہ مگر اوس وقت مین صنعت نقادی ہی مفقود تہی او امام شعبہ کو البتہ اَوَّلُ مَنْ فَتَّشَ عَنِ الرِّجَالِ قرار دیا گیا ہے اونہون نے کب مرویات مذکورہ کی تنقید مین حضرات ائمہ معصومین کی طرف رجوع کیا تہا جو اونکی تنقید فرضی مرتبہ تحقیق صدق و کذب مین گردانی جاوے پس با و آخر منقدین چہ رسد تو ہین یہ کہ اگر ان تمامتر کشف تعلیقات سے غض بصر کیجاوے اور صرف ابن عدی کی روایت کتاب موسے کو مدار تحقیق مذہب گردانا جاوے تو یہ ہی از بس کافی ثابت ہوگی جو جدول مین لسند علامہ ذہبی کے میزان الاعتدال سے موسے بن امام موسی کاظم ع کے ترجمہ مین مذکور ہے کہ قریب ایکہزار حدیث کے موسے بن اسمعیل بن امام موسے کاظم کی کتاب مین محمد کوفی کی لکھی ہوئی ابن عدی نے دیکھین اور وہ سب مناکیر تہین اور حسین بن علی بن حسین علوی شیخ اہل البیت نے اوسکی تکذیب کی انتہی ملخص کلامہ اور ملا قاری نے اپنی موضوعات مین بصفحہ ۰۰ العبد نقل اس روایت ابن عدی کی دارقطنی کا قول یہ نقل کیا ہے کہ اِنَّہٗ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ وَضَعَ ذٰلِکَ الْکِتَابَ الْعَلَوِیَّاتُ یعنی علویین نے وہ کتاب خلاف مذہب اہلسنت وجماعہ کی وضع کی ہے اب دیکھنا چاہیے کہ اسی مثل دیگر کتب بھی امام زادون کے پاس تہین جو اہل تنقید سنت نے اونکو جامع منکرات فرمایا ہی مثل نسخہ محمد بن محمد شریف اور نسخہ علے بن موسے کاظم علیہ السلام اور نسخہ احمد بن علی صدقہ اور نسخہ ابوا عام اور نسخہ داؤد قزوینی کے کما ہو فے ترجمہ علے بن موسے بن جعفر الہاشمی تو اب اہل انصاف عدالت شعار سے پوچہا جاتا ہی کہ یہ نسخہ اور یہ کتب جمع کردہ ذرّیت اہلبیت کیے معتبر ہونے چاہین

یا قول ابن عدی کا اور شہر غاً توثیق اور وثوق اور طمانیت کسکے کتاب او رکسلئے قول پر اصحاب
رشد بلا تعصب کو کرنی لازم ہے بضرورت مقام ہر دو طرف کے حالات توثیقی لکھے جاتے
ہین کہ کتب مجموعہ ذریت وعترت ایمہ اہلبیت پیغمبر کے باعتراف منکرین کے عہد ایمہ طاہرین
مین مدون ہوئین اور جامعین اونکی اولاد و احفاد اونکی بلا واسطہ یا بواسطہ ایک
دو پشت کے حضرات ایمہ سے تھے جو وہ زمانہ بھی قریب تر زمانہ اونحضرات سے تہا اور احادیث
جمع کردہ بھی اونکی وہی عجائب ومناکیر عند القوم تہین جنکو خود حضرات ایمہ معصومین نے
نقل فرمایا ہے جیسا کہ ترجمہ امام رضاؑ مین قول ابن طاہر یاتی من ابیہ بعجائب اور ترجمہ امام جعفر صادق
مین قول ابن قطان احد فی نفسی شئیاً منہ اور ترجمہ امام حسن عسکری مین حدیثہ موضوع اور
اونکی شان مین لیس بشئی لکھا ہے جو اس تنقید سے تصدیق ہو گیا کہ نسخ مرتبہ امام زادگان خود
مصدقہ واخبار منقولہ از حضرات ایمہ طاہرین کی تہی جنکی شان مین آیہ تطہیر اور آیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ
اللہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الایہ اور آیۃ المودۃ وغیرہا نازل ہوئین ہین اور حدیث سفینہ
اور ثقلین اور عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ اَدِرِ الْحَقَّ حَیْثُ مَا دَارَ وعَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ
عَلِیٍّ باتفاق فریقین وارد ہین اور ابن عدی ہر چند عند القوم امام حافظ کبیر صاحب کتاب
الکامل فی الجرح والتعدیل ہی لاکن اسکے لئے کوئی آیت یا حدیث نازل نہین ہوئی نہ یہ کسی
خلیفہ کا سگا سوتیلا تہا جو اسکی عیب جوئی کو حجت شرعی گردانا جاوے بلکہ یہ عاق المشایخ ہے کہ اسنی
اپنے شیخ الروایۃ عبد اللہ بن حفص کو مخترع الحدیث بتلایا ہی کما فی اللآلی ۲۱۰ اور لطف یہ ہے
کہ یہ تعلیم یافتہ ابو یعلی موصلی کا ہی جو وہ اخبار ضعاف فضیلت عثمان مین نقل کیا کرتا
تہا تذکرہ ۲۷۵ اور یہ شیوخ غیر معروفین سے مثل بہلول والمروزی وابو الدرداء وغیرہم کے

علم حدیث کو اخذ کرکے امام الجرح والتعدیل بنگیا تھا ذہبی نے میزان الاعتدال مین تحت
ترجمہ ابان بن یزید کے نقل فرمایا ہے وَقَدْ اَوْرَدَہُ اَیْضًا العَلَّامَۃُ اَبُوالفَرَجِ اِبْنُ الجَوْزِیِّ
فِی الضُّعَفَاءِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ اَقْوَالَ مَنْ وَثَّقَہٗ وَھٰذَا مِنْ عُیُوْبِ کِتَابِہٖ یَذْکُرُ الجَرْحَ وَیَسْکُتُ
عَنِ التَّوْثِیْقِ وَلَوْلَا اَنَّ اِبْنَ عَدِیٍّ وَاِبْنَ الجَوْزِیِّ ذَکَرَا اَبَانَ بْنَ یَزِیْدَ لَمَا اَوْرَدْتُہٗ اَصْلًا
ملخص یہ کہ ابن عدی وابن جوزی عیب جو اور مسقط مدح رجال کے تھے اور تذکرۃ الحفاظ
مین لکھا ہے قَالَ اَبُوالقَاسِمِ بْنُ عَسَاکِرَ کَانَ [ابن عدی] ثِقَۃً عَلٰی لَحْنٍ فِیْہِ یعنی ابن عدی
ثقہ مخطی فی الکلام زیادہ گو تھا جلد ۳ صفحہ ۱۵۲ اب حضرات اہل انصاف موازنہ فرما کر
ترجیح مرجح فرمالین کہ کسکے طرف حق ہے اور کسکی قول پر اہل رشاد کو عمل کرنا چاہی اگر پیغمبر
خدا صلعم بروز باز پرس سوال فرمائین گے کہ ای امت تمنی کسکے قول پر کس اعتماد پر عمل
کیا تو امت نام آل محمد صلعم کا لیکر مخلصی پاسکتی ہے یا امثال ابن عدی کا نام لیکر داخل
جنت ہوجائے گی فانصفوا یا اولی النہی خصوصًا ایسے حالمین کہ جب رسولخدا صلعم فرمائین
کہ مینے بلحاظ تشتت فرق امت کے تمکو حکم تمسک کا قرآن اور اہلبیت کے ساتھ دیا تھا
اور صحابہ کو قرآن کے ساتھ کہین مساوی نہین گردانا اگر میرے اہلبیت سے تمنے زلت
اقدام کو بہی محسوس کیا تھا تو تمہارا متمسک باہلبیت ہونا بعد نفاذ حکم تمسک کے تمہاری
مواخذہ کا باعث نہوتا اور حدیث ثقلین مین اعلام فرمایا تھا کہ لَا تُعَلِّمُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ
اَعْلَمُ مِنْکُمْ کما فی الصواعق المحرقہ پھر تمنے غیرونکو انپر کیون مقدم گردانا اور اعلم امت
سے علم دین کیون اخذ نکیا اور اوسے متروک اور مستور کردیا اور کیا نفرمایا تھا علی ابن طالب
کے حقمین اَنْتَ قَسِیْمُ الجَنَّۃِ وَالنَّارِ یَوْمَ القِیَامَۃِ جیساکہ جرمی شارح صواعق اسکی تشریح مین

لکھتے ہین و مراد از قسمت نار انست کہ انسان دو فرقہ خواہد شد فرقہ کہ باتو دوستے کنند او ہمراہ تو اند ایشان بر ہدایت اند و فرقہ کہ دشمن تو اند از تو دور اند ایشان بر ضلالت اند پس نصفی با تو در بہشت خواہند بود و آن نصف دیگر کہ با تو دشمن اند و مقاتلہ خواہند نمود یعنے خوارج و بغات و امثال ایشان در دوزخ خواہند بود کذا قال فی النہایۃ انتہے ملخص ما قال فی معنی الحدیث پہر تمنے بغات و طغات کی محبت و پیروی مین دامن اہلبیت کو کس حجت بینہ سے چہوڑ دیا اور کیا نہ فرمایا تہا کہ لَا یَجُوزُ اَحَدٌ الصِّرَاطَ اِلَّا مَنْ کَتَبَ لَہُ عَلِیٌّ الْجَوَازَ فی الصواعق[۲۳] پہر تم امت نے آج قیامت کے دنکو اور جواز صراط کو کیون فراموش کردیا تہا کیا ابن ابی طالبؑ اپنے حق ثابت پر اتمام حجت کو نہین کیا تہا جو تمنے اوکی حجت کو مغلطات لسان سے گرا دیا اور تمنے اوسکے باغیون اور خارجیون کو ہی صحابہ مجتہدین مین شمار کرکے اپنا مقتدا و نہین بنایا بلکہ تمنے اون بغات و خوارج کے ثنا خوانون کو امثال بخاری و مسلم و طحاوی و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و مالک و ابو داؤد و ابن عدی و دار قطنی وغیرہم کے (جو زلہ خواران مطبخ نواصب تہے) خاندان رسالت سے افضل و اقدم بلا سند مستند کے تجویز کرلیا اگر منافقین نے مجہے وقت آخر مین ہدایت نامہ امت کے لئے نہ لکہنے دیا تو جو صحائف دینیہ میری اولاد نے مرتب و مدون کیے اونکو تمنے بہ پیروی منافقین کے کس حجت سے باطل تبلا دیا اور مکذبین کی تقلید کو مسلک اسلام کس حجج بینہ سے قرار دیلیا اور بحمایت پیروان اصحاب نفاق کے تمنے میری اولاد کے اور اونکی جمع کردہ حدیثون کی تکذیب کی اور تمنے میرے اہلبیت کے اصحاب کی یہ قدر و منزلت بڑہائی کہ اونکی صحائف کو بھی عُراض الناس کے بیاض پر باطل سمجھہ لیا جو اونہون نے میرے اہلبیت سے اون صحائف مین میری ہدایتین جمع کی تہین تم سے

کب مجھے امید ہوسکتی ہے کہ اگر مین تمہارے لیے ہدایت لکھتا تو تم اوسکو صحیح رکھکر واجب العمل تجویز کرتے اگر تمنے صحابہ بغات و خوارج کو بنظر عام مدائح و محاسن صحابہ کے جو قوم نے اونکی حقیر نقل کیے ہین اپنا پیشوا سمجھ لیا اور تم اس حسن ظن مین اگر اپنے زعم مین معذور تھے تو کیا تمنے ان عموم مدائح صحابہ کو اپنے محدثین کے افادات مین مخصص ہوتا نہین دیکھا تھا کہ اونہون نے شرف صحابیت کو تنگ دائرہ مین محدود کر دیا ہے کیا تمنے احادیث لشان بغات و خوارج نہین سنے تھین کہ جو صواعق محرقہ مین ابو سعید الخدری سے ماثور ہے کہ مخاطبا بہ علی ابن ابیطالب کے قتال مین وارد ہے کہ اِنَّكَ تُقَاتِلُ عَلٰی تَاوِیْلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰی تَنْزِیْلِهٖ اور سعد وقاص سے منقول ہے کہ مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ اور ام المومنین ام سلمہ سے یہ حدیث نقل ہوئی ہے کہ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللهَ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللهَ کیا تمنے طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ کو جمل و صفین مین محبان علی باور کر لیا تھا حالانکہ تم ہی احادیث بدح و تنقیص کو جمع کر کے گروہ بغات کو عموم مدائح سے خارج کرتے تھے پہر ان احادیث کو مخصص اون عموم کے جان لیتے حالانکہ یہ تخصیص احادیث قدح صحابہ مین شیخین کے لیے تمنے اپنی جمع کردہ مدائح سے اختیار کر لی ہے پس یہ تخصیص اہلبیت کے مقابل نکرنے اور شیخین کے حق مین جاری کرنے کیا ایک بام اور دو ہوا نہین ہے اور اگر تمکو کوئی حدیث فضیلت مین میرے اہلبیت کی بطریق صحیح نہین پہونچی تھی تو جس طرح تمنے میری حرمت کو نگاہ رکھکر میرے اصحاب کی توقیر کو ملحوظ رکھا اور اونکو پیشوا اپنے دین و مذہب کا محض مصاحبت کو پیش نظر رکھکر گردانا تو کیا میری حرمت کی نگاہ داشت میرے اہلبیت و ذریت کے ساتھ کیون مرعی نکی جو

وہ علاوہ استحقاق مصاحبت کے جیسے ملحق تھے تمنّے قرآن مین انہ وَالْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ کو
دیکھکر میرے اہلبیت کو (جو میرے اجزار جگر تھے کہ جگر جاگر اور دوگرد گرمین تمیز کرکے) کیون نہین
غیر ونپر اخذ دینیات مین مقدم رکھا اور اونکی احادیث کو انس خادم کی برابر بہی نہ سمجھا اور
انکے اجماع کو حجت قرار ندیا اور بلوائیان سقیفہ وانصار مدینہ کے اجماع کو امر شرعی ٹہرایا پس
روز بازپرس ان حجج مبرہنہ کا جواب کافی موجب رستگاری پیغمبر خدا صلعم کو کوئی دیکھتا ہے
ہرگز نہین لا واللہ کذلک خصوصاً بعد مشتہر ہونے مذہب اہلبیت کے جو تکذیب و ابطال قول
سے وہ مذہب تمیز ہوگیا اور جسکی تمیز دیگر کلام مخالفین سے بہی جابجا کالشمس فی رابعة النہار
روشن ہے ع وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ اور اگر کہا جاوے کہ ناقدین اخبار نے
باقتضائے دیانت کی جسطرح یہانپر رواۃ شیعہ پر جرح و قدح فرمائی ہے اسیطرح رواۃ اولاد خلفاء و دیگر صحابہ
کی بھی جرح و قدح کی ہے جو جیسا ثابت ہوا اوسکو اوسیطرح ظاہر کیا ہے جواب اس مغالطہ کا بہت شافی ہے
مگر مختصراً چند وجہ پر رفع شبہ کیا جاتا ہے اول یہ کہ سنت مقررہ حاملان لواء صناعت اہلسنت
سے جبکہ اصل مذہب اصحاب سنت کا یہ قرار پایا ہے کہ صحابہ مین جو فاسق و ظالم و کاذب ثابت
ہوا ہے اُسکی ہر قسم کے افعال ذمیمہ سے قطع نظر کرکے تعدیل اوسکی کیجاوے اور عدالت واقعی
اوسکے لئے فرض کرلیجاوے اور جو بالتحقیق اوسکو عادل مانا جاوے اس دلیل سے کہ
صحابہ کی شان مین عموم آیات مدحیہ اور احادیث نبویہ وارد ہوئی ہین تو اس فرضی وافتراضی
مذہب والونکی جرح و تعدیل کب نیک نیتی اور راستبازی پر محظور ہوسکتی ہے بلکہ بنابر
اسی قرارداد کے یہ اونکی جرح و تعدیل بہی بحمایت صحابہ فساق کے معلل بالغرض ہی مقرون
بیقین ہے اور اب دوسرے رخ پر دیکھا جاوے کہ حضرات اہلبیت علیہم السلام کی شان مین جو

آیات واحادیث واردہین اونکا لحاظ بہی تنقید مین کیا جاتا ہے یا نہین اور ائمہ معصومین
داخل ذریت وعترت اہلبیت پیغمبر کے ہین یا نہین مگر یہ کہ جو تصفح نظر سے کتب رجال قوم
کے دیکھیگا وہ بے ساختہ پکار اوٹھیگا کہ اہلبیت پیغمبر کی حرمت عندہم عوام تابعین بلکہ اشقیاء
امت کی بہی برابر نہین ہی چہ جائیکہ بزرگان دین کی برابر ہو دوسرے یہ کہ جو القاب روات شیعہ کیلیے
مثل دجال وآفتہ وہالک وبلا وخبیث عندہم مستعمل ہین بوجہ انکے بغض صحابہ سے یہ گروہ ابراء
عام وتبرا تام کرتے ہین وہ الفاظ روات نواصب وخوارج دشمنان اہلبیت کے حقمین زیادہ
استعمال نہین کیے گئے ہین اور یہ مخبر ہے کہ صحابہ عظام کی عظمت اہلبیت کی حرمت سے
عندہم زیادہ تر ہے حالانکہ شروع مین خلاف اسکے وارد ہی کہ آنحضرت صلعم نے محاربین جناب
امیر کو فئۃ باغیۃ ویدعون الی النار ومن ابغض علیا فہو کافر فرمایا ہی اور حدیث اشقی
الناس رجلان احمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی علی ہذہ مین قاتل
ولایتمآب کو شقی تر بتلایا ہے اور قاتلان ومحاربان خلفاء ثلاثہ کے حق مین بال بیکا ہونا بہی
کسی آیت یا حدیث مین نہین آیا ہی فاین الثریا والثری اور تیسرے یہ کہ اس جدول مین
تو حضرات ائمہ طاہرین کی شان مین جو کچھ مفسدین اخبار اہل سنت نے لکھا ہی دکھلایا گیا ہی
بالاتر اس سے یہ ہی کہ یہ قوم تو بپاس حرمت صحابہ کی خاص شان نبوت مین حرف زنی
کرنے مین بیباک ہی پہر اسلام کو اس فرقہ ناپاک سے کیا شکایت ہے دیکھو صاحب تحفہ جو
صاحب اوا سنت ہین بجواب منع قرطاس کے تحریر فرماتے ہین درجہ امر پیغمبر کہ برای اصلاح
وارشاد باشد مخالفت آن باجماع (اہلسنت) جائز است انتہی کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم
اب کیا کوئی ائمہ معصومین کے تنقیص کی شکایت ایسے کافر کیش فریق سے کرے اور جو ذرا بہی

علامہ ذہبی صاحب میزان الاعتدال نے ترجمہ عبد المجید مین دربارہ آنحضرت صلعم کے لکھی ہے اوسکو واسطے عبرت اولی الانظار کے نقل کیا جاتا ہے وَنقم علی عبد المجید انہ افتی الرشید بقتل وکیع والحدیث بناہ قیتبۃ ثنا وکیع عن اسمعیل بن ابی خالد عن عبد اللہ البہی ان رسول اللہ صلعم لما مات لم یدفن حتی ربا بطنہ حدث بہ وکیع بمکۃ وکان سنۃ حج فیہا الرشید فقدموہ الیہ فدعا الرشید سفیان بن عیینہ وعبد المجید فاما عبد المجید فقال یجب ان یقتل فانہ لم یرو ہذا الا وفی قلبہ غش للنبی صلعم فسأل الرشید سفیان فقال لا یجب علیہ القتل رجل سمع حدیثا فرواہ والمدینۃ شدیدۃ الحر توفی النبی صلعم یوم الاثنین فترک الی لیلۃ الاربعاء فمن ذلک تغیر انتہی مارواہ یعنے وکیع بن الجراح نے جو کبار تابعین سے عند ہم ہے موسم حج مین (جبکہ ہارون رشید حاضر وقت تھا) اپنے شیوخ محدثین سے مکہ معظمہ مین نقل کیا کہ ہر آئینہ رسولخدا نے جب وفات پائی دفن نہین ہوئی تھے کہ شکم مبارک آپکا (نعوذ باللہ) پھول گیا پس لوگون نے ہارون رشید سے اسکو نقل کیا ہارون رشید نے سفیان ابن عنیہ اور عبد المجید کو طلب کیا عبد المجید نے تو وکیع کے قتل کا فتوے دیا کہ اسنے اس روایت کو نقل نہین کیا مگر یہ کہ اسکے دلمین نبی کیطرف سے غش ہے ہارون نے سفیان سے پوچھا تو سفیان نے کہا کہ قتل اوسکا واجب نہین ہے ایک شخص نے جو سنا وہی اوسنے روایت کردیا اور مدینہ کا شہر شدید الحرارت ہے رسولخدا نے یوم الاثنین وفات پائی پس آپکی نعش چھوڑ دی گئی شب چہارشنبہ تک پس اسوجہ سے نعش متغیر ہوگئی انتہے کلامہ ولا انتہی ملامہ اب دیکھنا چاہیے کہ جو غدر کہ علامہ ذہبی نے اس روایت کی تردید مین اپنے راویون کی روشوئی

کی غرض سے فرمائی ہے وہ بدتر از گناہ ہے اسلیئے کہ فقرہ صار ونقم علے عبد المجید الخ سے ظاہر
ہے کہ لوگون نے عبد المجید سے فتوی قتل پر عداوت کرلی تھی کہ وکیع کے قتل پر کیون فتوی
دیا جو عامہ الناس کا مذہب بھی موافق روایت وکیع کے اس نقمت سے واضح ہوا اور سفیان
ابن عنیہ نے جو وکیع کی تائید کی تو اب اس عذر بدتر از گناہ کی کیا وقعت ہوسکتی ہے خصوصًا
ایسی حالت مین کہ وکیع اور راوی کی شیوخ اور سفیان بن عیینہ اور اوسکے شاگرد جو ہم خیال و ہم
مذہب اوسکے ہوئی وہ اصحاب صناعت اہل سنت مین ہنوز ثقہ وثبت اور حجت مانی جاتی مین
تو یہ قبولیت ان کذابین کی دلیل اتفاق تمام گروہ اس فرقہ محدثین کے اس مسلہ مین ہی تکاد السموات
یتفطرن منہ وانبیاہ واحداہ وامصطفاہ دیکھیئے ان دنیا طلبون کے ہاتھون اسلام کے
کیا نوبت پہونچی ہے کہ جو راوی مرتکب اہانت بانی اسلام کا ہووے اوسکی لیئے رجل
سمع فرواہ کہدیا یعنے جو اوسنے سنا روایت کردیا وہ تو سچا ثقہ جرم سے مبرا ہوتا ہی اور جسنے فضائل
اہلبیت یا زدائل صحابہ سنکر بلفظہا نقل کردیئے اوسکو فورًا دجال اور آفت اوخبیث کی خطاب
بخشے جاتے ہین بلکہ بجرم استخفاف کے اوسے مشرف بقتل بھی کردیا جاتا ہی واویلاہ اور اسکی
مثل ملکہ اس سے زیادہ شناعت وفظاعت ملکہ کفر وضلالت کو علامہ دمیرے نے حیوۃ
الحیوان مین تحت ترجمہ لوت ۱۳۱ کے نسبت آباء واجداد جناب رسالت مآب کے جو کچھ لکھا ہی
قلم اوسکی نقل کرنے سے لرزان اور زبان اوسکی بیان سے ہراسان ہی جو کسی منکر اسلام نے
بھی ایسے جرت ہتک حرمت رسالت ختمی منزلت مین آج تک نہین کی تنشق الارض بھفواتہم
یہانپر نقل کفر کفر نباشد کو بھی کسیطرح زبان قلم جائز نہین رکھتی ہی جو ہم اوسکو نقل کرین اور
لطف یہ ہے کہ عذر خواہی مین علامہ دمیری الا ما قد سلف کو دکھلا کر لکھتے ہین وانما غلط کثیر من

الناس پس ایسے غدر حجت افزا و عیب نما پیران بے پیرون سے کوئی پوچھے کہ وہ گروہ کثیر کس
فرقہ کے ہین جو ایسی غلطیان کر کے بھی مدعی اسلام ہین نہین نہین ایسے فاقد الحیا رادی کچھ بھی
دعوی کرین وہ اونکو رواہی مگر عجب تو اونکے معتقدین سے ہے کہ وہ کسقدر پابند اسلام ہین
کہ کفریات سلف کو دیکھکر بھی اپنے مسلک پر نفرین نہین کرتے اور استخفاف قبیح بشان نبوی
اور غدر بدتر از گناہ کو جو حقیقۃً مثبت استخفاف ہی دیکھتے ہین اور اون فاقد الایمان محدثین کی
پیروی کو اپنا عین ایمان جانتے ہین ؎ غدر خواہی کند م بعد از قتل ٭ غدر بدتر ز گناہ هست
نگر ید اللّٰہم احفظنا من شرور انفسہم اب ہم زبان درازی ثقات وائمہ و شیوخ اہلسنت کو بشان
اصحاب علی بن ابیطالب علیہ السلام کے دکھلاتے ہین جس سے یہ جملہ عجب انگیز ثابت ہوگا کہ جو
مصاحبت او فیض صحبت ائمہ علیہم السلام سے مستفید ہوا وہ عندہم کاذب و مفتری و بلعون تقید
و جائے ہین آباہی دیکھو علامہ ذہبی کتاب میزان الاعتدال ترجمہ رشید ہجری مین اور تذکرۃ الحفاظ مین ترجمہ
ابو عامر شعبی مین نقل فرماتے ہین زکریا شاگرد شعبی سے کہ قَالَ قُلْتُ لِلشَّعْبِي مَا لَكَ تَعِيبُ اَصْحَابَ
عَلِيٍّ وَاِنَّمَا عَلَّمَكَ عَنْهُمْ یعنی کیا بات ہے کہ تم اصحاب علی ع کے عیب بیان کیا کرتے ہو
حالانکہ تمنے علم اونہین سے حاصل کیا ہی فرمایا کہ وہ کون لوگ ہین زکریا نے کہا کہ حارث
الہمدانی اور صعصعہ بن صوحان اور رشید ہجری شعبی نے فرمایا کہ صعصعہ تو مرد خطیب تہا اون سے
مینے خُطبی سیکھے ہین (یعنی علم حدیث کو اون سے اخذ نہین کیا لہذا استاد خطیب کے غیبت و عیب
جوئی مضائقہ نہین رکھتے) اور حارث محاسب تھا اوس سے مینے علم حساب سیکھا ہی (یعنی اون سے بھی
علم حدیث مین کچھ اخذ نہین کیا لہذا وہ شیخ الروایۃ میرے نہین جو مین اونکی عیب جوئی سے
کف لسان کرون) لاکن رشید ہجری پس مین اونکی خبر سناؤن (جو ملخص اوس خبر کا یہ ہے) کہ

رشید ہجری نے کہا کہ قد کانت فیکم (امیر المومنین) واللہ انہ لینفس الآن بنفس الحی اور مین
دولت خانہ امیر المومنین پر حاضر ہوا اور اذن چاہا دربان نے کہا کہ انا اذا عرفت
سر آل محمد فادخل فدخلت علی امیر المومنین وانبانی باشیاء تکون یعنی لاکن جبکہ تو
سر آل محمد سے واقف ہوچکا ہی تو چلا آ مین خدمت مین جناب امیر کی حاضر ہوا (جبکہ
آنحضرت وفات پاچکے تھے) مجھے آپنے خبر دی کہ جو واقعات آیندہ ہونیوالے تھے اوسکو
شعبی نے بگوش ناشنوا سنکر و بدیدہ انکار دیکھکر کہا کہ ان کنت کاذبا فلعنک اللہ تعالی اگر تم جھوٹے
ہو تو تمپر لعنت خدا کی ہی اور شعبی خود ہی فرماتے ہین وبلغ الخبر زیادا فبعث الی رشید الہجری
فقطع لسانہ وصلبہ علی باب عمرو بن حریث یعنی یہ خبر زیاد بن ابیہ امیر کوفہ کو پہونچی اوسنے
رشید کو بلا کر زبان اونکی قطع کرادی اور دروازہ عمرو بن حریث پر اونکو سولی دیدی انتہی
اس روایت سے چند فائدے برآمد ہوئے اوّل یہ کہ مسئلہ کف لسان وسکوت عن اللعن
بوجہ عام نافذ نہین ہی کیونکہ یہ مخصوص بشان خدام صحابہ عظام حتی کہ یزید بدنام تک محدود
ہی کہ اخو المسلم غیرہ بازیمن اوسکو بہی شامل کیا ہی اور بحق اصحاب علی اور راویونکے موالی کے
بلا بہجے اور بلا تمیز حق و باطل کے طعن ولعن وملام مین توقف کرنا عندہم حرام اور خروج
از دائرہ اسلام ہی دوم یہ کہ امام العراق شعبی نے تعلم و تعلیم از شیخ الروایۃ صعصعہ بن
صوحان اور حارث ہمدان سے تو انکار کیا مگر رشید ہجری کی تعلیم و اپنے تعلم اور اخذ علم و دین سے
انکار نہین کیا بلکہ واقعات متعلقہ عندہم اسرار ائمہ کی نقل کرنیکو تسلیم کیا تو اونکا شیخ الروایۃ
ہونا ثابت ہوا پس جو کچھ کہ اونکے حق مین الفاظ استعمال کئے یہ ہر شیخ الروایۃ کی
شان مین پیش کرنے عندہم مباح برآمد ہوئے سوم یہ کہ موجب لعن ونفرین رشید ہجری

کا قولہ قد مات فیکم الخ ہوا یعنے امیر المومنین ع تم لوگونکی نظر و نمین تو البتہ مرچکے ہین اور مقسم بخدا وہ حضرت ابتک زندون کی طرح سانس لیتے ہین اور ایسکی خبر موجب ہلاکت ہوئی ہے حالانکہ یہ قوم بسبب انہماک بغض وعداوت کے با اہل بیت الرسالۃ نصوص صریحہ سے بے بصر و بے خبر ہے اگر اسے قسم کے اسرار کسی لنگوٹا شاسے اس قوم کے گوش زد ہوتے ہین تو اوسے قادر مطلق اور واصل حق قرار دیکر اوسکی کرامت کو جایز بلکہ واجب الصدور اعتقاد کر لیتے ہین یہ بیان رشید ہجری کا عموم و خصوص نصوص کے مطابق ہے اور برحق ہے چنانچہ قرآن مین شہدا کی شان مین بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ آیا ہے اور امیر المومنین افضل الشہدا ہین اور رشید ہجری نے بھی اسی آیہ کا ترجمہ فرمایا ہے کہ قَدْ مَاتَ فِيكُمْ وَاللّٰهِ اَنَّهُ يَتَنَفَّسُ الْاٰنَ بِنَفَسِ الْحَيِّ پس اگر اہل باطن نے اونکے تنفس ہونیکو ادراک کیا تو اونکے اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کی تصدیق فرمائی نہ تکذیب جو اس تصدیق پر اونکو سزا و لعنت بنایا یہ تفرین حقیقی تکذیب آیہ قرانی کی ہے اور اگر قول رشید ہجری رض اَنْبَأَنِي بِاَشْيَاءَ تَكُوْنُ کو امر عجب سمجھکر نفرین کے تو اس غوی کو چاہیے تہا کہ صاحب سر رسول اللہ حذیفہ یمان کے علم مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ پر پہلے اس سے انکار کیا ہوتا جیسا کہ صاحب تقریب التہذیب عسقلانی نے ترجمہ حذیفہ مین نقل کیا ہے کہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْلَمَهُ بِمَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اسیطرح اگر جناب امیر نے اپنے صحابی خاص کو بعض واقعات آیندہ سے باخبر فرما دیا تو یہ مورد نفرین کس علت سے ہوے اور انبیاء و شہداء کا بعد وفات زندہ رہکر کہانا پینا اور اعمال تکلیفی بجالانا اور کلام زندہ لوگون سے کرنا عوضاً کہ جیو تہم بعد موتہم کحیاتہم فی الدنیا کتب قوم مین ماثور ہے دیکھو محدث النسان العیون نے لکہا ہے کہ الانبیاء والشہداء فتعلق ارواحہم باجسادہم تصیر بہا اجسادہم حیۃ

کحیاتہم فی الدنیا ویکون لہم القدرۃ والافعال الاختیاریۃ فقد روی البیہقی
فی الجزء الذی الف فی حیوۃ الانبیاء فی قبورہم من انس ان النبی صلعم قال الانبیاء فی
قبورہم یصلون وجاء ان علیہ بعد موتی کعلمی فی الحیوۃ وروی ابو یعلی عن ابی ہریرۃ
لینزلن عیسی بن مریم ثم ان قام علی قبری لاجبتہ ومن ثم قال الامام السبکی حیاۃ
الانبیاء والشہداء بعد موتہم کحیاتہم فی الدنیا الی ان قال ثم رأیت فی افتاء شیخنا
الرملی الانبیاء والشہداء یاکلون فی قبورہم ویشربون ویصلون ویصومون و
یحجون ووقع الخلاف ہل ینکحون فقیل نعم وقیل لا الخ مگر افسوس کہ اسجگہ پر سنیوں نے امام بیہقی
وامام سبکی اور شیخ رملی اور ابو یعلی کو نہ جھٹلایا نہ اونپر تبرا کیا وجہ اسکی ظاہر ہے کہ اہلبیت
کی عداوت مین اونکی موالی کو متہم بالکذب کرنا نقل فضائل مین یہ لوگ عین نصرت مذہب
جانتے ہین اور اون فضائل کو ناممکن اور محال بتلاتے ہین اور جو اوسیطرح کے فضائل غیر
اہلبیت نبی کے اپنے یہان دیکھتے ہین اونکو بسمع قبول مقبول رکھتے ہین اور یہی مسلک
ہر موقع ومحل سے نظر غائر مین اس قوم کا پایا جاتا ہے اور روایت شیخہم وعارفہم عبد المعطی
التونسی کے فیض مراقد انبیاء کے مصدق ہے جو ولی دہلوی نے رسالہ درثمین فی مبشرات النبی
الامین مین نقل کی ہے محمد الخطاب سے کہ لکھا فلما قربنا من الروضۃ الشریفۃ ترجلنا فجعل الشیخ
عبد المعطی یمشی خطوات ویقف حتی حاذا القبر الشریف فتکلم بکلام لم نفہمہ فلما
انصرفنا سألناہ عن وقفاتہ فقال کنت اطلب الاذن من رسول اللہ صلعم فی القدوم
علیہ فاذا اذن لی اقدم قدمت ساعۃ ثم وقفت وہکذا حتی وصلت الیہ فقلت یا رسول
اللہ کلما روی البخاری عنک صحیح فقال صلعم صحیح فقلت لہ ادویہ عنک یا رسول

تال ادرہ عنی انتہی یعنی جب ہم روضہ نبی کے قریب پہنچے تو شیخ عبد المعطی چند قدم چلکر
قبر شریف کیطرف رخ کرکے کھڑے ہو گئے اور کچھ کہا کہ ہم لوگ نہین سمجھے جب ہم واپس آئے
تو شیخ کے وقفات سے جو جگہہ جگہہ ٹہر کر کلام کرتے اور پھر چلتے تھے ہمنے اون سے سبب اوسکا پوچھا
فرمایا کہ مین طلب اذن رسول اللہ سے ہر موقف پر کرتا تھا جسوقت کہ آپ اجازت
دیتے تے تو آگے بڑہتا تہا یہانتک کہ آپ کے روضہ مین داخل ہوا پس مینے کہا کہ یا رسول اللہ
صلعم کل وہ احادیث کہ بخاری سے آپسی روایت کی ہین آیا صحیح ہین آپنے فرمایا کہ صحیح
ہین پس مینے عرض کیا کہ آیا مین آپ سے بلا واسطہ بخاری کے اون احادیث کو روایت کرون
فرمایا کہ روایت کر مجھسے انتہی متصلاً اب براہ انصاف دیکہا جاوے کہ عبد المعطی عند الشعبی
مستحق خطاب ان کنت کاذباً فلعنک اللہ اور راویان عسقلانی بنقل خبر ان رسول
اللہ اعلمہ بما کان وما یکون مستوجب قطع لسان صلعم علی باب بن الحجر فی العسقلان
کے ہین یا نہین مگر یہ کہ نہین ہین کہ عند ہم لنگوٹا شا کا روایت کرنا کرامت ہی اور محب
اہلبیت کی درایت حکایت سراسر ملامت ہے نعوذ باللہ من ذلک العناد اور واضح ہو کہ
قول امام الشعبی کہ بلغ الخبر زیاداً یعنی یہ خبر اسرار بیان کرنے رشید ہجری کے زیاد تک
پہنچی تو اوسنے سزائے قطع لسان وقتل کی دی اسوجہ سے خلاف ہے کہ واقعہ بیان اسرار
ما بین رشید و شعبی کی روایت مین مذکور ہے اور سیاق روایت سے کسی تیسرے شخص کی
حاضری اوس جلسہ اظہار اسرار مین نہین پائی جاتی ہے چونکہ خود بدولت شعبی حاضر باش
وحاشیہ بوس امراء جور رہے ہین جیساکہ جدول آئندہ سے منکشف ہوگا اور اونکو تحفظ
لسان بھی حرام نظر آتا تہا جیسا کہ رشید ہجری کے مواجہ مین ہی فوراً مرتکب نفرین سازی کی

ہوئے تو انکے حاضر باشی اشارہ کر رہی ہے کہ خود بدولت ہی نے حاضر دربار ہو کر یہ امر معجب امیر الکفار صاحب علو و شنار سے نقل مجلس فرمایا جو یہ سعایت و نمیمہ بھی بنا بر مذہب شیعی کے مباح ہونا پایا گیا تو اس سُراغ رسانی سے خون ناحق رشید بر حق کا ضرور شیعی کی گردن پر رہا اور اگر یہ خبر بالواسطہ زیاد تک پہونچی یا اور کسی طرح سے وہ باخبر ہوا تو یہ بھی ضرور ہے کہ زیاد سے خبرداروں نے تمام واقعہ مین یہ بھی نقل کیا ہوگا کہ رشید نے شیعی سے اسکو بیان کیا تھا چونکہ خبر واحد مستوجب قتل داعی صداقت کی نہیں ہوتی ہے تو حاکم نے لامحالہ انسے اوسکو تصدیق کیا اور انہون نے اوسی جوش بدگفتاری اور سوء ظنی مین جیسا کہ انسے باستماع اسرار آل محمد کے ظلور مین آیا رشید کو مجرم اور اپنی کو باظہار بدگفتاری کے بری اپنی صناعی کی غرض سے بالضرور بیان کیا لہذا امام شعبی شریک قتل رشید ہجری صحابی امیر المومنین ع کے ہوئے ۵ نہین ہے گرد دامن سرخ سنجاف ؎ لہو کس کا ہو دامن گیر دیکھو آخر یا بحث فیہ اس باب مین تابعین کی جرح و قدح کا جائز و ناجائز ہونا ہے کہ جو اونکے فضلیت عندہم مثل صحابہ کی مرتبہ کے ثابت ہو چکی ہے پس اسکے بعد جسنے تابعین کی جرح فرمائی اوسنے صحابہ کی جراحتونکا پھاٹک کھولدیا ہے اسوجہ سے کہ جب ایک ہی قسم کے اہل مراتب و اصحاب فضائل حضرات صحابہ و تابعین ہین پھر کیا وجہ تفریق کی بدرج و قدح مین ہے کیونکہ جو اونسے فوائد حصول تواتر کے ہین وہی انسے میسر آتے ہین پس عقلا کب سمجھ ہو سکتا ہو کہ اونمین بلا ترجیح مرجح کی تفریق کرکے ایک گروہ کو باجمعہم بہر وجہ مجروح کیا جاوے اور دوسرے گروہ کی کاٹ تراش کرکے

فائدہ تواتر کو خاک مین ملا دیا جاوے جو عندہم کل طبقہ کی عدالت پر منحصر ہے مگر بعد اوت اہلبیت
نبی کے قوم نے مثل مشہور برائے شگون کی خاطر اپنی ناک الخ صادق فرمائی حالانکہ شہادت
امامہم الغزالی کہ مَا تَرَكَ النَّاسُ الرِّبَاءَ بِأَجْمَعِهِمْ كَالْمُرَيَّدِ كَوَاشْرَبِ الْخَمْرِ وَسَائِرِ الْمَعَاصِي
سے کما عرفت طبقہ صحابہ کا فسق ثابت ہی تو اب تابعین کی قدح و مدح سے کیا فائدہ ہو سکتا
ہے اور محبت غنا اور محو باللہو ہونے صحابہ مین حدیث بخاری یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ
مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا شاہد فسق اس عصابہ کے ہے کما حکی ابْنُ بَطَّالٍ عَنِ
الْمُهَلَّبِ اِنَّ سَبَبَ ذٰلِكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ الْاَنْصَارُ مِنْ مَحَبَّةِ اللَّهْوِ وَالْغِنَاءِ عون الباری صفحہ ۲۲
علے الخصوص جبکہ نقل حدیث مین شہادت علامہ ذہبی صاحب تذکرۃ الحفاظ کے لَمْ يَكُنْ
اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ اِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَدِيْثًا اَحْذَرَ (اَلْاِيَزِيْدُ اَوْ يَنْقُصُ مِنْهُ
وَلَا وَلَا) مِنِ ابْنِ عُمَرَ کمی و بیشی کرنے صحابہ کے نقل حدیث نبوی مین ثابت اور متحقق ہے
کما رواہ فے ترجمہ ابن عمر پھر کوئی وجہ نہین کہ صحابہ کے احادیث پر جرح مضطرب و مدرج
ہونیکی نکیجا وی اور تابعین کو محض اس اعتقاد پر کہ وہ ہمارے حضرت علی کو شیوخ پر تفضیل دیتے
ہین اگرچہ وہ سائر معاصی سے مجتنب ہین اور حدیث مین تصرف نہین کرتے مطروح و
متروک و ہالک کہا جاوے اور جو صحابہ باہمدگر لعن و طعن کرین تو وہ مقدوح قرار نپاوین
حالانکہ تفضیل البعض الصحابہ علے البعض بینے بر توہم ہے اسمین کوئی نص عندہم نہین ہی بلکہ یہ
ترتیب علی الخلافت سنت مستحدثہ اہل جماعت ہی دیکھو امام نواوی نے شرح مسلم مین لکھا ہے
قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَازِرِيُّ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ تَفْضِيْلِ بَعْضِ الصَّحَابَةِ عَلٰى بَعْضٍ

فقالت طائفۃ لا نفاضل بل نمسک عن ذلک الی ان قال وذھب طائفۃ منھم ابن عبد البر الی من توفی من الصحابۃ فی حیوۃ النبی صلعم افضل ممن بقی بعدہ واختلف العلماء فی ان التفضیل المذکور قطعی ام لا وممن قال بالقطع ابو الحسن الاشعری وممن قال بانہ اجتہادی ظنی ابو بکر بن الباقلانی انتہی کلامہ ملتقطاً اور یہ اختلاف علما کا مسئلہ تفضیل مین خبر دیتا ہی کہ یہ امر منصوص نہین ظنی ہے جسکی بنا حسن اعتقاد پر ہے فعلے ذلک فضلیت دنیا اصحاب امیر المومنین کا آنحضرت کو دیگر صحابہ پر خلاف سنت علما نہین ہوسکتا نہ وہ موجب قدح و ترک کا متوہم ہو ہہنے شروع مقصد کتاب مین نقل کیا ہی کہ علامہ ابن عبد البر نے استیعاب مین بترجمہ علے بن ابی طالب لکھا ہو حدثنا الثوری عن ابی قیس الازدی ادرکت الناس وھم ثلاث طبقات اھل دین یحبون علیا واھل دنیا یحبون معاویۃ وخوارج یعنے ابو قیس عبد الرحمن بن ثروان ازدی سے [جو طبقہ سادسہ کی صدوق ہو نو فی سنہ ۱۲۰ ہجری مین گذر گئے] ثوری نے نقل کیا ہو کہ فرمایا کہ مینے تین قسم کے لوگ دیکھے اہل دین تو دوست رکھتے ہین علے کو اور اہل دنیا معاویہ کو اور تیسرے خوارج ہین انتہے اب اصحاب السنۃ واہل جماعت تملا مین کہ اونکی جماعت کسکے جھنڈے تلے قائم ہوئی ہو العاقل تکفیہ الاشارہ بعد اسکے ابن عبد البر نقل کرتے ہین قال احمد ابن حنبل واسمعیل ابن اسحاق القاضی لم یرو فی فضائل احد من الصحابۃ بالاسانید الحسان ما روی فی فضائل علی بن ابی طالب وکذلک احمد بن شعیب ابن علی النسائی یعنے کہا احمد ابن حنبل اور اسمعیل قاضی نے کہ کسی صحابی کے حقمین باسانید حسان فضائل روایت نہین ہوتی جو فضائل کہ علی ؓ کی شانمین

روایت کی گئی ہین اور ایسا ہی احمد نسائی نے لکھا ہے انتہے اور موید اسکی صاحب صواعق محرقہ
نے بسند طبرانی وابن ابی حاتم کے ابن عباس سے نقل کیا ہو کہ قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین
آمنوا الا و علی امیرہا و شریفہا واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من
کتاب اللہ تعالی ما نزل فی علی وعن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ
باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن کما عرفت سابقاً اور یہ احادیث خباب ولایت مآب کی
تفضیل علی سائر الصحابہ پر ناطق ہین جس سے ظاہر ہوا کہ سلف سابقین کا مذہب بالقطع
تفضیلی تھا بعد اسکے ابن عبد البر لکھتے ہین واختلف السلف ایضاً فی تفضیل علی وابی بکر
الی قولہ قال ابو عمر وقف جماعۃ من ائمۃ اہل السنۃ والسلف فی علی وعثمان فلم یفضلوا احداً
منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان الی قولہ واہل السنۃ الیوم
علی ما ذکرت من تقدیم ابی بکر فی الفضل علی عمر وتقدیم عمر علی عثمان وتقدیم عثمان علی
علی وعلی ہذا عامۃ اہل الحدیث من زمن احمد بن حنبل الا خواص من جلۃ الفقہا
وائمۃ العلماء انتہے بقدر الحاجۃ اور سبب خلاف کا تفضیل علی وابی بکر مین ظاہر ہے
کہ ایک طرف نصوص صریحہ قرآنی تفضیل علی مین دیکھین دوسری جانب خلافت مین تقدیم
کو دیکھا جو ناگہان واقع ہوگی اور خلافت کے لئے تقدیم افضل کے نقلاً وعقلاً ہونی چاہی
لہذا جسنے نظر نصوص پر فرمائی اوسنے علی کو افضل سمجھا اور جسنے فلتت سقیفہ پر نگاہ ڈالی اوسنے ابو بکر
کو افضل تبلایا بہر نوع یہ سمت کہ تفضیل بنا بر ترتیب خلافت کے ہے سنت متحدثہ زمان امام احمد کے ہے ورنہ قبل
ازین کوئی امر منقطع نہین ہوا تھا بلکہ ہر دو فریق صاحب السنۃ تھے پھر انکی جرح وقدح بالفاظ قبیح سوائے عداوت

با اہلبیت رسالت کے اور کیا ہو سکتی ہی اگر کہا جاوے کہ یہ گروہ روافض لاعن صحابہ اور منکر خلافت سقیفہ ہے لہذا مردود و مقبوح و مجروح و متروک کیا گیا ہے تو اس وجہ ردّ و تقبیح کے جواب شافی تو مطول ہیں مگر یہان پر اسیقدر کہا جاتا ہے کہ جو گروہ خدا کو مجسم بتلاوی اور اوسکی ٹانگ کو دوزخ مین پہونچاوی اور نعش مطہر رسول اطہر کا پیٹ پہولنا بتلاوی وہ بھی ایا مردود و بارے اور مطرود و ناری ہی یا نہین اور رفض ثلاثہ پر جرم شرعی کسی آیت یا حدیث صحیح متفق علیہ سے ہرگز ثابت نہین ہی دیکھو شرح مواقف ۲۹ مین مذکور ہے کہ لاثناءَ فِی القُرآنِ عَلٰی وَاحِدٍ مِنَ الصَّحابۃِ بِخُصُوصِیَّۃٍ وَھٰؤلاءِ (ای الشیعۃ) قَدِ اعتَقَدُوا اَنَّ مَن قَدَحُوا فِیہِ لَیسَ دَاخِلاً فِی الثَّنَاءِ العَامِ الوَارِدِ فِیہِ فَلَا یَکُونُ قَدحُھُم تَکذِیبًا لِلقُرآنِ وَاَمَّا الاَحَادِیثُ الوَارِدَۃُ فِی تَزکِیَۃِ بَعضٍ مُعَیَّنٍ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَالشَّھَادَۃِ لَھُم بِالجَنَّۃِ فَمِن قَبِیلِ الاَحَادِ فَلَا یُکَفَّرُ المُسلِمُ بِاِنکَارِھَا یعنے قرآن میں کسی ایک صحابی کی ثنا خصوصیت کے ساتھ ثناء و مدح وارد نہین ہے اور شیعہ فرقہ نے یہ اعتقاد کرلیا ہے کہ جنکی قدح کی گئی ہے وہ مدح عام قرانی مین داخل نہین ہے پس یہ قدح اونکی موجب قران کی تکذیب کی نہین ہوسکتی ہی اور احادیث واردہ تزکیہ بعض صحابہ معین و شخص مین اور احادیث بشرہ بالجنہ بھی قبیل احاد سے ہین مرد مسلم انکے انکار کرنے سے کافر نہین ہوتا اور اجماع سقیفہ کا منحرف بھی کافر نہین ہوسکتا ہے کہ صاحب مواقف نے خرق الاجماع مطلقا لیس بکفر بھی فرما دیا ہے دیکھو صفحہ ۷۰۲ اور آمدی نے کتاب الاحکام مین افادہ فرمایا ہے کہ لاینعقد اجماع الائمۃ الاربعۃ مع وجود المخالف لھم من الصحابۃ (کمخالفۃ مالک بن

نویرہ وسعد بن عبادہ وغیرہ) عند الاکثر وہکذا ما نقلہ شارح المنہاج للبیضاوی فی الباب الاول من کتاب الثالث اب جواز لعن ونفرین کو اکبر کبر آپ بجالانا حدیث مشکوۃ سے سمجھ لینا چاہیے جو باب الرفق والحیاء وحسن الخلق کی فصل ثالث مین بسند امام احمد کے ابوہریرہ سے مذکور ہے کہ اِنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَابَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صلعم جَالِسٌ یَتَعَجَّبُ وَیَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَکْثَرَ رَدَّ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ (ابوبکر) فَغَضِبَ النَّبِیُّ صلعم وَقَامَ فَلَحِقَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ یَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ کَانَ مَعَکَ مَلَکٌ یَرُدُّ عَلَیْہِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَیْہِ وَقَعَ الشَّیْطَانُ یعنے ایک شخص نے بحضور پیغمبر کے ابوبکر کو گالیان دین آن حضرت متعجب ومتبسم ہورہے تھے پس جب اوس شخص نے گالیون مین بہتات کی ابوبکر پر تو جواب مین بعض الفاظ دشنام کے ابوبکر نے رد فرمائی آنحضرت صلعم غضبناک ہوکر اوٹھ کھڑے ہوئے پس ابوبکر بھی خدمت رسالت مین حاضر ہوئے اور وجہ دریافت کی فرمایا کہ تیرے ساتھ فرشتہ تھا کہ وہ جواب مین اوسکو گالیان دے رہا تھا جب تونے اوسپر رد کیا تو شیطان وارد ہوگیا انتہے محصل معناہ اس حدیث مین واقعہ شتم ومشاتمہ ہو مسلم مانا جاتا ہے کہ دیگر احادیث سے بھی سباب ہونا عتیق کا ثابت ہے کما فی المسلم اور متعجب ہونا اور تبسم فرمانا رسولخدا کا بہانہ رحمت اور ما نحن فیہ ہے جو مذکور ہوگا اور باقی مضمون کان معک ملک الخ خلاف ہے ذرا سمجھو کہ شاتم عتیق کے فعل پر شیطان کا دخل نہونا اور شتم عتیق پر بلفراز فرشتہ دخل اسکا ہوجانا مظہر ہے کہ یہ مستحق اور وہ رجل غیر مستحق شتم تھے اور اگر سب کہنا امر منکر ہے تو تعزیر واجب تھی نہ ماموری فرشتہ اور رعد ومنکر فرشتہ معصوم سے خلاف

عقیدت اہل اسلام کے ہے پس کسطرح فرشتہ جواب مین شتم کے مرتکب شتم کا ہو سکتا ہو لہذا یہ
عمدہ یارونکا حاشیہ ہے اب دیکھنا چاہئے کہ ابو بکر صدیق کو حضور پیغمبر برا کہا گیا اور آنحضرت
نے بجاے منع فرمانیکے تبسم و تعجب فرمایا تو مسنون ہونا شتم ابی بکر کا بتقریر نبی صلعم کے ثابت
ہوا اور منع نفرمانا آنحضرت صلعم کا مخبر ہے کہ اسمقام پر وہ فعل منکر نہین تھا بلکہ حق بجانب
تھا ورنہ آنحضرت صلعم ضرور نہی فرماتے جیسا کہ نمیمہ کرنے پر بریدہ اسلمی کو رسولخدا صلعم
نے غضبناک ہوکر فرمایا مَا تُرِيدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ اور فرمایا
کہ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَهُوَ كَافِرٌ اور یہانپر نہ منع کیا نہ شاتم کو کافر بتلایا نہ مشرف بتعزیر کیا
فتدبروا یا اصحاب النبی ؎ ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست ٭ نہ ہر کہ سر بتراشد
قلندری داند - اب حمایت حضرت ختم المرسلین کو بحق سابین و لاعنین صحابہ کے دیکھو کہ علامہ
مناوی نے فیض القدیر شرح جامع صغیر مین چند روایتین نقل کی ہین اور بعض عبارت مناوی کی
شرح حدیث اخلفنی فی اہلبیتی مین یہ ہے قَالَ الْمَجْدُ اللُّغَوِيُّ وَمَا اُخْتُصَّ بِهِ مَنْ رُمِيَ عَوَامُّهُمْ
بِالْاِتِّبَاعِ لَا يَنْجَعُ فَاِنَّهُ اِذَا ثَبَتَ هٰذَا فِيْ مُعَيَّنٍ لَمْ يُخْرِجْهُ عَنْ حُكْمِ الذُّرِّيَّةِ فَالْقَبِيْحُ عَمَلُهُ
لَا ذَاتُهُ وَقَدْ مَنَعَ بَعْضُ الْعُمَّالِ عَلَى الصَّدَقَاتِ بَعْضَ الْاَشْرَافِ لِكَوْنِهِ رَافِضِيًّا فَرَأَى تِلْكَ
اللَّيْلَةَ اَنَّ الْقِيَامَةَ قَدْ قَامَتْ وَمُنِعَتْ فَاطِمَةُ مِنَ الْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ فَشَكَاهَا اِلٰى اَبِيْهَا
فَقَالَتْ مَنَعَ وَلَدِيْ رِزْقَهُ فَاعْتَلَّ بِاَنَّهُ يَسُبُّ الشَّيْخَيْنِ فَالْتَفَتَتْ فَاطِمَةُ اِلَيْهِمَا وَقَالَتْ
اَتُؤَاخِذَانِ وَلَدِيْ قَالَا لَا فَانْتَبَهَ مَذْعُوْرًا فِيْ حِكَايَةٍ طَوِيْلَةٍ وَحَكَى الْغَزْنَوِيُّ عَنْ بَعْضِ
الْعُلَمَاءِ اَنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ مِنْ بَعْضِ اَشْرَافِ الْمَدِيْنَةِ لِتَظَاهُرِهِمْ بِالْبِدْعِ فَرَأَى الْمُصْطَفٰى فِيْ

النوم فعاتبہ فقال یارسول اللہ حاشا للہ اکرھھم وانما کرھت تعصبھم علی اھل السنۃ فقال مسئلۃ فقہیۃ الیس الولد العاق یلحق بالنسب قال نعم انتہے لقدر الحاجۃ ملخص ترجمہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جو عامل صدقات تہا اور بعض روافض کا اوسنے وظیفہ بند کردیا تہا خواب مین دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا نے اوسکو صراط پر گذرنے نہین دیا پس اُسنے جناب رسالت سے شکایت کی ہے جناب سیدہ نے جواب مین فرمایا ہے کہ اُسنے میری فرزند کو رزق سے منع کیا ہے اوسنے عذر کیا کہ یہ سید رافضی سبّ شیخین کرتا ہے پس جناب سیدہ نے شیخین سے فرمایا کہ ایا تم دونو میرے فرزند سے مواخذہ کرتے ہو اونہون نے کہا کہ نہین پس یہ عامل خوف سے بیدار ہوگیا اور بعض العلماء ایک سید رافضی مدنی سے بوجہ اوسکی بدعت رفض کے دشمنی رکھتے تہے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے اونپر عتاب فرمایا الخ الترجمۃ اسکو اہل اسلام با انصاف مواز فرمالین کہ آیا آنحضرت صلعم مودّت شیخین کو دوست رکھتے تھے یا اونکے لاعنین کو عزیز رکھتے تھے نظر انصاف سے تو آنحضرت صلعم کا حمایت بجی روافض فرمانا اصل سنت خود کتب اہلسنت سے ظاہر ہے صد حیف کہ مدعیان سنت نے برغم پیروان حقیقی سنت نبوی کے سنت شرعی کو محبت سلوک مین باطل کردیا ہے جسکی شہادت کہ شرع میزان الاعتدال اور اصول بزودی خفی مین کما عرفت اور کشف الاسرار مین کما یاتی مذکور ہے اسپر غض بصر فرمانا وجہ موجہ پر مبنے نہین ہے مگر یہ کہ ختم اللہ علی قلوبھم الآیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب سوم

باب سوم

مین حالات نشو ونما و ماخذ علم محدثین سلف وشیوخ متقدمین خلف اور اُنکے مدارس مذہبی وعقائد وحکمت عملی واصول موضوعہ تنقید اخبار وقواعد اخذ وترک مرویات اخبار کا بیان ہے فصل اول مین ابتدا سے احوال شیوخ المشائخ اور مشیخۃ الاشیاخ محدثین اور اونکے اسلاف سالفین کا صدی اول اسلام سے انتہا حالی کیا جاتا ہے تاکہ منشا انکی نشو ونما اور ماخذ کا طشت از بام ہوجاوے واضح ہو کہ جب ظہور اخبار ما یاتی کا بقولہ تعالےٰ وتبارک وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ کی وقتِ وفات سرور کائنات اسلام مین منصۂ انقلاب پر جلوہ افروز ہوا اور علمار دین اور فقہار حقانیین۔ اور جوق جوق متغلبین بلباس متفقہین باقتضائے انقلاب شدنی وحادثۂ پیش آمدنی کے تابع ونقاد اصحاب تسلط علے الوقت کے ہوگئے تھے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے بجالانے اور احادیث نبوی واحکام شرعی کی امت کو تعلیم وتلقین کرنے سے ممنوع اور حسب منشا خواطر حکام اعصار کے وضع کرنے پر مامور اور محکوم باقناعت ہوئی کما عرفت فی الصدر

مفصلاً تو تاثیر انقلاب نے صاف دکھلا دیا کہ خلفاء وقت کی تشریعات فی الدین بنام علم نہاد دنیا
و اجتہادات کی شریعت غرّا مین شامل ہو گئین نظر بران حاضرین وقت اور طماعین دولت کو
بھی اپنی ضروریات مین بخوشامد امرا احادیث کی افتعال و اختراع کرنے مین کافی جرأت
بلکہ پوری جسارت ہو گئی چونکہ کذابہ کی کثرت تو زمانہ رسالت مین ہی ہو گئے تھے جسکے تعداد پر
حدیث متواتر النقل لقد کثرت علی الکذابۃ سے بخوبی ہوتی ہے اب اسکی طرف خاص خلافت کیجانب سے بھی
بضرورت تاسیس خلافت استقرار مملکت و تضعیف مدعیان ریاست کو رخصت ملی تو سمند نازیبہ اور تازیانہ ہوا
یعنی خود خلافت تیمیہ نے بزمانہ عزاداری رسالت پناہی کے برطبق طلب فدک جناب سیدہ
کے بکمال بلکہ حاضر جوابی کے برسر دربار خلافت علی الفور فرمایا کہ رسولخدا نے کہا ہے کہ نحن
معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقۃ اسپر گروہ کذابہ کو اس سیرت خلیفہ سے پوری امداد
پہونچی اور اونکو بے دھڑک وضع اخبار کی جرأت ہو گی اور حاضرین دیانت آگین بلا خطہ
سطوت خلافت کے دم بخود رہ گئی اور یارای تکذیب نہ پا سکے اسوجہ سے کہ قبل اسکے
انصار نے جو تکذیب خبر الائمۃ من قریش کے فرمائی اوسکی یہ نوائی ہوئی کہ فوراً فاروق اعظم
نے دست درازی فرما کر اونسے بیعت کر لی اور انصار کی تکذیب پر کیسینے تائید یا تکذیب
کی جو اس تجربہ کے بعد یہ حاضرین دیانت آگین لب ہلاتے تھے کہ تھوڑے لفظوں مین اسقدر
بھی نہ کہ سکے کہ یہ حدیث لا نورث کے منافی حکم میراث قرانی اور معارض حدیث نبوی
کلامی لا ینسخ کلام اللہ و کلام اللہ ینسخ کلامی کے ہے کما فی المشکوۃ صفحہ ۲۰ اور
اور بوجہ تازہ بتازہ ہونے افترا علی النبی کے کسیکو یہ جرأت بھی نہوئی کہ خلافت کی خوشامد مین پردہ حیا

اوٹھا کر اس حدیث کی ثبت آئین کی تصدیق کرتا کہ اسکو ہمنے بھی رسولخدا صلعم سے سنا ہی اور ہم اسکے شاہد ہین و نیز بیانہ بوجہ آخر کو نوبت اختراعات اخبار کی بہتات کی اسقدر پہونچی کہ خود موجد و مخترع تنگ آگئے اور اپنے مقلدین کو منع فرمایا اس حد تک کہ کوئی انحضرت صلعم سے نقل حدیث نکرے ہر چند کہ شواہد اسکی بمواضع مختلفہ و مواقع مجتمعہ مذکور ہوئی لاکن بضرورت مقام کہ حاضر فی الذہن ناظرین کے ہون مکرراً نقل کیجاتی ہین تذکرہ الحفاظ جلد اول کے ابتدا مین مذکور ہے کہ اِنَّ الصِّدِّیقَ جَمَعَ النَّاسَ بَعْدَ وَفَاۃِ نَبِیِّہِمْ فَقَالَ اِنَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَحَادِیْثَ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْہَا وَالنَّاسُ بَعْدَکُمْ اَشَدُّ اِخْتِلَافاً فَلَا تُحَدِّثُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ شَیْئاً اور ترجمہ ابن عمر مین صاحب تذکرۃ الحفاظ نے لکھا ہی کہ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ اِذَا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدِیْثاً اَحْذَرُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ مِنْہُ وَلَا وَلَا مِنْ اِبْنِ عُمَرَ اور اوائل صحیح مسلم مین ماثور ہے قَالَ جَاءَ بُشَیْرُ بْنُ کَعْبٍ اَلْعَدَوِیُّ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ یُحَدِّثُ وَیَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم قَالَ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا یَاْذَنُ لِحَدِیْثِہٖ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَالِیْ اَرَاکَ تَسْمَعُ بِحَدِیْثِیْ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا کُنَّا مَرَّۃً اِذَا سَمِعْنَا رَجُلاً یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِبْتَدَرَتْہُ اَبْصَارُنَا وَاَصْغَیْنَا اِلَیْہِ بِاٰذَانِنَا فَلَمَّا رَکِبَ النَّاسُ الصَّعْبَۃَ وَالذَّلُوْلَ لَمْ نَاْخُذْ مِنَ النَّاسِ اِلَّا مَا نَعْرِفُ اور امام مسلم نے اپنی صحیح مین بسند محمد بن یحیے بن سعید القطان عن ابیہ نقل کیا ہے کہ قَالَ لَمْ نَرَ الصَّالِحِیْنَ فِیْ شَیْءٍ اَکْذَبَ مِنْہُمْ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ ابْنُ عَتَّابٍ فَلَقِیْتُ مُحَمَّدَ بْنَ یَحْیٰی فَسَاَلْتُہُ فَقَالَ عَنْ

اَبَیۡہِ لَمۡ نَزَاہِلَ الۡخَیۡرِ فِیۡ شَیۡئٍ اَکۡذَبَ مِنۡہُمۡ فِی الۡحَدِیۡثِ انتہی حاصل تراجم مرویات یہ ہے کہ ابوبکر صدیق نے فقہاء صحابہ و رُوات صحابہ کو نقل حدیث نبوی سے منع کیا بدین علت کہ وہ باہم مختلف الروایۃ تھے کوئی کچھ نقل کرتا تھا اور کوئی اوس نقل کے خلاف روایت کرتا تھا اور یہ کہ کوئی ایک بھی سواے ابن عمر کے اصحاب رسول مین نہین تھا جو نقل حدیث مین کمی و بیشی لفظاً و معناً نکرتا ہو اور یہ کہ بشیر بن کعب نے بحضور ابن عباس کے احادیث بلا واسطہ کے پیغمبر خدا سے نقل فرمایئن کہ رسول خدا صلعم نے ایسا اور ایسا فرمایا ہے (جو یہ بلاواسطہ نقل کرنا بشیر کے صحابیت و ملازمت حضرت رسالت پر دلالت کرتا ہے) ابن عباس نے کچھ التفات نکیا اور بشیر کے توجہ دلانے پر فرمایا کہ ہم پہلے زمانہ مین جب کسیکو سنتے تھے کہ اوسنے قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ کہا تو ہمارے آنکھین اوسکے طرف مبادرت کرتی تھین اور ہماری کان اوسکے سننے پر آمادہ ہو جاتے تھے پس جبکہ لوگون نے حدیثین وضع کرکے بیان کرنی شروع کردین تو ہم اون لوگون سے اخبار نبوی اخذ نہین کرتے ہین مگر اوسیقدر جو معروف و مشہور ہین انتہے چونکہ ابن عباس نے اس کلام اعراض انضمام مین نقل بلاواسطہ پر اعتراض نہین کیا اور بشیر نے بکمال اصرار ابن عباس حبر الصحابہ و بحر العصابہ کو متوجہ فرماکر بلاواسطہ کسی راوی کے وہ حدیثین سنایئن اور اونکی داد چاہی لہذا اس سیاق سے یہ تو واضح ہو گیا کہ بشیر صحابی ہین اگرچہ ایمہ رجال اونکی وضع حدیث کی پردہ پوشی کی غرض سے اونکو زمرۂ اصحاب مین نقل نکرین بہر نوع اس اعراض ابن عباس سے ماخذ فیہ تامل ہے کہ زمانہ صحابہ مین بھی کذ وبات کی نسبت بحضرت رسالت بحد کثرت لقولہ فلما رکب

النَّاسُ اَیُّ الوقت تھی اور یہ کہ یحیی بن سعید القطان نے فرمایا کہ اہل حدیث سے زیادہ کاذب تر نقل حدیث مین کسیکو نہین پایا وجہ اسکی یہ ہے کہ صحابہ کے عہد مین ہی وہ زمانہ شروع ہوگیا تھا کہ جسکے پیشین گوئی آیہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر مین نازل ہوئی ہے اور آنحضرتؐ نے اوس دوران کے دور کو رویا رصادقہ مین دیکھا تھا کہ اِنَّ بنی اُمیّۃ ینزون علی منبرہٖ نزو القردۃ ھٰذا ذٰلک فما استجمع ضاحکا حتّٰی مات فانزل اللّٰہ فی ذٰلک وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْ اَرَیْنَاکَ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ کما نقلہ الثعلبی فی کشف البیان ج ۵ صفحہ ۴۲۵ والفخر الرازی فی التفسیر الکبیر وابن الجوزی فی زاد المسیر ومحمد حبیب فی امالیہ علی مانقل عنہ ابن ابی الحدید فی شرحہ ج ۲ - ۱۱ صفحہ من طریق عمر الخطاب والسیوطی فی الدر المنثور ج ۴ ۱۹۱ بطرق و فی تاریخ الخلفاء ۲۳۱ والترمذی ومنہ صاحب جامع الاصول ۱۳۱ الخ یعنے آپنے خواب مین دیکھا کہ خلفاء بنی اُمیّہ آپکے منبر مطہر پر مثل بندرون کے چڑہتے اوترتے ہین یہ واقعہ آپکو برا معلوم ہوا آنحضرت تا وفات یہ خواب دیکھکر ہنسے نہین خدا نے یہ آیہ وَمَا جَعَلْنَا آپکی تسلیہ مین نازل فرمایا کہ اے پیغمبر جو تجھے خواب مین دکھلایا ہے وہ فتنہ اور شجرۂ ملعونہ بنی اُمیّہ کا ہے کہ لوگونکا اوس مین امتحان لیا جاویگا انتہے پس بوزنہ ہونا اور شجرہ ملعونہ ہونا خلفاء بنی اُمیّہ کا بر طبق شہادات صحابہ کے روایات شتے مذکورہ سے بدرجہ مستفیض ظاہر ہوا اور سیاق آیت وَمَا جَعَلْنَا کا بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ شجرہ ملعونہ بنی امیہ ہین اسلیئے کہ قولہ وَالشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ باعتبار عطف کے منصوب علی المفعولیۃ ہے پس رویا و شجرہ ملعونہ دونو فتنہ ثابت ہوئے لوگونکے امتحان کے لئے اور اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ہوتا ہے اور جبکہ یہ شجرۂ ملعونہ امتحان اور فتنہ ثابت ہوا تو اسکو شجر زقوم کہنا جسے امتحان اور فتنۃً لِّلنَّاسِ سے کچھ تعلق نہین ہوسکتا صاف اور صریح انحراف ہے ظاہر قرآن سے

کما یاتی اور اس دور کی نسبت امیر المومنین نے فرمایا ہے لَوْ أَنَّہُ سَیَأْتِی عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِی
زَمَانٌ لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ أَخْفَی مِنَ الْحَقِّ وَلَا أَظْھَرُ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا أَکْثَرُ مِنَ الْکَذِبِ عَلَی اللّٰہِ
وَرَسُوْلِہِ الخ یعنے قریب آتا ہے زمانہ میرے بعد تمپر کہ کوئی امر اوسوقتمین پوشیدہ تر حق سے
نہ ظاہر تر باطل سے نہ کثیر تر کذب علی اللہ و رسولہ سے نہ ہوگا ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغہ کی جلد نہم مین اس کلام بلاغت نظام کی شرح مین لکھا ہے کہ امام المحدثین
شعبہ فرماتے ہین کہ تِسْعَۃُ أَعْشَارِ الْحَدِیْثِ کَذِبٌ یعنے نو عشر احادیث مین موضوع حدیثین
ہین اور دار قطنی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مَا الْحَدِیْثُ الصَّحِیْحُ فِی الْحَدِیْثِ إِلَّا کَالشَّعْرَۃِ الْبَیْضَاءِ
فِی الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ یعنے حدیث صحیح نہین ہے علم حدیث مین مگر مثل سپید بال کے کالی گائی مین
تو اس دورۂ ظلمت بنی امیہ مین اجلّہ محدثین و اکابر صحابہ و تابعین خلفاء وقت کے دست
بیع ہوگئے اور اونکی اتباع مین اونہین کا کلمہ پڑہنے لگے اور بحکم اَلَا فِتْنَۃٌ لِلنَّاسِ فِتَنٌ دول
بنی امیہ مین پہنس گئے اوسوقت کی حالت کو ابو الحسن المدائنی نے (جنکی توثیق مین کتاب
علامہ سمعانی کافی ہے) کتاب الاحداث مین شرح وسیط سے نقل کیا ہے مختصر و ماحصل ترجمہ
اونکی بعض عبارات کا یہ ہے کہ امیر معاویہ نے بعد سال جماعت کے اپنے عُمّال کو لکھہ بہیجا کہ
جو کوئی فضائل ابو تراب اور اونکے اہلبیت کی نقل کریگا اوسکی خون و مال سے بارگاہ خلافت
بری الذمہ ہے اسکے اعلان ہونے پر فضائل کے بدل مین خطبا بنی امیہ ہر کوچہ و بازار مین
(معاذ اللہ) اہلبیت پر لعنت و تبرا کرنے لگے اور کوفہ و بصرہ مین معاویہ نے زیاد بن سمیہ
کو اپنا عامل مقرر کیا کہ وہ شیعان علی سے زیادہ تعارف رکھتا تہا۔ اوسنے ہر طرح پر انکو

قتل کیا اور بقیۃ السیف کو عراق سے خارج کر دیا اور پھر امیر معاویہ نے عمال کو لکھ بھیجا کہ جو
فضائل و مناقب عثمان غنی کے روایت کرے اوسکو مقرب دولت گردانو اور اکرام و نوازش
کرو پس احادیث مناقب عثمان مین بکثرت ہوگئین بعد ازان لکھ بھیجا کہ اخبار فضائل
عثمان کے تو ہر مصر و ناحیہ مین بہت شائع ہوگئے ہین اب فضائل شیخین کے طرف اونکو
دعوت کرو اور توجہ دلاؤ ابو الحسن مداینی اس مقام پر نقل کرتے ہین فَرُوِیَتْ أَخْبَارٌ كَثِيرَةٌ
فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ مُفْتَعَلَةٌ لَا حَقِيقَةَ لَهَا حَتّٰى أَشَادُوا بِذِكْرِ ذٰلِكَ عَلَى الْمَنَابِرِ وَأُلْقِيَ
مُعَلِّمِي الْكُتَّابِ فَعَلَّمُوا صِبْيَانَهُمْ وَغِلْمَانَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْكَثِيرَ الْوَاسِعَ حَتّٰى رَوَوْهُ وَتَعَلَّمُوا
كَمَا يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ یعنے اخبار کثیرہ مناقب صحابہ مین روایت کی گئین جنکی کچھ اصلیت
نہین تھی حتے کہ منبر و نپر بلند آوازون سے اونکو بیان کرتے تھے اور معلمین مکاتب کو
سکھلاتے اور وہ اطفال کو تعلیم دیتے تھے اسوجہ سے اون موضوعہ فضائل صحابہ کی کثرت
بدرجہ نہایت ہوگی تا آنکہ اُن فضائل مفتعلہ کو مثل تعلیم قرآن کے سکھلایا جاتا تھا انتہی ملخصاً
اس روایت سراسر درایت سے پورا حال نشو و نما ایمہ محدثین سلف کا معلوم ہوگیا کہ اونہون نے
امیر معاویہ کے مدرسہ مین زمانہ طفولیت سے موضوعہ و مفتعلہ حدیثونکا سبق پڑہا اور
مثل قرآن کے اونکو یاد کیا تھا اسی کثرت اخبار موضوعہ پر دارقطنی کا قول مَا الْحَدِيثُ
الصَّحِيحُ فِي الْحَدِيثِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ اور شعبہ کا تنقید فرمانا بقوله
تِسْعَةُ أَعْشَارِ الْحَدِيثِ كَذِبٌ مصدق ظاہر ہوا پس اس کثرت اخبار ضلالت آثار پر
لکھا جاتا ہے اور یہ کہنا انصاف پسند طبیعت کی تنقید مین قابل قبول بھی ہے کہ اگر محدثین صحاح

یا ثمانیہ یا خمسین کما رواہ السیوطی جامہ دیانت زیب بدن کیے ہوئے اور خلعت تعصب او جور
ملوک کو بالکل اوتارے ہوئے ہوتے تو بھی وہ امیر معاویہ کے نور اسود دین سی بعد ایسی کثیر
اخبار موضوعہ کی صحیح حدیث کو شناخت نکر سکتے تہے کہ اونکے شیوخ بارسوخ نے تعلیم معاویہ
کیے ہی مدارس مین زمانہ طفلی سے پائی تہی گویا کہ وہ موضوعات اور وہ لب ولہجہ واضعین
اخبار کے اونکے عقائد کی گھٹی مین ملکر اونکے خمیر مین شامل ہو گئے تہے اور زیادہ مغالطہ اس
فرقہ منقدین اخبار کو تقلید سنت صحابہ نے دیا کہ جنمین ہر قسم کے لوگ شہری اور بدوی اور
ہر ہر ب کی لکھڑی اور ہر قسم کی زبان فصیح و اعرابی شامل تہے پس فرقہ کذابہ کی زبان السنہ
مختلفہ مین بعد ورود ہو رکی سمجھکر صحیح حدیثون کو کسطرح منتخب کر سکتے تہے جبکہ منقدین
نے عہد رسالت کو دیکھا ہے نہین تہا نہ خاصۃً زبان ختمی نبوت پر آگاہی ہوئی تہی جو اونکی زبان
اور لہجہ کلام سنکر مابین اخبار صحیحہ نبویہ اور ہفوات عوام اعراب مین تفریق و تمیز کر سکتے بجز اسکے
کہ محققین جماعت اور محدثین سنت نے حضرات صحابہ کو ایسی حالتین دیکھا تہا کہ وہ داغ غلامی
امراء جور بنی امیہ کے اپنی گردنون اور ہاتہون پر کہائے ہوئے پہرتے تہے اور حق غلامی ادا کرتے
تہے کما فے تاریخ الخلفاء[۱۴۶] و شرح ابن ابی الحدید[۲۶۲۴۹] علے نہج البلاغہ پس اونکو عادت استماع
اونہین اخبار کثیرہ موضوعہ کی ہوئی اور اونہین احادیث خطیرہ کا محاورہ اور لہجہ ذہن
نشین خاطر ہوا جو زمانہ طفولیت سے معلمین نے اونکو مثل قرآن کے تعلیم دیا تہا اور اونسے
اونکو پہونچا پہر یہ دیانت شعار و امانت دثار کسطرح نور اسود دین سے ملت بیضا کا فروغ
پا سکتے اس ملت بیضاء سے تو بپاس ملوک وقت ہمیشہ نفرت کنان رہے جو اسی وجہ سے

اَلرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ و مصداق لَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ اَعْلَمُ مِنْكُمْ اعنی اہلبیت طاہرین کے
علوم کو عجائبات ہی کہا گئی اور کبھی اَهْلُ الْبَیْتِ اَبْصَرُ بِمَا فِی الْبَیْتِ پر نظر عقیدت نہین ڈالی
اور یہ ہرب از اہلبیت و رغبت باغیلہ بنی امیہ کچھ ذاتی نفسانیت سے ہی محدثین کی نہین ہوئی
بلکہ اکابر صحابہ اسکی وصیت چلتے وقت کر گئے تھے چنانچہ حافظ سیوطی نے اپنی کتاب تاریخ
الخلفاء ترجمہ عبد الملک اموی مین نقل کیا ہو کہ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فُقَهَاءُ الْمَدِیْنَةِ سَعِیْدُ بْنُ
مُسَیَّبٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ وَقَبِیْصَةُ بْنُ ذُؤَیْبٍ وَقِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ
اِنَّكُمْ مَعَاشِرَ اَشْیَاخِ قُرَیْشٍ یُوْشِكُ اَنْ تَنْقَرِضُوْا فَمَنْ نَسْاَلُ بَعْدَكُمْ فَقَالَ اِنَّ لِمَرْوَانَ
اِبْنًا فَقِیْهًا فَاسْئَلُوْهُ یعنے ابو الزناد نے کہا کہ فقہاء مدینہ سعید بن مسیب و عبد الملک
بن مروان و عروہ بن الزبیر و قبیصہ بن ذویب ہین اور ابن عمر سے کہا گیا کہ تم شیوخ قریش عنقریب
گذرنے والے ہو پس بعد تمہارے احکام دین کس سے پوچھین فرمایا کہ مروان کا ایک بیٹا ہے
فقیہ پس اوس سے دریافت کرلیا کرو انتہی اور واضح رہے کہ یہ ابو الزناد وہ شخص ہے جو تا حیات
اپنی خادم ملازم خدمت بنی امیہ رہا اسکو اہلبیت سے ہرب اور بنی امیہ دشمنان آل نبی سے
رغبت کیون نہوتی اور سعید بن مسیب وہ مفتری ہے جسنے کفر حضرت ابی طالب کی حدیث
وضع کی ہے اور عبد الملک مروانی تو جلّ وسلّ اور عروہ کا حال صدر مین مذکور ہوا
کہ منجانب معاویہ کے وضع حدیث منقصت امیر المومنین پر مامور ہوا تھا اور قبیصہ بن ذویب
صاحب سکّہ و دوات خلافت عبد الملک کا تھا کما فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی اور یہ ابو الزناد
کچھ نمبر زیادہ عصبیت مین ہونا چاہی اور ابن عمر وہ ہین کہ جنہون نے بیعت شاہ ولایت نہین

کی اور اپنے فقیہ پسر مروان کی بیعت حجاج بن یوسف کے پاؤن پر اس حجت شرعی سے فرمائی کہ مَن مَاتَ وَلَم یَعرِف اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیتَۃً جَاھِلِیَّۃً کما رواہ ابن ابی الحدید فی الجزو الثالثہ عشر من شرحہ علی نہج البلاغہ لہذا وقت وصیت کے کوئی ذرّیت پیغمبر سے فقیہ انکی نظر مین نہین آیا کہ جو بجائے الوزغ ابن الوزغ کے نام زین العابدینؑ یا امام محمد باقرؑ کا زبان پر لاتی بہر نوع انکی وصیت نے آخر تک ایسا اثر ڈالا کہ سب بنی امیہ کا کلمہ پڑہنے لگے اور خدا و رسول کو من فائین اور اونکی ارشاد حدیث ثقلین کو اساطیر الاولین سمجہنے لگے بعد ازین معاشر محدثین کا نشو و نما متوکل خلیفہ عباسی سند یافتہ ناصبی کے زمانہ مین لائق میز کے ہو گیا کہ اوسوقت استقرار کامل اس مذہب نے حاصل کرلیا اور احادیث کی تنقید کو یہ زمانہ بوجہ ناصبیت خلیفہ کے بہت موافق ملا کہ خود خلیفۃ العصر ناصبی اوسکی جو ہدایات محدثین کو ہوئین وہ برطبق مذہب نواصب کے صادر ہوئین جو اوسکی سنت و سیرت دیکھی گئے وہ سر اسر ناصبیت و عداوت باہلبیت رسالت ہی تہی اور مختصر تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین لکہا ہے کہ کَانَ الْمُتَوَکِّلُ نَاصِبِیًّا اور ذکر منہدم کرنین روضہ امام حسینؑ کے بکرر فرمایا ہی کہ کَانَ الْمُتَوَکِّلُ مَعرُوفًا بِالنَّصبِ اور اسکی ناصبیت کے ساتھ احیاء سنت و انہماک فی شرب الخمر کو عبارت ذیل مین سیوطی نے اسی کتاب تاریخ الخلفاء مین اپنی اسناد سے بدین عبارت جمع فرمایا ہے کہ قَالَ فَاِنَّھُمُ الْخُلَفَاءُ ثَلٰثَۃٌ اَبُوبَکرِ الصِّدِّیقُ فِی قِتَالِ اَھلِ الرِّدَّۃِ وَ عُمَرُ بنُ عَبدِ العَزِیزِ فِی رَدِّ الْمَظَالِمِ وَالْمُتَوَکِّلُ فِی اِحیَاءِ السُّنَّۃِ وَاِمَاتَۃِ التَّجَھُّمِ الی قولہ وَ کَانَ مُنھَمِکًا فِی اللَّذَّاتِ وَ الشَّرَابِ وَ کَانَ لَہٗ اَربَعَۃُ اٰلَافِ سُرِّیَّۃٍ وَطِیَ الْجَمِیعَ

وَفِی سَنَةِ سِتٍّ وَثَلٰثِیْنَ اَمَرَ بِهَدْمِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ وَهَدْمِ مَا حَوْلَهٗ مِنَ الدُّوْرِ وَاَنْ یُّعْمَلَ مَزَارِعَ وَمَنَعَ النَّاسَ مِنَ الزِّیَارَةِ وَخَرِبَ وَبَقِیَ صَحْرَآءَ الخ پہر ایسا کچہی سُنّت محدثین اہلسنت کو کہان نصیب ہوتا جو وہ اخذ احادیث صحیحہ کو فرماتے و تنقید رجال و اخبار کو بجالاتے اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ متوکل باقتضاے ناصبیت کی احادیث فرقہ نواصب کا حامی تہا کیونکہ ہر قابو یافتہ شخص اپنے ہی مذہب و ملت کی ترویج کیا کرتا ہے اور مذہب نواصب کا اصل اصول وہی ہو سکتا ہے جو سیرت امیر معاویہ مین پایا گیا ہے اور وہ یہ کہ اخفاے فضائل اہلبیت اور افتعال مناقب صحابہ کیجاوین اور ثبوت فرمایش کا اس عبارت تاریخ الخلفاء سیوطی سے بھی بخوبی ہوتا ہو کہ وَفِیْ سَنَةِ اَرْبَعٍ وَّثَلٰثِیْنَ اِسْتَقْدَمَ الْمُحَدِّثِیْنَ اِلٰی سَامَرَا وَاَجْزَلَ عَطَایَاهُمْ وَاَکْرَمَهُمْ بِاَنْ یُّحَدِّثُوْا بِاَحَادِیْثِ الصِّفَاتِ وَالرُّؤْیَةِ وَجَلَسَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ جَامِعِ الرُّصَافَةِ فَاجْتَمَعَ اِلَیْهِ نَحْوٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ اَلْفَ نَفْسٍ وَجَلَسَ اَخُوْهُ عُثْمَانُ فِیْ جَامِعِ الْمَنْصُوْرِ فَاجْتَمَعَ اِلَیْهِ اَیْضًا نَحْوٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ اَلْفَ نَفْسٍ وَتَوَفَّرَ دُعَا الْخَلْقِ لِلْمُتَوَکِّلِ وَبَالَغُوْا فِی الثَّنَاءِ عَلَیْهِ وَالتَّعْظِیْمِ لَهٗ الخ ما نقلت فی احیاء سنتہ یعنی متوکل نے ۲۳۴ھ مین محدثین کو اپنے پاس سامرہ مین بلایا اور عطاو اکرام کیا بدین غرض و غایت کہ احادیث صفات و رویت باریتعالے کو حدیث کرین اور ابوبکر بن ابی شیبہ مسجد جامع رصافہ مین تعلیم احادیث کی غرض سے بیٹہے اور تیس ہزار شاگرد اونکے پاس جمع ہوگئے اور عثمان اونکے بہائی مسجد جامع منصور مین مسند تعلیم پر بیٹہے اور اونکے پاس بہی تیس ہزار شاگرد جمع ہوگئے اور ایک مخلوق خدانے دعاء دولت متوکل مین کہی بات

فرمائی اور اوسکی نشار و تنظیم مین مبالغہ کیا اس روایت سے کشف عوار صحاح ستہ کے اخبار کا ہو گیا کہ اونمین فرمایشی حدیثین اور وہ بہی نواصب کے عقائد کی جو ساٹھہ ہزار اہل حدیث کو شیوخ مذکورین سے پہونچین بہتین درج ہین کیونکہ یہ ابنا ابی شیبہ جبکہ شیوخ الصحاح بہی ہین اور انکی حدیثین صحاح مین بدین کثرت ماثور ہین کہ اگر اونکو خارج کر دیا جاوے تو ضخامت صحاح مین نقصان بین نظر آئیگا تو اس مین کچہ شبہہ نہین رہا کہ انکی بافتہ حدیثین صحاح مین ضرور مندرج ہین پس اس فرمایش ناصبی سے ظاہر ہو گیا کہ مسئلہ صفات بغیریت ذات باری و مسئلہ رؤیت کا اتباع اسیوقت مین ہوا ہے - اگر محدثین احادیث صفات و رؤیت کو حقیقۃً صحیح جانتے تو اور خلیفہ وقت اوسکی اشاعت مین ساعی تہا تو اسوقت اور ایسی حالت مین ضرورت انعام و اکرام کی نہین تہی محدثین بلا جلب منفعت کے ضرور بمقتضی اشاعت نقل کی ہوتی اور عمدہ ثبوت انکے وضع اخبار کا بفرمایش خلیفہ خود متن عبارت سیوطی سے ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ امیر معاویہ نے جسطرح وضع مناقب و اختراع فضائل صحابہ مین اپنے عمال کو لکہا تہا کما روی ابو الحسن المداینے وَالَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ فَضَائِلَ عُثْمَانَ وَمَنَاقِبَہٗ فَادْنُوا مَجَالِسَہُمْ وَقَرِّبُوْہُمْ وَاَکْرِمُوْہُمْ پس اسی کا فوٹو متوکل ناصبی نے بتقلید امیر نواصب شام کے کہینچا اور اس فرمایش کو بدین الفاظ ادا کیا بِاَنْ یُحَدِّثُوْا بِاَحَادِیْثِ الصِّفَاتِ وَالرُّؤْیَۃِ کما عرفت و انت عارف کہ یحدثون و یحدثوا کے ظاہر معنے تو یہی ہین کہ روایت کرتے ہین اور حدیث کرین وہ مگر جسطرح امیر معاویہ کے اشارت پر دون پر تازہ بتازہ حدیثین گہڑی جانی لگین اوسی اشارت کی موافق متوکل نے بہی اشارت غیبی

دفع اخبار صفات و رویت کے محدثین کو عطیات و اکرامات کے فرمائی اور یہ انعام و اکرام اوس فرمایش پر مستزاد فرمایا کہ دست بدست عطیہ نے فوراً اپنا اثر قبولیت دکھلادیا کہ اس حکم محکم متوکل پر اوسکے ہوا خواہ محدثین نے حسب اشارت بان حدیثوں کی گھڑی ہوئی حدیثین شاگردون کو تعلیم دینی شروع فرمائین اور یہ امر بمقابل قوت اور جبروت سلطنت کے اہل دیانت سے وبجلدوی انعام واکرام کے اصحاب منفعت سے ہرگز مستبعد نہین ہے جسکے شواہد بکثرت ہین انمہا مختصراً نقل کیجاتی ہین کہ سیوطی نے ترجمہ مین مامون رشید کی تاریخ الخلفا مین نقل کیا ہی کہ مامون نے جماعت اہل حدیث کو جنمین اکابر ایسے اخبار بشر بن الولید الکندی وعلی بن ابی مقاتل وعبید اللہ بن عمر القواریری وعلی بن الجعد و سجادہ والذیال بن الہیثم وقتیبہ بن سعد وابو حسان زیادی واحمد حنبل وابن البکاء واحمد بن یزید وفضل بن غانم وابو نصر وسعدویہ الواسطی واسحاق بن ابی اسرائیل و ابن الہرس وابن علیہ اکبر ومحمد بن نوح العجلی ویحیی بن عبد الرحمن وابو معمر القطیعی و محمد بن حاتم بن میمون ویحیی بن معین نقاد الحدیث والراوی ومحمد بن سعد کاتب الواقدی وابو خثیمہ وابو مسلم مستملی ویزید بن ہارون بن زادان الواسطی واسمعیل بن داؤد واسمعیل بن ابی مسعود واحمد بن ابراہیم الدورقی وغیرہم تھے جو یہ لوگ جہابذہ فقہاء وعلماء اہلسنت وحاملین لواء صناعت وشیوخ اخبار رینطت واکابر محدثین سنت وسیرت سے عہد مامون الرشید مین تھے بکم امتحان قرآن مین مخاطب فرمایا اور اپنی عامل بغداد اسحاق بن ابراہیم الخزاعی کو لکھ بہیجا کہ جمہور اعظم تو حشوۃ الرعیہ وسفلۃ العامہ ہین اونکو معرفت بنور علم نہین ہی بس اہل حکم کی

اپنے حضور قاضیون کو اور راویوں سے مسئلہ قرآن کو استفسار کریں پس جو جو موافقت کرین مخلوق ہونے قرآن مین پس اونکو حکم دے کہ جو گواہ قائل بخلق قرآن ہو اوسکی شہادت نافذ رکہین اور جو قدیم ہونے قرآن کا معتقد ہووے اوسکو مردود الشہادۃ کرو انہین پس منجملہ مخاطبین و مکلفین کے یحییٰ بن معین امام الجرح و تعدیل نے تو معہ جماعت فقہاء و مشائخ الحدیث کے اقرار بخلق قرآن کا خلاف اپنے مسلک سنت و جماعت کے بخوف سیف فرمالیا اور باقی ماندہ جماعت نے انکار کیا چنانچہ سیوطی نقل فرماتے ہین کہ کَتَبَ المَامُونُ اِلَيهِ اَيضاً فِي اِشخَاصِ سَبعَةِ اَنفُسٍ وَهُم مُحَمَّدُ بنُ سَعدٍ كَاتِبُ الوَاقِدِي وَيَحيَى بنُ مَعِينٍ وَاَبُو خَيثَمَةَ وَاَبُو مُسلِمٍ مُستَملِي يَزِيدَ بنِ هَارُونَ وَاِسمَعِيلُ بنُ دَاوُدَ وَاِسمَعِيلُ بنُ اَبِي مَسعُودٍ وَاَحمَدُ بنُ اِبرَاهِيمَ الدَّورَقِي فَاُشخِصُوا اِلَيهِ فَامتَحَنَهُم بِخَلقِ القُرآنِ فَاَجَابُوهُ فَرَدَّهُم مِنَ الرَّقَّةِ اِلَى بَغدَادَ وَسَبَبُ طَلَبِهِم اَنَّهُم تَوَقَّفُوا اَوَّلاً ثُمَّ اَجَابُوهُ تَقِيَّةً وَكَتَبَ اِلَى اِسحَاقَ بنِ اِبرَاهِيمَ بِاَن يُحضِرَ الفُقَهَاءَ وَمَشَائِخَ الحَدِيثِ وَيُخبِرَهُم بِمَا اَجَابَ بِهِ هٰؤُلَاءِ السَّبعَةُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ فَاَجَابَ طَائِفَةٌ وَامتَنَعَ اٰخَرُونَ فَكَانَ يَحيَى بنُ مَعِينٍ وَغَيرُهُ يَقُولُونَ اَجَبنَا خَوفاً مِنَ السَّيفِ یعنے مامون نے اپنے عامل کو سات شخصونکے بارہ مین لکہا منجملہ یحییٰ بن معین بہی تھے پس یہ لوگ مامون کے پاس پہونچادے گئے پس اوسنے خلق قرآن مین انکا امتحان لیا کہ اعتقاد مخلوق ہونے قرآن کا کرین پس انہون نے قبول کیا کہ قرآن مخلوق ہی قدیم نہین ہے تو انکو دار الخلافہ رقہ سے جو اوسوقت مامون اوسیجگہ پر تہا بغداد کو واپس کردیا اور سبب انکی طلب کا بغداد سے رقہ مین یہ تہا کہ ان فقہاء سبعہ نے اول توقف کیا تہا لہذا طلب

کئے گئے چنانچہ اوسکے حضور حاضر ہوکر تقیۃً تسلیم کرلیا کہ قرآن مخلوق ہے پھر مامون نے اسحاق کو لکھ بھیجا کہ فقہا اور مشایخ حدیث کو بلا کر اطلاع دی کہ ان فقہا سبعہ نے مخلوق ہونے قرآن کو قبول کرلیا ہے پس اسحاق نے ایسا ہی کیا اور اونسے چاہا کہ وہ بھی موافقت اونکی کریں پس ایک جماعت نے مشایخ الحدیث سے اتفاق راے کیا اور باقی لوگ منکر ہے اور ستھے یحیےٰ بن معین کہا کرتے تھے کہ ہمنے جواب بخوف شمشیر کے دیا تھا نہ تحفظاً تو اس واقعہ مصدقہ کے بعد کہ ہولآالسبعۃ کی حکمت علی ابن ابی شیبہ و عثمان محدث کے لئے سند کافی وحجت وافی ہوگی اور شان محدثین موصوفین سے استبعاد وضع احادیث کا باشارت خلیفہ وقت ہم مذہب ما کے بالکل جاتا رہا ۔ اب مختصر لفظون مین نشو و نما ائمہ صحاح بخاری و مسلم و ابو داود و ابن ماجہ جنکی شیخ مستند ابن ابی شیبہ ہین حالی کیا جاتا ہے کہ یہ چارون امام اہلسنت والجماعۃ کے اوس عہد ناصبیت مہد مین مرتبہ تحدیث پر فایز ہوئے ہین جبکہ بقاعدۂ سنت سماع عن المتقدم کے موضوعات و مفتعلات بنی امیہ کا خزانہ کار آمد اور امیر معاویہ کی جماعت کا احیا رسر وقت کیا گیا تھا اور وہ یہی عہد ناصبیت مہد متوکل عباسی کا مطابق ہوتا ہے اسلئے کہ واقعہ احیا ر السنۃ متوکل ۲۴۲ھ کا ہے اور امام الدنیا بخاری چالیس سال کے اور امام مسلم ۳۰ سال کے اور ابوداود صاحب سنن کے ۲۰ سال کے اور ابو عبد محمد بن محمد ابن ماجہ بھی ۲۵ سال کے اوسوقت تھے اور زمانہ تدوین اونکی جوامع و سنن صحاح کا عہد متوکل سے قبل کا نہین ہے پس اسی احیا رسنت کی حدیثین منقد ہو کر صحاح مین مدون ہوئی ہین اور کتب سابقہ سلف کی تصحیح و تضعیف بھی باقتضاے احیا رسنت متوکل کے

منقدین حمایت شعار نے فرمادی ہے دیکھو امام مالک کا زمانہ پہلے گذرا ہے جو وہ اہل مدینہ کے عمل و سیرت و سنت اور محقق حدیثون کی بنا پر دست کشادہ نماز پڑہتے تھے اور قدم سنت معاویہ کے مندرس ہوچکے تھے اور نوبت احیار سنت کی نہین آئی تہی اور یہ کب محظور ہوسکتا ہے کہ امام مالک احادیث ارسال یدین کے تو اپنے موطا مین نقل نکرتے اور خلاف اپنے عمل مختار کے احادیث تکفیر درج فرماتے پس یہ رد و بدل اسی احیار سنت متوکل کی بدولت محسوس ہوتا ہے ورنہ احیار سنت متوکل کے اور مٹنے نقش پر نگین نہین ہوسکتی کیونکہ متوکل کے قبل وہ کونسا زمانہ کس خلیفہ اہلسنت کا بنی امیہ و بنی عباس مین گذرا ہے کہ جسمین نفاذ سنت عنداہم مندرس ہوگیا تہا حالانکہ ابوشکور نے عموماً بنی عباس کی خلافت کو نافذ الحکم فی الشریعۃ اپنی کتاب التمہید فی بیان التوحید مین بحوالہ اہلسنت والجماعۃ کے عقیدت کی نقل فرمایا ہے بانہ قَالَ اَہۡلُ السُّنَّۃِ وَالۡجَمَاعَۃِ بِاَنَّ الۡخِلَافَۃَ لِبَنِیۡ عَبَّاسٍ حَقٌّ وَاَمۡرُھُمۡ نَافِذٌ انتہی اور خلافت بنی امیہ کا تو کیا ذکر ہے خلفار اثناعشر اہلسنت کی زیادہ تعداد بنا بر تشخیص شیخ الاسلام ابن حجر و قاضی عیاض کی تو بنی امیہ مین ہے محدود ہوئی ہے پہر یہ خلفار متقدمین و ائمہ موثقین عندہم کسطرح امامت حق و اہانت سنت کرسکتے تھے بجز اسکے کہ سفاح و دوانقی و ہادی و مہدی و ہارون و مامون نے سنن معاویہ و بنی امیہ کو پامال کیا تہا اور اونکی ارغام آناف مین کوئی دقیقہ نہین چہوڑا لہذا وہ حدیثین بہی جو بنی امیہ کے اختراع کردہ و کنائیدہ تہین وہ البتہ کرم خوردہ و گاؤ خوردہ ہوچلین تہین اب متوکل کی ناصبیت نے اونکو اوجالا اور دوبارہ زندہ کردیا اور کتب اخبار کو تصحیف کرڈالا اور

شے زائد مذہب ناصبیت کو اختراعات تازہ سے چمکا دیا لہذا محدثین نے یہ احیاء سنت بوجہ
ہم ملت و نصب و عداوت باذریت رسالت کے سنت امیر معاویہ و دیگر خلفاء بنی امیہ کا متوکل
خلیفہ سے ہے نہ احیاء سنت حضرت رسالت کا کیا ہو اور یہ کیونکر کہا جا سکتا ہو کہ شیوخ صحاح
نے اپنی مدونات کو متوکل کے ناصبیت سے منزہ رکھا ہے اسوجہ سے کہ صدر مین گذرا کہ
امراء وقت علماء اسلام سے امور دینی مین متعرض اور فرمایش کنان رہے ہین اور کیسطرح
ہو سکتا تھا کہ خلیفہ محیی السنۃ کے خلاف کوئی کتاب مدون کیجا سکتی اور وہ متعرض حال جامع
کے نہوتا اور جبکہ خود خلیفہ ناصبی اور علماء اوسکی خوشامدی اور ایک مخلوق اوس خوشامد
گروہ سے علم دین اخذ کرنے والے ہو تو عقل کب باور کر سکتی ہو کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوکِہِمْ
نے اپنا جلوہ نہین دیکھلایا ہو خصوصاً معاشر محدثین و علماء خلافت پرست وظیفہ خوار دولت
خاصۃً محدثین اربعہ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ اوس احیاء سنت خلیفہ ناصبی سے باوجود
حضوری دولت ناصبیت کے مُتبرا رہے ہون جو اونکے شیوخ نے فرمایشی حدیثین مدارس متوکل
مین تعلیماً شایع کی تھین ورنہ یہ محدثین اربعہ اونکو اپنا شیخ نہ بناتے قولہ توفر دعاء الخلق
للمتوکل و بالغوا فی الثناء علیہ والتعظیم لہ تو اسی پر دلالت کرتا ہو کہ اوس مخلوق شاگردی
متوکل مین ابوبکر و عثمان پسران ابی شیبہ معہ محدثین اربعہ بلکہ کل جماعت اہل حدیث داخل تھی اور الناس علی دین
ملوکہم پر عامل تھے کیونکہ ایک جہان نے سطوت مامون خلیفہ کو در بارۂ امتحان قرآن دیکھ لیا تھا کہ جماعت
کثیر فقہاء و محدثین و قضات کی داب خلافت سے قایل بخلق قرآن ہو گئے تھے تو یہ اکرام پاکر ہو جانے
اور اونکے یہ ہم نوالے مخلوق خدا سے کیونکر بچ سکتے تھے جو خلیفہ کی مدح و ثناء مین شریک نہوتے

اور اوسکے مذہب سے اپنی ذات کو ایک زمانہ سے جدا کر لیتے چونکہ یہ حضرات حاضر دار الخلافہ
اور ہم عصر متوکل کی دولت کے ہے رہے ہین اور جلا وطن اپنے زمانہ سے ہنین کر گئے تو یہ لشو و نما
اونکا عہد خلیفہ النواصب مین اور تحصیل علم بہی اونکا اوسیوقت مین مخبر صحیح ہو کہ انکا علم سنت نواصب
سے ماخوذ ہوا ہے اور اسکی تصدیق اور شہادت کے لئے خود صحاح ستہ کافی ہین کہ جو احادیث
فضائل اہلبیت کے محدث ترمذی نے اور محدث نسائی نے اپنے خصائص مین نقل فرمائی ہین وہ
محدثین اربعہ موصوفین نے ترک فرمادی ہین یہ اثر اسی زمانہ ناصبیت کا تہا ورنہ قیاس
مقتضی ہنین کہ حدیث غدیر خم جو تواتر مین عندہم مسلم ہو امام بخاری کی سماعت مین ہنین آئی بیر
یطرح اور ترک شاہد ہو کہ صحیح بخاری بر طبق مسلک متوکل کے ہے مرتب ہوئی ہے لہذا عندہم
اسی علت سے صحیح بخاری تلو کتاب باری کہی جاتی ہے۔ اب بعد ذکر نشو و نما محدثین کی اشارۃً
ولیس مختصراً اونکے ماخذ علم و مذہب سلف کو بھی حالی کرنا لازم ہے رسالہ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین
محدث ولی اللہ دہلوی سے ظاہر ہوتا ہو کہ اصول و امہات مذہب اہل سنت کا مسائل
اجماعیہ فاروق کے ہین اور اہل اجماع اون مسائل کے افراد صحابہ ہی ہو سکتی ہین مثل ابو ہریرہ
وعبد اللہ بن عمرو عاص وانس بن مالک ومغیرہ بن شعبہ وابو موسےٰ وابو الدردار وغیرہم
کے اور حسب افادہ محدث دہلوی موصوف کہ اقوے واکثر حدیث عند المحدثین روایات
ابو ہریرہ وغیرہ کے ہین کہ علم انکا شیخین سے مستمد ہو اور اہل مدینہ واہل یمن واہل مصر نے حضرت
امیرؑ سے احادیث نقل ہنین فرمائین انتہے اور اسی مقام پر افادہ صاحب نور الانوار ان ابابکر
لم یکن معتاداً بالروایۃ کو اور محدث جامع الاصول قال عمر لابن عباس ما اعلم منہا

(القران) الا ما تقول کو و قول مشہور حضرت عمر لولا علی لهلك عمر کو و قول عمر اخفی علیّ من امر رسول الله الهانی بالصفق بالاسواق کو و قول ابی بن کعب بحضرت عمر شغلنی بالقران و شغلك الصفق بالاسواق کو و قول عمر من اراد ان یسأل عن القران فلیأت ابی بن کعب ومن احبّ ان یسال عن الفرائض فلیات زید بن الثابت ومن اراد ان یسأل عن المال فلیاتنی فان الله جعلنی خازنا کماهی فی کنز العمال کو اور حدیث ابوبکر صدیق یعنی تحدیث اخبار مین ہے فلا تحدثوا من رسول الله شیئا کما فی تذکرہ الحفاظ کو و حدیث ابو ہریرہ ما کنا نستطیع ان نقول قال رسول الله صلعم هكذا حتے قبض عمر کو کما نقله ابن کثیر الشافعی و حدیث ابن عباس کان عمر رجلا مُهِيبًا فَهِبْتُهُ ومنعتنی درّة کما فی نور الانوار کو جو یہ روایات صدر مین مذکور ہوئین ناظرین حق بین حاضر الذہن فرمائین اسکے بعد ایسے ماخذ علمی کو تمیز کرین کہ ماخذ علم حدیث اور اصول مذہب اس جماعت اصحاب السنۃ کا بعد دریافت ہو جانے جہل و لاعلمی و منع نقل اخبار حضرات شیخین کے آخر کچھ نہ کچھ تو ہونا چاہئی جو وہ امہات مذہب قوم کا قرار پایا ہے اور وہ توغل بعلوم جاہلیت ہے ہوسکتا ہے کہ اوسکا پتہ بہت دقیق نظر ڈالنے سے کتب معتبرہ قوم پر ظاہر ہوتا ہے سید امیر علے جج ہائکورٹ کلکتہ نے اپنی کتاب لاجواب فقہیات مین مسائل کثیرہ فقہیہ کا ماخذ رسومات اقوام عرب کو بہت مفصل تحریر کیا ہے مگر وہ ماخذ ایمہ اربعہ تک ہی محدود ہوسکتا ہی اور یہان اصل اصول ماخذ بیان کرنا ملحوظ ہے جسکی انتہا علوم جاہلیت پر ہوتی ہے پس اب نظر غائر سے سیرت و آثر حضرت عمر کو دیکھنا چاہئی کہ ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ نے کتاب ابو احمد العسکری کی سند سے

روایت طویله مین حضرت عمر کا موعود اور بشیر بملک ہونا اٹھارہ برس کے سن مین قبل از اسلام
عالم رومی سے نقل کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ کان عمر یحدث بعد ذلك یعنے عمر اس بشارت
کو نقل فرمایا کرتے تھے جس سے متحقق ہونا اوس بشارت کا ذہن مبارک عمری مین بزمانہ اسلام
بھی پایا گیا اور حدیث مشکوٰۃ[۲۱] عن جابر ان عمر بن الخطاب اتی رسول اللہ صلعم
بنسخة من التوراة فقال یا رسول اللہ هذه نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرء
ووجه رسول اللہ صلعم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتك الثواکل ماتری بوجه رسول اللہ
فنظر عمر الی وجه رسول اللہ فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسوله رضینا
باللہ ربا الحدیث سے ظاہر تر ہے کہ حضرت عمر مشغوف بقرات تورات تھے کہ رسول خدا صلعم کو بھی
اوسکی طرف متوجه کرنا چاہتے تھے مگر بملاحظہ غضبناکی حضرت نبوی کی استعاذہ فرما کر رضینا باللہ
ربا کے قائل ہوئے جس سے ظاہر ہوا کہ رغبت بکتاب تورات انحراف صاف اسلام سے
ہی اسیوجه سے آنحضرت صلعم غضبناک ہوئے اور اونکو رضینا باللہ ربا پڑھنا پڑا لاکن انکا ولع
وشغف بعلوم سابقه قابل داد ہے کہ باوجود اس غضبناکی پیغمبر صلعم اور باوصف استعاذه فرمانے
خود بدولت کے یہود و نصاری کے اخبارات سے قلبی لگاوٹ انکی سرمو کم نہین ہوئی اور وہ
استعاذه بحکم تقولون ما لا تفعلون کے تھا کیونکہ حافظ سیوطی نے بسند طبرانی نقل کیا ہے
تاریخ الخلفاء[۲۲] مین عن عمر بن الخطاب قال لکعب الاحبار کیف تجد نعتی قال اجد نعتك
قرنا من حدید الروایة اور شرح نہج البلاغه[۲۳] ابن ابی الحدید مین بسند کتاب امالی ابو جعفر محمد
بن حبیب کے مذکور ہے فقال (عمر) لکعب الاحبار یوما وانا (ای ابن عباس) عنده انی

قد احببت ان اعهد الی من یقوم بهذا الامر واظن وفاتی قد دنت فما تقول فی علی الشیر
علی فی رائک واذکر لی ما تجدون عندکم فانکم تزعمون ان امرنا هذا مسطور فی کتبکم
الروایہ اس روایت سے پتہ اجماعیات فاروقی کے اصحاب کا بھی ملا کہ علمار و احبار یہود بھی
اوسمین شامل تھے بہر نوع عمر فاروق اکثر حالات کتب یہود سے متعلقہ اپنے اور من یقوم مقامہ
کے دریافت کرتے رہتے تھے اور کعب الاحبار وہ شخص ہے جو زمانہ ابی بکر مین یمن مین داخل
اسلام ہوا تھا اور تذکرۃ الحفاظ مین علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ ھو کعب بن ماتع الحمیری عن
اوعیۃ العلم ومن کبار علماء اھل الکتاب اسلم فی زمن ابی بکر وقدم من الیمن فی دولۃ
عمر فاخذ منہ الصحابۃ وغیرھم واخذ ھو من الکتاب والسنۃ عن الصحابۃ ولہ شئ
فی صحیح البخاری وغیرہ اس ترجمہ کعب الاحبار سے یہ بھی کھلا کہ یہ کبار علماء یہود سے تھا اور
جماعت صحابہ نے اس سے علم یہود اخذ کیا تھا اور اسکی حدیثین صحاح مین مثل بخاری وغیرہ
کی مذکور ہین اگر یہ حضرات غضب خدا و رسول اللہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوتے اور تعلم علم
یہود کو منافی اسلام اور شریعت غرا کا دیکھتے تو ہرگز کعب عالم یہود سے اخبار یہود اخذ نفرماتے
بہر نوع عمر فاروق خاص ام الذہب کی لگاوٹ دلی اور رجوع قلبی نے اخبار یہود
کے سیکھنے کو جماعت صحابہ اور نیز دیگر اہل اسلام کو متوجہ کر دیا اور نوبت ترقی کی یہانتک پہنچی
کہ ابن عباس اوپر سخت معترض ہوئے وقال یا معاشر المسلمین کیف تسئلون اھل الکتاب
کما فی البخاری پس اخبار اہل کتاب کو ایسا دخل اور وصل اسلام سے اس لگاوٹ نے
کر دیا کہ جو حکایتین یہود و نصاری کی تخطیۂ انبیاء علیہم السلام مین اونکی کتب مین مذکور

مین اور جو جو خدشات نسب مین حضرات انبیار کے اونکے مذہبی طور پر مروی ہین وہ حضرات صحابہ نے اونسے اخذ فرماکر اپنے شاگردون سے نقل کئے اور شاگردون نے روایۃً اون منقولات کو اخبار اسلام گردانکر شائع کیا اور رووہ عقائد اور مسائل شرعیہ مین خلط ملط ہوکر محدثین تک پہونچین اور رووہ درج صحاح کرلین گئین اب جوکچھ بہی عدم عصمت و رخنہ اندازی نسب انبیار مین احادیث و روایات کتب قوم مین دیکھی جاتی ہین یہ فیضان اوسے خلط ملط اخبار یہود کا ہے حتے کہ نسب قریش مین بہی اتہام عدم طیب ولادت کا صاحب حیوۃ الحیوان نے نقل کیا ہے کما ذکرت سابقا اور عدم عصمت باثبات تخطیہ مرسلین کے توسب ہی اصحاب السنۃ قائل ہین بھر نوع یہ خلط ملط تو زمانہ ترقی تحصیل علم مین ہوا ہے مگر خاص عمر فاروق جو سوائے علم خزانہ کے نصیبہ علم شریعت سے نرکھتے تھے اور صفق اسواق نے اونکو تحصیل قرآن وسنت کی مہلت نہین دی اور صحابہ کو خود بدولت علم حدیث کے شائع کرنے پر مانع رہے اور علم اخبار جو خود حاصل کیا وہ اخبار یہود سے اور اونکے اجاھیات مین جو داخل تھے سووہ بہی متعلمین اہل کتاب مخاطبین قول ابن عباس کہ یا معاشر المسلمین کیف تسئلون اھل الکتاب تھے اور کعب الاحبار اوعیۃ العلم (بقول ذہبی) خود اونکے شیخ الروایۃ اور معلم اخبار تھے تو اب کسطرح ماخذ مذہب اصحاب السنۃ کا اخبار ایام جاہلیت نہ سمجہا جائے اور افسوس یہ ہے کہ یہان اس ماخذ اخبار جاہلیت نے ہیولی سنت محدثین کو اول ہی منقلب ومتغیر و فاسد کردیا تھا مگر مصداق ۔ ۵ چڑہے ہین نیب کے اوپر کریلے خاصًا صبیت نواصب اور کذب کواذب اور خروج خوارج نے اوس سنت کی صورت بہی بگاڑدی اب نہ اوس سنت محدثین

کا ھیولے رہا نہ صورت اور اس تصرف فرق ثلاثہ مذکورہ نے ایک نیا نقشہ بنایا کہ ماخذ اُسکا ہفوات نواصب و کذوبات کواذب اور ترہات خوارج ہوگیا اور اسی ماخذ جدید کے لحاظ سے کہ کل جدید لذید مناسب معلوم ہوا کہ ایک جدول اون شیوخ الروایۃ اور ائمہ الدرایۃ اہل حدیث واخبار و اصحاب سنت و اثار کی لکھی جاوی جس سے واضح ہو جاوے کہ شجرہ نواحداث سقیفہ نے بعد نشو و نما کے ترو تازگی تے کہ استحکام اسی چشمہ ترہبی نواصب و کذاب و خوارج سے پایا ہے چونکہ ناصب اس شجرہ سقیفہ کے حضرات صحابہ ہی ہین اسلئے ضرور ہوا کہ تبرکاً و تیمناً فرداً فرداً اونکے بھی اسمار گرامی سے اس جدول کو مزین کیا جاوے

جدول سیرت و اثر صحابہ و شیوخ الحدیث والدرایۃ مین ہی جو ازجملہ فرقہ کذابہ و نواصب و خوارج ضالہ تھی

نام اسامی	توثیق و تعدیل	اسناد۔ تق علامت تقریب التہذیب تذ علامت تذکرہ الحفاظ ش علامت شرح ابن ابی الحدید لا علامت لالی مصنوعہ میر علامت میزان الاعتدال معا علامت معارف ابن قتیبہ ب علامت استیعاب
ابو ہریرہ	حافظ الصحابہ تق مکثر الاخبار	یہ واضع الحدیث اور منافق خالص و ناصبی معلن تھا ان معاویہ وضع قوماً من الصحابۃ وقوماً من التابعین علی روایۃ اخبار قبیحۃ فی علی تقتضی الطعن فیہ والبراءۃ منہ فمنہم ابو ہریرہ وعمرو بن العاص والمغیرہ بن شعبہ الخ ش صفحہ ۱۹۵

ابو ہریرہ مذکور — وعن الاعمش قال لما قدم ابو ہریرۃ العراق مع معاویۃ عام الجماعۃ جاء الی مسجد الکوفۃ فلما رای کثیرۃ من استقبلہ من الناس قال یا اہل العراق اتزعمون انی اکذب علی اللہ وعلی رسولہ واحرق نفسی بالنار واللہ لقد سمعت رسول اللہ یقول ان لکل نبی حرما وان حرمی بالمدینۃ ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیہا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین واشہد باللہ ان علیا احدث فیہا فلما بلغ معاویۃ قولہ اجازہ واکرمہ وولاہ امارۃ المدینۃ صفحہ ۱۹۶ اش جلد اول یعنے اپنے بخوشامد معاویہ اہل کوفہ کی مجلس مین جناب امیر پر احداث کا افترا کیا جسکو معاویہ نے سنکر اسی انعام امارت مدینہ کی دی

انس بن مالک انصاری	صحابی مشہور خادم الرسالۃ تق	قال ابو حنیفۃ مخاطبا لابی یوسف الصحابۃ کلہم عدول ما عدا رجالا ثم عد منہم ابو ہریرہ وانس بن مالک ش جزو ۴ صفحہ

۱۹۶ یعنے کل صحابہ عادل ہین سوائے ابو ہریرہ وانس کے وذکر جماعۃ من شیوخ البغدادین ان عدۃ من الصحابۃ والتابعین والمحدثین کانوا منحرفین عن علی قائلین فیہ السوء ومنہم من کتم مناقبہ واعان اعداءہ میلا مع الدنیا وایثارا للعاجلۃ فمنہم انس بن مالک الخ ش جزو ۴ صفحہ ۱۹۷

ابو الاعور السلمی بن سفیان	یعد فی الصحابۃ ب ۲۴۲	یہ صفین مین امراء معاویہ سے تھا اور قنوت مین امیر المومنین کو سخت ناسزا کہا کرتا تھا ب ۲۴۲
ابو بردہ بن ابی موسی اسمہ عامر اشعری	ثقہ ... تق الفقیہ احد الائمۃ الاثبات تذکرہ	اسنے ابو الغادیہ سے پوچھا کہ تمنے عمار یاسر کو قتل کیا ہے کہا کہ ہان اسنے کہا کہ ہاتھ لاؤ کہ مین چوم لون اور کہا کہ تجھے

آتش جہنم مس نکریگی ابد اش جزو ۴ صفحہ ۲۰۲

ابو الوائل شقیق بن سلمہ الاسدی در طبقہ اولی	ثقہ ن	یہ عثمانی تھا اور جناب امیر کو ناسزا کہتا تھا وہ بڑے رای الخوارج ش جزو ۴ صفحہ ۲۰۲

ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن حبیب السلمی طبقہ ۲	مقری ثقہ ثبت تق	اسکو تقسیم اموال مین جناب امیر سے کچھ نہین ملا تھا اسوجہ سے ناصبی ہوگیا رواہ عطا بن ثابت ش جزو ۴ صفحہ ۲۰۲
اسود بن یزید النخعی از طبقہ ۲	مخضرم ثقہ مکثر فقیہ تق	یہ ثقہ بخصوص عائشہ کے جناب امیر کو ناسزا کہا کرتا تھا ش جزو ۴ صفحہ ۲۰۲
اسحاق بن سوید بن ہبیرہ العدوی	صدوق تق وثقہ ابن معین کرمانی	یہ صدوق انکا ناصبی تھا تکلم فیہ النصب تق کان یحمل علی علی بن ابیطالب الکرمانی فی شرح البخاری
ابو الزناد عبد اللہ بن ذکوان	لہ محامد و مناقب جلیلۃ فی میز	یہ غلام رملہ زوجہ عثمان غنی کے تھے معارف انکی رفاقت بنی امیہ کی دولت سے اسی عبدیت کے سبب از اول تا آخرِ وفات رہے کما فی المیزان پھر انکی نصب و عداوت باہلبیت مین کیا کلام ہوسکتا ہے
اعمش اسمہ سلیمان بن مہران الاسدی الکاہلی از طبقہ ۵	ثقہ حافظ عارف بالقراءۃ ورع تق	حدیث سلسلۃ الذہب کو بہ نیت استہزا نقل کرتا تھا میزان اور مہران قاتلان امام حسین سے تھا معارف
احمد بن عبدہ بن موسیٰ الضبی طبقہ ۱۰	ثقہ تق	رمی بالنصب تق یعنے یہ ثقہ انکا ناصبی تھا
اسد بن موسی بن ابراہیم مروانی طبقہ ۹	اسد السنۃ صدوق تق	و فیہ نصب تق یعنے یہ مذہب اہلسنت کا شیر ناصبی تھا
اسمعیل بن سمیع الحنفی	صدوق تق	تکلم فیہ لبدعۃ الخوارج تق یعنے یہ صدوق انکا بدمذہبی خارجی تھا
اسمعیل بن اوسط البجلی	وثقہ ابن معین وغیرہ میز	یہ منجانب حجاج امیر کوفہ تھا اسنے سعید بن جبیر تابعی جلیل کے قتل مین اقدام کیا میز
ابن العربی ابو بکر محمد بن عبد اللہ الاشبیلی مات فی سنہ ۵۴۳	الحافظ العلامۃ القاضی الفقیہ ممن بلغ رتبۃ الاجتہاد تذکرۃ	قولہ و ما قتل الحسین الا بسیف جدہ لان بیعۃ یزید تمت سبقت و الحسین خارج علیہ نقلہ ابن الحجر فی شرحہ علی قصیدۃ الہمزیۃ

ابو اسحاق عمر بن عبد اللہ السبیعی الہمدانی کوفی	الحافظ احد الاعلام حدث عن ثلثمائۃ و عنہ اعمش و شعبہ والثوری وخلائق من ائمۃ العلم۔ تذ جلد ا صفحہ ۱۰۱	چونکہ از جملہ شیوخ ابو اسحاق کے شمر بن ذوالجوشن ملعون ہے کما فی الاستیعاب لہذا مخلوق محدثین اور جہابذہ مذکورین اہل علم نے اس سے اخذ روایات فرمائی ہیں
ابو عبد اللہ محمد بن سعید بن عمرو البورقی	روی عنہ ابو بکر الشافعی میزان	قال حمزہ السہمی کذاب حدث احادیث بعیرو ضعہ وکذا قال الحاکم میزان یعنے یہ کذاب ہے اسنے حدیث بعیر وضع کی ہے
ابو داؤد النخعی سلیمان بن عمرو	روی عنہ المسیب بن واضح میز فی ترجمہ ابی داؤد	الکذاب کان یضع الحدیث معروف بوضع الحدیث قالہ العلماء فی ترجمتہ میز یعنے یہ بڑا جھوٹا اور حدیثوں کا بنانیوالا تھا
اسحاق بن نجیح الملطی قال ابن الجوزی ہو لیس ملطی	عنہ علی بن حجر و سوید الصیرفی و ابن منصور الطوسی و ابن ابی زید و ابراہیم راشد و ابن عیسیٰ الطباع میز	ہو اکذب الناس معروف بالکذب و وضع الحدیث لایکتب حدیثہ متروک کان یضع الحدیث صراحاً قالہا العلماء میز یعنے یہ بہت جھوٹا اور احادیث کا گھڑنے والا کھلا ہوا تھا
اسحاق بن محمد النخعی الاحمر	عنہ ابن المرزبان و ابو سہل القطان و جماعۃ میز	کذاب سارق میز یعنے یہ راوی کذاب اور سارق الحدیث تھا
اسحاق بن محمد الہاشمی	روی عنہ الحاکم میز	و اتہمہ الحاکم میز یعنے حاکم نے اسی متہم بوضع حدیث کیا ہے
اسحاق بن بشر	روی عنہ الدارقطنی	قال ابن الجوزی فی کتابہ الموضوعات انہ یضع الحدیث
احمد بن عبد اللہ جویباری	عنہ ابن کرام المحدث میز	یہ واضع حدیث یکون فی امتی رجل یقال لہ ابو حنیفہ یجدد الدین سنتے علی یدہ کا ہے میز
احمد بن عبد اللہ بن حکیم ابو عبد الرحمن المروزی الفریانانی	عنہ البخاری فی کتاب الضعفاء و ابن حبان الخ میز	مشہور بالوضع و یحدث بالمناکیر میز یعنے یہ مشہور حدیث بنانے میں ہے اور مناکیر نقل کرنے والا ہے

احمد بن محمد بن ایوب ابو جعفر الوراق	عنه ابوداؤد والناس میزان	قال ابن معین کذاب میز یعنے یہ کذاب ہے
احمد بن الحسن بن ابان	ہو من کبار شیوخ الطبرانی	کان یسرق الحدیث کذاب دجال یضع الحدیث یعنی یہ سارق حدیث و کذاب و دجال و واضع احادیث ہے میز
احمد بن عبداللہ ابن اخت عبد الرزاق	عن خاله وکان یکتب منه الحدیث میز	کذبه احمد والناس یعنے امام احمد اور ایک مخلوق نے اسکو جھوٹلایا ہے میز
احمد بن عبداللہ الحافظ ابونعیم الاصبہانی	صاحب الحلیة احد الاعلام میزان	کلام ابن منده فی ابی نعیم فظیع لا احب حکایته وقول کل منهما فی الآخر لا اعلم لهما ذنبا اکبر من روایتهما الموضوعات الخ میز
احمد بن عبداللہ بن فلان الانصاری	عن الفضل بن عبداللہ میزان	اتهمه الدارقطنی بالوضع یعنے یہ متہم بالوضع ہے میز
احمد بن عبداللہ النهروانی	روی فی الجبة بهزیت میز	اتهمه ابن ماکولا میز یعنے ابن ماکولا نے اسے متہم بوضع حدیث کہا ہے
احمد بن عبدالجبار العطاردی روی عن ابی بکر بن عیاش طبقه ۱۰ له روایة فی الصحیح لمسلم میز	قال ابن عدی لا اری له حدیثا منکرا قال الدارقطنی لا باس به وقد اثنی علیه ابو کریب میز	کان یکذب و قال ابو حاتم لیس بالقوی و قال ابنه کتبت عنه وامسکت عن التحدیث عنه وانه کان لایتورع ان یحدث عن کل احد میز یعنے یہ جھوٹا غیر معتبر و غیر متورع فی الحدیث تھا
احمد بن عبدالرحمن بکار ابوالولید	عنه الترمذی والنسائی وابن ماجه فی سننهم	انه کان یحلل النساء و قال اسمعیل ولو شهد عندی ما قبلته فاتقوا الله وایاکم من الکذابین میز
احمد بن حنبل الشیبانی	احد الائمة الاربعة یعرف الصحیح والسقیم والمجروح والعدل المشکوة	قال ابن تیمیه فی منهاج السنة فان قتاله (علی) للخوارج ثابت بالاحادیث الصحیحة عن النبی واما قتال الجمل والصفین فهو قتال فتنة عند الاکثرین کابی حنیفه واحمد بن حنبل وغیرهما یعنے ابو حنیفه

قتال جمل و صفین مین جناب امیر کا تخطیہ کرتے تھے اور قتال کو فتنہ بتلاتے تھے		
ابو حنیفہ نعمان بن ثابت از طبقہ ۶ کوفی	امام اعظم عندہم	خالف ابو حنیفہ علیاً و ابن عباس طبقات الشافعیہ للسبکی نقلا عن المروزی انہون نے مذہب علیؑ و ابن عباس سے منحرف ہو کر دین مین اونسے خلاف اختیار کیا و قال صلعم فلا تقدموہما (الثقلین) فانہم اعلم منکم اور انکا طعن کرنا محاربات جمل و صفین آنحضرت پر ابھی کو رہوا
احمد بن بکر البالسی یقال لہ ابن بکرویہ ابن جریج	روی مرفوعا من ابغض عمر فقد ابغضنی و من احبہ فقد احبنی میز	قال الازدی کان یضع الحدیث میز یعنے فضائل صحابہ مین یہ حدیثین گھڑا کرتا تھا
احمد بن محمد بن عمر و ابن فضالہ ابو بشر المروزی	الحافظ الاوحد الفقیہ عند طائفہ مثل ابو الفتح بن بریدہ و ابن المظفر تذ جلد ۳ صفحہ ۲۵	قال الذہبی الا انہ کذاب قال الدار قطنی یضع الحدیث قال ابن حبان کان ممن یضع المتون و یقلب الاسانید تذکرہ یعنے یہ کذاب اور واضع حدیث تھا متن حدیث بنا کر اسناد دیگر احادیث کے اوپر چسپان کیا کرتا تھا
ازہر بن عبد اللہ	صدوق تق حسن الحدیث میز	تکلموا فیہ للنصب تق لاکنہ ناصبی ینال من علی رضہ میز ایسے لوگوں پر یہ طعن نہین ہے کہ وہ راست گو نہین ہوتے کیونکہ کافر بھی صادق البیان ہوتے ہین بلکہ ایراد یہ ہے کہ فاسق کی خبر بھر وجہ اخذ علم دین مین نامعتبر ہے اور قوم نے ایسی ہی رواۃ سے اخذ علم کیا ہے حدیث من سب علیا فہو کافر حسب قطعی ہے
ابن ابی یحیی محمد بن سمعان الاسلمی المدنی	صدوق تق فے ترجمہ خبر	یوسف بن عطیہ و نسائی نے فرمایا کہ مشہور کذاب چار ہین مدینہ مین ابن ابی یحیی الخ تزنہ
اسحاق بن بشر ابو حذیفہ البخاری	عند البیہقی و سلمہ و شبیب وثاقہ میز	ترکوہ و کذبہ علی بن المدینی کذاب متروک قالہ الدار قطنی میز یعنے ابن مدینی نے اسکی حدیثون کو ترک کر دیا اور

اسکو جھوٹلایا ہے اور یہ کذاب وضاع ہی بقول حافظ دارقطنی کے		
ایوب بن جابر بن سیار الیمامی	عنہ ابوداود والترمذی میزان الاعتدال	لیس بشئے یضع حدیثہ واہ ضعیف قالہا العلماء میز یعنے علم حدیث مین یہ کچھ شئے نہین حدیث کا وضع کرنیوالا واہی اور ضعیف ہے
ابوعبدالرحمن سلمی عبداللہ بن حبیب الکوفی مشہور بکنیتہ	المقری ثقہ ثبت تق	قال الخطیب انہ وضاع الصوفیۃ زنہیہ یعنی انسے عقائد صوفیہ کے بہت وضع کی ہین
ابن ماجہ ابوعبداللہ بن محمد بن یزید القزوینی صاحب سنن	الحافظ الکبیر المفسر ومحدث تملک الدیار تذ	ابن الجوزی نے کتاب موضوعات مین اور سیوطی نے لالی مصنوعہ مین احادیث عدیدہ سنن ابن ماجہ کو اکاذیب موضوعہ سے شمار کیا ہے
ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی صاحب سنن	امام ثبت سید الحفاظ احد الائمۃ الستۃ تذ	ابن الجوزی نے اپنی کتاب موضوعات مین احادیث سنن ابی داود کو از جملہ اکاذیب وافترا ات کی نقل کیا ہے
ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق الجوزجانی الدمشقی از طبقہ ۱۱	ثقہ حافظ الاحادیث احد الائمۃ الجرح والتعدیل میز	کان شدید المیل الی مذہب اہل دمشق فے التحامل علی علی - قد کان النصب مذہبا لاہل دمشق میز ربما رمی بالنصب تق یعنے یہ امام الجرح والتعدیل سخت ناصبی تہا اور مذہب اہل دمشق کا ہی نصب تہا
اشعث بن قیس بن معد یکرب الکندی ابومحمد	صحابی تق ب	انکو بذریعۂ وفد کی شرف صحابیت حاصل ہوا مگر بعد رسالت مرتد ہو گئے خلیفہ اول نے ام فروہ اپنی ہمشیرہ کا عقد انکے ساتھہ کر کے صحابیت کیطرف انکو رجوع کرلیا ب صفحہ ۱۵ یہ راس الخوارج تہا ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۸۲ فی اوائل ذکر الخوارج اور انکی

دختر جعدہ نے امام حسن ع اپنے شوہر کو زہر سے شہید کیا اور انکے پسر محمد بن اشعث نے امام حسین ع کے قتل مین سردار لشکر ابن زیاد ہوکر ذخیرہ جہنم کو اپنے لئے فراہم کیا غرضکہ این خانہ تمام آفتاب است

بسر بن ارطاۃ القرشی العامری نزیل الشام اسمہ عمیر وقیل عویمر	صحابی قال الشامیون ب من صغار الصحابۃ تق لہ صحبۃ قالہ الدارقطنی ب	قال ابن معین انہ رجل سوء قال ابو عمر ذبح ابنی عبید اللہ بن العباس وکان معاویۃ قد استعملہ علی الیمن ایام صفین فنزلہا فقضی فیہما ہذہ القضیۃ الشنعاء ب اور یہ امراء معاویہ سے حاضر صفین تھا فی کتب السیر مثل تاریخ اعثم
بشر بن نمیر القشیری بصری	عنہ ابو عوانہ ویزید بن زریع وابن وہب و طائفہ میز	متروک متہم - تق - میزان
بشر بن عون القرشی شامی	عنہ سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی میزان	لہ نسخہ نحو مائۃ حدیث کلہا موضوعۃ وہذہ النسخۃ کلہا عن مکحول بن واثلہ یعنے اسکا مولفہ نسخہ سو حدیثون کا موضوعہ مکحول
البخاری محمد بن اسمعیل ابو عبد اللہ الجعفی مولاہم ولد سنہ ۱۹۴ھ	شیخ الاسلام امام الحفاظ حامل لواء الصناعۃ مقدم اہل السنۃ والجماعۃ امام الدنیا جبل الحفظ تق	ابو زرعہ وابو حاتم نے انکی حدیث کو منع کیا میز فی ترجمہ علی بن عبد اللہ بن جعفر اور یہ روایات خوارج کی اخذ فرماتے تھے میز فی ترجمہ علی بن ہاشم اور یہ مخبر ہے کہ امام بخاری مذہب خوارج کیطرف میلان رکھتے
ترمذی ابو عیسی محمد بن محمد بن سلیمان الواسطی ثم البغدادی	امام حافظ احد من اصحاب الصحاح الستہ	ابن دحیہ نے شرح اسماء النبی مین و ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ مین بذکر حدیث تشبیہ کی و ابن القیم نے زاد المعاد و ذہبی نے میزان مین بترجمہ عبد الرحمن بن غزوان کے احادیث سنن ترمذی کو مفتعلہ فاش طشت از بام فرمایا ہے
ثابت بن موسی الضبی الکوفی الضریر العابد	عنہ ابن ماجہ فی سننہ	کذاب ضعیف لا یجوز الاحتجاج باخبارہ قالہ ابن حبان میزان

ثور بن یزید ابو خالد الکلاعی الحمصی	ثقہ ثبت حافظ تق حافظ ثبت تذ	الا انہ یری القدر تق کان جدہ شہد صفین مع معاویہ وقتل فکان ثوراً اذا ذکر علیاً ع قال لا احب رجلاً قتل جدی معارف صفحہ ۱۶۲ یعنے یہ جناب امیر کے ذکر ہونے پر کہا کرتا تہا کہ مین اوس شخص کو دوست نہین رکہتا ہون جسنے میرے دادا کو قتل کیا ہے
جریر بن عبداللہ البجلی	صحابی مشہور تق	انہ کتم شہادۃ خم غدیر مع انس والبراء بن عازب فدعا علیہم علے ع فابرص انس وعمی البراء وخرج جریر

الی الصحراء حتے لحق بالخوارج فی الاربعین للمحدث جمال الدین وفی انساب الاشراف للبلادری یعنے جب امیر المومنین نے رحبہ کوفہ مین اصحاب رسول خدا سے حدیث غدیر کی شہادت طلب فرمائی تو جریرا اور انس وبراء نے چہپایا تو انس مبروص ہوگئے اور براء نابینا ہوگئے اور جریر مجنونانہ صحرا کو چلے گئے کہ خوارج مین جاملے اور بجائے براء کے نام زید بن ارقم کا اکثر روایتون مین مذکور ہے

جریر بن حازم ابو النضر الازدی مولاہم البصری	محدث بصرہ امام حافظ تذ ثقہ تق	اسنے علم حدیث کو ابو طفیل صحابی مقیم مکہ سے بخیال مقدم رکہنے طواف کعبہ کے حاصل نہین کیا تذ جلد ا صفحہ ۱۷۹ علت عدم تحصیل کی ظاہر ہے کہ ابو طفیل شیعان علی سے تہے
جریر بن عثمان الحمصی	من صغار التابعین وثقہ الامام احمد وابن معین والائمۃ شرح کرمانی بر صحیح بخاری	کان ینتقص علیاً وانما وضع منہ لبغضہ لعلے ع شرح کرمانی بر صحیح بخاری
جریر بن ایوب البجلی	عنہ محمد بن قاسم بن الحکم میز	یہ حدیثین وضع کیا کرتا تہا منکر الحدیث ہی میز
الجراح ابن المنہال ابو العطوف الجزری	عنہ عثمان بن عبدالرحمن الحرانی میز	یہ دروغ کہا کرتا تہا منکر الحدیث تہا اسکی حدیثین نہ لکہنے چاہئین میزان

جعفر بن زبیر	عنہ وکیع ویزید بن ہارون	کذبہ شعبۃ جعفر وضع علی رسول اللہ اربع مائۃ حدیث لیس بثقۃ ترکوہ الضعف علی حدیثہ بیّن قالہا العلا میزان شعبہ نے اسکی تکذیب کی اسنے چارسو حدیثین بنا
جبرون بن واقد الافریقی	عنہ محمد بن داود القنطری	فانہ روی لقلۃ الحیاء میزان یعنے یہ بے باکانہ جھوٹی حدیثیں نقل کرتا تھا
حابس بن سعد الطائی شامی	مخرج حدیثہ عنہم اے عن الشامیین	قتل مع معاویہ یوم الصفین وکانت رایۃ طے معہ ب
حتات بن یزید المجاشعی التمیمی	صحابی ب	ہرب عن علیؓ الی معاویہ ب ۱۹۴
حنظلہ بن الربیع	صحابی ب	ممن تخلف عن علی یوم الجمل ب
حبیب بن مسلمہ القرشی الفہری نزیل الشام	صحابی استیعاب لہ ذکر فی الصحیح فی حدیث ابن عمر مع معاویہ تق	لم یزل مع معاویہ فی حروبہ بصفین وغیرہا ان الحسن بن علیؓ قال لہ بعد صفین یا حبیب رب مسیر لک فی غیر طاعۃ اللہ فقال لہ حبیب اما الی حرب ابیک فلا فقال الحسن بلی ولقد طاوعت معاویۃ علی دنیاہ وسارعت فی ہواہ فلئن کان قام بک فی دنیاک لقد قعد بک فی آخرتک فلو کنت اذا فعلت شرا قلت خیرا کان ذلک کما قال اللہ تعالی خلطوا عملا صالحا واخر سیئا ولاکنک کما قال اللہ تعالی کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون
حارث بن عمران الجعفری	عنہ علی بن حرب واحمد بن سلیمان حتی ابن ماجہ	یضع الحدیث علی الثقات میزان یعنی بنام ہائے ثقات کے خود حدیثیں وضع کی ہیں
حریز بن عثمان الرحبی من رجال البخاری	ثقۃ ثبت تق قال ابو حاتم لا اعلم بالشام احدا اثبت منہ قال احمد حریز ثقۃ ثقۃ تہذ	یہ انکا ثقہ وثبت فضائل اہلبیت کی حدیثوں کی تنقیص کرتا اور انکی مثالب کے مفتعلہ روایتوں کو نقل کرتا تھا جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ النصب فیہ تدریجی بالنصب تق تہذ

اسمین ناصبیت تھی اور منسوب ناصبیت تھا		
حبیب ابن حبیب اسم ابیہ ذریق وقیل مرزوق ابومحمد	کاتب مالک عنہ احمد بن الازہر واحمد بن سعد و مقدام بن داؤد میزان	کان کذب الناس احادیثہ کلہا موضوعہ یروی عن الثقات الموضوعات الخ قالہا العلماء میں یعنے یہ اکذب الناس تھا کل احادیث اسکی موضوع ہین بنام نہاد ثقات کی موضوعات روایت کرتا تھا
حارث بن عمیر البصری	عنہ ابن مہدی ولوین وطائفۃ حتے اصحاب السنن الاربعۃ والبخاری	روی عن الاثبات الموضوعات میں یہ ثقات اثبات کے نام سے موضوعات نقل کرتا تھا
الحاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ النیشاپوری	حافظ کبیر امام المحدثین	لہ مناکیر وموضوعات وضعاف فی کتابہ المستدرک لآلی مصنوعہ سیوطی
الحسن بن عمارہ کوفی	عنہ السفیانان ویحیی القطان وشبابہ وعبدالرزاق	کان یضع الحدیث کاذب لیس بحدیثہ شئے متروک قالہا العلماء وکذبہ المدینی میں یعنے یہ حدیثین وضع کرتا اور اسکی حدیث صحت مین کچھ شئے نہین متروک اور کاذب تھا
الحسن البصری بن یسار ابوالحسن الانصاری موالیہم ازطبقہ ۳	ثقہ فقیہ فاضل مشہور تق	قال البزار کان یروی عن جماعۃ لم یسمع منہم تق وکان یرسل ویدلس تق انہ یبغض علیاً وانہ قال لو کان علی ع یاکل الحشف بالمدینۃ لکان خیراً لہ
متادخل فیہ یعنے یہ اوس جماعۃ سے حدیثین نقل کرتا تھا جنسے اسنے نہین سنا اور نقل احادیث مین ارسال وتدلیس اسکا شعار تھا اور جناب امیر سے بغض رکھتا تھا اور طعن کرتا تھا ش جلد ۴ صفحہ ۹۶ اوقال الحسن واللہ ما لظفر معاویۃ علی علی رض الابقول اللہ ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیہ سلطانا تفسیر کبیر صفحہ ۴ جلد ۵ یعنے معاویہ نے نصرت		

نہین پائی علے پر مگر موافق آیہ ومن قتل کی کہ عثمان مظلوم کا ولی تہا اسوجہ سے معاویہ کو غلبہ منجانب اللہ ملا

الحسن بن مدرک البصری الطحان ابو علی	عنہ البخاری والنسائی وابن ماجہ میز	کذبہ ابوداؤد وقال الحسن بن مدرک کذاب میز
الحسین ابن علی بن یزید الکرابیسی البغدادی	صدوق فاضل فقیہ صاحب الشافعی میز وتق	تکلم فیہ احمد لمسئلۃ اللفظ فلما بلغ یحیے بن معین انہ تکلم فی احمد لعنہ میز یعنے امام احمد نے اعتراض مسئلہ لفظ مین کیا اسنے احمد حنبل پر طعن کیا تو ابن معین نے سنکر اسپر لعنت کی اور اس فقیہ سنت نے ہارون رشید کی قصیدہ مین بنی فاطمہ کے مذمت نظم کی ہر مش جلد ۴ صفحہ ۱۹۵
الحسن بن الصباح المعروف بالحسن البزار	الحافظ الامام علم السنۃ روی عنہ البخاری و ابوداؤد والترمذی تذ	قال للمامون انا لا اشتم یزید بن معاویہ لانہ ابن عمک یعنے مین بپاس اپنے مذہب دولت پرستی اور رضوا رسمی خلافت کی یزید کو برا نہین کہتا ہون کیونکہ وہ خلیفہ کا عم زاد بہائی ہے تذ صفحہ ۶۰
الحسن بن صالح بن حیی	الامام القدوۃ تذ	قال الذہبی قلت مع جلالۃ الحسن وامامتہ کان فیہ خارجیۃ تذ صفحہ ۱۹۵ جلد ا یعنی یہ امام قدوہ اہلسنت خارجی تہا
حصین بن نمیر ابو محصن القریر الکوفی	لا باس بہ تق وثقہ ابوزرعہ کرمانی	رمی بالنصب تق یعنے یہ ناصبی تہا کان یحمل علی علی کرمانی شارح بخاری
حصین بن نمیر سکونی	قل ما روی میز	یہ محدث معلم یزید بن معاویہ تہا وبحکم یزید حرمین میں بہر لشکر کا اسنے محاصرہ کیا تہا تق میز

حجاج بن یوسف الثقفی والی عراقین امام الجمعۃ للامۃ وولی الامر لاہل السنۃ قال ابن الحجر فی صواعقہ فی ذکر ولایۃ معاویۃ وکفاہ ذلک شرفاً فہذا مثلہ	لہ محامد فی حفاظ الاخبار فقال ابو حاتم ثقۃ من الحفاظ ممن یحدث الحدیث قال ابو داؤد وہو خیر من مایۃ مثل الراوی تذہیب التہذیب ان لہ المنۃ علی عثمان فی نصرۃ مذہبہ ونشر مصحفہ ش جزو ۴ صفحہ ۱۴۱ وبایع ابن عمر علی رجل الحجاج ش صفحہ ۱۴۱ و قال ابن الحجر فی صواعقہ فی ذکر امارۃ معاویۃ من قبل عمر و عثمان وکفاہ ذلک شرفاً فلہ مثلہ لان الحجاج کان لوالی من من عند عبد الملک الذی کان خلیفتہما وہو داخل فی تعریف الامام عندہم کما فی التحفہ علی الصفحہ ۲۷۹ و ۲۸۳ فالامارۃ والخلافۃ من اعظم العبادات احیاء العلوم ربع صفحہ ۱۹۶	اسکے خصائل ناصبیت والحادی وشمائل خروج و عنادی وخصائص ظلم وسفاکی جریدہ روزگار پر ثبت ہین محتاج شواہد نہین مگر ایک سیرت البتہ لائق ذکر ہے کہ خطب الحجاج بالکوفۃ فذکر الذین یزورون قبر رسول اللہ بالمدینۃ فقال تباً لہم انما یطوفون باعواد ورمۃ بالیۃ ہلا طافوا بقصر امیر المومنین عبد الملک الا تعلمون خلیفۃ المرء خیر من رسولہ ش جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ من کتاب ابی الحسین المعروف بابن ابی رویۃ الدباس یعنی حجاج نے خطبہ مین بمقام کوفہ زائرین روضۂ منورۂ رسولخدا صلعم کا ذکر کیا اور کہا کہ ہلاک ہون وہ زائرین سوا اسکے نہین کہ وہ پرانی بوسیدہ اور کہنہ ہڈیون کا طواف کرتے ہین کسلئے قصر امیر المومنین عبد الملک کا طواف نہین کرتے آیا نہین جانتے ہین کہ خلیفہ شخص کا بہتر ہے اوسکے رسول سے انتہے معاذ اللہ پناہ بخدا اور ترمذی نے شرح حدیث فی ثقیف کذاب ومبیر مین ابن عصمہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے حجاج کو مبیر یعنی مہلک فرمایا اور مسلم مین ماثور ہے کہ مادر ابن زبیر نے اسی حدیث کی بنا پر حجاج کو بتلایا اسنے ایک لاکھ بیس ہزار مسلمان محبوس قتل کئے کما فی الترمذی

حمل بن بشیر الجزری	عنہ حمزہ بن ابی حمزہ میز	قال محمد بن عثمان الحافظ سألت علیا عنہ فقال کان ضعیفا میز یعنے اسنے کہا کہ علی ضعیف الرایا ضعیف الروایۃ تہی
حماد بن زید بن درہم ابو اسمعیل الازرق	ثقۃ ثبت فقیہ تق الامام الحافظ المجود ولہ محامد کثیرۃ تذ	کان عثمانیا معارف صفحہ ۲۰ یعنے یہ طرفدار معاویہ و مبغض علی تہا
خالد بن عبد اللہ القسری امیر الحجاز ثم الکوفۃ	ولی الامر امام العصر و امام الجماعۃ والجمعۃ	کان یلعن علیاً علی المنبر ثم یقبل الناس فیقول ہل کنیت ش جلد ۴ صفحہ ۱۹۴
خالد بن الولید القرشی المخزومی	صحابی سیف اللہ	قال الزبیر بن بکار کان خالد بن الولید شیعۃ لابی بکر ومن المنحرفین عن علیؑ ش جزو ۶ صفحہ ۲۸۰
خالد بن سلمۃ بن العاص المخزومی	صدوق تق از طبقہ ۵	رمی بالارجاء والنصب قتل لما زالت دولۃ بنی امیۃ تق کان مرجیا یبغض علیاً میز یعنی یہ مرجی ناصبی تہا زوال سلطنت بنی امیہ پر دار دنیا مین نہ ٹہر سکا
خالد بن معدان ابو عبد اللہ الکلاعی الحمصی لقی سبعین صحابیاً	قال الثوری ما اقدم علی خالد احداً عالم اہل بلدہ فی زمانہ تذ ثقۃ عابد تق	سمع ثوبان ومعاویۃ وابا امامہ والمقدام بن معدیکرب وہو احد الاثبات غیر انہ یدلس و یرسل حدیثہ فی الکتب الستۃ مات سنہ ۱۰۴ھ تذ تق یعنے یہ تعلیم یافتہ معاویہ غادیہ ومقدام شامی

وابو امامہ الباہلی کا تہا یہ اوسوقت کا عالم حمص وبعلم نصب تہا جبکہ ملک شام مین وفور نصب وشور مقاتلت بامیر عرب ہو رہا تہا اور عہد بنی امیہ مین ہی مرا اور کتب حدیث مین اپنی حدیثون کی سانٹہین لگایا کرتا تہا لہذا بوجہ تدلیس اخبار ونصب بائمہ اطہار کے ما اقدم علی خالد احداً فی زمانہ کے ستائش سے مقبول رکھا گیا

الدینوری ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن وہب ...	الحافظ العلامہ تذ	یرمیہ بالکذب لہ جزئین من غرائبہ عن الثوری تذ ...

یعنی یہ مطعون بکذب ہی ایسکے دو جزو کتاب کے اوسکی غرائبات سے ہین بسند ثوری کے		
الدارقطنی ابو الحسن علی بن عمر البغدادی	الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان الشہیر صاحب السنن ولد سنہ ۳۰۶	لہ غلا و اوسط المعاجم مناکیر و موضوعات و ضعاف اللالی المصنوعہ فی غیر موضع و فی کتاب الموضوعات لابن الجوزی
داود بن حصین ابو سلیمان الاموی المدنی	ثقہ ولہ فی البخاری حدیث تق محدث مشہور منیر	رمی برای الخوارج تق یعنی ہم مذہب وہمرائے خوارج تہا اسنے عکرمہ خارجی کو اپنی پناہ مین لے لیا تہا معارف قال ابن حبان یذہب مذہب الخوارج العکرمہ میزان
الدارمی ابو عبد اللہ بن عبد الرحمن التمیمی السمرقندی	الامام الحافظ شیخ الاسلام ثقہ ورع زید القاضی سمرقند	اس امام نے محدثین اعلام اہل شام سے علم حدیث حاصل کیا تہا تذ صفحہ ۱۱۵ جو اوسوقتین تمام اہل شام ناصبی تھے کما قال الذہبی فی المیزان فی ترجمہ الجوزجانی اور دارمی سنہ ۲۸۱ھ مین مرگئی
ذو الکلاع اسمہ السمیفع بن ناکور ابو شرحبیل	صحابی ب	کان من امراء معاویہ یوم الصفین بس اسکی ناصبیت مین کیا توقف ہوسکتا ہے
ذو ظلیم حوشب بن طخیۃ	صحابی ب	قتل بصفین سنہ ۳۷ یہ امراء معاویہ سے جنگ صفین مین سلیمان بن صرد الخزاعی کے ہاتہہ سے مارے گئے ش
ذکوان ابو عمرو مولے ام المومنین عائشہ	ثقہ ثبت تق	یہ بہار گیر جمل ام المومنین عائشہ نصب و عداوت مین با اہل بیت طہارت مستغنی البیان ہی
ذہلی ابو عبد اللہ محمد بن یحیی مولی بنی ذہل	امام شیخ الاسلام حافظ امام زمانہ تذ جلد ۲ ولد سنہ ۱۹۰ھ	ذکر الذہلی حدیثا فیہ ضعف فقال کلا یذکر مثل ہذا فخجل الذہلی ونقل الذہلی حدیث سہو النبی فی الصلوۃ تذ جلد ۲ صفحہ ۱۱۲ ہر دو روایت سی مستنبط ہوا کہ حدیث

سہو انکی ہے ضعاف سے ہی		
ربیعہ بن یزید السلمی	صحابی ب	کان من النواصب یشتم علیا فی ترجمہ ربیعہ عن الجرشی
رافع مولی مروان الحکم دیوانہ از طبقہ ۳	مقبول تق	یہ دربان مروان مقبول سفیان اپنے ناصبیت مین کب محتاج بیان ہی عیان راچہ بیان
روح بن اسلم الباہلی	عنہ الدارمی وغیرہ ثقہ عند ابن حبان میزان	یتکلمون فیہ لین الحدیث لیس بذاک ضعیف کذاب ذہب حدیثہ یعنے صناع یعنے اسکی ثقت
و عدالت مین علمار نے کلام کیا ہی لین الحدیث و کذاب و لاشے و واضع حدیث ہی		
زید بن ثابت	صحابی جامع القرآن	انہ کان عثمانیا شدیدا فی ذلک ش جلد ۱ صفحہ
۲۰۲ فی الاستیعاب وکان زید عثمانیًا یعنے عثمانی اور شدید عثمانی اصطلاح اوس شخص نسے ہے جو مبغض امیر المومنین اور آپکا مخالف ہو مثل شیعہ علے کے کہ وہ مخالف ثلاثہ ہین چنانچہ اصحاب معاویہ ہین و محاربین امیر المومنین شیعہ عثمان کے نام سے مشہور ہین ش جزو ۲ صفحہ ۲۶		
زکریا بن یحیی بن السد المروزی لقبہ جود	صاحب ابن عیینہ قال الدارقطنی لا باس بہ میز	انہ یکذب و یضع الحدیث کذبہ صالح جزرہ میز
زکریا بن یحیی بن منظور القرظی	عنہ محمد بن الحسن بن زبالہ والحمیدی وغیرہما میز	لیس بثقہ ضعیف واہی الحدیث متروک منکر الحدیث ومن منکراتہ حدیث عائشہ میزان
زیاد بن علاقہ التغلبی ابو مالک	ثقہ تق	رمی بالنصب تق یعنے یہ ثقہ المحدثین ناصبی تھا
زیاد بن سمیہ فلما استلحقہ معاویہ بابیہ ابی سفیان فقال لہ زیاد بن ابی سفیان	عنہ ابن سیرین و عبد الملک بن عمیر و جماعۃ میز	انہ قتل شیعۃ علی ع واخرجہم عن العراق ش جلد ۱۱ صفحہ ۹ من کتاب الاحداث لابی الحسن المدائنی

زبیر بن بکار ابوبکر عبداللہ بن ابی بکر مکی	امام قاضی ثقہ ثبت تق و تذ	یہ مخالف و منحرف و مبغض امیر المومنین تھا ش ج ۱ صفحہ ۱۴۵ و ۲۵۲
سفیان ابن عیینہ بن میمون الہلالی	العلامۃ الحافظ شیخ الاسلام امام حجۃ اتفقت الایمہ علے الاحتجاج بحفظہ و امانتہ تذ تق	کان مدلسا عن الثقات تق یعنی یہ حدیثون مین جوڑ لگا دیے کرتے تھے
سفیان بن سعید بن مسروق الثوری	ثقہ حافظ فقیہ عابد عالم حجۃ من رؤس الطبقۃ تق	کان ربما دلس یہ باوجود حفظ و حجت کے حدیثون مین تدلیس کرتے تھے
سعید بن المسیب بن الحزن المخزومی	اوسع العلم من کبار التابعین تق	کان منحرفا عن علی ش جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ و عمر بن امیر المومنین نے اشارہ کلام مین انہین منافق فرمایا فقال یا ابن اخی
جعلتنی منافقا الخ ش جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ و ہجر اباہ فلم یکلمہ الی ان مات معارف ۱۸۶-۱۵۱		
سلیمان بن عبد الحمید بن رافع البہرانی ابوایوب الحمصی	صدوق تق	رمی بالنصب افحش النسائی القول فیہ تق یعنے یہ مطعون بمذاہب نواصب تھا محدث نسائی نے اسے قول فاحش کہا
سمرہ بن جندب	صحابی من الحفاظ المکثرین عن رسول اللہ ذب ۵۷۹	انہ یفتی بغیر علم جامع الاصول وقال رسول اللہ صلعم لہ ولابی ہریرہ ولحذیفۃ بن الیمان آخرکم

موتا فی النار قال ابوہریرہ فسبقنا حذیفہ و انا الآن اتمنی ان اسبقہ فبقی سمرۃ بن جندب حتے شہد مقتل الحسین وکان سمرۃ ایام مسیر الحسین الے الکوفہ علی شرطۃ عبیداللہ بن زیاد وکان یحرض الناس علی الخروج الی الحسین وقتالہ ش جلد اول صفحہ ۱۹۸ و روایۃ النار فی المعارف الا اسبقنا الخ یعنے یہ بغیر علم فتوی دیتا تھا اور رسولخدا نے تین صحابیون کے بارہ مین فرمایا تھا کہ جوان مین آخر فوت ہوگا وہ ناری ہے پس سمرہ باقی رہا تھے کہ مقتل حسین مین شریک ہوا اور زمان

		ورود امام حسین مین یہ سپاہیون مین ابن زیاد کے تھا اور لوگون کو ترغیب قتل امام حسین کی دلاتا پھرتا تھا۔
شرحبیل بن السمط بن الاسود الکندی	ادرک النبی ب وجزم ابن سعد ان لہ وفادۃ تق ۱۶۸ صفحہ	جب معاویہ نے جُریر رسول امیر المومنین کو کئے بعض قید رکھا تو لوگون نے معاویہ سے کہا کہ جریر نے اہل شام کی بصیرت وعقائد کو رد کردیا ہے کہ علی نے عثمان کو قتل کیا پس لابد ہی جو ایمین ایسا شخص ہو کہ جو جریر کا ہم مثل ہووے صحابیت اور منزلت مین اور ہم سوائے شرحبیل کے اور کو نہین جانتے ہین کہ وہ جریر سے عداوت رکھتا ہو معاویہ نے اسے بُلایا اور اوسکے سامنے بُسر بن ارطاۃ و یزید بن اسد جد خالد بن عبداللہ القسری اور ابو الاعور السلمی وحابس بن سعد الطائی ومخارق بن الحارث الزبیدی وحمزہ بن مالک الہمدانی سے گواہی دلوائی کہ ان علیا قتل عثمان پس شرحبیل نے جُریر سے مناظرہ کیا اور جریر نے اوس سے انکار فرمایا مگر شرحبیل نے یہ ہی لکھا کہ مجکو بتحقیق معلوم ہوا ہے کہ علیؑ نے ہی قتل کیا ہے تے کہ شام کے بلاد مین شرحبیل نے گشت کی اور تمام مین یہ ہی خبر پہونچی کہ علی نے عثمان کو قتل کیا ہے اور لوگون کو دم عثمان پر بُلاتا پھرا ب ۶۰۵ وصاحب استیعاب یہ بھی لکھتے ہین ولہ قصص طویلہ یہ جنگ صفین مین امراء لشکر معاویہ سے رہا ش ۱۳۸ و ۱۳۹ ج ۱
شمر بن ذی الجوشن الضبابی العامر ابو السابغہ	عنہ ابو اسحاق السبیعی میزدب صفحہ ۱۷۶ وعنہ الاعمش وشعبہ والثوری واسرائیل وابو الاحوص وابوبکر بن عیاش وسفیان بن عینیہ تذ	یہ ملعون قاتل امام حسین ہے لہذا اس جماعت شیوخ صحاح نے اس مردود باری اور مردناری سے احادیث مضعفہ خوارج ونواصب اخذ فرمائے ہین تذ اور سبیعی نے اپنے شیخ کی معذرت مین نقل کیا ہے کہ کان شمر یصلی معنا ثم یقول اللہم انک تعلم انی شریف قال السبیعی قلت وکیف یغفر اللہ لک وانت اعنت علی قتل ابن رسول اللہ

قال ثم ويحك فكيف نصنع ان امرونا بهولاء امرونا بام فلم نخالفهم ولو خالفناهم كنا شرا من هذه بيز

ضحاک بن قیس الفہری کنیتہ ابو انیس	صحابی صغیر تق	یہ اول معاویہ کے سپاہیون مین تہا بعد اوسکے عامل کوفہ کا معاویہ نے بعد زیاد کے اسی مقرر کیا اور بعد معزولی اپنا ندیم بنالیا جب معاویہ مرگئے تو اسنے

نماز جنازہ پڑہی اور یزید کو خلیفہ معاویہ ثانی بنایا جب یزید اور معاویہ پسر یزید مرگئے اور مروان مسلط ہوا تو اسنے اکثر اہل شام سے ابن زبیر کی بیعت لی اور مروان سے بمحاربت پیش آیا حتے کہ مارا گیا ب صفحہ ۳۴۵ وہکذا فی المعارف ۱۴۲ اور صفین مین یہ رؤس الامرا للمعاویہ تہا حبیب السیر صفحہ ۵۹ از جزو چہارم جلد اول

طرطوسی ابو بکر محمد بن عیسیٰ بن یزید التمیمی	الحافظ البارع تذ	ابن جوزی نے انکو من یسرق الحدیث مین شمار کیا ہے تذ یعنے یہ سارق الحدیث تھے
الطبرانی ابو القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الشامی ولد سنہ ۲۶۰ھ	الحافظ الامام العلامہ مسند الدنیا تذ جلد ۳ صفحہ ۱۲۶	لہ مناکیر وموضوعات وضعاف فی الاواسط کما فی اللالی المصنوعہ فی غیر موضع اور کتاب مسند الشامیین انکے مولفہ دلالت کرتی ہے کہ

یہ مسند نواصب ہے

عبد اللہ بن عمرو العاص بن وائل السہمی	احد السابقہ المکثرین من الصحابہ واحد العبادلہ الفقہا ر تق	یہ سواد لشکر معاویہ مین یوم صفین جلوہ افروز تھے اور معذرت شرکت مین انہون نے حدیث اطع اباک کو اسی شرکت پر محمول فرمایا کہ رسولخدا

نے ہی حکم دیا تہا کہ تو اپنے باپ کی اطاعت کر ناب صفحہ ۳۸۲ لہذا نواصب مین اسی تاویل کی بدولت یہ احد مکثری الاخبار اور احد العبادلہ الفقہا کہلائے اور رسالہ اثر ابن عباس مین مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو وابو ہریرہ وغیرہما اخبار یہود سے اخذ کرتے تھے

عبد اللہ بن الحارث بن عمرو القرشی ...	ولد علی عہد النبی ...	کان ... الخوارج ... مذہب خوارج تہا

عبید اللہ بن عمر خطاب العدوی	ولد علی عہد النبیؐ ب	انہ قتل الھرمزان لعبدان اسلم وعفا عنہ عثمان فلما ولی علی ع خشی علی نفسہ فھرب الی معاویہ فقتل لصفین ب یعنے عثمان نے اسکے قتل کردینے پر

ہرمزان کو قصاص سے معفو کردیا جب امیر المومنین خلیفہ ہوگئے تو آپ سے خائف ہوکر معاویہ کیطرف مہاجرت فرمائی کہ عفو عثمان کو علی بحال نرکھین گے بوجہ مخالفت فی الدین کے پس منجانب معاویہ صفین مین صاحب میسرہ لشکر معاویہ تہا سنہ ۳۷ھ صفین آخر بدست حریث بن جابر جعفی کے مارا گیا حبیب السیر

عبد اللہ بن زید بن عمرو یا عامر الجرمی ابو قلابہ	ثقہ فاضل تق	کثیر الارسال عن عمر قال العجلی فیہ نصب یسیر مات بالشام تق ۱۹۹ و ۱۰۰ یعنے یہ ثقہ اخبار مقطوعہ

السند کا محدث اور بہت بڑا ناصبی تہا اور دار النواصب مین ہی مرا

عبد اللہ بن سالم ابو یوسف الاشعری الحمصی	ثقہ لہ فی صحیح امام الاکفر حدیث تق	رمی بالنصب تق یعنے یہ مطعون بمذہب نواصب تہا ایک حدیث اسکی بخاری مین ہے
عبد اللہ بن شقیق العقیلی البصری	ثقہ تق	فیہ نصب تق یعنے اسمین ناصبیت ہے رمی بالنصب کرمانی فی شرح بخاری
عبد اللہ بن غالب الہمدانی البصری	عابد صدوق قلیل الحدیث تق	قتل مع ابن الاشعث تق یعنی یہ صدوق ناصب مین محمد بن اشعث خارجی کے مقابلہ خلیفۃ اللہ کے مارا گیا
عبد الرحمن بن خالد بن ولید	ادرک النبی ولہ فضل وہدی حسن وکرم ب	کان من فرسان قریش الا انہ کان منحرفاً عن علی وبنی ہاشم وشہد صفین مع معاویہ لسنہ ۴۸
عبد الرحمن بن عوسجہ الصمدانی الکوفی	ثقہ تق	قتل بالزاویہ مع ابن الاشعث تق یعنی یہ ثقہ خارجی ہمراہ ابن الاشعث کی زاویہ مین مارا گیا

عبد العزیز بن مروان الحکم	کان صدوقا تق	انہ کان اذا سب علی امیر المؤمنین علی بن ابیطالب یلکن لسانہ ش جلد ۴ صفحہ ۴۰۹ یعنی یہ جب بشان جناب امیر نا سزا کہتا تو زبان اسکی لکنت کرنے لگتی تھی تاہم یہ اپنی بدگوئی سے باز نہین آیا
عامر بن صالح بن عبد اللہ بن عروہ بن الزبیر القرشی	لہ فی الترمذی روایۃ تق	متروک الحدیث افرط فیہ ابن معین فکذبہ تق یہ متروک الحدیث تھا ابن معین نے اسکی شان مین افراط تکذیب مین
عامر بن شراحیل الشعبی	عالم العراق و امام الآفاق	امام غزالی نے روایت طولیہ مین لکھا ہے کہ حسن بصری و شعبی و دیگر فقہاء بصرہ مجلس حجاج مین حاضر تھے کہ عند التذکرہ حجاج نے امیر المؤمنین علی بن ابیطالب ع کو ناسزا کہا تو شعبی اور فقہاء البصرہ نے بھی اوس ملعون کی موافقت ناسزا کہنے مین فرما کے روسیاہی دنیا و آخرت کے اپنے لئے فراہم کی احیاء العلوم ربع ثانی صفحہ ۲۱۰
عبد اللہ بن ہانی بن ... الازد ندیم الحجاج بن یوسف الثقفی	و ثقہ العجلی ۲۱۵ تق	کلبی سے منقول ہے کہ ابن ہانی نے کہا کہ میرے لئے مناقب ہین جو کسیکے لئے وہ عزت نہین ہے ایک یہ کہ ہمنے کبھے عبد الملک خلیفہ کو برا نہین کہا دوسرے ہماری عورات نے نذر کی حسین بن علی کے قتل ہونے پر کہ ہر ایک عورت دس ناقہ طولیہ راہ خدا مین دیوی پس ایسا ہی کیا تیسرے ہم مین سے کوئی مرد ایسا نہین کہ اوس سے دشنام دہی ابو تراب کو کہا گیا ہووے اور اوسنے دشنام نہ کہا ہووے اور حسن و حسین و فاطمہ کو دشنام مین شامل نکیا ہووے مش جلد ۱ صفحہ ۱۹۵ جزو ۴
عطا بن العجلان الحنفی ابو محمد البصری العطار	لہ فی الترمذی روایۃ	اطلق علیہ الکذب ابن معین والفلاس و النجاری تق محدثین مذکورین نے اسپر اطلاق دروغگوئی کا کیا ہے

عبد العزیز بن مروان الحکم	کان صدوقا تق	انہ کان اذا عب علی امیر المؤمنین علی بن ابیطالب یلکن لسانہ ش جلد ۲ صفحہ ۹۴ یعنی یہ جب بشان جناب امیر ناسزا کہتا تو زبان اسکی لکنت کرنے لگتی تھی تاہم یہ اپنی بدگوئی سے باز نہین آیا
عامر بن صالح بن عبد اللہ بن عروہ بن الزبیر القرشی	لہ فی الترمذی روایۃ تق	متروک الحدیث افرط فیہ ابن معین فکذبہ تق یہ متروک الحدیث تھا ابن معین نے اسکی شان مین افراط تکذیب کیا ہے
عامر بن شراحیل الشعبی	عالم العراق و امام الآفاق	امام غزالی نے روایت طویلہ مین لکھا ہے کہ حسن بصری و شعبی و دیگر فقہاء بصرہ مجلس حجاج مین حاضر تھے کہ عند التذکرہ حجاج نے امیر المؤمنین علی بن ابیطالب ع کو ناسزا کہا تو شعبی اور فقہاء بصرہ بھی اوس ملعون کی موافقت ناسزا کہنے مین فرما گئے روسیاہی دنیا و آخرت کے اپنے لئے فراہم کی احیاء العلوم ربع ثانی صفحہ ۲۱۰
عبد اللہ بن ہانی ہن … الازدی ندیم الحجاج بن یوسف الثقفی	وثقہ العجلی ۲۱۹ تق	کلبی سے منقول ہے کہ ابن ہانی نے کہا کہ میرے لئے مناقب ہین جو کسیکے لئے وہ عزت نہین ہے ایک یہ کہ ہمنے کبھی عبد الملک خلیفہ کو برا نہین کہا دوسرے ہماری عورات نے نذر کی حسین بن علی کے قتل ہونے پر کہ ہر ایک عورت دس ناقہ طویلہ راہ خدا مین دیوی پس ایسا ہی کیا تیسرے ہم مین سے کوئی مرد ایسا نہین کہ اوس سے دشنام دہی ابو تراب کو کہا گیا ہووے اور اوسنے دشنام نہ کہا ہووے اور حسن و حسین و فاطمہ کو دشنام مین شامل نکیا ہووے ش جلد ا صفحہ ۱۹۵ جزو ۴
عطا بن العجلان الحنفی ابو محمد البصری العطار	لہ فی الترمذی روایۃ	اطلق علیہ الکذب ابن معین والفلاس و البخاری تق محدثین مذکور نے اسپر اطلاق دروغگوئی کا کیا ہے

عمرو بن سعید بن العاص بن سعید بن العاص بن امیه القرشی المعروف بالاشدق	له فی مسلم روایة تق صفحه ۲۸۴ و ۲۸۵	ولی امرة المدینة لمعاویة و یزید ابنه اور جب خبر شهادت امام حسین اسکو مدینه مین پهونچی تو اسنے یه ابیات یا حبذا برزک فی الیدین و حمرة تجری علی الخدین کانهن بمسجا بین پڑهکر سر مبارک امام حسین کا قبر پیغمبر پر پهینک کر کها که یا محمد یوم بیوم بدر
ش جلد ۱ ج ۴ صفحه ۱۹۷ من کتاب مثالب ابو عبیده		
عقبه بن عامر الجهنی ابو عمرو صحابی	اسلم بعد قدوم النبی معارف ابن قتیبه ۹۴	شهد صفین مع معاویه معارف
عتاب بن اسید الاموی صحابی	اسلم یوم فتح مکه معارف ۹۵	شهد الجمل مع عائشه فقتل معارف ۹۴
علی بن سلطان القاری المعروف بملا علی القاری	من ایمة الجرح والتعدیل له شرح المشکوة و کتاب الموضوعات	ابن معین نے نقل روایت عن عمر سعد پر جرح کی که کیف یکون من قتل حسین ثقة تو یه کهتے هین که ان عمر و لم یباشر قتله ولعل حضوره مع العسکر کان بالرای والاجتهاد و ربما حسن حاله وطاب
باله ومن الذی سلم من صدور معصیة عنه وظهور زلة منه فلو فتح هذا الباب اشکل الامر علی ذوی الالباب شرح المشکوة		
عمرو بن ثابت برادر زید بن ثابت انصاری خزرجی	ثقة تق ۲۷۷ اخطا من عده فی الصحابه	کان عثمانیا من اعداء علی و مبغضیه و هو الذی کان یرکب ویدور القری بالشام ویجمع اهلها فیقول ایها الناس ان علیا کان رجلا منافقا نخس برسول الله لیلة العقبة فالعنوه فیلعنه اهل تلک القریة ثم یسیر الی القریة الاخری فیامرهم

بحش ذلک ش جلد ۴ صفحہ ۲۰۲ یعنے یہ ثقہ اہلسنت کا جناب امیر کو نامزا کہتا تھا اور عوام الناس سے قریہ بقریہ منبر پر سب کراتا تھا

عمران بن الحطان السدوسی از طبقہ ۳	صدوق تق لہ فے البخاری فرد حدیث	الا انہ کان علے مذہب الخوارج تق یہ صدوق اہلسنت خارجی تھا بخاری نے اس سے حدیث واحد نقل فرمائی ہے
عمران القطان بن داؤد ابو العوام البصری	صدوق تق	رمی برأے الخوارج یہ صدوق مطعون بمذہب خوارج تھا
فروہ بن نوفل الاشجعی	مختلف فی صحبتہ و ہو من الثالثہ تق ۲۹۹	من الخوارج خرج علے المغیرہ بن شعبہ فی صدر خلافۃ معاویہ ب یہ خوارج سے ہے اور اسنے مغیرہ پر خروج بھی کیا تھا
فروہ بن معقل الاشجعی	روی عن عائشہ عنہ ابو اسحاق الہمدانی وغیرہ	ہو ایضًا من الخوارج الا انہ اعتزلہم فی النہروان ب
قیس بن ابی حازم ابو عبد اللہ الاحمسی البجلی کوفی	مخضرم ثقہ تق ثقہ حجۃ مبر حدیثہ محتج بہ تذ	منکر الحدیث وکان عثمانیًا ومبغضًا بامیر المومنین ملل ونحل صفحہ ۱۵ وش ج ۴ صفحہ ۲۰۲ وتذ صفحہ ۵۲ رمی بالنصب کرمانی فی شرح البخاری
کریب بن ابرہہ	عنہ کبار التابعین منہم کعب الاحبار وسلیم بن عامر ومرہ بن کعب ب	اسنے صفین میں بامداد قاسطین مرتفع بن الوضاح وحارث شیبانی وعبد الصمد بن عدی الحارثی کو شہید کیا آخر بضرب ذوالفقار صاعقہ کردار راہی دار البوار ہوا حبیب السیر صفحہ ۶۰-۶۱
کعب الاحبار بن ماتع الحمیری	مخضرم ثقہ فی مسلم روایتہ تق اخذ عنہ الصحابہ و ہو من اوعیۃ العلم تذ	ان علیا یقول عن کعب الاحبار انہ کذاب وکان کعب منحرفًا عن علی ش جزو ۴ صفحہ ۱۹۸ اخرجہ عنہ من اہل السیر

معاویہ بن ابوسفیان بن حرب الاموی	صحابی کاتب الوحی عامل عمر و عثمان ولی الامر سنیان	یہ طلیق ابن طلیق تھے قال النوادی فی باب غزوۃ النسا من کتاب الجہاد فی شرح مسلم الطلقاء وہم الذین اسلموا من اہل مکۃ یوم الفتح

سمّوا بذلک لان النبی صلعم منّ علیہم واطلقہم وکان فی اسلامہم ضعف فاعتقدت ام سلیم انہم منافقون وانہم استحقوا القتل الخ وفی کتاب علی لمعاویۃ لیس امیۃ کہاشم ولا حرب کعبد المطلب ولا ابوسفیان کابی طالب ولا المہاجر کالطلیق ولا الصریح کاللصیق ش جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ اور یہ المولفۃ قلوبہم سے تھے کما فی المعارف اور یہ مصداق آیہ لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کے اس امت میں مخاطب ہوئے قول رسول اللہ علیہ السلام فی ابی سفیان وقد راٰہ مقبلاً علی حمار ومعاویۃ یقودہ ویزید (بن ابی سفیان) یسوقہ لَعَنَ اللّٰہُ الرَّاکِبَ وَالْقَائِدَ وَالسَّائِقَ ش جلد ۱ صفحہ ۳۴۲ ومصداق حدیث من سبّ علیاً فقد سبّنی کے مرتکب اور حدیث ومن حارب علیاً فہو کافر کے مورد تھے کما فی مودۃ القربیٰ اور قیس بن سعد بن عبادہ صحابی جلیل نے جواب میں معاویہ کو لکھا فانما انت وثن ابن وثن دخلت فی الاسلام کرہاً واقمت فیہ فرقاً وخرجت منہ طوعاً ولم یجعل اللہ لک نصیباً الخ ش جلد ۱ صفحہ ۲۶۷

محمد بن عمرو العاص السہمی القرشی	صحب النبی ب	شہد صفین وقاتل فیہا ولہ ابیات منہا فقالوا لنا انا نرے ان تبایعوا علیا فقلنا بل نرے ان

تضاربوا ب یعنی یہ نا جیسے محارب امیر المومنین تھا ویسا ہی بعیت کے محاربت کرنا امیر المومنین سے جائز جانتا تھا

مسلمہ بن مخلد بن الصامت الساعدی یکنیٰ ابو معن وقیل ابوسعید الانصاری	ولد مقدم النبی وماتت رسول اللہ وہو ابن عشر سنین ب	قبیلہ انصار سے مسلمہ بن مخلد ونعمان بن بشیر صفین میں شریک معاویہ ہوئے ہیں ش جلد ۱ صفحہ ۲۴۴ و ۲۲۵ وکان ابومسعود الانصاری منحرفاً عنہ ش جلد ۱ صفحہ ۱۹۸

لعلہ غیر مسلمۃ وکان مسلمۃ من امراء معاویۃ یوم الصفین حبیب السیر

معین بن یزید بن الاخنس السلمی	صحب النبی ہو وابوہ وجدہ ب	یہ اہل جماعت معاویہ و منحرف شیر خدا سے تھا امیر المومنین سے اسنے و شرجیل نے کہا اتشہد

ان عثمان قتل مظلوماً فقال علی لہما لا اقول ذلک قالا فمن لم یشہد ان عثمان قتل مظلوماً فنحن برا منہ ثم قاما فانصرفا ش جلد ۱ صفحہ ۱۸۸

معاویہ بن خدیج بن حفنہ السکونی وقیل الکندی	صحابی صغیر تق بعد فی اہل مصر وعندہم حدیثہ ب	انہ الذی قتل محمد بن ابی بکر بامر عمرو بن العاص ب ۲۶۵ وکان ابن خدیج ملعوناً خبیثاً یسبّ علی بن ابیطالب فغضب معاویہ بن خدیج فضرب

عنقہ (ابن ابی بکر) ثم القاہ فی جوف حمار واحرقہ بالنار ش جلد ۱ صفحہ ۱۹۴ ملتقطاً یعنے یہ ملعون خبیث تھا جناب امیر کو ناسزا کہتا تھا اور اسنے محمد بن ابوبکر کو قتل کیا اور نعش اونکی گدہے کی کھال مین رکھکر جلادی وہکذا فی الاستیعاب ۱ صفحہ ۲۴۳

مجاشع ومجالد ابناے مسعود السلمی	ہر دو صحابی معارف ۱۱۲ ب (۳۰۰)	یہ دونو صحابی جنگ جمل مین عائشہ کی اعانت مین مقتول ہوئے ب ومعارف وکل من

خرج علی امام الحق فہو خارجی الملل والنحل للشہرستانی صفحہ ۴۲

مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ	ولی الخلافۃ تق ولہ روایۃ اسلام مغیرہ بن شعبہ فی الصحیحین وروایۃ فی سنن ابی داؤد	قالت عائشہ اما انت یا مروان فاشہد ان رسول اللہ لعن اباک وانت فی صلبہ ب اور اسکی خبث سیرت عداوت و شناعت مین باہلبیت نبوت مشہور اسقدر ہے کہ وہ مستغنی

عن البیان ہے اخگری از گلخن وسمے از معدن یہ ہے کہ ہمیشہ جناب امیر کو بحضوری امام حسنؑ سخت ناسزا کہتا تھا کما فی تاریخ الخلفا صفحہ ۱۲۹ - اور اسنے جنازۂ امام حسن کو روضۂ نبی مین دفن نہونے دیا ش ۲۶۸ جلد ۱ یہ ہمیشہ اہلبیت نبی پر سب ولعن کرتا تھا و فی ش جلد ۱ صفحہ ۱۹۶ واما مروان فاخبث عقیدۃ واعظم الحاداً وکفراً

محمد بن الاشعث ابن قیس الکندی از طبقہ ۲	مقبول تق وہو ممن اجمع علے خلافۃ الامۃ	یہ ازجملہ قاتلان امام حسین ہے اسنے حضرت مسلم سے غدر کرکے اونہین شہید کرادیا تحریر الشہادتین بعد کو یہ خلیفۃ المسلمین بنایا گیا تو انس بن مالک صحابی نے اسکی بیعت و اطاعت اختیار کرلی حیوۃ الحیوان ج ۲ صفحہ ۴۸
مرۃ بن کعب یا کعب بن مرۃ السلمی	صحابی مشہور تق	اسنے اہل شام سے چارسو صحابی کی موجودگی مین بخوشامد معاویہ یہ کہکر کہ رسولخدا نے عثمان کے قتل ہونے کی خبر مین فرمایا ہے کہ لنکون فتنۃ حاضرۃ و ہذا یومیذ علی الہدی اونکو محاربت جناب امیر پر آمادہ کردیا ش ج ا صفحہ ۱۰۱
مرۃ بن شراحیل الہمدانی ابو اسمعیل یقال لہ مرۃ الطیب	مخضرم ثقۃ عابد تق وثقہ ابن معین تذ	عن نضر بن خلیفۃ قال سمعت مرۃ یقول لا یکون علی کان حملا لیتیے علیہ الرحی خیرا لہ مما کان علیہ یعنی علے مرتضی اگر شتر آبکش ہوتی کہ گھر والے پانی لاتے بہتر تہا اونکے لئے اس سے کہ وہ اب متمکن خلافت ہین ش ج ۴ جلد ا صفحہ ۱۰۱ دیکھو اسنے تخطیہ مہاجرین و انصار سابقین و بدرئین و رضوانئین کا کیا ہے فلا یصح عنہ الاستار کما قالہ الثوری
مقاتل بن سلیمان الازدی	من ایۃ السلف من اصحاب الحدیث ملل و النحل قال الشافعی الناس عیال فی التفسیر علی مقاتل وفیات ابن خلکان	یہ یہود و نصاری سے اخذ اخبار فرما کر آیات قرآنی کی تاویل اور معنے افادہ فرماتے تہے انساب سمعانی
مسروق بن الاجدع بن مالک الہمدانی از طبقہ ۲	ثقۃ فقیہ عابد مخضرم تق	روی ابو نعیم عن لیث قال کان مسروق یقول کان علی کحاطب لیل و روی عن اسحاق قال ثلاثۃ لا یؤمنون علی علی بن ابیطالب مسروق ومرۃ وشریح القاضی و روی ان الشعبی و ابا نعیم ش ج ۴ جلد ا صفحہ ۲۰۲ یعنے علی حاطب لیل ہین اور تین شخص علی پر ایمان نہین لائے ایک تو یہی مسروق

مغیرہ بن شعبہ	صحابی مشہور تق	مستدرک حاکم مین مذکور ہے کہ مغیرہ نے جناب امیر کو ناسزا کہا زید بن ارقم نے منع کیا وقال

یوماً فی مجلس معاویۃ ان علیاً لم ینکحہ رسول اللہ ابنتہ حباً ولکنہ اراد ان یکافی بذلک احسان ابی طالب الیہ وقد صح ان المغیرۃ لعنہ علی منبر العراق مرات لا تحصے ش ج ۴ جلد ا صفحہ ۱۵۰

مکحول ابو عبد اللہ الازدی البصری بن ابی مسلم الہذلی	عالم اہل الشام فقیہ حافظ تذ صدوق تق	یقول ان اصحاب علیؑ اشد حباً لہ من اصحاب العجل حسن اللخم نے کہا کہ مین مکحول سے ملا تو مینے اوسکو بغض علے سے بہرا ہوا پایا ش جلد ا صفحہ ۱۴۳
مغیرہ بن مقسم ابو ہشام الضبی	فقیہ حافظ صاحب سنۃ تذ جلد ا	کان عثمانیاً ویحمل علے علیؑ بعض الحمل تذ صفحہ ۱۲۸ جلد ا یعنے یہ فقیہ عثمانی تہا یعنے ناصبی تہا اور جناب امیر پر افترا کیا کرتا تہا
نعمان بن بشیر بن سعد بن ثعلبہ الانصاری	صحابی تق	یہ انصار معاویہ سے تہے کہ جنگ صفین مین قیس بن سعد عبادہ کو بہکانے آئے تہے اور یہ سمجہایا کہ یا معاشر الانصار انکم اخطاتم فی خذل عثمان

یوم الدار وقتلتم انصارہ یوم الجمل واقحمتم خیولکم علے اہل الشام بصفین فلو کنتم اذ خذلتم عثمان خذلتم علیاً لکانت واحدۃ بواحدۃ ش جلد ا صفحہ ۲۲۵ یعنے اے گروہ انصار تمنے عثمان کی مخذول کرنے مین غلطی کی اور تمنے جمل مین اونکے انصار کو قتل کیا اور صفین مین اونکے لشکر اہل شام کو بے اندیشہ سختی مین ڈالا اگر تمنے عثمان کو خوار کیا تو علے کو بہی مخذول کرو تاکہ برابری ہوجاوی انتہے یہ امیر حمص منجانب معاویہ و یزید کے رہے اور بعد اوسکے زبیری ہوگئی تہا تو دست بدست دگرے ہوکر نکالے گئے آخر مارے گئے ب ۳۱۰

نعیم بن مسعود بن عامر الاشجعی	صحابی مہاجری ب ۳۱۱	قتل نعیم فی الجمل الاول قبل قدوم علیؑ مع مجاشع بن مسعود السلمی ب یعنے یہ بہی منحرفاً عن الامام الحق جمل مین

نعیم بن ابی ہند کوفی مات سنہ ۱۱۰ھ	صدوق ثقہ میز	کان تیناول علیا رض میزان یعنی یہ نفس نبی پر سب ولعن کرتا تھا
ولید بن عقبہ بن ابی معیط الاموی	لہ صحبۃ تق	یہ فاسق القرآن جناب امیر کو نا سزا کہا کرتے اور معاویہ کو محاربت پر ورغلاتے تھے
ش جلد ۱ صفحہ ۴۶۶ و ۴۱۹ و ۴۲۶ اور یہ صرف مبغض وشاتم اہلبیت نبی ہی نہین تھے بلکہ محاربت مین مقاتل بھی تھے کہ صفین مین بمقابل ابن عباس آئے چونکہ جی کے ہیٹے تھے سب ودشنام کی بوچھار کر کے فرار کر گئے ش جلد ۱ صفحہ ۲۶۱		
ولید بن کثیر المخزومی	صدوق لہ احادیث فی البخاری تق	رُمِیَ بِرَأیِ الاَبَاضِیَۃِ فتح الباری رُمِیَ بِرَأیِ الخَوَارِجِ تق یعنے یہ خارجی تھا
ورقا بن عمر بن کلیب ابو بشر الیشکری المدائنی	الامام الحجۃ شیخ السنۃ تذ جلد ۱	اِنَّ فِیْہِ اِرْجَاءٌ تذ یعنے یہ مرجی تھے جو شرف اسلام سے محروم کیے گئے ہین کما قال صلعم صِنفَانِ
مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَھُمَا فِی الاِسْلَامِ نَصِیْبٌ المُرجِیَۃُ وَالقَدَرِیَۃُ المشکوۃ والترمذی		
وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی ابو سفیان الکوفی	امام الجرح والتعدیل تق فی ترجمہ عبد اللہ بن محمد العدوی الحافظ اوعی العلم الافضل تذ	رَوَی عَنْ شُیُوخِہ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلعم لَمْ یُدْفَنْ حَتَّی رَبَا بَطْنُہٗ میز ترجمہ عبد الحمید نعوذ باللہ منہ یعنے صحابہ نے نعش مطہر رسول داور کو دفن سے چھوڑ دیا اسلیئے پہول گئے لیس اسنے تخطیہ صحابہ کا بھی کیا فلا علیہ
ہلال بن وکیع الدارمی التمیمی	ذکرہ ابن عبد البر فی رجال الصحابۃ ب	قُتِلَ یَوْمَ الجَمَلِ مَعَ عَائِشَۃَ ۱۵ یہ صحابی کل من خرج علی الامام الحق مین داخل ہین
یزید بن امیہ ابو سنان الدیلی	ولد عام احد فی حنین لہ صحبۃ	یہ امرا لشکر سے معاویہ کی بیوم صفین حبیب السہر
یحیی بن سعید القطان	شیخ البخاری میز	سُئِلَ یَحْیَی القَطَّانُ عَنْ جَعْفَرِ الصَّادِقِ فَقَالَ فِی نَفْسِیْ مِنْہُ شَیٔ یعنی میرے دل مین اونکے صادق الروایہ ہونے مین کھٹکا ہے

ہر چند کہ التزام اس تحریر جدول کا مقتضے تہا کہ فہرست اسماء کذابین و نواصب و خوارج
کو بالاستیعاب مرتب کیا جاوے مگر اونکے ہجوم اور کثرت اس قوم ملوم نے دل و دماغ
کو پریشان کر دیا حالانکہ میزان الاعتدال ذہبی سے نوبت انتخاب کی حرف حرف عین
تک ہی پہونچی تھی لاکن اوسکا نقل کرنا بھی اس وجیزہ مین طوالت سے خالی نہین دیکہا
لہذا اولاً بوجہ اشتمال اسماء صحابہ کے جو ذکر کرنا شیوخ الروایۃ کا یہان نہ مقصود تہا ترک
کرنا پڑا ثانیاً اصحاب جمل و صفین جنکی مشارکت تو دریافت ہوئی اور یہ امر مجہول رہا
کہ وہ کس جانب تھے جو مقتول ہوئے یا محض شریک ہوئے مثل جاریہ بن یزید و عبد اللہ
بن السائب و عباد بن عبد العزیز و عمر بن ابی قیس و علی بن ابی عدی کے لہذا اونکو
بھی چھوڑا گیا ثالثاً بعد حرف سین کے اسماء کذابین کو بوجہ اونکے کثیر التعداد کے متروک
کر دیا اور حرف عین تک کا وہ انتخاب بھی عبث ہو گیا رابعاً اوس گروہ نواصب
و خوارج کو بھی نہین لکہا جنسے اسناد مرویات کی نہین ملین مثل علی بن الجہم ناصبی اور یزید
بن الحارث الحضرمی و تمیر بن راشد کے جو انکا شیوخ الروایۃ ہونا دریافت ہوتا او تجنب
گردانا جاتا خامساً اسماء منتخب شدہ کی کثرت شواہد نے جو اونکی ناصبیت اور خارجیت
پر دلالت صریح کرتے ہین دل تنگ کر دیا کہ کہانتک اونکا احصا کیا جاوے کہ وہ بھی موجب
تطویل دیکہا مجبوراً محض بلحاظ ترتیب حروف کے مختلف مواخذ سے چند نام حرف یار
تک فراہم کیے گئے فعلے ذلک یہ فہرست ناقص و ناتمام رہی اور اصل مقصود اسماء
شیوخ الروایۃ والدرایۃ سے طرف حضرات صحابہ کے منتقل ہو گیا کہ اونکے اسماء سامی

کا ترک کرنا بنظر اظہار توثیق اس مذہب اہل جماعت کی کسیطرح گوارہ ہوا ہے نوعِ کان اہل دانش واصحاب بینش کے لئے یہ بھی بفحواے مشتے نمونہ از خرواری کے کافی ہے کہ جب وہ شجرہ علوم جاہلیت کو اصل اصول ہونا اس مذہب اہلسنت کا ملاحظہ فرما ینگے اور اس تربیتی نواصب وخوارج وکواذب سے آبیاری اس شجرہ کی دیکھین گے تو بیساختہ آیہ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ الی قوله مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ کی تلاوت فرما کر نفرت کی نگاہ اوسپر ڈالین گے اور اوسکی برخورداری سے ضرور تلخکام ہوکر فوراً دستکش ہو جاینگے اور کبھی اپنے عاقبت کو بلحاظ اِنَّا وَجَدْنَا آبَائَنَا عَلٰى اُمَّةٍ وَاِنَّا عَلٰى آثَارِهِمْ مُقْتَدُوْنَ کے برباد نکرین گے اور اسلام رب العباد کو یوم میعاد مدنظر رکھکر خیرباد نہ کہین گے

فصل دوم

مین شیوخ الاخبار کے نیرنگی عقائد مذہبی بوجہ کلی متن مین وافرادی جدول مین بعد اسکے کہ اونکے پیشہ وضع حدیث اور حرفہ ناصبیت خبیث کو خالی کیا گیا اور حسن اعمال مین حکمت عملی اس قوم کی مع وجہ تسمیہ کے ذکر کی جاتی ہے کہ حضرات ثلاثہ و رالعہم معاویہ کے نام لیوا اپنے فرقہ کو اہل الحدیث واہل السنۃ والجماعۃ تو کہتے ہین لاکن جدول صحابیہ مین اشارۃً مذکور ہوا کہ یہ نام امیر معاویہ کی سُنَّةُ الْجَمَاعَة سے مشتق ہوا ہے جیسا کہ محدث عینی نے عمدہ القاری مین لکھا ہے فَاَخَذَ مُعَاوِيَةُ الْبَيْعَةَ لِنَفْسِهٖ عَلٰى اَهْلِ الْعِرَاقَيْنِ فَكَانَتْ ...

السنۃ سنۃ الجماعۃ یعنے جس سال بیعت اہل عراقین نے معاویہ کی فرمائی وہ سنۃ الجماعۃ کہلایا اور یحیی بن الحسن القرشی صاحب منہاج التحقیق اور حسن سہیل صاحب اوائل انوار البدریہ اور ابن بطہ صاحب کتاب الابانہ اور الشیخ العسکری صاحب کتاب الزواجر وغیرہ کی افادات سے کما ذکر تہا فی کشف الخلافہ تائید اسکی ہوتی ہے از انجملہ عبارت منقولہ ابن بطہ یہ ہے کہ سَمّٰی مُعَاوِیۃُ السَّنَۃَ الَّتِیْ اِجْتَمَعَ فِیْھَا عَلَیْہِ النَّاسُ بِعَامِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ یعنی معاویہ نے نام اوس سنہ کا جسمین لوگ اوسکی خلافت پر مجتمع ہوے عام السنۃ والجماعۃ رکہا انتہےٰ چونکہ دور بنی امیہ کا منقرض ہوگیا اور فخر اوس تسمیہ کا خاک مین مل گیا تو اس سواد بنی امیہ نے ماخذ تسمیہ اپنے گروہ کا حدیث وعلیکم بسنّتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین قرار دیا حالانکہ یہ حدیث صحیح یا غلط اس تسمیہ کے ساتھہ مساعدت نہین کرتی ہے اسلیئے کہ حدیث مین محض لفظ سنت وارد ہوا ہے جماعت کا لفظ ہی نہین اور لقب مذکور مین دو لفظ ہین جو سنۃ الجماعۃ پر ہی دلالت کرتے ہین لہذا اشتقاق اس تسمیہ کا جماعت صحابہ کی سنت سے کیا گیا ہے چنانچہ مسئلہ تفضیل علیؓ وعثمانؓ مین قول دارقطنی صدر مین مذکور ہوا کہ عُثْمَانُ اَفْضَلُ لِاِتِّفَاقِ جَمَاعَۃِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللہِ عَلٰی ھٰذَا وَھُوَ السُّنَّۃُ یعنی عثمان افضل ہے علےؓ سے بنا بر اتفاق ایک جماعت کے اصحاب نبی سے اور یہ ہی سنت ہے پس اب یہ دیکہا جاوے کہ جس جماعت صحابہ کے اتفاق کو دارقطنی نے سنت فرمایا ہے وہ اصحاب راشدین ہین یا گروہ مبائعین معاویہ شاہی کے ہین چونکہ یہ مسئلہ تفضیل علےؓ وعثمانؓ کا شیخین کے زمانہ مین پیش نہین ہوا حضرات ختنین سے قوم نے

رجحان کسی طرف کو نقل کیا ہے لہذا یہ جماعت صحابہ کی مبائعین معاویہ ہی ظاہر ہوئی پس
انحصار اس سنت کا سنت خلفاء راشدین پر تو نرہا بلکہ جماعت صحابہ زندہ ماندگان کی
سنت ماخذ اس مذہب کی متحقق ہوگئی اب اس سنت کو دیگر شواہد سے تصدیق کرنا چاہئے
دیکھو شارح مواقف نے آخر صفحہ پر لکھا ہی جوز والامامین فی عصر واحد کعلی ومعاویۃ
الا ان امامۃ علی رض علی وفق السنۃ بخلاف امامۃ معاویۃ الخ یعنے اوس فرقہ نے تجویز
کیا دو امام کا زمانہ واحد مین برحق ہونا مثل علی ومعاویہ کی امامت کے عصر واحد مین لاکن
امامت علی ع کی موافق سنت کی ہی اور امامت معاویہ خلاف سنت ہوئی انتہے حالانکہ استقرار خلافت
معاویہ کا حکمین مین کما فی تاریخ الخلفا جمہور صحابہ امثال عمرو وابن عمرو سعد وقاص وغیرہم من الصحابہ کے ہی سنت ہوا
تہا اور جاحظ نے تسبیب امیر المومنین میں لکھا ہی وصار ذلک سنۃ فی ایام بنی امیۃ الخ ہم تو یہ بہی اضافہ کرتے ہیں
صحابہ امثال مغیرہ وابو ہریرہ کے ہوگیا اسکے بعد وہ سنت جسکی مدعی اہلسنت ہین باوجود تقلید کرنے میں
صحابہ مذکورین کے کونسی سنت ہے جو عندہم حجت ہے وہ سوائے اسکے نہین کہ سنت جمہور معاویہ شامی اصحاب مجتہدین قسم
ثانی نواصب کی ہی ہے کما عرفت بانی نوع کان سنتیۃ مسئلہ تفضیل عثمان علی امیر المومنین مین خلفاء راشدین کی تو ممکن نہین کما عرفت
آنفاً مگر یہ کہ سنت صحابہ مبائعین معاویہ کی ہی ہوسکتی ہی اور قول احمد بن یحیی جو سابقاً درباره
تسنن وتشیع علی المدینی کے میزان الاعتدال سے منقول ہوا کہ اذا قدم علینا اظہر
السنۃ واذا اراد الی البصرۃ اظہر التشیع بوجہ تقابل تشیع وسنت کے مویدا سی معنی سنت
معاویہ کو ہی اسلئے کہ یہ سنت خاصۃ مقابل تشیع شیعہ علی کی مظہر سنت معاویہ شامی کے ہے
ورنہ اسلام مین تہتر فرقے ہوئے ہر فرقے کے مذہب مین کتاب وسنت لازم الاتباع ہی

اور التسمیہ بغرض تمیز کے دیگر اسامی سے ہوتا ہے پس کیونکر اس فرقہ معاویہ شاہی کی تمیز اہلسنت
کہنے سے ہوسکتی ہے جبکہ وہ اپنے کو اہل سنۃ النبی قرار دین اور دیگر فرق اس التسمیہ سے خارج
سمجھے جاوین بجز اسکے وہ بلحاظ سنت وجماعت معاویہ کے اہل السنۃ والجماعۃ ہے اپنا نام بجا طور
رکھین تاکہ تمیز وافی ہوجاوے کہ احداث انکا سنۃ الجماعۃ مین ہوا ہے لہذا اوسے سنت معاویہ
سے یہ اہل السنۃ والجماعۃ ہوے ہین پس مسلک بھی انکا وہی ہو جو معاویہ کی جماعت کا تھا اب
نیرنگی عقائد محدثین تسنین کو دیکھنا چاہیے کہ امام مسلم اور جبل الحدیث امام بخاری کی مشیخۃ الرواۃ
نے انس صحابی کی سند سے باریتعالے کے ثبوت جسمانیت مین یہ حدیث لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ
تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ الخ نقل
فرما کر نعوذ باللہ خدا کو مجسم ٹھہرا کر ناری قرار دیدیا ہے کما ہو فے مشارق الانوار من
الصحیحین فعلے ذلک مشائخ سلف سالفین انکے مسئلہ الٰہیات مین موحد فرقہ مشبہہ و
مجسمہ کی ہوگی جیساکہ ملل ونحل مین شہرستانی نے نقل کیا ہو کہ اَلْمُشَبِّهَةُ اِنَّ السَّلَفَ مِنْ اَصْحَابِ
الْحَدِيثِ لَمَّا رَأَوْا تَوَغُّلَ الْمُعْتَزِلَةِ فِي عِلْمِ الْكَلَامِ وَمُخَالَفَةَ السُّنَّةِ الَّتِي عَهِدُوا مِنَ الْاَئِمَّةِ
الرَّاشِدِينَ (الى قوله) تَحَيَّرُوا فِي تَقْرِيرِ مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فِي مُتَشَابِهَاتِ
آيَاتِ الْكِتَابِ وَاَخْبَارِ النَّبِيِّ ع فَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَدَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَصْفَهَانِيُّ
وَجَمَاعَةٌ مِنْ اَئِمَّةِ السَّلَفِ نَحَوْا عَلٰى مِنْهَاجِ السَّلَفِ الْمُتَقَدِّمِينَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَصْحَابِ
الْحَدِيثِ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَسَلَكُوا طَرِيقَ السَّلَامَةِ
فَقَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَلَا نَتَعَرَّضُ لِلتَّاوِيلِ بَعْدَ اَنْ نَعْلَمَ قَطْعًا

اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ لا یُشبِہُ شَیئاً مِنَ المَخلُوقَاتِ (الی قولہ) قَالُوا اِنَّمَا تَوَقَّفنَا فِی تَفسِیرِ
الاٰیَۃِ وَتَاوِیلِہَا لِاَمرَینِ اَحَدُہُمَا المَنعُ الوَارِدُ فِی التَّنزِیلِ فِی قَولِہٖ تَعَالیٰ وَاَمَّا الَّذِینَ
فِی قُلُوبِہِم زَیغٌ فَیَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَہَ مِنہُ ابتِغَاءَ الفِتنَۃِ وَابتِغَاءَ تَاوِیلِہٖ وَمَا یَعلَمُ
تَاوِیلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرَّاسِخُونَ فِی العِلمِ (الی قولہ) وَالثَّانِی اَنَّ التَّاوِیلَ اَمرٌ مَظنُونٌ
بِالاِتِّفَاقِ انتہےٰ بقدر الحاجۃ اور حاصل ترجمہ بضمن فوائد اس عبارت کی واضح ہوگا پس
اس عقیدہ سلف محدثین سنت سے چند فائدے دریافت ہوے اول یہ کہ ممہّد و متقرّر
ہونا مذہب اہل الحدیث کا بعد از تحیر بملاحظہ توغل معتزلہ کے علم کلام مین ثابت بخوبی ہوگیا
اور جو انکو ائمہ راشدین سے علم دین پہونچا تہا وہ ایسا ناقص و ناتمام تہا کہ اوسکی روشنی
معتزلہ کے روبرو نہ پہیلا سکے بلکہ علم کلام معتزلہ کو دیکہکر اپنے مسلک مین ہی متحیر ہوگئے
اور بفیض علم ائمہ راشدین کے قادر نہوے جو معتزلہ کی تردید کلام و ابطال عقائد کا
کر سکتے یا یہ کہ انکے ائمہ راشدین حق علم کو ہی بوجہ دقت فہم کے نہین سمجہے جو تقریر کر سکتے بہرنوع
یہ متحیر رہ گئے اور اب بعد از تحیر کے مقنّن اس مذہب کے بہی معلوم ہوئے کہ وہ امام
احمد اور داوٗد اصفہانی ہین اور موجد اسکے متقدمین انکے ائمہ راشدین یعنے امام
مالک اور مقاتل اور امثال اونکی ہین نہین نہین امام مالک تو بیچارہ اس عقیدہ سے شدید منکر تھے جیسا
کہ علامہ ذہبی ذمیزان مین عبداللہ بن ذکوان کے ترجمہ مین نقل کیا ہے کہ امام مالک سے حدیث اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ
عَلیٰ صُورَتِہٖ کے معنے دریافت کئے فَاَنکَرَ ذٰلِکَ مَالِکٌ اِنکَاراً شَدِیداً وَنَہیٰ اَن
یُحَدِّثَ بِہٖ اَحَداً اونکے منع فرمانے پر عرض کیا گیا کہ اہل علم نے اس حدیث کو نقل کیا ہے

فرمایا وہ کون لوگ ہین کہا گیا کہ ابن عجلان نے ابوالزناد سے نقل فرمایا ہے کہ جو عامل بنی امیہ
کا تہا یہ سنکر امام مالک ساکت ہوگئے پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ امام مالک کا
مذہب قبل از سماعت روایت کے خلاف فرقہ مشبہ کے عقیدہ کے تہا مگر سکوت مخبر ہے
کہ تقیۃً ساکت ہوگئے ورنہ جلیل امام مدنی کا مسئلہ توحید و نفی تجسیم مین اس مدت تک
باوجود حکمرانی امامت کے صادق آےگا بایں نوع موحد اسکے ابوالزناد کاسہ لیس
بنی امیہ ہین تو یہ مذہب بفیضان خدام ملاحدہ و زنادقہ امرا بنی امیہ کے برآمد ہوا ہے
اور اسکی تائید مین محدثین سنت نے بخوشامد امرا زنادقہ کے بہت سی حدیثین اختراعات
کی چرخی پر اوتاری ہین از انجملہ اِنَّ اللّٰہَ یَنزِلُ کُلَّ لَیلَۃِ جُمُعَۃٍ لِاَھلِ الجَنَّۃِ عَلیٰ کَثِیبٍ
مِن کَافُورٍ وَاِنَّ اللّٰہَ بَکیٰ عَلیٰ اَھلِ طُوفَانِ نُوحٍ وَلَمَّا قَضَی اللّٰہُ بَینَ خَلقِہٖ اِستَلقیٰ
عَلیٰ قَفَاہُ ثُمَّ وَضَعَ اَحَدَ رِجلَیہِ عَلَی الاُخریٰ نہایۃ العقول للرازی فی کتاب ابلیس
التقدیس وَلَا یَزَالُ جَہَنَّمُ یَقُولُ ھَل مِن مَزِیدٍ حَتّیٰ یَضَعَ رَبُّ العَرشِ قَدَمَہٗ فِیھَا
الخ وَیَدُ اللّٰہِ مَلاٰیٰ لَا تَنقُصُھَا نَفقَۃٌ سَحَّاءُ اللَّیلِ وَالنَّھَارِ الخ وَیَقُولُ یَا رَبِّ لَا
تَجعَلنِی اَشقیٰ خَلقِکَ فَلَا یَزَالُ یَدعُوا حَتّیٰ یَضحَکَ اللّٰہُ فَاِذَا ضَحِکَ مِنہُ اَذِنَ
اللّٰہُ لَہٗ بِالدُّخُولِ اِلَی الجَنَّۃِ الجمع بین الصحیحین للحمیدی فی مسند ابی ہریرہ و ہکذا فی
مسند ابن عمر ایسے قسم کے اخبار پر ہنگڑون نے اعتماد و بہروسہ کرکے لکہا ہے کہ اللہ دیکہی
اور محمد ہنسے چیرا ہنگڑ بہشت مین دہنسے لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور کتاب اسمار
سلیمان ابن مقاتل مین تو ایسی خرافات و کفریات کا خزانہ ہے جو محدثین سنت نے فرقہ مجسمہ

کی بدعت وضلالت کو نقل کیا ہی دوسرا فائدہ مغز سخن ہے کہ ظاہر معانی آیات اور سنن
پر بلا اخذ تاویل وتفسیر کے مذہب اہل سنت کا مستحدث ہونا اس سے ظاہر ہوا کہ یہ
ہی عقیدہ مجسمہ کا ہے مگر افسوس کہ مسئلہ الٰہیات مین تو یہ احتیاط تاویل سے ہے کہ عقیدہ مین
مجسمہ سے کے ہم مذہب ہو گئے اور راہ تاویل کو باوجود متشابہات منصوصہ فی القرآن کے مسدود
لیا اور تحفظ صحابہ کے لئے بقول شارح مقاصد کے ذَکَرُوا المَحَامِلَ وَتَاوِیلَاتٍ بِہَا
وبقول امام مازری کے لٰکِنَّا مَامُورُونَ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِالصَّحَابَہ بہت سی راہین تاویل
کی کشادہ بنا رکھی ہین تیسرا فائدہ یہ معلوم ہوا کہ اصحاب السنہ کے ائمہ راشدین اور نیز
اونکے متقدمین راسخون فی العلم نہین تھے جو علم تاویل اپنے پیروان متاخرین اہل السنۃ کو
تعلیم کرتے اور بمقابلہ متکلمین معتزلہ کے یہ متحیر نہوتے بلکہ بحکم فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الغَالِبُونَ
کے ہر طرح مباحثہ ومناظرہ ومحاجہ مین غالب آتے مگر یہ کہا جاوے کہ یہ گروہ حزب اللہ
مین داخل ہی نہین چوتھا فائدہ یہ برآمد ہوا کہ اصل مسلک المحدثین مین ایک بام و در
ہوا ہے جو لَا نَتَعَرَّضُ التَّاوِیْل کی روسے ظاہر معنے وجہ اللہ وید اللہ ویکشف الساق
کے معتقد مین اور نیز بقولہم بَعْدَ اَنْ نَعْلَمَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یُشْبِہُ شَیْئًا مِنَ المَخْلُوقَاتِ کے بھی
قائل ہین پس جمع اضداد کا یقین فی الفواد امر مشکل ہی نہین بلکہ عقلاً محال ہی تا وقتیکہ ترجیح
باحد الطرفین نہووے اور یہ ترجیح ایک جہت کے ضرور قادح ہے جو اصول مذہب کے
منافی واقع ہو گی مگر اس تناقض کا رفع امامہم ابوبکر عبداللہ بن الزبیری القرشی الاسدی
الحمیدی المکی الحافظ الفقیہ نے ایک جہت اخذ فرما کر بدین لفظ افادہ فرمایا ہے کہ مَانَطَقَ

بِهِ القرآنُ والحدیثُ مثل وقالتِ الیھودُ یدُ اللہِ مغلولةٌ والسماواتُ مطویّةٌ بیمینہٖ وما اشبہ ھذا لانزیدُ فیہ ولانفسّرہ ونقفُ علی ما وقفَ علیہِ القرآنُ والسنّةُ ونقولُ الرحمنُ علی العرشِ استویٰ ومن زعم غیرَ ھذا فھو معطلٌ جھمیٌّ کما نقلہ الذھبی فی تذکرہ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۳ یعنے جن الفاظ سے کہ قرآن واخبار ناطق ہین آیات متشابہات مین مثل قولہ یَدُ اللہِ وقولہ بیمینہٖ کے توہم اوسمین زیادتی تاویل کی راہ سے اور تفسیر معنی تاویلی سے نہین کرتے ہین اور توقف کرتے ہین اوپر اوسی معنے لفظی کے جسپر قرآن وسنت نے تادیہ الفاظ مین توقف کیا ہی اور ہمارا اعتقاد ہے کہ خداوند تعالے عرش پر مستوے ہے اور جو شخص سواے اس معنے کے زعم کرے وہ معطل جھمی ہے انتہے پس وہ پردہ اور اولٹ جو بقولہم نعبد ان نعلم قطعا ان اللہ لایشبہ شیئا من المخلوقات سے عوام کی آنکھوں پر اپنے مذہب کے چھپانیکو ڈالا تھا از سر او ٹھہ گیا اور صاف مطلع مہر کے طرح روشن ہوگیا کہ محدثین اہل السنۃ کا مذہب مشبّہ ومجسمہ ہے حالانکہ یہ توجیہہ حمیدی کی بھی درست نہین ہے اسلئے کہ قرآن وحدیث نے ہرگز توقف ابہام پر نہین کیا بلکہ جتلا دیا ہے کہ منہ محکماتٌ ھُنّ امُّ الکتابِ واُخَرُ متشابہاتٌ الآیہ پس اگر ہم ظاہر معنے پر کل قرآن کو اخذ کرینگے تو صریح لازم آئے گا کہ متشابہات کے ظاہر الفاظ پر اعتقاد اپنا قرار دین اور اس صورت مین بہت سی تناقض وتہافت واختلاف قرآن مین پائی جاوین گے اور بمقابلہ مخالفین اسلام کے ہرگز جوابدہ نہو سکین گے اور واضح رہے کہ حمیدی نے بقولہ من زعم غیر ہذا کے غیر معتقد مجسمہ کو معطل جہمی تبلایا ہے حالانکہ یہ فقرہ منقولہ سلف نعبد ان نعلم قطعا ان اللہ

لا یشبہ شیئا من المخلوقات ناطق ہے کہ باریتعالے جسمانی نہین ہے کیونکہ یہ قول مستنبط ہے قولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئ سے اور جب وہ جسم و جسمانی ہوگا تو من حیث الجسمانیت کے وہ لامحالہ ہم شکل مخلوقات کے ہوگا پس اس قول کے معتقدین سلف متقدمین حسب افادہ حمیدی کے بلا تکلف معطل وجہمی ثابت ہوئی اور منتہائے رفع واسناد اس مذہب مشبہ کے گروہ تبع تابعین تک ہی محدود ہی اور سند اسکی کسی صحابی شہری یا اعرابی تک نہین پہونچائی تو یہ کسقدر امر معجب ہے کہ اہل الحدیث دعوی تو اتباع سنت نبی و سنت صحابہ کا کرتے ہین اور سند اپنے مذہب کی کسی ایک صحابی تک بھی نہین لاتے اور آیات وحدیث مین جبکہ متشابہات موجود ہین تو ظاہر مضمون حدیث اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ علےٰ صُوْرَتِہٖ و امثال ذالک کو دلیل قطعی کسطرح ٹھہراتے ہین کہ یہ مخبر جسمانیت باریتعالی کی ہی اور کیا اضافت تملیکی قولہ علی صورتہ مین نہین ہوسکتی ہی مگر یہ کہ قصور فہم نے بھٹکا رکھا ہی یا جون یہ کہ امر تاویل کا جبکہ عندہم ظنی ہونا مسلم ہی اور یہ گروہ بحسن ظن صحابہ کے مامور ہوا ہی تو دعوی ممدوح قطعی ہونے صحابہ کا بخیال منصوص بالقرآن و سنت ازسر باطل ہوا ورنہ قطعیات مین ضرورت حسن ظن کے کیا معنی دارد اب کوئی وجہ تاویل کی اونکی تصحیح قول وفعل کیلئے نہین رہی ناحق تضیع اوقات ذکر نا ویلات و محامل مین صحابہ کیلئے کیجاتی ہی اور مسئلہ نبوت و رسالت مین بھی عقیدۂ قوم قابل نفرت ہی کہ یہ لوگ حالات انبیا منافی حیا و عصمت جانکر اور آنکھین بند کر کے منہ کھول دیتے ہین کہ حضرت خلیل نے اپنی زوجہ حسینہ کو ہذہ اختی کہکر ملک جابر کے پاس بھیجدیا الخ کما فی المشکوۃ جو ایسے قصص عندہم مظہر حبن و بے غیرتی کے ہین اور خاصۃً انکا پیغمبر مسجد مین شراب پینے والا اور جہوکر یونکا گانا بجانا اپنی بی بی کو سنانے والا و فی روایۃ حبشیونکا ناچ اور اودھم مچانا کودنا دکھلانے والا اور مثل

نفسہ احکام شریعت کا گھڑنے والا اور مغلوب الروایۃ ہونیکے سبب نماز واجب کا قضا فرمانے والا اور شدت جہل سے جاہلانہ حکم دینے والا اور ایسا شیطان کا قابو یافتہ کہ غلبۂ شیطانی سے کفریات کا عین نماز مین بکنے والا اور عبادت خدا مین غلطی فرمانے والا اور کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والا اور اپنے مفضولین کے اقتدا ربجالانے والا اور ایسے پیشین گویان اپنے صحابہ کو تعلیم دینے والا کہ جسکا کذب بہت قریب زمانہ مین دنیا پر ظاہر ہوگیا اور اپنی حالت غضب و غیظ مین ناحق لوگون پر لعنت و ناسزا کرنے والا اور حالت مرض مین مثل مجانین کے ہذیان مین مبتلا ہونے والا اور بیہودہ کلام کرنے والا تھا فنعوذ باللہ من تلک الاعتقادات وانا لا ارضی بذلک النبی الذی ہو صاحب الخرافات دیکھو مسجد فضیح کی وجہ تسمیہ اور حدیث ابن عمر سے ظاہر ہوتا ہے کہ انکے پیغمبر نے جلسۂ صحابہ مین شرب شراب فضیح کا فرمایا کما نقلہ محدث جذب القلوب اور جمع بین الصحیحین مین فی مسند عائشہ یہ روایتین مذکور ہین لقد رائت النبی یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون فی المسجد ورسول اللہ یسترنی بردائہ لانظر الی لعبہم بین اذنہ وعاتقہ ثم یقوم من اجلی اکون انا التی انصرف فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللھو متفق علیہ وان ابابکر دخل علیہا وعندھا جاریتان فی ایام منی تدفان وتضربان والنبی صلعم متغشی بثوبہ فانتھرھما ابو بکر فکشف النبی صلعم وجہہ فقال دعھما یا ابابکر انھا ایام عید وقالت دخل النبی وعندی جاریتان تغنیان بغناء فاضطجع علی الفراش وحول وجہہ ودخل ابو بکر فانتھرنی وقال مزمارۃ الشیطان عند النبی فقال صلعم دعھما الخ

اور ثبوت شریعت سازی مین حدیث لقد ہممت ان انھی عن الغیلۃ حتی ذکرت ان الروم

وفارس یفنعون ذلک فلا یقضر اولاد ہم صحیح مسلم ومشارق ۲۶۳ نمونہ از خروارے ہی اور
ترک نماز مین حدیث متفق علیہ شغلونا عن الصلوٰۃ الوسطی کما نقلہ صاحب مشارق الانوار
صفحہ ۲۶۲ کافی ہے کہ انکے نبی نے صلوٰۃ خوف بہی ترک فرما دی اور قصہ لیلۃ التعریس
جو غزوۂ خیبر مین پیش آیا بنا بر حدیث ابو ہریرہ کی محدثین کا پیغمبر معہ جماعت صحابہ اور تمام
لشکر کے ایسا خواب غفلت مین رہا کہ نماز صبح قضا فرمائی کما نقلہ محدث مدارج النبوۃ حتے
کہ بعد بیداری کے بہی اوسجگہ قضا بجا نہین لائے حالانکہ آفتاب بلند ہو چکا تہا اور وہ وقت اوقات
ایمشکوۃ
النہی مین سے نہین تہا اور باوجود اسکے کہ خود آنحضرت سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا ہے
تنام عیناي ولا ینام قلبي پس جسکا قلب جاگتا رہے اوس سے فرض عبادت خدا کی
کسطرح قضا ہو سکتی ہے مگر انکے پیغمبر نے نماز بہی قضا کی اور قضا کو ادا بہی نکیا حتے کہ وہانسے
کوچ فرما دیا اور یہ ایک مسئلہ شرعیہ قرار پا گیا اور مابین حنفیہ وشافعیہ کے متعلق اوسکی
جدا جدا مذہب ہو گئے اور اس مین محدثین نے احادیث صحیح اپنے شیخ ابن ہمام سے بہی نقل فرمائی
ہین حدیث رافع از انجملہ ہے جو امام مسلم نے نقل کی ہے کہ انما انا بشر اذا امرتکم بشيء من
دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشيء من رأئي فانما انا بشر اوسی رائے زنی وحکم رائی
بنا بر خطا تا بیر خرما مین ثابت کی ہے کما نقلہ صاحب مشارق الانوار صفحہ ۱۰۵ تا کہ خطیات
ومخدثات صحابہ کے لیے ایسے مغفلہ حدیثین سرپوش ہو جاوین اور ابن جریر اور ابن
ابی حاتم نے جو اکابر حفاظ اہل حدیث اور اعاظم اصحاب التفسیر سے ہین بسند صحیح سعید
ابن جبیر سے نقل کیا ہے قال قرء رسول اللہ صلعم بمکۃ النجم فلما بلغ ھذا الموضع

افرأیتم اللات والعزیٰ ومنات الثالثۃ الاخریٰ فالقی الشیطان علی لسانہ صلعم تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجی کما نقلہ السیوطی فی الدر المنثور

اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ زبان پر ان محدثین ومفسرین کے پیغمبر کے شیطان بولتا تہا اور آیہ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی مخرجین حدیث کے نزدیک دعوی زبانی تہا اور حضرت عمر کیلئے مخرجین ابن ماجہ وحاکم نے یہ تجویز کیا کہ ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ اور سنیے حدیث ابن مسعود ان رسول اللہ صلعم صلی الظہر خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم وفی روایۃ قال انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی الحدیث متفق علیہ کما نقلہ صاحب المشکوۃ اور حدیث سابق النقل صاحب مشکوۃ سے جو بسند ابی ہریرہ نقل کی ہے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ تصرف شیطان سے نماز مین نسیان حادث ہوتا ہی اور لفظ شروع حدیث سابق یہ ہین ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی الحدیث اور قولہ انما انا بشر مثلکم الخ سے بتوفیق اس حدیث جاءہ الشیطان کے واضح ہوا کہ محدثین کے پیغمبر کو بھی شیطان نماز مین ستاتا اور عبادت معبود حقیقی مین خلل ڈالدیتا تہا اور کیا تماشا ہی کہ حدیث ان الشیطان لم یلق عمر منذ اسلم الا خر لوجھہ کا مفہوم یہ ہی کہ بتحقیق شیطان نے عمر سے ملاقات نہین کی جب سے کہ عمر اسلام لائے مگر یہ کہ اپنے موںھ کے بل وہ گر پڑا یعنے کبھی شیطان کا تصرف عمر پر نہین ہوا تو معلوم ہوا کہ عمر پیغمبر سے بھی عصمت مین فائق تھی اخرجہ الدار قطنی اور اس قسم کی احادیث جسمین

اُن کے پیغمبر نے نماز مین غلطیان کی ہین بکثرت ہین حدیث مسور بن یزید المالکی قال کان
رسول اللہ یقرأ فی الصلوٰۃ فترک شئ لم یقراہ الحدیث کما فی سنن ابی داؤد وجامع الاصول
ازانجملہ ہے اور حدیث صحیح کو حذیفہ سے محدثین کے شیخ امام محیی السنۃ نے نقل کیا ہی کہ
اتی النبی سباطۃ قوم فبال قائماً متفق علیہ نقلہ صاحب المشکوۃ یعنے پیغمبر نے مزبلہ قوم
پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا بدین ضرورت کہ وہ جگہ نجاست سے بہری ہوئی تھی اور دنیا
بھر مین اونکو پیشاب کرنے کی جگہ نہین ملی لہذا نجاست سے احتیاط کر کے کھڑے ہو کر
استنجا فرمایا اور یہ خیال نکیا کہ بلند جگہ سے جب پیشاب ایسی نجاست پر گریگا جو بسبب
مرطوب ہونیکے متعدی تھا اور اسی عذر سے نہین بیٹھے) تو اوسکی چھینٹین آئین گے
اور پیغمبر کا عقب سر عبدالرحمن کے ایک رکعت نماز پڑھنا پیشوا ے امت ہو کر کسقدر
اچنبا ہی کما رواہ الدارمی فی مسندہ علی الصفحہ ۵۹ او صاحب الصواعق الضوٴ فی
جواب الشبہۃ الثالث حالانکہ انکے پیغمبر نے امت کو اسطرح تعلیم کیا ہے کہ اذا کانوا ثلثۃ
۳۵۴
فلیؤمہم احدھم واحقہم بالامامۃ اقرأھم اخرجہ مسلم والنسائی وصاحب جامع الاصول
ونیز لیومکم اقرأکم اخرجہ ابو داؤد مگر یہ کہ انکا پیغمبر اقرء الناس نہین تھا تو یہ تعلیم مصداق
اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے واقع ہوئی جو یہ آیات منافقین سے ہے
نعوذ باللہ۔ اور پیشین گوئی ہین احادیث خلافۃ بنی عباس حتی یسلموھا الی المسیح کما اتی
جمہور محدثین نے ابن عباس وام سلمہ وام الفضل ومحمد حنفیہ وثوبان وغیرہم سے نقل
فرمائی ہین کما فی کنز العمال والازالہ وتاریخ الخلفاء للسیوطی اور جو غلط گوئی ایسمین ہے

وہ واقعات سے ظاہر ہے کہ نوبت ظہور مسیح کی نہین آئی کہ خلافت بنی عباس پہلی ہی منقرض
ہوچکی پس ایسی غلط گوئی پیغمبر محدثین کے لئے کہانتک شایان ہوسکتی ہے مگر یہ کہ تمامتر یہ خرافہ
احادیث کا مخترع انہین محدثین کا بخوشامد امراروقت کے ہے اور حدیث سب و لعن پیغمبر بحالت
غیظ و غضب علے غیر المحل سنن ابو داؤد مین بصفحہ ۲۸۵ جلد ۲ مرقوم ہے کہ خطبہ مین فرمایا ایما
رجل من امتی سببتہ سبۃ او لعنتہ لعنۃ فی غضبی فانما انا من ولد آدم اغضب
کما یغضبون وانما بعثنی رحمۃ للعالمین فاجعلہا علیہم صلوٰۃ یوم القیامۃ الخ
یعنے ہر وہ شخص میری امت سے کہ مین اوسے دشنام دہی کرون یا لعنت بھیجون اپنے
غضب مین پس جز این نیست کہ مین اولاد آدم سے ہون غضب کرتا ہون مثل عوام بنی آدم
کے غضب کرنے کی اور سوا اسکے نہین کہ مین مبعوث ہوا ہون واسطے رحمت عالمیان
کے پس مین اون ملعونین پر بروز قیامت اوس دشنام کو صلوٰۃ گردانونگا انتہے اس حدیث
سے علاوہ استدلال حق دشنام دہی کی چند فائدہ اور بھی ظاہر ہوئے اول یہ کہ دعا پیغمبر
کی فوری مستجاب ہوتی ہے اور وعدہ تبدیل لعن و دشنام کا ساتھہ صلوٰۃ کی مخصوص
فردائے قیامت کا فرمایا ہے پس یہ ناحق کا ملعون یوم صدور لعنت سے تا قیامت
بوجہ استجابت فوری دعا کے کس جرم مین مبتلائے عذاب لعنت رہا دوسرے
یہ کہ لعنت کرنا تو شعار انبیاء اللہ مین بقولہ تعالیٰ لعنوا علےٰ لسان داؤد و مسیح ابن
مریم کے ثابت ہے مگر دشنام دہی مخصوص محدثین کے پیغمبر کی سیرت ظاہر ہوئی تیسرے
یہ کہ مبعوث ہونا واسطے رحمت کے اور عمل کرنا عندہم بازاری آدمیون کے مثل جو منافی

رحمت ہی پس ایسے خصائص انکے ہی ہیغمبر کے لئے دیکھے گئے چوتھی یہ کہ کیا کوئی بندہ اسقدر
طاقت رکھتا ہی کہ عمل بد بجالا وے اور یوم قیامت اوسکو عمل خیر کر دکھلاوے ہر شخص کا
ناحق دشنام دہی کرنا صاف عمل سئی ہی پھر روز قیامت مین اوسے ہنر بنا کر فائدہ پہونچانا
اور خود جزاء بد سے پاک وصاف رہنا انکے ہی ہیغمبر کا کام ہے جسمین خدا کو بھی بروز
قیامت دخل نہوگا پانچوین جو سب سے زیادہ شگفتہ ہے یہ ہے کہ دوسری حدیث سنن ابو داؤد
صفحہ ۳۱۶ جلد ۲ اِنَّ العَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَۃُ اِلَى السَّمَاءِ الی قولہ فَاِذَا لَمْ
تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَّاِلَّا رَجَعَتْ اِلَى قَائِلِهَا یکار
بکار کر کھ رہی ہی کہ جو شخص جس کسی شئے کو لعنت کرتا ہی تو وہ لعنت آسمان کیطرف جاتی ہی
اور جب راہ نہین پاتی تو ملعون کیجانب آتی ہے جبکہ وہ سزاوار اوس لعنت کا ہو ورنہ
قائل پر عود کرتی ہے اب محدثین اپنی حدیثون کی توفیق فرمائین اور ناحق کی دشنام دہی
اور بے محل لعنت فرمانی کی وبال اور اعادہ لعنت سے اپنے پیغمبر کو بچائین ورنہ ایسے
فرضی ہیغمبر اور اوسکے تمامتر وضعی حدیثون سے یک لخت ہاتھ اوٹھائین کیونکہ کوئی عاقل
مفخم چہ جاے رسول مکرم وپیغمبر ملہم بعلم اعادہ لعنت علے اللاعن کے بحالت تسبیب بے محل
وغضب علی غیر المستحق کے ہرگز مرتکب سب ولعن وغضب وطعن بے محل وبے موقع کا نہین ہوسکتا
مگر یہ کہ محدثین کا فرضی ہیغمبر نہ پرواہ اعادہ لعن علے نفسکے رکھتا ہے نہ اوسکو عصمت
اور حفظ لسان ہی یا یہ کہ کوئی فرضی ہیغمبر نہین یہ جو کچہ انکے صحاح مین منسوب بحضرت رسالت
ہی خالص مال منکرین دشمنان دین کا ہی اور اس قوم کا مذہب در بارۂ قرآن باہمہ

دعوے جامع قرآن ہونے اور خصوصیت کے ساتھ حافظ قرآن ہونے کی قابل عبرت روزگا
ولایق نفرت مرد دیندار ہے دیکھو قول اوزاعی و ابن کثیر کا جو کتاب حصول المامول
فی علم الاصول مین بدین عبارت منقول ہو کہ قال الاوزاعی الکتاب احوج الی السنۃ
ومن السنۃ الی الکتاب وقال یحیی بن کثیر السنۃ قاضیۃ علے الکتاب محصل ترجمہ یہ ہے
کہ کتاب اللہ زیادہ تر تادیہ احکام مین محتاج ہے احادیث کی اور بعض اخبار کتاب
کے بھی محتاج ہین اور یحیے نے لکھا کہ سنت حکم جاری کرنے والی ہے کتاب اللہ پر انتہی فتدبر
وتامل اور محدثین کا مذہب مسئلہ امامت مین ابتک مستقر نہین اقوال مختلفہ اونکے نقل کیجاتے
ہین اونسے انکے استقرار و عدم استقرار مذہب کا حال واضح ہوتا ہے قال سعید بن
المسیب الخلفاء ثلاثۃ وسائرہم ملوک قیل من ہولاء الثلثۃ قال ابوبکر وعمر وعمر قیل
لہ قد عرفنا ابابکر وعمر فمن عمر الثانی قال ان عشتم ادرکتموہ وان متم کان بعدکم
فی کنز العمال وقال السفیان الثوری الخلفاء خمسۃ ابوبکر وعمر وعثمان وعلے
وعمر بن عبد العزیز کما فی تاریخ الخلفاء للسیوطی واخرج ابن عساکر عن ابن عمر قال
ابو بکر الصدیق اصبتم اسمہ عمر الفاروق قرن من حدید اصبتم اسمہ ابن عفان
ذو النورین قتل مظلوما یوتی کفلین من الرحمۃ معاویۃ وابنہ (یزید) ملکا الارض
المقدسۃ والسفاح وسلام والمنصور وجابر والمہدی والامین وامیر العصب
کلہم من بنی کعب کلہم صالح لا یوجد مثلہ فی تاریخ الخلفاء وفی ترجمہ یزید اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ مجموعہ خلفاء کا جنمین سلام وجابر و امیر العصب مجہول الاسم

والمسمے اور معاویہ و یزید حطب ہاویہ داخل ہین کلہم صلح ہین اونکی مثل دنیا مین کوئی
اس فرقہ کو مقتدا نہین ملا اور سنن ابو داؤد مین مذکور ہے عن ابی بکرہ ان النبی صلعم
قال ذات یوم من رای منکم رؤیا فقال رجل انا رأیت کان میزانا نزل من
السماء فوزنت انت و ابو بکر فرجحت انت بابی بکر ووزن ابو بکر و عمر فرجح
ابو بکر و وزن عمر و عثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان وفی روایۃ فاستاءہا رسول
اللہ فقال خلافۃ نبوۃ ثم یوتی اللہ الملک من یشاء اس حدیث سے واضح ہوا کہ خداوند
تعالیٰ نے قبل تعدیل و موازنہ و بلا ملاحظہ ترجیح رسول اللہ صلعم کو مبعوث فرمادیا تھا اور بعد
کو خیال ہوا کہ یہ دیکھا جاوے کہ پیغمبر اور ابو بکر مین کون افضل ہے تو پیغمبر کی افضلیت
بعد بعثت کے دریافت ہوئی اور حین بعثت مثل خلافت سقیفہ کے فلتۃً پیغمبری دیگئی تھی
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عقیدت ابو بکرہ مین علی و عثمان غنی
خلیفہ برحق نہین تھے بلکہ یوتی اللہ الملک من یشاء کے مصداق ہین اور واضح رہے
کہ عقیدت ابو بکرہ اسوجہ سے کہا گیا کہ یہ حضرات اپنی ہی حدیث النفس کو حدیث پیغمبر
کے نام سے نقل فرمایا کرتے تھے اسیوجہ سے اونکے کلام باہم گرایسے متناقص واقع ہین کہ
کھینچ تان کر اونکا جوڑ نہین ہوسکتا اور غایت مافی الباب اس حدیث سے خلافت اصحاب
ثلاثہ مین ہے محدود رہنے پائی جاتی ہے کیونکہ عثمان غنی بھی موازنہ مین آئے ہین تاہم حدیث
صدر امیر العصد سے معارض ہے اور یہان اور وہان کہین خلافت علی بن ابی طالب کا ذکر
نہین ہے اور اس حدیث کے بعد حدیث تازہ الخلافۃ فی عمی وصنوابی حتی یسلموہا

الی المسیح ہے اخرجہ الدیلمی عن ام سلمہ وحدیث لم یزل الامر فیہم حتے یدفعوہ الی عیسے

بن مریم وحدیث بحق العباس رض ہو ابو الخلفا حتے یکون منہم السفاح حتے یکون

منہم المہدی حتے یکون منہم من یصلی بعیسے بن مریم وحدیث منا القائم ومنا

المنصور ومنا السفاح ومنا المہدی فملؤہا عدلا کما ملئت ظلما ہذہ کلہا فے

تاریخ الخلفاء للسیوطی وکنز العمال لعلی المتقی برہمی عقائد واضطراب امامت مین ماثور ہوئی

ہین کہ ان اخبار نے تو خاتمہ ہی امامت کا بنی عباس ہین کر دیا اب مہدی موعود امام

زمان کی بھی وجود اور ظہور کے ضرورت باقی نہین رکھی مگر یہ دروغ بھی محض بے فروغ

رہا کہ واضعین کو اگر نفیبہ پیشین گوئی ہوتا اور خلافت عباسیہ کو لم یزل نہ جانتے تو بجائے

حتے یسلموہا الی المسیح و حتے یدفعوہ الی عیسے بن مریم کے حتے یسلموہا الی ہلاکو خان نقل فرماتے

تو بالکل سچے ہو جاتے بہرنحو ایسے حدیثون نے محدثین کے ہزار داستان ہونے کو علانیہ ثابت

کر دیا ہے اور مسئلہ تفضیل مین بھی جو مدار قرار خلافت کی ہی باہمہ گرما محدثین کی اختلاف

کثیر رہا ہے وہ آیندہ بنقل افادت امام نواوی کے مذکور ہو گا مگر مناسب بمقام مختصراً تشتت

واضطراب واختلاف دکھلایا جاتا ہے کہ صاحب استیعاب نے ترجمہ زید بن ثابت کاتب

الوحی وجامع القرآن صحابی مین لکھا ہے وکان زید عثمانیا الے قولہ وکان مع ذلک یفضل

علیا اور ترجمہ ابو الطفیل عامر بن واثلہ صحابی مین فرمایا ہی وکان متشیعا فے علی ویفضلہ ویثنے

علی الشیخین ابی بکر وعمر یعنے زید عثمانی تھا باین ہمہ علی ع کو فضلیت دیتا تھا اور ابو طفیل

صحابی شیعہ علی تھا اور انحضرت کی تفضیل کا قائل تھا اور شیخین کی مدح کرتا تھا اب تو ان

دونو صحابی کے عقیدہ سے بنا مذہب فرقہ تفضیلیہ کی سیرت صحابہ سے دریافت ہوگئی اور صاحب استیعاب
ترجمہ علے بن ابی طالب مین نقل کرتے ہین عن ابی قیس الاودی قال ادرکت الناس وہم ثلاث
طبقات اہل دین یحبون علیا ء واہل دنیا یحبون معاویہ وخوارج یعنے کہا کہ مینے آدمیون
کو تین قسم پر پایا اہل دین دوست رکھتے ہین علے کو اور اہل دنیا معاویہ کو اور تیسرے خوارج
ہین وقال احمد بن حنبل واسمعیل بن اسحاق القاضی لم یرد فے فضائل احد من الصحابۃ بالاسانید
الحسان ماروے فی فضائل علے بن ابی طالب وکذلک احمد بن شعیب بن علی النسائی
وعن یحیے بن معین یقول من قال ابوبکر وعمر وعثمان وعلے رض وعرف لعلے سابقیۃ وفضلہ فہو
صاحب سنۃ ومن قال ابوبکر وعمر وعلے وعثمان وعرف لعثمان سابقیۃ وفضلہ فہو صاحب سنۃ
یعنے جس شخص نے علے ترتیب الاسماء خلافت وفضیلت خلفاء اربعہ کا اعتقاد کیا عام اس سے کہ علی
کو عثمان سے افضل جانا یا عثمان کو علے سے افضل جانا وہ اہلسنت سے ہی پھر لکھتے ہین
واختلف السلف الیضاً فی تفضیل علے وابی بکر الی قولہ واما اختلاف السلف فی تفضیل
علے فقد ذکر ابن ابی خیثمہ فی کتابہ من ذالک ما فیہ کفایۃ واہل السنۃ الیوم علے ما ذکرت لک
من تقدیم عمر وتقدیم عمر علے عثمان وتقدیم عثمان علے علے رض وعلے ہذا عامۃ اہل الحدیث
من زمن احمد بن حنبل الاخواص من جلۃ الفقہاء وائمۃ العلماء فانہم علے ما ذکرنا عن مالک
ویحیے القطان وابن معین فہذا ما بین اہل الفقہ والحدیث فی ہذہ المسئلہ انتہے لقدر الحاجۃ
ملخص یہ ہی اور سلف نے یہ بھی اختلاف کیا تفضیل علی وابی بکر مین کہ ان مین کون افضل
ہین اور اختلاف سلف کا تفضیل علے مین پس اسکو ابن خیثمہ نے اپنی کتاب مین نقل کیا ہی

اور اہل سنت اس زمانہ کی بنا پر مذہب مذکورہ کے ہین تقدیم ثلاثہ بین علی ؑ پر اور
اسی مذہب پر عامہ اہل حدیث ہین زمانۂ احمد حنبل سے مگر خواص ازجملہ فقہاء و ائمہ علماء کے
کہ وہ بنا بر مذہب مذکور کے ہین جو مالک و یحیی ابن قطان و ابن معین کے قول ہمنے ذکر کئے
ہین پس اختلاف ہی اس مسئلہ تفضیل مین مابین اہل فقہ و حدیث کی انتہے اس عبارت سے اسم
و درایت سے واضح ہوا کہ سلف سالفین مین تفضیل علیؓ علی ابی بکر کی بھی معتقد تھے
اور تفضیل ثلاثہ علی علی مرتضی کا مسئلہ زمانہ امام احمد مین مابین محدثین و فقہائے سنین کے
منقح ہوا ہے اور جو اسکے زیادہ تنقید کیجاویگی تو یہ زمانہ خاصۃً متوکل عباسی کا پایا جاویگا
جیساکہ بیان نشو و نما محدثین مین اسکو دکھلایا جاویگا اور امام احمد ہم عصر متوکل کے ہین
پس اگر کوئی مسلمان تبقلید اصحاب تفضیل علیؓ علی ابی بکر کے سلوک کرے وہ خلاف سنت
صحابہ و سلف کے عصابہ کی نہین ہی فاحفظ بہرنحو یہ مذہب تفضیل ثلاثہ کا سلف مین بالقطع
منقح نہین ہوا تھا بلکہ تیسری صدی مین متوکل محی السنۃ کے عہد ناصبیت مہد مین حادث
ہوا ہے تاہم مسئلہ خلافت باہمہ دعوے و علی ہذا عامۃ اہل الحدیث کے بجا لہا شتت رہا
اور معنے و مصداق حدیث من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃً جاہلیۃً کے مضطرب ہے
رہے آخر اس بھونچال کو قاضی عیاض نے چھٹی صدی ہجری مین اپنی تشخیص اور تیز نظری
اور دوربینی سے اسطرح رفع کیا کہ معنے حدیث اثنا عشر خلیفۃ کلہم تجتمع الامۃ علیہ و امثالہا
مین فرمایا کہ لعلّ المراد بالاثنی عشر فی ہذہ الاحادیث وما شابہہا انہم یکونون
فی مدۃ عزۃ الخلافۃ و قوۃ الاسلام و استقامۃ امورہ و الاجتماع علی من یقوم

الخلافة وقد وجد هذا فيمن اجتمع عليه الناس الى ان اضطرب امر بني امية ووقعت بينهم الفتنة زمن الوليد بن اليزيد يعنے سزاوار ہی کہ مراد بارہ خلیفہ سی وہ لوگ ہین جنکے عہد خلافت مین اسلام کو غلبہ اور عزت اور قوت اور استقامت حاصل ہوئی اور اجتماع تمام امت اونکی خلافت پر ہوا اور بعد اونکے اضطراب واقع ہوا اور فتنہ وفساد برپا ہو گیا اور یہ خلل اور اضطراب ایام ولید بن یزید بن عبد الملک مین پیش آیا انتہی ملخصًا اس تشخیص سے اسقدر تو ظاہر ہوا کہ اُن بارہ خلیفہ کی خلافت ولید اموی کے زمانہ مین ختم ہو گئی چونکہ اسوقت تک خلفاء کا عدد بارہ سے متجاوز ہو گیا تھا اور قاضی عیاض نے تشخیص زمانہ فرما کر باقتضاء شرم وحیا تعیین خلفاء کی نفرمائی تھی لہذا شیخ الاسلام ابن حجر نے فتح الباری مین بدین عبارت صراحت فرمائی ہے کہ کلام القاضی عياض احسن ما قيل في الحديث وارجحها لتاييده بقوله في بعض طرق الحديث الصحيحة كلهم يجتمع عليه الناس وايضاح ذلك ان المراد بالاجتماع انقيادهم لبيعته والذي وقع ان الناس اجتمعوا على ابي بكر وعمر وعثمان وعلي الى ان وقع امر الحكمين في الصفين فتسمى معاوية يومئذ بالخلافة ثم اجتمع الناس على معاوية عند صلح الحسن ثم اجتمعوا على ولده يزيد ولم ينتظم للحسين امر بل قتل قبل ذلك ثم لما مات يزيد وقع الاختلاف الى ان اجتمعوا على عبد الملك بن مروان بعد قتل ابن الزبير ثم اجتمعوا على اولاده الاربعة الوليد ثم سليمان ثم يزيد ثم هشام وتخلل بين سليمان ويزيد عمر بن عبد العزيز فهؤلاء سبعة بعد الخلفاء الراشدين والثاني عشر هو الوليد بن يزيد بن عبد الملك اجتمع الناس عليه لما مات عمه هشام

نولیٰ بخوارزبع سنین ثم قاموا علیہ فقتلوہ انتشرت الفتن وتغیرت الاحوال من
یومئذ ولم یتفق ان یجتمع الناس علی خلیفۃ بعد ذلک الخ ملخص ترجمہ یہ ہے کہ کلام ...
معنے حدیث کلہم یجتمع علیہ الناس و شرح اثناعشر خلیفہ مین بہت مستحسن ہے اور وہ ...
خلیفہ جنکی بیعت پر اجماع واقع ہوا خلفاء اربعہ و معاویہ و یزید لعین اور عبدالملک
اور چارون بیٹے اوسکے ولید و سلیمان و یزید و ہشام ہین اور امام دوازدہم
پسر یزید ثانی ہے بعد اوسکے فتنے برپا ہوگئے اور حالات منتشر ہوگئے پھر اتفاق ...
کہ کسی خلیفہ کی خلافت پر آدمیون نے اجماع کیا ہو پس اس الفصاح سے واضح
ہوگیا کہ قاضی عیاض نے اپنے دوازدہ امام اور خلفاء السلام بحلیہ شوکت سلطنت
کے بس اہنین اُغَیْلِمَہ قریش کو جنسے رسولخدا تاوفات ناخوش رہے مقرر و مشخص ...
فرمایا جو اس تشخیص و تعیین سے تمامتر احادیث مذکورۃ الصدر خلافت بنی عباس کے
عقیدت سعید بن مسیب الخلفاء ثلاثہ وسائرہم ملوک وقول سفیان ثوری الخ
خمستہ پر قلم نسخ پھر گیا بلکہ حدیث فاروقی املک انا ام خلیفۃ اور عتیقی اقیلونی ا...
حدیث امیر معاویہ فے حقہ ان السلطان یغضب الصبی اور حدیث سفینہ کذب ...
الزرقاء بل ہم ملوک من اشد الملوک واول الملوک معاویۃ کما فے تاریخ الخ
وسنن ابی داؤد کو علانیہ جھٹلادیا ہرچہ باشد باشد مگر عجب تو یہ ہے کہ خلافت ...
بن زبیر کو قاضی ماضی نے شمار نفرمایا حالانکہ اوسکے محاسن بوجہ صحابیت من الع...
و عبدلیت من العبادلہ کے بھروجہ ان اُغَیْلِمَہ قریش سے اعلیٰ وارفع تھے اور سبب ...
سوائے اسکے نہین کہ دست درازی اہل الحل کی کثرت سے وہ شدید پریشان خو...

از کثرتِ تعبیر ها پہنین بہنین بلکہ بمصداق ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامی دارد ایک وقت مین ضرورت استحکام خلافت ثلاثہ کی تھی تو حدیث الخلافۃ ثلثون سنۃ ثم یکون ملکاً عضوض بلالحاظ خلافت معاویہ و یزید وغیرہما کے مشتہر کی گئی دوسرے وقت مین جو ضرورت مقتضی ہوئی تو ابن مسیب نے الخلفاء ثلاثۃ فرمادیا اور تیسرے وقت مین حسب ضرورت سفیان ثوری نے الخلفا خمسۃ کہدیا پھر جو زمانہ نے پلٹا کھایا تو بہت سے اخبار خلافت بنی عباس کے لئے تیار ہوگئین لہذا یہانپر یہی لکھنا زیبا ہو کہ ولمنا سمّا یعشقون مذاہب یہ تہافت اور اضطراب جو بمقابل امامت ایمہ اطہار اہلبیت رسول مختار کے محدثین کو تعین خلفا نامدارین لاحق ہوا ہے آخر اسکے اصل اصول رہی تو انصاف کی نظر تعمق کے ساتھ کرنی چاہئی کہ اصل علت اس تہافت کی کیا ہے۔ رسول خداصلعم نے تو دوازدہ خلفا کی خبر ارشاد کی ہی جو باختلاف الفاظ او ہمین قدر مشترک عدد دوازدہ خلیفہ کا متفق علیہ بین الاسلام ہے اب جو باہمد گر اختلاف ہو تو اصل اسکی تقلید سنت صحابہ سے اور تمسک بسیرت ایمہ طاہرہ سے پیدا ہوئی کہ مقلدین ایمہ مطہرین فرقہ اثنا عشریہ و نیز معاشر محدثین جماعت بقطع نظر جمہور اہلسنت کے قائل ہین کہ خلافت نبویہ بین نصوص من حضرت الرسالۃ وارد و متواتر ہوئی ہین کما فی الصواعق المحرقہ مگر یہانپر وہی اختلاف رہا کہ فرقہ خاصہ و رد نصوص کو بحق جناب امیر کے اور فرقہ محدثین عامہ بشان ابوبکر صدیق کے ثابت کرتے ہین بنا برین ہر فریق بپاس اپنے مذہب و بنا بر اپنی تحقیق کے اپنی تائید مین کوشان و جوشان ہے فرقہ شیعہ اسباب فضائل جناب امیر و رذائل بعض صحابہ مین عرق ریز ہین اور محدثین سنت احقاق فضائل صحابہ و حظ مناقب

ایمہ طاہرہ مین جانبازی فرما رہے ہین لہذا محدثین سنت وجماعت کو مقابل امامت ایمہ اہلبیت کی ضرورت لاحق ہوئی کہ اپنے خلفاء اہلبیت سے علاوہ قایم کیجا دین مگر بعد اعتراف نص خلافت کے ایمہ دوازدہ منتخبہ کیلیئے جو نص نبوی ندارد ہے تو لامحالہ یہان لازم اتا ہے جسکی اصلاح ناممکن ہے باین نوع کان مہانہ عرض مختصر تصفیہ باہمی کے لیے پیش کیجاتی ہے کہ محدثین سنت کے یہ انبار اخبار فضائل صحابہ مین کہ لو کان بعدی نبی لکان ابوبکر وان ابابکر خلیفتی من بعدی وسالت اللہ ان یقدمک (علی) ثلثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر وان یتکلم الملائکۃ علی لسان عمر ولقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احدٌ فانہ عمر وامثالہا تو صحیح وثابت اگر انکی مثل یکہ کمتر اہلبیت کی شان مین ماثور ہوئی ہیش زیند تو اسمین سو طرح کی تاویلین کرنا کیا معنے رکھتے ہین اگر اسکو بغض باہل بیت والہ نکہا جاوے تو کیا اس انکار کی تایید قرآن سے ہوتی ہے حالانکہ قرآن ناطق ہے کہ کسی نبی اور رسول کا کوئی صحابی خلیفہ نبی نہین ہوا بلکہ اولاد نبی و اخوان نبی و عشائر نبی مین جانشین ہوتے رہے ہین آیہ وجعلنا معہ اخاہ ہارون وزیرا و آیہ وورث سلیمان داؤد و آیہ فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب و آیہ ولا تجد لسنۃ اللہ تبدیلا و آیہ سنۃ قد ارسلنا قبلک من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویلا وامثالہا کثیرہ مصدق دعوی ہین اور شعور سلیم و انصاف مستقیم طبع حلیم کب اسکو قبول رکہے گا کہ شرف صحبت پیغمبر تو منصب پیغمبری کے حدود تک پہونچا دے اور خدا ایتعالے سے عزیز قریب بلکہ نفس نبی وجزو نور نبی کے لئے خلافت سے انکار آوے اور خلاف سنۃ اللہ تبدیلا کے وخلاف حدیث قدسی لا یوفی ثلثا

الامانت اور رجل منک کے رجل نہیں تو جو تادیہ سورہ برات سے معزول کیا گیا مقدم فرمائے
اور اخوان وانبار کو ہم پلہ صحابہ کا بھی نگردانے جو عند الناس ان لضا فا خلافت نبویہ مین مقدم ہی
کیا جاتا تھے کہ عصمت و تحدیث ملائکہ کو ایمہ اطہار کے لئے قبول و منظور فرمایا جاتا اور جو حذیفہ
یمان کے حق مین علم ماکان و مایکون روایت کرتے ہین کما فی التقریب وہ علم جب اہلبیت
مین شیعہ نقل کرتے ہین تو بہت شورش سے اہلسنت انکار صریح اور تہجین فصیح کرتی ہین کیا یہی
وجہ تو کھی جائیگی کہ وہ شرف عشائر نبی ہین باوجود صحابیت اور ہم حلگرا اور ہم خون و
ہم نور ہونے کے بھی نہین تھا اور اون مین بسبب عترت نبی ہونے کے معاذ اللہ قابلیت
اخذہ اوس شرف کی نہین تھی جو قابلیت اون اغیار مین کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی
تھی۔ جو قصہ قرطاس مین حکم اخراج قو مواعنی کے مخاطب اور تخلف جیش اسامہ سے
مستوجب نفرین کے گئے بس وہی حامل صناعت و مورد احکام شریعت قرار پاگئے
فانصفوا یا اولی النہی ہذا اصل مذہبہم فی الخلافہ والامامۃ اور آخر کلام اور خاتمہ مرام
نیرنگی مذہب محدثین کی توجیہات مین یہ ہے کہ یہ نیرنگی و تشتت و اضطراب کہ جو ماخذ
مذہب عجب لوحم جاہلیت کو گرد انتا لاحق ہوا سبب اوسکا محض اغراض نفسانی اور مقاصد
شیطانی نہین ہے بلکہ نیرنگی بسبب اضطراب و مجبوری کے بھی عارض ہوئی ہے اور
وجہ اوسکی یہ ہوئی ہے کہ حامیان سقیفہ نے بپاس صحابہ کے بجیت و شوکت کے امہات
مذہب تو سیرت صحابہ کلہم کو قرار دیا کما ینہتک علیہا لاکن فقرہ الصحابۃ کلہم عدول
عند التحقیق غلط ثابت ہوا بہت سے لایعلمون اور اکثر روایات مین منفردون اور
جمہور صحابہ صحبت نبی سے مستعدون بر آمد ہوئی پس مدار مذہب سنت کا مخصوصین صحابہ

پر ہی قایم کیا گیا مثل اسکی کہ قضاۃ امت مین عمر اور ابوموسیٰ اور زید بن ثابت و ابن مسعود
کو اور اصحاب فتیا مین عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابو زید بن ثابت کو قرار دیا ہے
اور مکثرین اخبار مین انس بن مالک اور ابوہریرہ و عبد اللہ ابن عمرو العاص و عایشہ
بس یہ ہی چار یار رسول مختار ہین کما فی روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ اور بعض
علما نے ابوموسے کو بھی مکثرین اخبار مین شمار کیا ہے چونکہ معاملہ قضا اور فتیا اکثر مبنے
بر وہم و قیاس و اختراع احکام بلا وسواس پایا گیا ہے کما انت عرفت فی ترجمہ ابن مسعود
فی الجلد الاول و فی نور الانوار علے الصفحہ ۲۱۱ لہذا انکو احکام منقولی من حضرۃ النبوی سے
سنداً و اخراجاً کچھ ربط و تعلق نہین بس ان دونسے درگذر کر کے حضرات مکثرین اخبار کی ملازمت
اور رسوخ و مدت خدمت اور وثوق تعلم احکام شریعت کو مختصراً اجمالی کیا جاتا ہی کہ یہ
چارون یار باعتبار مجموع قلت زمانہ ملازمت اور بلحاظ صغارت و انفراد روایت کی قابل
وثوق اور لائق رسوخ اپنی نقل روایت اور توغل درایت مین نہین تھے کہ انکو اسقدر
زمانہ ملازمت رسالت مرتبت کے لئے ہی نہین ملا جسقدر کہ اونہون نے اخبار و احادیث
کا انبار لگا دیا اسمقام پر حساب امتداد مصاحبت ہر یار صاحب اکثار کو اشارۃً دکھلایا
جاتا ہے اول اونمین انس خادم ہین کہ انکو شرف خدمت بحال صبا و صغر سنی کے زمانہ
غزوہ خیبر کے سنہ ہجری مین ملا ہے وہ بھی اس مقدوری صغارت مین کہ یہ اپنے کمزوری
اور کم عمری کے سبب سفر خیبر مین اونٹ پر سے اوتر کر کوئی خدمت آنحضرت صلعم کے بجا
لا سکتے تھے بلکہ کل اثنا راہ مین اونٹ پر ہی بیٹھے رہتے اور منزل پر آکر خدمت غلامانہ
بجالاتے تھے جیسا کہ امام بخاری نے کتاب الجہاد کے باب من غزا بالصبی للخدمۃ مین نقل کیا ہے

عن انس بن مالك ان النبي قال لابي طلحة التمس غلاما من غلمانكم يخدمني حتى اخرج الى خيبر فخرج لي ابو طلحة مردفي وانا غلام راهقت الحلم فكنت اخدم رسول الله اذا نزل الحديث صفحه ۲ تیسیر القاری جلد ۳ اس روایت سے یه بهی مستدرک ہوا که رسول خدا صلعم قبل ازین انس کے حالات سے مطلع نہین تهے ورنه ابو طلحه کو تکلیف خادم کے تلاش فرمانیکی ندیتے اور نیز خود انس سے ہی فرماتے فعلے ذالک مدینه مین رہنا انس کا قبل از ماموری خدمت مفید معنی مصاحبت وملازمت روز وشب کو نہین ہو سکتا جو حسب افادات علماء کے انس کو از جمله اصحاب تلقی الوحی وآخذین شریعت واحکام وآداب اسلام مین شمار کیا جاوے خصوصاً نابالغ کا اسلام ہی عندہم معتبر نہین چه جائیکه دیگرے بلکه اکثرہم شہر سے باہر گرد ملبد رہتے ہین اور کسی نے نقل نہین کیا که انس حاضر بدر واحد وحمراء الاسد ودیگر سریات الے غزوه خندق ہوا تها یا آنکه رسول خدا نے اوسکے خردسالی کے سبب رد کیا جس سے ظاہر ہو جاتا که انس ہرچند خادم مقرر نہوا تها مگر حاضر باش خدمت رسالت تها جسکی وجه سے مثل ابو سعید الخدری خردسال کے انس نے بهی عزم جہاد کیا تها مگر آنحضرت رسالت نے ابو سعید کے ساته اسکو بهی منع فرمادیا بهر کیف مصاحبت انس کے از زمان خیبر تا وقت وفات پیغمبر تین سال وچند ماه سے زیاده کی نہین ہوئی اور جبکه بقوله زمانه مراہقت حلم کا سال ہفتم مین تها تو سال ہفتم کے شروع مین اٹهاره برس سے زیاده کا سن نہین ہو سکتا اور یه ہی زمانه مدت صحبت کا ابو موسے وابو ہریره کو ملا ہے که یه دونو اسی سال ہفتم مین مشرف باسلام ہوئے ہین کما فی الصحیحین والاستیعاب الخ اور ابو موسے کو بنا بر روایتے قبل ازین اسلام حاصل تها جاتا ہے چونکه یہان بحث سابق الاسلام کی نہین بلکه اثبات مدت ملازمت کا ہی اور وه

مصاحبت ابو موسی کو قبل از ورود جعفر بن ابی طالب ع از حبشہ کے حاصل نہین ہوئی -
فلذلک یہ دونو بھی اسی مدت کی مصاحب ثابت رہا اور یہ مدت مصاحبت کی ہے
کہ اکابر صحابہ نے ابو ہریرہ پر طعن کیا تھا کہ ان ابا ہریرہ صحب رسول اللہ نحو امن ثلاث
سنین واکثر الروایۃ عنہ صلعم فما اتی الروایۃ عنہ صلعم بما لم یوت بمثلہ من صحبہ من اجلۃ اصحابہ
والسابقین الاولین والیہ اتہموہ وانکروا علیہ الخ کما مضی فی جدول ثلاث وسبعین
فرقہ یعنی ہر آینہ ابو ہریرہ قریب تین برس کے صحبت پیغمبر مین رہا اور احادیث کی نقل
کرنے مین بہت پیغمبر خدا سے بھرمار کردی پس صحابہ نے اجلہ اصحاب آنحضرت صلعم سے
اور سابقین اولین سے اسقدر حدیثین نقل نہین کین جس قدر کہ ابو ہریرہ نے روایت کیے
ہین اور اوسکو متہم بوضع احادیث کیا اور اوسپر انکار فرمایا کما فی المعجم الاوسط للطبرانی
پس اسی پر اکثار اخبار ابو موسے وانس کو قیاس کرنا چاہیے اور ابو موسی مین یہ زیادتی
متزاد ہی کہ آنحضرت صلعم نے اسکو عامل زبید وعدن کا فرما دیا تھا لہذا مصاحبت
وملازمت شب وروز سے محروم رہا ہی کما ہو فی مدارج النبوۃ اور انس بن مالک
کی صحبت مین صغر سنی حائل اور مانع تلقی وحی اور فہم دقائق شریعت وحقائق احکام معرفت
کے لیے رہے کما یقال فی ذریۃ النبی اور عبد اللہ بن عمرو ہر چند قبل ابیہ اسلام لائے ہین
کما فی الاستیعاب لاکن عمرو عاص کا اسلام لانا بھی آواخر عہد رسالت مین منقول ہے
کما نقلہ ابن عبد البر فی کتابہ عن الواقدی وغیرہ ان اسلامہ کان سنۃ ثمان من الہجرۃ
جو یہ قبلیت بھی زمانہ اسلام ابو ہریرہ وغیرہ سے سبقت نہین لے گیے جس سے امتداد
صحبت تین سال سے ہر طرح کم ہے ثابت ہوتی ہے لہذا یہ بھی قلیل المدۃ فی المصاحبت

ظاہر ہوئی اور اونکے حقیقین بھی وہی طعن عائد ہوا جو ابوہریرہ وغیرہ کی شان مین مذکور ہوا
البتہ عبداللہ عمرو کی شان مین صاحب استیعاب نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہا کہ کوئی
مجھسے زیادہ حافظ تر احادیث نبوی مین نہین ہے مگر عبداللہ ابن عمرو الخ لاکن یہ مدح
زیادہ اعتبار نہین رکھتی ہے مثل مشہور ہے ع من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو اور
ابوہریرہ کی کلام و نقل حکایت و روایت کی جو عزت و حرمت ہے وہ بشہادت
جمہور صحابہ کی ابھی مذکور ہوئی اور ابوہریرہ کا بشان ابن عمرو ہزار مدح کرنی ور امیر المومنین
اہلسنت معاویہ کا ایکمرتبہ اوسکی قدح فرمانا کما فی البخاری فی باب قحطان من کتاب المناقب جب امثل
ہندی سو سونار کی اور ایک لوہار کی ضرب ہے اور بنابر اصول کے بھی قدح مقدم
بر مدح ہوتی ہے اور ام المومنین عائشہ شش سالہ تھین جو عقد تزویج پیغمبر خدا سے
مشرف ہوئی ہین اور سنہ دو ہجری مین نہ سالہ تھین کہ جو بشرف زفاف کے محترم ہوئین
ہین لہذا زمان بلوغ انکا سنہ ۲ ہجری مین ہوا اور زمان مصاحبت شروع سنہ ۱۱ ہجری مین
ختم ہوگیا تو کل مدت ملازمت انکی آٹھ سال البتہ معتدبہ ضرور رہے مگر نقل روایت
چونکہ بحکم شہادت کے مسلم و محتم قرار پایا ہے کما قال سعید بن زید فی حدیث البشارۃ
اشہد علی رسول اللہ انی سمعتہ وھو یقول عشرۃ فی الجنۃ الحدیث سنن ابی داؤد
اور شہادت کے صداقت مین نصاب کا پورا ہونا معتبر ہے اور شہادت عورت کی بقدر
نصف شہادت مرد واحد کے ہے اور علماء سنت نے بجماعت خلیفہ کے قضیہ انتزاع
فدک مین شہادت ام ایمن اور علی مرتضی اور حسنین علیہم السلام کو بعلت کمی نصاب
اور بعذر صغارت و فرعیت کے معتبر نہین گردانا پس اونکو لازم ہوا کہ یہان بھی بنابر

علت کی انصاب کے عام مرویات حضرت عائیشہ کو اور بعذر فرعیت روایت امامت بجماعت ابوبکر کو نامعتبر گردانین بس یہ حال ہے مرویات مکثرین اخبار چاریار کو ثوق درسوخ کا اب اس قلت علم وکثرت نامعتبری پر یہ اور اضافہ ہوا کہ یہ حضرات خاصہ خلاصہ ہین بغض وعداوت با اہلبیت رسالت مین انکی درازی عمر نے بعد حضرت نبوی پورا موقع مخالفت مذہب عترت رسالت کے لئے دیا لہذا انکو وفور ضغائن کے سبب ہر مسئلہ شرعیہ مین ضرورت مخالفت اہلبیت پیغمبر کے پیش آئی لہذا ہر ایک یار نے ہر موقع پر ایک شریعت طبعزاد بنائی اسلیئے اخبار کا انبار فرمادیا فعلی ذلک انکی بہتات نے مذہب محدثین کے واسطے نئے نئے گل کہلا دئے ہین جسکی وجہ سے مذہب علماء سنت مین نیرنگی پیدا ہوگئی ہزار افسوس کہ سہ یار اغیار ہوگئے اللہ کیا زمانہ کا انقلاب ہوا اب نیرنگی مذاہب کے بعنوان جدول کے فرداً فرداً معاشر ناقدین واکابر محدثین کے بیان کیجاتی ہے جسمین رنگا رنگ کے پہول نظر آتے ہین اعنی جو بلل عندہم معیوب ومقدوح وخبیث ہین اونہین کا جلوہ اونکی ریحان عقائد مین پایا جاتا ہی

ابن حبان ابوحاتم محمد بن حبان از طبقہ ۴	صنف المسند الصحیح وکتاب الضعفاء میزر	ربما غلط الغلط الفاحش فی تصرفاتہ تذ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳ النسب للزندقة وامر بقتلہ
		فیض القدیر للمناوی ربما جرح الثقة حتے کانہ لایدری مایخرج من راسہ لآلی مصنوعہ صفحہ ۱
ابن عدی ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی ویعرف بابن القطان	صاحب کتاب الکامل فی الجرح والتعدیل تذ	کان ثقة علی لحن فیہ یعنے یہ ثقہ مخطی فی الکلام وزیادہ گو تہا تذ جلد ۱ وہذا من عیوب کامل ابن عدی یاتی فی ترجمۃ

		الرجل بخبر باطل لا یعرف حدث به قط وانما وضع من بعده میز ترجمه عبد العزیز ابن ابی داؤد میمون یعنے یه اسکی کتاب کے عیوب مین سے ہے که ترجمه راوی مین وه حدیث نقل کرتا ہے که جو اوس نے نقل نہین کی بلکه اوس ناقل نے اوسکو وضع کیا ہے جو بعد اوس راوی کے ہوا ہے
ابراہیم بن سعد ابو اسحاق الزہری المدنی	امام الجرح والتعدیل میز فے ترجمه الرجال	تکلم فیه بلا قادح لعل معناه یه ہین که اسکی عدالت مین بوجه شہرت ام قادح کی بلا ذکر کسی قدح کے کلام ہے
الازدی ابو الفتح محمد بن الحسین الموصلی	کان حافظا صنف فی علوم الحدیث الحافظ العلامه تذ جلد ۳ صفحه ۱۲۶	لا یلتفت الی قول الازدی فان فے لسانه فے الجرح رہقاً میز ترجمه ابراہیم بن محمد بن یوسف وقال فے ترجمه ابان بن اسحاق انه یسرف فے الجرح وجرح بنفسه لم یسبقه احد الی التکلم فیهم وقال وہاه جماعة تذ یعنے قول ازدی کا قابل التفات نہین اوسکی زبان مین درباب جرح سفاہت وطغیانی تہی اور وه جرح مین مسرف ہی اور خود جرح گہڑتا ہے اور واہی ہے
ابو مسہر عبد الاعلی بن مسہر الغسانی الدمشقی	امام الجرح والتعدیل میز فے تراجم الرجال شیخ الشام وعالمهم الحافظ تذ جلد ۱	کان ابو مسہر ممن امتحنه المامون واکرہه علی ان یقول القران مخلوق فاصر وصمم فوضعه فے النطع لیضرب عنقه فاجاب وقال القران مخلوق تذ ج ا صفحه ۳۴۹ پس معلوم ہوا که یه محدث معتقد وعامل بالتقیه تہا عالم اضطرار مین

ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی القرشی مولاہم	ام الجرح والتعدیل منہم الامام حافظ العصر وکان من افراد الدہر حفظاً وذکاءً ودیناً واخلاصاً وعلماً وعملاً تذ ج ۲	حجۃ اللہ البالغہ الدہلوی مین درباب تعظیم صحیحین کے مذکور ہے کہ کل من یہون امرہما فہو مبتدع متبع غیر سبیل المومنین یعنے جسنے صحیحین کی اہانت کی وہ بدعتی اور خارق اجماع امت ہے وقول بعضہم فی البخاری تترکہ ابو زرعہ وابو حاتم من اجل مسئلۃ اللفظ فے طبقات السبکی والمیزان للذہبی
ابو حاتم محمد بن ادریس الحنظلی	امام الجرح والتعدیل وشیخ الحدیث میز	وفیض القدیر للمناوی یعنے ابو زرعہ وابو حاتم نے بخاری کو اخذ حدیث مین متروک گردانا تہا یعنے یہ دونو بدعتی اور خارق اجماع امت اور سالک خلاف مسلک اہلسنت کے تھے۔
اسحاق بن راہویہ	امام الجرح والتعدیل میز فے تراجم الرجال	یہ حدیث نبوی پر رائے وقیاس کو مقدم فی العمل رکھتے تھے دراسات اللبیب ۶۴
ابو الفرج ابن الجوزی عبید اللہ بن عبد اللہ البغدادی الحنبلی	حافظ الاخبار ناقد الاحادیث والرجال صاحب کتاب الموضوعات	یرد الجرح ویسکت عن التوثیق وہذا من عیوب کتابہ ترجمہ ابان بن یزید میز وقد عاب علیہ الحفاظ لآلی مصنوعہ صفحہ ۱۹۹ واخطا فی ذلک خطأً ظاہراً صفحہ ۸۰ یعنے جرح راوی کے لکہتا اور توثیق سے اوسکی ساکت رہتا تہا اور یہ عیب ہے اوسکے کتاب کے ہی
ابراہیم بن طہمان ابو سعید الخراسانی از طبقہ ۷	ثقہ تق	تکلم فیہ الارجاء تق یعنی اسکو فرقہ مرجیہ سے کہا گیا

<table>
<tr><td>ابن جریج ابو الولید
یقال ابو الخالد عبد الملک
الاموی بن عبد العزیز بن
بن جریج القرشی مکی</td><td>الامام الحافظ فقیہ الحرم
روی عنہ السفیانان و عبد الرزاق
والمم سواہم صاحب التصانیف
تذج ا صفحہ ۱۵۲</td><td>کان ابن جریج یری المتعۃ تزوج ستین
امراۃ تذ جلد ا صفحہ ۱۵۳ و فی المیزان نحو من
سبعین امراۃ لبعض احادیثہ موضوعۃ و
لا یبالی من این یاخذ یا یعنی قولہ اخبرت وحدثت</td></tr>
<tr><td colspan="3">عن فلان نیز نے حرف العین یعنے یہ متعہ کو حلال جانتا تھا اور اخبار وضعی بھی نقل کرتا تھا</td></tr>
<tr><td>ابن ابی ذئب ابو الحارث
محمد بن عبد الرحمن القرشی
العامری مات سنہ ۱۵۹ھ</td><td>الامام الثبت عابد شیخ
الوقت فقیہ اورع الناس
وافضلہم تذ</td><td>رمی بالقدر وما کان قدریا لقد کان یتقیہم یعنے
مطعون بمذہب قدریہ تھا قدری نہیں تھا
بلکہ فتوی بمذہب قدریہ کے دیتا تھا یعنے</td></tr>
<tr><td colspan="3">اعزار بالقبیہ کیا کرتا تھا</td></tr>
<tr><td>ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی
ابو اسحاق المدنی الاسلمی</td><td>الفقیہ المحدث حدث عنہ
الشافعی وابن جریج تذ</td><td>متروک تق قال احمد قدری معتزلی کل بلاء
فیہ ترک الناس حدیثہ رافضی کذاب قدری</td></tr>
<tr><td colspan="3">جہمی و قد حدث عنہ الکبار تذ جلد ا صفحہ ۱۲۳</td></tr>
<tr><td>ابن حزم ابو محمد علی بن احمد
الفارسی الاصل مولی
یزید بن ابی سفیان بن
حرب الاموی الیزیدی
القرطبی الظاہری</td><td>امام علامۃ حافظ مجتہد فقیہ
متقن متدین کان ابو محمد
حافظاً للحدیث وفقیہ
مستنبطاً للاحکام من
الکتاب والسنۃ</td><td>قد خطب فی کتاب القواصم علی مذہب الظاہر
وہی امۃ سخیفۃ تلقفوہ من اخوانہم الخوارج و
زعم انہ امام الامۃ یضع ویرفع ویحکم ویشرع
ینسب الی دین اللہ ما لیس فیہ ویقول من
العلماء ما لم یقولوا تنفیراً الیہم فی شبہ البدع والشر</td></tr>
<tr><td colspan="3">یعنے یہ امام بدعتی و مفتری و واضع احکام دین خارجی مشابہ مشرک کی تھا تذ جلد ۳ صفحہ ۱۴۶</td></tr>
</table>

ابن حزم مذکور | ایہا الناظرون ابن حزم ہی محدثین حفاظ مین تنہا فارسی الاصل نہین بلکہ جہال الاخبار اور جہابذۃ الآثار انکی عربی النسل تھین اور سب کے سب حدیث العہد بالجاہلیۃ اور نو مسلم بزور خلافت اہل ضلالت تھے کوئی انمین نسل حضرات صحابہ سے نہین ہوا نہ یہ اپنی سات پشت سے خاندانی مسلمان تھے اگر ایک انمین بخاری ترکی ہی تو دوسرا ترمذی ہوا ہے اگر کوئی ان مین وحشی سجستانی ہے تو دوسرا نیشاپوری الاصل گذرا ہے غرضکہ یہ لوگ اوس ملک کے باشندے تھے جہانپر قدیم سے مذہب آتش پرستی کا طبائع اہالی ملک مین تسلط تہا وہان اسلام بزور شمشیر خلفاء کے نو وارد تہا یہ تازہ مسلمان خوکردہ رسوم جاہلیت وحشی الطبائع جہلا حقائق احکام ملت اور دقائق اسرار شرایعت کو بلا التعلیم و تلقین و تفہیم و القاء حاملان علوم دین اور حافظان معارف اسلام مین کے کسطرح استفادہ کر لیتے بجز اسکے کہ جو جبروت جابرہ اور جور جابران سے مسلمان ہو گیا اوسنے اونکی ہی گیت گانے شروع کر دیے اور وہی گیت آبائی اجدادی اس فرقہ اہل الحدیث نے سن سنکر اپنے مذہب و عقیدت مین شامل کر لے جو ان مین مکی و مدنی و حجازی بھی نامزد ہوا وہ بھی اکثر افراد غلمان و موالی عرب کے ہین اور جو مکی الاصل و مدنی النسل بھی پیدا ہو گیا تو وہ مثل مالک اور سدی کے ایسا مسخ بنگیا ہو کہ اوسنے رسولخدا صلعم مبلغ احکام آلہی کو قبل از بعثت بتفسیر آیہ ووجدک ضالاً فہدے کے بت پرست تجویز کر دیا ہی کما روی فخر الرازی فی تفسیرہ الکبیر عن السدی اور اما مہم مالک نے اسقدر اجتہاد و احتیاط فی الشریعۃ کو مستعمل کیا ہی کہ وطی فی الدبر کو کما فی الدر المنثور اور اکل حشرات الارض کو کلیۃً حلال و مباح کر دیا ہے جنکو کہ ہم خیر نیز سے

شحم وبلیہ کو بھی حکم مین جدا فرما دیا ہے اور امام الشافعی نے قیاس کے بحر پر شریعت مین ایسی ہوگی ہے کہ قوائم اور اصول بھی اوسکے ازہم جدا ہو گئے من شاء فلیہ الرجوع الی فقہا تہما

ایوب بن عائذ ابن مدلج الطائی البجری	ثقۃ لہ فی البخاری فرد حدیث وفی مسلم آخر تق وخلاصہ	رمی بالارجاء تق یعنی یہ ثقہ شیخ البخاری مطعون بفرقہ مرجیہ کے تھا
البحرانی ابو الفضل عباس بن یزید بن حبیب البصری قاضی ہمدان عباسویہ	احد من جمع بین علو الروایۃ ومعرفۃ الحدیث امام عنہ ابن ماجہ تذ	تکلموا فیہ تذ جلد ۲ صفحہ ۸۴ صدوق یخطی تق یعنے اسکے عقیدہ مین محدثین نے کلام کیا ہے اور یہ نقل حدیث مین خطا کرتا ہے
البزار ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البصری	الحافظ العلامہ اثنی علیہ الدارقطنی وہو صاحب مسند	ثقۃ یخطی تذ جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ یعنے یہ نقل حدیث مین غلطی کرتا ہے
الباغندی ابو بکر محمد بن محمد بن سلیمان	الحافظ الاوحد محدث العراق تذ جلد ۲	قال الاسمٰعیلی لااتہمہ بالکذب ولاکنہ خبیث التدلیس ومصحف قال احمد کان یخلط ویدلس

تذ صفحہ ۳۰۱ یعنے یہ متن حدیث مین کمی بیشی اور تقدیم وتاخیر وتبدیل وحذف الفاظ کیا کرتا تھا

جارود بن معاذ الترمذی	ثقۃ تق	رمی بالارجاء تق یعنے یہ ثقہ مطعون بفرقہ مرجیہ کے تھا
حمزہ بن ابی حمزہ الجزری النصیبی	عنہ الترمذی وجماعۃ میز	لاالیسا وی فلسا منکر الحدیث متروک عامۃ مرویاتہ موضوعۃ میز

خالد بن یحیی بن صفوان السلمی الکوفی	من کبار شیوخ صدوق از طبقہ ا تق	رمی بالارجا رتق یعنے مرجی فرقہ کا تھا
عبد الکریم بن مالک ابو سعید الجزری الحرانی	الحافظ الفقیہ تذ	کان مرجیاً فقیہاً تذ
العبدری ابو عامر محمد بن سعدون بن مرحم القرشی المتور فی الاندلسی	الحافظ العلامہ من فقہا الظاہریہ تذ جلد ۴	العبدری یکذب مذہبہ فی القرآن مذہب سوء وانہ داودی المذہب صناعۃ الحدیث تذ
مجاہد بن جبر المخزومی مولاہم المکی	المقری المفسر الحافظ من اوعیۃ العلم روی عنہ قتادہ والاعمش وخلق تذ ج ا صفحہ ۸۰	اسکے عقیدے مین پیغمبر خدا قبل از بعثت بت پرست تھے اور یہی مذہب محمد السائب الکلبی اور امامہم اسمعیل السدی کا ہی اور سفیان ثوری اور امامہم شعبہ کا پیر

سدی کے ہین کما فے الاتقان صفحہ ۷ ۳۳ ۴ اور سند عقیدت ثلاثہ تفسیر کبیر امامہم الرازی مین بدین عبارت معنی آیہ ووجدک ضالاً فہدی مین ماثور ہے قال الکلبی وجدک ضالا یعنے کافراً فے قوم ضلال فہداک للتوحید وقال السدی کان صلعم علی دین قومہ اربعین سنۃ وقال مجاہد وجدک ضالاً عن الہدی فہداک لدینہ نعوذ باللہ

اب اسی جدول کے ضمن مین جدول شیعہ مذہب شیوخ الروایۃ محدثین اہلسنت کو بغرض موازنہ دیانت اصلی وقدر واقعی

امام الدنیا بخاری واحزابہ کے مزیّن کیا جاتا ہی حالانکہ عند الشیعہ یہ سب مطعون ہین		
اسمعیل بن ابان الوراق	ثقہ تق شیخ البخاری نیز البخاری وعنہ ابن معین والدارمی و واحمد حاشیہ تق ۳۳	تکلم فیہ للتشیع تق کان یتشیع نیز یہان بخاری کے اجتناب نے کچھ بھی کام ندیا
ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ السبیعی	الحافظ احد الاعلام عنہ الاعمش ومسروق وخلق تذ	ابن قتیبہ نے معارف مین اسکو شیعہ کہا ہی ۲۰۶ سمع منہ ابن عیینہ حاشیہ تق ۲۸۶
ابراہیم بن یزید النخعی	من العلماء ذوی الاخلاص تذ ۲۳۰ صفحہ	ایضًا معارف مین اسکو شیعہ لکھا ہی
ابو غسان مالک بن اسمعیل	عنہ البخاری وابو زرعہ والباقون تذ	شدید التشیع علی مذہب الحسن بن الصالح تذ
ابوبکر بن ابی دارم احمد بن محمد بن السری التمیمی الکوفی سمع الصفار والحمار وغیرہما	الحافظ المسند محدث الکوفہ عنہ الحاکم وابوبکر بن مردویہ وابن الحمانی ویحیی المزکی وابوبکر الحیری والقاضی وآخرون تذ	جمع فی الحط علی الصحابة وکان یترفض تذ جلد ۳ صفحہ ۱۰۰ اس اخذ روایات اکابر محدثین سے تکملہ دین کی غرض سے محتاج ہونا اونکا باوجود حذر اور باوصف شرط متابعت کے متشیعین اور مخطئین صحابہ کی ضرورت ثابت ہوا اگر یہ انکی طرف التجا نہ لاتی تو ناقص الدین رہجاتی وکذا اما اعترفہ الذہبی فی ترجمة ابان فی المیزان

جریر بن عبد الحمید ابو عبد اللہ الضبی	عنہ الحافظ الحجۃ ابن المدینی واحمد وابن ابی شیبہ تذ	اسکو ابن قتیبہ نے معارف میں شیعہ لکھا ہے ۲۰۶
جعفر بن سلیمان الضبعی البصری ابو سلیمان	الامام من ثقات الشیعۃ وعنہ ابن حاتم وعبد الرزاق ومسدد تذ	وعنہ اخذ بدعۃ التشیع تذ ج ا صفحہ ۲۱۸ ہو من الشیعہ معارف ابن قتیبہ
الحاکم ابو عبد اللہ النیشاپوری	صاحب المستدرک الحافظ الکبیر امام المحدثین	بہر حال فہو شیعی تذ ج ۳ صفحہ ۲۲۲
حبیب بن ابی ثابت الکوفی الحکم بن عتیبہ الکندی مولاہم الکوفی	الحافظان الفقیہان عنہما مسعر وشعبۃ والثوری وآخرون وکان الحکم افقہ من الشعبی وقال مجاہد ما کنت اعرف فضل الحکم الا اذا اجتمع علماء الناس فی مسجد منیٰ نظرت الیہم عیالا علیہ تذ ج	عدہما ابن قتیبہ من الشیعۃ فی المعارف ۲۰۶ صفحہ
الحسکانی القاضی عبید اللہ بن عبد اللہ العام النیشاپوری یعرف بابن الحداد	شیخ متقن ذو عنایۃ تامۃ بعلم الحدیث کان عالی الاسناد صنف وجمع تذ جلد ۳ صفحہ ۳۹۰	وجدت لہ مجلسا یدل علی تشیعہ وخبرتہ وہو تصحیح خبر رد الشمس لعلی رض وترغیم النواصب الشمس تذ صفحہ ۳۹۱ ج ۳
الحسن بن صالح بن حی ابو عبد اللہ الہمدانی	الامام القدوۃ والفقیہ العابد عنہ وکیع وابن آدم ویحییٰ بن فضیل وعبید اللہ بن موسیٰ ابو نعیم وقبیصہ واحمد وعلی بن الجعد وغیرہ تذ	ہو من الشیعہ معارف اور تذکرۃ الحفاظ میں جو خارجیہ لکھا ہے یہ دلیل اضطراب ناقدین ہے کہ اضداد کا جمع ہونا کب ہو سکتا ہے حالانکہ خوارج وشیعہ میں تناقض والتضاد فی المذہب ہے

حمید بن عبد الرحمن الرواسی ابو عوف کوفی	الحافظ الامام المتقن عنہ احمد و یحیی و قتیبہ و ابنا ابی شیبہ و ابو خیثمہ و علی بن حجر و خلق تذ	ہو من الشیعۃ معارف ۲۰۶ اور ابن قتیبہ نے اسی مقام پر سفیان ثوری و شعبہ بن الحجاج و یحیی بن سعید قطان کو بھی شیعوں میں شمار کیا ہے
خالد بن مخلد القطوانی	عنہ الشیخان میز	صدوق لکنہ یتشیع میز
الدارقطنی ابو الحسن علی بن عمر البغدادی مذکور	کان فرید عصرہ و امام وقتہ انتہی الیہ علم الاثر و المعرفۃ بالعلل و اسماء الرجال مع الصدق و الثقۃ و صحۃ الاعتقاد تذ صفحہ ۲۰۰	کان یحفظ دیوان السید الحمیری و لہذا نسب الی التشیع یا العبدہ من التشیع تذ جلد ۳ یعنی دیوان میں مناقب اہلبیت و مثالب صحابہ ہیں ان کا حفظ کرنا دلیل تشیع ہے
زید بن الحباب ابو الحسین عکلی	عنہ احمد و محمد بن رافع و سلمہ بن شبیب و یحیی بن ابی طالب و خلائق تذ	عدہ ابن قتیبہ فی المعارف من الشیعہ
سعید بن فیروز ابو البختری ابن ابی عمران الطائی	ثقہ ثبت تق من شیوخ البخاری تزہ ۱۸۳	فیہ التشیع تق
السدی اسمعیل بن عبد الرحمن ابو محمد کوفی	صدوق تق عنہ الائمۃ مثل الثوری و شعبہ اتقان ۱۴۳ کما ذکرنا آنفاً	رمی بالتشیع مات ۱۲۷ھ تق
عباد بن یعقوب الاسدی الرواجنی	عنہ البخاری و الترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن ابی داؤد میز	من غلاۃ الشیعۃ و رؤس البدعۃ میز

عباد بن العوام ابو سہل الواسطے	عنه احمد حنبل وعمرو الناقد وہو الامام المحدث تذ جلد ۱	کان یتشیع مختصر الرشید تذ جلد ۱ صفحه ۲۳۸ عدّه ابن قتیبه فے المعارف من الشیعه ۲۰۶
عبد الله بن عیسی بن عبد الرحمن	عنه امام الدنیا البخاری میز	ثقة یتشیع میز
عبد الرزاق بن ہمام بن نافع	حدیثه مخرج فے الصحاح تذ ج ۱	نقموا علیه التشیع تذ قال ابن معین سمع منه کلاما فاستدل به علے تشیعه ویرد حدیثه للتشیع میز
علی بن جعد الجوہری	الحافظ الثبت المسند شیخ بغداد عنه البخاری وابو داؤد وابو زرعه وابو حاتم وابو یعلی موصلی وخلائق تذ ج ۱	لا کن فیه ابتداع نال من بعض السلف و قال من قال القران مخلوق لم اعنفه تذ ج ۱ وابن قتیبه عده من الشیعه فے المعارف
عبید الله بن موسی ابو محمد العبسی مولاہم الکوفی	عنه البخاری واحمد واسحاق و یحیی وابن ابی شیبه و العباس الدوری والدارمی تذ ج ۱ صفحه ۳۲۴	من کبار علماء الشیعه وکان شیعیا محترقا تذ ج ۱ ومعارف صفحه ۲۰۶
عبد الملک بن اعین	عنه البخاری فی رجال البخاری	صدوق شیعی ثق
علی بن المدینی شیخ البخاری ہو علی بن عبد الله ابو الحسن السعدی مولاہم	حافظ العصر وقدوة ارباب هذا الشان صاحب التصانیف عنه الذہلی والبخاری وابو داؤد کان علما فی معرفة الحدیث والعلل تذ	یحیی بن معین یقول کان علی المدینی اذا قدم علینا اظهر السنة واذا ورد البصرة اظهر التشیع میز من تاریخ احمد بن ابی خیثمه

فضل بن دکین ابو نعیم	من کبار شیوخ البخاری	انہ یتشیع میزو معارف ۲۰۶ صفحہ
فطر بن خلیفہ ابو بکر الکوفی الحناط	منہ امام الدنیا البخاری کما فی رجال البخاری	زائغ غیر ثقہ انہ یتشیع میزو عدّہ ابن قتیبہ من الشیعہ معارف ۲۰۶
محمد بن فضیل بن غزوان الضبی مولاہم ابو عبد الرحمن کوفی من التاسعۃ	المحدث الحافظ وکان من علماء ہذا الشان عنہ احمد و اسحاق و احمد بن بدیل و ابن عرفہ و الفلاس و علی بن حرب الطائی و العطاردی و ہم سواہم تذ ج ۱ صفحہ ۲۸۸	قال احمد حسن الحدیث شیعی قال ابو داؤد کان شیعیا محترقا تذ رمی بالتشیع تق ۳۲۵
محمد بن جریر بن یزید ابو جعفر الطبری من اہل طبرستان	احد الاعلام العلم المفرد الامام الحافظ صاحب التصانیف عنہ ابو القاسم الطبرانی و خلق آخر و ثقاتہم و لہ کتاب الرجال تذ ج ۲ صفحہ ۲۶۶	صاحب تحفہ نے کید پنجاہ و دوم میں محمد جریر ابو جعفر شیعی لکھا ہے و انہ قال فی کتابہ المسترشد ان عثمان و الدا ابی بکر الصدیق کان ناکحا ام الخیر انتہی مختصر تحفہ ج ۱۱ صفحہ ۱۳
محمد بن ادریس الشافعی ابو عبد اللہ القرشی المکی	احد الائمہ الاربعہ کما ہو مشہور الامام العلم حبر الامۃ و کان حافظا للحدیث بصیر العلل تذ ج ۱ صفحہ ۳۳۲	قال یحیی کان مذہب الشافعی الی التشیع رسالہ رازی در مناقب شافعی قولہ ان کان حب اہل البیت رفضا فانی ارفض العباد صواعق محرقہ آخر فصل ۲ باب ۹ لامحالہ دلیل تشیعہ و رفض کی ہے جیسا فیہا ہم

نسائی ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب	الحافظ کان امام عصره فی الحدیث وله کتاب کتاب السنن	کان یتشیع وفیات الاعیان لابن خلکان
وکیع بن الجراح بن ملیح ابو سفیان الرواسی	الامام الحافظ الثبت محدث العراق عنه ابن المبارک واحمد وابن المدینی ویحیی واسحاق وابنا ابی شیبہ وامم سواہم تذج ۱	من الشیعه معارف ابن قتیبه ۲۰۶ اسیطرح یہ ہے کہ یہ وکیع وہی انکا امام ثبت محدث عراق ہی جسنے پیغمبر خدا کی شان مین استخفاف کیا اور کہا لما مات لم یدفن حتے ربا بطنہ تو بھی مقبول رہا
ہشام بن ابی المنصور بن السائب بن بشر بن عمرو الکلبی ابو المنذر	کان من الحفاظ المشاہیر وفیات ابن خلکان عنه ابو الاشعث وخلیفہ بن خیاط ومحمد بن ابی السری ومحمد بن سعد تذج ا صفحہ ۳۴۴	رافضی غالی است تحفہ دہلوی ورکید ۲۳ الحافظ احد المتروکین لیس بثقہ فلہذا لم ادخلہ بین حفاظ الحدیث وہو الرافضی تذ باایں ہمہ طرح واخراج کے صاحب کشف الاسرار کہتے ہین کہ لو رد حدیث ہولاء لانقطع الروایۃ الخ کما یاتی

اور مخفی نرہے کہ یہ اصحاب جدول جنہین شیوخ الائمہ اور ائمۃ الامۃ مثل شعبہ عراقی جسکو تقریب مین ہو اول من فتش بالعراق عن الرجال لکھاہے اور سفیان ثوری ویحیی قطان وعبد الرزاق ووکیع متہم بالتشیع ہین چند وجہ سے شیعہ قیاس کرلیے گئے یا تو شیوخ ان انکذوب قد یصدق کے کسیوقتمین انکی زبان پر کلمہ حق مخالف سنت موافق نص رسالت یعنی شاہ ولایت جاری ہوگیا یا اونہون نے برطبق سیر وفتاوائے امام ابو حنیفہ وابن

عجلان و مالک بن انس کے کمافی تاریخ الخلفاء فی ترجمہ الدوانقی ظلم وجور خلفاء وقت
علیہ الامت سے تنگ آکر عقیدہ خلافت اجماعی سے کسی وقت خاص مین انحراف ظاہر کیا
یا حط صحابہ مین مثل ابن ابی دارم کے کچھ لکھدیا یا مثل دارقطنی کے مثالب اصحاب حفظ
کر لئے یا مثل شافعی کے مودت اہلبیت کے مدعی ہو گئے بہر نوع ضرورت بری بلا ہے
کہ اپنی غرض مین گدہے کو بھی باپ بنا لیا جاتا ہی پس اس ضرورت نے محدثین سنت
کے لئے علم حدیث مین منحرفین خلافت اجماعی اور صادقین کلمات واقعی سے اخذ اخبار
اور تعدیل انظار کو مباح کردیا اور وہ اجتناب اور وہ حذر معطل اور باطل ہو گیا

اب بضرورت مقام جدول نواصب سے مقولہ ملا علی القاری اور جدول ہذا سے
متقیا الحسن بن صالح پر مختصر ریمارک کرتا ہی جو علی القاری نے عمر وسعد کی تعدیل مین
لکھا ہی کہ اِنَّ عُمَرَ وَلَمْ یُبَاشِرْ قَتْلَہُ وَلَعَلَّ حُضُوْرَہُ مَعَ الْعَسْکَرِ کَانَ بِالرَّاْیِ وَالْاِجْتِہَادِ وَرُبَّمَا
حَسُنَ حَالُہُ وَطَابَ مَآلُہُ وَمَنِ الَّذِیْ سُلِّمَ مِنْ صُدُوْرِ مَعْصِیَۃٍ عَنْہُ وَظُہُوْرِ زَلَّۃٍ مِنْہُ فَلَوْ فُتِحَ
ہٰذَا الْبَابُ اُشْکِلَ الْاَمْرُ عَلٰی ذَوِی الْاَلْبَابِ یعنے پسر سعد مباشر قتل امام حسین نہین ہوا
کہ اپنے ہاتھ سے کوئی ضرب مہلک جو مورث قتل ہووے امام حسین پر نہین کی
اور شرکت لشکر مین لائق ہے کہ کہا جاوے کہ بنابر اجتہاد کے اختیار کے ہو اور ممکن
ہے کہ حال و مآل اوسکا اچھا ہوا ہووے اور کون شخص ہے کہ جس سے صدور معصیت
کا نہوا ہو پس اگر اس دروازہ مطاعن معاصی کو کہولدیا جاوے تو صاحبان عقل
کو مشکل پڑیگے انتہے اس افادہ جیدہ نے محض طرفداری قاری پر دلالت نہین فرمائی
بلکہ فوائد کے بہت سے دروازے کھولدیئے ایک باب درباب اضطراب محدثین

ناقدین کے ہے کہ اخذ فی الروایۃ قوم لوجہ اپنے شدت تضرر کے علاوہ ذاتی ناصبیت کی
مضطر اسقدر رہی کہ شرائط ثقت و عدالت و فسق و معصیت غرض کہ ہمہ رطب و یابس
پر نظر نہین کرتے اور یہ دلیل عدم دستیابی احادیث کی ہے کہ انکو احادیث و آثار
بالاستیعاب متضمن جملہ احکام شرعیہ و متمم مسائل دینیہ ثقات و عدول سے نہین
پہونچین لہذا انہون نے طرق محرثہ کی دروازے اپنے لئے کھول لئے اور اسیوجہ سے
اوس فرقہ کو بھی شیوخ الروایۃ اخذ کر لیا جنسے امام الدنیا کو ازبس اجتناب تھا
اور فقدان اخبار کے ثبوت مین قول شعراوی یاد آیا کہ وہ توجیہ جواز قیاس مین بر
عدم دستیابی احادیث کو ہی فرماتے ہین کہ امام ابو حنیفہ کے اختراع قیاس کی وجہ
یہ ہے کہ اونکو صحیح حدیثین نہین ملین کما فی دراسات اللبیب علی الصفحہ ۹۳ اور دو سرا باب
فوائد جو ذوی الالباب پر کھولا گیا ہے کہ من الذی من صدو رمعصیتہ الخ
اسنے تو ابواب محکمہ عدالت صحابہ اور مقفل دروازہ ہاے ثقت و عدالت و ثبت
و حفظ محدثین کی کل عصابہ کو از سرتا جنبان منہدم کر دیا ہو اب کوئی موقع رخنہ بندی
کا بھی نہین رہا لہذا شرائط روایت کا قائم کرنا بلا بنیاد کے لہو و لعب اطفال سے زیادہ
وقعت نہین رکھتا ہے اور تیسرے باب فوائد سے تو علی الاعلان عیان ہو گیا کہ ملا علی
قاری کے حافظہ پر سخت مادہ گرا جو بروقت تحریر اس توجیہ کے محاجہ امیر معاویہ اور
جواب باصواب امیر المومنین کو اپنی شدت حمایت اور وفور ناصبیت مین بالکل بہو لگئے
کہ امیر المومنین نے بجواب طالب قاتلان عثمان کے فرمایا تھا کہ ان الذین باشروا قتلہ
بایدیہم کان اثنین وھما قترۃ بن وھب و سودان بن حمران وکلاھما قتل یوم

الدار قتلہما عبید عثمان والباقون الذین جندی وعضدی لمّا تزعمون لم یقتلوا بایدیہم یعنے جو لوگ کہ بدست خود با مباشر قتل عثمان ہوئے وہ قرہ وسودان ہین اونکو غلامان عثمان نے یوم الدار ہی قتل کردیا تہا اور باقی لوگ کہ میرے لشکر مین ہین اونہون نے اپنے ہاتہہ سے عثمان کو قتل نہین کیا ہی انتہے محصلاً پس افسوس کہ اعیان صحابہ امثال عائشہ وطلحہ وزبیر وعمر وعاص ومعاویہ وغیرہم نے اسکی تمیز نفرمائی اور دعوی دم عثمان کا تمام شرکا ربلوی سے کرتے رہے اور اونکی استبداد واصرار نے نوبت بقتال پہونچائی حتے کہ خود ذوی الوجوہ مثل طلحہ وزبیر کی جمل مین اور مثل حوشب ذوظلیم اور عبید اللہ بن عمر کے صفین مین قتل ہوگئے مگر اپنے اس اجتہاد سے کہ دعوے مباشرین قتل پر محدود نہین بلکہ کل اہل بلوے مستوجب قصاص ہین باز نہ آے کاش یہ قاری اسوقت اونکو سمجہا دیتا کہ مجیب لپسر سعد کا اجتہاد فی قتل الحسین اوسکی تعدیل مین قائم کرتا ہی اور یہ ہی توجیہہ لم یباشر قتلہ کے خلاف واقعہ اور مخلوق کی آنکہون مین خاک ڈالکر بیان کرتی ہی تم کسلیے جملہ اہل بلوے سے تعرض بغرض قصاص کرتے ہو حالانکہ قاتلین عثمان کے عمائد مہاجرین وانصار معین ومعاون تہے اور وہ باتفاق سواد اعظم مسلم الاجتہاد ہین پس اونکی راے اور اونکا اجتہاد قتل ومحاصرہ عثمان مین ضرور واجب التعظیم ہے خصوصاً بمقابلہ اجتہاد پسر سعد کے کہ یہ نہ صحابی ہے نہ بصیرہ تابعی اور حسن حال وطیب مآل تو معاونین قتل عثمان کا بوجہ شرف صحابیت ومہاجرت وانصاریت کے مسلم مانا گیا ہے پہر اس حسن حال وطیب مآل عمرو بن الحمق صحابی ومحمد بن ابی بکر خلیفہ راشد پر امیر معاویہ وعمر وعاص نے کس وجہ

وجہ سے نظر نہین کی جو انکو قتل کرادیا مگر یہ کہ اونکو یہ نہین سوجہا جو انکو سوجہا اور ملا
قاری کا یہ لکھنا کہ عمرو سعد مباشر قتل امام حسین نہین ہوا ایسا انکار ہو کہ اہل نفاق واصحاب
شقاق بہی اس سے اتفاق نہین کرتے ہین دیکہو علامۃ ذہبی تو یہ فرماتے ہین کہ انہ باشر
قتال الحسین اور شیخ الاسلام ابن الحجر کہتے ہین کہ صدوق لاکن مقتہ الناس
لکونہ امیراً علے الجیش الذین قتلوا الحسین اور اونکے اس صدوق ممقوت کا قول
کہ اشہدوا انی اوّل من رمی الناس مُصدِّق اوسکی مباشر بالقتل کو ہی یعنے ای قوم
گواہ رہنا کہ تحقیق مین اول تیر پہینکنے والون مین ہون امام حسین کے لشکر پر وقال
محمد بن ابیطالب فرمے اصحابہ کلہم فمابقی من اصحاب الحسین الا اصابہ من سہامہم
یعنے پسر سعد نحس کی پیروی ہین اوسکے تمام اصحاب نے تیر مارے کہ کوئی اعوان وانصار
امام حسین سے باقی نہین رہا مگر یہ کہ تیرون نے اونہین زخمی کردیا پس کیا امر تقتل ومباشر
بالقتل سے اسکو کسیطرح درجہ مین کم کہا جاسکتا ہے ورنہ اوسی زمانہ کی مخلوق کا دشمن
رکھنا سعد کو بحال برأت عمرو سعد کے خون ناحق امام حسین سے محض بے معنے ہوتا ہے
حالانکہ اوسوقت کے لوگ بہر وجہ ملا علے قاری سے زیادہ مطلع تھے اور حسن بن صالح
کی نسبت ابن قتیبہ کا شیعہ لکھنا اور ذہبی کا خارجی بتلانا محض اضطراب تنقید ومظہر
بدحواسی اہل تحقیق ہی نہین ہے بلکہ وجہ اختلاف اور جمع اس اضداد کی اونکے باہمدگر
کی نااتفاقی اور خودرائی بہی ہے کہ منقدین کی ہر ہر فرد اپنے ہی اجتہاد کو نصرت اسلام
سمجہ کر دیگر افراد کی تکذیب وتقدیح مین سلوک کرتا ہو اور شدت عداوت وحسد کے سبب
اپنے مذہب کی تحقیقات کی منتقض ہونے پر نظر نہین کرتا کہ بحکم اذا تعارضا تساقطا

ہر دو جانب کی جرح وقدح اختلافی ساقط الاعتبار ہوتی ہے علامۂ ذہبی نے اس اختلاف باہمی کی معذرت میزان مین ترجمہ احمد بن عبد اللہ الحافظ ابو نعیم اصفہانی مین بدین الفاظ فرمائی ہے کلام الاقران بعضھم فی بعض لا یعبأ ولاسیّما اذا لاح لک انہ لعداوۃٍ او المذہب او الحسد ماینجو منہ الا من عصم اللہ وما علمت ان عصرًا من الاعصار سلم اھلہ من ذلک سوی الانبیاء والصدیقین یعنے باہمگر کے جرح وقدح کرنے بعض کے بعض پر لائق اعتبار وقابل اعتبار نہین ہی خصوصًا اس حالت مین کہ جب یہ امر ظاہر ہوگیا کہ وہ بسبب عداوت کے یا بوجہ اختلاف مذہب کے یا بعلت حسد کے قدح کرتا ہی کیسنے بہی امور مذکورہ سے نجات نہین پائی مگر وہ شخص بری رہا کہ جسکو اللہ نے محفوظ رکھا اور مین تو کسی زمانہ مین نہین دیکھتا ہون کہ اہل اوس زمانہ کے ان امور سے سالم اور محفوظ رہے ہون سواے انبیا اور صدیقین کے انتہے اس اعتراف سراسر انصاف سے واضح وآشکار ہوگیا کہ جب یہ قوم باہمگر عداوت وحسد کے سبب مرتکب جرح وقدح کی ہوتی رہی ہے اور اس مرض انانیت سے کوئی بہی اونمین نہین بچا تو اونکی نیت کسی فعل او رعمل مین قربۃً الی اللہ اور اونکی جرح وقدح رواۃ ثقات مین خالی از تعصب وریا کب قابل وثوق اور اعتماد کے ہے خصوصًا جو قدح وجرح اور کلمات ناملائم فرقہ شیعہ حقہ اونکی کتب رجال مین مذکور ہین وہ اس سیرت کی بنا پر لامحالہ مملو یہ تعصب بلا لحاظ صفات ممدوحہ رواۃ شیعہ کے صادر ہوئی ہین اور یہ اعتراف علامۂ ذہبی کا اگر بنظر انصاف غور وتامل وتفکر سے سمجھ لیا جاوے تو انکشاف فن تنقید مین کوزہ مین دریا بھرا ہوا نظر آئیگا اس کشف عوار کے بعد کوئی ضرورت اس قوم کی

تو صحیح مذہب اور صلابت فی الملۃ کے باقی نہین گو یا کہ یہ کلام ذہبی بفحوای الکلام ماقلّ ودلّ کے بس کافی ہے لاکن بپاس اتمام حجت بعد کشف حقیقت تفصیلے مذہب اس فرقہ محدثین کے ضرور ہوا کہ اونکی حکمت عملی بہی مفصل ومصرح لکھی جاوے کہ تمام مذہب ایک عقیدت باطنی ہو بمنزلہ حکمت نظریہ اور حکمت عملی سے اونکے عالم باعمل اور متدین بلا خلل وزلل ہونا ثابت ہو سکتا ہے تاکہ وثاقت وعدالت وثقت و دیانت اور پیشوائی اور بزرگواری اور سچی پیروی اونکی بسیرت صحابہ عدالت منش کے بمضمون ؎ پدرم روضۂ رضوان بدوگندم بفروخت ناخلف باشم وگر من بجوی نفروشم کے مقلدین سنت حضرات صحابہ پر اور ناظرین مسترشدین پر حالی ہو جاوے اور ثبوت پیروی عملی کیلئے بعض اعمال

فصل سوم

صحابہ عظام کا بہی انتباہ کرنا لازم ہوا ـ

سابقاً مذکور ہوا کہ حضرات صحابہ اپنی حکمت عملی مین خوگرفتہ کل معاصی کے تہے کما شہد بہا الغزالی فی احیاء العلوم مثل شرب خمر ولواطہ وزنا وقمار واتیان النساء فی ادبارہن کے اور شراب کے چسکے اور زنا وغیرہ کی لذت اور قمار کی لت پونچہلو شاغلین مرتکبین سے کہ کبہی نہین چہوٹتی اور یہ ہی عمل فسق وفجور تمام بداعمالی مین اقبح واشنع ہے لہذا انہین پر اکتفا کیجاتی ہے دیکہو پہلی اور دوسرے حکمت عملی صحابہ کی تو جدول ثلاثہ وتبعین فرقہ مین مذکور ہوئی اور حکمت عملی ثانی مخصوص حضرت ثانی سے تو یہانتک مشہور ہے کہ محمد بن سائب کلبی نے جسکی توثیق صاحب کشف الاسرار نے فرمائی ہے و باقی بیانہ اپنی کتاب مثالب عرب مین علی ما نقل عنہ صاف صاف لکہدیا ہے کہ دوا انکے مرض شیخوخت کی ماء الرجال تہی اور محمد بن محمود آملی شارح قانون نے بہت حیا ونا گراً فادہ

فرمایا ہے کہ کانت المخانیث فی ایام الجاهلیۃ کثیرۃ منهم سیدنا ہوا اور حکمت عملی جارمی پر خلیفہ اوّل عامل تھے چنانچہ محدث شعرانے صاحب کشف الغمہ عن جمیع الامۃ نے صفحہ ۱۵۴ جلد ۲ مین نقل کیا ہے باب تحریم القمار وغیرہ مین وکان عکرمہ رض یقول کان ابوبکر رض یقامر ابی بن خلف وغیرہ من المشرکین قبل ان یحرم القمار یعنے حضرت صدیقہم اکبر زمانہ اسلام مین مشرکین کے ساتھ جوا کھیلا کرتے تھے قبل نزول تحریم کے - اور اسکو ہر دیندار جانتا ہے کہ خمر وقمار متوازی انصاب کے جو عمل شیطان سے بنص قرآن ہین ہر شریعت مین ممنوع رہے ہین کبھی حلت انکی کسی شریعت مین بوجہ عمل شیطانی ہونیکی نہین ہوئی اور حکمت عملی نمبر ۲ حضرات صحابہ کی مطول روایتون سے تفسیر دُرِّ منثور مین مذکور ہے کما مضی مگر اسمقام پر مناسب جلال تفسیر لباب النقول فی اسباب النزول سے شان نزول آیہ نساؤکم حرث لکم کو لکھا جاتا ہے اخرج احمد والترمذی عن ابن عباس قال جاء عمر الی رسول اللہ صلعم فقال یا رسول اللہ هلکت قال ما اهلکت قال حولت رحلی اللیلۃ فلم یرد علیہ شیئاً فانزل اللہ هذه الآیۃ واخرج ابن جریر وابو یعلی وابن مردویہ عن ابی سعید الخدری ان رجلاً اصاب امرأتہ فی دبرها فانکر الناس علیہ ذلک فنزلت نساء کم حرث لکم الآیۃ اور جمع روایتین سے واضح ہوگیا کہ وہ رجل مدبر حضرت عمر تھے ابوسعید الخدری نے استحیاءً یا راوی تحت نے حمایۃ نام نامی اور عادت گرامی حضرت سامی کو چھپایا ہے وجہی بیانہ پس اس ہیچ عیب شرعی کے پیروی محدثین مختار اور اہلحدیث نامدار نے فرمائی ہے چنانچہ شرب خمر مین بمضمون حدیث لا تقوم الساعۃ حتی یاخذ امتی ماخذ القرون قبلها شبراً بشبر وذراعاً

یذراع الحدیث کی کما فی البخاری والمسلم اور مصداق حدیث لیشربن ناس من امتی الخمر
یسمونہا بغیر اسمہا ویستحلونہا لاتذہب اللیالی والایام حتی یشربونہا کما فی
کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ عصابہ امت مین محدثین نے باتباع سیرت صحابہ کے عملاً
پیشوائی شاربین کے فرمائی اور سوائے انکے کسی دوسرے مذہب والے نے استحلال
اور تغیر اسم کا نہین فرمایا اور مضمون احادیث مذکورہ کو اپنی حکمت عملی سے سچا کر دکھایا
دیکھو شراب کا نام نبیذ رکھکر حلت کا فتوے دیتے رہے اور خود بھی بنظر تقویۂ بدن
وحمرۂ وجہ ہونیکی پیتے رہے ہین کما یاتی سندہا آنفاً حالانکہ حرمت نبیذ بحکم کل مسکر حرام
کے کلیۃً اور بنص ظاہر نہی رسول اللہ عن نبیذ الجر والدبا کما رواہ احمد فی مسند
ابی حفص عمر کے خاصۃً خوشہ خرما اور ترکاری وغیرہ کی نبیذ کا حرام ہونا پایا گیا اب
شوق تلخکامی مین انکی گاوزوری دیکھنا چاہئے کہ راویان صحاح خصوصاً رجال صحیحین
نے حلت نبیذ مین کیسی کیسی گلفشانی فرمائی ہے کہ حدیث ابوقتادہ قال قال رسول
اللہ صلعم لا تنتبذوا الزھو والرطب جمیعاً ولا تنتبذوا الزبیب والتمر جمیعاً
وانتبذوا کل واحد منہما علی حدتہ کو شامل کیا ہے اور معنے جمیعاً کے تخلیط زہو
ورطب کے اور تخلیط زبیب وتمر کی اختیار کئے ہین کما فی المسلم صفحہ ۱۶۴ شرح نوادی حالانکہ
بنا بر محاورۂ عرب کے معنے جمیعاً کے باستغراق افراد ہر ہر فرد پر متبادر ہوتے ہین اور لفظ جمیعاً
کے معنے کل مجموع پر من حیث الجمع صادق آتے ہین کما قال اللہ تعالیٰ ھو الذی خلق
لکم ما فی الارض جمیعاً یہان پر معنے جمیعاً کے نہین ہوسکتی بلکہ ہر ہر فرد کے خلقت کو واسطے
فائدہ انسان کے ارشاد کیا ہے اور آیہ ونفخ فی الصور فجمعناھم جمیعاً مین اور آیہ

من ھو اشد منہ قوۃ واکثر جمعا میں حکم ہر ہر فرد کا لحاظ نہیں کیا جا سکتا بلکہ کل مجموعہ مقصود ہے لہذا التشرط صحت اخبار جمیعًا کے معنے من حیث الجمع متبادر نہیں ہوتے بلکہ ہر ہر فرد زہو اور رطب اور زبیب و تمر کے نبیذ پر حکم تحریم کا ہے جو یہ سب اقسام خشک و تر پختہ و خام خرما کے ہیں لاکن علما سنت نے فقرہ انتبذوا کل واحد منہما علے حدۃ اور اپنی تاویل جمیعًا پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ بادراک رکاکت تاویل کے امام نواوی نے ۱۶۴-۲ نقل فرمایا ہے ومذھبنا ومذھب الجمھوران ھذا النھی لکراھۃ التنزیہ الخ والبحث طویل والالیق فے ہذہ الوجیزہ التطویل یہاں پر اصحاب تاویل کو شمار کر شرب خمر صحابہ کو یاد فرما لینا چاہیے کما ذکر سابقاً ابن الغزالی پھر نبیذ میں کیوں تاویلات کیجاتی ہیں اور مُحشِّے عنایۃ سعد بن عیسےٰ مفتی نے تو با نداہی بعض اصحاب کے خاص شرب خمر کو ہی جو صحت بدن اور تقویٰ نفس کے لئے ہو صحیح عدالت ہونا نقل کیا ہی کما یاتی بیانہ فے عدالۃ الراو بعد ازین سُکر نبیذ میں کیا کھٹکا رہا پس عامل اس حکمت عملی کے محدثین میں امثال ابا ہم النسائی کما یاتی شواہدہ اور حافظ الحدیث ابن الفوطی کمال الدین ابو الفضائل عبد الرزاق بن احمد الشیبانی ہیں کما فے تذکرہ الحفاظ الجلد الرابع علے الصفحہ ۲۸۴ اور حکمت عملی قسم دوم میں امثال یحیی بن اکثم شیخ البخاری وابو عبیدہ معمر ابن مثنے علامۃ البصری کما فی حیوۃ الحیوان علے الصفحہ ۳ و علے الصفحہ ۱۵۵ جلد ۲ و ابن خلکان اور خطیب بغدادی حامل لواء صناعت اور ابو الفضل المقدسی محمد بن طاہر کما یاتی بیانہ ہیں کما فے تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳ جلد ۴ صفحہ ۹ ۳ اور حکمت عملی قسم سوم میں امثال الحافظ المحدث فقیہ الحرم عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج عامل ہیں کہ یہ لوگ عقیدۃً و مذہبًا متعہ کو زنا کہتے ہیں مگر مقتضای

حکمت عملی اور جوشش نفسانی قد تزوج نحواً من سبعین امراۃ نکاح المتعہ کما عرفت سابقاً باسناد المیزان للذہبی اور حکمت عملی قسم چہارم مین جمہور جمہور اعاظم واکابر انکی عامل وشامل رہے ہین مثل محمد بن سیرین وبہز بن حکیم وامام العراق الشعبی وابو الیسر والحسن البصری و ابو قلابہ وابو مجلز اور عطار والزہری وربیعہ بن عبد الرحمن وابو الزناد وسعید بن المسیب ومحمد بن المنکدر والاعمش وناجیہ وعکرمہ وابو اسحاق السبیعی وابراہیم بن سعد وابراہیم بن طلحہ بن عبد اللہ بن معمر کے کہ یہ سب لاعبین شطرنج تھے کما فی حیوۃ الحیوان علے الصفحہ ۱۱۶ جلد ۲ اور یہ ظاہر ہے کہ شطرنج شعبہ قمار ہے اور حکمت عملی قسم پنجم مین محمد بن المنکدر اور ابو ملیکہ وامامہم مالک اور اتباع او نکے ہین کما فی الدر المنثور علے الصفحہ ۲۶۶ فی الجلد الاول اب شہب قلم کو میدان وسیع حکمت عملی مشائخ الاخبار وائمہ الآثار مین باسناد وشواہد و استدلال کے بگ ٹٹ کیا جاتا ہے کہ اس قوم صلابت کیش فی الدین مین اول سب سے محمد بن اسمعیل بخاری کی حکمت عملی کو نقل کیا جاتا ہے کہ علم حدیث مین اونہین کی کتاب تلو کتاب اللہ لکھی جاتی ہے علامہ ذہبی میزان الاعتدال مین ترجمہ علے بن ہاشم کی ذکر مذہب مین لکھتے ہین ولغلوہ ترکہ البخاری اخراج حدیثہ فانہ یجنب الرافضۃ کثیراً کانہ یخاف من تدینہم بالتقیہ ولا نجتنب القدریۃ ولا الخوارج ولا الجہمیۃ فانہم علے بدعتہم یلزمون الصدق یعنے بسبب غالی ہونے علے بن ہاشم کے بخاری نے اس راوی سے اخراج حدیث کو ترک کر دیا اسلئے کہ بخاری فرقہ رافضہ سے بہت اجتناب کرتے تھے گویا کہ اونکی تدین بتقیہ سے خائف تھی اور قدریہ وخوارج وجہمیہ سے (جو یہ فرق ضالہ ہین) اجتناب وحزم واحتیاط روایت مین نفرماتے تھے کہ یہ لوگ باوجود اپنے بدعتی ہونیکے

صدق وراست گوئی کو لازم گردانے ہوئے ہین انتہے یہ حکمت عملی اخذ و ترک کی البتہ تہذیب
قابل قدر اور لائق تحسین کئی وجہ سے ہے اول یہ کہ تقیہ مخالفین سے بخوف ضرر خلاف
اپنے مسلک مذہب کے موافق مراد ضرر رسانندہ کے کیا جاسکتا ہو اب حیرت یہ ہو کہ ابن ہاشم
یا اور کوئی شیعہ محترم باقتضاے تقیہ حضرت بخاری سے کس قسم کی حدیثین نقل کرتے
ایا موافق اپنے مسلک و مذہب کے یا موافق ملت بخاری کے بحالت اول تقیہ کہان ہا
اور بصورت ثانی امام بخاری کو کیا محل خوف تھا جو مجتنب تھے پھر کیون مضائقہ فرمایا
بلکہ اوسکے اخذ کرنے مین نصرت مذہب تھی دوم یہ کہ اس سیرت تحیر سریرت سے قاعدہ تو
عمدہ مقتدئین کے لئے مقرر فرمادیا کہ صدق بیانی ہر مذہب و ملت والونین ہوا کرتے
ہی نظر بران ہر کافر و مشرک صادق اللہجہ کے روایت شریعت غرا مین واجب النقل
ہوگئے جو بنص قرآن فاسق کی خبر بھی مردود ہے سوم یہ کہ جدول شیوخ شیعہ مین مشائخ
بخاری کو دیکھو کہ علی بن المدینی شیخ البخاری بشہادت یحیی بن معین کے مظہر تشیع تھے اور
اسمعیل بن ابان الوراق الازدی ابو اسحاق کوفی اور ابو غسان وحبیب بن ابی ثابت
شیخ شعبہ اور خالد القطوانی اور سعید بن فیروز اور عباد الاسدی وعبد اللہ بن عیسی
وعبد الرزاق وعلی بن الجعد الجوہری وجریر بن عبد الحمید عبد اللہ العبسے وعبد الملک
بن اعین وفضل بن دکین وفطر بن خلیفہ الخناط اور وکیع شیخ ابن المبارک وابن المدینی از جملہ
مشائخ الحدیث بخاری کے ہین اور تمام گروہ علاوہ انکے شیوخ بخاری مین شیعہ مذہب
سعید بن کثیر بن غفیر وسعید بن عمرو بن اسوع وعباد عوام وعباد بن یعقوب اور عبد اللہ بن موسے وحسن
جارہ اللؤلؤ ومحمد بن فضیل بن غزوان وغیرہ ہین کمانی المیزان والتقریب یہ تمام معاشر اہلحدیث بنا بر تحقیق و تنقید

ناقدین رجال کے متصف بمذہب تشیع تھے اور یحیی بن معین کی سیرت بھی سابقاً مذکور ہوئی
کہ بقولہ اجیبا خوفاً من السیف کے معتقد بجواز تقیہ تھے کما فی تاریخ الخلفاء تو ان شیوخ
شیعہ عاملین تقیہ ہر چند یہانپر مثل ہندی گڑ کھانا اور گلگلون سے پرہیز صادق آتی ہے مگر
ہمکو تعجب یہ ہے کہ اس جماعت کثیرہ کے حقوق تعلیمی کو انکے دل صلابت منزل نے بھولا دیا
اور امثال یحیی قطان کی زہریلی ناصبیت نے بہت جلد اثر کیا اور یہ کیا کم مقام استعجاب ہے
کہ علم حدیث کو انہین شیوخ سے حاصل کیا جو انکے عقیدہ مین راست گو بھین تھے تو یہ
اخذ اور وہ اجتناب وحذر کسقدر عجب بر عجب ہے اور یہ عجائبات چند وجہ سے البتہ مرتفع ہو سکتی
ہین اول یہ کہ امام بخاری اور امثال انکے اگر شیوخ شیعہ سے من حدیث اخذ نفرماتے
تو محض مخلی بالطبع رہجاتے اور آثار نبویہ تک ہرگز نہ پہونچتے اونکو یہ امامت شیعون کی بدولت
حاصل ہوئی ہے میزان الاعتدال مین علامہ ذہبی نے اسکی تصدیق ترجمہ ابان بن تغلب
مین فرمائی ہے بعض عبارت اوسکی یہ ہے کہ ان البدعة علی ضربین فبدعة صغریٰ کغلو التشیع او التشیع بلا غلو ولا تحرف فہذا
اکثر فی التابعین و تابعیہم مع الدین والورع والصدق فلو رد حدیث ہولاء لذہب جملة من
من الآثار النبویة وہذہ مفسدة بینة اور اسی مثل شارح بزودی نے سفیان ثوری و ابن اسحاق
اور کلبی کے عذر تشیع واخذ مرویات مین لکھا ہے کہ لو رد حدیث امثال ہولاء لطعن کل
واحد انقطع الروایة واندرس الاخبار الخ کما یاتی بیانہ یعنے اگر شیعون سے اخذ مرویات نکیجاتی
حالانکہ بدعت تشیع تابعین وتبع تابعین مین بکثرت تھی تو جملہ آثار نبویہ جاتی رہین اور روایتون
کا سلسلہ منقطع ہوجاوے اور احادیث کہنہ ہوجاوین ہذا الحض ما قالا ہما لاکن افسوس ع
کس نیاموخت علم تیر از من ٭ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد دوم آیندہ صنعت النقاطین

مذکور ہوگا کہ شیخ بخاری کو اس صنعت میں ید طولی حاصل تھا تو اب بجمیع ہر دو سیرت اخذ عن الشیعہ والالتقاط کے کشف عوار ہو گیا کہ یہ بخوف تلف آثار نبویہ کے شیوخ شیعہ سے اخذ فرماتے رہے اور بسبب حمیت مذہب کے الفاظ دال علی مذہبہ اس صنعت التقاط کی برکت سے اخبار و احادیث سے خارج کرتے رہے ہیں سوم وجہ یہ ہے کہ اگر حدیثوں کو بلفظہا نقل کرتے تو یہ رونق بازار جسکی وجہ سے جمہور عالم اور سواد اعظم میں امام الدنیا و امام الکل و جبل الحدیث بھی کہلائے کب مشہور ہوتی غرضکہ جبل الحدیث بخاری اخذ روایات میں شیوخ شیعہ کے تدین بالتقیہ کو ملحوظ رکھکر میلان و اجتناب دونو بجالاتے رہے کھانیکے دانت اور اور دکھلانیکے دانت اور رکھتے تھے کہ دل میں کچھ ظاہر میں کچھ اور اس مجبوری سے معذور ہیں کہ ایک مخلوق کو خصوصًا اپنے شیوخ الروایۃ کو عامل تقیہ دیکھتے تھے اگر اونسے اخذ اخبار ترک نہ کیا کرتے چونکہ مسلک ظاہر سنت یہ قرار پا چکا تھا کہ تقیہ ناجائز ہے اسلئے ظاہر میں محتاط بنے ہوئے تھے جو یہ سیرت بخاری حدود تقیہ سے باہر نہیں بلکہ عین تقیہ اور اصل تقیہ او رنفس تقیہ ہی ہے اور علی المدینی کے دورنگی جدول شیعہ شیوخ میں ابھی مذکور ہوئی کہ یہ کبھی سنی اور کبھی شیعہ ہو جاتے تھے کما فی المیزان اور یحیے بن معین سا امام الجرح والتعدیل حافظ جلیل جو حامل لواء صناعت ناقد الرجال والروایۃ ہیں اور دنکو تو شگون حرمت تقیہ کا تبلائیں او رسچے اور ثقات و صدوق و عدول کے جرح و قدح میں اونکو کذاب و دجال و آفت و زائغ ٹھہرائیں اور نا بلدان قوم معنی تقیہ کے جو حقیقۃ پرہیزگاری کے ہیں نفاق سمجہائیں اور خود اپنی سیرت میں وہی نفاق دکھلائیں اسوقت اوسکا نام اُجْبِنَا مِنَ السَّیْفِ تو کہیں مگر لفظ تقیہ زبان پر نہ لائیں حالانکہ یہ فعل انکا بشہادت حافظ سیوطی صاحب

تاریخ الخلفاء کے کما قال انھم توقفوا ولا اثم اجابوہ تقیۃ خاص تقیہ تھا فتدبروا یا اولی النہی اب انکی سلف سالفین اور اونکے متاخرین کی حکمت عملیان اور فتون مین بنشار ملوک زمان کے رنگ آمیزیان قابل دید وشنید کے ہین صاحب تاریخ الخلفا نے ترجمہ ولید بن عبد الملک خلیفتھم مین نقل کیا ہی قال ابن ابی عیلۃ رحم اللہ الولید و این مثل الولید افتح الھند والاندلس وبنی مسجد دمشق وکان یعطینی قصاع الفضۃ اقسمھا علی قراء یعنی ولید پر خدا رحم کرے کون ہے مثل ولید کے کہ ہند واندلس کو فتح کیا اور مسجد دمشق بنائی اور مجھے کاسہ ہائے نقرئی عطا کئے اور مینے فقہا وعلما پر تقسیم کردے انتہے اور یہ ابن ابی علیہ ابراہیم نام محدثین مین معتمد اور ثقہ ہے کما فی التقریب اور یہ مدح اسکی منافی مفاد آیہ الف شھر وآیہ وما جعلنا الرویا الخ کے اور تناقض حدیث فان النبی رای بنی امیۃ علی منبرہ فساءہ الحدیث کے اور مخالف حدیث عمر بن عبد العزیز کے ہی جو ولید کے حقمین فرمایاہے کہ امتلأت الارض واللہ جوراً اور جبکہ ظالم وجابر کی شانمین قولہ تع لعنۃ اللہ علی الظالمین نازل ہوچکاہی تو اسکے بعد ایسا خلیفہ جسکے جور کو عمر بن عبد العزیز سے خلیفہ عادل نے تصدیق فرمایا کب محتاج مدح ابن ابی علیہ اور اوسکی دعا رحم اللہ الولید کا سمجھا جا سکتاہی مگر اس مادح ثقہ المحدثین نے اپنے حکمت عملی حسب ضرورت وقت خوشامد ملوک مین دکھلادی امام غزالی احیاء العلوم مین افادہ فرماتے مین مسئلہ المواضع التی بناھا الظلمۃ کالمقناطر والرباط والمساجد والسقایات ینبغی ان یحتاط فیھا ربع ۲ صفحہ ۹۲ پس ولید نے اگر مسجد دمشق بنائی تو وہ قابل حذر اور لائق جرح ہے نہ جائے مدح مگر وجہ تمدح وہ کاسہ ہاے نقرہ ہوئے

ہو گئے پس ایسے فقہا و محدثین کی مدح کرنی بھی کب قابل وثوق اور موجب اطمینان
رہے کہ خوشامد امرا اور بطمع عطایا ثابت ہوتی ہے کہ اصول احتیاط کے صریح
منافی ہے فعلی ذلک مشتی نمونہ از خروارے تمام اقوال و افعال اس قوم کے اسے
خوشامد اور طمع عطایا کی علت غائی پر پائی جائیگی جنکو اصل شریعت سے محض منافات
ہو گئے اور حافظ سیوطی صاحب تاریخ الخلفا ترجمہ یزید بن عبد الملک مین نقل
فرماتے ہین کہ لما ولی یزید قال سیروا بسیرة عمر بن عبد العزیز فاتی باربعین
شیخا فشهد واله ما علی الخلفاء حساب ولا عذاب یعنے جب یزید خلیفہ ہوا تو کہا
کہ موافق سیرت عمر کے سلوک کرو تو چالیس فقیہ بلائے گئے اونہون نے گواہی
دی کہ خلفا حساب اور عذاب سے بری ہین انتہے ملخص ترجمہ یہ شہادت ز در معاشر
شیوخ جمہ اور فقہاء امة کی کسقدر لائق تحسین و آفرین اور قابل اقتدا مقتدیین
کے ہو گئے کہ صریح متناقض ظاہر معنے آیہ و یوم ندعوا کل اناس بامامہم کے
ہے اور مخفی نرہے کہ ہمعصر شیوخ خلیفہ العصر والزمان عندہم یزید کے ضحاک بن مزاحم
وعدی بن ارطاة اور ابو المتوکل الناجی وعطا بن یسار اور مجاہد و یحیی ثابت
وخالد بن معدان و عالم العراق الشعبی وعبد الرحمن حسان و ابو قلابہ الجرمی اور
ابو بردہ بن ابو موسی الاشعری وغیرہم تھے جو یہ تمام معاشر تابعین مین اکابر ائمہ دین
اور شیوخ محدثین ہین انکی حکمت عملی جو بلا اکراہ و اجبار کے ظہور مین آئی فلا محالہ علماء
خلف کے لئے سیرت صادقہ سلف مستند ہو گئی مگر عجب ہے محدث صواعق محرقہ سے
کہ فصل دوم باب ہشتم مین نقل فرماتے ہین کہ جب طائفہ بنی امیہ نے تنقیص اور

منصب امیر المومنین ہین منابر اور مساجد پر اشتداد کیا بنا برین محدثین وحفاظ و
علمار اہلسنت نے انتشار واستکثار فضائل وکمالات میں رستہ ہین اشتغال فرمایا
انتہی ترجمتہ اسوجہ سے کہ یہ عہد یزید مروانی کا تو وہی زمانہ اشتداد تھا جسمین
شیوخ الروایۃ اور ائمہ الدرایۃ نے فتوی مَا عَلَى الْخُلَفَاء حِسَابٌ وَلَا عَذَابٌ
کا دیدیا جو موید و منبہ و مشید اوس اشتداد تنقیص کا ہو گیا پھر متناقض اوس
فتوے کے یہ انتشار واستکثار فضائل علی کا کیا صحیح مانا جا سکتا ہے کیونکہ اس
انتشار فرمانے سے کیا وہ اپنی شہادت وافتا کو جھوٹا کر لیتے حالانکہ یہ تنقیص
وسب بامر خلفار بنی امیہ کے ہے ہوتا رہا جنکی شان میں مَا عَلَى الْخُلَفَاءِ نافذ کیا گیا
اور اگر اس حکایت ابن حجر کو صحیح فرض کر لیا جاوے تو اصحاب شہادت کی یہ
حکمت عملی کہ چور سے کہیں چوری کر اور شاہ سے کہیں جاگتا رہو محیر عقل ضرور ہی
اور حافظ سیوطی ترجمہ ہارون الرشید خلیفہ عباسی مین لکھتے ہین کہ ہارون کے
لئے ابو یوسف امام قاضی القضات نے اوسکے باپ مہدی ہادی خلیفہ کی مدخولہ
متصرفہ کو حلال فرما دیا یہ حکمت محض طلب زر مین تھی کما فی تاریخ الخلفاء ص ۱۹۸ - اور حال سلوک ریتی
اور بندگی اس طائفہ کا بقدر ضرورت ما بعد ول آیۃ مین جداگانہ مذکور ہو گا -
اور امام الفقہ والقیاس والحدیث ابو حنیفہ نعمان باوجود تحقق اجماع اہل الحل
والعقد علی خلافۃ المنصور الدوانقی کے عبد اللہ بن الحسن الحسینی کی بیعت پر رہے
اور کچھ پاس اجماع امت کا نفرمایا تھے کہ عبد اللہ مذکور کی بیعت پر خلیفہ دوانقی
کے ہی محبس مین راہی بقا ہوئے کما ہو فی الملل والنحل پس یہ حکمت عملی خلاف

مسلک مذہبی و سنتے کی وجہ موجہ اور مصلحت مکنونہ مقلدین ہی سمجھتے ہین مگر یہ کہ قبل
ازین امام صاحب بمقابل ہشام بن عبد الملک خلیفۃ الزمان اہلسنت کے دست بیع زید
شہید کی تھی کما رواہ ابن الحجر فی شرح قصیدۃ الہمزیۃ حالانکہ خلافت زید علے
منہاج السنۃ و بنا بر شرائط قہر و غلبہ و استیلا بتحذہ جماعت کے متحقق نہین ہوئی تو
اس حکمت عملی سے صاف انحراف امام کوفی کا اس مسئلہ عظیم الشان خلافت مین منہاج
السنہ سے پایا گیا اور موافق مذہب زیدیہ کے ثابت ہوگیا البتہ جو حکمت عملی ابن
الجعابی ابو بکر محمد بن عمر الحافظ البارع فرید الزمان بغدادی قاضی موصل کے تذکرۃ
الحفاظ جلد ۳ مین مذکور ہے وہ بکمال افسوس کی لائق ہے کہ ایسا حافظ الاخبار
کہ دو ہزار حدیث اوسکی نوک زبان اور ایسا ناقد الحدیث کہ معرفۃ العلل و ثقات
الرجال و علم تاریخ مین فرید الزمان لما مات اوصی بان تحرق کتبہ و کان عندہ
مائۃ و خمسون جزأ احضے ما بقی منہ مسندۃ انتہی ملتقطاً تذکرہ صفحہ ۱۴۰ یعنے مرتے
وقت سب کتابین جلوا دین اور کوئی کتاب حدیث کی باقی نرہی مگر اونکے شاگردون
نے جنمین ائمہ محدثین امثال دارقطنی و ابن شاہین و ابن زرقویہ و الحاکم و ابو نعیم
الحافظ و محمد القطان حاضر الوقت تھے باوجود دریافت علت احراق کے کچھ تدبر
نفرمایا نہ تدارک استخفاف کا کیا حالانکہ حافظ دارقطنی خوب مطلع تھے کہ یہ ابن
الجعابی شیخ الروایۃ شیعہ مذہب ہین اس چشم پوشی سے مستدرک ہوتا ہے
کہ یہ مستفیدین بھی مسلک ابن الجعابی پر سلوک فرماتے تھے کما یاتی بیان بعضہم آنفاً
بہر نوع یہ معاشرہ محدثین مسترشدین بنظر استفادہ علم حدیث کی منحرف ابن الجعابی

شیعی سے نہین تھے او حکمت عملی امام الدرایۃ وشیخ الروایۃ حافظ نضلہ الجرجانی وکیل باب القضاۃ کے تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ پر یہ لکھی ہے کتب کتب کثیرۃ من المسانید والسنن والتواریخ وجمع الشیوخ والابواب والطرق وکان لہ فہم ودرایۃ روی مناکیر عن شیوخ مجاہیل لم یتابعہ علیہا احد فانکر علیہ وکذبوہ الخ وروی عنہ ابو سعید النقاش رحلف انہ کان یضع الحدیث یعنی نضلہ نے باہمہ توغل علوم اخبار اور صاحب فہم ودرایۃ ہونیکے مشایخ مجہولین سے مناکیر نقل فرمائی ہے لوگون نے اوسے جھٹلایا اور نقاش تلمیذ نضلہ نے حلف کیا کہ اوستاد موصوف حدیثین وضع کیا کرتے تھی۔ اور حکمت عملی الحاکم ابو عبداللہ محمد النیشاپوری صاحب المستدرک تذکرہ الحفاظ جلد ۳ مین ابن طاہر سے مذکور ہی کہ قال سالت اسمعیل الانصاری عن الحاکم فقال ثقۃ فی الحدیث رافضی خبیث ثم قال ابن طاہر کان شدید التعصب للشیعۃ فی الباطن وکان یظہر التسنن فی التقدیم والخلافۃ وکان منحرفا عن معاویۃ وآلہ متظاہرا ولا یعتذر بہ علامہ ذہبی محک الرجال کہتے ہین اما انحرافہ عن خصوم علی فظاہر واما امر الشیخین فمعظم لہما بکل حال فہو شیعی لا رافضی ابن روایت ابن طاہر سے حاکم کا ثقہ اور رافضی خبیث ہونا اور باطن مین شیعون سے شدید التعصب ہونا اور اظہار کرنا تسنن کا مسئلہ تقدیم الشیوخ علی السادات مین اور امر خلافت مین اور معاویہ اور اوسکی اولاد سے علانیہ منحرف ہونا واضح ہے جو خالی تنافر وتناقض سے نہین اور کلام توجیہی ذہبی سے اور بھی تعقید اور اغلاق

بڑھ گئی گویا کہ اس روایت و توجیہ مین تقطین ہین اور فہم مقصود کے لئے ابھی معنے
نہین پہنائے گئے اسلئے کہ رافضی خبیث عندہم وہی ہوگا جو اصحاب ثلاثہ پر لعن و
تبرا کرتا ہو نعوذ باللہ پس ایسا شخص گروہ شیعہ پر کسطرح شدید التعصب فی الباطن
ہوسکتا ہے اور یہ کہ شیعون سے دردل تعصب اور مظہر تسنن عجیب وغریب امر
ہے کہ فریقین شیعہ وسنی مین کوئی اس مسلک پر ہو نہین سکتا گروہ شیعہ تقیۃً اظہار
تسنن کر سکتے ہین مگر شدید التعصب للشیعہ نہین ہو سکتے اور اہل السنۃ شدید التعصب
للشیعہ ہوتے ہین مگر مذہباً تعصب ظاہری و باطنی مین فرق نہین کرتے اور منکر تقیہ سے
تعصب بالقلب اور بظاہر خلق و معاشرت عین تقیہ ہوگا جو خلاف عندہم ہے پس تسنن انکا ایک جہت
مین ہر دو جہت ظاہر و باطن سے ہرگز نہین ہوتا جو مظہر تسنن ہون اور فی الباطن
نہون یا فی الباطن تسنن ہو اور بظاہر تسنن اونمین نہو اور یہ کہ امیر معاویہ سے منحرف
ہونا جنکی خلافت مجمع علیہ الامۃ لکھی جاتی ہے کسی سنی المذہب سے خصوصاً اہلسنت والجماعۃ
سے جو نام لیوا امیر معاویہ کے اپنے نام مقرر ہونیکے سبب ہین ازبس بعید ہے بجز اسکے
کہ یہ علامت تشیع کی ہے اور علامہ ذہبی کا تسلیم کرنا خصومت معاویہ کو جناب امیر
المومنین کے ساتھ مبتلا رہا ہے کہ معاویہ تاحیات اپنی مخاصمت شاہ ولایت مین
مستغرق رہا اور نہ انحراف حاکم کو معاویہ و اولادہ سے بغیر تاویل کے چھوڑتے فعلے
ذلک جو شنائع و فظائع دینوی و اخروی احادیث نبوی مین بحق دشمنان علی ع
مثل کفر و ضلالت و شقاق کے مروی ہین وہ علامہ ذہبی کی نظر سے صحاح و
سنن مین ضرور گذری ہونگی تو بعد اس اعتراف خصومت کے خود بھی اس

مخاصم علیؑ سے خصومت رکھتے ہونگے اور اوسکی سنت اور جماعت سال اربعین کو
لامحالہ باقتضای اتباع سنت نبوی کی سنت سیئہ اور بدعت فظیعہ جانتے ہونگے اور
ذہبی کا یہ فرمانا کہ حاکم شیخین کی عظمت کرنے والا ہر حال مین تھا منافی مذہب وافض
سے ہے اور باہم شیعہ اور رافضی کی تفریق کرنا اوربہی اجنبا ہے اسلئے کہ شیعہ وہی ہے
کہ جو علی مرتضی نفس رسولخدا کو خلیفہ بلافصل جانے کما فی الملل والنحل للشہرستانی
اور جو بلافصل جانے گا وہ لامحالہ تسلط و تصرف خلافت ثلاثہ سے بیزار ہوگا پس اسکو
رافضی بوجہ اوسکے رفض عن الثلاثہ کے کہتے ہین بنابران تفریق مابین ہردو مصداق
کے بےکار ہے اور اگر کہا جاوے کہ درباره مذہب حاکم کے اقوال مختلفہ بین العلماء
ہین اونکا جمع کرنا اور تناقص متفرع کرنا درست نہین ہے سلمنا مگر یہان کلام واحد محقق
واحد مین ہے تعارض و تناقض موجود ہین کما عرفت آنفاً حقیقت امر یہ ہے کہ امثال
حاکم کے اعاظم محدثین بتوغل علم دین کے اور بملاحظہ شیعیت ابن الجعانی وابن المدینی
اپنے شیوخ کے سرراہ ہوگئے لاکن بوجہ نشیب و فراز زمانہ کے کہ ایکطرف داب
جبائرہ خلافت اور ایکطرف حمیت علمی ریاست اور ایک طرف عوام کالانعام کے
شماتت اور ایک طرف حرمان دولت چارون طرف سے مانع نیل رہ اور درجہ
ایصال الی المطلوب تک پہونچ سکے معذور رہے ہین اب اونکی جو روک تھام
کیجاتی ہے وہ بندش مضمون مین نہین آتی لہذا تعارض و تہافت کلام کے سواے
کچھہ ثابت نہین ہوتا اور حکمت عملی و سنت جماعتی حافظ دارقطنی مشہور الآفاق کے
تذکرۃ الحفاظ ذہبی مین بدین الفاظ منقول ہے کہ اختلفوا ببغداد فقال قوم علی

افضل من عثمان رض فتحا کموا الی دار قطنی قال فامسکت وقلت الامساک خیر ثم لم ارلدینی السکوت و قلت عثمان افضل لاتفاق جماعۃ اصحاب رسول اللہ علی هذا او هو قول السنۃ یعنے لوگون نے بغداد مین اختلاف کیا ایک قوم نے کہا کہ علیؑ افضل ہین عثمان سے پس اسکا محاکمہ دار قطنی سے چاہا دار قطنی کہتے ہین کہ مینے سکوت کیا اور خموشی کو بہتر جانا پھر مینے بپاس اپنے دین کے خاموشی کو مناسب نہ سمجھا اور مینے کہدیا کہ عثمان بسبب اتفاق ایک جماعت صحابہ کے افضل ہین اور یہ قول سنت مقررہ ہے انتہے علامہ ذہبی اس مقولہ امساک کی خیریت اور اظہار افضلیت عثمان بحوالہ ایک جماعت اور ابہام سنت پر متفطن ہوکر درپے تقبیح دار قطنی ہو گئے کہ کوئی سبب شرعی خیریت کا سکوت کرنے مین بحالت اسکے نہین ہو سکتا کہ افضلیت عثمان جبکہ اصل سنت ہی پس سکوت سے دریافت ہوا کہ دار قطنی کو بیان کرنا افضلیت عثمان کا منظور نہین تہا مگر جب اونکو بعد تامل الفاظ توریہ کے منتظم فی الاذہان ہو گئے تو عثمان افضل کہدیا اور مین علی کو نہ کہا کہ افضلیت عثمان کی فی الذہن عوام وہوام سے ملحوظ کر لی گئے اس افضلیت کو بہی عندی وعندنا سے منتسب نفرمایا نہ کل اصحاب النبی کے اتفاق کی بنا پر اوسکو محول کیا بلکہ لاتفاق جماعۃ اصحاب رسول اللہ کہدیا جسمین وہ اتفاق اصحاب صفین مین ہی محدود ہوکر متعدی بدیگر اصحاب کبار نہوا او کیونکر ہوتا یہ مسئلہ تفضیل علے وعثمان کا قبل از واقعہ جمل وصفین کے مابین صحابہ کے دائر وسائر ہے کب ہوا تہا جو لاتفاق اصحاب النبی کلہم کہتے اور یہ کہنا بہی دار قطنی کا وہو قول السنۃ راجع بسنت صحابہ جمل وصفین کی ہی ہے کہ اس مین لام عہد ملحوظ ہے پس علامہ ذہبی

کہتہ من وھو اول عقدہ من الرفض و قال ابن طاہر للدارقطنی مذہب خفی فی التدلیس
یعنے یہ قول دارقطنی کا اول عقدہی عقد رفض سے اور ابن طاہر نے لکھا کہ دارقطنی
کا تدلیس کرنے مین مذہب خفی ہے یعنے وہ کلام اور نقل مرام اور روایت عام مین
خفی تدلیس کرتے ہین ہر شخص اوس تدلیس کو نہین پہونچتا انتہے بہر نوع حافظ دارقطنی
کی جھجک اور جھیک اور دہمک اور جھنیپ جانے سے امر محاکمہ مین یہ تو ظاہر ہوگیا
کہ معاصرین حافظ موصوف کے فرقہ تفضیلیہ بکثرت تھی جو اونسے تقیہ جھیکے یا خود ہی مائل
الفرقہ تفضیلیہ تھے جو بعد تامل مضمون گھڑ کے محاکمہ فرمایا بہر نوع یہ عمل خالی حکمت عملی سے نہین
اور حکمت عملی محک الرجال امام الجرح و القدح فے المتاخرین ابو الفرج ابن الجوزی
کے ملحوظ مذہب سنت جماعتی کے مسئلہ تفضیل مین بحضور الناصر لدین اللہ خلیفہ عباسی
شیعی المذہب کے سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین نقل فرمائی ہے کہ سئل ابن الجوزی
بحضرتہ من افضل الناس بعد رسول اللہ صلعم فقال افضلھم بعدہ من کانت
ابنتہ تحتہ یعنے ابن الجوزی سے بحضور خلیفہ شیعے پوچھا گیا کہ بعد نبی صلعم کے کون شخص افضل
الکل فے الکل ہے ابن الجوزی نے کہا کہ افضل الناس بعد پیغمبر کے وہ شخص ہے
کہ بیٹی اوسکی زوجہ اوسکی ہووے اسپر سیوطی فرماتے ہین ولم یقدر ان یصرح بتفضیل ابی بکر
یعنے بپاس تشیع خلیفہ کے صاف نہ کہسکے کہ ابو بکر بعد پیغمبر کے افضل ہین - یہ ہین حکمت عملیان علماء سنت کی
جو تقیہ کو حرام بتلاتے ہین اور اپنے کلام مین ابہام فرماکر افضلیت شاہ ولایت کو تقیہ مؤید
حضرت رسالت بخوشامد سلطنت کے حالی فرماتے ہین فاعتبروا یا اولی الابصار - یہانتک تو حکمت عملی
و نیز حکمت نظری محدثین مین خیریت تھی مگر اب اس عصابہ کی حکمت عملی غیر طبعی کا ذکر کیا جاتا ہے حسب الائی

مصنوعہ نے بسند ابن عساکر کے صفحہ ۱۱۱ پر ایک محدث جلیل کی سیرت کو حکایت طویلہ میں
بلا ذکر اسم مبارک کے ابو جہم العبسی سے جو عندہم خیار عباد اللہ سے ہین نقل کیا ہے کہ فنظر

(ابو جہم) الی رجل من اصحاب الحدیث تکلم غلاما جمیلاً فقال انی اخوک فی الاسلام وقد
رأیتک علی امر لم یسعنی ان اسکت فیہ عنک وانا انہاک ان تعود لمثل ما کنت علیہ
انتہی یعنے ابو جہم نے ایک شخص کو اصحاب حدیث مین سے دیکھا کہ ایک امرد خوبرو
سے ہم کلام ہو رہا ہے پس ابو جہم نے اوس محدث نامذکور الاسم سے کہا کہ مین تیرا برادر
اسلامی ہون ہر آئینہ مینے تجھے ایسے امر مین مشتغل دیکھا کہ مجکو تاب ضبط کی نہین مین منع کرتا
ہون تجھے ایسی حرکت کا مرتکب ہونا انتہی اس حکایت مین اگرچہ بپاس عظمت وحرمت
وجلالت محدث مرتکب کے بہت ہی تنگ دائرہ مین بتعلق اشتغال کا بیان کیا ہے مگر آثار و
علامات ارتکاب اسیقدر کلام سے بخوبی ظاہر و نمایان ہے کہ وہ حالت لامحالہ منہیات
شرعیہ سے تھی جسکے وجہ سے منع کیا۔ اور حکمت عملی امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب
شیخ الاسلام نسائی کے تذکرۃ الحفاظ مین مذکور ہے کہ قال مرۃ بعض الطلبۃ ما اظن
اباعبد الرحمن الا انہ یشرب النبیذ للنضرۃ التی فی وجہو قال اخر لیت شعری ما مذہبہ
فی اتیان النساء فی ادبارھن قال فسئل فقال النبیذ حرام ولا یصح فی الدبر
شئ لٰکن حدیث محمد بن کعب القرظی عن ابن عباس قال اسق حرثک من حیث
شئت فلا ینبغی ان یتجاوز قولہ یعنے بعض طلبا نے ایکدفعہ کہا کہ مین گمان نہین
کرتا ہون نسائی پر مگر یہ کہ وہ نبیذ کو بغرض تازگی رخ کے پیتے ہین اور دوسرے طالب علم
نے کہا کہ کیا اچھا ہوتا کہ مسئلہ اتیان النساء فی ادبارہن مین مذہب نسائی کا مجھی معلوم

ہوجاتا پس اسکو پوچھا گیا تو نسائی نے فرمایا کہ نبیذ حرام ہے اور اتیان دبرین کوئی امر
صاف وتحقیق کو نہین پہونچا لاکن محمد بن کعب نے ابن عباس سے حدیث نقل کی ہے کہ
فرمایا کہ پانی دے اپنی کھیتی کو جسطرح چاہے پس لایق نہین کہ اونکے فرمانے سے تجاوز
کرے انتہے پس معنے فلاینبغی ہین ارادۃ الطریق اتیان النساء فی ادبارہن ہین بدلیل
قولہ ان یتجاوز قولہ وبدلیل حیث شئت کے کہ لفظ حرث بدن مخصوص مستور کو نہین
کہا بلکہ تمام بدن نسوات کو حرث فرمایا ہے اور نسائی نے اس سے تجاوز کرنیکو
منع کیا اور طالبعلم ثانی کی علت سوال اگرچہ مبہم رہی ہے کہ کس غرض سے دریافت کیا مگر
ذہبی نے بعد اسکے اشارہ فرمایا ہے شمائل نسائی مین کہ کان ملیح الوجہ ظاہر الدم
مع کبر السن یوثر لباس البرود النوبیۃ والخضر ویکثر الاستمتاع لہ اربع زوجات
یقسم لہن ولا یخلو مع ذلک من سریۃ وکان یکثر اکل الدیوک الکبار تشتری
لہ وتسمن وتخصی جس سے شہوت پرستی اور غلبہ باہ نسائی اور شوق تقویت نفس انکا
واضح ہوگیا پس اس علت سے اوس طالبعلم ثانی کو ضرورت تحقیق حال اس مسئلہ کی
ہوئی تاکہ سیرت شیخ ظاہر الدم مستمتع الازواج ولا یخلو مع ذلک من سریۃ کے دریافت
ہوجاوے کہ یہ مغلوب الشہوت سالک اس مسلک کے ہین یا نہین اور شرب نبیذ للنفع
بہی موکد سلوک اس سبیل کے ہے اور اوسیر کثرت اکل دیوک شاہد عدل علے غیر موضع
ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور حکمت عملی غیر فطرتی یحیی بن اکثم شیخ البخاری کے صاحب
حیوۃ الحیوان نے ترجمہ زاعمین بدین اشارت نقل فرمائی ہے کہ ولم یکن فیہ عیب
مایعاب بہ سوی ماکان یتہم بہ مما ہو شائع عنہم من محبۃ الصبیان وحب العلو

اور حکمت عملی غیر وضعی خطیب البغدادی کی جسکی تقدم فی عامۃ فنون الحدیث کو ذہبی نے نقل کیا ہی تذکرہ ج ۳ مین یہ مذکور ہے کان سبب خروج الخطیب من دمشق انہ کان یختلف الیہ صبی ملیح فتکلم فیہ الناس الخ یعنے سبب انکے اخراج بلد کرنے کا یہ ہوا کہ ایک خوبصورت امرد انکے پاس آتا جاتا رہتا تھا تو لوگون نے چرچا کیا آخرش دست بدست دگرے کی نوبت پہونچی اور حکمت عملی غیر وضعی حافظ الحدیث ابو الفضل المقدسی محمد بن طاہر کے تذکرہ جلد ۴ صفحہ ۹۴ مین بدین عبارت منقول ہی و قد ذکرہ الدقاق فی رسالتہ فحط علیہ و قال کان صوفیا ملامتیا الی ان قال صنف فی جواز النظر الی المرد ای الی الامرد و کان یذھب الاباحۃ علامہ ذہبی عذر مین یہ تاویل فرماتے ہین کہ معلوم جواز النظر الی الملاح عند الظاہریۃ فہو منہم اس حکایت مقدسی اور توجیہ ذہبی سے درایت ہوا کہ مسلک مقدسی علے غیر الفطرۃ بالا مارد تھا ورنہ دقاق انکو نظرون سے نگراتے اور صوفی ملامتیہ نفرماتے اور جواز النظر الی الامارد کے کچھ معنی نہین ہو سکتے بجز نظر تعشق خبیث منتن کے ورنہ عام نظر کرنا طرف شاب و شیخ و صبی کی کب ناجائز ہے پس یہ خصوصیت جواز کے ارادہ الطریق اوسے مسلک غیر وضعی کے خبر دیتی ہے اور حکمت عملی ابن الفوطی العالم البارع المتقن المحدث الحافظ المفید کیمافی التذکرہ ذہبی نے یہ افادہ فرمائی ہے وکان ربما یشرب المسکر اہم نسائی کے شرب نبیذ لحمرۃ الوجہ مین تو مغالطہ حلت سے تاویل ہو سکتے تھے مگر یہان شرب مسکر کے سیرت الحافظ المفید کی اسی لئے افادہ فرمائی ہے کہ پڑھنے والے انکی اس سیرت سے فائدہ تامہ اوٹھائین لاحول ولاقوۃ الا باللہ - تذئیل - اب ذیل حکمت عملی محدثین کی اہتمام

کا جرسہ حزم و دیانت کا اخذ و ترک شیوخ مین قبل تحریر قواعد موضوعہ تنقید کے دیکہا
جاتا ہے اسکو حکمت عملی و مسائل موضوعہ سے بہر دو طرف واسطہ کا فی اور تعلق وافی
ہے دیکھو اصول بزودی مین لکہا ہوکہ لیس کل من اتہم بوجہٍ مّا یسقط بہ کل
حدیثہ مثل الکلبی و امثالہ و مثل الثوری و اصحابہ مع جلالۃ قدرہ و تقدمہ
فی العلم والورع یعنے نہین ہو ہر وہ شخص جو متہم کسی وجہ خاص سے ہو کہ جو ساقط الحدیث
بالکل کردیا جاوے مثل کلبی اور اوسکی امثال کے اور مثل ثوری اور اوسکے اصحاب کے
باوجود اوسکی قدر و منزلت کے تقدم فی العلم اور پرہیزگاری کے اور شارح
بزودی نے اسکا کشف عوار اسطرح فرمایا ہے و کان الکلبی سبائیًا من اصحاب
عبد اللہ بن سبا من اولئک الذین یقولون ان علیًا لم یمت و اذا رأوا سحابۃً
قالوا امیر المومنین فیہا و الرعد صوتہ والبرق ضوئہ الی ان قال لیس کل
من کان اتہم بوجہ ساقط الحدیث مثل الکلبی و عبد اللہ بن لیھعۃ و الحسن
بن عمارہ و سفیان الثوری و غیرھم یعنے محمد بن السائب الکلبی اصحاب ابن سبا سے
تہا اون لوگون مین سے جو کہتے ہین کہ ہر آینہ علے رضہ نہین مرے اور جب وہ دیکہتے
ہین ابر کو تو کہتے ہین کہ امیر المومنین اسمین ہین اور رعد آواز انہین کی ہے اور برق
چمک انکی ہے پس اسپر شارح فرماتے ہین کہ جو راوی کسی سبب خاص سے متہم ہو
ساقط الحدیث نہوگا مثل کلبی اور عبد اللہ بن لیہعہ اور حسن بن عمارہ کے اور سفیان
ثوری وغیرہ کے اور قبل ازین افادہ فرمایا ہے ان الثوری و ابن اسحاق یرویان
عنہ (عن الکلبی) فانہ قد طعن فی کل واحد منہم بوجہٍ ولا کن ملو درجتہم

اور بعد خلافت اوس دولت کے ہر دوسرے قوم کے ذوی الاعیان مستحق بیعت خلافت
رہیں گے کوئی قوم نا امید نہین ہوسکتی ہے اگرچہ بوجہی من الوجوہ محروم رہجاوے
مگر امیدوار بودہ بدانند سے تو حرمان نصیب کسی طرح نہین اور عامۃ الناس منصب
بیعت سازی اور دست درازی سے تو ہمیشہ سرفراز ہوتے رہے ہین اور ہر فاسق
وفاجر عہدہ امامت الجمعہ والجماعۃ سے محروم ہی کبھی نہین رہ سکتا بہر نوع ہر سطح کے
لوگ اس مذہب کے ایک نہ ایک منصب دینی سے ممتاز کئے جاسکتے ہین فعلے ذالک
یہ مذہب عام پسند رہا اور برکات وانوار اس استحقاق سے کہ خانہ بخانہ خلافت کو
گردش کرنے بزور بازوے اہل الحل تجویز ہوگی ہے ہر ملک کا قاہر بادشاہ خلیفہ
اور ہر مسجد کا ملا دستار بند خلافت ہوسکتا ہے چنانچہ سیوطی نے تاریخ الخلفا مین بصفحہ
۲۶۹ لکھا ہے کہ عباسی بغداد مین اور مروانی اندلس مین اور مہدی قیروان مین
فی عصر واحد خلیفہ بہیج جمع ہو گے تہے اور اگر کہا جاوے کہ بحکم الخلافۃ فی قریش کے خلیفہ
المسلمین قبیلہ قریش مین محدود ہے تاہم یہ تحدید بھی تعدد خلفاء فی عصر واحد کیلئے
مانع نہین ہوسکتی کما عرفت اور جبکہ حضرت عمر تمناے استخلاف بحق سالم مولی ابوحذیفہ
کے لئے فرمایا کرتے تھے کما فی تاریخ الخلفاء حالانکہ وہ مرد عجمی تھا قریش کیا عربی بھی
نہین تھا کما فی مدارج النبوۃ تو اس تمناے فاروقی نے اس حد قرشیت کو بھی برخاست
کردیا اور ایک عالم کو جتلا دیا کہ یوم سقیفہ جو حدیث الائمہ من قریش سے استدلال
کیا گیا تھا وہ محض خود مطلبی وخلافت طلبی کی غرض سے قبیلہ انصار کو دہوکہ دیا تھا
باین حال ابوبکر صدیق کا قوم انصار سے یہ فرمانا کہ نحن الامراء و انتم الوزراء

یا برعکس اسکے انصار کا یہ کہنا کہ نحن الوزراء وانتم الامراء کما فی تاریخ الخلفاء یہی عام استحقاق پر دلالت کرتا ہے کہ اس مذہب خلافت اجماعی مین ہر ایک قبیلہ منصب دار قایم رہتا ہے برخلاف قائلین بنص خلافت کے کہ امام اونکا ہر کہ ومہ نہین ہوسکتا مگر وہی شخص ذریت وعترت نبی سے جو حضرت رسالت سے بشارت یافتہ ہو نہ اوسکے تابع لوگ عہدہ اہل الحل ہونے کا نہ منصب دخل در منقولات کا رکھتے ہین لہذا دنیا خواہ اس مذہب کے طرف میلان خاطر نہین کرتے پس اس سبب قوی سے اسطرف گروہ کی قلت اور اس جانب بوجہ حقوق کثیر اور مناصب خطیر ملنے ادانی واقاصی کے کثرت سواد ہے دوسرے ہر سلطنت کو استقرار واستحکام درکار ہوا ور یہ امر محتاج ہے کہ جملہ رعایا وبرایا صمیم قلب سے جان نثار دولت رہین اور یہ امر حاصل نہین ہوسکتا مگر اوسوقت کہ دیندار و دنیا طلب سب ملکر اوس سلطنت کی خیر طلب ہین چونکہ یہ مصلحت علی منہاج عترت رسالت کے ناممکن تھی کہ ملک دنیوی کو حق ولی الامری اور خلافت دینی حاصل ہوسکے اور خلافت اجماعی مین سہل الحصول ملی لہذا ملوک نے اپنی مصلحت اندیشی کی بناء پر اسی طریقہ سہل الوصول کو اختیار کیا اور یہ مصلحت ایسی ہے کہ جو محتاج ثبوت اور داعی شواہد نہین اور ایک مصلحت خفی ملوک دنیوی اور خلفاء مذہبی کی مذہب سقیفی اختیار کرنیمین اونکی ملحوظ خاطر یہ ہے کہ سادات علوی وبنی فاطمہ ابتدا سے دعوے خلافت کرتے رہی جسے کہ علے الاتصال دفاعاً وخروجاً بالسیف خلفاء وقت سے مقاتلت پیش آئی کما یاتی ذکرہم تو خلفاء وقت کو اس دشواری نے کہ اگر مذہب اہلبیت نبی کا اختیار کرتے ہین تو بنی فاطمہ اپنے استحقاق عترت وقرب قرابت کے سبب عالم کی نظرون مین حقدار قایم ہوجاوینگے

اور مذہب سقیفی اختیار کرنے مین بنی فاطمہ بدستور سابق اپنے دعوے مین ناکامیاب بلکہ کاذب سمجھے جائین گے اور اس مصلحت خفی کا ثبوت قول منصور دوانقی عباسی سے کنایۃً واشارۃً پایا جاتا ہے کہ جو کتاب تاریخ الخمیس مین دیار بکری نے نقل کیا ہے کہ جب خروج بنی فاطمہ کا غلغلہ ہوا تو منصور نے لکھا کہ واللہ لارغمن انفی وانوفہم (العلویۃ) وارفع علیھم بنی تیم و بنی عدی یعنے قسم بخدا مین اپنے بنی ہاشم اور سادات کے ناکین رگڑ دونگا اور اونپر بنی تیم قوم ابوبکر اور بنی عدی قوم عمر کو مرتفع کردونگا یعنے جو ہم بنی ہاشم بمقابل بنی تیم و بنی عدی کی خلافت کو اپنا حق سمجھتے اور ظاہر کرتے رہے ہین تو اب برغم خروج بنی فاطمہ کے اس خلافت کا حقدار اونکو بنا دیا جاویگا تاکہ انکا دعوے مثل سابق کی مسترد رہے پس اس اشارت سراسر درایت سی ظاہر ہوگیا کہ ملوک دنیوی کے پالیسی مذہب سقیفی اختیار کرنے مین بنابر زعم سادات اور ساقط الاثر کرنے اونکے دعوے خلافت کے رہی ہے پس اسی مصلحت پر نظر کر کے تمام بنی امیہ و بنی عباس نے مسلک خلافت اجماعی پر ہی سلوک کیا تو جملہ مخلوق نے جنمین معاشر صحابہ معظمین اور صلحا تابعین اور تبع صدیقین کہے جاتے ہین لطوع و رغبت دست بیع ہوتے رہے اور اونکی سلطنت جمیع اقطار ارض مین شرقاً و غرباً و یمیناً و شمالاً مستحکم و مستقر رہی کما قالہ السیوطی فی اوائل تاریخ الخلفاء او فضل بن روزبہان نے نقل کیا ہے فان عامۃ الناس یاخذون المذاہب من السلاطین و سلوکھم و الناس علی دین ملوکھم الا الذین اٰمنوا و عملوا الصالحات و قلیل ما ھم بنابران عامہ مخلوق نے مذہب بادشاہ پسند کو ہی اپنے دین و دنیا کا سہارہ گردان لیا کہ اصل

اصول دین اور بنیاد مذہب اونکی بادشاہت ہی ہے کیونکہ اسلام کا قبول کرلینا
اونکا بامید واری تملک وسلطنت خزائن کسری وروم کے ہوا ہے چنانچہ شان نزول
آیہ کریمہ اجعل الالھۃ الھا واحدا اس علت عظیم الشان کی شاہد ہے کہ آنحضرت صلعم
نے قریش کو دعوت اسلام مین مخاطب کرکے فرمایا اعطونی انتم کلمۃ واحدۃ تملکون
بھا العرب وتدین لکم بھا العجم ھو قولہ لا الہ الا اللہ فقاموا وقالوا اجعل
الالھۃ الخ اور حدیث اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم شاہد ثانی ہی اور
ایضا تملکون بھا العرب وتدین لکم العجم کا آیہ من کان یرید حرث الدنیا نوتہ منھا
مین اور پیشین گوئی اسکی حدیث ستحرصون علے الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیامۃ
مین بایضاح واضح منقول ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ایفا انھین مخصوصین صحابہ کے ساتھ
کیا گیا پس یہی لوگ ہین جو بہوائے دنیا مسلمان ہوئی اور فائز بدولت ہو گئے اونکے مقلد
ملوک مستفید ہوتے رہے اور ہوتے رہینگے تیرے والیان خلافت اجماعی ابتدا
سے صاحب بذل اموال ہوتے رہے اور امامت منصوصہ کی اولیا ہمیشہ پرہیزگار و
محتاط ومتقی اور بذل مال مسلمین سے خائف وترسان رہے ہین اور ہندی کی مثل
مشہور ہے کہ جسکے ہاتھ مین ڈوئی اوسکا سب کوئی تو بھلا باذل اموال کو چھوڑ کر سب
کوئی کسطرح تابع امام متقی صاحب خشیت الٰہی کے ہوتے دیکھو ابوبکر صدیق نے مال
بحرین سے مجرد بیان جابر انصاری پر اونہین پانسو درہم محض بنظر تالیف قلب
کے عطا فرمادے کما فی البخاری اور صاحب معارف نے ترجمہ عینیہ بن حصن مین
لکھا ہے کہ دخل علے عثمان فی خلافتہ فقال لہ یا ابن عفان سر فینا بسیرۃ

عمر بن الخطاب فانہ اعطانا فاغنانا الخ صفحہ ۱۰۳ اور حضرت عثمان کی بخشش و نوال کی تو کچھ انتہا ہی نہین رکھی کہ خمس مال افریقہ کا بفرط محبت فرد واحد مروان کو عطا فرما دیا کما فی تاریخ الخلفاء اور مزید برآن ملک فدک بھی مروان کو اور مھزوری خاصۃ حارث برادر مروان کو دیدیا جو فدک مال عترت و مھزوری حق عامہ مسلمین کا تھا کما فی المحاضرات للراغب الاصفہانی اور جناب امیر کا یہ حال تھا کہ اخرج الحاکم و صححہ عن ابی سعید الخدری قال اشتکی الناسُ علیاً فقام رسول اللہ صلعم فینا خطیباً فقال لاتشکوا علیاً فواللہ انہ لاُخیشنٌ فی ذات اللہ او فی سبیل اللہ تاریخ الخلفاء للسیوطی یعنے لوگون نے جناب امیر کی شکایت کی رسولخدا نے فرمایا کہ علی کی شکایت نکرو بخدا وہ معرفت باریتعالے مین یا فرمایا کہ راہ خدا مین خشن اور درشت اور سخت ہے انتہے پس ایسی شکایت کرنی والے اونحضرت ع سے جو وہ جناب امور دین اور معرفت و یقین مین سخت تھے کب رجوع کر سکتے تھے چوتھی سہولت احکام فقہیہ مین ہے کہ اکثر محرمات شرعیہ عندہم حلال و جایز ہین چنانچہ اصحاب قیاس کا اسی پر عمل ہے کہ احادیث نبوی کو بحیلہ تضعیف صحابی راوی کے بمقابلہ رائ و قیاس کے ترک کر دیتے ہین کما مضی سابقاً مسند اًالی الدراسات صفحہ ۱۸۴ اور مذہب شیعہ مین اون محرمات سے حذر کرنا واجب ہے جو ظاہر قرآن و اخبار سے مستنبط ہوتے ہین مثل نجاست مشرکین کے کہ عندالشیعہ مسوحات و ذبائح کفار حرام و نجس ہین اور عندالقوم اونکو سب مباح ہے پس جو سہولت کہ اکل و شرب مین سواد قوم کو مطلق العنانی کے ساتھ حاصل ہے وہ متمسکین اہلبیت علیہم السلام کے لئے کب ممکن ہے اور از انجملہ مسح علے الخفین ہے اور از انجملہ حلت نبیذ ہے بدین حجت کہ فاروق اعظم نے کبھی ترک

نہین فرمائی ہے مات کما فی حیوۃ الحیوان ج ا صفحہ ۲۹۱ و تاریخ الخلفاء ایضًا حالانکہ خود
شارب نبیذ تہے غیرون پر حد شرب نبیذ جاری فرمائی کما فی الہدایہ و فی حذیلۃ الدرایہ لمقدر الہدایہ
ابعد انجی اسنادا بما روی الدارقطنی و ابن ابی شیبہ اور از آنجملہ بعد حضرت بر تحریم متعہ کے گو
سہولت نکاح دائمی مین کرلی گئی ہے کہ نیت مین عقد منقطع اور زبان پر صیغہ نکاح دائمی کی
لفظین ادا کیجاتی ہین جو کہ معظمہ مین سنی حاجی اسوقت تک اس سنت عمری پر عامل ہین
کما مضے علے الصفحہ ۱۱۰ ذکر حفصۃ و اباحتہ پس یہ تحلیل کسقدر اہلسنت کے لئے موجب سہولت
ہوگئی کہ جو شے ہاتہہ سے گئی تہی وہ حرام کرکے حلال کرلی گئی بدو معنی ایک یہ کہ متعہ کو حرام
کیا اور پہر بحیلہ نکاح دائمی ظاہری کے اپنی نیت مین اوسے منقطع کرکے اوسی کو حاصل
کرلیا دوسرے خلاف نیت و ارادہ باطنی کے صیغہ نکاح دائمی پڑہکر نہ شرعی نکاح منقطع کیا
نہ نکاح دائمی بلکہ نیت مین کچہہ اور عمل مین کچہہ مبارک تہے پانچوین صدر اسلام مین دست
حق پرست شاہ ولایت سے آباء و اجداد صنادید عرب غزوات و سریات مین قتل ہوئے رہے ہین
اگرچہ مقتولین کے ورثا ظاہری اسلام مین داخل ہوگئے چونکہ وہ حدیث العہد بالجاہلیۃ تہے
اور طینت عرب مین ضغائن دیرینہ مخمر ہے جسکی شہادت حدیث حدیقہ مین بقولہ صلعم
ضغائن فی صدور قوم لا یبدونہا لک (یا علی) حتے یفقدونی کے
اخرجہ البزار و ابو یعلے فی سندہما و الحاکم فی المستدرک ماثور ہے اور شہادت امام رازی
بقولہ لما فتحت علیہم (علی الصحابۃ) ابواب الدنیا و توجہوا الی طلبہا عادوا الی
محاربۃ بعضہم بعضًا و مقاتلۃ بعضہم مع بعض سے جو صفحہ ۸۷ پر مذکور ہوئی تائید اوسکی ہوتی
ہے اور شرح ابن ابی الحدید ج ا صفحہ ۶۰۳ مین کتاب السفیانیہ ابو عثمان کی سند سے قصہ شوری

مین یہ مذکور ہے وقد کان حسن نے نفوس بنی ہاشم من بنی تیم حنق شدید
لاجل الخلافۃ وکذلک صار فی صدور تیم علے بنی ہاشم وھذا امر مرکوز فی طبیعۃ
للبشر وخصوصاً طبیعۃ العرب وطبایعھا الخ یعنے مابین بنی تیم وبنی ہاشم بسبب خلافت
کے غصہ شدید تھا اور یہ امر طبیعت بشر مین مرکوز خصوصاً طبیعت عرب مین مضمون رہتا ہے
اور تفسیر آیہ ونزعنا مافی صدورھم مین فخر رازی نے اپنی تفسیر کبیر[۲۸۲] مین اور سیوطی نے
درمنثور مین غل الجاہلیۃ بنی تیم وبنی عدی کو ساتھہ بنی ہاشم کے نقل کیا ہے اور باقی رہنا
اوس غل وعداوت کا واقعہ سقیفہ وفدک وقصہ احراق بیت سیدہ سے ظاہر ہے
لہذا دعوے انتزاع کا بدین ادعا کہ یہ آیہ ان تینون قبیلہ کے حقمین آئی ہے واقعات
مذکورہ سے باطل ہوتا ہے فنیٔے ذلک ورثاء مقتولین اور حماۃ متملکین ہمیشہ مذہب
اہلبیت سے متنفر رہے تو اونکے دست نگر لوگون نے بھی اونہین کی آثار پر قدم رکھا جسے
کہ مخالفت اہلبیت پر ہی مذہب ایک مخلوق کا قایم ہوگیا اور اوسکے موید صاحب
صواعق محرقہ نے امام احمد حنبل سے نقل کیا ہے کہ ان علیاً کان کثیر الاعداء اور
کثرت اعداء کے دیگر اسباب بھی ہین جو یہ ایک سبب منجلہ اونکے بیان کیا گیا چھٹے
واقعہ حرہ مین بشرف سانحہ افتض فیھا الف عذراء کے کمافی تاریخ الخلفاء ایک
ہزار دشمنان علی بن ابیطالب کی بنیاد دہید اوار قایم و مستقر ہوگئی وان رسول اللہ
صلعم قال من لم یعرف حق علے فھو من احدے ثلاث اما زانیۃ او
حملتہ امہ من غیر طہر او من منافق کتاب مودۃ القربے صفحہ ۲۲ پہر انکی بہر وار سے
مسجدین خطیبون سے اور صوامع دستار بندون سے اور مدارس جو کہی شیوخ سے اور

دربار خلفار کے سفید ریش والون سے بہر گئے تو ایسے صورتمین کہان دوست داران
کو باریابی ہوسکتی تھی بجز اسکے کہ وہ اکناف واطراف مین باشغال باطنی و بہدایات
مخفی عزلت گزین رہے تو انکا عدم رسوخ موجب قلت اور انکا درخور ہونا ہر دربار و ہر کا
سبب تکثیر سواد کا ہوا لہذا شیعہ حقہ مصداق وقلیل من عبادی الشکور کے اور سواد
اعظم مصداق فاکثرھم لا یعلمون کے قلت وکثرت مین ہو گئے ساتوین عالم اسباب مین
ظاہر سبب قلت وکثرت ہر دو گروہ کا واقعات او رمشاہدات وتجربیات ہین کہ اصل
اصول مذہب سواد اعظم الناس علی دین ملوکھم رہا لہذا اونکی ترقی روز افزون ہوا
کی اور سادات اور شیعہ ولا انتساب ہمیشہ سلاطین وقت کے ہاتھون بوجہ اختلاف
مذہبی کے قتل ہوتے رہے ہین اور یہ حضرات سادات وشیعہ بہی ملوک نواصب کی
شدت جور پر مصداق یصول علے الکلب کے دفاعًا وخروجًا بالسیف اونکے مقابل اپنی
مخالفت ظاہر کرتے رہے اور جرایم الناس مین کوئی جرم قوانین ملوک مین بغاوت مملکت
سے زیادہ نہین ہے لہذا انکا مذہب عوام الناس کی نظر مین مذموم ہی نظر آیا اسلئے کہ
؎ کسے بدیدۂ انکار گر نگاہ کند ۔ نشان صورت یوسف دہد بنا خوبی الخ بنا بران ہر
مسجد کے ملا اور ہر صومعہ کے صاحب فتیا نے تمام قضات مسند قضا زلہ خواران دولت
نے انکی خونریزی کو مباح گردانا پس یہ ہی سنت مخلوق کی نظر و نمین ضروریات اسلام
سے شمار ہونے لگے اور اسی سیرت ملوک نے ہواخواہون کو سواد اعظم بنا دیا دیکھو بعد واقعہ
جمل وصفین وسانحہ کربلا کے زید شہید نے دفاعًا ہشام بن عبد الملک خلیفہ مروانی پر اور
یحیے بن زید شہید نے ولید بن یزید مروانی پر او رمحمد وابراہیم ابنای عبد اللہ بن الحسن نے

بہواے امامت منصور دوانقی پر اور حسین بن علی بن الحسن نے مہدی خلیفہ عباسی پر اور
یحیی بن عبد اللہ بن الحسن نے ہارون رشید پر اور عبد اللہ بن الافطس نے بھی ہارون رشید
پر اور زید بن موسی نے منتصر باللہ اور نیز مامون رشید پر اور بنا بر روایت صاحب تحفہ کے
محمد بن قاسم نے معتصم پر اور یحیی بن عمر نے مستعین عباسی پر یکے بادیگرے خروج فرمایا اور اپنے
خروج سے ظاہر کر دیا کہ خلیفہ مجمع علیہ الامة امام برحق نہین ہوتا اور ہم وہ ہین جو بمصداق
حدیث لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق کما فی المسلم من جابر نقلہ صاحب مشارق ۱۳/۱۱ الانوار
کے ہمیشہ حق پر قتال کرتے ہین مگر معتقدین خلافت اجماع و نمک خواران شاہی ہمیشہ خنجر بیداد
اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا الآخر منہما سے پیش آتے رہے تھے کہ علاوہ محاربین ظاہرین کی سادات
عاکفین بھی بجرم بغاوت مقتول و مذبوح و مستاصل ہوتے رہے لاکن با این ہمہ قلت گروہ
بمصداق فان حزب اللہ ہم الغالبون کے ہر زمانہ مین غالب رہا ہے چنانچہ صاحب
تحفہ نے بھی اس شرارت نواصب بنی امیہ و بنی عباس کا صفحہ ۹ پر و غلبہ و تسلط شیعہ
کا صفحہ ۴۲ و ۴۳ پر و اکثر صفحات باب اول مین اعتراف فرمایا ہے پس یہ قدرت
خدا کی ہے کہ باوجود عدم مساعدت زمان کے نور حق اطراف واکناف عالم مین
چمکتا رہا بمصداق آنکہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون مہر نخواس طوالت استقرار
ملک نواصب شام و عراق نے تمام رعایا و برایا کو بضرورت فلاح معاشرت
و منافع دولت کے امورات دینی و دنیوی مین بوجہ تعرض و دست اندازی سلاطین
کے اونکی ہی طرف رجوع کر دیا اور پشت ہا پشت سے ایک مخلوق نے اطاعت
و تقلید ملوک اکو عین اسلام سمجھ لیا کما ذکرت آنفا اور مجددین ملت اور محققین سنت

دغواصین بحار دولت وجامعین قواعد جماعت نے اونکو سمجھا دیا کہ آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم مین بعد خدا و رسول کے اطاعت کی بس اطاعت ملوک کی ہے مذکور ہے اور وہی دین و دنیا کے مالک ہین بنا بران محدثین خلف نے اپنے شیوخ سلف سے وہی علم حاصل کیا جو موافق مسلک خلفاء وقت کی بنا برا و نکے مصلحِ وقت کے تہا اور انکو عقیدۃً و اعتقاداً وہی علم دین محسوس ہوا جو اپنے بچپن سے انہون نے اپنے بزرگون سے سنا اور اون بزرگون نے خلفاء کے مدارس مین تعلیم پایا تہا کما مضی ذکرہا اس حالت کذائی مین احادیث نبوی جو اس گروہ لاحق و سابق کی نظر مین معارض مذہب خلفاء و مخالف ملت امرا و منافی مسلک دنیا گذرین اونکو بدیدہ انکار رہے دیکہا اور اونکو احادیث مین قطع و برید کا عمل ہی کرنا پڑا الیس اس مغالطہ نے ایک جہان کو خصوصاً محدثین اور خدام سنت سلاطین کو راہ مستقیم سے بہٹکا دیا اور جبروت خلافت نے علی الاتصال چہہ سو برس تک اونکا مذہب ملوک پرستی پر ہی قائم و مستحکم کر دیا اور ثبوت ملوک پرستی علماء سنی المذہب والجماعۃ اور دولت پرستی محدثین سنی الملۃ مین بعنوان جدول کے مختصر شواہد مع فوائد زر پرستی و دنیا طلبی کے حوالی کی جاتی ہین تا کہ نظر غائر مین صلابت دینداری اس سواد اعظم کی کہلجائے کہ جو یہ کہتے ہین کہ اولی الامر سے مراد بادشاہ ہے تو یہ عملاً بہی اوسکو دکہلاتے رہے ہین کہ فرمازوایان اعصار و امصار کی کون سے نبارہ مطیع بنے رہے ہین اور ملوک دنیوی بہی وہ جنکی مدح و ستائش آیہ فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم الایہ مین اور آیہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا الایۃ مین اور احادیث کثیرہ نبوی مین وارد ہین جو محدثین نے

کتب الامارۃ والفتن مین نقل کرین ذرا چشم دیانت سے دیکھو کہ گروہ ملعونین وقاطع ارحام
ومفسدین فی الارض کو کس طرح خداوند تعالی اولی الامر فرماتا مگر یہ کہ جوشش محبت و دل لے
وینی آیہ کے اونکو سمجھاے کہ لم یرضی بہ قائلہ اور قبل تحریر جدول کے فوائد دنیا طلبی کو دیکھلایا
جاتا ہے تا کہ اونکی سیرت دیانت کا بخوبی کشف عوام ہو جاوے یہ لوگ حافظ الاخبار نہین
ہین بلکہ ہمیشہ سے حافظ الدنیا رہے ہین اور یہ خادم آثار نبوت کبھی نہین ہوے بلکہ علی
الدوام خدام دولت رہے ہین لہذا ان کے فوائد ملازمت سلطنت و منافع خدمت
خلافت کا اعلام کرنا لابد ہی ہوا دیکھو احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۸۶ و ۸۷ مین ماثور ہے کہ
روی ابو ھریرۃ انہ قال صلعم ابغض القراء الی اللہ تعالی الذین یزورون الامراء و
فی الخبر خیر الامراء الذین یاتون العلماء وشر العلماء الذین یاتون الامراء وفی الخبر
العلماء امناء الرسل علی عباد اللہ مالم یخالطوا السلطان فاذا فعلوا ذلک فقد
خانوا الرسل فاحذروھم واعتزلوھم رواہ انس رض وقال صلعم من دعا لظالم
بالبقاء فقد احب ان یعصی اللہ فی ارضہ فان جاوز الدعاء الی الثناء فسیذکر ما لیس
فیہ فیکون کاذبا منافقا ومکرما للظالم وھذہ ثلاث معاصی واما الآثار فقد
قال حذیفۃ ایاکم ومواقف الفتن قیل وما ھی قال ابواب الامراء وقال ابن مسعود
ان الرجل لیدخل علی السلطان ومعہ دینہ فیخرج ولا دین لہ الخ قال الغزالی و
کل من رای سیئۃ وسکت علیہا فھو شریک فی تلک السیئۃ بل یسمع من کلامھم ما
ھو فحش وکذب وشتم وایذاء والسکوت علی جمیع ذلک حرام ملخص یہ کہ زیادہ
مبغوض خدا کی بارگاہ مین وہ عالم ہے جو امراء کی زیارت کرنی جاتے آتے ہین اور علماء

مین وہ اشرار ہین جو امرا کے پاس آتے جاتے ہین اور علماء مرسلین کی امانت دار از جانب
بندگان خدا پر ہوتے ہین جب تک وہ سلاطین سے مخالطت نکرین اور جب ایسا کرین تو
اونھون نے پیغمبرون کے ساتھ خیانت کی پس اونسے حذر کرو اور معزول گردانو اور جس
شخص نے ظالم کو بقائے عمر کی دعا کی پس اوسنے عصیان کرنیکو دوست رکھا اور اگر کچھ
مدح وثنا کی ترقی کی پس چاہتا ہو کہ ذکر کرے اوس ظالم کے لیے وہ صفات جو اوسمین نہین
ہین پس وہ اسوجہ سے کاذب ومنافق ہے اور ظالم کے لیے مکرم ہے تو یہ تین عصیان اوس
سے سرزد ہوئی اور فرمایا حذیفہ نے کہ مواقف فتن سے بچو کہ وہ ابواب امرا کے ہین اور
فرمایا ابن مسعود نے کہ آدمی جب حاضر خدمت سلطان کے ہوتا ہے تو دیندار جاتا ہے
جب واپس آتا ہے تو بے دین ہو کر نکلتا ہے امام غزالی فرماتے ہین کہ ہر وہ شخص کہ
گناہ کرتا ہوا دیکھے اور ساکت رہے منع نکرے تو وہ شریک اوس گناہ مین ہوا کیونکہ سنتا
ہے اونکے کلام سے فحش اور کذب اور دشنام کو اور ایذا دہی کو سکوت کرنا ان تمام
حرکات پر حرام ہے اور حافظ ابن الجوزی کتاب تلبیس ابلیس مین فوائد مخالطت
امرا کو بدین عبارت افادہ فرماتے ہین ومن تلبیس ابلیس مخالطتھم الامراء والسلاطین
ومداھنتھم وترک الانکار علیھم مع القدرۃ علی ذلک وربما رخصوا لھم مالا رخصۃ
فیہ لینالوا من دنیاھم فیقع بذلک الفساد الثلاثۃ الاول الامیر فیقول لولا انی
علی الصواب لانکر علی الفقیہ وکیف لا اکون مصیبا وھو یاکل من مالی والثانی
العامی فانہ یقول لا باس بھذا الامیر ولا بمالہ ولا بافعالہ فان الفقیہ لا یزال
عندہ والثالث الفقیہ لیفسد دینہ بذلک خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ تلبیس ابلیس سے

مخالطت کرنا علماء کا ساتھ امراء وسلاطین کے ہے اور سہل انگاری اور ترک کرنا انکار
اور نہی کا ہے سلاطین کے منکرات سے باوجود قدرت منع کرنیکے اور بسا اوقات اجازت
دیتے ہین علماء امراء وسلاطین کو اوس فعل کی جسکی اجازت شرع مین نہین ہے بدین غرض
کہ اون اجازت دہندہ کو دنیا ملجاوے پس تین فساد دین مین اس سے واقع ہوتے
ہین اول امیر کہتا ہے کہ اگر یہ فعل میرا صحیح وصواب نہوتا تو البتہ مجھے فقیہ منع کرتا دوسرے
عاصی شخص بھی یہ خیال کرلیتا ہے کہ اس امیر منکر الافعال کی خدمت وملازمت وصحبت
مین مضائقہ نہین ہے اور نہ اوسکے مال اور افعال مین کچہ خرابی ہے کہ فقیہ اوسکی
صحبت مین حاضر رہتا ہے تیسرے خود فقیہ اوس امیر کے منکرات پر منع نکرنے سے اپنے
دین کو فاسد کرلیتا ہے انتہے اور کلام ابن جوزی کا شواہد شرعیہ سے مجرد نہین ہے
بلکہ اس مین نہی شرعی تہدید واقعی وارد ہے چنانچہ کتاب التفسیر صحیح ترمذی مین ابن
مسعود سے ماثور ہے قال قال رسول اللہ صلعم لما وقعت بنو اسرائیل فی
المعاصی فنہتہم علماءہم فلم ینتہوا فجالسوہم واکلوا وشاربوہم فضرب
اللہ قلوب بعضہم علے بعض ولعنہم علے لسان داود وعیسے بن مریم ذلک بما
عصوا وکانوا یعتدون فجلس رسول اللہ وکان متکیا فقال لا والذی نفسی
بیدہ حتی تاطروہم اطرا اور بروایت ابو عبیدہ اس طرح مروی ہے وکان نبی اللہ
متکیا فجلس فقال لا حتے تاخذوا علی ید الظالم فتاطروہ علی الحق اطرا یعنی
جب بنی اسرائیل مبتلاے معاصی ہوئے تو اونکے علماء نے منع کیا مگر وہ لوگ باز نہ آئے
پس وہ علماء اونہین کے ساتھ مجالست ومواکلت ومشاربت مین شریک رہے پس

خدائیعالے نے قلوب بعض کو اونکے بعض پر مارا اور ان علمار پر جو نہی منکر سے ساکت ہوکر اہل معاصی سے مجالست رکھتے تھے حضرت داود اور حضرت عیسی ع نے لعنت کے بسبب اونکے عصیان کرنے کی کہ وہ حد شرع سے باہر ہو گئے تھے (بوجہ نہی منکر نکرنے اور اہل معاصی کے ساتھہ مجالست رکھنے کے) پس رسولخدا صلعم یہ فرماکر بیٹھ گئے تھے فرمایا کہ تم بھی معذور نہین ہو تا آنکہ ظالم پر جبر کرو (باوجود قدرت کے) ورنہ ساتھہ اوسکے تم بھی ظالمون کے ہو گے اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال ترجمہ سعید بن نعیم مین بسند ابن عباس کے مرفوعاً نقل فرمایا ہے کہ من اعان ظالما بباطل لیدحض بہ حقا فقد برئ من ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ یعنے جو شخص کہ ظالم کی اعانت کرے امر باطل مین تاکہ اوس اعانت سے حق کو پہلا دے پس ہر آینہ وہ خدا اور رسول کی پناہ سے بری ہو گیا اور فقہا و محدثین سنت بعد اسکے کہ تقیہ کو حرام تبلاتے ہین صحبت ملوک و خلفار دنیویہ مین بہ نیت تقرب دولت و حصول منفعت کے یہ سب منکرات بجالاے ہین جو ان اخبار و آثار مین وارد ہوئے ہین اور اگر کہا جاوے کہ حقوق مسلمین چونکہ بیت المال خلفاء وملوک اسلام مین جمع ہوتے تھے اسلیئے یہ لوگ اپنے اپنے سہام پاتے رہے ہین تو اسکی تکذیب کتب سیر سے بخوبی ہوتی ہے کہ عہد ائمہ ظلمہ مین نہ بیت المال مستحقین پر بذل کیا جاتا تھا نہ ظلمہ کا مال مخلوط بحرام حلال تھا بلکہ لاتسمح نفوس السلاطین

بعطیۃ الا لمن طمعوا فی استخدامہم والتکثر بہم والاستعانۃ بہم علی اغراضہم الخ احیاء ربع ۲ صفحہ ۲۸۴ اور اگر عطیات خلفاء معلل باغراض انفسہم نہوتے تو فقہاء و ظائف خوار کو حاجت حاضر باشی دربار کی منکرات ائمہ ظلمہ کے تصویب فرمانیکی پیش نہ آتی

دیکھو خلفار بنی امیہ و بنی عباس کے زمان امارت و سلطنت مین جوق جوق فقہار سلطنت واصحاب دولت و جمہور جمہور مشائخ ملوک پرست و محدثین امارت پیوست بکمال عقیدت وحسن ارادت اونکے احیار باطل و اماتت حق مین کوشان وخروشان رہے ہین چنانچہ احیار العلوم ربع ۲ صفحہ ۲۱۰ مین بسند محدث الطائفہ ابن عائشہ کے مروی ہے کہ ان الحجاج دعا بفقهاء البصرة وفقهاء الكوفة فدخلنا عليه و دخل الحسن البصرے اخر من دخل فجعل الحجاج يذاكرنا ويسألنا اذ ذكر علي بن ابيطالب فنال منه ونلنا منه مقاربة له وفرقا من شره والحسن ساكت الى ان قال وخرجنا قال عامر الشعبي فاخذت بيد الحسن فقلت يا ابا سعيد اغضبت الامير و اوغرت صدره فقال يا عامر يقول الناس عامر الشعبي عالم اهل الكوفة اتيت شيطانا من شياطين الانس تكلمه بهواه و تقاربه في رائه ويحك يا عامر هلا اتقيت ان سئلت فصدقت او سكت فسلمت قال عامر يا ابا سعيد قد قلتها و انا اعلم ما فيها قال الحسن فذاك اعظم في الحجة عليك و اشد في التبعة انتهى ملخص یہ کہ فقہار بصرہ و کوفہ دربار حجاج مین حاضر ہوئے اور اثنائے گفتگو مین حجاج نے ذکر علی بن ابیطالب کا کیا اور آنکو برا کہا ابن عائشہ کہتے ہین کہ ہمنے بھی بپاس تقرب امیر کے اور اوسکے شر سے بچنے کی غرض سے انحضرت کو برا کہا اور حسن بصری ساکت رہے جب ہم دربار سے باہر آئے تو عامر شعبی نے حسن بصری کا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہا کہ تمنے امیر کو غضبناک کر دیا اور اوسکے سینہ کو خشمناک کیا حسن بصری نے فرمایا کہ لوگ کہین گے کہ عامر شعبی عالم کوفہ ہو کر حجاج شیطان الانس کے یہان جاتے ہو اور اوسکے خواہش نفس کے موافق باتین کرتے ہو وائے ہو تجہپر اے عامر ایا نہین

اتفاق کرتا ہے اگر سوال کیا جاے تو سچ بولے تو یا ساکت رہے تو کلام منکر سے سلامت رہے شعبی
نے کہا کہ ہر آینہ بینے جو سب و دشنام کیا تو مین آگاہ اور واقف ہون جو اوسمین زیان ہے حسن
بصری نے فرمایا پس یہ اور ہے بڑی حجۃ ہے تم پر اور شدید تر تمہارے اتباع کرنے پر کہ جانکر
مرتکب منکر ہوتے ہوا انتہے ملخصاً بہر نوع یہ تمام تر منہیات و منکرات جو ایمہ مشائخ سے صادر
ہوئی مختصاً دنیا طلبی وحب جاہ کی برکات سے ہی ہین ورنہ یہ ارتکاب سیئات انکا بمقتضاے
ناصبیت کی بے پرواہی از احکام شریعت پر محمول ہوگا اور تقرب بحکام ظلمیہ بحکم ملۃ واحدۃ کہ
کہا جاویگا باقی حال واضح ہو کہ یہ حال ثقت و عدالت فقہاء دولت بنی امیہ کا زر
پرستی کے لالچ مین تہا جو محتاج کسی ریویو کا نہین اب فقہاے خلافت بنی عباس کا
ذکر کیا جاتا ہے کہ احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۲۲۵ مین مذکور ہے کہ جب ہارون الرشید
کو ولایت و خلافت ہوئی تو اطراف و اکناف سے علماء ظاہر ہوئے اور رسم تہنیت
بجالائے ہارون نے بیت المال کہولدئے اور اونکو خلعت و انعام اونکی لایق عطا فرمائے
پس یہانتک تو ابہام اسماء فقہاء و محدثین مین رہا کہ عطیات و جوائز والے خلافت
پرست کون تھے اب جدول مین اونکے رخ روشن سے پردہ اوٹھا دیا جاویگا اور سب
دیکھ لینگے کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جنہون نے دین کی اولٹ مین دنیا کا شکار فرمایا ہے
اور خوشامد امراء مین اسلام کو ہی مٹایا ہے یا یہ کہا جاوے کہ موجد اس دنیا پرستی
کے چونکہ صحابہ نامدار ہوئے ہین انکے حسن تقلید مقتضے ہوئی کہ جو اونکے قدم بقدم
سلوک نکرتے لہذا یہ مقتدی اور وہ مقتدا سب کے سب بگڑا ہوا آوہ کا آوہ فعلی لک
شمول حضرات صحابہ کا اس جدول مین بھی ضرور ہوا۔

جدول مقربین دولت واصحاب حکومت پرست و فقہاء خلافت پیوست ومحدثین سیرت اہل امارت

ابوہریرہ الدوسی	صحابی مکثر الاخبار	کان معاویہ یبعث اباہریرہ

علی المدینۃ فاذا غضب علیہ بعث مروان وعزلہ تذکرہ عن ابی ہریرہ انہ کان اذا اعطاہ معاویۃ سکت وان منعہ وقع فیہ واخذ ابوہریرہ من مروان ویزید بن عبدالملک احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۲۰۸ وباب الیف عن مروان فی امرتہا تذج ا صفحہ ۲۹

اکابر صحابہ واعاظم عصابہ قال صلعم فیہم اصحابی کالنجوم	منہم عیینہ بن حصین صحابی شہد الفتح مسلماً مقبول الاسلام عند ابی بکر معارف وتزوج عثمان ابنتہ	دخل علی عثمان فی خلافتہ فقال لہ یا ابن عفان سر فینا بسیرۃ عمر بن الخطاب

فانہ اعطانا فاغنانا الخ معارف صفحہ ۱۰۳ اس کلام عیینہ صحابی سے واضح ہوا کہ یہ رغبت وشغف جو خلافت شیخین سے عامہ اہل اسلام خصوصاً صحابہ عظام میں پیدا ہو گئے تھے اور وہ دیگر خلفاء سے بھی خواہش سیرت شیخین کی کرتے رہے وجہ قوی اوس کی بس یہ ہے اعطانا فاغنانا ہے کہ یہ مثل سگان شیرہ خوار دولت اور پرستش کنان امارت رہے ہیں یہ عصابہ درم ودینار کا سانچہ اسیطرح جناب امیر سے بھی خواہشمند سلوک بسیرت شیخین ہوا تھا مگر مفت خوروں کے لئے یہاں زربخشی کب تھی آخر آپنے فرمایا دعونی والتمسوا غیری الخ نہج البلاغہ اوسکی شرح میں عبدالحمید نے نقل کیا ہے کہ قالوا نبایعک علی ان تسیر فینا بسیرۃ ابی بکر وعمر الخ ما نقل فاستعفاہم وسالہم ان یطلبوا غیرہ ممن یسیر بسیرتہما

انس بن مالک	صحابی مکثر الاخبار	سابقاً گذرا کہ یہ دولت

کے ارد گرد کبھی ابن زیاد کے ندیم کبھی ابن الجارود کے مشیر کبھی حجاج کے کبھی محمد بن اشعث کے حاضر باش رہے ہیں چنانچہ جب اہل حرم کربلا سے مقید ہو کر حاضر دربار ابن زیاد کئے گئے تو ع چھڑی رکھی ظالم نے ہونٹوں پہ شہ کے - نہ سمجھا کہ ہے یہ دہان محمدؐ - اسوقت یہ صحابی حاشیہ بوس بساط دربار تھے انہوں نے مصداق لم ینتہوا فجالسہم کے سکوت اختیار فرمایا اور مستحق نفرین ہوئے علے لسان الانبیاء نقلہ العینی فی شرحہ بانہ قال سبط ابن الجوزی اما کان لرسول اللہ صلعم علی انس من الحقوق ان ینکر علی ابن زیاد فعلہ ویقبح لہ ما وقع من قرع ثنایا الحسین بالقضیب انتہی وفی الحدیث الساکت عن الحق شیطان اخرس

ابن عمر بن الخطاب	صحابی ابن صحابی	ان المختار کان یبعث

الیہ المال فیقبلہ ثم یقول لا اسئل احداً ولا ارد ما رزقنی اللہ واہدی الیہ ناقۃً فقبلہا وکان یقال لہا ناقۃ المختار احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۸۲ یعنے یہ صحابی مختار ثقفی کے عطیات وہدایا قبول فرمالیا کرتے تھے واخذ ابن عمر وابن عباس من الحجاج صفحہ مذکور یعنے ابن عمر وابن عباس عطیہ حجاج لیا کرتے تھے

ابو الجوزا اوس بن خالد الربعی	ثقہ تق	یہ امیر عسکر بنی امیہ مقرب خلفا تھے معارف
ابو بردہ بن ابو موسی الاشعری حاکم	فقیہ احد الائمۃ الاثبات تذکرہ جلد ۲ صفحہ ۸	قاضی کوفہ تعبد شریح

لبنی امیہ امیر خراسان من یزید بن مہلب معارف

ابو الزناد عبد اللہ بن ذکوان	ثقہ فقیہ ولہ المناقب والمحامد تقریب تہذیب	یہ شیعہ عثمانی غلام رملہ

ابو الزناد مذکور	زوجہ ابن عفانی تھے جتے کہ بلازم خلافت یزید وہشام پسران عبد الملک کے رہے اور آخر عمر مین طاعت بنی امیہ مین ہی مرے میزان تذکرہ ذہبی	
اسمعیل بن عیاش العبسی الحمصی	محدث الشام احد الاعلام شیخ الاوزاعی تذج ا صفحہ ۲۳۰	یہ توشہ خانہ منصور دوانقی کے داروغہ تھے تذج ا وہ منصور جسپر امام اعظم وامام مالک نے فتوی خروج کا دیا تھا تاریخ الخلفاء
ابراہیم النخعی بن زید الکوفی	فقیہ العراق صیرفی الحدیث اخذ عنہ حماد بن ابی سلیمان وعنہ ابو حنیفہ	یہ حاضر باش امراء کے تھے اور خلعت وانعام مانگا کرتے تھے اور خوشامد دولت مین مرغابیان تیار کرکے امراء کو ہدیۃ پیش کیا کرتے تھے تذ
ابو احمد الحاکم محمد بن محمد النیشاپوری	محدث الخراسان روی عنہ الحاکم صاحب المستدرک تذ	یہ ہمراہ شیوخ محدثین کے نوح بن نصر امیر خراسان کے دربار مین تھے جو امیر نے کہا کہ تم مین کسیکو یاد ہے احادیث ابوبکر کی امر صدقات مین انہون نے اقرار کیا کہ مجھے حفظ ہین امیر نے اس جلدوی مین شاش کا قاضی کردیا تذکرہ
ابن مندہ ابو عبد اللہ محمد بن الشیخ ابی یعقوب	الامام الحافظ الجوال محدث العصر عنہ الحاکم وخلق تذکرہ	یہ بعض عمال اصفہان کے بزمانہ معتصم عباسی کے نائب تھے تذج ۳ صفحہ ۲۳۵
ابن الفخار ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم الاندلسی	الحافظ الامام الاوحد سمع ابابکر بن العربی ولازمہ واختص بہ تذ	استدعی الی حضرۃ السلطان بمراکش یسمع علیہ بہا تذ

ابن الفخار مذکور	یعنے انہون نے ملک مراکش سے درخواست کرکے اپنے کو محدث

ہونا مشہور کرادیا کہ اہل حدیث مجھکو شیخ اپنا بناوین یہ انکے رسوخ وتقرب پر دال ہے

ابن الانباری ابوبکر محمد بن القاسم	الحافظ شیخ الادب عنه الدارقطنی کان من افراد الدہر تذ	یہ خلیفہ عباسی راضی باللہ کی اولاد کو آداب خلافت

اور فقہ دولت تعلیم کرنیکی غرض سے آمدرفت رکھتے تھے تذ

ابن الفوطی کمال الدین ابو الفضائل عبدالرزاق بن احمد الشیبانی	العالم البارع المتقن المحدث الحافظ المفید تذ	یہ کتب خانہ مستنصریہ خلفاء عباسیہ کے داروغہ تھے تذ
ابن حزم ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم	الامام العلامہ الحافظ الفقیہ المجتہد مولی یزید ابی سفیان تذ	یہ مستظہر باللہ خلیفہ کے وزیر تھے اور لباس حریر

پہنتے تھے ولا یرضی من المکانۃ تعلیاً الا السریر اور تلون مذاہب مین شہیر تھے تذ جلد ۳

ابو اسحاق السبیعی عمرو بن عبداللہ تلمیذ شمر ذی الجوشن ملعون	الحافظ احد الاعلام عنه الاعمش ومسروق وخلق کثیر تذ	یہ وظیفہ خوار مروانی معاویہ سفیانی کے تھے تذ ج ا صفحہ ۱۰۱
ابن لہیعہ ابو عبدالرحمن عبداللہ الحضرمی	الامام الکبیر قاضی الدیار المصریہ وعالمہا ومحدثہا عنه ابن المبارک	یہ منصور دوانقی کے تیس دینار ماہوار کے وظیفہ خوار

تھے تذ ج ا صفحہ ۲۱۵ وہی منصور جو فاروق ثانی تھا بنی فاطمہ کے حق مین تاریخ الخلفاء ۱۷۸ و تاریخ الخمیس للقاضی الدیار البکری

اسحاق بن عبدالواحد الموصلی	محدث مکثر ثقہ حافظ فقیہ امام حجۃ تق	تکلم فیہ تق ہارون رشید نے

ایک مرتبہ ایکمشت دو ہزار دینار انعام انکو دیا تاریخ الخلفاء

ابو یعقوب الشیرازی	الامام عنہ الحمیدی صاحب جمع بین الصحیحین	یہ خلیفہ مصر کے سفیر ہو کر قیصر روم کے پاس سفارت
لے گئے تھے ابن خلکان ج ۱ صفحہ ۲۶۲		
اصمعی عبد الملک بن قریب الباہلی البصری	صدوق سنی تق	انہوں نے چرب زبانی
فرما کر رشید سے پانچہزار دینار انٹھ لئے تاریخ الخلفاء		
ابو المحاسن عمر بن علی الزہری الدمشقی	الامام الحافظ ثقہ تذج ۴	یہ دیوان عزیز کے سفیر
ہو کر نور الدین زنگی صاحب الشام کے پاس گئے تھے تذج ۴ صفحہ ۱۵۸		
ابو الفضل ابن خرابہ جعفر بن الوزیر الکبیر	الحافظ المفید الامام تذکرہ ج ۳ صفحہ ۲۲۶	یہ کافور الخادم صاحب
مصر کے وزیر کامل تھے تذ		
ابن فطیس القرطبی ابو المطرف عبد الرحمن بن محمد	حافظ ثبت علامہ قاضی جماعت کان من جہابذۃ الحدیث تذ	عمل الوزارة مرة تذج ۳ صفحہ ۲۶۳ یعنے بشوق
ثروت وحکمت کے وزارت تک فائز ہوئے ہیں		
ابن ماکولا ابو نصر علی بن ہبۃ اللہ العجلی	حافظ بارع ثقہ صنف کتابا فی العلم الحدیث تذج ۴	یہ المقتدی باللہ کی بیعت لینے طمغان خان والئے سمرقند
کے پاس داعی ہو کر گئے تھے جو یہ خدمت انکے تقرب دولت وسعی اہلے الضلالة پر دلالت کرتی ہے		
بشر بن مروان بن الحکم	من رجال المشکوۃ	یہ عہد عبد الملک میں اپنی بہائی
کی طرف سے والئے عراق تھا رجال مشکوۃ		
تقی الدین السبکی الحنفی القاضی	شیخ فی الحدیث والفقہ تلمیذہ السیوطی رسالہ الصافی دہلوی	انہوں نے بخوف وظائف

ترک ہو جانیکے اجتہاد کرنا موقوف کر دیا تھا جو فقہا ر مذاہب ایمہ اربعہ کو ملا کرتا تھا کہ جس حنفی و شافعی فقیہ نے دو
اجتہاد بعد ایمہ اربعہ کیا وہ وظیفے سے محروم کر دیا جاتا تھا لہذا یہ حنفی المذہب ظاہر ہیں یہی رسالۃ الانصاف

الحارث بن حاطب بن الحارث قرشی جمحی	صحابی صغیر تق ولد بارض الحبشۃ ب ۱۱۱	یہ خلافت ابن زبیر میں من عندہ امیر مکہ رہے و

خلافت مروان میں ولایت مساعی پر سرفراز تھے ب غرضکہ کونڈی کے اس پار یا اس پار رہے

الحکم بن عمرو الغفاری	صحابی ب	یہ امارت ابن زیاد میں والی

بصرہ تھے بعد ازان تبدیلی انکی خراسان کو ہوگئی اس امارت باضلالت سے انہیں چھٹکارا نہوا

الحسن بن سفیان بن عامر ابو العباس الشیبانی	صاحب المسند الامام الحافظ شیخ خراسان	ابو یعلی محدث تو احتساباً و ہدایۃً حدیث کا وعظ

تھے اور یہ اکتساباً و کسب معاش کی غرض سے حدیثین پڑھا کرتے تھے تذکرۃ الحفاظ

حسینک ابو احمد الحسین بن علی التمیمی نیشاپوری	الحافظ الامام النبیل تذ ج ۳ صفحہ ۱۷۷	یہ مجلس سلاطین میں حاضر رہا ہوتے تھے جب انہون

نے مجلس سلطان سے تخلف کیا تو ابن خزیمہ کے نائب ہو گئے تذ در دولت کو نہین چھوڑا

حسن بصری بن یسار	ثقۃ فاضل فقیہ مشہور تق	یہ دار الامارت ابن

زیاد کے دیوان تھے بانہ قال صاحب معارف وکان الحسن کاتب الربیع بن زیاد الحارثی بخراسان

حصین بن نمیر السکونی	قتل مار و سے میزان	یہ مؤدب یزید بن معاویہ

اور امیر الجیش محاصرہ حرمین مین تھے میز

حمیدی ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر الاندلسی	صاحب الجمع بین الصحیحین الحافظ الثبت الثقۃ تذ	انکا تمام بار موت رو سا

حمیدی ابوعبداللہ مذکور		کے ذمہ تھا امیر ابن ماکولا کی فرمایش پر کتابین لکھی ہین جو یہ خالی طمع سے نہین ہے تذ ج ۴ صفحہ ۱۸-۱۹
الحاکم ابوعبداللہ	صاحب المستدرک	سلطان ابونصر محمد بن عبدالجبار العتبی کی وزارت سے ممتاز تھے وفیات الاعیان لابن خلکان
الخطیب ابوبکر احمد بن علی البغدادی	الحافظ الکبیر الامام محدث الشام والعراق تذ	انہون نے سلطان عزالدولہ کا تقرب حاصل کرکے بہت کچھ منافع اور مال کثیر وصول کیا اور قایم بامراللہ خلیفہ کو بھی گرویدہ اپنا کرلیا تھا تذ ج ۴
رافع بن خدیج	صحابی استیعاب	یہ اور زید بن ثابت انصاری مروان بن الحکم کے عہد امارت مین رسوخ یافتہ دولت بنی امیہ تھے کہ تخت امارت پر مروان کے ہم پہلو بیٹھتے تھے ب صفحہ ۵
رجا بن الحیوۃ ابونصر الکندی	شیخ اہل الشام تذ	ندیم و مقرب سلیمان خلیفہ اموی مجدد طریقہ استخلاف ومقنن تقرر خلفا حسب منشاء ملوک تھے تاریخ الخلفاء
زید بن ثابت جامع القرآن انصاری	صحابی جلیل	انہون نے بنابر اپنے قراءۃ اخیرہ فرعونہ کے حسب فرمائش ابوبکر صدیق کے قرآن جمع کیا تاریخ الخلفاء مگر جب عثمان غنی کو ہوائے جامعیت قرآن کے ہوئے تو تجدیداً مرتب کیا عثمان غنی نے سواے بنی ابی معیط کے کسی صحابی کے ساتھ ایسی عطیات بذل نہین کی جو اونکے ساتھ مبذول فرمائین غالباً وہ بجلدوے اسی ترتیب جدید غیر ترتیب سابق کے بذل کے گئے چنانچہ ایام محاصرہ عثمان مین زید

زید بن ثابت مذکور | بن ثابت کی طلب نصرت پر جبلہ بن عمرو المازنی نے کہا کہ ما
یمنعلت یا زید ان تذب عنہ اعطاک عشرۃ الف دینار وحدائق من نخل لم ترث
عن ابیک مثل حدیقۃ منها رواہ الواقدی ونقله عنه ابن ابی الحدید فی شرحه جلد ۱ صفحہ ۱۲۳
اور یہ زمانہ امارت مروان بن الحکم میں اوسکے خاص الخواص ہم نشینوں میں تھے استیعاب صفحہ ۵

السہیلی ابو القاسم	الحافظ العلامہ البارع تذ	یہ برسوں امیر مراکش

کے نمکخوار رہے ہیں تاریخ ۴ صفحہ ۱۴۲

سفیان بن عیینہ بن میمون مولے ابن مزاحم	العلامہ الحافظ شیخ الاسلام محدث الحرم	یہ جوائز خوار ہارون رشید کے تھے تاریخ الخلفاء و

احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۲۱۵

شعبہ بن الحجاج ازدی العتکی مولاہم الواسطی	الحافظ شیخ الاسلام ہو اول من فتش عن الرجال بالعراق تق	یہ جوائز خوار مہدی خلیفہ عباسی کے تھے انکو مہدی

نے بصرہ میں املاک بھی عطا کی تھیں تذ ج ۱ صفحہ ۱۷۷ ع ۱۵ کہ مزدور خوشدل کند کار بیش

شیبان بن عبد الرحمن ابو معاویہ التمیمی مولاہم	الامام الحافظ الحجۃ عنہ ابو حنیفہ تذ	یہ مؤدب اولاد امیر کوفہ داؤد بن علی عباسی کے

تھے جو سفاح کا چچا اور عامل عراق تھا تذ و معارف

الشعبی عامر بن شراحیل	امام العلم ثقۃ فقیہ تق	یہ مصاحب مختار ثقفی

تھے روضۃ الصفا و دیوان ابن مطیع رہے معارف و ندیم حجاج تھے ش سفیر عبد الملک
مروانی ہوکر قیصر کے پاس گئے تذ ج ۱ صفحہ ۲۳ غرضکہ ہمیشہ ہوا خواہ دولت رہے

شافعی بن ادریس	احد الائمہ الاربعہ	یہ خلفاء وسلاطین سے
انعامات وعطیات لیا کرتے تھے باوجود معلوم ہونے مال حرام مخلوط ہونے کے اموال خلفاء مین احیاء ربع ۲ صفحہ ۷۳		
شریک بن عبداللہ ابو عبداللہ النخعی الکوفی	امام فقیہ محدث مکثر تذج ۱ صفحہ ۲۱۰	یہ مہدی خلیفہ عباسی کی خدمتمین حاضر ہوئے
تو خلیفہ نے انکو تکلیف عہدہ قضا وتعلیم اپنی اولاد کی دی بعد تامل انہون نے قبول کر لیا تاریخ الخلفاء مین مذکور ہے کہ فحد ثہم بعد ذلک وعلّمہم العلم وولی القضاء صفحہ ۱۸۷		
ضحاک بن قیس فہری	من صغائر الصحابہ تق	ندیم معاویہ ومقرر خلافت
یزید بعدہ امیر الجیش ابن الزبیر ومحارب مروان المختصر ہمسایہ بیت المال تھے		
طارق بن عمرو الاموی مولاہم	وثقہ ابو زرعہ فی الحدیث تق	امیر المدینہ لعبد الملک
والمشہور انہ کان من امراء الجور تق		
عمرو عاص السہمی	صحابی مشہور	وزیر امیر معاویہ تھے
عبداللہ بن عمرو عاص	صحابی مشہور مکثر الحدیث	صاحب المیمنہ صفین
مین لشکر معاویہ کے تھے جدب لسیر مین انکو سردار لشکر سوار این لکھا ہے		
عبداللہ بن عامر بن کریز بن ربیعہ ابن خال عثمان	قال صلعم لہ ہذا اشبہ بنا ومنہ بکم وانہ یتبوخ ریق رسول اللہ	امیر البصرۃ لمعاویہ وولد [illegible] الرقاق [illegible] عنہ زیاد العدوی
فقال ابو بکرۃ من اہان سلطان اللہ اہانہ اللہ سنن ابو داؤد والترمذی		
عباد بن زیاد سفیانی	ثقہ فاضل فقیہ تق	امیر السجستان لمعاویہ معارف

عبد اللہ ابن مطیع	لہ رویۃ تق	امیر البصرۃ لابن زبیر معارف
عبد اللہ بن یزید بن زید بن حصین الانصاری	صحابی صغیر تق	امیر الکوفہ لابن زبیر تق و دیوانہ الشعبی
عروہ بن الزبیر بن العوام	ثقۃ فاضل فقیہ تق	ندیم ولید بن عبد الملک

اموی معارف صفحہ ۵۷ کہ باوجود سکونت حجاز کے حالت مرض مصعب میں بھی دربار شام کنارہ کش نہوئے

عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب عدوی	ثقۃ تق	امیر الکوفہ لیزید بن عبد الملک خلیفہ اموی معارف
عدی بن الارطاۃ الفزازی	مقبول تق	امیر البصرۃ لیزید الاموی

معارف ۱۲۴ صفحہ و حبیب السیر ۲۳۶ صفحہ

عقبہ بن عامر الجہنی	صحابی فقیہ علامہ تذ	امیر المصر لمعاویہ ثم عزلہ تذ
عمران بن حصین الخزاعی	صحابی فاضل تق ۲۶۹	قاضی البصرۃ لمعاویہ تق
عون بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود الہذلی	ثقۃ عابد تق	قاضی البصرۃ للرشید معارف ۱۱۱
عنبسہ بن سعید بن العاص بن سعید الاموی	ثقۃ تق	یہ ندیم حجاج بن یوسف تھے تق
علاء الدین علی بن محمد القوشجی	شارح تجرید	یہ از جانب سلطان الغ بیگ

والئے سمرقند کے بعدہ سفارت خدمتین سلطان محمد خان کی شرف ہوئے تھے حبیب السیر و شقائق نعمانیہ فی علماء دولت عثمانیہ

غیاث بن ابراہیم	محدث عہد العشرۃ تاریخ الخلفاء	یہ از جملہ اون محدثین عشرہ

غیاث بن ابراہیم مذکور	گے ہین جو خلیفہ مہدی عباسی کی خدمت سے مستفید ہوئے اور	
حدیثین گڑھکر انعام پائے تاریخ الخلفار		
غیلان بن جامع بن اشعث	ثقہ تق	یہ امرار جور کی طرف سے قاضی کوفہ تھے تق
فضالہ ابن عنید انصاری	صحابی ب ۱۳۱ھ	کان معاویہ استقضاہ فی حین
خروجہ الی صفین ب		
قاسم بن معن از نسل ابن مسعود صحابی	ثقہ فاضل تق الامام العلامۃ	یہ دو محمد ہین قاضی کوفہ
منجانب امرا جور کے تھے تق		
قاسم بن مخیمرہ ابو عروہ الہمدانی الکوفی الدمشقی	الامام عن ابی سعید الخدری وعلقمہ وطائفۃ تذ	انہون نے امرا بنی امیہ سے اسقدر مال کا اکتساب کیا
عطیات کے فرمایا کہ پیشہ تجارت سے مستغنی ہوگئے تذکرہ ج ا صفحہ ۱۰۸		
قبیصہ بن ذویب ابو سعید الخزاعی المدنی الدمشقی	لہ رویۃ تق فقیہ من علمار ہذہ الائمۃ تذ	یہ خازن مہر وسکہ عبد الملک ہوی کی تھی تذ ج ا
کمال الدین	الفقیہ الشافعی	یہ وزیر الملک نور الدین
والی شام ومصر کے تھے اور مقتفی باللہ خلیفہ کے سفارت سے بھی ممتاز ہوئے جو قلیج ارسلان والئ روم کے پاس گئے تھے ابن خلکان ج ا صفحہ ۴۷۲		
امام مالک بن انس الاصبحی	احد الائمۃ الاربعۃ صاحب الموطا	اخذ الشافعی ومالک جوائز
الخلفار وسلاطین مع العلم بانہ قد خالط مالہم الحرام احیاء ربع ۲ صفحہ ۳، چنانچہ مہدی عباسی خلیفہ سے تین ہزار دینار لیکر ہضم فرمائے تذ ج ا صفحہ ۱۸۹		

محمد بن ابی سفیان حربی	مقبول تق	یہ یزید بن معاویہ کے جانب
سے امیر مدینہ تھے واقعہ حرہ انکے ہی سوء اعمالی مین لکھا ہی معارف		
محمد بن مسلم الزہری	فقیہ حافظ متقن علے جلالتہ واتقانہ کان من کبار التابعین تق	یہ بسفارش قبیصہ کی دولت عبد الملک سے مقرب ہو گئے
وعبد الله بن مروان کے رفیق رہے اور ہشام مروانی کی خدمتمین عمر بسر کی معارف ۱۶۱ یہ صحبت امرا مین بوجہ قلت دیانت کے مبتلا تھے اور علماء و زہاد انپر طعن کرتے رہے رجال مشکوۃ لعبد الحق اور یہ صاحب شرطہ بنی امیہ بھی تھے ۔ منہ		
مغیرہ بن شعبہ	صحابی مشہور	یہ عہد معاویہ مین امیر کوفہ رہے
مروان بن الحکم داماد عثمان غنی	لہ احادیث فی الصحاح	یہ عہد معاویہ مین امیر مدینہ
رہے اور بعد یزید خود خلیفہ جور ہو گئے کما فی کتب السیر وحیوۃ الحیوان		
مسلمہ بن عبد الملک مروانی	مقبول تق	یہ دولت بنی امیہ مین یزید
بن عبد الملک خلیفہ کے جرنل تھے آل مہلب کا ہلاک واستیصال اسیکے نامہ اعمال مین لکھا گیا ہے معارف وحبیب السیر		
مطرف بن عبد الله بن الشخیر العامری البصری	مقبول تق راس العلم والعمل لہ جلالتہ فی الاسلام تذ	یہ لباس فاخرہ پہنکر عربی گھوڑے پر چڑھکر بادشاہ
کے دربار مین جایا کرتے تھے تذ ج اول صفحہ ۵۵ و ۵۶		
میمون بن مہران ابو ایوب الرقی	الامام القدوۃ عالم اہل الجزیرۃ روی عن ام المومنین عائشہ وابی ہریرہ وابن عمر تذ	یہ عالم بنی امیہ تھے قال سلیمان الفقیہ کان ہولاء علماء الناس

فی خلافۃ ہشام الحسن ومکحول ومیمون بن مہران والزہری تذیہ دولت مروانیہ مین قاضی جزیرہ ومحصل خراج رہے ہین تذ ج ۱ صفحہ ۸۷	میمون مذکور

تنبیہ

انتباہاً حوالہ قلم ہو کہ کوئی زمانہ من السلف الی الخلف وجود سرایا بہبود علماء دولت و دنیاء مطلب جنرل دار عقبی و محدثین در بخواہ و تارکین شریعت بیضاؤ متفقہین مال دنیا سے خالی نہین رہا دیکھو صاحب الدراسات فی دراست خامسہ مین یہ افادہ فرمایا ہے واعلم[151] انہ لما غلبت الاہواء علی النفوس وطلبت العلماء المراتب عند الملوک ترکوا المحجۃ البیضاء وجنحوا الی التاویلات البعید لیمشوا اغراض الملوک فیما لہم فیہ ہوی نفس للیستند وافی ذلک الی امر شرعی الی ان قال ولا شک[185] ولاخفاء علی کل من عرف شرع اللہ من المحدثین لامن الفقہاء الذین یقلدون اہل الاجتہاد کفقہاء زماننا ولا علم لہم بالقران ولا بالسنۃ وان حفظوا القران وراؤ فیہ ما یخالف مذہب شیخہم کمذہب ابی حنیفۃ ومالک بن انس لم یلتفتوا الیہ ولا عملوا بہ ولا قرأوہ علی جہۃ اقتباس العلم واعتمدوا علی مذہب امامہم المخالف لہذہ الآیۃ ولا عذر لہم عند اللہ تعالی فی ذلک الی ان قال واصحاب[197] علم الرسوم لیست لہم ہذہ الرتبۃ لما اکبوا علیہ من حب الجاہ والریاسۃ والتقدم علی عباد اللہ وافتقار العامۃ الیہم فلا یفلحون فی انفسہم ولا یفلح بہم وہی حالۃ فقہاء الزمان الراغبین فی المناصب من قضاء وشہادۃ وحسابۃ وتدریس الخ ما افاد ولقد اجاد ثم قال واما من یدعی[198] التعریف الالہی بالاحکام الشرعیۃ فہو عندہم مجنون فاسد الخیال لا یلتفتون الیہ فان کان ذا مال وسلطان

انقادوا فی الظاہر الیہ رغبۃ فی مالہ وخوفا من سلطانہ وہم ببواطنہم کافرون
ملخص ترجمہ ہر چہار عبارت کا یہ ہے کہ علماء وفقہاء بہوس نفس وبطلب تقرب ملوک کے اپنے
اغراض نفسانی وتمتعات شہوانی کو اپنی تاویلات رکیکہ سے موافق شریعت کے دکھلاتے
ہین اور اس زمانہ کے محدثین وفقہاء بمقابلہ اقوال اپنے شیوخ کے قرآن وسنت پر باوجود
حافظ قرآن ہونیکے نظر نہین ڈالتے نہ اوسکی طرف التفات کرتے ہین نہ عمل کرتے ہین نہ
باقتباس علم دین کے قرأت فرماتے ہین پس علماء نے اپنے امام کے مذہب پر جو صریح مخالف آیت کے
ہے اعتماد کرلیا ہے اور اصحاب علم رسوم کی یہ حالت ہی کہ اونہی منہ حُب جاہ وریاست
کے سبب ہوگئے ہین تاکہ ہمکو بندگان خدا پر فوقیت حاصل ہو اور ہماری طرف لوگ رجوع
ہوجاوین نہ یہ اپنے نفوس مین فلاح پانے والے ہین نہ انسے اور ونکو فلاح ہوتی ہے یہ
حالت ہی فقہاء زمان کی کہ مناصب قضا وشہادت واحتساب وتدریس کی طرف راغب
ہو رہے ہین اور جو شخص چاہتا ہے کہ معرفت الٰہی کو بذکر حجۃ اللہ القایم کے اور احکام اوامر و
نواہی کو بیان کرے وہ انکے نزدیک مجنون فاسد الخیال ہے اوسکی طرف التفات بھی نہین کرتے
اور اگر صاحب مال وسلطنت وشوکت ہو تو اوسکے ظاہر مین بسبب رغبت مال وبخوف سلطنت
کے تابع ومنقاد بنجاتے ہین اور دلمین اوسکی برخلاف وبرگشتہ رہتے ہین انتہے مگر یہ دنیا طلبی
اور عقبی فروشی اس گروہ کی عموماً آخر کچھ علت اور کچھ سبب بھی رکھتے ہی جسکی اباحت غلط
طریقہ استنباط سے قرآن وسنت آثار صحابہ سے پیدا کی گئی ہے قرآن مین تو اولی الامر آیا ہی
اوسکے معنے تحریفاً بادشاہ کے قرار دیکر اطاعت ملک کو فرض کرلیا پس جبکہ اطاعت ملک
مثل اطاعت خدا و رسول کے ہوگئی تو تمام دین وایمان بھی اوسکی طاعت مین صرف کردیا

مباح رہا اس حالتمین خود بخود دنیا مطیعین کی طرف رجوع کر گئی یہ طریقہ دنیا طلبی کے لئے
بہت ہی سہل نکالا گیا ہے اور سنت نبویمین بشارت انبساط دنیا کے صحابہ کی شان مین مذکور ہے
ہوئی ہے کما مضے تو یہ علما اونکے مقتدی رہکر اوس انبساط کے اگر خواہان نہون جو پیشین گوئی
پیغمبر مین بحق صحابہ کے وارد ہوئی ہے تو مقتدی کسطرح رہ سکتے ہین اب رہے آثار صحابہ تو کوئی
صحابی رسول الشہادت ابو سعید الخدری الیسا نہین ہوا جو دنیا کی طلبگاری سے بچا ہو جیسا کہ
احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ مین مذکور ہے کہ قال ابو سعید الخدری مامنا احدٌ الا وقد
مالت بہ الدنیا الا ابن عمر اور یہ حضرت بہی بعد اس بیان ابو سعید کے جوائز و عطایای مختار
ثقفی امیر کوفہ مین خلط ملط ہو گئے کیونکہ وفات ابو سعید ۶۴ھ مین ہوئی اور امارت مختار ۶۶ھ
سے پانچ برس رہی ہے پس وہ عطیات مابعد کی ہین پہر نوع علما امت کو دنیا طلبی مین
پوری تقلید الصحابۃ کلہم عدول کے ہے لہذا ضرور معذور ہین بلکہ علے عقیدتہم ماجور ہین

فصل پنجم

مین قواعد جرح و تعدیل رواۃ و تنقید اخبار اور شروط اخذ و اخراج و طرح و ترک
احادیث و آثار کو معہ ذکر مسالک متطرقہ منقدین جماعت و حاملین لوا سنت کی حالی کیا
جاتا ہے اور قبل اسکے بضرورت مقام و ایضاح مرام بنا بر توطیہ کلام معیار تنقید کا بیان
کرنا بہی مناسب سمجہا گیا تاکہ حق تنقید ناقدین رجال اور صلابت دینی ایمہ محدثین کا اصلی
حال اور کیفیت تغلیط و تصحیح مرویات و متروکات کا مال اوس معیار سے واضح ہو جاوے
اور وہ معیار قران و حدیث پیغمبر سے ہی مستنبط ہو سکتی ہے دیکہو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے

یا ایھا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا
علی ما فعلتم نادمین اس آیہ وافی ہدایہ کافی الدرایہ کے مفاد سداد سے صاف مستفاد
ہوتا ہے کہ فاسق کی خبر محض نامعتبر ہے اور اوسپر عمل کرنا موجب ندامت دنیا و یوم محشر
ہے اور کثرت عدد فاسقین مین فرماتا ہے وان وجدنا اکثرھم لفاسقین ٣-٩ اور لفظ فسق
نبا بر سیاق آیات قرانی کے بمعنے ظلم و کفر و نفاق و عصیان کے ہے پس ضرور ہوا کہ اخذ
و ترک احادیث مین اس گروہ کثیر المتعداد کی معرفت حاصل کرنا واجب ہوا تاکہ اخذ روایات
مین اونسے حذر کُلّی کیا جاوے اور بجال ظاہر اونکی اپنے حسن ظن سے کام نلیا جاوے
اسلئے کہ افراد صحابہ و دیگر امت مین جوق جوق ظالم و فاسق و عاصی و منافق تھے اور مفہوم
اس آیہ سے یہ بھی مستدرک ہوا کہ روایت غیر فاسق کے یعنے روایت عادل کی قبول کیجاوے
پس اس سے عادل و فاسق کی معرفت و تمیز بوجہ کثرت فاسقین بقولہ تعالے ولاکن اکثرھم
فاسقون اور بوجہ قلت ثابتین بقولہ تعہ ثم تولیتم الا قلیلا منکم کے و بقولہ تعہ الذین
امنوا و عملوا الصالحات و قلیل ما ھم کے ازبس دشوار ہو گئے اسکے لیئے نظر عمیق و
فکر دقیق درکار ہے اور اس آیت وافی ہدایت سے منطوقاً و مفہوماً یہ بھی درایت ہوا کہ
ممدوح القران کی روایت بضرورت دریافت احکام تکلیفی کے واجب الاخذ ہے اور جو
اصناف کہ مذموم القران ہین روایت اونکی لامحالہ واجب الترک و لازم الطرح ہے دیکھو
آیہ الا من شھد بالحق و ھم یعلمون مین مدح اوس گروہ علماء کی وارد ہے جو شہادت
بالحق اور روایت بالصدق ادا کرتے ہین اور واضح رہے کہ روایت بحکم شہادت کے
ہے کما فی سنن ابی داؤد جلد ثانی صفحہ ٢٨٣ پس قولہ شھد بالحق مفید معنے روی

بالحق کو بہی ثابت ہوا اور یہ مخبر ہے کہ راوی بالکذب مذموم ہے اور آیہ لیتفقھوا فی الدین مین مدح فقہاء دین مبین مبشرین و منذرین و ہداۃ مہدئیین کے وارد ہی جو یہ بہی احکام شرعیہ کو روایت کرتے ہین اور آیہ و یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت مین مدح ثبات کے وارد ہوئی ہے فیما یحب اللہ و یرضے اور ثبت بالتحریک بمعنی حجت کے اور بسکون الباء بمعنے ثابت القلب کے اطلاق کیا جاتا ہے قولہ و تثبیتا من انفسھم ای طمانیتہ مؤید اسی معنی کے ہے پس اطلاق ثبت کا ہر دو وجہ ممدوح ہے اور ما نحن فیہ مین بمعنے ثانی مستعمل ہے اور آیہ فاصلحوا بینھما بالعدل و اقسطوا ان اللہ یحب المقسطین مین عدالت کی مدح آئی ہے بدین معنے کہ اصلاح کرو درمیان اونکے ساتھ انصاف کے بلا رو و رعایت و بلا ہواے نفسانی کے پس عادل اوس مرد صالح کو کہتے ہین کہ جو ضابط ہو کہ خواہش نفس کیطرف میل نکرے اور شناخت عادل کی فقہ مین یہ ہے کہ جو بمعاشرت باطنیہ کے منزہ منہیات سے ثابت ہوا اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کبائر کا مرتکب نہوا اور صغائر پر مصر نہووے اور ثقہ بہی باعتماد عدم میل بالھوی کے عادل پر ہے اطلاق کیا جاتا ہے اور آیہ انا لہ لحافظون سے صفت ممدوحہ حفظ و ضبط کی مستنبط ہوتی ہے اور آیہ الذی اتقن کل شی سے مدح صفت اتقان کے ظاہر تراست پس جو مرد متقن اور اخذ روایت مین متقن ہوگا لاجرم معتمد علیہ امت ہونا چاہیے اور آیہ اولئک ھم الصادقون مین مدح صادقین کی آئی ہے پس صادق ممدوح کا ذب مذموم ثابت ہوا اور آیہ و ان کثیرا لیضلون باھوائھم بغیر علم مین ذم غیر عادلین کے مذکور ہے جو بہوائی نفسانی

کے امر دین مین لوگونکو بہکاتے ہین اور جھونٹی باتین بناتے ہین اور یہ آیہ بھی مشتمل
شتّے ہے ازانجملہ یہ کہ مانحن فیہ مین بنا بر مفہوم آیہ کے ناقل حدیث ایسا ہونا چاہیے کہ
بہوائے نفس وبراہ تعصب کے نقل مین تصرف وتحریف نکرے بلکہ باقتضاء عدالت
عن المتقدم پر کفایت بدیانت فرمائی اور جو خبر اوسکو نہ پہونچی ہو اوسکو من قبل نفسہ
من حیث النقل عن المتقدم نقل نکرے یہان سے بھی مدح ذوی العدل کی مستفاد
ہوئی اور آیہ ومن اظلم ممن کتم شہادۃ مین ذم اونکے حال سے منطبق ہوتی ہے کہ جو
احادیث نبوی کو بحیلہ تضعیف روایت کے چھپاتے ہین اور آیہ ومن یتعد حدود اللہ
مین ذم متجاوزین کے وارد ہے کہ جو وہ حدود شرع سے تجاوز کرکے بدعات ومحدثات
کے مرتکب یا معلم یا ناقل بغرض تلقین ہوتے ہین اور حد سماع عن المتقدم سے نقل اخبار
مین متجاوز ہوجاتے ہین کہ حدیثین مفتعل ومخترع کرکے اور تدلیساً فی الروایۃ وفی الراوی
نقل کرتے ہین اور آیہ فمن افترےٰ علی اللہ الکذب من بعد ذلک فاولئک ہم الظالمون
مین ذم کذب وافترا کے وارد ہوئی ہے اور یہ موئد ومصرح معنے صدر کے ہے پس
استنباطاً واقتباساً آیات مذکورہ سے ممدوح ہونا شاہد بالحق اور راوی بالصدق اور
ثبت ثقہ وعادل وحافظ وضابط اور متقن وصادق کا مسلم الثبوت رہا اور مذموم
ہونا کاذبین ومفترین وظالمین وفاسقین اور مضلین اور متجاوزین اور محرفین و
کاتمین احادیث کا و لوگونکا گو شیوخ الائمۃ وائمۃ الحجۃ لائق نفرت وحذر وترک
کے متحقق ہوا اور حضرت ختمی رسالت نے تنقید روایات واحادیث کے لئے اصول تعلیم

فرمائی ہین تاکہ امت اون اصول ماثورہ کی بنا پر صحیح وسقیم اخبار کو تمیز کر سکے از انجملہ حدیث صحیح ومتواتر النقل الا قد کثرت علی الکذابۃ وستکثر فمن کذب علی متعمدًا فلیتبوء مقعدہ من النار ہے کما اعترف بتواترہ صاحب الطبال الباطل جس سے ظاہر ہوا کہ حاضرین عہد رسالت مین جنکو صحابیت کا تاج اور عدالت کاملہ کا خلعت پہنایا گیا ہے فرقہ کذابہ کی کثرت ہو گئی تھی اور وہ مجموعہ صحابہ کا اون کے شمول کے سبب کلہم عدول نرہا تھا ؎ چو از قومے یکے بیدانشے کرد۔ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را اور یہان تو فرقہ کذابہ نے اپنی کثرت سے بوجہ عموم دیانت صادق اللہجہ ہونیکے برخاست کردی تہی واز انجملہ حدیث صحیح ومتفق علیہ ستفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا واحدۃ ہے کما ہو فی الترمذی

اور اس حدیث کی تفسیر حدیث سفینہ مین اسطرح فرمادی ہے کہ انما مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق اخرجہ الحاکم فی تاریخہ وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والاوسط والصغیر وسماک بن الحرب واحمد فی مسندہ وابن جریر فی تاریخہ وابو النعیم فی الحلیۃ والبزار فی مسندہ وابن المغازلی فی المناقب وابن حجر فی الصواعق المحرقۃ وغیرہم غیرہا جو حدیث صدر سے ظاہر ہوا کہ امت مین تہتر فرقے ہونگے وہ سب ناری ہین مگر ایک ناجی ہوگا او اس حدیث سفینہ مین اوس فرقہ ناجیہ کو مصرحًا فرمادیا کہ جو فرقہ تمسک باہلبیت پیغمبر کریگا وہ ناجی ہے اور اوسنے تخلف کرنے والے ضلالت مین غرق ہونگے مگر افسوس کہ محرفین نے اس حدیث ثلاث وسبعین کو بہی اپنی تصحیف سے نہین چھوڑا اور اسکے اخر مین یہ اوڑہا دیا کہ قالوا

من کان علی ما انا علیہ و اصحابی یعنے لوگون نے پوچھا کہ وہ ناجیہ فرقہ کونسا ہے تو آپ نے
فرمایا کہ وہ فرقہ وہ ہے کہ جس مسلک پر کہ مین اور میرے اصحاب سلوک کرتے ہین اگرچہ
اصلاح کے چونکہ زمانہ رسالت مین سب لوگ علی الظاہر سنت نبی پر سالک تھے
تو یہ اصلاح بھی مفید محرفین نہین ہے بلکہ یہ محض اضافہ ہوا ہے کہ اولیات حضرات صحابہ
نے اپنے عہد مین داخل شریعت فرمائے ہین اوسیر زمانہ رسالت مین کوئی سلوک نکر تاتھا
اور آپنے اوس فرقہ کے مسلک کو موجودۃ الوقت کے سلوک کی طرف علی ما نقل عنہ
ارشاد فرمایا ہے و از انجملہ حدیث کلامی لاینسخ کلام اللہ و کلام اللہ ینسخ کلامی الخ
ہے جو باب الاعتصام مین صاحب مشکوۃ نے لسند دار قطنی کے نقل فرمائی ہے برگ حدیث
اوس قوم پر کہ جنہون نے اس حدیث کو و نیز آیات کثیرہ میراث وغیرہا کو خبر از قسم
احاد نحن معاشر الانبیاء لانرث ولا نورث ما ترکنا صدقہ سے بپاس صاحب خلافت
کے معطل و منسوخ کر دیا و از انجملہ حدیث متفق علیہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و
عترتی اہلبیتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی الحدیث ہے جس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت نبوی
نے اپنے بعد حکم تمسک فرمانے کا قرآن اور اپنی عترت اہلبیت کے ساتھہ فرمایا ہے تا کہ
امت حکم قران و اہلبیت پر سلوک کرے اور حکم شریعت ان دونو سے اخذ کرے مگر
افسوس کہ قوم نے ان دونو کو چھوڑ کر اپنا نیا دین بنالیا اور منحرفین اہلبیت کو اپنا متمسک
بہم قرار دیلیا و از انجملہ حدیث متفق علیہ فاذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ
فما وافقہ فاقبلوہ والا فردوہ ہے یعنے جس وقت کوئی حدیث مجھہ سے روایت کیجاوے تمہارے

سامنے پیں اوسکو کتاب اللہ پر عرض کردیں جو حدیث اپنے حکم مین موافق حکم کتاب
اللہ کے ہو اوسکو قبول کرو ورنہ اوسے رد کردو اور حدیث نبوی نہ سمجھو انتہے اما ہم
شافعی نے تو اس حدیث کو اپنا متمسک بہ گردانا کما ہو مذکور فے نورالانوار اور سیرت
صحابہ کو رد کردیا کما مضے جو اس سیرت امام شافعی سے ظاہر ہوا کہ تمسک بحدیث مذکور
واتباع سیرت صحابہ جمع نہین ہوسکتی اور حقیقت مین یہ حدیث ایسی معیار اخبار ہی کہ اسکی
کسوٹی پر مغشوش حدیثین صاف ظاہر ہوجاتی ہین اور بلا عرض علی کتاب اللہ کے حضرات
صحابی بہی کذابین اور مکثرین اخبار سے عاجز اگے تہے حتے کہ مطلق نقل روایات کو از
حضرت نبوی صلعم منع فرماتے تہے کما نقلہ الذہبی صاحب تذکرہ الحفاظ فے ترجمہ ابی بکر فی
حدیثہ طویل فلا تحدثوا من رسول اللہ شیأً من سالکم فقولوا بیننا وبینکم
کتاب اللہ الخ اور قول مشہور عمر حبنا کتاب اللہ بہی موئد ہی کہ جو حدیث موافق کتاب اللہ
کے ہے وہ صحیح ہے ورنہ متروک ہی اور صاحب تذکرہ نے ترجمہ ابن عمر مین نقل کیا ہے کہ لم
یکن احد من الصحابۃ اذا سمع من رسول اللہ حدیثاً احذر ان لا یزیدا وینقص
منہ ولا ولا من ابن عمر جس سے ظاہر ہوا کہ کوئی صحابی سوائے ابن عمر کے ایسا نہین تہا
جو حدیث نبوی مین کمی وبیشی نکرتا ہو لہذا اشد ضرورت ہوئی کہ احادیث صحابہ پر اعتماد
نکیا جاوے مگر جبکہ وہ احادیث قرآن پر عرض کیجاوین اگر موافق حکم قران ہو اخذ کیجاوین
ورنہ مطروح رکہی جاوین مگر افسوس جمہور فرقہ حنفیہ نے حدیث مذکور کو وضعی ٹہرا کر
مذہب اپنا اجماعیات فاروقی اور فتاوای ابن مسعود کو قرار دیا ہے اور محدثین نے

اہلبیت سے احادیث نقل نہین فرمائین مگروہ اخبار موضوعہ جنہین حط فضائل اہلبیت
واسقاط حق خلافت بلافصل آنحضرت کا کیا گیا ہے یا فقہیات مین وہ حدیثین وضعی
جنہین تائید مسائل ایمہ اربعہ کی ہوتی ہے اور یہ امر ملاحظہ مسندات وکتب اخبار
سے بخوبی مکشوف ہو رہا ہے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بالفاظ دیگر اسکو
اپنے رسالہ قرۃ العینین فے تفضیل الشیخین مین بہت شد ومد اور بکمال فخر بجد وکد
بدین خلاصہ عبارت ماخذ مذاہب ایمہ اربعہ واہل اخبار کو نقل کیا ہو دکسیکہ از
اصول وامہات این مذاہب اطلاع دارد شک نکند درآنکہ اصل این مذہب مسائل اجماعیہ فاروق ہست
وآن مانند امر مشترک است درمیان ہمہ آنہا الی قولہ وہمچنین اعتماد بر فتاوای عبداللہ
بن مسعود در غالب حال و بر قضایاے مرتضی دربعض احوال بآن شرط کہ اصحاب
عبداللہ بن مسعود روایت کردہ باشند واثبات نمودہ الی قولہ اعتماد کلی در فقہیہ
در مذاہب مشہورہ بر آثار مرتضی نیست واین معنے رابجز ماہر در اصول امہات این
مذاہب نمی توانند شناخت ودر مقامے دیگر میفرماید واما محدثین پس اقوی حدیث
واکثر آن پیش ایشان روایات ابوہریرہ وابن عمر وعائشہ وعبداللہ بن مسعود و
ابن عباس وانس وابوسعید الخدری وجابر است ایشان مسمے بمکثرین اند وبعد از آن
جمعے کہ فاروق ایشان را در آفاق نصب کردہ بود چون ابوموسے ببصرہ وابوالدردار
بشام وعبداللہ بن عمرو عاص وعلے ہذا القیاس الے قولہ واہل مدینہ واہل شام
واہل یمن واہل مصر از مرتضی روایت ندارند الا در غایت قلت واہل کوفہ روایت دارند

اما پیش محدثین اکثر روایات حضرت مرتضے مستور الحال اند غیر حفاظ در روایت مرتضے پیش ایشان صحیح نشده است الا از قبل عبد الله بن مسعود - عن ابن عباس قال سمعت المغيرة يقول لم يكن يصدق على علي في الحديث عنه الا من اصحاب عبد الله بن مسعود اخرجه مسلم في مقدمة صحيحه انتهى سچ ہے سے جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے کیا لطف جو غیر پردہ کھولے از آنجملہ احادیث کثیرہ بشان فرقہ خوارج کے ہین جو بطرق متعددہ وارد ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے سيخرج من ضئضئي هذا الرجل (اي ذي الخويصرة) قوم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية اور فرمایا يحقر صلوة احدكم في جنب صلواتهم وصوم احدكم في جنب صيامهم ولاكن لايجاوز ايمانهم تراقيهم صحيح البخاري باب قتل الخوارج وكتاب الادب وباب علامات النبوة في الاسلام اور حدیث مسلم مین يمرقون من الاسلام مذکور ہے باب اعطاء المولفة اور محمد شہرستانی نے کتاب الملل مین لکھا ہے الخوارج والمرجئة والوعيدية كل من خرج على الامام الحق الذي اتفقت الجماعة عليه يسمى خارجيا سواء كان الخروج في ايام الصحابة على الائمة الراشدين او كان بعدهم على التابعين باحسان والائمة في كل زمان والمرجئة صنف اخر تكلموا في الايمان والعمل الا انهم وافقوا الخوارج في بعض المسائل التي تتعلق بالامامة والوعيدية داخلة في الخوارج الى قوله الخوارج اعلم ان اول من خرج على امير المومنين علي بن ابي طالب عليه السلام جماعة الخ یعنے خوارج و مرجیہ اور

وعیدیہ ہروہ گروہ کہ جسنے امام حق پر خروج کیا اور امام حق عندہم وہ جسکی خلافت پر جماعت
نے اتفاق کیا ہووے نام اسکا خارجی ہے برابر ہے کہ وہ خروج زمانہ صحابہ مین ایمہ
راشدین کے ہوا ہو یا بعد اونکے تابعین باحسان کے زمانہ مین ایمہ دین پر ہووے اور
مرجیہ قسم آخر ہے مگروہ بھی بعض مسائل متعلقہ امامت مین خوارج سے موافقت رکھتے ہین
اور وعیدیہ داخل فرقہ خوارج کے ہین قولہ الخوارج یعنے فرقہ خارجیہ پس جاننا چاہیے تجھے
کہ اول وہ لوگ کہ جنہون نے امیر المومنین علے بن ابی طالب عہ پر خروج کیا ایک
جماعت تہی الخ اور بعد چند سطر کے نقل کیا ہے و فیہم قال صلعم یحقر صلوۃ احدکم
فی جنب صلوتہم وصوم احدکم فی جنب صیامہم ولاکن لایجاوز ایمانہم
تراقیہم وھم المارقۃ الذین قال فیہم سیخرج من ضئضئ ھذا الرجل قوم
یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ الخ اس تمام روایت سے واضح ہوا
کہ خوارج و مرجیہ و وعیدیہ مسئلہ امامت مین متفق ہین اور خوارج وہ ہین جو امام حق
اور خلیفہ مجمع علیہ پر خروج کرین اب دیکھنا چاہیئے کہ جمل وصفین مین جن لوگون نے
خروج کیا تہا اونکو قوم نے کلہم عدول مین داخل فرمالیا ہو اور فرقہ نہروانی اور اونکے
تابعین کو ثقات و عدول اور رواۃ مقبول مین شامل کرلیا ہو اور یہ دخول و شمول
کسقدر منافی وصیت حضرت رسالت کی ہے والباقی سیاتی ۔ وازانجملہ حدیث ابوسعید
الخدری ہے کہ جو صاحب صواعق محرقہ نے صحیح ترمذی سے بدین لفظ نقل فرمائی ہے
کہ کنا نعرف المنافقین ببغضہم علیاً کذا رواہ ابن عبد البر فی الاستیعاب عن جابر

یعنے ہم منافقین کو اونکے بغض کرنے سے علی ع کے ساتھہ شناخت کر لیتے تھے یعنے یہ علی کا

مبغض منافق ہے اور یہ حدیث ترجمہ ہے حدیث نبوی علے باب علمی وحُبّہ ایمان وبغضہ نفاق کا کما فی مودۃ القربے بہر نحو روایت منافق کے مثل روایت کافر کے مردود ہی قال اللہ تعالے وان المنافقین فے الدرک الاسفل من النار مگر صد آفرین اور ہزار تحسین بر مذہب وملت محدثین اہل السنۃ ومنقدین این ملت کہ انہون نے ڈہونڈ ڈہونڈ کر خوارج ونواصب ومنافقین ومبغضین علے بن ابیطالب کی روایتون اور حکایتون کو اپنا اصول مذہب اور اخذ ملت قرار دی لیا ہے اور کلیہ انکو احکام قرآن اور اصول السنۃ الماثورہ کے اختلاف وانحراف سے پرواہ نہین ہے اور ثبوت اسکا بروقت امعان نظر بکتب رجال و اخبار کے ہر موقع ومحل سے بخوبی ملتا ہے اور مشتے از خروارو اند کے از بسیار جدول سابقہ ولاحقہ سے حال نفاق وشقاق رواۃ مقبولہ قوم کا آشکارا ہوتا ہے۔اب ہم حقیقت تنقید ونوعیت جرح وتعدیل وچگونگی شروط اخذ وترک رواۃ و کیفیت تصحیح وتضعیف مرویات کو حالی کرتے ہین کہ صدر اول ہین تو ضبط تخریج وتنقیح کا اور صحیح اور موضوع حدیث کی تمیز کا کوئی قاعدہ محدثین اصحاب السنۃ مین مقرر نہین تھا نہ راوی کی جرح وتعدیل کیجاتی تھی چنانچہ مناوی نے فیض القدیر مین یہ افادہ فرمایا ہے فان الصدر الاول من اشیاخ المجتہدین لم یعتنوا بضبط التخریج وتمیز الصحیح من غیرہ فوقعوا فی الجزم بنسبۃ احادیث کثیرۃ الی النبی صلعم فرعوا علیہا الاحکام مع ضعفہا بل ربما دخل علیہم الموضوع انتہی یعنے صدر اول مین شیوخ مجتہدین ضبط تخریج اور تمیز صحیح وضعیف پر اعتنا نکرتے تھے اور احادیث کثیرہ کو بانتساب حضرت

نبوی صلعم جزم ویقین کے ساتھ نقل فرماتے تھے اور احکام شرعیہ اون حدیثون پر متفرع کرتے رہے باوجود ضعیف ہونے اون احادیث کے بلکہ بسا اوقات موضوع حدیثین بھے اونکے پاس تہین جنپر شرعی احکام متفرع کرلیتے تھے انتہے محصل ترجمہ اس عبارت سراسر درایت سے ثابت ہوگیا کہ صدر اول کے شیوخ مجتہدین باوجود مجتہد ہونے اور بعضہم قریب العہد ہونے زمانہ حضرات صحابہ کے صحیح وسقیم کی تمیز احادیث مین نہین فرما سکے اور اپنی ملت کے بنا اخبار ضعاف اور موضوعات پر اونکو قایم کرنی پڑی البتہ محدثین خلف نے فن رجال کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور موجد اس فن کے شعبہ ہوئے ہین کما فی التقریب جو طبقہ سابعہ مین شمار کی گئی ہین اور یہ دوسری صدی مین تھے مگر افسوس تو یہ ہی کہ اونکے فن رجال اور تنقید اخبار پر اونکے اغلاط و تصرفات اور سوء حافظہ کے شدت کی کچھ نہایت ہی نہین رہی چنانچہ ایک حدیث آمین مین سنن مین ترمذی نے اور مرقاۃ مین ملا قاری نے امام شعبہ کے غلطیان باجماع واتفاق حفاظ حدیث کی نقل فرمائی ہین کہ سند رواۃ مین عن علقمہ بن وائل کو من تلقاء نفسہ بڑھا دیا اور بجای لفظ مد بہا صوتہ کے متن حدیث مین خفض بہا صوتہ روایت کردیا اور حجر بن عنبس کو حجر ابن عنبس کہدیا کذا فی الکلام المتین ۴۰۶ صفحہ تو ایسا ناقد و ماہر فن رجال کیا امت مرحومہ مین معتمد قابل وثوق اپنے تحقیق رجال واخبار مین ہوسکتا ہی سلمنا کہ شعبہ موجد و مستند ہی عندہم مین لاکن اکمال رواۃ واسماء رجال کی تنقیح اور تنقید اونکی خزانہ سینہ مین مقفل رہی اور مدون ومرتب نکر سکے جو نوبت اونکی اشاعت ورواج کی پہونچتی اور ممالک اسلام مین اہل حدیث اوس سے بہرہ مند ہوکر صحیح وسقیم حدیث کی تمیز حاصل کرتے چنانچہ ازہرا

الجارودی کے ترجمہ مین علامہ ذہبی نے لکھا ہی ہو اول من سن بہراة تخریج الفوائد وشرح حال الرجال والتصحیح تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ اور یہ محک الرجال ابن الصدی الخامس مین اس مقام پر تعجب یہ ہے کہ متاخرین کے پاس کیا ٹیلیگرام زمانی موجود تھا جو متقدمین ماضیہ کی صحت وسقم کی خبرین صحیح صحیح بے کم وکاست اور وہ بھی زمانہ حال مین اون تک عالم غیب سے مفصل پہونچین جو اونھون نے زمانہ تابعین کے ہر ہر فرد کو اپنی کسوٹی پر کس لیا حالانکہ متقدمین باہمہ توغل علم وقرب عہد رسالت اور وجود حضرات صحابہ کی تمیز صحیح وسقیم کی نکرسکے یہان تو وہی مثل صادق آتی ہے کہ گرو تو گر ہی رہی اور چیلے شکر ہو گئے بھر طور متقدمین روایات اور ایمہ جرح ومدح کی رواۃ جو فن رجال اور تنقید اخبار مین بعد امام شعبہ کے تالیفاً اور تصنیفاً نامور ہوئے وہ ابن شاہین وابن حبان والعجلی والعقیلی وابن ابی حاتم وابوحاتم الرازی وابوزرعہ وابن معین وابن عدی ویحیی قطان وجورجانی ووکیع وابن ابی خیثمہ وابن سعد وابن الجوزی وابومسہر وابوالفتح محمد الازدی الموصلی وخطیب بغدادی وابوبکر بن ابی شیبہ ودارقطنی وغیرہم علاوہ اصحاب سنن وارباب صحاح کے ہین اور اس فن مین انکو ایمہ جرح وتعدیل وناقدین احادیث کہا جاتا ہے جو منتے نمونہ جدا اول نواصب وفقہاء دولت مین مذکور ہوئی جس سے واضح ہوگیا کہ یہ لوگ خود مجروح ومقدوح اور منسوب بکفر وزندقہ ومرمی بمذہب نواصب ودنیا طلب ہین فعلے ذلک انکی تحقیق وتنقید اخبار وجرح وتعدیل کذابین واخبار کہان تک لائق اطمینان اہل دیانت کی نظر مین ہو سکتی ہے بجز اسکے کہ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۔ یہ امر ایک منٹ کو بھی تسلیم نہین کیا جاسکتا ہے کہ انہون نے تمسک

ثقلین سے منحرف رہکر اپنے کو صحیح العقیدہ رکھا ہے اور ثقات وعدول وصدوق و
اثبات وحفاظ اپنے مخالفین مذہب کو مقبول گردانا ہو بجز اسلئے کہ اپنے ہم خیال والون
نواصب وخوارج کی تعدیل مین مبالغہ فرمایا ہے اور اپنے غیر مذہب کی ثقت وعدالت
ووثاقت کو عزل نظر فرماکر اونہین خبیث ودجال وآفت ٹھہرایا ہے اور اپنے مذہب
کا مدار ومرجع انہین ہم خیالون کو گردانکر اونہین حامل لواء شریعت اور راوہین کو
ایمہ الحدیث اور راسخ فی الدین واوعیۃ العلم وشیوخ الاسلام مشہور کیا ہے اسلئے کہ
ے ولی رابس ولی نیکو شناسد موافق زین گروہ آید بہ پرواز نواصب را نواصب
یار باشند بود ہم جنس باہم جنس دم ساز خوارج با خوارج مے نشینند کبوتر با کبوتر باز
با باز وقال اللہ تعالےٰ وتبارک المنافقون والمنافقات بعضہم من بعض اور شرح
ان لفظون کی احوال مندرجہ جدا اول نواصب سے ہی واضح ہو گیے کہ محدثین خود
ناصبی ناقدین ومنقدین ناصبے خلفاء عصر ناصبے متقدمین ناصبے متاخرین کا نسہ لیس نواصب
چونکہ اس گروہ اعظم نے قرآن وحدیث سے قواعد تنقید کی اخذ نہین فرمائی ہین فعلا ذلک
ضرورت متقاضی ہوئی کہ تصحیح وتکذیب وجرح وتعدیل کے لیے اصول موضوعہ مقرر کیے اونہین
لہذا قوم کے حاملین لواء الصناعۃ نے مبادی مخترعہ واصول موضوعہ لصنایع معنوی
وبدایع باطنی تنقید فضائل کے لیے مخزون اسفار سینہ فرمائی ہین جنکا حالی کرنا الغرض
انکشاف حقیقت شرائط راوی کے مقدم بر تحریر شرائط مذکورہ کے ہے لتوقف التنقید
علیہا مگر بسبب ظلمت اسرار واہتمام اخفاء راز کے افشاء اوسکا بوجہ شنایع فضیحہ
وفظایع قبیحہ اون مبادی واصول کے رسوا کنندہ اونکے مس مذہب بلمع مذہبہ

کا ہے لہذا یہ اہتمام اخفا مین کیا گیا کہ قواعد جرح و تعدیل مین اور ضوابط تنقید مین قلمبند نہین فرمایا اسلئے کشف عوار اوسکا از بس مشکل اور عقدہ مالاینحل ہوگیا تھا لاکن مصداق سے نکو رو تا سبتوری ندارد ٭ چو در بندی سر از روزن برارد کے یا بوجہ کثرت ہمرازان مصداق نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا کے وہ اسرار نہانی بدین سبب کہ یہ قوم معاویہ شاہی حمیت خالصہ بحضرات صحابہ و انحراف از ذریت خیر الوراء رکھتے ہین طشت از بام ہوچکا ہے لہذا بامعان نظر مختلف مقامات سے افشا اوسی راز سربستہ کا ہوگیا ہے مگر یہ بیدار مغزون نے تو بتصفح نظر اوس راز کو درایت بھی کیا اور خواب غفلت والے عقیدتمند چونکہ گوش شنوا اور فہم رسا نہین رکھتے تھے البتہ اوس طرف ملتفت نہو سکے بنابران قبل از بیان شرائط راویکے اون صنائع معنوی و بدائع باطنی و اسرار پنہانی کو بنابر استقراء کے لکھا جاتا ہے جو تنقید اخبار کے اصول موضوعہ مین اور مختصر و جیزہ مین بارہ اصلین ضبط تحریر مین ہے قیاس کن زگلستان وے بہارش را اول التقاط لفظ کا متن حدیث سے ثانی تکذیب راوی کی بلا اسناد قدح کی بعلت تحفظ صحابہ کے مطاعن سے سوم تبدیل اسماء صحابہ کا ساتھ اشارات مبہمہ کے چہارم ماثبت و مالم یثبت پنجم تشئید اخبار موضوعہ کی لشان اہلبیت کی ششم اخبار احاد کا حکم محدود کرنا سامع پر جو خاصۃً فضائل و مناقب اہلبیت مین ہون ہفتم صنعت بزیادہ اللفظ فی الاخبار صیانۃً عن مطاعن الصحابۃ ہشتم تحریف لفظی و صنعت معنوی بتبدیل نقاط لفظ حدیث کے نہم نقل اخبار فضائل اہلبیت کے بعد ملاحظہ عدم فوقیت کے فضائل صحابہ سے دہم اگر فضائل صحابہ مین اخبار ضعیف السند ہون تو تشئید بعضہا بعضہا

یازدہم نقل احادیث من طریق اہلبیت کا بروجہ استہزا، دوازدہم تکذیب الائمہ المعصومین واہل البیت ختم المرسلین وتنقیص علومہم وابطال احادیثہم ہے پس اوّل عمدہ اصول تقلید اخبار سے التقاط اور اسقاط لفظ حدیث کا ہی بدین صنعت کہ متن حدیث مین جو لفظ خلاف مذہب کھٹکتا ہوا نظر پڑے اور وہ حدیث بوجہ شہرت کے مطروح نہو سکے یا وہ کار آمد سنت ہووے تو اوس لفظ کو بغرض اخفاے مثالب صحابہ عظام یا مناقب عترت رسول انام کے ملتقط کر دیا جاوے بدین معذرت کہ جب رفع مثالب کے لیئے راہ تاویل نہی تو اوسکا گرا دینا متن حدیث سے مقتضاے ثقت ہے چنانچہ امام نواوی شارح مسلم نے شرح حدیث مناقب علی عم امر معاویہ بسعد أفقال ما منعک ان تسبّ ابا تراب مین یہ اسرار نہانی جو سینہ بسینہ وخزینہ بخزینہ چلا آتا تہا باین الفاظ ظاہر فرما دیا ہے کہ قال العلماء الاحادیث الواردۃ التی ظاہرہا دخل علی الصحابی یجب تاویلہا قالوا ولا یقع فی روایات الثقات الا ما یمکن تاویلہ انتہے اور معنے حدیث یہ ہوئے کہ حکم کیا معاویہ نے سعد وقاص کو پس کہا کہ تجہکو کس چیز نے منع کیا کہ نا سزا کہی تو ابو تراب کو اوسپر امام نواوی فرماتے ہین کہ علما نے فرمایا ہے کہ وہ احادیث جنہین آنکھون دیکھتے صحابہ پر طعن وارد ہوا اون احادیث کی تاویل کرنی واجب شرعی ہے اور یہ بہی علما نے فرمایا ہے کہ ثقہ راویون کے حدیثون مین وہ لفظ واقع ہے نہین ہوتا کہ جسکی تاویل ممکن نہو انتہے حالانکہ یہ ناممکن بات ہے کہ لفظ ناقابل التاویل وارد ہو اور نقل کا لا اصل مین واقع نہووے پس اس عبارت مین اسی طرف اشارہ ہے کہ ثقہ وہی راوی ہے کہ جو ایسا لفظ اپنی روایت مین سے گرا دیوے اور باقی الفاظ حدیث کو درست کرلے جسمین نشست

الفاظ و معنے کے ہو جاوے چونکہ یہ صنعت التقاط از جملہ صنائع تسفید کے عمدہ صنعت اور نتیجہ

بیان ہے اور اسکی مدائح مین اکابر محدثین رطب اللسان ہوئے ہین لہٰذا تحلیل معنی بعض

عبارت مذکورہ کے مناسب مقام دیکھکر ریویو اسپر لکھا جاتا ہے قولہ عجب تاویلہا سے

پایا گیا کہ کسی چیز کا واجب گردانا اور کسی شے کو ممنوع و حرام کہدینا حکم شارع پر موقوف

نہین ہے اور آیہ وما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم فانتہوا کے معنے برعکس

عندہم اخذ کرنے واجب ہین اور ہر شخص حمایتے صحابہ کا مجاز اور مرخص ہے کہ بہ نگہداشت

حرمت صحابہ کے امر واقع کو چھپا دالے اور اوس اخفای واردات مین تاویل علیل و تسویل

کلیل کر ے جو کسی حکم کلی واجب کی بحث مین داخل نہو سکے جو تاویلا اوسکی وجوب کو مستنبط

بہی کرسکین بنا بران اگر اس قاعدہ پر علمار شیعہ بمخالفت اجتہاد نواصب کے سب صحابہ

مخصوصین کو بالاعلان جایز گردانین اور کم از کم بعزل نظر نصوص ماثورہ کے جو براہ

عام و تبرا تام مین بکثرت موجود ہین محض بنا بر اجتہاد کے باستنباط حکم کلی واجب کے اوسکو واجب

گردانین تو یہ اختلاف باہمہ گر علمار اسلام کا بحکم اختلاف امتی رحمت کے مذموم نکہا

جاویگا بلکہ رحمت الہی کا موجب ہوگا اور فعل تاویل مین یہ نظر و تامل ہی کہ دخل وطعن

صحابہ پر جو غیر معصومین ہین کوئی حکم تاویل کا من عند الشارع وارد نہین ہوا اور بلا قیام

ہونے دلیل کے فعل تاویل مقبول نہین نہ وہ کلام ماول حجت ہوسکتا ہی پہر اوسکا واجب

ہونا کیا معنے رکہتا ہے اور جبکہ امر تاویل آیات متشابہات مین بقول ایمہ سلف شہرستانی

کے جایز نہین کہ وہ امر مظنون ہے تو بربنا ظن کے وجوب کسی شے کا نہایت سفاہت

ہے اور یہ کیا دیانت ہے کہ محل تاویل مین راہ تاویل کو مسدود کرین اور علی غیر محل

اوسکو واجب گردانین بضرورت مقام بعض فقرات شہرستانی کا اعادہ کیا جاتا ہے
فقالوا نومن بما وجد بہ الکتاب والسنۃ ولا نتعرض للتاویل الی قولہم ان التاویل
امر مظنون بالاتفاق الخ اور جبکہ آیات کتاب وسنت رسالتماب مین تاویل کو
مسدود کیا گیا جسکے انسداد سے تنزیہ باریتعالے عما یصفون مین خلل بین محسوس ہوا ہے
تو اب احادیث نبوی مین کہ جو مظہر دخل وطعن صحابہ کی ہین بعد اقرار نوئن بمادرد
انکی تاویل کرنا خود اپنے مذہب کو مذبذب دکھیلانا اور کسی بات پر قایم ہونا اور
گاہی چنین وگاہی چنان بن جانا واپنے اضطرار واضطراب کو نمایان کرنا ہے حالانکہ
مسئلہ تاویل کو حافظ الاخبار جمال الدین المزی اور امیر المومنین فی الحدیث ابو زرعہ العراقی
اور امام علاء الدین القونوی اور ملا علی القاری نے صاف تبلا دیا ہے کہ ہر حکم بنا بر ظاہر
کلام کے ہوتا ہے اور تاویل بس بشان معصومین کے ہی کیجاتی ہے کما قال فی اواخر رسالۃ
من تاریخ الاسلام عن ابی زرعہ قال ولقد صح عندی عن الحافظ جمال الدین المزی
انہ نقل من خطہ فی تفسیر قولہ تعالے سواء علیہم أنذرتہم ام لم تنذرہم
کلاما ینبو عنہ السمع ویقتضی الکفر فی الشرع وبعض کلامہ (ای کلمات
صاحب فصوص الحکم والفتوحات) لا یمکن تاویلہا والذی یمکن تاویلہ
منہا کیف یصار الیہ مع مرجوحیۃ التاویل والحکم انما یترتب علی الظاہر
وقد بلغنی عن الشیخ الامام علاء الدین القونوی وادرکت علیہ اصحابہ انہ
قال مثل ذلک انما یاول کلام المعصومین انتہے اور علی القاری نے اوسی رسالہ
کی ذیل مین ترجمہ امام القونوی مین لکھا ہے حدثنی ابن کثیر یعنی الشیخ عماد الدین صاحب

التاریخ والتفسیر انه حضر مع المزی عنده یعنی القونوی فجری ذکر الفصوص لابن عربی فقال لاریب أن هذا الکلام الذی قال فیه کفر وضلال فقال صاحبه الجمال المالکی افلا نتاوله یا مولانا فقال لا انما نتاول کلام المعصوم انتہی والمزی هو الحافظ جمال الدین صاحب تهذیب الکمال والاطراف وفی سکوته اشعار برضاه بکلام القونوی والله اعلم انتہی مانقله وما قاله اور ملخص ترجمہ بقدر مقصود وتبرک ترجمہ کل عبارات کے یہ ہے کہ کلام معصوم مین تاویل بنابر ضرورت کے جایز ہے اور غیر معصوم کے قول وفعل کی تاویل کرنی جایز نہین پس حضرات صحابہ چونکہ بالاتفاق معصوم نہین لہذا اونکے لئے تاویل کو دخل دینا دخل در منقولات ہی قوله لایقع فی روایات الثقات الخ مین یہ ہدایت سراسر بشارت اور وصیت سراپا کنایت ہے کہ جس طرح عثمان غنی نے قرآن کی آیات کو بفحواے یحرفون الکلم عن مواضعه کے رد وبدل کر ڈالا کہ حسب افادہ ابن مسعود صحابی کے معوذتین کو شامل قرآن فرمادیا اور موافق روایت ام المومنین عائشہ صدیقہ اہلسنت کے سورہ احزاب کی آیات کثیرہ کو قرآن سے خارج کردیا کما فی الاتقان اسی طرح تابع خلیفہ وہ راوی ثقہ کہلاے گا کہ جو اپنی روایت منقولہ المشائخ مین سے ایسا لفظ جو مثبت دخل علی الصحابہ ہووے ملتقط اور ساقط کردے بشرطیکہ ناقابل التاویل ہو غرضکہ جو شرط قبولیت روات مین متابعت راوی کی ہے وہ یہانپر اوسیوقت متحقق وتسلیم کیجاویگی کہ جو باتباع خلیفہ محرّف قرآن کی نقل روایات مین بھی متابعت کرے

ورنہ اور معنے اس فقرہ نووی کے کسیطرح درست نہین ہو سکتے اور یہ التقاط علانیہ خیانت
اور تحریف لفظی و معنوی موجب خسران آخرت ہی جو محتاج کسی دلیل و حجت کا نہین ہے
اور سردست موجب مخلوق کی نفرت کا ہے کہ جو اس صنعت کو سنے گا اپنے سچے ایمان سے
اس مذہب مصنوعی سے لامحالہ حذر کرنیوالا ہو گا فمن اظلم ممن افترے علے اللہ کذبا او کذب
بایاتہ بہرنوع اس قاعدہ لایقع علامہ مازری اور مقبولہ امام نواوی سے اسقدر تو ضرور
ہی دریافت ہو گیا کہ دال مین کالا ہے کہ اوسمین دخل کسی صحابی پر پایا ہے اور یہ اصل
حدیث مسلم کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اوائل کتاب منہاج السنۃ مین بدین الفاظ نقل کی
ہے کہ اما سعد لما امرہ معاویۃ بالسب فابی فقال (معاویۃ) ما منعک ان تسب
علیا فقال ثلاث قالھن رسول اللہ صلعم فلن اسبہ لان یکون لے واحدۃ
منھن احب الی من حمر النعم فھذا حدیث صحیح رواہ مسلم فی صحیحہ انتہے ملخص ترجمہ حدیث
یہ ہوا کہ ہر گاہ معاویہ نے حکم دیا سعد وقاص کو دشنام دہی کا تو سعد نے انکار کیا پس معاویہ
نے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے باز رکھا علے کے دشنام دینے سے سعد نے فرمایا کہ تین چیزین ہین
کہ رسول خدا نے اونکو فرمایا ہے علے کی ثنا مین پس مین علے کو برا کہونگا اگر ایک بھی
اون مین سے میرے لئے ہوتی تو وہ احب ہوتی مجھے سرخ چشم اونٹون سے انتہا ابن
تیمیہ بعد نقل لکھتے ہین کہ یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اپنی صحیح مین اسکو نقل کیا ہے اس افادہ
شیخ الاسلام سے ظاہر ہوا کہ زمانہ شیخ تک یہ حدیث بالفاظ مذکورہ صحیح مسلم مین موجود تھی
اور اچھوتے رہے جسمین امر معاویہ بالسب فابی ماثور ہے مگر اب جو صحیح مسلم کو دیکھا جاتا ہے

تواس مین قاعدہ التقاط واسقاط بغرض اخفاے عصیان شقاق و پردہ پوشی نفاق امیر معاویہ کے جاری ہوگیا کہ لفظ بالسب فابی کو ثقۃً و تورعاً حدیث مین سے کم کر دیا اور صحیح کی تصحیح بدین تغلیط فرمادی کہ امر معاویۃ بن ابی سفیان سعداً فقال مامنعک ان تسب ابا تراب الخ جواس عبارت کے بزعم خود معنے تاویلی امام نواوی نے فرماے کہ معاویہ نے وجہ سب نکرنے کی سعد سے دریافت کی تہی کہ جو سعد کسی اور مجلس مین مکلف لسبب نمودن کیے گئے تہے اور سعد نے انکار کیا تہا تواوس انکار کی وجہ معاویہ نے اپنی مجلس مین پوچھی اور جو سقم صریح لفظے و معنوے اس تحریف مین ہوگیا وہ محتاج بیان نہین ہے مگر انتباہاً لکھا جاتا ہے کہ فعل امر کا سیاق خواہان ذکر ما امر بہ کو ہوا کرتا ہے یہان صیغہ امر تو مذکور ہوا مگر نہ ما امر بہ ہے نہ جواب مسطور اور یہ کلیۃ شائع ہے کہ ہر سامع لفظ امر سنکر منتظر ہوتا ہے کہ آمر نے کس شے کے لئے مامور کو حکم دیا اور جواب فقال ثلاث قالہن مین مذکور ہے وہ متعلق قولہ مامنعک کی ہے نہ متعلق فعل امر کے بہر نوع امر معاویہ کا ماثور ہونا اور فعل مامور بہ اور اوسکے جواب کا مذکور نہونا مخبر التقاط واسقاط ہے ورنہ مظہر حطّ فصاحت متکلم و قصور تادیہ مراد کی ہے اور بنا بر تاویل امام نواوی کے سیاق کلام داعی ہے کہ بجائے امر معاویۃ کے سأل معاویۃ مذکور ہوتا ...... مگر محرفین کو یہ نہ سوجہا ایسی شیخ ابن تیمیہ کی شہادت اور نقصان عبارت سے درایت ہوا کہ امام نواوی نے وقت تحریر شرح کے اس دخل کو ادراک فرماکر اپنی شرح حامل المتن مین تصحیح فرمادی اور جس نے یہ حدیث بحیثیت محرّف نقل کی ہے

وہ امام صاحب کے مصحح شرح حامل المتن سے ہے غالباً نقل فرمائی ہے اسلیئے کہ تحریف
کا پتہ اونہین کے قلم اصلاح رقم سے ملتا ہے مگر تعدد نسخ واشاعت راچہ علاج چنانچہ جو
نسخہ مسلم کا کہ محدث المتاخرین شاہ عبدالعزیز دہلوی کو ملا اوسمین امر معاویہ بالسب کا
مسطور ہونا ثابت ہوا چنانچہ فتاواے عزیزی مین اس حدیث کے قولہ امر معاویہ بالسب کے
تاویلات شتے فرمائی ہین وبالآخر باین عبارت صاف اعتراف فرمایا ہے کہ بہتر انست
کہ این لفظ را برظاہرش جاری باید داشت نہایت کار انیکہ ارتکاب فعل شنیع یعنے سب
یا امر بسب از معاویہ لازم خواہد آمد ولیس ہذا باول قارورۃ کسرت فی الاسلام چہ مرتبہ سب
کمتر از قتل وقتال است کما روی فی الحدیث الصحیح سباب المومن فسوق وقتالہ کفر وہرگاہ
قتال وامر بقتال یقینے الصدور است ازان گزیر نیست بالجملہ اصلح ہمین است کہ ویرا
مرتکب کبیرہ باید دانست وزبان از طعن ولعن بند باید نمود والا مایقال فیمن زنی
ومن شرب من الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین وہر جائے خطاے اجتہادے را دخل
دادن خالی از سماحت نیست انتہے پس افادہ سراسر رشادہ سے صاف قلعی
اوس ملمع کاری کی کہل گئی جو امام نواوی نے بکمال پردہ پوشی صحابہ کیلئے فرمائی تہی اور اس پردہ
داری نواوی کو کچہہ شیخ ابن تیمیہ نے نہین چاک کیا بلکہ اونکی غمازی مین شاہجی نے
بہی شرکت فرماکر اوسے تار تار کر دیا اور اب صاف مطلع نظر آنے لگا اور اگر شہادت
ابن تیمیہ وصاحب فتاوای اور تقدم فصاحت حدیث سے قطع نظر کیجاوے تاہم تاویل
اور حکم بوجوب تاویل وصیت قولہ لا یقع فی روایات الثقات امام نواوی کے بقواے

ہے زردی رنگ رخ وخشکی لب راچہ علاج بتلارہی ہے کہ اس حدیث مین دخل ضرورہی جو وہ امیر معاویہ کی سرپر سایہ افگن ہے ہرچند امام صاحب نواوی نے اوسی اوتارا مگر گھر کے ہی چراغون نے اولٹا اثر دیکھا یا کہ جو امام نواوی کے چھپاے سے نہین چھپ سکا اور اہل عالم کو محسوس ہواحتے کہ طشت از بام ہوگیا چنانچہ تاریخ ابو الفدا مین مذکور ہے کہ کان معاویۃ وعمالہ یدعون لعثمان فی الخطبۃ یوم الجمعۃ ویسبّون علیاً و یقعون فیہ وکان المغیرۃ متولی الکعبۃ وکان یفعل طاعۃ لمعاویۃ وکانوا خلفاء بنی امیۃ یسبّون علیاً من سنۃ احدی واربعین وھی السنۃ التی خلع الحسن فیھا نفسہ عن الخلافۃ الی اول سنۃ تسع وتسعین آخر ایام سلیمان بن عبد الملک فلما تولّی عمر بن عبد العزیز ابطل ذلک ملخص ترجمہ یہ ہے کہ معاویہ اور اوسکے عمال خطبہ یوم جمعہ مین عثمان کو دعا دیتے تھے اور علی عم پر نعوذ باللہ نفرین کرتے تھے اور مغیرہ صحابی واہی بخوشنودی معاویہ کی کعبۃ اللہ مین سبّ علی عم کرتا تھا اور یہ رواج شناعت کا بنی امیہ مین ۴۱ھ سے شروع ہوکر سنہ ۹۹ تک رہا عمر بن عبد العزیز نے اوسے باطل کردیا انتہے اس مقام پر مناسب حال دو امر ظاہر کرنے لازم ہین ایک وجہ انسداد کی دوسرے تقدیم سب ولعن مین پس وجہ انسداد ظاہرا دور اندیشی عمر کے ہے بدین خیال کہ اسلام مین یہ رسم اگر باقی رہے گی تو کارروائی سقیفہ کی حرمت اور ہر خلیفہ مجمع علیہ الخلافہ کی عزت امت کی نظرون مین باقی نرہی گی ور برطبق سیرت خطبا جمعات کے جن مین صحابہ امثال مغیرہ بہی مرتکب اس مجموعہ ماثم کے ہوتے تھے اس سب ودشنام دہی کو داخل

اصول شریعت کے نکر لین اور اسی سنت صحابہ نہ سمجھ لین لہذا اوس رسم شنیع کو بند کر دیا
اور تقدیم سب و لعن مین ہین اداے شہادت علامہ ذہبی کی اس مقام پر یاد آئی کہ جو پہلے
مین مذکور ہوئی کہ ترجمہ ابان بن تغلب کی ایک عبارت طویلہ مین کہا ہے فالشیعی
الغالی فی زمان السلف عرفہم ھو من تکلم فی عثمان والزبیر وطلحۃ و معاویۃ وطائفۃ
ممن حارب علیاً وتعرض بسبہم والغالی فی زماننا وعرفنا ھو الذی یکفر ھولاء
السادۃ و تبرا من الشیخین ایضاً اس شہادت ذہبی ابن صدی ہفتم سے ظاہر ہوا
کہ زمانہ سلف کے شیعہ غالی عثمان پر اور اون لوگو نپر طعنہ زنی کرتے تھے جنہون نے امیر
المومنین علیہ السلام سے محاربت کی ہو کیونکہ حدیث مین آیا ہے من حارب علیاً فھو کافر
کما فی مودۃ القربے للہمدانی تشیخ الاجارۃ لصاحب التحفہ اور شیعہ غالی ہم عصر ذہبی نے
اونکی تکفیر کی اور شیخین سے ابرا رعام کرنا شروع کیا جو اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ شیعہ
سلف وخلف نے کبھی سب الشیخین و نیز سب الصحابہ نہین کیا اور حدیث ما نحن فیہ مسلم سے ورد ایات
علما رسیر سے امیر معاویہ کے یہ سنت شنیعہ مقدم ہے سے بھلا انصاف تو کیجیے نکالا کس نے
شر پہلے بانی ریویو کلام امام المازری پر عنقریب بنقل تمام عبارت کے کیا جاویگا فانتظر
اب دوسری حدیث مین اس صنعت اسقاط و تبدیل الفاظ کا موازنہ شرط الشیخین سے
کیا جاتا ہے کہ امام مسلم قشیری نے اپنی صحیح کے کتاب الجہاد والسیر باب الفی مین حدیث فاروقی مخاطباً
لعلی والعباس بدین الفاظ نقل فرمائی ہے قال (عمر) فلما توفی رسول اللہ صلعم قال
ابوبکر انا ولی رسول اللہ فجئتما تطلب میراثک عن ابن اخیک و یطلب ھذا

(علی) میراث امرأته من ابیها فقال فقال ابو بکر قال رسول اللہ لا نورث ما ترکنا صدقۃ فرأیتماہ کاذباً آثماً غادراً خائناً واللہ یعلم انہ لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفی ابو بکر و قلت انا ولی رسول اللہ و ولی ابی بکر فرأیتمانی کاذباً آثماً خائناً غادراً واللہ یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق الخ اور امام الدنیا محمد بن اسمعیل البخاری نے اس حدیث میں شیخین پر خسران مبین کا دخل احساس فرما کر اس جملہ کاذباً آثماً غادراً خائناً کو اوڑا دیا اور اپنے طریقہ شرط اخذ حدیث کو اسطرح پر ادا کیا کہ بجاے فقرہ مذکورہ کے کذا وکذا نقل فرمایا یا یہ کہا جاوے کہ امام بخاری کا اتقا واحتیاط فی النقل اور اونکی دیانت اور اونکی امانت اور اونکی صداقت ہرگز مقتضے اس خیانت کی نہین کہ جو وہ بجاے مصرح الفاظ کے مبہم لفظین لکھدیتے تو اسپر یہ بہی گمان نہین ہوسکتا کہ اونکے شیوخ بارسوخ سے یہ گناہ سرزد ہوا کیونکہ اونکی اخذ اخبار مین بہی تو ہم خلل انداز ہوتا ہے فلا محالہ حضرت عمر نے ہی کذا وکذا فرمایا ہوگا فعلے ذلک سامعین مجلس نے یہ تو معنے کذا الذا ابنا بر سیاق حدیث سمجھے ہونگے کہ صادق بار راشد تابع للحق فرمایا کیونکہ یہ الفاظ تو مقابل کذا وکذا کے وارد ہین اور سیاق کلام مخبر معنے رزیت کے ہے تو اس ابہام نے فہم سامعین کے لئے یہ لطف بڑہا دیا کہ اونکو فہم معنے کے لئے وسعت مل گئے اور ہر سامع کذا الذا کا فی الحدیث فہما دوڑا سکتا ہے کہ مراد اوس سے بدین الفاظ ہے کہ فرایتماہ وفرایتمانی کافر ا ملحداً منافقاً زندیقا اور ترقی الفاظ کے واسطے کوئی دلیل تمانع بہی نہین ہے اور اگر کہا جاوے کہ محدث راوی مجاز ایسے ابہام کا ہی تو یہ توسیع اختیار کی یقیناً درہم وبرہم کردینے والے تمام احکام شریعت

کے ہے کہ ہر حکم حلال وحرام مین قال رسول اللہ کذا وکذا جایز ہوجاویگا اور کوئی حکم دنیا
مین مصرح باقی نرہیگا اور مکلفین سے تکالیف شرعیہ ساقط ہونگے بااین ہمہ منقدین حدیث
نے بخاری کے اس صنعت پر اونکی حرمت بڑہائی اور امام مسلم کو ہم پلہ بخاری کا شمار نکیا
اور وجہ اوسکی ہرچند کہ اور لفظون سے تعبیر کیجاتی ہے مگر امعان نظر والے اپنے غائر نگاہ سے
پرکہ سکتے ہین کہ مسلم کی نقل مثل اصل بقول امام نواوی قادح ثقت اور مخالف مسالک
اہلسنت کی ہوگی کما عرفت اور شرط البخاری مین یہ ابہام اور التقاط اصل لفظون کا
اونکو مسلم اسمان رفعت پر اوڑاے گیا بہر نحو قولہ لایقع فی روایات الثقات نے اشارہ
ہتلادیا کہ اس حدیث کا ذیاً اثماً الخ کی نقل کرنے سے اما مہم مسلم بوجہ نقل کالاصل کے غیر
غیر ثقہ تہے اور امام بخاری بسبب کاٹ تراش لفظ حدیث کے پوری ثقہ نکلی اسی وجہ سے
شرط بخاری شرط مسلم سے عندہم فائق اور معتبر ہے فانظروا یا اولی الانظار آب تیری
حدیث مین صنعت التقاط لائق دید ہے کہ شیخہم فی الاسلام ابن اثیر نے جامع الاصول
مین ابوبکر البرقانی والاسماعیلی کی سند سے حدیث ویح عمار یقتلہا الفیئۃ الباغیۃ یدعوہم
الی الجنۃ ویدعونہ الی النار کو نقل فرماکر لکہا ہے کہ اخرجہ البخاری ولم یذکر الفئۃ
الباغیۃ ترجمہ حدیث یہ ہے کہ افسوس عمار پر کہ اوسی گروہ باغی قتل کریگا کہ عمار اونکو جنت کی
طرف بلاے گا اور وہ گروہ اوسے جہنم کی طرف انتہے یعنے عمار حق کیطرف ہوگا اور طرف
مقابل ناحق پر ہونگے صاحب جامع الاصول کہتے ہین کہ یہ آخر کا فقرہ حدیث الفیئۃ الباغیۃ
بخاری نے ذکر نہین فرمایا یہ صنعت ہرچند بنا بریں ایسے لایقع فی روایات الثقات کے قوم

نابلد کی نظر مین قابل قدر ہے مگر بفحواے ؎ تیری رسوائی کو خون شہدا در ذہین ؛ دامن
یار خدا ڈہانپ لے پردہ تیرا ؛ بالضرور لائق عبرت بخوف قیام قیامت ہے لاکن باین ہمہ
پردہ پوشی قولہ صلعم یدعونہ الی النار جو جبل الحدیث بخاری نے ترک نہین فرمایا
اور بفحواے الحق یعلو ولا یعلی کے زبان قلم بخاری پر جاری ہوگیا یہ بہی امیر معاویہ
کی پردہ دری تدین کے لئے نظر اہل بصیرت مین کافی ووافی ہے اسلئے کہ آنحضرت
صلعم نے اس صفت مذموم سے اونکے گروہ کو یاد فرمایا ہے جو یہ صفت قرآن پاک
مین کفار ومشرکین کے ذم مین وارد ہوئی ہے دیکہو خداوند تعالے فرماتا ہے اولٰئک
یدعون الی النار واللہ یدعوا الی الجنۃ پس اس آیہ کریمہ سے بتوفیق حدیث
شریف مستنبط ہوا کہ عمار یاسر اللہ والے تہے کہ جو بہ تتبع حکم واللہ یدعوا الی الجنۃ کی مصداق
یدعوہم الی الجنۃ کے ہوئے اور امیر معاویہ مقلد بلکہ مرتکب اوس فعل کے اس حدیث سے
ثابت ہوئے کہ جو عمل کفار ومشرکین کا ہے اب انکا ایمان واسلام وشرف صحابیت وعدالت
واجتہاد کا کیا ٹہکانا رہا فاعتبروا یا اولی الالباب اگر اولیاے بخاری اس پردہ دری
کی رفو سازی رکہتے ہون اور حضر رفئۃ باغیۃ سے اس خطاب یدعونہ الی النار کا ضرر
شدید محسوس فرماتے ہون جسکو بخاری نے محسوس نفرمایا اور آنکہین بند کرکے اپنی حمایت
کے حقیین لکہدیا تو اوسکو پیش کرین ورنہ قرآن مین تو امیر معاویہ کے دین ومذہب کا پتہ
بعنوان پیشین گوئی کے قبیلہ قریش مین اس آیت سے بخوبی ملتا ہے جو تفسیر در منثور مین
امیر المومنین سے ماثور ہے کہ مامن رجل من قریش الا نزل فیہ طائفۃ من القرآن

الحدیث فی سورۃ ہود صفحہ ۳۲۴ جلد ۳ اب چوتھی حدیث ملتقط امام بخاری لائق
نظر غائر ہے کہ جو حدیث جامع الاصول میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ مکمل من الرجال کثیر
ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیہ امرأۃ فرعون وخدیجہ بنت
خویلد وفاطمہ بنت محمد وفضل عائشہ علی النساء کفضل الثرید علی
سائر الطعام رواہ الترمذی والمسلم اخرجہ البخاری بدون ذکر خدیجہ
وفاطمہ انتہی پس یہ التقاط بخاری کا از قسم دوم ہے کہ جو بغرض اخفاے منقبت اہلبیت
وبحرمت عائشہ حضرۃ خدیجۃ الکبری کے اوسکو ملتقط نقل سے فرمایا ہو اب پانچوین حدیث
ملتقط کردہ امام الدنیا بخاری پر نظر دقیق ڈالی جاوی کہ صحیح کے کتاب المغازی مین
حدیث بریدہ الاسلمی کو مرخم نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا یا بریدۃ اتبغض
علیاً بریدہ نے لکھا قلت نعم قال صلعم لاتبغضہ فان لہ فی الخمس اکثر من ذلک
انتہی اور فقرہ آخر حدیث اِنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ کُلِّ مُؤمِنٍ وَمُؤمِنَۃٍ بَعْدِی کو نکال ڈالا حالانکہ
پوری حدیث کو جمہور محدثین نے مثل ابوداؤد الطیالسی اور محمد بن شعیب النسائی صاحب
الخصائص اور علامہ گنجی صاحب کفایۃ الطالب ونیز صاحب توضیح الدلائل کے معہ قولہ
ان علیا ولی کل مومن ومومنۃ کے باسناد خود ہا نقل کیا ہے اس حدیث مین
امام بخاری نے پورا حق ثقت کا ادا تو فرمایا مگر یہ نہ سمجھے کہ اس التقاط مین وجہ لاتبغضہ
کو خیال نکیا کہ وہ سبب اس صنعت مین باقی نرہنے سے کلام اپنے تادیہ مطلب مین ناقص
ہوا جاتا ہے کہ کس وجہ سے اوس سے بغض نکرین اوسکا مسکوت عنہ ہوجانا کلام مین قبیح ہوگا

اور جو سبب اسقاط کا عارض ہوا وہ ظاہر ہے کہ اس مین ذکر ولایت کا بعد از حضرت رسالت بلافصل وارد ہے بلکہ اسقاط عمدہ دلیل ہے کہ یہ فقرہ مسقطہ حدیث منصوص الخلافۃ بلافصل کے ہے لاکن سے چھپائے سے نہین چھپتا کبھی حق - امام بخاری اتنا ہی احساس نفرما سکے کہ ہر لفظ اس حدیث کا استحقاق خلافت شاہ ولایت پر ناطق ہے قولہ فَاِنَّ لَہٗ فِی الْخُمُسِ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ ہی خلافت و امامت پر شاہد قوی ہے اسلیئے کہ قبل از تقسیم غنایم مین سے اپنے لیے کسی شئے کا پسند کر لینا مخصوص بخصائص نبوے و خلیفہ نبی ہی پس تصرف کرنا جناب امیر کا قبل از تقسیم مظہر استحقاق خلافت اور تصویب فرمانا حضرت نبوی کا نص بیّن حق خلافت کے لئے ہے دیکھو سنن ابو داؤد کے باب ما جآء فی سہم الصفی مین صفحہ ۲۶۵ ماثور ہے عن قتادہ قال کان رسول اللّٰہ اذا غزا کان لہ سہم صاف یاخذہ من حیث شاء فکانت صفیۃ من ذلک السہم و اذا لم یغز بنفسہ ضرب لہ بسہمہ ولم یخیر ہکذا فی جامع الاصول منہا اور مخفی نرہے کہ یہ سہم صفا باختیار خود افراد عامہ امت کے لیے نہین ہو سکتا جیسا کہ ابو داؤد نے باب فی اقطاع الارضین مین نقل فرمایا ہے حدیث طویل مین فتکلم المغیرۃ بن شعبہ فقال یا نبیّ اللّٰہ ان صخرا اخذ عمّتی (الی ان روی) قال صلعم فادفع الی المغیرۃ عمّتہ (الی قولہ) فرئیت وجہ رسول اللّٰہ تتغیّر عند ذلک حمرۃ حیاء من اخذہ الجاریۃ الحدیث بہر نحو امام بخاری کی اس سیرت التقاط و صنعت اسقاط کو شیخ الاسلام ابن اثیر نے تو بہت ہی تکلف سی حالی فرمایا ہے مگر دیگر جہابذہ محدثین اور ائمہ منقدین اس شیوہ بخاری پر زیادہ مدح خوان ورطب

اللسان ہوئے ہین چنانچہ علامہ ذو النسبین ابن دحیہ نے کتاب شرح اسماء النبی مین
لکھا ہے کہ ترجم البخاری فی صحیحہ فی وسط المغازی الی قولہ صلعم یا بریدۃ اتبغض علیا فقلت نعم
قال صلعم لاتبغضہ فان لہ فی الخمس اکثر من ذلک اوردہ البخاری ناقصا مبترا کما تری وہی
عادتہ فی ایراد الاحادیث التی من ہذا القبیل وما ذاک الا لسوء رایہ فی التنکب عن
ہذا السبیل اوردہ الامام احمد بن حنبل کاملا محققا والی طریق الصحۃ موفقا اور دوسرے
مقام پر کتاب شرح اسماء النبی مین بعد نقل حدیث مسلم کے حدیث بخاری لکھکر یہ افادہ
فرمایا ہے بدانا بما اوردہ المسلم لانہ اوردہ بکمالہ وقطعہ البخاری واسقط منہ علی عادتہ
وہو مما عیب فی تصنیفہ علی ما جرے ولا سیما اسقاطہ لذکر علی انتہی ملخص ترجمہ یہ ہے
کہ حدیث بریدۃ کو بخاری نے ناقص وابتر وارد کیا ہے جیسا کہ تو دیکھتا ہے اور یہ بخاری
کی عادت ہی ہے خصوص اس قبیل کے احادیث وارد کرنے مین اور نہین ہے یہ عادت
بخاری کی مگر بدی اوسکی راے کی ہے اس راہ مین کجی کرنے سے امام احمد نے اس حدیث کو
کامل و محقق لکھا ہے اور بطریق صحت کے موفق کیا ہے۔ اور یہین ظاہر ہوگیا کہ مسلم نے اس حدیث
کو کامل نقل کیا ہے اور بخاری نے اوسکو مقطوع کر دیا ہے اور کچھہ ساقط بھی فرمایا ہے
بنا بر اپنی عادت کے اور یہ عیب اوسکے تصنیف مین ساری ہی اور اوسکی عادت مین
اسکی جرأت ہے خصوصاً اسقاط فضائل علی مین انتہی اس شہادت اور تا دیہ امر حق ابن
دحیہ سے نصب و خروج و بغض و انحراف امام الدنیا بخاری کا ذریت و اہلبیت نبوی سے
آشکارا ہو گیا اب چھٹے صنعت تو اصح الصحیحین صحاح کے قابل تماشا ہے کہ جو مصداق ہر کہ

بدرنتوانداین تمام کند کے مصنفین صحاح سے صنعت التقاط مین جو واگذاشت غفلت سے
ہوگیا اوسکو بعد مرّت مدید کے مصحّحین نے انجام کو پہونچا دیا دیکھو سنن ابوداؤد مطبوعہ لکھنؤ تحت
حدیث فدک مذکور ہے قال ابوداؤد یعنے نفسہ ولی عمر بن عبد العزیز الخلافۃ
وغلتہ ای غلۃ فدک اربعون الف دینار الخ اس قول ابوداؤد کو نواب
دہلی نے اپنے نسخہ مطبوعہ سے خارج کردیا تاکہ مقدار کثیر آمدنی فدک کی مجبر ظلم نفسانی
غاصبین کی نہو جاوے اب ساتوین صنعت مصحّحین کی بہی قابل یادگار اولی الانظار ہے
کہ صاحب جامع الاصول نے شرح حدیث ان اللہ سیبعث لہذہ الامۃ علی
رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا مین مجدّدین ہر فرقہ ائمہ اربعہ و فرقہ شیعہ کی
نقل کی تہی چنانچہ مجدد مذہب شیعہ مین پہلی صدی کے امام محمد باقر العلوم کو اور دوسرے
صدی مین امام رضا ع کو اور تیسری صدی مین ثقۃ الاسلام محمد یعقوب کلینے کو اور
چوتہی صدی مین علم الہدیٰ شریف سید مرتضیٰ کو لکہا تہا اب جو دیکہا جاتا ہی تو حدیث
مصری عن الشرح منقول ہی اور ذکر مجددین بالکل ندارد ہے اسلئے کہ مذہب شیعہ کی مجددین
ائمہ اہلبیت طاہرین ثابت نہون مگر الحق یعلو ولا یعلےٰ دیکہو اہلسنت کی آیۃ اللہ فی
العالمین شاہ عبد العزیز دہلوی نے تحفہ کے باب دوم کید ہشتاد و پنجم مطبوعہ لکہنو وغیرہ
مین اس افادہ ابن اثیر پر اعتراف کیا ہی اور یہ تسلیم کرنا دلیل بین ہے کہ زمانہ صاحب
تحفہ تک کتاب مین یہ شرح حدیث کی مذکور تہی جو بعد اونکے فی زماننا خارج ہوئی ہی
اب آٹھوین صنعت نہین نہین بلکہ صلابت در ترک مستحبات شریعت بس لبیار ہے کہ جو

جو احادیث استحباب و سند و باتین یما تو ہین اور وہ شیعون کے شعار مین آجاتی ہین اور وہ حدیثین کتب صحاح سے مطروح کردینے سے باقی رہ گئین اونکو عملی حیثیت سے ساقط العمل فرما دیا ہے مثل رفع یدین عند التکبیرات فی الصلوٰۃ کی کما فی نور الانوار صفحہ ۱۶۱ اور مثل قنوت فی الصلوٰۃ کے کما فی المسلم وغیرہ اور مثل غسل مس میت کے کما فی سنن ابی داؤد اور مثل تختم بالیمین کے کما قالہ الزمخشری وغیرہ - اب نوین صنعت خاتمۃ الصنائع و مطلع البدائع یہ ہے کہ جامع الاصول جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ سے تا صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ مطبع نولکشور مین حدیث عروہ بن الزبیر و المسور بن مخرمہ کے صحیح بخاری و سنن ابو داود سے واقعہ صلح حدیبیہ و شک فی النبوۃ فرمانے حضرت عمر مین منقول ہے اور اس حدیث طولانی مین قول عمر خطاب بدین الفاظ ماثور ہے کہ فقال عمر بن الخطاب فاتیت نبی اللہ صلعم فقلت یا نبی اللہ الست نبی اللہ حقاً - السنا علی الحق و عدونا علی الباطل - فلم نعطی الدنیۃ فی دیننا - اولیس کنت تحدثنا انا سناتی البیت و نطوف اسکے بعد وہ کل واقعہ کہ رسول خدا صلعم سے جواب شافی پایا تاہم یہ متشکک رہے اور اپنے صدیق عتیق سے وہی کلمات شک آمیز ادا کی طویل عبارت مین منقول ہے مگر یہ عبارت کل معہ چہ سات سطر قبل سے اصل کتاب سنن ابو داؤد کی روایت مین سے جو جلد ۲ صفحہ ۲۴ و ۲۵ مطبوعہ دہلی مین منقول ہے ملتقطاً و خارج و ساقط کردی ہے غرضکہ قولہ قال المسلمون کیف یرد الی المشرکین سے تا کل روایت فاروقی کے صیانۃ حریم خلافت اوسی صفاحیٹ میدان کردی اور بحکم تحریفونہ کے دفتر مقلدین یہود مین اپنا نام درج کرالیا فویل لہم عما یسقطون و مما

یحرفون وویل لهم مما یکسبون دوسرے مبادی تقیہ سے تکذیب راوی مسلم الصدق و متحتم العدالة کی اس ضرورت سے ہی کہ اگر اوس راوی صادق اللہجہ صحیح العقیدہ عندہم کے حدیث صحیح السند مین کسی صحابی کے عدالت مین رخنہ پایا جاوے اگرچہ وہ حدیث صحیح شدہ ہے ہووے اور کسی سند مسند سے وہ رخنہ اوسکی مثالب کا مخفی نہو سکے یا اوس راوی کی حدیث منقول سے دیگر امور مہدہ اعتقادی مین تقیہ فراخ نظر آوے جو وہ چھپانے سے نہ چھپ سکے تو بلا دلیل جرح و قدح کے اوس صادق البیان راوی کو بلا تامل و بلا لحاظ قاعدہ اصولیہ الطعن المبہم من ایمۃ الحدیث لا یخرج الراوی کما فی نور الانوار کے اور بغرل نظر طریق ورع کے کما قال الحافظ السیوطی فی اللآلی علی الصفحہ ۱۸۰ و طریق الورع ان لا یحکم علی الحدیث بالبطلان کاذب و مفتری کہدیا جاوے تاکہ صحابہ کی حرمت قایم رہے اگرچہ اس افترا علی الراوی کے جزا لے تو ملے اور طریق ورع ہاتھ سے جاوے مگر سروست کی حفاظت کے لئے اوسپر کچھ اعتنا نکیا جاوے الحق جانبازی اسکو کہتے ہین اور تورع اور پرہیزگاری نصرت مذہب مین اسی کا نام ہے دیکھو اس طریق ورع کے برعکس امام ہم نواوی نے حدیث طولانی صحیح مسلم کی شرح مین بسند قاضی عیاض کے اپنے امام المازری سے نقل فرمایا ہے کہ ولسنا نقطع بالعصمۃ الا النبی صلی اللہ علیہ و لمن شہد لہ بها لکنا مامورون بحسن الظن بالصحابۃ رض اجمعین و نفی کل رذیلۃ عنہم و اذا انسدت طرق تاویلها نسبنا الکذب الی رواتها و قد حمل هذا المعنی بعض الناس علی ان هذاین اللفظین من نسخۃ تورعا عن اثبات مثل هذا و لعلۃ حملہ الوہم

علیٰ سُوٓ ذاتہ انتہے صفحہ ۹ ج ۲ ملخص ترجمہ یہ ہے کہ ہم یقین نہین کرتے ہین کسیکی عصمت کا مگر نبی صلعم کو اور اوس شخص کو جسکے حق مین شہادت عصمت کی وارد ہو معصوم جانتے ہین لاکن ہم مامور ہین گمان نیک کرنے پر شان مین کل صحابہ کے اور مامور ہین اونکے رذائل نفی کرنے پر جبتک تاویل کی راہین بند ہو جاوین اور بعض محدثین نے صنعت التقاط اور ازالہ الفاظ کو اصل کتاب سے تورعًا تجویز فرمایا ہے اور بعضون نے غلبہ وہم رُوات پر اُن الفاظ کی نقل فرمانے کو محمول کیا ہے اون اخبار مین کہ جو مشتملبر رذائل صحابہ ہون تو ہم اون اخبار کے راویون کو منسوب بکذب کردیتے ہین انتہے بقدر الحاجۃ یہان پر دیکھنا چاہئے کہ حکم علے صحۃ الحدیث غیر البطلان وحکم کذب علی الرُّواۃ ہر دو ورع وتورع ثابت ہوئے جو باہم متضاد ومتناقض سراسر متہافت ہین مگر یہ کہ سہ ہر سخن وقتے وہر نکتہ مقامے دارد اور قبل تحریر فائدہ اس قاعدہ کے حقیقت حُسن ظن کا بیان کرنا بھی ضرور ہے جسکی یہ قوم خود بخود مامور بن گئی ہی وہ یہ ہے کہ ہر عالم امت وخادم شریعت کا قول اگر معارض کسی خبر یا آیت کے نہو تو بنا بر حُسن ظن بحال خادم شریعت وعالم امت کے قبول کرلینا جائز رکھا ہے اور اگر قول اوسکا خلاف کتاب وسنت کے ثابت ہو تو یہان حسن ظن استعمال نکیا جاویگا ہکذا فی دراسات اللبیب واگر قول وفعل دونو اوسکے منافی ظاہر ہونگے تو وہ ہر طرح مردود رہے گا پس اسکو بوجہ عام مامور بحُسن ظن ونفی کل رذویلۃ دکھلانا مخلوق کی آنکھون پر ضلالت کا پردہ ڈالنا ہے اس قاعدہ تنقید کے فوائد بھی عجیب وغریب ہین اور تحریف وتصحیف سے بہت قریب ہین کیونکہ بالمعنے ردّ وکذب کرنے حدیث نبوی کے اس مین

مضمون ہے لہذا اسیر ریو لیو لکھنا ضرور ہے قولہ ولسنا نقطع بالعصمۃ الخ اقول اسمقام
پرہم وہ شہادتین پیش کرنا نہین چاہتے جو محدثین خلف اور اصحاب بواطن سلف نے
عصمت غیر انبیار کے لئے ثابتہ افادہ فرمائے ہین مثل افادت صاحب کتاب درجات
الامامۃ وصاحب دراسات اللبیب ومقالات شیخ اکبر محی الدین عربی وغیرہم کے
نہ ائمہ طاہرین کے ثبوت عصمت مین آیات قرآنی واخبار رسول یزدانی کو لکھنا چاہتے
ہین کہ اس عبارت مارزی مین یہ بحث خلاف مقصود ہے مگر اسقدر لکھنا ضرور ہے کہ جس
تمہید حال صحابہ مین عصمت غیر انبیار سے قایل نے انکار فرمایا ہے اوسی مذاق پر لکھا جاتا ہے
کہ قرآن ناطق ہے کہ فمن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنے جو عمل بقدر ذرہ کی بھی برا کریگا جزا
اوسکی پاویگا اور اس معنی مین گنجایش انصراف معنی نہین ہے پھر کسقدر عجب ہے کہ ایسے عشرہ
مبشرہ بالجنۃ کو معصوم بھی نہین جانتے اگر اونسے منکرات صادر ہوئے تو وہ کیسے جزا وسکی بحکم
آیہ شریفہ کے حاصل کرنے والے ہونگے بجز اسکے کہ اونکو معصوم ہی فرض کیا جاوے اور اگر
لکھا جاوے کہ وہ من شہد کہ مین داخل ہین تو کہا جاویگا کہ وہ معصوم ہونے چاہین حالانکہ
باجماع امت کل عشرہ مبشرہ معصوم نہین ہین اور صدور منکرات اونکے شاہد ہین کہ وہ حضرات
متعدی منکرات ہوئے ہین اگر اونکی منکرات کو امر معروف لکھا جاویگا تو طلحہ و زبیر کا نکث بیعت
فرمانا اور خلیفہ مجمع علیہ الامۃ پر خروج کرنا بھی امر معروف اور سیرت خوب ہو کر ہادی نکث
بیعت وجواز خروج بر خلیفہ سقیفہ تسلیم کرنا لازم آے گا لہذا جس تمہید مین کہ یہ فقرہ من
شہد کہ بہا لبشان صحابہ افادہ فرمایا ہے غیر مرتبط رہا قولہ لکنا ماموروں بحسن الظن

بالصحابۃ اجمعین الخ اقول اس عبارت سے توجیہ انتساب کذب بالرواۃ کے ظاہر ہوئی کہ
بوجہ ماموری بحسن ظن بحق صحابہ کے ناحق راوی مسلم کو جھوٹا کہدیا جانا جائز ہے بہت خوب
یہان تو سچے جھوٹے کر دینے آسان ہین مگر قرآن مین جو مداخل علے الصحابہ جابجا وارد ہین اور
اوسکے راوی جبرئیل امین اور خیر المرسلین ہی ہین کوئی تیسرا شریک نہین ہے تو یہان بنظر نفی
کل رذیلۃ عنھم کی تعمیل انتساب کذب کے کسکی شان مین فرماوینگے حالانکہ اس نفی پر مامور
ہوچکے ہین الحضرات اصحاب السنۃ واہل شغف ضرورت سے زیادہ صحابہ کلھم کے محبت مین
اسقدر منہمک نہو جس سے نہ دین ملے نہ دنیا اور اسمین فائدہ جدیدہ یہ بہی ظاہر ہوا کہ جب
مامور بحسن ظن وبنفی کل رذیلیت ہونا بحق صحابہ ثابت ومسلم قرار دیا گیا تو اب آپکے صحابہ اجمعین
فضائل قرانی اور مناقب ماثورہ سے بہی مستغنی ظاہر ہوئے اونکے لئے بس آپکی ماموری ہر دو
کافی رہی اور قولہ نفی کل رذیلۃ عنھم تو بہت ہی قدرت والا فقرہ ہے کہ وہ حضرات تو پے
درپے کرتوت بجالاتے رہین اور یہ ہوا خواہ اونکے حبط فرماتے جاوین حتے کہ کرام کاتبین کو بہی
تحریر نامہ عمل سے باز رکہین اور کچھ بہی لکھنے نہ دین بہلا یہ ہوا خواہ مامورین مذکورین جین عدد
اونکے منکرات کے کب موجود تھے جو اونکے رذیلت کو سروقت کسی آلہ یا تیزاب کے معالجہ سے
زائل کرتے یا کم از کم رواۃ کا ہی نقل رذائل سے منہہ بند کر دیتے اور اب تو وہ طشت از بام
ہو چکے ہین ؎ نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا اور اب ہی تو انکی ماموریت بحسن ظن
مین ہے کھٹکا ہے کہ انکی ماموریت کسطرف سے ہوئی ہے منجانب شارع تو محظور بہی نہین
کیونکہ خدا تعالے پہلی ہی آیہ حتے یمیز الخبیث من الطیب مین تمیز ما بینہما کی طرف اشارہ

فرما دیا ہے بلکہ قرآن نے جا بجا بُرون کو بُرا اور اچھون کو اچھا کہنا ہدایت فرما دیا ہے قولہ تعالے ویلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون کا سبق پڑہا دیا ہے اور حضرت رسالت ختمی نبوت نے احادیث حذو النعل بالنعل بہ بنی اسرائیل مین صحابہ کی بدعت شعاری کو صاف تبلا دیا ہے اور کبھی آنحضرت صلعم نے امر واقع کے غیر واقع اعتقاد کر لینے کے تکلیف نہین دی اور حسن ظن تو بشان صحابہ عظام کی خود سیرت وا ثر خلفاء راشدین سے ممنوع ثابت ہوا ہے جو بنا بر مفاد حدیث وعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کے اتباع سنت خلفاء راشدین کا واجب ہوگیا دیکھو دراسات اللبیب مین بصفحہ ۱۸۰ آخر دراست ثانیہ مین مذکور ہے کہ ان علیا لم یبال بخلاف عمر وعثمان ولم یتوقف بحسن الظن الی عمر الخ انما افادہٖ علی رتضی ۴ مخالفت مین عمر وعثمان کے امور شرعی مین کچھ پرواہ نہین فرماتے تہے اور عمر خطاب کی احادیث منقولہ کی صحت مین حسن ظن پر توقف نکرتے تہے انتہے پس جبکہ عمر خطاب کی حدیثین (جنکے فتوے امہات مذاہب ائمہ اربعہ قرار دیگئے ہین کما فی قرۃ العینین اور جنکی زبان پر ملائکہ کلام کرتے تھے) محتاج تصحیح وتصدیق شہود کے تہین اور حسن ظن پر اونکے صحت متوقف نہوئی تو دیگر صحابہ کی شان مین حسن ظن کب جائز رہا وہ بہی اونکے اعمال وافعال مین نہ نقل احادیث واقوال مین فاعتبروا یا اولی الالباب مگر ہان اب خیال مین آیا کہ یہ مامورت ازطرف امیر معاویہ کے ہوئی ہے چنانچہ ابو الحسن المدائنی نے نقل کیا ہے کہ امیر معاویہ نے اپنے عمال کو لکھ بہیجا کہ والذین یروون فضائل عثمان ومناقبہ فادنوا مجالسہم وقربوہم واکرموہم یعنے اور وہ لوگ کہ جو فضائل عثمان غنی روایت کرتے ہین اور اونکے

مناقب بیان کرتے ہین اونکو اپنے دربار مین اپنے نزدیک جگہ دو اور مقرب گردانو اور اونکے ساتھہ اکرام کروانتہے چونکہ معاشر علماء اس تقرب کے عادی ہو گئے تھے لہذا انکو یہ ماموریت بوجہ اقربیت کے یاد چلی آتی ہے پس اس تقرب مجالس امرا نے اسی پر مامور کیا ہے کہ مفقود الفضائل کو اصحاب مناقب مشہور کرین اور معلن الفسق گروہ کے عیوب چھپا کر اونکے ساتھہ حسن ظن رکھین اب اس تکذیب راوی سے بڑھکر اصول موضوعہ تنقید مین ترک و طرح حدیث نبوی اور کم از کم تاویل اوسکی ظاہر معنے کی ہے اگر آرا سے رجال اور صحابہ کے افعال اوس حدیث کے مخالف ثابت ہون اور یہ کسی مسئلہ مین نہین پایا گیا مگر امر امامت بلافصل جناب امیر مین کہ اس مین اکثر نصوص صریحہ سے قاطبۃً وجزماً بجرح و قدح طرق حدیث کے بسبب انصراف صحابہ کے انکار بحت کیا جاتا ہے اور اکثر آیات و احادیث کے ظاہر معنے مین تاویل کیجاتی ہے اور اکثر اخبار صحیحہ مشہورہ ومتواترہ کو عمل سے مطروح رکھا گیا ہے اور باقی مسائل شرعیہ مین بالاتفاق عند المحدثین ظاہر معنے حدیث کو راوی رجال اور صحابہ کے افعال وتاویلات واقوال پر مقدم قرار دیا ہے اور ظاہر معنے حدیث کو ہی اپنا معمول بہ ٹھہرایا ہے چنانچہ محدث سیالکوٹی صاحب کلام متین نے نقل کیا ہے کہ ابن ہمام نے لکھا ہے کہ صحابی کا قول اگر حدیث کے مخالف ہو تو حجت نہین ہے صفحہ ۱۰۳ اور محدث ماہر حافظ مجتہد ابن الہمام تحریر الاصول مین لکھتے ہین اذا حمل الصحابی مرویہ الظاهر فی حکم علی غیر الظاهر حکمہ فذهب الاکثر من العلماء منهم الشافعی والکرخی ان المعمول بہ هو الظاهر دون ما حمل علیہ الراوی من تاویلہ لخفی

ترجمہ یہ کہ جو صحابی اپنی حدیث روایت کردہ ظاہر الدلالہ علے المعنے کو معنے خفی محمول فرماے تو اکثر علما رکا یہ مذہب ہے کہ ظاہر معنے حدیث کی معمول بہ ہین یعنے عمل ظاہر معنی حدیث پر چاہیے نہ اوس معنی پر جو صحابی نے ماوّل فرمائے ہین انتہے صفحہ ۱۰۹ اور شاہ ولی اللہ صاحب دہوی حجۃ اللہ البالغہ مین امام عبد الرحمن بن مہدی ویحیی بن سعید القطان و یزید بن ہارون وعبد الرزاق وابو بکر بن شیبہ ومُسدّد واحمد حنبل واسحاق بن راہویہ وفضل بن دکین وعلی بن مدینی وغیرہ اونکے اقران سے بھی یہ ہی نقل کرتے ہین کہ اونکی نزدیک یہ ہی بات مقرر تھی کہ جب قرآن مین کئی معنے کا احتمال ہو تو اوسپر سنت فیصلہ کرنے والی ہے اور جب قرآن مین مسئلہ نہ پایا جاوے تو حدیث کولے لیتے ہین خواہ وہ حدیث فقہا رمین مشہور ہو یا نہو اور خواہ صحابہ اور فقہار نے اوسکے ساتھ عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو پس ان ائمہ ثقات کے اقوال سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ حدیث صحیح پر عمل کرنا کسی صحابی یا تابعی یا امام یا مجتہد یا فقیہ یا محدث کی تحقیق وتاویل پر موقوف نہین ہے انتہے صفحہ ۲۰۰ وعلامہ قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکھتے ہین ومن الادب معہ صلعم ان لایستشکل قولہ صلعم بل یستشکل الآراء لوجال واقوال الغیر لقولہ صلعم ولا یعارض نصہ بقیاس بل یہدر الاقیسۃ وتلقی لنصوصہ ولا یحرف کلامہ عن حقیقتہ بخیالی یسمیہ اصحابہ معقولا نعم ہو مجہول وعن الصواب معزول ولا یوقف قبول ما جاء بہ علی موافقۃ احدٍ فکل ہذا من قلۃ الادب معہ صلعم وہو عین الجراۃ کذا مانقلہ فی الدراسات مصنفہ یعنے آنحضرت صلعم کے ساتھ

ادب کرنا یہ ہی کہ آپکی حدیث مین اشکال پیدا نکیا جاوے بلکہ لوگون کی رائے مین اور غیرون کے اقوال مین شک وشبہ کرنا چاہی بمقابلہ سنت نبوی کے اور آپکے حکم منصوص کو وہم وقیاس سے معارضہ نکیا جاوے بلکہ قیاسات کو ہدر کردیا جاوے اور آپکے نصوص کو قبول کرلینا چاہیئے اور آپکے کلام کو حقیقۃ معنے سے مُحرّف ومُبدّل نکرنا چاہیئے بخیال اسکے کہ آپکی اصحاب نے اوس تحریف کو معقول وجہ گردانا ہے بلکہ وہ معقول نہین ہے مجہول ہے اور درجہ صواب سے معزول ہے اور جو آنحضرت کہ لائے ہین اوسکے قبول کرنے کو کسی صحابی یا وہابی یا امام یا گروہ انام کی موافقت پر موقوف نہ رکہا جاوے پس کل یہ امور قلت ادب ہین آنحضرت صلعم کے ساتھ اور وہ عین جرأت وجسارت ہی انتہے ملخصًا اہل حدیث نے جو یہ حظ منزلت معاشر صحابہ کے فرمائی ہے محض بلحاظ عمل اون احادیث کے ہے جو احکام فقیہہ فروعیہ مین موافق اونکی مراد قلبی اور جزئیات مذہبی کے ہین تاکہ منہمک ہونا اونکا عمل بحدیث نبوی پر ثابت ہوا اور اپنا منصوبہ مذہبی بہی قایم رہی مگر جسوقت اونسے کہاجاتا ہے کہ مسئلہ خلافت کو بہی اہلسنت نے فروعیات مین ہی شمار کیا ہی اور بعض اکابر اوسکو اصول دین مین بہی لکہتے ہین مثل صاحب ازالۃ الخفاء وغیرہ کے اور حدیث ثقلین اور حدیث غدیر متواتر ومشہور منصوص الخلافت ہین اس مین تحریف معنوی اور انصراف ظاہر معنے اور اسمین اشکال لفظ وغیرہ نکرنا چاہیئے اور صحابہ کی بے التفاتی پر اعتنا نہ کیا جاوے بلکہ اوس حدیث پر جو موید اسکی مشکوۃ مین ماثور ہے عن علی علیہ السلام قال قیل یارسول اللہ من نؤمر بعدک قال ان تؤمروا ابابکر تجدوہ

امیناً زاهداً فی الدنیا راغباً فی الآخرة وان تؤمّروا عمر تجدوه قویاً امیناً لا یخاف فی اللّٰه لومة لائم وان تؤمّروا علیاً ولا اراکم فاعلین تجدوه هادیاً مهدیاً یاخذ بکم الطریق المستقیم رواه احمد کیون نہین تمسک کیا جاتا ہے جس سے واقعی وبے التفاتی حضرات صحابہ کا سبب بھی بتادیۂ مرام بقوله ولا اراکم فاعلین کے اونکے تبغض وعداوت ونفرت وہرب قلبی کو مبتلا رہا ہے جسکی وجہ سے اونہون نے هادیاً مهدیاً یاخذ بکم الطریق المستقیم کو ترک کیا اور علیؑ کو خلیفہ نکردانا اور یہ علت ترک جیسی قبیح ہے خود ظاہر ہے حالانکہ مذہب جمہور اکابر محدثین کے مطلق عمل نکرنا صحابہ کا کسی حدیث پر لا یعبأ بہ ہے عام اس سے کہ اونکو تعلق نفسانی اوسکے ترک مین ہو یا قلت عمل بالحدیث باعث ہو یا محض تساہل مانع عمل ہووے اور یہان تو اقبح موانع اوس استخلاف کے احادیث کثیرہ سے ثابت ہو چکے ہین جس مین ایک حدیث حذیفہ بھی ہے اور اخذ وتمسک بحدیث ثقلین وغدیر ومنزلت وحدیث طیر وغیرہ کے موئدات کیطرح ثبوت عصمت اہلبیت طاہرین کا ہے جسکو بہت شرح وبسط سے صاحب الدراسات نے حدیث ثقلین کے ضمن مین افادہ فرمایا ہے اور عصمت غیر الانبیاء کو جائز بتلایا ہے تو محدثین سنت معاویہ اپنے اس اصول موضوعہ اور تطبیق مذکورہ کو بنکر اوسی عمل صحابہ پر ہی محول کردیتے ہین کہ اگر یہ حدیثین نصوص خلافت جناب امیر مین ہوتین تو صحابہ کبار مخالفت نفرماتے جس سے ثابت ہوا کہ اس مسئلہ خلافت مین انکے اصول موضوعہ سے لا یستشکل آراء الرجال بل یستشکل قول النبی صلعم ہی اور نیز

بجاے عمل بالحدیث و ترک تاویل صحابیہ کے العمل بتاویل الصحابہ و ترک ظاہر السنۃ

ہے بلکہ ترک ظاہر السنۃ کا بلا وجود تاویل صحابی کے بتاویل من قبل نفسہ ہی اور وہ بخالفت

صحابہ کی جو دلا ئراکم فاعلین مین ماثور ہے عین حجت عند المحدثین ہے اور چکبایہن

تجد وہ ھادیاً مھدیاً یاخذ بکم الطریق المستقیم کا انکے دل صلابت منزل

مین نہین ہے کیونکہ کسی صحابہ سے تاویل ظاہر معنے انما ولیکم و تیلوہ شاھد منہ

واولی الامر منکم کے باوجود اسکے کہ شان نزول آیات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ یہ

آیتین جناب امیرؑ کی شان مین ہین اور اولی الامر کے لیے عصمت ثابت ہی کما اثبتہ امامہم

الرازی فی تفسیر الکبیر اور مراد اولی الامر سے بنا برحدیث روضۃ الاحباب کے ایمہ اثناعشر

طاہرین ہین اور کسی حدیث مین صفات و شرائط خلیفہ مین قہر و تسلط و غلبہ و استیلا

مذکور نہین ہے تاہم یہ مدعیان عمل بالحدیث تارک ظواہر قرآن و نصوص اخبار کے ہین

فانظروا یا اولی الانظار اور اگر کہا جاوے کہ شرائط امامت کو پیغمبر خدا کی اولی بالتصرف

ہونے اور مسلط علے امور الرعایا ہونے اور احکام و قضایا صادر فرمانے اور قہر متغلبین کرنے

سے اخذ کیا گیا ہے تو یہ استخراج بہی داب عاملین بالحدیث سے بے تعلق اور قیاس مروجہ

مجتہدین ایمہ اربعہ سے ملحق ہے علاوہ اسکے جواب شافی ہر عاقل فہیم کے لئے عام اس سے

کہ عامل بالحدیث ہو یا مقلد قیاس ہووے یہ ہی کہ رسول خدا صلعم قبل از ہجرت و بعد اوسکے

بزمان بدر و احد و صلح حدیبیہ جسمین ممنوع تصرف امور رعایا بلد الامین سے ہوگئی اور بزمانہ فتح

مکہ و حنین کے ہر وقت مین زینت دہ پیغمبری تھے یہ منصب ہر حال مین آپ سے منفک نہین ہوا

وسلمنا کہ آنحضرت صلعم مین ہر دو جہت جمع تہین مگر یہ بہی الضافا دیکہنا چاہیئے کہ انبیاء
علیہم السلام کے بعد اونکی سلطنت دنیوی کے وارث کون لوگ ہوئے اور سلطنت دینی
کے وارث کون ساعصابہ ہوا حالانکہ یہ سلسلہ ہر دو جہت خلافت دینی و دنیوی کا حضرت
آدم سے جاری ہو کر کبہی منقطع نہین ہوا نہ قیامت تک منقطع ہوگا حضرت آدم کے بعد
خلافت دینی حضرت شیث کو اور خلافت دنیوی کیومرث و ہوشنگ کو اور حضرت یوسف
و داؤد و سلیمان کے بعد خلافت دینی انبیاء بنی اسرائیل کو اور خلافت دنیوی منوچہر
و فریدون وغیرہم شاہان عجم کو پہونچی اور اس امت مرحومہ مین بہی دیکہہ لیا جاوے کہ سلسلہ
وراثت شریعت کا علے عقیدۃ العامہ والخاصہ علماء امت مین ہی ہے انہین کو وارث علم شریعت
و نبوت کہا جاتا ہے اور سلسلہ خلافت دنیوی کا بنی تیم و عدی امیہ و عباس سے منتقل ہو کر ترکستان
و توران کے ملوک کی طرف منتقل ہوگیا اور اب کہان سے کہان چلا گیا پس انصاف سے کہنا چاہیئے
کہ وارث شریعت آیا ملوک اسلام و قابضان امور رعایا و مسلطان علی الانام ہین یا یہ علماء
ہین اب سمجہہ لو کہ وارث حقیقی خلافت نبوی کے ابوبکر مسلط بیت المال ہین یا علی حامل
لولا علی لہلک عمر ہین اور دعوے نصوص بحق ابی بکر کو تا یہ سقیفہ نے جسمین کثرت اللغطات و رفعت
الاصوات کی نوبت پہونچی اور خود قول ابی بکر ولیت امرکم ولست بخیرکم و اتیہا الناس لوددت ان ہذا
کفانیہ غیری و امثال ذلک کما فی تاریخ الخلفاء اور ہر دو دعوے نصوص وارده و حادثہ
فلتۃ کو تکرث بنی ہاشم و انکار بحث سعد بن عبادہ اور ندامت انصار و قول عباس لعلی ع
امدد یدک لابایعک نے اور منا امیر کے خانہ بخانہ انصار پہر کر طلب نصرت فرمانے اور قول

ابو سفیان یعنی علی علیہ السلام ما بال ہذا الامر فی اقل قریش قلۃ و اذلہا ذلۃ واللہ
لئن شئت لاملأنہا علیہ خیلاً و رجالاً وہ ابو سفیان جسکا حسن اسلام معارف قتیبہ
مین مذکور ہے اور نیز اکابر صحابہ کے مشورت بہمی خلافت کرنے نے بیت الشرف فاطمۃ
الزہرا مین پہلے ہی خاک سیاہ و خراب و تباہ کردیا ہے اب دعوے نصوص بکری و
اجماع سقیفی کیسا فتنہ بروایا اصحاب النہی اب تسیرے اصول موضوعہ تنقید مین سے طرح
کرنا اسماء صحابہ کا اور بجاے اسمار کی تادیبی کی ضرورت سے فلان کہدینا اور ایہام کرنا باسماء
اشارات وغیرہ کے ہے کہ جو متن حدیث مین اسماء صحابہ متضمن بحالات رذیلہ وارد ہون
تو تحفظاً عن المطاعن اونکے نام گرا کر اسمار اشارات وکنایات کو خصوصاً لفظ فلان و لفظ
رجل وغیرہ کو بجاے اسماء مطعونین کے داخل متن کردیا جاوے کما نقلہ البخاری فی حدیث
کان ذیاناً الخ لفظ کذا و کذا اور برائے تفریح خاطر ناظرین کے چند احادیث مفیدہ کے صنعت
تغیر و تبدیل دکھلائی جاتی ہے جو دستیاری امثال بخاری سے مس عیوب صحابہ پر ملمع
کاری ہوئی ہے اور اقران و ہم چشم امام رازی و امام نواوی نے براہ قدر دانی مدح
و ثنا بھی فرمائی ہے دیکھو محدث مشکوۃ نے کتاب الصلوۃ مین ابو ہریرہ سے نقل فرمایا ہے
کہ قال صلی بنا رسول اللہ صلعم الظہر و فی مؤخر الصفوف رجل فاساء
الصلوۃ فلما سلم ناداہ صلعم یا فلان الا تتقی اللہ الا تری کیف تصلی انکم
ترون انہ یخفی علی شئ مما تصنعون الحدیث رواہ احمد یعنے ابو ہریرہ نے لکھا کہ
کہ رسول خدا نے ہمکو نماز ظہر بجماعت پڑھائی اور آخر صفوف مین ایک شخص تھا کہ وہ مبتلا

صلوٰۃ بجالایا بعد سلام آنحضرت صلعم نے اوسکو پکارا اور فرمایا کہ یا فلان آیا تو خدا سے
نہین ڈرتا ہی آیا نہین دیکھتا ہے تو کہ کیونکر تو نے نماز پڑہی تم لوگ یہ جانتے ہو کہ جو تم کرتوت
کرتے ہو وہ مجھپر مخفی رہتے ہین الی آخر الحدیث اس روایت سے چند فائدہ منکشف ہین اول
کہ یہ واقعہ بحضوری ابوہریرہ کے ہوا جو وہ سنہ ۷ ہجری مین مشرف باسلام ہوئے ہین
فلامحالہ یہ اواخر عہد رسالت کا سانحہ ہے جو اس آخر عہد تک حضرات صحابہ کے مودب
باداب شریعت و مہذب برسوم دینی صلابت ہی انکی یہ حالت تہی کہ عین عبادت کو
لہو ولعب گردانے ہوئے تہے اور یہ کہ حضرات صحابہ آنحضرت صلعم کے خوارق تجلیات
وکشف حقایق موجودات اور مشاہدہ احوال تنزیلات سے بےحس و نامعتقد تہے ورنہ
بحضور آنحضرت مرتکب نہوتے اس مقام پر ستر پوشی اور ناحق کوشی قوم کی ملاحظہ کردنے
ہے کہ الفاظ حدیث کو کس طرح رد و بدل کیا ہے کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ رسول خدا صلعم
نے اوس صحابی کا نام لیکر پکارا ہوگا یا فلان نفرمایا ہوگا اور راوی اول حاضر الوقت
کو اسم و مسمے سے معرفت بہی ہوگی مگر یہ کہ جب روایت اصول تنقید کے سانچہ مین ڈہالی
گئی تو صیانۃ گذ ترمیم لفظے سہل اور واجب سمجہ لی اور پردہ پوشی مثل اعتقاد منافق کے
فرمالی اور یہ کہ یہ بےپرواہی حرمت پیغمبر سے بحالت حیات آنحضرت صلعم اشارت فرمارہی ہے کہ یہ وہ
عصابہ لاابالی ہے کہ بعد رحلت نبی صلعم کے مثل شتر بےمہار تحاسد و تباغض و تغلب
و تملک مین مبتلا ہو کر نصوص جلیہ و احکام نبویہ کو فراموش کرنیوالا ہوگا اور بعض بپاس
رسومات عرفیہ کے جو قایم مقام پر سیرت منیب کی نظر مخلوق مین لازم ہو جاتی ہین عامل رہیگا اور تجہم فی الاسلام

ابن اثیر الجزری صاحب جامع الاصول نے امام بخاری ونسائی وابوداؤد سے احکام قتال مین نقل
کیا ہے عن ابی ہریرة قال بعثنا رسول اللہ فقال ان وجدتم فلانا وفلانا رجلین من قریش
فحرقوهما بالنار فلما اردنا الخروج قال صلعم کنت امرتکم ان تحرقوا فلانا وفلانا وان النار لا یعذب
بها الا اللہ تعالی فان وجدتموهما فاقتلوهما اب یہ دیکھنا چاہیے کہ اس حدیث مین لفظ فلانا
وفلانا جو وارد کیا گیا ہے آیا حضرت نبوی سے بدین الفاظ صادر ہوا کہ آپنے اونکے جلانے
بعدہ اونکے قتل کردینے کا حکم بلا ذکر اونکے اسما کے دیا اور امتثال ابوہریرہ کو مامور فرمایا کہ
فلان فلان کو جلادو اور پھر فرمایا کہ قتل کرو یا یہ راوی نے یا محدث جامع کتاب نے تقیۃً اس
مین صیانت حرمت اونکی فرمائی ہے اور علت صیانت کیا ہے بحالت اول تکلیف
بالمحال لازم آتی ہے فلابد کہ حضرت نبوی نے اونکے نام ضرور ارشاد فرمائے اور یہ تبدیل
بدل راوی سے یا محدث جامع سے وقوع مین آیا پس اس تقدیر ثانی مین نظر ڈالی جاوے
کہ اگر وہ فلان وفلان کافر قطعی اور متمرد واقعی تھے تو اونکی شان کب خواہان صیانت
تھی جو نام اونکے بیان نفرمائے اور چھپا ڈالے اور اگر وہ منافق موذی تھے تو اونکا پاس
اسقدر کیون کیا گیا وہ ممہد سنت اصحاب السنۃ تھے جو اونکی حرمت نگاہ رکھی گئی اور بپاس
حرمت ایسے واجب القتل لوگون کی حدیث نبوی کو لوٹ پلٹ کر دیا تیسرے حدیث مین
ستر نفاق صحابہ کو دیکھنا چاہیے کہ صاحب مشکوۃ نے ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ ان رسول
اللہ صلعم بعث بعثا وامر علیهم اسامة بن زید فطعن بعض الناس اب چوتھی حدیث مین پردہ داری
فسق بعض الصحابہ کو دیکھا جاوے احیاء العلوم غزالی مین مذکور ہے کہ ان بعض اصحاب

النبی باع الخمر فقال عمر لعن اللہ فلانا هو اول من سن الخمر ان حدیثون کیطرف
بہی توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیا ابن عمر اون لبعض الناس طعنہ کنندگان کو نہین جانتے
تہے جو بجاے اونکے نام لینے کے لفظ بعض الناس کہدیا تو کیا تقیہ اسکو نہین کہتے اور جنہر حضرت
حضرت عمر بہی کیا بائع الخمر سے اگاہ نہوے تہے جو لعن اللہ فلانا فرمایا اور نام لینے سے شرم
دامنگیر ہوگی یا حدیث کی نقل کرنے مین شعار تقیہ کو محدثین نے اختیار کر لیا اب پانچوین
حدیث مین فلان شخص کی کرتوت ملاحظہ ہون کہ مفسرین آیہ نساءکم حرث لکم فاتوا
حرثکم انی شئتم اور شیوخ اخبار ابو یعلے و ابن مردویہ اور امام البخاری اور طبرانی
نے نقل کیا ہے ان رجلا اصاب امرأتہ فی دبرها فانکر الناس علیہ ذلک فنزلت
نساءکم هذه لفظ الطبرانی فی لباب النقول صفحہ ۹ فی اسباب النزول اس روایت مین جو
ابہام ذکر نام ونشان رجل سے جس وجہ سے کہ ہو ظاہر ہے مگر وہ چہپانے سے نہین
چہپتی بدی ہے دیکہو اسی روایت کے صدر مین بلکہ یون کہا جائے کہ سر موقع اس روایت کی
امام احمد و ترمذی پکار رہے ہین عن ابن عباس قال جاء عمر الی رسول اللہ صلعم
فقال یا رسول اللہ هلکت قال وما اهلکت قال حولت رحلی اللیلۃ فلم یرد
علیہ شیئا فانزل اللہ هذه الایۃ نساءکم الآیۃ جو جمع روایتین سے وہ رجل حضرت
عمر اور سبب ہلاکت یہ فعل بنا بر شان نزول واحد کے ظاہر ہوا اور حامیان سنت عمری
مدعی بہی ہین کہ اکثر آیات کی سبب نزول یہی حضرت ہین لہذا جو معنے بہی آیہ شریفہ کے ہون
سبب نزول اتیانہ فی دبرہا ہوا ہے اور صاحب کنز العمال فی کتاب الحج مین ابن عباس

سے بسند ابن جریر کے نقل کیا ہے قال ابن عباس لعن اللّٰہ فلانا کان ینہی عن التلبیۃ فی ھذا الیوم لان علیا یلبی فیہ و ایضاً عن سعید بن جبیر قال اتیت ابن عباس بعرفۃ فقال لعن اللّٰہ فلانا عمد والی اعظم ایام الحج فمحوا زینتہ و انما زینۃ الحج التلبیۃ ہر دو حدیث کے لفظون سے نام اوس فلانہ کا معلوم نہوا جسنے ایام حج مین بمخالفت امیر المومنین ع کے لوگون کو تلبیہ کرنے سے منع کیا اور ابن عباس نے اوسپر بوجہ ممانعت کے لعنت فرمائی ہرچند کہ قرآن نہی سے ذی قابو ہونا اور ولی امر ہونا اوسکا پایا گیا کہ وہ ایسا صاحب اثر اپنی حکومت جابرانہ مین تھا کہ جو لوگ مناسک حج مین بخوف اوسکی جبروت کے تلبیہ کو چھوڑ بیٹھے اور محدثین اور رواۃ عادلین نے پاس ولحاظ اوسکے مجہول بعہدہ صحابیت کا اسقدر فرمایا کہ نام ملعون کا زبان پر نہین لائے اور لعن اللہ فلانا کہدیا مگر ترا کام برسر بام منادی کنان ہوتا ہے کہ وہ فلان مرتکب نہی معروف کا ہوا ہے اور خلق کا حلق کسنے پکڑا ہے خدا پردہ پوشون اور ناحق کوشون کی نہی زبان سے افشا کرا دیتا ہے چنانچہ سنن امام بیہقی مین سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ قال قال کان ابن عباس بعرفۃ فقال یا سعید مالی لا اسمع الناس یلبون فقلت یخافون معاویۃ فخرج ابن عباس من فسطاطہ فقال لبیک اللّٰھم لبیک وان رغم انف معاویۃ اللّٰھم العنھم فقد ترکوا السنۃ من بغض علیؑ انتہی ہکذا فی کنز العمال اس روایت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ وہ منع کرنے والے تلبیہ کے ایام حج مین بمخالفت امیر المومنین علےؑ جنکو فلان کا لقب بخشا ہے حضرت خال المومنین امیر شام معاویہ سفیانی

حربی مین اور اس روایت سے جواز لعن کا بھی علی الصحابہ بنابر سیرت ابن عباس کے ثابت ہوا اور بحکم حدیث نجوم کے اس اقتدا ابن عباس صحابی منفرد مین اہتدا بھی پائی گئی البتہ بعض روایات مین جو اس قسم کا ابہام وارد ہے وہ ابہام من جانب محدثین رُوات کے نہین ہوا ہے بلکہ اصل قائل نے بملاحظہ فضیلت کے تعصباً بجاے نام امیر المومنین کے رجل لکھا ہے جیسا کہ بخاری مین بروایت زہری عن عبد اللہ مذکور ہے کہ قالت عائشۃ[۲۲۳] لما ثقل النبیؐ و اشتد وجعہ استاذن ازواجہ ان یمرض فی بیتی فاذن لہ فخرج بین رجلین تخط رجلاہ الارض وکان بین عباس و رجل آخر قال عبید اللہ فذکرت لابن عباس ما قالت عائشۃ فقال لی وھل تدری من الرجل الذی لم تسم عائشۃ قلت لا قال ھو علی بن ابیطالب اس روایت سے (جو امین تحقیر و عداوت عائشہ کی باشباہ ولاہت ظاہر ہے) وہ عجب محدثین کی سیرت سے اوٹھ گیا جو اخفار رذائل صحابہ مین کو فضائل اہلبیت طاہرہ مین اسقاط و ابہام فرماتے تھے بلکہ اب تحقیق ہوگیا کہ یہ سیرت محدثین کے سچے تقلید دشمنان امیر المومنین کی ہے کہ جسطرح وہ اخفار و ابہام کرتے تھے یہ سچے پیرو اونکے ہین اب ساتوین و آٹھوین و نوین حدیث مین جو صنعت اہل حدیث نے ابہام فعل و اخفاے نام ملزم مین فرمائی ہے ہر چند معتقدین کو چکا چوند کر دینے والی ہے مگر اہل نظر کب چوکتے ہین جرم و مجرم کا پتہ لگا ہی لیتے ہین دیکھو محدث ابوداود نے اپنی سنن کے باب الخلفاء مین رباح بن الحارث سے نقل کیا ہے کہ قال کنت قاعداً عند فلان فی مسجد الکوفۃ وعندہ اھل الکوفۃ فجاء رجل من اھل الکوفۃ یقال لہ قیس بن علقمہ

فاستقبله و سبّ فسبّ فقال سعید من یسبّ هذا الرجل قال یسبّ علیاً
یعنے رباح نے لکھا کہ مین مسجد کوفہ مین فلان امیر کے حضور مین بیٹھا ہوا تھا اور اوس فلانہ
کے پاس اہل کوفہ بھی بیٹھے تھے ایک شخص اہل کوفہ سے قیس بن علقمہ نام آیا اور اوس
امیر فلانہ کے مواجہ مین حاضر حضور ہوا اور سب و دشنام کہنے لگا سعید نے پوچھا کہ یہ
کسکو برا کہتا ہے اوس امیر نے کہا کہ علے کو دشنام دیتا ہے انتہے اس روایت مین صرف
نام اوس فلانہ امیر کوفہ کا مستور کیا گیا ہے اور باب الخلفاء کی حدیث المازنی مین
نام آمر اور مامور مرتکب سب کا اور مسبوب کا جو عند علام الغیوب محبوب ہی چھپایا ہی دیکھو
یہ حدیث بدین لفظ ماثور ہے قال سمعت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قال
لمّا قدم فلان الی الکوفة اقام فلان خطیباً فاخذ بیدی سعید بن زید
فقال الا ترے الی هذا الظالم فاشهد علے التسعة فی الجنة و لو شهدت علی
العاشر لم اثیم الخ یعنے کہا کہ سنا مینے سعید کو کہ بیان کیا کہ جب فلان شخص کوفہ مین
آیا تو فلان شخص کو خطبہ پڑہنے کے لئے کہڑا کیا اوسنے راوی کہتا ہے کہ میرا ہاتھ سعید
بن زید نے پکڑ کر کہا کہ آیا تو نہین دیکھتا ہے اس خطیب ظالم کو پس نو صحابیون کے لئے
تو شہادت جنت کی روایت کرون اگر دسوین کے حقمین شہادت جنت کی نقل کرون
تو مین گنہگار رہو جاتا یعنے اس خطیب نے نو صحابیون کے لئے تو اداے شہادت کی اگر وہ
دسوین کے لئے اداے شہادت کرتا تو وہ گنہ گار رہو جاتا یہ قول اپنے طرف نسبت کرکے
خطیب کے بارہ مین کنایۃً ادا کیا اس عیب پوشی اور ناحق کوشی اور راوس مین پرجوشی او

اوسپر عاقبت کی جزا ر سے مدہوشے کوئی حد و نہایت بھی رکھتی ہے مگر جب عیب کو ہنر اور
حسن کو قبیح و ضرر گردانکر اوسکو ممدوح اور اس کو پُر خطر کہنا اہل علم و ذوی القدر نے شروع
کردیا تو عوام کالانعام کے لئے وہ آیت و حدیث سے زیادہ پُر اثر کیون نہو جاتا مگر اس
مذہب مین یہو نچال اور خود اہل علم کی عقل پر زوال کیا آیا ہے کہ وہ اپنی تہافت کلام کو
نہین سمجھ سکے کہ اصول مذہب سنت صحابہ ہی اور اسی سنت کی بدولت اہلسنت کہلائے
اب اوسی سنت کو مخلوق سے چھپایا جاتا ہے اگر یہ تقیہ نہین تو کیا ہے اور پھر مسخرا دیہ ہے
کہ اس ستر پوشی سنت پر تحسین و آفرین کرکے اوس سنت کی خود پردہ دری بھی کرتے ہین
چنانچہ محشی سنن جلد ۲ ص ۲۰۳ فرماتے ہین ولقد احسن ابو داؤد فی الکنایۃ عن اسم معاویۃ و مغیرۃ
بفلان سترا علیہما فی مثل المحل لکونہما صحابیین فتح الودود پھر محشی لکھتے ہین کہ
رائت فی بعض الاصول فی الھامش فلان معاویۃ بن ابی سفیان اقام فلانا
المغیرۃ بن شعبہ وکان فی الخطبۃ تعریضاً یسب علیاً وتفضیل معاویۃ ونحو
ولذلک قال سعید ما قال انتھی یعنے ہر آئینہ بہت اچھا کیا ابو داؤد نے کہ اسم معاویہ
و مغیرہ کا بالکنایۃ بلفظ فلان نقل فرمایا اونکی عیب پوشی کی غرض سے مثل ایسے موقع
کے بوجہ اون دونو کے صحابی ہونیکے - اور دیکھا مینے بعض کتب اصول کے حاشیہ
پر کہ اس حدیث مین فلان سے مراد معاویہ اور اقام فلانا مین مغیرہ بن شعبہ مراد ہے
کہ وہ ملعون خطبہ مین علی ع کو دشنام دیتا تھا ساتھ فضیلت دینے معاویہ کے اور اسکی
مثل اور اسی سبب سے سعید نے کہا جو کچھ کہ کہا یعنے مغیرہ پر اعتراض حق پوشی و ناحق

کوشش کا گیا انتہے اور بیان اس جنجال سراسر بہونچال کا جو اصل حدیث مین عملی طریقہ
سے تقیۂ ستر سنت صحابہ کیا گیا اور عبارت محشی مین اوسکی تصریح سراپا تفضیح بکجا بیہ پہیج
بدین مثل مقوله نسواۃ کہ مین کیا کہتی ہون کہ اوسکی بیٹی کو مرگی آتی ہے سب کچہ کہہ ہی
دیا اور نہ کہنے کی ثنا وتحسین بہی فرمادی بہت طوالت خیز ہے لہذا اہل بصیرت کی طباع
وقاده پر اسکو محول کیا جاتا ہے کہ وہ خود سمجہکر اسکو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکہین
گے اور ابوداؤد نے باب الفتن مین نقل کیا ہے حدیث طویل مین کہ ابن عبدرب
نے پوچہا ابن عمر سے هذا ابن عمك معاوية يامرنا ان تفعل وتفعل یعنے تمہارا
چچا زاد معاویہ ہمکو حکم دیتا ہے کہ ایسا اور ویسا کرو انتہے اس حدیث مین نام معاویہ
کا تو نقل کر دیا لاکن وہ فعل مامور بہ ایسا تہا کہ اوسکو چہپایا گیا اس سے ظاہر ہوا کہ
وہ مخفی فعل مذموم تہا ورنہ چہپایا نہ جاتا اور ابن عمر اوسکے جواب من اطاعه فی طاعة الله [۲۴۷]
واعصه فی معصیة الله فرماتے بہر نحو وہ فعل مامور بہ بنا بر اصول السنة کے تہا مگر قابل
شرم وستر کے سمجہا گیا جو راویون نے اور جامعین نے اوسکے لفظ رد وبدل کر دیئے
مین فعل خیانت کو سہل سمجہا اور اسکے صاف گوئی مین خطر عظیم وخطیہ جسیم دیکہا اور اہل
صاحب السنة کی سیرت قبیحہ کو ادراک کرلیا کہ وہ فی الواقع معصیت اللہ ہی با این ہمہ
اونکو زمرہ صحابہ عدول مین گردانتے ہین چوتہے اصول موضوعہ تنقید مین سے ایک
قاعدہ ما ثبت و مالم یثبت تجویز فرمایا ہے اور علت اس قاعدہ بنانے کی یہ ہے کہ علماء
ومجتہدین بوجہ اپنی کثرت کے در ممالک اسلام فی کل الزمان وبسبب طاعت وتقلید کرنے

فرمانروایان کے مختلف الاجتہاد و متشتت الآثار و مضطرب الافعال ہوئے ہین خصوصاً خلفاء و صحابہ کی سیرتون و سنتون مین تہافت و تناقض ثابت و محقق ہو چکا ہے اور جمع اضداد بوجہ استحالہ واقعی کے میسر نہین ہو سکا لہذا اس قاعدہ کو اختیار کیا گیا کہ اگر دو فقیہ ایک مسئلہ مین یا کسی واقعہ پر اپنے فتوی یا تحقیق یا اوسکے حکم مین مختلف ہون تو اوس اختلاف کو اس قاعدہ کی موافق رفع کر دیا جاوے چنانچہ مسئلہ لعن یزید بن معاویہ مین ابن الحجر مکی نے اپنی کتاب منح مکیہ فی شرح ہمزیہ مین اس مضمون (اثبات ہو و ثابت نہین) کو خوب واضح فرمادیا ہے کہ قال احمد بن حنبل بکفرہ و ناہیک بہ ورعاً و علماً یقضیان بانہ لم یقل ذلک الا لقضایا وقعت منہ صریحۃ و ذلک ثبت عندہ انلم تثبت عند غیرہ کالغزالی فانہ اطال فی رد کثیر مما نسب الیہ کقتل الحسین فقال لم یثبت من طریق صحیح انہ قتلہ او امر بقتلہ بل بالغ فی تحریم سبہ ولعنہ وکابن العربی المالکی فانہ نقل عنہ مایقشعر منہ الجلد انہ قال لم یقتل یزید الحسین الا بسیف جدہ الخ لما مفتی یعنی امام احمد نے کفر یزید کا فتویٰ دیا اسپر ابن الحجر افادہ فرماتے ہین کہ اور تجھے اس تکفیر سے از روئے پرہیزگاری اور علم کے احتیاط کرنی چاہئی کہ ورع و علم دونو حکم دیتے ہین یہ کہ نہ کہو کافر یزید کو مگر جبکہ واقعات جو اوس سے صریح صادر ہوے اور مباشر ہونا یزید کا قتل حسین مین نزدیک امام احمد کے ثابت ہوا (لہذا وہ قائل کفر یزید کا ہے) اگرچہ نزدیک اوسکے غیر کے ثابت نہین مثل غزالی کے کہ اوسنے یزید کے منسوب کیجانے شہادت حسین ؑ مین تردید کثیر طوالت کیساتھ

کی ہے اور کہا ہے کہ طریق صحیح سے ثابت نہین ہوا کہ یزید نے قتل کیا یا حکم قتل کا دیا
بلکہ غزالی نے تحریم سب ولعن یزید مین مبالغہ کیا ہے اور مثل ابوبکر ابن العربی المالکی
کے کہ اونسے کہا ہے کہ یزید نے حسین ع کو قتل نہین کیا مگر اونکے دادا کی تلوار سے انتہی
اسمقام پر یہ انتباہ کرنا ملحوظ نہین ہے کہ امامہم غزالی منکر حکم یزید بقتل امام حسین ہے
اور سب ولعن یزید کو منع کرتا ہے اور ابوبکر ابن عربی باعتماد حدیث اذا بویع الخلیفتین
فاقتلوا الاخر منہما کے قائل اباحت خون معصوم شہید مظلوم ہے اور یہ دونو عند المجیبین
موثوق و مستند و ثقہ و حجت و مقبول مجدد ہین جس سے ظاہر ہو گیا کہ ہر دشمن اہلبیت نبی
و مبغض علے اس قوم کی عقیدت مین پیشوائے دین ہے بلکہ اس قاعدہ پر یہ ریویو
کرتا ہے کہ یہ حملہ ماثبت عندہ و مالم یثبت عندنا وہ حیلہ قوی ہے کہ اسپر نصوص صریحہ کی طاقت
بہی کارگر نہین ہوسکتی اسوجہ سے کہ جس امر کو کہ تمام عالم ماثبت و ماتحقق و ماتواتر مسلما
مانے ہوے ہووے اوسکو بقاعدہ مالم یثبت عندنا کے منفی کر دینا بہت ہی آسان ہے
اور جس امر کو کہ خود اختراع فرمائین اوسکو ماثبت عندنا کہکر صحیح و ثابت ٹہرا دینا عندہم
کچہہ مشکل نہین ہے کاش اس قاعدہ کو مسئلہ وحدانیت رب العزۃ اور نبوت ختمی رسالت
مین بہی جاری فرمائین اور کہدین کہ جماعت سلف کو توحید ثابت ہوئی اور ہمکو ثابت
نہین اور حاضرین عہد رسالت اور ناظرین معجزات ختمی نبوت کو آنحضرت کی رسالت
ثابت ہوئی ہوگی ہمکو ثابت نہین تو نفاذ اس قاعدہ کا کل فی الکل ہو جاوے تو کوئی
کب زبان و قلم روک سکتا ہے اور ترویج اس قاعدہ نے جو در باب رد فضائل اہلبیت

اور تصویب و تصحیح مناقب منتحلہ صحابہ مین فائدہ رسانی کی ہے وہ مستور و مخفی نہین ہے بلکہ تخطیۂ انبیا جو عقلاً و نقلاً ممنوع ہے مگر بپاس بدعات و محدثات صحابہ کے اوسی ثابت قرار دیا ہے اور اسی قاعدہ کی بنا پر درجہ صحت پر مسلم مانا گیا ہے دیکھو حدیث متواتر و مشہور بین الجمہور قطعی الدلالۃ و قطعی الصدور استخلاف غدیر کو اکابر ائمہ اخبار مین و اعاظم شیوخ محدثین دیار و امصار کل اعصار نے علی الاتصال بطریق صحیح نقل فرمایا ہے مگر تنقید بخاری مین چونکہ وہ تمامتر مُفضِح سنت صحابہ و مُوضح شناعت اہل سقیفہ و مبطل خلافت خلیفہ اور مورث فساد مذہب عامہ عصابہ محسوس ہوئی لہذا اس شکنجہ ما ثبت عندہم و لم یثبت عندہ مین دبا دیے گئے اور اسپر فائدہ یہ اور برآمد ہوا کہ جمہور محدثین ناقلین حدیث موصوف بھی جنسے طرح طرح کی نصرت مذہب حاصل ہوئی ہے مردود نہ ٹھہرے مگر وہ کم درجہ مین رکھے گئے اور امام الدنیا جو سب سے افضل اور کتاب اونکی صحیح بخاری تلو کتاب باری قرار دیگئی ہے طعنۂ ترک سے محفوظ کر لئے گئے اگر اسی قاعدہ کی بنا پر فرقہ حقہ کو بھی رخصت دیدین کہ عندنا خلافت سقیفہ شرعاً ازجملہ مالم یثبت ہے اور خلافت بلافصل علی مرتضیٰ مما یثبت ہے تو انصاف سے بعید نہوگا کہ قاعدہ شرعی وہی ہو سکتا ہے جو عام اہل اسلام مین جاری ہو و از جملہ اصول موضوعہ تنقید کے یہ ہے کہ فضائل مختصہ اہلبیت نبی کو عام اس سے کہ قرآنی ہون یا منقول از رسول سبحانی بتعویل تاویل کلیل و انصراف علیل ضلیل عن معناہ الجلیل فائدہ مختصہ و مخصوصہ سے منتزع کر کے مصداق عموم فضیلت مردم کے پائمال کیجاوین اور نقائص اہلبیت مین جو احادیث منقول ہوئی ہین اونکے راویون کو ثقات و عدول گردانا جاوے

اگرچہ وہ علانیہ دشمن خاندان رسالت اور خارج از دین وملت ومغضوب رب العزۃ
ہون وہ سب داخل کتب اخبار کرلیجاوین تاکہ اہلبیت نبی کی عصمت نظر امت مین
ثابت نرہے اور وہ مثل احاد المسلمین کے شمار ہون اس جسارت تنقیص عترت مین کہ جوانکو
مثل احاد مسلمین کے قرار دیا ہے جو حیلہ وعذر محدثین نے کیا ہے ہم اوسکو بہتا ہر اصول
موضوعہ کی عنوان مین مفصل نقل کرین گے دیکھو قرآن مین فضائل اہلبیت دو قسم پر
وارد ہین ایک باوصاف مختصہ کے خاصتہً اہلبیت نبی کی شان مین ہین دوسری بخطابات
مختصہ ومعانی مخصوصہ آنحضرات کے حق مین نازل ہوئی ہین اول مثل قولہ تعالی انما
ولیکم اللہ ورسولہ والذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون
دوم مثل قولہ تعالے اہل البیت وذوی القربی وآل یٰسین وصراط علی مستقیم
پس محدثین ہر دو قسم پر متعرض ہین چنانچہ شان آیہ انما مین صاحب تحفہ لکھتے ہین کہ انیقول
کہ نزلت فے علے بن ابیطالب بروایت قصہ سائل وتصدق انگشتری در حالت رکوع
فقط ثعلبی در آن متفرد است ومحدثین اہل سنت قاطبۃً ثعلبی را در روایات بجوے
نے شمارند اور خود متاخر المحدثین صاحب تحفہ رد وطرد وانکار مین اس ولایت عامہ
شاہ ولایت کے بقاعدہ اصولیہ متشبث ہوکر فرماتے ہین سوم آنکہ العبرۃ لعموم اللفظ
لالخصوص السبب حالانکہ ثعلبی باعتراف ائمہ محدثین کے مثل یافعی وسمعانی وابو القاسم قشیری عند اللہ جلیل
صالح ہے اور تفسیر ثعلبی قبولیت مین فائق التفاسیر ہے اور خود رافضیت ودیگر انزالفیحت اسیکو کہتے ہین
کہ نیکون پر معترض ہون اور خود محدثین نے جڑسے ہی اکثر جو فروشان گندم نما کے ہزلیات کو اخبار صحیحہ
گردانا ہے مثل اخبار قدامہ بن مظعون شارب الخمر کے کما نقل عنہ ابن الحجر حدیث الفضیلۃ لابی بکر

وہکذا عن جبیر بن مطعم (الذی کان من موتلفۃ القلوب کما فی المعارف) فی الصواعق المحرقہ وابو داؤد عن مروان بن الحکم الملعون فی سننہ وغیرہما فی غیرہما اور اس قاعدہ

اصولیتہ کو کیا تماشا ہے کہ آیہ ولا یاتل اولوالفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربی الآیہ مین (جو بشان فرد منفرد ابوبکر کے بکمال شد و مد نقل کرتے ہین) جاری ہنین فرماتے یہ شان ہے محدثین قوم کی بہ تنقید روایات وتصحیح معانی آیات کے فاعتبروا یا اولے الالباب اور دوسری قسم مین جو بکلمات تخصیصے کے ذریت پیغمبر کو مشرف فرمایا ہے اونکے تحریف معنوی مین بقدر وسعت کوتاہی نہین فرمائی چنانچہ ترمذی نے کتاب التفسیر مین تحت آیہ المودۃ القربے کی نقل کیا ہے فقال سعید بن جبیر قربے ال محمد فقال ابن عباس اعلمت ان رسول اللہ صلعم لم یکن بطن من قریش الا کان لہ فیھم قرابتہ یعنے پیغمبر کے قربے اور قرابت دار لوگ تمام قبیلہ قریش ہین انتہے ملخصاً جس سے ظاہر ہوا کہ ایہ المودۃ مین جو حکم مودت کا وارد ہے اوس مین مودت لہم من طریق روایت تمام قبیلہ قریش ہے جسمین یزید ملعون و مروان مطعون ودیگر جبابرۂ بنی امیہ بہی بنابراس تحقیق روایت کے واجب المودۃ برآمد ہوئی حالانکہ آیہ وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذ واھذا القران مھجورا دلالت کرتی ہے کہ مسلمانان قریش آخذین قرآن نے عمل بالقرآن کو ترک کر دیا لہذا اونکی شکایت آنحضرت بروز قیامت رب العزۃ سے فرمائین گے چنانچہ زمخشری نے معنے آیہ مین لکھا ہے کہ الرسول محمد صلعم وقومہ قریش پس یہ تمام قریش کس طرح است کے لئے واجب المودۃ قرار پاسکتے

ہین اور تخصیص قربے کے لئے تو روایت تقسیم الخمس وسہم ذوی القربےٰ ہی کافی ہے کہ وہ مبطل وقادح ومکذب وقاطع اس روایت مخترعہ کے ہے کما روے ابو داوٗد فی باب الخمس عن سعید بن المسیب قال اخبرنے جبیر بن مطعم انہ جاء ہو وعثمان بن عفان یکلمان رسول اللہ فیما قسم من الخمس بین بنی ہاشم وبنی المطلب فقلت یا رسول اللہ قسمت لاخوانا بنی المطلب ولم تعطنا شیئاً وقرابتنا وقرابتہم منک واحدۃ فقال النبی صلعم انما بنو ہاشم وبنو المطلب شی واحد قال جبیر ولم یقسم لبنے عبد الشمس ولا لبنے نوفل من ذلک الخمس الحدیث ملخص یہ کہ بنی ہاشم وبنی عبد المطلب تو ایک ہین اور بنی عبد الشمس وبنی نوفل قرب قرابت مین پیغمبر خدا سے غیر ہین لہذا حقدار خمس نہین انتہے فافہم غرضکہ اسی نہج پر جہانتک کہ محدثین ناقدین کے قرائحہ نقادہ نے دستیاری فرمائی ہے اہلبیت نبی کی ہر فضیلت قرانی مین تحریف وتبدیل معانی سے درگذر نہین فرمایا اور جو فضائل اتقاقاً قرآنی کہ عامہ امت کے لئے قرآن مین وارد ہین اونکے محامل خواص صحابہ کے لئے تجویز فرمائے ہین اور بزعم خود باادنکے خلفاء ثلاثہ اور اونکے احزاب وعصابہ مخصوصہ کے لئے احتجاجاً روایت کرتے ہین اور دیکھو کہ آیہ المودۃ مین تو یہ توسیع کہ تمام قریش قربی پیغمبر ہین اور حدیث اِنَّ فَاطِمَۃَ اَحْصَنَتْ فَرْجَہَا فَحَرَّمَ اللّٰہُ ذُرِّیَّتَہَا عَلَے النَّارِ کما رواہ الطبرانی وابن الحجر فے الصواعق وابو نعیم مین تضیق کہ ابن حبان وغیرہ ذریت کو محدود باولاد سیدہ کرتے ہین اور اولاد اولاد کو جو ائمہ طاہرین ہین تجویز نہین کرتے کما نقلہ السیوطی فے اللآلی صفحہ ۲۰۸ فانصفوا یا اہل الرشاد یہ ہی مذہب پر تعصب

محدثین سنت امیر معاویہ کا اور نقل احادیث کا یہ حال ہو کہ شان ورود حدیث متفق علیہ البخاری والمسلم اِنَّ فَاطِمَۃَ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مین کہتے ہین کہ زمانہ رسالت مین حضرت علی نے بنت ابی جہل کو خطبہ فرمایا تو پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ واللہ لاتجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ ابداً کما فی المرقاۃ وغیرہا حالانکہ یہ اتہام صریح علی النبی ہے اسلئے کہ ایسا حکم خلاف قرآن ومنافی سنت مرضیہ ومناقض اخلاق رضیہ ہی سبحان ومعارض مذہب شیوخ سنیان ہے دیکھو کتاب اللہ ناطق ہے نکاح مین مثنیٰ وثلث وربٰع کے جمع کرنے پر بقولہ تعالے فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث ورباع کی اور زنان نومسلمہ سے نکاح کرنے پر ترغیب دہندہ ہے قولہ تعالے والمحصنات من الذین اُوتوا الکتاب من قبلکم اور آیہ ولا تنکحوا المشرکات حتیٰ یؤمن سے صاف ظاہر ہے کہ نکاح مشرکہ سے تازمان شرک ممنوع ہے اور بحالت اوسکے اسلام لانے کے مشروع ہی اور اگر اوس نومسلمہ سے کراہت کیجاوے گی اور اوسکو بحالہا چھوڑ دیا جاویگا تو ایسی صورت مین کہ جو وہ نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے ہوئے لامحالہ اسلام سے منفعل ہوکر کفر کی طرف مجبوراً اوسی عود کرنا ہوگا لہذا نومسلمہ سے رغبت کرنے مفید اسلام ہی فعلے ذلک خطبہ کرنا نومسلمہ سے شرعاً ناجائز ثابت نہین بلکہ علی محلہ واجب ومستحب وعلی محلہ مباح ہے دوم جبکہ خود حضرت رسالت فی بیت النبوۃ مین دختران کفار کو جمع فرمالیا تہا تو خانہ نبوت سے مرتبہ بیت الولایت زیادہ نہین ہے جو یہان ممنوع اور وہان مشروع ہووے لہذا یہ حدیث مخالف سنت بھی ثابت ہوئے ورنہ خود رافضیحت ودیگرانرا نصیحت کسقدر

مثل قبیح پیدا نیز بحالت صحت اس روایت کے صادق آتی ہے نعوذ باللہ منہ سوم یہ
حدیث وضعی علاوہ منتقض ہونے باحکام شرعی کے منافی اخلاق مصطفوی ہے چنانچہ صاحب
استیعاب نے ترجمہ عکرمہ بن ابوجہل مین نقل کیا ہے کہ قال رسول اللہ صلعم لامیحابہ
ان عکرمۃ یاتیکم فاذا رأیتموہ فلا تسبوا اباہ فان سب المیت یوذی الحیّ ولما
اسلم عکرمۃ شکا قولھم فنھاھم رسول اللہ صلعم ان یقولوا عکرمۃ بن ابی
جھل وقال لا تؤذوا الاحیاء بسبّ الاموات اندرینحالت کہ آنحضرت بحالت کفر
عکرمہ کے صحابہ کو اوسکے باپ کے برا کہنے سے باز رکھتے تھے اور بعد از اسلام عکرمہ کے آنحضرت
نے فرط اخلاق سے یہ بہی گوارہ نفرمایا کہ لوگ اوسکو عکرمہ پسر ابوجہل بہی کہین پس کسطرح
منظور ہوسکتا ہے کہ خود آنحضرت دختر مسلمہ ابوجہل کی خاطر داشت نفرماکر اوسکے باپ کو برا
کہتے اور اوسکی دلشکنی کا لحاظ نفرماتے کہ نو مسلم کا مایوس ہوکر رجوع بکفر کرنا محتمل قوی تہا
کیونکہ صدر اسلام مین کثرت مسلمین کے نہین تہے البتہ امتناع اس خطبہ فرضی کا اوسوقت ہوتا
کہ جو بزمان خطبہ دختر ابوجہل مشرکہ ہوتے چونکہ آپنے نہین فرمایا اسمقام پر کہ لاتنکحوا المشرکات
ولا یجتمع المومنۃ والمشرکۃ اور صرف کفر پدر کو بقولہ الفرضی بنت عدو اللہ کہا ہے
تو اس سے اسلام دختر ابوجہل اسوقت مین پایا گیا لہذا یہ دلشکن کلمہ حریم رسالت سے
صادر ہونا افترا ظاہر ہے اور اگر کفر پدر ولد پر موثر گردانا جاوے تو یہ مسئلہ خلافت
مین زیادہ موثر تسلیم کرنا پڑیگا کہ خلافت فاروقی وعثمانی تباہ وخاک سیاہ ہوجاوینگے
چہارم یہ کہ واضع خبر نے اس حدیث کو بنا بر سیرت صحابہ کے وضع کیا ہے کہ یہ

حضرات نو مسلم کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تہے کما روی المسلم عن ابن عباس قال
کان المسلمون لاینظرون الی ابی سفیان ولایقاعدونہ الحدیث پس
صحابہ کی سیرت پر سیرت پیغمبر صاحب خلق عظیم کو قیاس کرلیا اور اس روایت کو منقصت
اہل بیت نبی مین مسوج کرڈالا اور یہ واضح خبر نہ سمجہا کہ بمفوا ے ع با آل نبی ہر کہ در
افتاد برافتاد - اس افتعال سے یہ منقصت رسولخدا تک بطرق شتے متعدی ہوتی ہے
کما عرفت اور وجہ پنجم یہ کہ مفسرین نے تفسیر آیہ والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب
مین نکاح حربیات اور ذمیات کو بہی شامل کیا ہے کما فی تفسیر مجاہد واعترف بہ الحسن
والشعبی اور امام ابوحنیفہ کے مذہب مین نکاح کتابیہ سے کرنا جائز ہے کما فی نیل
المرام فتدبر ششم یہ کہ سراغ موضوعیت وافتعال اس خبر لااثر کا ابن ابی الحدید نے
چوتہے جزو شرح نہج البلاغہ مین لبسند ابوجعفر اسکافی کے افادہ فرمایا ہے من شاء فلیرجع
الیہ جس سے ظاہر ہے کہ یہ روایت خطبہ کے انبان موضوعات امیر معاویہ سے ہے
جو امام الدنیا جبل حدیث بخاری کی نظر مین بہت منقد اور کارآمد محسوس ہوئی اور
حدیث متواتر النقل خم غدیر کے لائق درج وقابل اخذ نہ معلوم ہوئی جو اسکو مزین
بصحیح فرمایا اور اسکو مطروح گردانا ہفتم الفاظ حدیث ان فاطمہ بضعۃ منی یوذینی
مایوذیہا مفید معنے عموم کو ہے کہ جو چیز یا جو شخص جناب سیدہ کو ایذا دی اسوقت مین یا
آئندہ کو اوسنے پیغمبر کو ایذا دی اور کسی لفظ سے شان ورود مخص المقام نہین پائی
جاتے جو متعلق اس خطبہ کے تنقیص جناب امیر مین اسکو محمول سمجہہ لیا جاوے و مسلمناہ مگر

اسباب خاصہ نزول آیات وورود اخبار چونکہ مانع اعتبار عموم معنے کے بنا بر سیرت صحابہ کے نہین بلکہ شائع ہی جیسا کہ صاحب اتقان نے نقل کیا ہے قلت ومن الادلۃ علی اعتبار عموم اللفظ احتجاج الصحابۃ وغیرھم فی وقائع بعموم آیات نزلت علی اسباب خاصۃ شائعا ذائعا بینہم یعنے صحابہ وعلما کا عصابہ واقعات مسائل مین آیات مختصۃ النزول سے احتجاج فرمایا کرتے تھے بدین استدلال کہ وہ آیات خاصۃ النزول مفید احتجاج کو دیگر وقائع مین بھی ہین انتہے محصلہ بنا بران کہا جاتا ہے کہ یہ حدیث بفحوائے سے شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ؛ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد ۔ قصہ فدک مین مورث تفضیح بیر عتیق کی ہوگئی ہے اور چونکہ قصہ خطبہ مفروضی مین متاثر بایذا ہونا بضعۂ نبی کا مصححا یا موضوعاً مذکور نہین ہوا اور کیسے ہوتا کہ وہ معصومہ خلاف حکم قرآن کے کسطرح ملکدر ہوتین اور اس قصہ فدک مین متاذی ہونا اونکا حدیث بخاری فلم تتکلمہ حتے ماتت سے بکمال شدت تاذی ثابت ہی تو ہمارے مشت خاک برباد بھی نہوئی اور نتزعین سے دامن کشی فرمانی معتقدین کو لازم ہوگی اس مقام پر حماۃ سقیفہ کو باقتضاے سرایت حکم بقضیہ فدک کے لازم تہا کہ اس تنقیص امیر المومنین سے دست بدار ہوکر اصل حدیث کو ہی اوڑا دیتے تاکہ اپنے خلیفہ کو اسکی زد سے بچا لیتے مگر نہین اس روایت کی تڑپ نے رخصت نہین دی البتہ صاحب مرقاۃ نے شرح مشکوۃ مین مفاد احادیث فاطمۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی وفی روایۃ یریبنی ما ارابہا ویوذینی ما اذاھا متفق علیہ کو خصائص نبی مین شمار کیا ہے کہ قال صلعم ان بنی ہشام بن مغیرۃ استاذنو نی

ان ینکحوا ابنتہم علے بن ابیطالب ولا اذن ولا اذن الا ان یرید ابن ابیطالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم الحدیث قالوا فیہ تحریم ایذاء صلعم بکل حال وعلے کل وجہ وان تولد الایذاء مما کان اصلہ مباحا وھو من خواصہ صلعم انتہے یعنے فرمایا رسولخدا نے کہ بنی ہشام مجھہ سے اجازت طلب کرتے ہین کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علے بن ابی طالب سے کردین مین اجازت نہین دیتا ہون (اسے دو مرتبہ فرمایا) مگر یہ کہ علے میری بیٹی فاطمہ کو طلاق دیدے تو اوس سے نکاح کرلے الحدیث علمار نے فرمایا کہ ہر حال مین اور ہر طور کی ایذاے پیغمبر اگرچہ اصل فعل ایذا کا مباح ہووے اور ایذا اوس سے پیدا ہو حرام ہے اور یہ رسولخدا کے خصائص سے ہے انتہے واضح ہو کہ اس توجیہ علمار مین رخنل احکام شرعی مذکورہ صادر کا ہوا ہے بدینعنے کہ اگرچہ نکاح مین اربعہ نسوہ کا جمع کرنا مباح بنص قرآن ہے لاکن اسمین ایذار فاطمہ تہی اور وہ خاص ایذار نبی ہے لہذا یہ خطبہ وعقد ہر دو حرام مطلق تہے لاکن یہان بہی وہی جواب مع شے زائد کافی ہے اولا یہ حدیث اجازت بنی ہشام کی روایت خطبہ کے معارض ہے فاذا تعارضا تساقطا ثانیا یہ حدیث بلفظہا معارض ہمہ دیگر الفاظ ہے جو بہت ہی بے سوچے سمجھے اولٹے البیٹ دیکر بنائی گئی ہے اسلیے کہ اجازت عقد نکاح کی تو بنی ہشام نے طلب کی اور جواب درشت طلاق دینے اور نکاح کرلینے کا امیر المومنین کو دینا کب سزاوار تہا وہ بہی نبی عادل صاحب خلق عظیم سے صادر ہونا محال عادی ہے بلکہ اس روایت سے تنزیہ جناب امیر کے خطبہ فرمانے دختر ابی جہل سے واضح ہے پس یہ حدیث کسی طرح موجب تنقیص آنحضرت کے نہین کہی جاسکتی ہے ثالثا چونکہ غضب کرنا یا

متاذی ہونا جناب سیدہ کا اس قصہ مفروضہ کے سبب ثابت نہین ہے تو اب وہ
غضب استقام پر تتفرع ہے نہین ہوتا پس اسکو خصائص نبی قرار دینا بمقابلہ جناب
امیر کے اور اوس غضب فاطمہ زہرا کو جو قصہ فدک مین ظاہر ہوا ابوبکر صدیق پر کیا
خصائص نبی سے تجویز نکرنا کیا خون نقادی بہانا نہین ہے کیا اس قرار و عدم قرار
سے عوام امت کو بہکانا نہین ہے کیا یوم بازپرس یہ قابل جزا نہین ہے فاعتبروا یا
اولے الالباب اور دوسری حدیث اوائل صحیح مسلم مین مقتضاے کبرت کلمۃ تخرج
من افواہھم کے افتراءً علی ابن عباس بدین لفظ منقول ہے عن ابن ملیکۃ قال
کتبت الی ابن عباس ان یکتب لی کتابًا و یخفی عنی (الی ان) قال فدعا بقضاء
علی رض فجعل یکتب منہ شیئًا و یمر بہ الشئ فیقول واللہ ما قضی بھذا علی
الا انیکون ضل ملخص معنے یہ کہ ابن ملیکہ نے کہا کہ مینے ابن عباس سے درخواست کی کہ
میرے لئے کتاب لکھدو حالانکہ وہ مجہہ سے مخفی کرتے تہے یہانتک کہ کہا پس ابن عباس
کہتے تہے کہ قسم بخدا اس امر مین علی رض نے نہین حکم دیا مگر یہ کہ وہ گمراہ ہو گئے اور بہٹک
گئے انتھے اور ضلالت ضد ہدایت کی ہے چونکہ گمراہ کہنا امیرالمومنین کو موجب تکذیب
قرآن کا ہوتا ہے کہ خداوند تعالے نے ایۃ لکل قوم ھاد مین آنحضرت صلعم کو ہادی امت
فرمایا ہے کما رواہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم فی کتابہ ما نزل من القرآن فی
علیؑ و ابوبکر ابن مردویہ و امام احمد فی مسندہ عن ابن عباس و عن ابی ہریرہ الاسلمی
و عن جابر الیضًا و ابن جریر والدیلمی و ابن عساکر و ابن النجار عنہ و ہذہ ما نقلہ السیوطی فی

الدر المنثور لہذا معلوم ہوا کہ مبغض علی کے کافر مطلق ہونیکے یہ بہی دلیل ہے کہ وہ باقتضائے بغض کے ایسے کلمات آنحضرت کی شان مین کہتے ہین جو مکذب مفاد قرآنی کے ہوتے ہین حالانکہ بوجہ عام بہی مرد مومن کو گمراہ کہنا معصیت ہو بلکہ صریح مخالف حکم قرآنی کے ہے قال اللہ تعالے ولا تقولوا پس یہ روایت اوسیوقت صحیح ہو سکتی ہے جو ابن عباس اپنی روایت

ما نزل فی القرآن فی احد ما نزل فی علی بن ابیطالب نزلت فی علی بن ابیطالب ثلاث مائۃ آیۃ کما فی الصواعق مین کاذب ہون اور حضرت عمر اپنے قول علی اقضانا مین جہوٹھے ہون کما ہو فی الصواعق ایضاً اور جماعت صحابہ اپنی نقل حدیث نبوی ہذا علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتے یردا علی الحوض کما فی الصواعق المحرقہ ایضاً مین مفتری

صادق اور ناقل کاذب ہون غرضکہ علی بن ابیطالب کو وہ شخص ضال و گمراہ سمجھہ سکتا ہے جو قرآن اور رسول مثان پر ایمان نرکہتا ہو پس کیا وجہ ہے کہ شیوخ ثلاثہ کی شان مین جو احادیث مفضحہ وارد ہین اور روایات اونکی مطاعن کی محکی ہین وہ کتب صحاح مین تو کیا کتب مسانید بلکہ بیاضون اور یادداشتون مین بعنوان ضعاف بہی مروی و منقول نہین بلکہ اونکی راویونکو کاذب و خبیث ہی جتلایا ہے اور برخلاف اسکے احادیث نقائض اہلبیت نبی کو بلا تکان صحاح سنتے مین درج و نقل کرلیا جاتا ہے اور اونکے راوی کو بجای خبیث معتقد کرکے دجل ہمع تنافر داہ رخنہ کہد جاتا ہے کما اعترفت بہ ارباب صفحہ ۲ اس مقام سے اصل اصول مذہب اصحاب السنۃ اور شیخان جماعت کا فوٹو نظر آتا ہے فانظروا یا اولی الانظار کہ یہانپر نہ حدیث النجوم کی تکذیب کا نقل حدیث ابن ملیکہ مین خطر کیا گیا نہ اپنے کلیہ الصحابۃ کلہم

کلہم عدول کے لبطلان سے حذر کیا گیا ہے مگر یہ کہ بفیمن طعن اہلبیت نبی کی تکذیب پیغمبر در دل اونکو ملحوظ ہے جو فرمایا ہے اقضاکم علے کما فی الصواعق المحرقہ وصحیحہ الحاکم فی المستدرک اور جو اس افترا و بہتان مین بھید ہے اور جسکی وجہ سے ضال کہا ہے وہ اونکی زبان قلم پر نہین آیا اوسکو فے الذہن ہے رکھا ہے پس کشف عوار اوسکا کیا جاتا ہے کہ کتاب قضایا امیر المومنین چونکہ بمخالفت قضایا یا شیوخ ثلاثہ کے واقع ہوئی ہین اور اونسے تجہیل وتضلیل اونکی ثابت ہوتی ہے لہذا رگ عصبیت نے یہ جسارت بخشی تاکہ ناظرین کہین اوسکو دیکھکر حسن ظن ثلاثہ سے رم نکر جائین اور اور علوم اہلبیت کے برحق وصادق ثابت نہو جائین اور تیسری حدیث دضعی مسند احمد حنبل مین بطریق اہلبیت کے اتہاما علیہم یہ مذکور ہے قال سمعت علیا یقول اتانی رسول اللہ صلعم وانا وعلی نائم وفاطمۃ وذلک من السحر حتے قام صلعم علے الباب فقال الاتصلون فقلت مجیبا لہ یا رسول اللہ انما نفوسنا بید اللہ فاذا شاء ان یبعث قال فرجع رسول اللہ صلعم ولم یرجع الی الکلام فسمعتہ ولی یقول وضرب بیدہ علے فخذہ وکان الانسان اکثر شیء جدلا یعنے کہا کہ سنا مینے امیر المومنین کو کہ کہتے تھے کہ رسول خدا تشریف لائے اور مین سوتا تھا اور فاطمہ بہی وہ سحر کا وقت تھا آپنے در پر آکر فرمایا کہ آیا تم نماز نہین پڑہتے ہو مینے جواب دیا کہ ہمارے نفوس خدا کے اختیار مین ہین جب چاہتا ہے تو ہمکو اوٹہاتا ہے پس رسولخدا صلعم واپس ہوئے اور اعادہ کلام نفرمایا سنا مینے کہ واپسی مین

ہاتھ اپنا اپنی ران پر مارا اور فرماتے تھے کہ وکان الانسان اکثر شیء جدلا جس بیتان ہجر اضر خسران
سرا پا طغیان کا کیا ٹھکانا ہے کہ اصحاب افترا وقت افتعال منقصت آل رسول
ذوالجلال کے ایسے مدہوش ہوئے کہ اس منقصت بانی ہیں رسول خدا صلعم کو بہی
طعنہ زنی سے نہیں چھوڑا کہ اسمیں مطاعن شنیع مضمون ہیں اول یہ کہ نائم بحالت
نوم غیر مکلف ہے اوسکو تکلیف فرمانے علے غیر المحل ہے دوم یہ کہ قولہ انما نفوسنا بید
اللہ الخ دلالت کرتا ہے کہ بندہ اپنے افعال میں مجبور ہے جو یہ مذہب فرقہ جبریہ کا ہے
اور وہ مذموم بنہایت مذموم ہے اجماعاً پس آنحضرت صلعم نے بحال فرض اس کلام حرت
انفصام کے امر منکر کو ملاحظہ فرماکر چونکہ منع نفرمایا اور اس کلام کو رد نکیا تو یہ شامل تقریر
نبی ہوگیا اور داخل سنت ٹھہرا نعوذ باللہ سوم بحالت رغبت بلامواجہ کے تلاوت فرمانا
اس آیہ کا جو بشان کفار منکرین کتاب اللہ کے ومنکرین قیامت کے نازل ہوئی ہے
کسقدر امر ہدایت سے بے محل اور بحق مرد مسلم کے کاشف زلل ہے مگر یہ کہ یہ روایت
منقضاً ومعارضۃً بروایت انس بن مالک وابی الحمراء وابن عباس کی بنائی گئی ہے
کہ جمہور محدثین نے مثل اماممہم الحاکم والترمذی وابن ابی شیبہ وحستہ ابن المنذر و
ابن مردویہ وصاحب الدر المنثور والطبرانی وابن جریر کے حتے کہ خود اماممہم احمد نے
بہی اصحاب ثلاثہ مذکورین سے نقل فرمائی ہے کہ قال شهدنا رسول الله صلعم
تسعة عشر یاتی کل یوم باب علی ابن ابیطالب عند وقت کل صلوة فیقول السلام
علیکم و رحمة الله و برکاته اهل البیت انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت

ویطھرکم تطھیرا الدر المنثور چوتھی حدیث ابن حجر ہیتمی نے شرح قصیدہ ہمزیہ البوصیری مین بصفحہ ۸۰ معجزات واخبار بالغیب حضرت نبوی مین نقل کی ہے کہ آنحضرت صلعم سے ماثور ہے کہ ان معاویہ یلی امر امتی وبانہ لم یغلب رواہ ابن عساکر ومن ثم قال علی یوم صفین لو ذکرت ھذا الحدیث ما قاتلتہ یعنے معاویہ والی امت آنحضرت ہوگا اور یہ بہی کہ وہ مغلوب نکیا جاویگا اسی وجہ سے علی مرتضی نے یوم صفین فرمایا کہ اگر مجھے یہ حدیث یاد آجاتی تو مین معاویہ سے قتال نکرتا انتہے کلامہ ولا ینتہے ملامہ اور دروغ اس بندش عبارت سراسر خسارت کا تو واقعات مرویہ صحیحہ متواترہ سے اور نیز متن کلام سے ہی بے فروغ ہے اسلیئے کہ یہ تذکر حدیث وضعی کا جو یوم صفین سے نقل کیا جاتا ہے تو جناب میر نے بجاے لشکر شام کے خود ہی حمل القرآن علے الرماح کیون نفرمایا جو ضرورت تحکیم کی پیش آتی خود ہی دست کش ہو جاتے اور بعد قضیہ حکمین کے مسلمانونکو جنگ معاویہ پر کیون رغبت دلائی بلکہ خود ترغیب اطاعت معاویہ کی فرماتے حالانکہ ایسا کسینے علماء سیر سے نقل نہین کیا مگر یہ کہ ابن حجر وابن عساکر نے آنکھین بند کرکے تخطیہ جناب امیر اور حقانیت معاویہ مین کوشش بلیغ فرمائی ہے جو نامشکور رہی لاکن اس وضع واختراع حدیث سے جو فوائد برآمد ہوے وہ البتہ قابل ذکر ہین اول نعوذ باللہ اگر علام الغیوب اپنے علم غیب مین دکھیہ لیتا کہ انبیاء علیہم السلام دعوت اسلام مین کفار کے کردار سے قتل ہو جائینگے اور کفار غالب آئینگے جیسا کہ آیہ یقتلون الانبیاء بغیر حق مین اس واقعہ کی طرف اشارہ ہوا ہے تو ہرگز انبیاء کو دعوت

کفار کے لیئے نہ بھیجا دوم نعوذ باللہ اگر پیغمبر خدا اپنے چچا امیر حمزہ کا مغلوب و مقتول ہونا
اور جعفر طیار کا شہید ہوجانا جان لیتے حالانکہ جانتے تھے تو کبھی جنگ احد و موتہ مین لیجاتے
اور نہ بھیجتے مگر یہ کہ اور کوئی وجہ اختیار کرلیتے اس مغلوبی و مقتولی عشائر و دیگر اکابر اصحاب
عساکر کے نہین ہے کہ آنحضرت صلعم اسکو مانع حکم قتال وجہاد نہ دیکھتے تھے جیسا کہ خدا تعالے
نے قتل و مغلوبی انبیاء کو مانع دعوت اسلام قرار نہین دیا فعلے ذلک جناب امیرعم
غلبہ نجاۃ طغاۃ جفاۃ یدعون النار کو اپنی مغلوبی کو کسطرح مانع محاربت سمجھتے سوم
رسالتمآب کا ایکبار فرار صحابہ کبار دیکھکر بالتکرار اونکو بار بار کارزار مین بھیجنا جبکہ فرار
موجب ہتک اسلام ہوتا تھا بربنا اس حدیث وضعی کے خالے تخطیہ پیغمبر سے نہین ہی کہ آنحضرت
صلعم باوجود تجربیات مکررہ کے پشیمان نہوئے نعوذ باللہ کہ آنحضرت صلعم دیدہ و دانستہ
بلا عوارض نسیان و فراموشی اونکی فرارات کے بھیجتے تھے اور پروا مغلوبی نفرماتی تھے
پانچوین حدیث وضعی بہی تنقیص اہلبیت مین قابل عبرت اہل نظر ہے مسند امام احمد
مین مذکور ہے قال صلعم فانی سمعت فی الحجرۃ حرکۃ فقلت من ھذا قال انا
جبرئیل قلت ادخل قال لا اخرج الی فلما خرجت قال ان فی بیتک شیئاً لا یدخلہ
ملک ما دام فیہ الی قولہ صلعم فتیممت البیت فلم اجد فیہ شیئاً غیر جرو
کلب کان یلعب بہ الحسن انتھی بقدر الحاجۃ یعنے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے حجرہ مین
کھٹکا سنا دریافت کیا کہ کون شخص ہے جبرئیل امین نے فرمایا کہ مین جبرئیل ہون مینے کہا کہ
آؤ فرمایا کہ نہین بلکہ تم میری طرف کو آؤ پس مین باہر آیا تو جبرئیل نے فرمایا کہ تمہارے

گھر مین ایک شے ہے کہ کوئی فرشتہ اوسوقت تک داخل نہوگا جبتک کہ وہ اندر ہے آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ مینے دروازہ کھولا تو کوئی شے گھر مین نہین پائی سوائے کتے کے پلہ کے کہ حسنؑ مجتبےؑ اوس سے کھیل رہا تھا انتہی یہ بہتان عظیم ہے یا اتہام ہے کہ مکذّب قرآن کریم ہے اسلئے کہ جس خانہ ملائک آشیانہ کو خداوند رحیم نے فی بیوت اذن اللہ [۱۹–۱۱] ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ فرمایا اور اوس گھرانہ کے لیے لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ارشاد کیا یہ ناپاک بیرت اوسی کے لیے کتون کی جگہ ملاعبت کے نقل کرتے ہین نعوذ باللہ منہ پس یا تو اس روایت کو صحیح گردانین اور آیات قرآنی سے ہاتھ اوٹھائین اور جہانتک چاہین من گھڑت حدیثین بنانی چاہئین ورنہ ایسے مفتعلات کو گندی نالی مین بہائین اور صراط مستقیم پر آجائین اور لطف یہ ہے کہ کوئی طعن اہلبیت نبیؐ پر نہین ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ حضرت رسالتؐ پر بعینہٖ عائد ہو جاتا ہے اور یہ بکمال اتحاد بین النبیؐ وآلہ پر دلالت کرتا ہے دیکھو اس حدیث وضعی سے بھی تقریر نبیؐ کلاب بازی کے لئے ثابت ہے کیونکہ آنحضرت صلعم کا ملاعبت کو ملاحظہ فرمانا اور منع نفرمانا اوس بچہ کلب کو اون بیوت سے خارج کرنا جسمین بذکر اسمہ اللہ قرآن بتلاتا ہے کسقدر بھاری طعن ہے کہ خدا کی پناہ مگر ہان حضرات صحابہ تو خاص مسجد نبوی خانہ خدا مین کتون کی دوا دوش کو جائز رکھکر اونکی نجاست عینی سے پاک نرکھتے ہین کما روی عن ابن عمر قال کانت الکلاب تقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلعم فلم یکونوا یرشون (اے لم یغسلوا) شیئا من ذلک المشکوٰۃ [۳۰] پس نجاستہ بعینہم

کہ در حکم مسجد است چہ رسد اور چھٹی حدیث مصنوعی درمنثور مین سیوطی نے بسند کتاب
الایمان عبد بن حمید کے شعبہ مولی ابن عباس سے نقل کی ہے قال قلت لابن عباس
ان الحسن بن علی سئل عن الخمر امن الکبائر ہی فقال ع لا فقال ابن عباس فہی من
الکبائر انتہے ملخص معنے یہ ہین کہ امام حسن ع نے بجواب سائل فرمایا کہ خمر کبائر سے نہین
ابن عباس نے سنکر کہا کہ کبائر سے ہے انتہے واضع خبر نے ہر چند آثار وضع مٹانے
اور قرینہ دالہ صحت روایت کیلئے سند روایت مین مولے ابن عباس کو کہا ہو تا کہ
گھر کا بھیدی نامعتبر وشخص غیر بکر نہ سمجھا جاے وحالانکہ یہ کسیطرح قرینہ دالہ نہین ہے کیے
عکرمہ بھی تو مولے ابن عباس تھا جو کھلا خارجی ہے اور شعبہ بن یحیے مولی ابن عباس
تو وہ راوی ہے کہ محدثین عامہ نے ہی اوسکو لیس بالقوی اور لیس ترکہ ولا یکتب
حدیثہ وضعیف الحدیث اور سیئ الحفظ کہا ہے کما فی المیزان والتقریب با این ہمہ
یہ حدیث سند انقل کی گئی ہے تا کہ روایت شرب خمر حضرت عمر کے لئے سپر ہوجاوے
کما فی تاریخ الخلفاء وغیرہ اور جعل اہلبیت ہی کا مسائل ہیش پا افتادہ مین عالم یہ
روشن ہوجاوے اسپر حیرت یہ ہوتی ہے کہ حضرت رسالت نے کس بہروسہ پر امت
کو حکم تمسک باہلبیت دیا تہا اور کس اعتماد پر فرمایا تہا کہ لا تعلموہم فانہم اعلم منکم کیا
امام حسن اصحاب کسا مین شامل نہین تہے جنکے حقمین اللّٰہم ہولاء اہل بیتی فرمایا اور آیہ
تطہیر اونکے حقمین نازل ہوا ساتوین حدیث تنقید شدہ قوم کو دیکھو کہ ابوداؤد محدث
سنن نے باب الرجل یصلے عاقصا شعرہ مین نقل فرمایا ہے کہ انہ رأے اباداقع

النبی قرالحسن ابن علی (علیہما السلام) وھو یصلی قائماً وقد غرز ضفرہ فی قفاہ فحلہا ابو رافع فالتفت حسنؑ الیہ مغضباً فقال ابو رافع اقبل علی صلوتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلعم یقول ذلک کفل الشیطان یعنی مقعد الشیطان یعنی مغرز ضفرہ محصل معنے یہ ہین کہ ابو رافع نے امام حسن کو نماز پڑہتے دیکھا کہ بال آپکے لپٹے ہوئے پیچھے سرکے پڑے ہین ابو رافع نے انکو کہولدیا امام حسن نے غضبناک حالت سے ابو رافع کی طرف التفات کیا ابو رافع نے کہا کہ آپ نماز پڑہین اور غضبناک نہون تحقیق مینے رسول خدا صلعم سے سنا ہی کہ فرماتے تہے کہ یہ جگہ شیطان کے بیٹہنے کی ہے یعنے بٹی ہوئی اور لپٹی ہوئی بالون مین شیطان کا تصرف ہو جاتا ہے انتہے یہ روایت اس غرض وغایت سے وضع کی گئی ہے کہ مغفوضین بصروعایان فاقد النظر بملاحظہ روایت باور کرلین کہ اہلبیت نبی آداب نماز پنجگانہ سے جاہل تہو بالاتراز منصب امامت جماعت سے لامحالہ عاطل اور عہدہ خلافت عظمی و امامت کبری سے تو ایسا جاہل بالضرور ناقابل ہے مگر اسی کے ساتھہ اونکو اور اونکے گرو گہنٹالونکو یہ بہی باور کرنا ہوگا کہ حدیث بخاری قال صلعم للحسنؑ کخ کخ اولا شعرت کو بہی لغو و باطل اور تا دیہ معنی سے عاطل جان لین کہ جو آنحضرت صلعم نے امام حسن کو تمرہ صدقہ کی دہن مبارک مین رکہہ لینے پر منع فرمایا کہ تہوک دے آیا تو شعور نہین رکہتا ہے حالانکہ اوسوقت امام حسن طفل شیر خوارہ تہے جسکی شرح مین شیخ الاسلام عسقلانی صاحب فتح الباری نے لکہا ہی کہ ان وجہ ذلک انہم لیسوا کغیرہم مل ھوای الحسن ع فی ھذا السن کان یطالع

المحفوظ لان علومهم کانت لدنیۃ موهبۃ لاکسبیۃ حتے یتوقف علے کسبہ و بلوغہ الی السن الذی یمکن فیہ الکسب انتہے یعنے رسالت ماب کے اَوّلاً شعرت فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ اہلبیت کے صغیر بچے مثل اطفال غیر کے نہین ہوتے بلکہ امام حسن اس سن مین لوح محفوظ کا مطالعہ فرماتے تھے بسبب اسکے کہ علوم اونکے لدنی اور وہبی ہین کسبی و اکتسابی نہین ہین جو کسب کے ذریعہ پر علوم اونکے موقوف ہون اور اوس سن کے پہونچ جانے پر منحصر ہون جس مین اکتساب ممکن ہو سکے انتہے پس عقل سلیم کب باور کر سکتے ہی کہ مطالعین لوح محفوظ بعد بلوغ و سن شعور کے مسائل شرعیہ ضروریہ یومیہ سے بے بہرہ ہون مگر یہ کہ دشمنان دین و مکذبین ختم المرسلین و مبطلین قران مبین ایسی حکایتون سے اپنا بخار قلبی نکالتے ہین کہ اس طرح کے مفتعلات سے صریح تکذیب قولہ تعالے والحقنا بہم ذریتہم بایمانہم کی و دیگر آیات کے اور احادیث کثیرۃ الفضائل اہلبیت کی ہوتی ہے آٹھوین حدیث محمد بن کعب سے سیوطی نے تفسیر دُرِّ منثور مین نقل کی ہے کہ قال سأل رجل علیاً عن مسئلۃ فقال ع فیہا فقال الرجل لیس ہکذا ولکن کذا وکذا قال علی اصبتَ واخطاتُ وفوق کل ذی علم علیم یعنی ایک شخص مجہول الاسم والمسمی نے ایک مسئلہ جناب امیر اقضی الامۃ اعلم الناس سے پوچھا آپنے جواب دیا اوس نے کہا کہ ایسا نہین ہے بلکہ یہ مسئلہ اسطرح پر ہے آنحضرت ع نے فرمایا کہ تو صواب پر ہے اور مینے غلطی کی اور ہر ذی علم پر علیم فائق ہے انتہے یہ بہتان بہی احادیث کثیرہ حضرت نبوی اور اقوال صحابہ و تابعین کو معاذ اللہ باطل کرتا ہے ازانجملہ حدیث علقمہ بن عبد اللہ کی ہے قال کنت عند النبی فسئل عن علے فقال قسمت الحکمۃ عشرۃ اجزاء فاعطے علی تسعۃ

اجزاء والناس جزءً واحداً رواہ الحافظ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء وعن عباس
قال قال رسول اللہ صلعم العلم عشرۃ اجزاء فاعطی علی منہا تسعۃ وھو
بالجزء العاشر اعلم الناس بہر نوع ایسے موضوعات کی اشاعت کرنے سے جو غرض و
غایت سوء ظنی عوام الناس کے ہے وہ بحکم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون کے
ہرگز حاصل نہیں ہوتے بلکہ موضوعات مستلزم طعن علے النبی ہوتے ہیں جو عین کفر ہی ولقد
ما احسن ما قال آیۃ اللہ الرحمن فی روایح القرآن فی ہذہ الروایۃ المجعولۃ ولولا قوداً
اصبت بصیغۃ المتکلم واخطات بصیغۃ الخطاب لیدل علی تخطیۃ ہذا الرجل و
اصابۃ الامام الذی دار الحق معہ وکان مع الحق والصواب الخ ما افاد لقد اجاد اور
دیگر احادیث ایسی ہیں کہ جنکی ہم نہ توثیق کرتے ہیں نہ تکذیب مگر یہ کہ اون احادیث کا
محل امام حسین کو قرار دیا جاتا ہے حالانکہ اونکی دیگر محامل ہو سکتے ہیں جیسا کہ ابن عمر صحابی
جلیل نے حدیث لکل غادر لواء ینصب یوم القیامۃ کا محل منحرفین یزید بن معاویہ پر
کیا ہے حالانکہ یزید خود غادر و کافر تھا اوسکے منحرفین لامحالہ اہل مدینہ بقایا صحابہ اور صلحاء
عصابہ تھے دیکھو حدیث اذا بویع الخلیفتان فاقتلوا الاخر ھما اور حدیث من اتاکم
وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ

از انجملہ ہیں جو امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل فرمائی ہیں اور اسکے مقابل جو حدیث اذا رایتم

معاویہ علی منبری فاقتلوہ ماثور ہے اوسکو صاحب لآلی مصنوعہ نے بہت ہی رد و کدکے
وضعی قرار دیا ہے پس اون احادیث کو صحیح گرداننا اور اسکو غلط و باطل بتلانا ارارۃ الطر

کرتا ہے کہ یہ اخبار کسی منشار خاص سے منعقد کی گئین ہین اور سُراغ اونکا علماء سنت کے اقوال سے ملتا ہے جس سے ظاہر ہوا کہ منشار تصحیح اون اخبار کا حمایت یزید بن معاویہ وطعن بر سبط خیر الورا رہے چنانچہ قول الحافظ العلامہ القاضی المجتہد عندہم ابوبکر محمد ابن العربی لم یقتل یزید الحسین الا بسیف جدہ انہ الخلیفہ والحسین باغ علیہ والبیعۃ سبقت لیزید ویکفی فیہا بعض اہل الحل والعقد وبیعتہ کذلک لان کثیرین اقدموا علیہا مختارین لہا ہذا مع عدم النظر الی استخلاف ابیہ لہ انتہی ملخصاً شرح قصیدہ ہمزیہ صفحہ ۲۰۰ کا ماخذ یہ حدیث اذا بویع ہی معلوم ہوتی ہے اور یہ حافظ اعمی ممن بلغ رتبۃ الاجتہاد عندہم ہے کما فی تذکرۃ الحفاظ وعلاوہ رتبۂ اجتہاد وتحفظ اخبار کے علم ناسخ ومنسوخ آیات ورسوم قرآن مین بھی مستند اور حجت ہے کما فی الاتقان تو اب معلوم ہوا کہ یہ حدیث محدثین یزید بن معاویہ کے کارخانہ مفتعلات کی ہے اور حقیقت امر بھی یہی ہے کہ اشرار کوفہ واشقیار شام کے پاس کوئی حجت قتل سبط پیغمبر کیلئے نہین تھی مگر اسی قسم کی حدیثین جو خیر طلبان دولت یزید نے قرائحہ نقادہ سے بہم پہونچائین تو اون نابکارونکو بدر پیشی مال ودولت کے یہ حیلہ قتل مل گیا مگر یہ نہ سوجھا نہ سوچا کہ زمانۂ خلافت جناب امیر المومنین مین جو معاویہ نے بغاوت فرمائی ہے کہ تا زمانہ تفویض امام حسن صاحب تحفہ نے معاویہ کا باغی ہونا عقیدہ ششم باب ہفتم مین افادہ فرمایا ہے وہ اِس حدیث کی بنا، پر اور نیز دیگر اوامر پیغمبر سے کشتنی ہوئی جاتی ہین اور حضرات صحابہ مین سے جنہون نے کہ نصرت معاویہ باغی کی فرمائی اونکا کیا حشر ہوگا مگر یہ کہ اوسوقت یہ حدیث اذا بویع الخلیفتان کارخانہ مفتعلات سے عرض بازار نہوئی ہوگی بلکہ قاطبۃً نہین ہوئی تھی اسلئے کہ بیعت

جناب امیر بیوم غدیر ثابت ہے کما فی حبیب السیر اور بیعت اجماعی سعد بن عبادہ قبل
از نایبہ تحقق خلافت ابوبکر صدیق کتب قوم مین مذکور ہے چنانچہ صاحب الملل والنحل
شہرستانی نے خلاف خامس مین نقل کیا کہ قالت الانصار منا امیر و منکم امیر و
اتفقوا (بصیغۃ الماضی) علی رئیسہم سعد بن عبادہ اور تاریخ طبری مین منقول ہے
ان الانصار قد اجتمعت (بصیغہ الماضی) فی سقیفۃ بنی ساعدہ یبایعون سعد
بن عبادہ جس سے ظاہر ہوا کہ خلافت سعد بن عبادہ پر اتفاق ہو چکا تھا اور بیعت
علی الخلافہ برطبق اجماع امت ہو رہی تہی اوسکے بعد جو ابوبکر کے خلافت قائم کی گئی
لامحالہ موخر رہی وہ اس حدیث کی رو سے کشتنی ہوئے یا نہین دفع دخل یہ ہے ہوسکتا
ہے کہ اوسوقت تک اس حکم کا چلن نہین ہوا تہا یا یہ کہ ایسی حدیثین ایمہ اہلبیت کیلیے
نافذ الحکم ہین نہ اونکی اغیار کے واسطے مگر بفرض صحت محمل اس حدیث کا یہ ہے کہ اس مین
دو خلیفہ کا ذکر ہوا ہے اور اس عدد کے لئے حق و باطل ہی ہوسکتے ہین ورنہ بیعت ثلاثہ
اور اربعہ او خمسہ کے ممکن ہے غیر محتمل نہین چنانچہ اجماع خلفاء کا فی عصر واحد تیسرے
صدی سے اسلام مین ہو چکا ہے اوسکے لئے یہ حکم الخلیفتان کا منصوص نہین ہوسکتا اور
قولہ آخرہما کے معنے بکسر را پچہلے خلیفہ کے نہین جو حکم قتل کا خلیفہ من بعد کے لیے سمجھہ لیا جاوے
بلکہ آخرہما بفتح الرا ہے جو بمعنے دیگر کے آتا ہے اور وہ دیگر خلیفہ باطل ہی ہوگا عام اس سے
کہ خلافت پر اوسکے اجماع و بیعت بزمان اول ہو یا بعد کو ہووے فافہم اب دوسری
حدیث کا منشا محمل عندہم بیان کیا جاتا ہے کہ مقصود فی الاذہان قوم کا یہ ہے کہ لما

آتاکم الحسین بن علی من الحجاز الی بلدکم الخوارج وامرکم جمیع علی بیعتنا ابن معاویۃ الحربی ویرید ان یشق عصاکم الذی جمع علی خلافۃ یزید او یفرق جماعتکم التی اجتمعت علی منوال السقیفۃ فاقتلوا الحسین انتہٰی نعوذ باللہ من تلک المحامل دیکھو یہ احادیث اور یہ محامل اوتحضرات ائمہ طاہرین کی شان مین قوم نے صحاح مین اور اپنی مدوّنات مین افادہ فرمائی ہین کہ جو اصحاب کساہین اور اونکی صحابیت سے بھی انکار نہین اور باقی حضرات ائمہ طیبین ذرّیت ختم المرسلین کے لئے توکوئی موقع زریت کی نقل کرنے کا نہین تھا لیس اونکو سنان لسان اور خنجر زبان سے ہے مجروح کیا ہے جیسا کہ جدول باب دوم مین اشارۃً نقل کیا گیا اور حقیقت امر یہ ہے کہ اس قوم نی جبکہ حضرت رسالت کی ہذیان کو مصححاً لکھا ہے اور سورۂ والنجم مین تلک الغرانیق العلٰی وانّ شفاعتہنّ لترتجی کو شامل تلاوت کرنا بالقاء وتسلط شیطان علٰی لسانہ صلعم ابن الحجر الہیتمی نے شرح قصیدۂ ہمزیہ مین بصفحہ ۳۰ نقل کرکے اقوال منکرین روایت کی تکذیب اور اس واقعہ کی تصحیح اور توثیق بسند منقولات اکابر محدثین واعاظم حفاظ حداثت ایٔن بدین عبارت فرمائی ہے کہ والحق خلاف ذلک کلہ (ای خلاف انکارھم) بل لہا اصل اصیل فقد خرجہا من طرق کثیرۃ جدا ابن ابی حاتم والطبرانی وابنُ المنذر وابنُ مردویہ والبزار وابن اسحاق فی السیرۃ وموسیٰ بن عقبۃ فی المغازی وابو معشر کما نبہ علٰی ذلک الحافظ ابن کثیر وغیرہ الخ یعنے سورہ نجم کی قرات مین رسولخدا نے بالقاے شیطان مدح اصنام کے شامل فرمائی اسکو علما نے صحیح نہین مانا اور حق خلاف اوسکے ہے کہ جہابذہ محدثین واکابر حفاظ المحدثین

مذکورین نے اس واقعہ مدح خوانی اصنام والقاے شیطان علے لسان النبے کو بطرق صحیحہ
نقل کیا ہے تو ایسے کذب بیانی وکلمات کفر حضرت رسالت کی نقل کرنیکے بعد دربارہ ہتک
واستحقاق ذریت رسول صلعم کے کیا شکایت باقی رہ سکتی ہے اور اگر کہا جاوے کہ محدثین
صحاح اہل السنہ نے مناقب بارقہ او فضائل شارقہ اہلبیت نبی واولاد علے کی نقل کی ہین
پس اگروہ دردل مبغض آل نبی ہوتے تو اونکی فضائل ومحاسن نقل نفرماتے اور حضرت
علے مرتضے کے خلافت مین سوطرح کی سقم ورخنہ پیدا کرتے دیکھو بنے امیہ خلافت شاہ ولایت
کے منکر تہے مگر محدثین نے ہی اونکی انکار کو تشنیع وتفضیح کے ساتھہ جھوٹلایا ہے چنانچہ سنن ابوداود
وغیرہ مین ماثور ہے کہ قال سعید بن جمھان قلت لسفینہ ان ہولاء یزعمون ان علیاً
لم یکن بخلیفۃ قال کذبت بنو الزرقاء یعنی بنی مروان یعنے سعید نے کہا کہ مینے سفینہ سے
پوچھا کہ یہ بنی مروان زعم کرتے ہین کہ علی بن ابی طالب خلیفہ نہین تھے فرمایا کہ جھوٹے
ہین زرقا کے بیٹے [زرقا نام اونکے دادے کا تہا] پس یہ ادعاے زبانی بچند وجہ نظر غائر
مین باطل ہے اولاً اس گروہ کا اصل مذہب جبکہ تقلید صحابہ ہی ہے اون مین بہی خصوصیت
اونہین صحابہ کی ہے جنھون نے بیعت شاہ ولایت نہین کی نہ آپکی نصرت مین شریک ہوے
اور جب قصہ حکمین پیش آیا تو جلسہ تحکیم مین آموجود ہوئے اور جب عمرو عاص نے خلافت معاویہ
کے حقمین تجویز کردی تو بلا خلع خلافت فرمانے جناب امیر کے فوراً بیعت امیر معاویہ کی کرلی
چنانچہ تاریخ الخلفاء مین مختصراً یہ قصہ جھٹ پٹ بیعت کرلینے ابن عمر وسعد وقاص کا جو یہ
دو نو از جملہ منکرین بیعت وقاعدین از نصرت ولایت منزلت کے ہین حافظ سیوطی نے

بدین عبارت نقل کیا ہے وحضرها سعد ابن وقاص وابن عمر وغیرهما من الصحابة
(ای من الصحابة القاعدین) فقدم عمرو اباموسى الاشعری مکیدة منه فتکلم فخلع
علیا وتکلم عمرو فاقر معاویة وبائع لہ فتفرق الناس علی هذا وصار علی فی خلاف
من اصحابه الخ اس روایت سے ظاہر ہوا کہ عمرو نے براہ کید ومکاری کے جو خلافت
معاویہ کی تجویز کردی اور اوس تجویز سے جناب امیر برخلاف اور ناخوش رہے تو لوگون
نے جنمین سعد وابن عمر وغیرہا صحابہ بھی حاضر تھے معاویہ کے بیعت کرلی اور بلا انتظار
اسکے چلدئے کہ آخر خلیفۃ العصر کے ناخوشی کا کیا نتیجہ برآمد ہوگا فعلی ذلک یہ گروہ محدثین
سنت اسی عصابہ کے پیرو ہین جو خلافت شاہ ولایت سے ہمیشہ نکرہ رہا اور ہنوز قائل
کا انکار خلافت جناب امیر سے کرنا انہین صحابہ کی تقلید سے متجاوز اور بلا ماخذ سیرت
صحابہ کے نہین ہے سفینہ نے محض بے وجہ تکذیب بنی امیہ کے اونکے دادے نانا فاحشہ
کا نام لیکر فرمائی نہین نہین حضرت علی نفس نبی چونکہ خلافت مجمع علیہ پرحسب داب
اصحاب اجماع کے فائز ہوچکے تھے اور معتقدین جماعت کو استحکام خلافت اجماعی مدنظر
تہا لہذا ضرورت نے مجبور اسی پر کیا کہ اونکو بھی خلیفہ کہین ثانیاً تیرہ سو برس کے
تجربہ سے بخوبی ثابت ہے کہ استقرار مذہب اس گروہ پرشکوہ کا دولت پرستی رہا ہے
اور سند اس استقرار کے علاوہ دیگر شواہد کے خاص اسی روایت ابن جمہان سے
ٹپکتی ہے کہ یہ شیخ المحدثین ابن الطبقۃ الرابعۃ کا رواۃ مین ہے جو صدی ثانی مین
تہا تو اوسکا سوال قولہ ان ہولاء یزعمون دلالت کرتا ہے کہ اس صدی ثانی تک

اشتمال این شیخ الروایۃ کے مسئلہ خلافت اور اوسکی تقریر و شرائط سے نابلد تھے بلکہ
جو کچھ کہ داب دولت اور شوکت سلطنت اور جبروت امارت نے جس مسئلہ مین براہ
الطریق فرمائی اوسکی طرف علمار کی رخ ہو جاتے تھے پھر نوع محدثین اشباہ ابن حبان
کو بعلم ذاتی اگاہی نہین تھی کہ جسکی بیعت باجماع امت ہو جاتی ہے وہ خلیفہ برحق ہوتا ہے
بلکہ اونکو ضرورت تحقیق حقیقت خلافت خلیفہ مجمع علیہ الامۃ کے پیش آئی تو یہ طائفہ ایسے
حالت تذبذب غیر محقق مین کیا فضائل بارقہ و مناقب شارقہ جناب امیر کے مدون کر سکتا
تہا ثانیاً چشم انصاف اگر علینک بصیرت سے دیکھے تو اہل بیت پیغمبر کی فضیلت مین
ایک حدیث بہی شیوخ محدثین نے بتصحیح فرماکر اپنی صحاح مین نقل نہین کی اور جو کچھ
کہ جداگانہ باب فضائل اہل البیت کا لکہا ہے اول تو اوس مین فضائل موالے
و خدام کے بہی شامل کر دیے ہین تاکہ عوام اعتقاد کر لین کہ اہلبیت پیغمبر مین خدام
و موالے بہی داخل ہین اسمین کوئی خصوصیت ذریت نبیؐ و اولاد علیؑ کی نہین ہے
پس اسے ترتیب ذکر موالے سے فضائل بارقہ و مناقب شارقہ اہلبیت کے نقل کرنے کا
دعوے اپنی صداقت کو پہونچ گیا دوسرے احادیث مخرجہ محدثین کی فضیلت
من حیث انہم من نسل النبی متجاوز نہین اگر ایسے احادیث نقل نکرتے تو نسل
پیغمبر صلعم لامحالہ الی یوم القیامۃ چونکہ ثابت و فرعہا فی السماء ہے اوسکو کسطرح
مٹاتے اور اونکے نقل کرنے اور نکرنے پر ثبوت اونکا موقوف نہین تہا اگر ایسے اخبار
بہی نقل نکرتے تو کیا کرتے دیکہو جبال الاخبار و بحار الآثار اما مہم البخاری کو حدیث

ان ھذا ان اماماں قاما او قعدا بحق تمسین صحیح محسوس نہوے چشم خیرہ مین کشتگے فضائل بارقہ ہین اور سوجھے تو یہ سوجھے عن عقبہ بن الحارث قال صلی ابو بکر العصر ثم خرج ومعہ علی ع فرای الحسن یلعب مع الصبیان فحملہ علی عاتقہ وقال بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلی وعلی ع یضحک اسمین نوک جہونک لعب بالصبیان کے اور شبیہ بالنبی کے ہے وہ فضائل ہین شمار کی قابل ہین یا مظہر ہیجان عداوت ہین فابصروا یا اولی الانظار بہر نوع فضیلت من حیث النسل سے باہر نہین اور امام بخاری موصوف کو حدیث نبوی الحسن و الحسین سید اشباب اھل الجنۃ تو نہ محسوس ہوئی کما ہو ماثور فی الترمذی مگر ان حدیث مخترع فضائل امام حسن ہین ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین الفئتین عظیمتین من المسلمین خوب ہاتھ آگے تاکہ اس حدیث سے خلافت معاویہ کو پایہ حقانیت پر جلوہ افروزی ہو جاے اور پوری تکذیب حدیث پیغمبر ویحک یا عمار تدعوہم الی الجنۃ ویدعونک الی النار کے میسر آجائے باقی حال یہ فضیلت بہی من حیث نسل النبی ہین محدود ہے اور جو اس سے فائدہ ہے وہ خلع خلافت کا خاندان نبوت سے ہے نہ اور کچھہ اور امام صاحب کو صحیح بخاری کے باب حب الرسول من الایمان کے بعد تفسیر آیہ المودۃ مین حدیث پیغمبر الا ومن مات علی حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان الحدیث کما فی الدر المنثور وھو فی الکشاف بوجہ مطابقت حدیث با آیت کے مستحسن نہ معلوم ہوئی مگر باب علامۃ الایمان حب الانصار کا نقل کرنا بنظر مقاومت آیۃ المودۃ کے قرین مصلحت محسوس ہوا عن انس عن النبی

قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض الانصار البتہ امام بخاری
نے اس کتاب الایمان سراسر خسران مین حدیث اہلبیت کی شانمین بہت ٹوٹتی ہوئی لکھی ہے
کہ اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار اور شان منطبق ہونیکے یہ
نقل فرمائی ہے کہ احنف بن قیس نے ارادہ نصرت شاہ ولایت کا جنگ جمل مین کیا تو
ابوبکرہ صحابی بصرہ نے منع کیا اور فرمایا کہ مینے رسولخدا سے یہ حدیث اذا التقی سنی ہے
جسکے معنے یہ پہنائے کہ اس جنگ مین طرفین کی محاربین مین سے جو قاتل اور جو مقتول
ہوگا وہ دونو ناری ہین تا کہ حدیث ام سلمہ خرج رسول اللہ فجاء علی قال یا ام سلمہ
ھذا واللہ قاتل القاسطین والناکثین والمارقین من بعدی پایۂ صداقت سے
گرجائے کما رواہ الطبرانی والحاکم والخطیب عن ابن مسعود وابی ایوب الانصاری و
ابی سعید الخدری وابی سعید مولی الرباب وعمار یاسر لآلی مصنوعہ ویاتی بیانہ اور امام حسین
کو فضیلت سبط نبی مین حدیث قدسی عن ابن عباس قال اوحی اللہ الی محمد صلعم
انی قد قتلت بیحیی بن ذکریا سبعین الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا و
سبعین الفا کما استدرکہ الحاکم تو اچھی نظر نہ آئی اور حدیث لکھی تو یہ لکھی عن انس
قال اتی عبید اللہ بن زیاد براس الحسین فجعل فی طست فجعل ینکت وقال
فی حسنہ شیئا قال انس فقلت واللہ انہ کان اشبھہم برسول اللہ وکان مخضوبا
بالوسمۃ کہ اسمین نے مذہبہم توہین امام حسین کے بقولہ فجعل طست فجعل ینکت مذکور
ہے اور اگر یہ توہین نہین ہے تو ذکر مصائب آنحضرت بوجہ اطلاق سورت توہین نہین رہی

نہ مذموم ہو سکتی ہین فاعتبروا یا اولی الالباب بہر وجہ یہ حدیث انس والی بجز فضیلت شہادت
ومظلومی امام حسین کی کسی فضیلت استحقاقی پر مبنے نہین ہے جیسا کہ حدیث صدر سی مشابہت
قاتلان امام مظلوم کی قاتلان یحیی پیغمبر سے مذکور ہوئی ہی جس سے مشابہ ہونا آنحضرت مظلوم کا یحیی پیغمبر
سی فضیلت مین ظاہر ہوتا ہے مگر ہان اسیوجہ مشابہت سے اُس حدیث کو امام بخاری نے متروک کیا ہی پر وہ کونسے
فضائل بارقہ و مناقب شارقہ ہین جو صحیح بخاری تلو کتاب باری مین مذکور ہین تیسیرے اگر امام صاحب
کی مرویات سے بوجہ اونکی شدت عصبیت دینی اور صلابت یقینی کے تعرض نکیا جاوے
بلکہ یہ کہا جاوی کہ دیگر محدثین صحاح امثال ترمذی ونسائی نے احادیث فضیلت مین اہلبیت
نبی کی نقل فرمائی ہین مثل حدیث ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن کے ومثل
حدیث سید اشباب اہل الجنۃ کے کما مضے اور مثل حدیث حسین منی وانا من حسین احب
اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط کے کما فی سنن الترمذی تو یہ غور وتامل
اور دقیق نظر سے معلوم ہو سکتا ہے کہ امثال ترمذی نے بعد امتحان مقابلہ کے یہ اخبار
صحیح غریب وحسن غریب کہکر نقل فرمائے ہین اور وہ امتحان مقابلہ یہ ہے کہ کوئی ایسی
فضیلت اہلبیت کی نقل نہین کی جو مقابل اوسکے فضائل فائقہ اور مماثل اوسکے محاسن
لائقہ صحابہ کے اہلبیت سے چڑھ بڑھکر روایت نکئی ہون دیکھو بمقابلہ اسی حدیث الحسن
والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ کے اپنے ٹکسال کی حدیث قال صلعم لابی بکر وعمر
ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ اول اوس سے نقل فرما دی ہے بلکہ اوسپر قناعت
نہین فرمائی عطیہ جنت کو عرض بازار کر دیا اوسکے بعد حدیث سید اشباب کو بھی فائق نہ

سمجھکر لکھدیا ہے دیکھو محدث ترمذی نے نقل کیا ہے کہ نظر رسول اللہ الی طلحۃ بن عبید اللہ
قال من احبّ ان ینظر الی رجل یمشی علی وجہ الارض و قد قضی نحبہ فلینظر الی ہذا و
فی روایۃ من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ
جس سے ثابت ہوا کہ محاربت شاہ ولایت میں جو مد مقابل مارا گیا اوسکو مصداق قد قضی
نحبہ کا قرار دیکر سیدھا جنت کو محدثین نے روانہ کردیا اور یہ نہ سمجھے کہ حدیث القاتل و المقتول
فی النار ریا پر کشاکشی فرما رہی ہے باتتے نوع کان محدثین کے راویوں نے فرد واحد
پر بھی قناعت نفرمائی بلکہ حدیث بشارت میں دس کس کو جنتی ٹھرایا ہے تو اوسکے بعد
یہ حدیث مستدرک یہ بھی درج کردینے کب فضائل بارقہ میں شمار ہوسکتے ہیں اور بمقابلہ
حدیث حسین منی او علی منی کے جب دیکھ لیا کہ کارخانہ سنت سازی میں جواب اسکا
موجود ہے تو یہی سہی چنانچہ صحیح مسلم سے صاحب جامع الاصول ۶۲ ج ۲ نے فضائل جلیب میں رسول
خدا کا فرمانا کہ ھذا منی و انا منہ نقل کیا ہی اور بمقابلہ حدیث احب اللہ من احب
حسینا الخ کے تو حدیث اسامہ قال قال صلعم احب اہلی الی من انعم اللہ علیہ و
یعنی اسامہ بن زید خود محدث ترمذی ہی نقل فرماتے ہیں کما فی جامع الاصول ۱۴۷ اور
غلام زادہ کو اہل بیت میں ملاتے ہیں فانظروا یا ایہا الناظرون الے صنعۃ المجہول اگر یہ
کہا جاوی کہ نقل را چہ عقل در کار است جو اونکو شیوخ الحدیث سے بنام نہاد صحیح کے پہونچا
اوسکو صحیح گردانکر اپنی صحیح میں اونہون نے درج کرلیا اور جنکو اونکے شیوخ نے اچھا برا بتلایا
اونکو اوسیطرح اونہون نے جان لیا اور اونکے اوستاد سفیان بن عیینہ نے تعلیم کردیا

تھا کہ دجل سیح ثنا فرو دا قابل تعز نہین ہے کما حکاہ الذہبی نے ترجمہ عبد المجید فی حق
وکیع تو یہ صحیح ہے اور بہت بے نقش بر نگین ہے کیونکہ اگر یہ عقل سلیم رکہتے تو علاوہ سے
انچہ او ستاد دیا گفت ہما میگویم - کی اسقدر تو سمجہ سکتے تھے کہ جس شرف صحابیت کے سبب
تعظیم صحابہ کو جزو ایمان گردانا ہے اوس شرف سے قرب قرابت نبی کا سہ تحقق رتبہ صحابیت کے
زیادہ اشرف و اعلے ہے کہ وہان صرف ایک جہت ہے اور یہان پر ہر دو سبب جمع ہین لہذا
عقل سلیم حکم دیتی ہے کہ سیچے جہوٹے راویون سے جو روایتین تفوق صحابہ علے اہل بیت النبی
مین اونکو پہونچین اونکو مردود جان لیتے اور جو افضلیت اہلبیت مین روایتین اونکو
ملین اونکو اخذ فرمالیتے طرح و ترک سے کام نہ لیتے اور تعقل اس افضلیت قرب قرابت
و التحاق ذرّیت پیغمبر خدا صلعم کا بہدایۃ آیہ مباہلہ و آیہ والحقنا بہم ذریتہم بایمانہم
و حدیث علی منّی و انا منہ و حدیث جعل ذرّیتی فی صلب علی ابن ابی طالب سے اور
مرجوحیت درجہ صحابیت ثلاثہ کا آیہ وقال الرسول ان قومی اتخذوا ھذا القران
مہجوراً سے اور حدیث تبلیغ سورۃ برات سے و حدیث عثمان و جبیر قسمت لاخواننا بنی
المطلب ولم تعطنا شیئا و قرابتنا و قرابتہم منک واحدۃ فقال صلعم انما بنو ہاشم
و بنو المطلب شیٔ واحدٌ قال جبیر ولم یقسم لبنی عبد الشمس ولا لبنی نوفل من ذلک
الخمس سے بخوبی ہوتا ہی کما فی السنن لابی داؤد پس یہان پر عقل و نقل جمع ہین وللعاقل
تکفیہ الاشارہ والّا لا یکفیہ البشارۃ لاکن افسوس کہ امام الدنیا نے بپاس اہل دنیا
فضائل ذریت پیغمبر و اصحاب والا قدر مین جو جو صنائع و بدائع مبذول فرمائی ہین قابل

وید ہین اللبتہ محدثین سنت کی دیانت شعاری تو اوسوقت تسلیم کیجاتی کہ صحابہ اور عترت خیر الورا
کی مرویات کو بالسویہ بلا جرح و قدح ناصبیت وشیعیت رواۃ کی نقل فرماتے اور توجیہین
افادہ فرمادیتے کہ حضرات صحابہ تو حق خلافت بنا بر اپنے اجماع کے خلفاء ثلاثہ کا سمجھتے ہین
لہذا یہ اونکی مرویات موئد اونکے مذہب کے ہین اور حضرات اہل بیت نبی اوس خلافت
کو اپنا حق جانتے تھے اسلئے اونکی احادیث موئد اونکی ملت کے ہین ناقلین کو چونکہ حق اظہر فیصلہ
نہین لہذا ہر دو جانب کی احادیث درج فرماتے حالانکہ اختلافات ہین المسائل صحابہ کو بلا
تکان نقل کیا ہے ایک اس مسئلہ خلافت مین جو عندہم فرعیہ سے ہے اسقدر استبداد ہے
کہ اپنے فریق مخالف کو مخالف مذہب اس خوف سے نہین کہتے کہ کہین دعوی اجماع امت
کا باطل برآمد نہو جاوے حالانکہ کثیر الخلاف ہونا جناب امیر کا صحیحین مصر جا مذکور ہوا مسند احمد و
دراسات اللبیب اور کتاب السیاستہ ابن قتیبہ اور حدیث راتیماہ وراتیمانی کاذباً غادراً
خائناً سے مگر ہان یہ سچ ہے کہ نقل فضائل اہلبیت مین اتہام تشیع کا ہوتا تھا جیسا کہ امام شافعی
دعوے مودت مین کما فے الصواعق اور امام حسکانی نقل طرق حدیث رد الشمس لعلی ع مین کما
فے الدراسات اور دار قطنی بوجہ مطالعہ دیوان سید حمیری رح کے کما فے تذکرہ الحفاظ
جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ متہم بالرفض کیے گئے پس اس گروہ محتاطین نے ایسی حالت دیکھکر اپنی دیانت
وتدین وصلابت کو بخوف شماتت اور بخشیئت سلطنت وقت کے کھو دیا حالانکہ دیگر اہل
السنۃ نے علاوہ اصحاب صحاح ستہ کے اہلبیت نبی ع سے اونکے موئد مذہب حدیثین نقل
کی ہین اور کاٹ تراش حدیثون مین اور کلمات ونخراش راویون کی شان مین عمل مین

نہین لاسئے جنسے تفرقہ بین المذہبین پایا جاتا ہے اسکے شواہد تو بہت ہین مگر اختصاراً چند اخبار اثبات تفرقۂ مذہب بین العترۃ والصحابہ کے لکھے جاتے ہین دیکھو محمد ابن الصباغ المالکی نے بسند زرارہ کے فصول مہمہ مین نقل کیا ہے کہ قال سمعت اباجعفر یقول الائمۃ الاثنا عشر کلھم من ال محمد صلعم علی بن ابیطالب واحد عشر من ولدہ اور محمد ابراہیم الحموینی نے کتاب فرائد السمطین مین اور علے الہمدانی نے مودۃ القربےٰ مین ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول انا وعلی والحسن والحسین و تسعۃ من ولد الحسین مطھرون معصومون اور سلمان فارسی سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ قال دخلت علی النبی صلعم فاذا الحسین علی فخذہ وھو یقبل عینیہ ویقبل فاہ وھو یقول انت سید ابن السید وانت حجۃ ابن الحجۃ وانت امام ابن الامام ابو حجج تسعۃ من صلبک تاسعھم قائمھم ان احادیث کے ناقلین کا بال بیکا بھی نہوا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چونکہ یہ مذہب حضرات ائمہ معصومین کا باتفاق مرویات شیعہ وسنی کے ثابت ہوگیا تو اسکے بعد اہل حق کو ضرورت میل کرنے کیطرف ترہات قوم کے نہین ہوسکتے خصوصاً ایسی حالت مین کہ قوم کے صنائع سے برابر ظاہر ہوتا چلا آرہا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ درپے تنقیص اہل بیت کے رہے ہین اور ابتک اوسی مسلک پر سلوک کنان ہین ع

نگہ دار خدا از چشم بدکام وزبانش را کہ ہر ساعت برنگ تازہ گفتارش ہمی بینم

اصل ششم اصول موضوعہ تنقید رواۃ ومرویات سے یہ ہے کہ اگر حدیث فضیلت اہلبیت کے بطرق صحیحہ واسناد وشرائط مقررہ کے صحیح پائی جاوے اور کوئی راہ جرح

و قدح کی نہ ملی تو اوسکی تنقید فضائل صحابہ سے کیجاویگی اگر وہ معارض یا فائق فضائل
صحابہ کے ہے تو اوسکو ترک کر دینگے اور اگر معارض نہین تب اوسکو نقل کرینگے دیکھو یحیی
بن سعید شیخ الحدیث و امام السنۃ نے حدیث سدوا الابواب الا باب علی کو جو ابو عبد اللہ
جعفر بن محمد علیہما السلام سے من طریق جابر الانصاری کتب قوم مین ماثور ہے محض بزعم
اوسی امتحان مقابلہ کے وضعی ٹھراو یا اور امام معصوم کی شان مین بقولہ وحدیث جابر
تفرد بہ العلوی وفیہ مجاہیل وہذہ الاحادیث من وضع الرافضۃ قابلوا بہ حدیث ابی بکر
فی الصحیح انتہی بترک القاب خصوصًا لقب معروف الصادق کے توہینًا العلوی اور
نقل روایت مین متفرد کہدیا اور امام احمد نے اوسے منکر بتلا دیا وہکذا ابن الجوزی قال
انہ باطل وانہ موضوع حالانکہ حافظ الاخبار سیوطی نے بملاحظہ این جرح مبہم وقدح
مقابلہ کے کتاب لآلی مصنوعہ مین بعد نقل حدیث و اقوال جرح پیچھے اور احمد و ابن الجوزی کے
داد انصاف دیکر افادہ فرمایا ہے قول ابن الجوزی فی ھذا الحدیث انہ باطل
وانہ موضوع دعوے لم یستدل علیہا الا بمخالفۃ الحدیث الذی فی الصحیحین
(وھو حدیث الخوخۃ والباب لابی بکر) وھذا اقدام علی رد الاحادیث الصحیحۃ
بمجرد التوہم ولا ینبغی الاقدام علی حکم بالوضع الا عند امکان الجمع ولا یلزم من
تعذر الجمع فی الحال الی ان قال وطریق الورع فی مثل ھذا ان لا یحکم علی الحدیث
بالبطلان بل یتوقف فیہ الی ان یظہر لغیرہ ما لم یظہر لہ یعنے ابن الجوزی نے
جو حدیث باب علی کو باطل و موضوع کہا ہے دعوے بے دلیل ہے مگر یہ کہ مخالف حدیث

صحیح کے رد و باطل کرنے مین بنا بر توہم محض کے ہے عند الامکان جمع الخبرین چاہے اور
جمع انکی متعذر نہین ہے اور طریق پرہیز گاری کا یہ ہے کہ اس مثل حدیث مین حکم باطل
ہونیکا نہ دیا جائے بلکہ توقف کرنا لازم ہے تاکہ کوئی دوسری ناقد حدیث پر ظاہر ہوجائے
بنحو موضوع فن تنقید مین بنا بر عمل ہیچے واحمد و ابن جوزی کی معیار قرار دیا جاتا فضائل
صحابہ ثلاثہ کا دریافت ہوا جو فضلیت اہلبیت پیغمبر کے اونکے فضائل سے چشمک زنی
کرے اور معارض ہوجاوے یا فوقیت لیجاوے وہ عندہم متروک و مطروح و مردود
ہوجاتی ہے عام اس سے کہ راوی اوسکا ثقہ ہو اگرچہ امیہ اہلبیت ہو کما عرفت فی قولہ تفرد بہ
الغلو ہے یا اونکے اغیار سے شیعہ ہو یا معتقد صحابہ کا ہو پس اس اصل کی بنا پر احادیث
فضائل اہلبیت علیہم السلام مین جونکہ اکثر معارض خلافت ثلاثہ و منافی اجماع سقیفہ اور
مثبت تخطیہ عصابہ ہین پس وہ سب اسی قاعدہ متخذہ کی بنا پر متروک النقل و مطروح
العمل اور موضوعہ اور مفتعل فضیع قرار دیدی گئی ہین مگر اسمقام پر سخت حیرت ہوتی
ہے کہ خداوند تعالے نے وقت نزول قرآن مجید کے اس پر کیون نہین لحاظ فرمایا کہ حامیان
سقیفہ اپنے اصول موضوعہ کی بنا پر فضائل اہلبیت کے لئے معیار مزخرفات موضوعہ
و ترہات مصنوعہ کو قرار دینگے لہذا قرآن مین مدح و محاسن اہلبیت نبی کو شامل کرکے
اونکی نظرون سے نگرا دیجاوین کہ آیہ تطہیر مین جو اذہاب رجس و طہارت اہل بیت
کا بیان فرمایا ہے اور آیہ المودۃ مین جو مودت القربے کو بقولہ قل کے واجب گردانا ہی
اور آیہ سلام عَلٰی آلِ یٰسین مین سلام آل محمد پر مثل سلام علے الانبیاء علیہم السلام کے

اونکی توقیر واعزاز واولویت واقدمیت کو اور انبیا علیہم السلام کے ساتھہ اونکی مساوات کو اعلام فرمایا ہے کما اعترف بہ الفخر الرازی ونقلہ عنہ صاحب الصواعق المحرقہ اور اسکی مثل بلکہ مرتبہ اودون پر بہی صحابہ کی تعظیم مین ایک آیت بہی نازل نہین فرمائی تو یہہ کیون نہین لحاظ کیا کہ یہ آیات فائقۃ الفضائل تادیہ معنے مراد سے معطل ہوجاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ابتک اسی پر اعتقاداً قوم کا عملدرآمد اونکے تعطل مین ہے اب ہم دوسرے جہت سے مابین صحت وسقم اخبار کے کہ ماخن فیہ اس رسالہ کا ہے تحقیق کرتے ہین اہل انصاف سے خواہان نقادی ہین کہ مابین اخبار فضائل اہل بیت اور صحابہ کے جو مقابلہ درپیش ہے اوسکی تصحیح کے معیار کیا ہونی چاہیے ایسی صورت مین کہ اہل سنت کہتے ہین کہ فرقہ رافضہ نے برغم صحابہ کے احادیث اہل بیت کی وضع کی ہین اور شیعہ کہتے ہین کہ اہل سنت نے برغم ایمہ عترت کے صحابہ کی شان بڑہانے کو بہت سو انبار اخبار کے لگادیے ہین پس یکطرفہ قول تو انصافاً معیار صحیح قرار نہین پاسکتا بلکہ محاکمہ کے لیے کسی تیسری شئے کیطرف رجوع کرنا چاہیے اور وہ سواے قرآن یا احتجاج صحابہ کے کوئی تیسرا قول نہین ہوسکتا ہے کیونکہ دیگر اوقات کے اقوال صحابہ بلا صورت احتجاج کے یا معلل بالغرض یا محمول برباب ناجائز کے ہین کما عرفت سابقاً مفصلاً فصلے ذلک اولاً ہر دو جانب کے فضائل مین جو محبت ومودت اخبار مین ماثور ہے اوسکو ہم قرآن پر عرض کرتے ہین بعد تصفح نظر کے سواے امر مودت ذوی القربے پیغمبر کے صحابی کی مودت قرآن مین مذکور نہین ہوئی اور سابقاً اشارۃً ومفصلاً گذرا کہ قربے پیغمبر کو خداوند تعالے نے آیہ مباہلہ مین مفصل فرمایا کہ

محدود کردیا ہے کہ وہ ابنا و نسا و انفس نبی ہی ہین اور رسالتمآب نے علی و فاطمہ و حسنین
کو بامتثال آیہ مباہلہ کے ہمراہ لیجا کر اہل عالم کو جتلا دیا کہ وہ اہل بیت و قربی نبی یہی
ہمراہی ہین پس وہ احادیث قوم جنمین حکم مودت وحب ثلاثہ وقبیلہ انصار برغم اہلبیت
اطہار کی مثل حبل مشدد کے بہانا گیا ہے مردود و مصنوع ہوتے ہین یا نہین اور اسکے کیا
یہ اخبار مفتعلہ ہونے چاہین یا حکم قرآن فانصفوا یا ذوی الالباب سے قیاس کن
زگلستان او بہارش را پس ثانیًا دیکھنا چاہیے کہ یوم احتجاج سقیفہ بمقابلہ انصار کے
کیا کیا فضائل جسیمہ و محامد فخیمہ و مناقب نبیلہ و مفاخر جلیلہ ابوبکر صدیق نے احتجاجًا علیہم
ارشاد فرمائے ہین وہ البتہ علے مذہبہم معیار قرار پاسکتے ہین جو اولًا ابوبکر نے فضیلت خاص
اپنی شان مین اعلام فرمائے اگر اوسکے معارضت مین کوئی حدیث اوسی فضیلت کی شل ظاہر
فرقہ شیعہ ہی اہلبیت کی شان مین نقل کرین تو متہم بوضع ہوسکتی ہین وہ حدیث الائمۃ من
قریش ہے کہ صدیق رفیق نے بکمال صداقت وحصول منصب رفاقت کر اسی حدیث کے
معنے بقولہ لم یعرف العرب ہذا الامر الا لہذا الحی سے اپنی خلافت کے لئے استدلال فرمایا ہے
جو یہ بھی اونکے حق مین مخصوص نہین نہ وہ خلافت دینیہ حقہ پر عندہم دلالت کرتی ہے کیونکہ
حدیث ابی ہریرہ الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ کما
رواہ الترمذی خلافت ملکی کی مخبر ہے جو بطریق اخبار کے وارد ہوئی ہے نہ بعنوان حکم کے
پس بجمع ہر دو حدیث کے عندہم امامت ملکی ثابت ہوتی ہے نہ امامت دینی چنانچہ محدث
عبدالحی منڈوی ضلع فتحپوری نے رسالہ حدیث الغاشیہ مین بصفحہ ۱۳۲ صاف اعتراف

فرمایا ہے کہ حدیث الائمہ من قریش وحدیث تقدموا قریشاً کا مورد خلافت ملکی ہے اسکی بعد دیکھنا چاہئے کہ جناب امیر نے دعوی خلافت کا بمقابلہ ابوبکر کے فرمایا اور آپکے احتجاجات پر جماعت صحابہ نے کوئی معیار قرآنی یا حکم رسول ثانی اپنے تفوق یا تفضل یا تقدم بالخلافت یا اولویت بالشرف مین بضرورت اسکات دعوے خلافت کے پیش نہین فرمائی بجز اسکے کہ محدث روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ ابو عبیدہ گفت اے ابو الحسن تو بواسطہ کہ سبقت در اسلام وفضائل وقرابت قریبہ با سید الانام علیہ السلام کہ داری سزاوار حکومت وخلافتی ولاکن چون صحابہ برامیر المومنین ابوبکر صدیق اجماع واتفاق نمودہ اند مناسب این ست کہ تو نیز قدم در دائرہ وفاق در آری الخ اس چاپلوسی وخوشامد فرمائی سے ظاہر ہے کہ اسوقت تک ونکی ٹکسال اخبار مین کوئی حدیث ڈہالی نہین گئی تہی ورنہ نوبت بچاپلوسی زبانی کے نہ آتی حالانکہ اس احتجاج مین جناب امیر نے اپنا استحقاق خلافت بنص کتاب وسنت کے بہی حوالے فرمایا ہے چونکہ قوم نے اوسکو نقل سے عزل نظر فرمادیا یا یہ کہ اوکی نظر قاصر سے نہین گذرا لہذا ہم جناب امیر کے دوسرے احتجاج سے استدلال پیش کرتے ہین کہ جو ایام شوری مین آپنے حدیث انشادین اپنے استحقاق خلافت پر ارشاد فرمایا ہے اور حافظ ابن مردویہ اور محدث موفق ابن احمد صاحب کتاب الفضائل اور دار قطنی اور ابن حجر مکی صاحب صواعق محرقہ نے ملخصاً دو مقام پر ایک باب ہشتم مین دوسرے باب دہم مین اور ابن ابی الحدید نے مختصراً شرح نہج البلاغہ مین نقل کیا ہے اور ہم بہی اشارۃً بالاحادیث اونکے منقولات کو بیان کرتے ہین کہ حدیث مروی ابن مردویہ

مین مذکور ہے کہ جناب امیر نے آیہ تطہیر و آیہ و آت ذالقربی حقہ و آیہ اذا ناجیتم الرسول وحدیث صلّی القبلتین و حدیث رد الشمس وحدیث طیر وحدیث سہم فی الخمس سے یوم شوری احتجاج فرمائی تھی اور حاضرین کو بجز تسلیم کے کوئی چارہ نہین ملا اور صاحب صواعق نے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث النشاد طویل ہے از انجملہ یوم شورے آپنے آیہ مباہلہ سے اور حدیث نبوی انت قسیم الجنۃ والنار یوم القیامۃ سے احتجاج فرمائی ہے اور ابن ابی الحدید نے نقل کیا ہے کہ حدیث مناشدت مین یوم شوری آپنے حدیث اخوت وحدیث غدیر و حدیث منزلت اور حدیث لایودی عنّی الا انا اور جل منّی سے احتجاج فرمائی ہی بہر نوع تنقید اخبار کے لئے کلام محاجین فضائل و مفاخر کا بہت مجوت ہوسکتا ہے نہ وہ اخبار مدوّنہ جنکو حال کے محققین گندہ نالیون مین ڈالدینا تجویز فرما رہے ہین بنا بران ثابت ہوا کہ دعوے حق خلافت مین جو آیات اور جسقدر احادیث یوم شوری کہ جناب امیر نے احتجاجاً پیش فرمائین لامحالہ وہ منصوص الخلافۃ ہین اور غالباً وہ سب صاحب سقیفہ سے بھی بیان فرمائی ہین کہ انکی نقل مین ابوبکر صدیق کے مقابل بعد ثبوت دعوے خلافت کے کوئی امر مثل یوم شوری کے عائق و مانع نہین تھا تو یہ احادیث منصوص الخلافۃ آپکے مبنیّہ ومنقولہ سے تمام تر فضائل علیّہ ومحامد جلیّہ ومناقب بہیّہ ومآثر سنیّہ والین حدیثین اصحاب ثلاثہ کی منزہ از صحت ہوگئین اب کس طرح وہ معیار اخبار سید ابرار قرار پا سکتے ہین ا

اصل ہفتم اصول موضوعہ تنقید سے یہ ہے کہ جب احادیث فضائل صحابہ کے از قسم ضعاف یا لین یا موضوع وکذب بات

کی تحقیق ہوں تو اوسوقت مین بغرض تقویٰ و توثیق و تصحیح اون ضعاف وغیرہ کی ضابطہ
طریقہ لینگے کلھا یقوی بعضها بعضاً کما نقلہ الملا علی القاری فی الموضوعات
عن الذہبی علی الصفحہ ۱۰ اور قانون کل حدیث فی ذکر صوم واجب صلوۃ
بعض اللیالی فھو کذب مفتری ففیہ بحث اذ قد ورد فی صیام رجب احادیث
متعددۃ ولو کانت ضعیفۃ لکنہا یتقوی بعضها بعضاً کما قالہ فی موضوعاتہ القاری
علی الصفحہ ۱۱۷ – اور قاعدہ یشد بعض الاخبار الضعیفہ بعضاً کما قالہ السیوطی فی
تاریخ الخلفاء فی ترجمہ صدیقہم نافذ کیا جاویگا اور یہ تقوی سیوطی نے حدیث ابو ہریرہ
قال قال رسول اللہ صلعم عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیہا اسمی
محمد رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی مین افادہ فرمائی ہے اسپر سیوطی فرماتے ہین
اسنادہ ضعیف لکنہ ورد ایضاً من حدیث ابن عباس وابن عمر وانس
وابی سعید وابی الدرداء رضہ باسانید ضعیفۃ یشد بعضها بعضاً ملخص ترجمہ
ضابطہ قانون وقاعدہ مذکور کا یہ ہے کہ فضائل صحابہ مین جو حدیث ضعیف السند ہو
اوسکو دیگر احادیث ضعیفہ سے مضبوط کر لیا جاتا ہے چنانچہ سیوطی نے ابن حدیث مین کہ
(معراج مین پیغمبر خدا نے ہر آسمان پر اپنا نام اور نیچے اوسکے ابو بکر صدیق لکھا پایا)
کہا ہے کہ اسناد اوسکے اگرچہ ضعیف تبلاتی ہین مگر دیگر احادیث ضعیفہ جماعت صحابہ مذکورین
سے بلکہ جو وہ بھی ضعیف السند ہین آپس مین ایک دوسرے کو مضبوط السند کرتی ہین
جسکا محصل فائدہ یہ ہوا کہ اگر ایک شخص جھوٹا روایت نقل کرے تب تو وہ روایت

جھوٹی ہے اور پانچ سات کاذب ملکر جھوٹی روایت نقل کرین تو انکے جھوٹ کو سچ
سمجھ لینا چاہیے لانّ الجزم بہ لازم اور بالاتر اس سے یہ ہے کہ افراد الحدیث جسمین قاعدہ
تیقوی بعضہا بعضاً کا بھی دستیاب نہو وہ باوجود موضوع و مخترع ثابت ہونیکے بھی ایک
نرالے قاعدہ کے بنا پر جائز الاخذ ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر وہ حدیث جو فضائل اعمال و
رجال مین مجروح پائی جاوے اوسپر حکم البطلان کا بوجہ موضوعیت جائز نہین ہے کما فی
اللآلی المصنوعہ علے الصفحہ ۲۳۹ وطریقۃ الامام احمد معروفۃ فی التسامح فی احادیث الفضائل
دون احادیث الاحکام و فی نسیم الریاض شرح الشفا للقاضی عیاض بانہ قال الشارح
فی شرح حدیث النجوم قال الحافظ العراقی وما قیل من انہ لیس بوارد وانّ المصنف
ساقہ فی فضل الصحابۃ وقد استقروا علے جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال
فضلاً عن فضائل الرجال الخ مگر یہ قاعدہ قانون فضائل صحابہ کے ہے لئے مخصوص ہے
اور فضائل اہلبیت نبی کے واسطے ردّ و ترک و طرح و قدح و جرح و غزل نظر سے ہی
تصحیح کیجاتی ہے دیکھو حافظ سیوطی نے ہی لآلی مصنوعہ مین بطرق متعددہ خباب امیر ۲۱۳
المومنین علے بن ابی طالب و ابوایوب انصاری و ابن مسعود و ابوسعید الخدری
و عمار یاسر سے اخراج کرنا خطیب کا بدو طریق اور ابن حبان کا بیک طریق و الحاکم صاحب
الاربعین کا بچہار طریق اور طبرانی کا بچہار طریق اور ابو یعلے کا بیک طریق اور حافظ عبد الغنی
صاحب ایضاح الاشکال کا بیک طریق حدیث قتال الناکثین والقاسطین و المارقین
کو نقل کیا ہے بسند معلّے بن عبدالرحمن و اصبغ و مخنف بن سلیم و عتاب بن ثعلبہ و علقمہ و

ابو ہارون العبدی وعقیصا التیمی وابن ربیعہ الوالبی وابو سعید مولی الرباب وخلید العصری کے اور کسی کو ان مین سے مقدوح نہین گردانا مگر معلے واصبغ کے حدیثون کو جو وہ از جملہ طرق کے بیس دو سند سے مروی ہین جس سے ظاہر ہوا کہ باقی سلسلہ اس حدیث کی مصئون عن القدح ہین باایں ہمہ صرف معلے واصبغ کی تضعیف نے تمام باقی طرق حدیث کو عزل نظر کر دیا اور اصحاب صحاح وسنن نے اس حدیث کو نقل نہین فرمایا یہانپر بجاے اجراے قاعدہ یشدّ بعض الاخبار الضعیفۃ بعضاً کے ضابطہ یضعف بعضُ الاخبارِ الضعیفۃِ صحیحۃً کثیرۃً کا جاری کیا جاتا ہے حالانکہ تضعیف معلے واصبغ کے ہرگز موجہ نہین ہے مگر اسیقدر کہ انکے مرویات اکثر فضائل اہلبیت نبی مین پاے جاتے ہین ع پناہ جویم زجحود رغم عالم ہر زبان اللہ بظہور حق برین ظلمت کدا وقت خواہد شد اصل ہشتم اصول تنقید مین سے احادیث از قسم احاد کا امتثال حکم محدود کر دینا اوسکے سامع حدیث پر ہی جیسا کہ شاہ سلامت اللہ شارح سر العالمین نے اپنی کتاب تحریر الشہادتین مین تحت حدیث انس بن الحارث صحابی کے یعنی شرح حدیث قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول ان ابنی ھذا یقتل بارض یقال لھا کربلا فمن یشھد منکم فلینصرہ مین صیانۃً عن مطاعن الصحابہ کے (جو بزمانہ شہادت امام حسین کے مکہ ومدینہ وخاص کوفہ وبصرہ مین زندہ موجود تھے اور نصرت امام حسین مین شریک نہوے) یہ افادہ فرمایا ہے کہ مخفی مباد کہ اینحدیث از احادیث احاد است پس کسیکہ این کلام معجز نظام را از زبان مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام شنید امتثال مضمونش بر ذمہ او لازم افتاد لہذا انس بن الحارث بانچہ واجب الانقیاد بود عمل نمود انتہے یہ افادہ

رشادہ ہر چند فوائد متکاثرہ کی خبر دیتا ہے اور عامہ امت کو جملہ احکام شرعیہ سے مرخص فرماتا
ہے کہ امت متاخرین عہد رسالت نے کوئی کلام معجز نظام زبان گوہر افشان ہدایت ترجمان
نبی رحمان سے نہین سنا لہذا امتثال جملہ احکام شرعیہ مرویہ حضرت ختمی نبوت اس زمانہ کی امت
پر واجب الامتثال اور لازم الانقیاد نہین رہا اسین کیا عمدہ تحفظ صحابہ کا کیا گیا کہ جو تمام احکام
شرعیہ کے نفاذ الی یوم القیامۃ کو بپاس حرمت صحابہ کے خاصۃً صحابہ پر ہی محدود کر دیا یہ تو
تمام امت پر احسان کیا کہ سبکو دائرہ اسلام سے باہر فرما دیا مگر یہان تو مقصود ہی اور ہی
کہ یہ توجیہ بنا بر دستور قانون مختص المقام کے خاصۃً اہلبیت پیغمبر کے ساتھہ متعلق فرمائی ہے
تا کہ جو وجوب نصرت یا فضلیت ان حضرات عصمت درجات کا راوی و ناقل ہو اوسکا
اعتقاد اور امتثال مخصوصاً اوسیر ہی لازم قرار پائے و باقی جماعت پر اوسکی پابندی نرہی ورنہ
اخبار احاد کتب حدیث مین بکثرت موجود ہین مثل حدیث بشارت و حدیث ما ترکنا صدقۃ
و حدیث مسح خفین کے یہانپر یہ قاعدہ جاری نہین کیا گیا بلکہ انکی امتثال مین وہ جانبازی
کیجاتی ہے جسکو معاشر محدثین کے دل و دماغ جانتے ہین کہ تیرہ سو برس سے اس خبر ما ترکنا
صدقۃ مین چکیتی ہین مگر قرآن یا آثار انبیاء سے منطبق نہین کر سکے بلکہ اوسکی علت غائی وضع
و افتعال جو ضبطی فدک تہی زیادہ مفضی بسبب غضب جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے ہو گی
جسکا غضب غضب پیغمبر اور جنکی ایذا رہی ایذا رہی تہی اور نوبت اونکے غضب اور ایذاء
کے لم تتکلم حتے ماتت کما فی البخاری کے پہونچی جسکی تحریم بنا بر اعتراف علماء صاحب مرقاۃ کے
بکل حال و علی کل وجہ بمقابلہ ہر امر شرعی واباحت کے قطعی ہے اور عذر کمی انصاب شہود و بینہ

مانع اوس تحریم کا نہین ہے اسلئے کہ تحریم ایذاے سیدہ شامل نص مانص پیغمبر خدا کی ہے کما سبق بیانہ علی الصفحہ ۲۲۱ آنفاً باوجود اینہمہ تفرد ابوبکر صدیق اکبر کے امتثال اوسکا متعدی کیا گیا کہ علی غیر السامع بکمال تشدد انتزاع فدک سے لازم گردانا اور دیکھو حضرت عمر کی تحریم متعتین مین حماۃ سنت عمری فرماتے ہین کہ عمر کو حضرت پیغمبر سے خبر حرمت متعہ الحج النساء کی ملی تھی اور دیگر صحابہ کو اسکی اطلاع نہین ہوئی لہذا صحابہ غیر مطلعین ہر دو متعہ پر عامل رہے اور حضرت عمر جب مسلط بخلافت وامت ہوئی تو بلاحظ اصرار صحابہ کے حلت متعتین پر اونہون نے انکار مہما فرمادیا اور عوام امت کو بحکم سلطانی اونکی حرمت پر مجبور کیا اب یہ لحاظ کرنا چاہیے کہ یہان کس لئے امتثال مضمون نص برذمہ اولازم نہوئی اور قولہ صلعم فلینصرہ حکم سلطانی قہری مین شمار نکیا گیا پس یہ ہر دو واقعہ فدک و متعتین شاہد تعدی کے ہین فعلی فذلک یہ حکم واجب الامتثال نصرت امام حسین کا بھی راوی سامع پر منحصر نہین تھا بلکہ بجا اوری اوسکی جملہ صحابہ حاضرین مکہ و مدینہ و طائف و کوفہ و بصرہ و مصر و شام پر واجب و لازم تھی جو وہ بجا نہین لائی اور مرتکب ترک واجب کے ہوکر ساقط العدالہ اور عاصی بالاصالہ ہوگئے اور حدیث بشارت کے جسکے مخبر واحد بس سعید اموی ہی ہین بہ وجہ حرمت کیجاتی ہے کہ سوانح عظیمہ وحوادث جسیمہ اور عصیانات جلیلہ اور سئیات نبیلہ اور ماثم فائقہ اور ذنوب لائقہ تمامہا اونکے ساقط الاثر سمجھے جاتے ہین نوین اصل اصول واسرار تنقید سے سے امالہ ہی کہ جو بلا اپنے خلفاء پر آوے اونکے ڈہالے مین غیرونکو بٹھلا دیا جاوے گویا کہ طویلہ کی بلا بندر پر ڈال دی جاوے دیکھو مسند ابو یعلے اور احمد حنبل مین ابو ہریرہ سے

مذکور ہے کہ قال کنا مع النبی صلعم فسمع صوت غناء فقال صلعم انظروا ماهذا
فصعدت فنظرت فاذا معاویه وعمر بن العاص یتغنیان فجئت فاخبرت النبی
صلعم فقال اللهم ارکسهما فی الفتنة رکسًا اللهم دعهما الی النار دعًا الخ الی المصنوعه
کما عرفت فی الجدول یعنے ابوہریرہ نے لکھا کہ ہم پیغمبر خدا کے ہمراہ تھے کہ آواز راگ کی سنی
گئی آنحضرت صلعم نے فرمایا دیکھو یہ کیا ہے پس مین بلندی پر گیا تو مینے دیکھا کہ معاویہ و عمر عاص
گا رہے ہین پس مین واپس آیا اور آنحضرت صلعم سے وہ واقعہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ
یا خدا تم اون دو تو کو اوندہا ڈال فتنہ مین اوندہا ڈالنا اور جہنم مین گرا دے جیسا کہ
حق گرا دینے کا ہے انتہے محدثین نے اس حدیث کو ایک جدید تنقید کے وسیلہ سے کتاب
موضوعات مین شامل کر دیا کہ اسمین تغیر و تبدل ولدیت مُغنیون کے فرما دے کہ بجای
معاویہ بن ابوسفیان کے کسی نے معاویہ ابن رافع اور کسی محدث نے معاویہ بن خدیج
اور بجاے عمرو بن العاص کے عمرو بن العاصی اور کسی نے بن رفاعہ بن تابوت بدل
دیا اور اس تبدیل بدل کو صالح شقران کی روایت مین مخصوص فرمایا تا کہ معاویہ
سفیانی خلیفۃ الصحابہ اور اونکے وزیر با تدبیر عمرو عاص کو مہلکہ ارکسهما و دعهما
سے بچا لیا جاوے مگر نکال آخرت کب کسیکے بہکانے اور بہسلانے مین آتا ہے وہ ضرور
دست بگریبان ہو جاتا ہے دیکھو سیوطی نے لآلی مصنوعہ مین حدیث صالح شقران کے بدین
عبارت نقل فرمائی ہے کہ بینهما نحن لیلة فی سفر اذ سمع النبی صوتا فقال ماهذا
فذهبت انظر فاذا هو معاویه بن رافع وعمرو بن رفاعه بن تابوت یعنے ہم درمیان

ایک رات کے سفر مین تہے کہ رسول خدا صلعم نے یکایک آواز سنی پس فرمایا کہ یہ کیا
آواز ہے شقران کہتے ہین کہ مین گیا اور دیکہا مینے کہ ناگہان وہ معاویہ بن رافع اور عمر
بن رفاعہ ہین انتہی اس حدیث مین ولدیت بہی بغرض معاویہ سفیانی اور عمرو عاص کے
چہٹکارہ کو لکہی گئی ہے اور بزعم خود شان اونہون نے اونکا چہٹکارہ بہی فرمادیا ہے چنانچہ
حافظ سیوطی سا محدث ماہر اس حمایت مین فرماتا ہے وہذہ الروایۃ ازالت الاشکال
للالصنوعہ یعنی اس روایت نے اشکال دور کردیا کہ یہ معاویہ حربی و عمرو عاص نہین ہین
لاکن بمقتضاے حب شے یعم و یصم کے اسقدر نہ سمجہے کہ ہر دو روایت کے واقعات مین
بون بعید ہے حدیث ابو برزہ مین تذکرہ اوس مقام کا ہے جہان اونکو کسی بلندی یا مکان
کی چہت پر چہڑنا پیش آیا تہا جو شقران کو پیش نہین آیا اور ابو برزہ نے سفر مین ہونا بیان
نہین کیا صرف معیت نبی کو نقل کیا ہے جو معیت حضر مین بہی ہوتی تہے اور شقران نے
خصوصیت سفر کی بیان فرمائی ہے اور ابو برزہ نے صوت غنا سماعت کرنا رسولخدا کا
اور نیز اپنا روایت کیا ہے جو شقران نے اپنی حدیث مین صرف آواز کا سننا رسول خدا صلعم
کا حالی فرمایا ہے نہ اپنا کسی آواز کو سماعت کرنا پہر کیا ممکن نہین ہے کہ یہ واقعہ اور ادہر
وہ واقعہ دوسرا سفر کا ہووے اور جبکہ سماع غنا امیر معاویہ و عمرو عاص کے دیگر روایات
سے استمرارا و دواما ثابت ہے جیسا کہ عبد الغنی نابلسے نے کتاب ایضاح الدلالات
مین لکہا ہے الماوردی سے بسند ابو منصور بغدادی کے کہ ان معاویۃ و عمرو بن
العاص مضیا الی عبد اللہ بن جعفر لما استکثر من سماع الغناء و انقطع الیہ

اشتغل به لیکلماه فیه فلما دخلا علیه سکتت الجواری فقال له معاویة مُرهُنّ یرجعین الی ماکنّ علیه فرجعن یغنّین فطرب معاویة وحرّک رجلیه علی السریر فقال له عمر وان من جئت تلحاه احسن حالاً منک فقال له الیک یا عمرو فان الکریم لطروب ملخص ترجمہ یہ کہ معاویہ و عمرو دونو عبد اللہ کے پاس گئے کہ اونسے دربارہ کثرت سماع کی گفتگو کرین توچھوکریان جو مشغول غنا مین تہین خاموش ہوگئین امیر معاویہ نے حکم کیا کہ چھوکریان اپنا شغل ترک نکرین پہروہ گانے لگین امیر معاویہ طرب مین آکر تخت پر اپنے پاؤن ہلانے لگے عمرو عاص نے کہا کہ جسکو تم ملامت کرنے آئے تہے اوسکا حال تم سے بہتر ہے امیر صاحب سریر نے فرمایا کہ اے عمرو ایک طرف ہو اپنی جاہ مین رہو ہر آئینہ کریم لوگ صاحب طرب ہوا کرتے ہین انتہی تو بعد اس فرمائش تغنّے واشتغال بسماع وعقیدہ ان الکریم لطروب کی معاویہ کی تغنّے مین یہ پردہ پوشی اور ام المومنین عائشہ کی روایت رویت وسماعت رقص وغنا نقل کرنے مین یہ بے حجابی کہ دفتر صحاح پر چڑہائے گئے کما عرفت فی باب ۲ صفحہ ۱۶۲ کیا یہی حرمت زوج پیغمبر و حمایت ایمان ہے لہذا کوئی وجہ نہین ہے کہ جو حدیث ابو برزہ کو لوٹ پلٹ کردیا جاوے مگر یہ کہ جو اصحاب سنت ہین وہ حمایت امیر معاویہ کی بجا آوین ضرور معذور ہین کہ انکی مذہب کا نشو ونما اونہین کے گہرانے سے ہوا ہے یہ جہانتک بہی حمایت بجالاوین عین حمیت ہے **دسوین اصل** اصول موضوعہ سے تحریف لفظی وصنعت معنوی فضائل صحابہ مین ہے مثل قولہ فاقتلوہ سے فاقبلوہ بنادیا جاوے جیسا کہ امیر معاویہ کی شان مین حافظ سیوطی نے لآلی مصنوعہ مین ابن عدی وعقیلی

وابن طاہر و خطیب وحاکم وغیرہم سے باسناد شتے اعنی بروایت علی بن عباس بسندہ عن زر بن عبداللہ مرفوعا و بسندہ الآخر عن ابی سعید مرفوعا و بروایت محمد بن سعید بسندہ عن ابی سعید مرفوعا و بروایت ابراہیم بن محمد بسندہ عن ابی سعید مرفوعا و بروایت سفیان بن محمد الفزاری بسندہ عن جابر و بروایت سلیمان بن بلال عن جعفر بن محمد عن جماعۃ من اہل بدر (جو یہ روایت آخر اصول موضوعہ مین مذکور رہو گے) و بروایت محمد بن اسحاق عن ابی امامہ بن سہل بن حنیف عن ابیہ بروایت حسن بن مجمع الجلال بسندہ عن جابر مرفوعا و بروایت محمد بن عبداللہ بسندہ عن ابن مسعود کے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اذا رأیتم معاویۃ یخطب علی منبری فاقتلوہ یعنی جب تم معاویہ کو میرے منبر پر خطبہ پڑہتے دیکھو تو اوسکو قتل کر ڈالو انتہے یہ چہکتے ہوئی حدیث حاملین لواء الصناعۃ کے آنکہون مین بہت کہٹکی کہ حضرات صحابہ نے تو بجاے قتل معاویہ کے اوسکی بیعت علی الخلافہ صریح مخالف حکم حضرت رسالت کے کی ہے چنانچہ کلام ابن عدی فان الائمۃ رأوہ یخطب علی منبر رسول اللہ صلعم ولم ینکروا ذلک علیہ ولا یجوز ان یقال ان الصحابۃ ارتدت بعد نبیہا وخالفت امرہ الخ اسی پر شاہد ہے کہ راویون پر قدح بقولہم متروک اور لیس بشئ وغیرہ کے لا یجوز ان یقال نے بلا لحاظ تنقید رجال کے فرمادی ہے لہذا اون بیعت کرنے والو نکی اور نیز خلیفہ بیع کے پردہ پوشی مین ناقدین درپے چارہ سازی ہوئے ابن عدی نے تو وسائط رواۃ کو رافضی متروک کذاب لیس بشئ وغیرہ کہنا شروع کر دیا اور عقیلی نے لا یصح فی ہذا المتن شئ فرمایا اور خطیب نے کثیر الخطا وغیرہ اونکو کہدیا اور ابن

طاہر کا قول مقدوح اصل دوازدہم از جملہ اصول موضوعہ مین نقل کیا جاویگا بہرنوع حامی
سنت امیر معاویہ کے درپے تکذیب اس حدیث کی ہوگئے جسنے مرتبۂ ضعاف مین بہی رہنا
اس حدیث کا جائز نرکھا مگر الحق یعلو ولا یعلےٰ اس حدیث کے دیگر طرق بہی ہین جنپر ناقدین
دست اندازی نہین کرسکے جیسا کہ سیوطی نے بروایت محمد بن ناصر الحافظ لسندہ احمد بن ابراہیم
بن شاذان کے نقل کیا ہے کہ قال لے ابوبکر بن ابی داؤد لما روی حدیث اذا رایتم
معاویۃ علے منبرے فاقتلوہ ھذا معاویۃ بن تابوت راس المنافقین و کان حلف
ان یبول و یتغوط علے منبرہ صلعم ولیس ھو معاویۃ بن ابی سفیان یعنے جب یہ حدیث
ابن ابی داود پر عرض کیگئی تو فرمایا کہ یہ معاویہ بن تابوت منافق ہے یعنے اوسنے عہد کیا
تہا کہ منبر رسالت پر پاخانہ پیشاب کرونگا معاویہ بن سفیان نہین و بعد ازین لکہا ہے
ورواہ بعضہم فاقبلوہ بالموحدہ یعنے بعض محدثین نے اس حدیث مین فاقبلوہ
با بائے موحدہ نقل کیا ہے انتہےٰ ابن عدی و ابن ابی داود اور اونکے بعضہم کی شہادتون سے
سراغ مل گیا کہ یہ حدیث ماثور ضرور ہے اور راویون کے تضعیف و تقدیح محض بغرض
مذہب کی گئی کہ ابن عدی بتصریح پکار اوٹہے ہین کہ امت نے ابن سفیان کو خطبہ پڑہتے
منبر رسول پر دیکہا اور انکار نہین کیا پس یہ دلیل اس حدیث کی تکذیب کی ہے نہ نفس
الخوارقیہ اسلئے کہ سابقاً قہر و استیلاء خلفاء اور مغلوبیت عامۂ صحابہ مین شواہد قاطعہ نقل کیے
گئے ہین جس سے یہ استحالہ ظنی مرتفع ہوچکا ہے اور بخوبی پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ
عامۂ صحابہ بوجہ استیلاء و غلبہ خلفاء ثلاثہ و معاویہ کے قدرت نقل حدیث و سنت حضرت

رسالت کے نہیں رکھتے تھے امام حسین بضعۂ نبی کو شہید ہوتے اور اونکے اہل حرم کو دربدر
پھراتے اور دربار ابن زیاد اور نیز بحضور یزید حرم رسول کو سر برہنہ امت نے دیکھا
اور انکار نکیا تو امت کے عدم انکار سے کیا اباحت خون امام حسین کے ہوگئی اور در
بدر و بر سر دربار لانا اہل حرم نبوی جایز ہو گیا یا یہ واقعہ عظیمہ غیر واقع اور راوی اسکے
کاذب ہو گئے ذرا تو انصاف سے تنقید کے اصول دیکھنے چاہئیں - پس یہاں نیز بھی صحابہ
کا دیکھنا اور انکار پر قادر نہونا کسطرح حدیث مشہور کو غلط کر سکتا ہے اور کب منافی عدالت
صحابہ کا متوہم ہو سکتا ہے جو بخوف زوال اونکی عدالت کے بیچارے بے گناہ جماعت
رُوات کو کذّاب و متروک کر دیا جاوے حضرات قادحین اور اونکے ہوا خواہ مقلدین
ذرا ہوش میں آکر اور پردہ تعصب آنکھوں پر سے اوٹھا کر یک نظر انصاف سے دیکھیں
کہ اُس کے اور اسکے راویونکے ترک و طرح و جرح و قدح سے تکذیب صریح اخبار رمانیے
حضرت نبوی کی ہوتی ہے اور جو ابن ابی داوٗد نے ابن سفیان کے بلا ابن تابوت
پر اوتاری ہے وہ زیادہ سچے واقعہ کو جھٹلاتی ہے بوجہ اسکے کہ ہر کلام و ہر وصیت پیغمبر
خدا کی مملو از حکمت موافق ضرورت کے صادر ہوئی ہے کبھی لغو و عبث نہیں ہوئی اور ابن
تابوت مجہول الاسم والمسمے نے کیسا ہی غلیظ عہد کیا ہو کہ منبر نبوت پر پیشاب پاخانہ پھرونگا
تاہم آپ بعلم لدنی مطلع تھے کہ وہ فاقد الوجود والایمان کبھی دسترس خلافت پر نہ پاویگا
تو یہ وصیت اوسکے قتل کے کسقدر عبث و بے فائدہ امر غیر واقع کے لئے ہو گے بلکہ ایسی
خبر پر معاذ اللہ نسبت دروغگوئی اور جہل کے عائد ہوتی ہے جو شان نبوت کے بالکل منافی

ہے بلکہ کوئی منافق ہرگز بزبان غلو اسلام ایسا کلمہ مظہر کفر نہ کہہ سکتا تہا ورنہ اوسکو
منافق نہ کہنا چاہیے بلکہ وہ فوراً شامل کفرہ ایسے کلام پر کردیا جاتا توبہی ضرورت اس
وصیت کے بعد ظہور اوسکے مانی ضمیر کی نہین تہی چونکہ ایسا واقع نہین ہوا کہ وہ فاقد
الوجود متمکن بخلافت ہوکر منبر رسالت پر بیٹہا ہو اور اوسنے خطبہ پڑہا ہو تو اوسکے حقمین
یہ حدیث کب چسپان ہوتی ہے اور مقصود حکم قتل سے اظہار ناحق ہونے اوس خطیب
کے خلافت کا ہے (جو یہ خطبہ خوانی پیش آنی والی تہے اور وہی پیش بہی آیا) تاکہ حاضر
الوقت امت اس حدیث کی روسے اوسکو خلیفہ برحق نہ سمجہ لین اور اس اخبار مایاتی
سے تصدیق قلبی معجزۂ نبوی کی کرلین کہ جو قبل از وقت آنحضرت نے فرمایا تہا وہ واقعہ
ظہور مین آیا بصدق عقیدت باور کرلین کہ کلام نبی صدق اور نبوت آپکی عین حق ہے
پس اسکے تکذیب کرنی معجزۂ رسالت کی تکذیب ہے مگر یہ کہ قادحین و ناقدین کو اس قسم
کی محذورات سے کچہ سروکار نہین ہے یہان تو اونکو ہر طرح تحفظ حرمت اور پاس عدالت
اپنے صحابہ کا ہے مد نظر ہے اس امین نبوت رہے یا جاوے پناہ بخدا اور انکا یہی اصل
مذہب ہے صد حیف کہ مروان بن الحکم نے تو نامہ مین بجاے فاقبلوہ کے فاقتلوہ محمد بن
ابوبکر کے لئے عامل مصر کو لکہا تہا انہون نے اوسے ورع پسر ورع سے تعلیم پاکر برعکس
اوسکے استعمال کیا اور ہزار افسوس کہ یہ مضمون فاقتلوا و فاقبلوا کا حدیث اذا بویع
الخلیفتان فاقتلوا آخرہما مین نہ سوجہا جو بمقابل بعیت سعد بن عبادہ کی بعیت سقیفہ
اور بمقابل خلافت علی مرتضی کے بعیت معاویہ کی اور بمقابل خلافت ابن الزبیر کے

امامت عبدالملک کے نقش برنگین ہوجاتے اور ایرادات وارده ہے اونکی خلافت
محفوظ رہجاتی اور اس سے تروتازہ محدثین کا امالۃ لعنت کا فرمانا بنی امیہ کے سر پر
سے دیکھو کہ یکیا پتون پر شجرہ زقوم کے اوتارا ہے جو جہابذہ مفسرین واکابر اخبارین
نے صحابہ وتابعین جلیل الفخار سے تفسیر قولہ تعالی والشجرۃ الملعونہ مین نقل کیا ہے کہ یہ شان بنی امیہ کے وارد ہے
جو آیہ ماجعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس والشجرۃ الملعونۃ مین وارد
ہے چنانچہ ابن جریر حبر المحدثین نے سہل بن سعد الساعدی سے اپنی تفسیر مین اور ابن
ابی حاتم راس الحفاظ فی الحدیث نے ابن عمر ویعلی بن مرہ وسعید بن مسیب سے اور
ابن مردویہ طراز المحدثین نے حسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام اور ام المومنین
عائشہ اور نیز سعید بن المسیب سے اور ابن عساکر محدث الشام نے اور امام المحدثین بیہقی
نے سعید بن المسیب کی سند سے اور ابوجعفر محمد بن حبیب صاحب الامالی نے بروایت
ابن عباس کے عمر فاروق سے علے مانقلہ عنہ ابن ابی الحدید فی شرحہ کما مضے اور امام
فخر رازی نے تفسیر کبیر مین ابن عباس سے اور امام ترمذی نے تفسیر آیہ لیلۃ القدر خیر
من الف شہر وسورہ الکوثر مین بروایت یوسف بن سعد کے کما نقلہ صاحب جامع الاصول
امام حسن مجتبے علیہ السلام سے اور حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفا ترجمہ معتصم باللہ مین بطریق
ضعیف ابن عباس سے اور تفسیر الدر المنثور مین بسند ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ
والبیہقی وابن عساکر کے بصفحہ ۱۹۱ جلد ۵ نقل کیا ہے کہ شجرہ ملعونہ بنی امیہ ہین وہکذا الثعلبی
فی تفسیرہ اور ابن الجوزی نے علے مانقل عنہ زاد المسیر مین افادہ فرمایا ہے کہ ان عثمان

من الشجرۃ الملعونۃ فمن شاء ان یطلع علیہ فعلیہ ان یرجع الیہ پس بلحاظ اس دخل
علے الخلیفہ کے دوسرے منہج پر اس آیہ کی تفسیر جمہور محدثین نے بسند واحد ابن عباس لکھی
ہے کہ یہ رویا نبی متعلق ابوجہل وغیرہ کے ہے اور شجرۃ ملعونہ مذکورہ فے القرآن شجرہ
زقوم ہے اور یہ بھی کہدیا کہ یہ شجرہ یہود ہے بدلیل قولہ تعالے لعن الذین کفروا کے
حالانکہ تکذیب اس افتعال کی اور تصدیق حدوث اس اختراع کے واقعات تاریخی
اور محتجّات قومی اور سلف کے مفاخرات باہمی سے جو مذہب اور ملت کی جنبہ اور تعصب
وطرفداری سے منزّہ ہین صاف وصریح ثابت ہی از جملہ شواہد کے دو واقعہ بغرض ملاحظہ
اولے الانظار پیش کیجاتی ہین اول وہ قومی مناظرات اور محاجّات بنی ہاشم و بنی امیّہ
ہین جو ابو عثمان اور زبیر بن بکار سے ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ کے پندرہوین
جزو مین نقل کی ہین بجواب بنی امیہ وانتم تقولون امیۃ ہی الشجرۃ الملعونۃ فی القرآن
الخ کے لکھا ہے واما ما ذکرتم من امر الشجرۃ الملعونۃ فان المفسرین کلّہم قالوا ذلک
وروا فیہ اخبارا کثیرۃ عن النبیؐ ولستم قادرین علے جحد ذلک الخ صفحہ ۲۵۴
یعنے بنی اُمیہ کا شجرہ ملعونہ فے القرآن ہونا تمام مفسرین نے افادہ فرمایا ہے اور اسمین
اخبار کثیرہ حضرت نبوی سے وارد ہین اور تم بنی امیہ اسکے انکار پر قادر نہین ہو انتہے
اس عبارت سے کالشمس فے رابعۃ النہار منجلی ہے کہ اس باہمی مفاخرت تک کوئی
خبر معارض اخبار کثیرہ مذکورہ کے اصحاب محاجّہ کو بھی محسوس نہین ہوئے تھے پس یہ
مال انصرافی عن الماثورات متاخرین کے سعی ثابت ہے دوم کتاب المعتضد باللہ۔

ابو العباس خلیفہ عباسی کے مثالب معاویہ مین ہے جو امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے اپنی تاریخ مین اوسکو نقل کیا ہے بعض عبارات مانحن فیہ اوسمین یہ مذکور ہے وکان ممن عاندہ وکذبہ وحاربہ صلعم من عشیرتہ العدد الکثیر والسواد الاعظم الی قولہ وکان اشدھم فی ذلک عداوۃ واعظمھم لہ مخالفۃ اولھم فی کل حرب ومناصبۃ ورأسھم فی کل احلاب وفتنۃ لایرفع علی الاسلام رایۃ الاکان صاحبھا وقائدھا ورئیسھا ابا سفیان بن حرب صاحب اُحد والخندق وغیرھما واشباعہ من بنی امیۃ الملعونین علی لسان رسول اللہ صلعم فی مواطن عدۃ الی قولہ ثم انزل اللہ تعالیٰ کتابا فیما انزلہ علی رسولہ یذکر فیہ شانھم وھو قولہ تعالیٰ والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن ولا اختلاف بین احد من انہ تبارک وتعالیٰ اراد بھا بنی امیۃ انتھی شرح ابن ابی الحدید ج ۲ ص ۲۳۶ ملخص ترجمہ ما یستدل بہ کا یہ ہے کہ بنی امیہ شجرہ ملعونہ فی القرآن ہین اور اس مین کسیکو اختلاف نہین ہے کہ خدا تعالےٰ نے شجرہ ملعونہ بنو امیہ کو فرمایا ہے انتھے اس سے ظاہر ہوا کہ روایات مستدنہ قوم کہ شجرہ ملعونہ زقوم ہے اس زمانہ معتضد خلیفہ تک وضع نہین ہوئین تہین یا بحالت وضع کے مخفی و مستور ایسی رہین جو معتضد خلیفۃ الجماعۃ و امام السنۃ نے بھی لاخلاف بین احد الخ فرمایا اور جو علت اس صنعت اندراج فی الاخبار کی تہی وہ مثمر ہوگئی کہ عامۃ الناس نے اسی روایت کو کہ شجرہ ملعونہ فی القرآن شجرہ زقوم ہے صحیح گردانلیا اور جماعت صحابہ کی مرویات کو مقابلہ روایت مذکورہ ازقسم احاد کے عزل نظر کر دیا تاکہ حضرت عثمان غنی کی حمایت مین

تمام جبابرہ بنی امیہ و فسقہ بنی ابی العاص کو اس مہلکہ سے نجات دلوا وے لاکن ع چراغی راکہ ایزد بر فروزد ؛ چو تف بروے زند ریشش بسوزد اسلیئے کہ نظم قرآن اور سیاق کلام الرحمن دلالت کرتا ہے کہ جو حضرت نبوی کو خواب دکھلایا گیا وہ شجرۂ ملعونہ تھا جو امتحان امت کے لیئے اوسکا واقع ہونا بذریعۂ رویا اعلام فرمایا گیا چنانچہ نقد پر اس آیہ مین امام ہم فخر رازی نے تفسیر کبیر مین[۲۵] فرمایا ہے کہ تقدیرہ وما جعلنا الرؤیا التی اریناک والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن الا فتنۃ للناس تو شجرہ ملعونہ کا مرئی فی الرؤیا ہونا اور بوجہ عطف کے منصوب علی المفعولیۃ ہونا ہر طرح ثابت رہا اور شجرہ زقوم دار الامتحان مین ممتحن بہا نہین ہے اور روایت مقولہ ابو جہل متعلق اوسکی باعتماد اسکے کہ یہ آیہ سورہ مکیہ مین ہے زلفت مین مونچھ کی سانہٹہ لگانی ہے اول تو امام رازی نے ہی اسکو رد کر دیا ہے دوسرے یہ کب لازم مانا گیا ہے کہ جو سورہ مکیہ ہووے اوسمین آیہ مدنیہ شامل نہین فمن شاء ان یطلع علیہ فلیرجع الی تفسیر الاتقان للسیوطی تیسرے خداوند تعالیٰ نے ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم[۲۵] [۱۶] فرمایا ہے کہ زقوم گنہگارون کی خوراک جہنم مین ہوگی پس وہ اس دار امتحان مین فتنۃ للناس کس طرح ہوسکتی ہے پس مقولہ ابو جہل متعلق اس آیہ شجرۃ الزقوم کے ہے کما فی تفسیر ابن عباس نہ شجرۂ ملعونہ سے چوتھے یہ کہ معنی لعنت کے بعید از رحمت الٰہی ہونا ہے سو یہ کسی شجرہ سے مرتبط نہین ہوسکتے بجز مکلفین اہل معاصی کے پانچوین امام فخر رازی نے قول ثالث مین شجرۂ ملعونہ یہود کو بدلیل قولہ تعالیٰ لعن الذین کفروا کے لکھا ہے حالانکہ اس خواب اور اس امتحان سے یہود کو کوئی

علاقہ نہین ہے) چونکہ شجرہ زقوم وغیر زقوم پر لعنت نازل نہین ہوئی اور مصداق اس الحدیث مفسر القرآن کے قبیلہ بنی امیہ پر اخبار کثیر مین لعن مذکور ہوئی ہے چنانچہ سیوطی نے تاریخ الخلفا مین اور فخر رازی نے اپنی تفسیر مذکور مین نقل کیا ہے ومما یوکد هذا التاویل قول عایشة لمروان لعن الله اباك وانت فی صلبه فانت بعض من لعنه الله فعلی ذلک یہ حدیث مفسر الشجرة الملعونة کے حسب سیاق قول ثالث مذکور کے واضح ہوئی اب محدثین کے اوتار پڑہا وکو دیکھو کہ اس تزکیہ بنی امیہ کے بعد جو تازہ مادہ اس قوم پر گرادیا ہی قابل ملاحظہ ہی کہ حدیث تکون بعدی ائمة لایهتدون بهدای ولایستنون بسنتی الخ کما فی المسلم مین متحیر ہو کر بجای ثلاثہ کی خلفای بنی امیہ کو ہی ڈہالہ مین بیٹہلادیا ہے حالانکہ ثالث ثلاثہ از انجملہ ہین سے اند کے از غم دل گفتم وخاموش شدم ؛ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است گیارھوین اصول موضوعہ تنقید مین یہہ ہے کہ احادیث من طریق اہل البیت کو بعنوان تمسخر و استہزا کے نقل کیا جاوے نہ بارادت وحسن عقیدت علم دین ہونے کے چنانچہ میزان الاعتدال ذہبی مین تحت ترجمہ عباد بن ربیعی عن علی ع کے (جو بعد تراجم عباد بن سلیمان وعباد بن کلیب کے مذکور ہے) ابوبکر بن عیاش سے مروی ہے کہ مینے اعمش سے پوچہا کہ تم موسے بن عبانہ سے روایت کرتے ہو اور ابن عبانہ نے علے بن ابی طالب سے احادیث نقل کی ہین اعمش نے کہا مار دیتہ الا علی وجہ الاستہزاء ابن عیاش نے براہ تاسف کہا کہ اون اخبار کو لوگون نے اپنے صحائف مین نقل کرلیا ہے انہو الله یستهزئ بهم ویمدهم فی طغیانهم یعمهون اب منتہاے اصول موضوعہ اور

مبادی مخترعہ اور اساس مخترعہ تنقیدات کو (جو اصل ثانی عشر اس ترتیب مین ہی جاری کیا جاتا ہے اور وہ تکذیب و ابطال احادیث ماثورہ انفاس نفیسہ و جرح و قدح بر نفوس قدسیہ و بر علوم ائمہ طاہرہ ہے مگر قبل اسکے کہ وہ حوالہ قلم کیجاوین سے عذر خواہی کنندہ بعد از متن عذر بدتر ز گناہش نگرید کا نقل کرنا لازم تہا کہ یہ گروہ صلابت پژوہ کس عذر کے حیلہ مین مرتکب زبان درازی بشان عترت رسول حجازی ہوا ہے اور وہ پردہ معذرت بس یہ ہی ہے کہ کہین فضیلت اہلبیت نبی کے فائق فضائل صحابہ سے نہو جاوے جو زرا یا صحابہ کے ماثور ہین وہ انکے لئے ہی تجویز ہو جانے ضرور ہین اگر صحابہ اکثر علم شریعت سے جاہل تھے تو یہ بھی مثل انکی اکثر احکام سے مطلع نہین تہے اگر کلام کسی صحابی منفرد کا حجت نہین تو قول اہلبیت کا بھی حجت نہین ہے پس اس مذہب تجویز شدہ کی بنا پر موقع اختراع نقائص اہلبیت کا پیدا کر لیا ہے چنانچہ حدیث اقضاکم علی مین جو امام الحافظ المجتہد محیی السنۃ بغوی صاحب شرح السنۃ کی سند سے علامہ ابن طلحہ نے مطالب السؤل مین اور ابن الحجر نے صواعق محرقہ مین نقل کی ہے محدث سیالکوٹی نے اپنی کتاب کلام متین مین بصفحہ ۴۵۳ کی وجہ سے اسپر ایراد کیا ہے اول یہ کہ اسکی سند صحیح مسلسل نہین کہ یہ قول حضرت علے کا ہے دوم اسوجہ سے کہ جائز ہے کہ حدیث انما انا بشر الخ حضرت علے کو نہ پہونچے ہو سوم اسوجہ سے کہ جسنے علے کے حق مین اقضاہم علی فرمایا ہے اوسی نے انما ہو قطعۃ من النار کا حکم لگایا ہے پس کیا کرو گی حدیث رسول اللہ کو قبول کرو گی یا حضرت علے کے قول کو چہارم اسوجہ سے کہ اقضاہم سے یہ لازم نہین کہ وہ کل مقدمات

مین معیب ہون جائز ہے کہ باعتبار اکثر کے انکو اقضاہم فرمایا پنجم اسوجہ سے کہ اس سے
یہ لازم نہین آتا ہے کہ باطن مین بھی قضا اونکے نافذ ہو جاوے بلکہ اسکے یہ معنی ہو سکتے
ہین کہ باعتبار ظاہر کے بہت عمدہ فیصلہ کر دیتے ہین انتہے بقدر الحاجۃ پس دیکھو یہی
عقیدہ محدثین کا علوم اہلبیت اور اونکے صادق اللہجہ ہونے کے بارہ مین بلکہ یہ لوگ
علوم باطنی پیغمبر اور عترت پیغمبر کے قائل ہی نہین ہین بوجہ مساوقت بے علمی صحابہ کے
اور وجہ دوم وسوم مین تو اس حدیث نبوی کو قول حضرت علی کا ہے قرار دیدیا ہے
اسکے بعد سند صحیح مرفوعاً بعلے علیہ السلام پیش کرنیکی ضرورت بھی نہین رہی نعوذ باللہ
من ذلک اور وہ حدیث جسکو منقدِ خبر اقضاکم علے کا قرار دیا ہے شیخین نے ام سلمہ
سے بدین لفظ نقل فرمائی ہے کہ رسولخدا نے کہا انما انا بشر و انکم تختصمون
الی ولعل بعضکم ان تکون الحسن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو ما
اسمع منہ فمن قضیت لہ بشیئ من حق اخیہ فلا یاخذ نہ فانما اقطع لہ قطعۃ
من النار ملخص ترجمہ یہ ہے کہ سوائے اسکے نہین کہ مین انسان ہون تمہاری مخاصمتون کے
وقت مرافعہ کے مین موافق بیان اوس شخص کے حکم صادر کرون جو خوش بیان و چرب
زبان ہووے حالانکہ وہ ناحق پر ہووے تو اوس فتحیاب کو چاہیے کہ وہ اخذ نکرے
اوس شئے کو جو اوسکے حق مین تجویز ہووے جزین نیست کہ وہ شئے مجوزہ اوسکے لئے
قطعہ آتش ہے انتہے حالانکہ یہ حدیث خود باطل ہے بچند وجہ پس اس سے حدیث صحیح
المعنے مطابق الکتاب و السنۃ کسطرح مطروح ہو سکتی ہے اول یہ حدیث انما بشر

معارض ہے علم باطنی پیغمبر کے حالانکہ ایہ کریمہ وما کان اللہ لیطلعکم علے الغیب

ولاکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء دلالت کرتی ہے کہ علم غیب جسکا علم القلوب ایک شعبہ ہے اوتعم نے حضرات مجتبین کو بقدر انکی ضرورت کے عطا فرمایا ہے اور آنحضرت صلعم سے زیادہ مستحق اس کرامت کا کوئی بھی نہین لہذا مصداق من یشاء کے بوجہ احری و بدرجہ اولے آنحضرت صلعم ہین پس کسطرح متوہم و متخیل ہوسکتا ہے کہ قلوب مخاصمین کے حال سے آنحضرت صلعم بجال ضرورت بھی مطلع نہون اور حال ضمیر تو اہل باطن سے متجاوز ہوکر اسقدر مبتذل کیا گیا ہے کہ ضمیر مردم کو ہر ایک رمالی و نجومی تک بتلا دیتے ہین چہ جاے کہ اشرف موجودات و افضل کائنات اس ضمیر سے بے بہرہ رہین نعوذ باللہ دوم یہ کہ آیہ کریمہ انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ولا تکن للخائنین خصیما خاصۃ مرافعۃ الناس کے باب مین ہے کہ آنحضرت صلعم بامتثال آیہ شریفہ کے مرافعہ مین فصل قضایا بارادۃ الحق فرمایا کرتے تھے اور کبھی بلا ماراک اللہ حکم بین الناس صادر نفرماتے تھے لہذا یہ حدیث کذوبات قوم سے ہے آیہ قل انما اتبع ما یوحی الی من ربی سے مستفاد ہوتا ہے کہ ہر کام مین آنحضرت کو اتباع وحی کا ملحوظ تھا کہ لفظ انما مفید حصر کا ہے چہارم حدیث بخاری باب ماکان النبی صلعم یسئل عما لم ینزل فیہ الوحی فیقول لا ادری ولم یجب حتی ینزل علیہ الوحی ولم یقل

۱۳۰۵

برائی ولا قیاس لقولہ تعالے بما اراک اللہ و حدیث ابن مسعود و جابر جو بخاری

نے اسکی تائید مین نقل فرمائی ہین اور اونکو خود صاحب رسالہ نے بطلان قیاس
مین صفحہ ۱۲۹ پر لکھا ہے مبطل و مکذب اس حدیث کے ہین بخیہم حدیث مشکوٰۃ
المصابیح جو صفحہ ۲۰۲ مین مذکور ہوئی اوس مین قولہ صلعم انکم ترون انہ یخفی علی
شئی مما تصنعون ناطق ہے کہ فعل غائبانہ امت کا آنحضرت صلعم پر مخفی نہین تھا
ہرچند آنحضرت بسبب فرط اخلاق حسنہ اور بلحاظ ظاہر احکام شرع کے لوگون پر ظاہر نہ
فرماتے تھے مگر محدثین کا یہ انکار علم باطن پیغمبر سے صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ متبع سنت
پیغمبر نہین ہین بلکہ حقیقۃً متبع اونہین صحابہ کے ہین جو مخاطب مما تصنعون کے ہوئے ہین
انمین جو اونکے عقیدہ مین آنحضرت صلعم کی نسبت لاعلمی کے مرتکز تھے وہی اجتک اس
قوم کے خمیر عقیدت مین ممزوج و مخلوط ہے اور جبکہ آنحضرت صلعم فصل قضا خلاف امر واقع
و بلا علم نفس الامر کے قرار پایا تو فصل قضایا پیغمبر اور قضات امت مین کیا فرق رہا
حالانکہ آیہ سابقہ لتحکم بین الناس بما اراک اللہ مین خصوصیت آنحضرت کی باتیان
صیغہ واحد لتحکم کے و بضمیر واحد اراک کے وارد ہے اور آیہ واتبع ما یوحی الیک و
اصبر حتی یحکم اللہ سے واضح ہے کہ آنحضرت بلا صدور حکم رب العزۃ کے ساکت رہتے
تھے جو یہ کرامت عامہ امت کے لئے نہین ہے اگر آنحضرت صلعم پیغمبر فرقہ ظاہریہ کے ہے
ہوتے تو خلاف امر واقع کے فصل قضا یا مین البتہ عجلت فرمایا کرتے وہو خلقت بالضرورۃ
کیونکہ حکم صبر کا آپکے لئے بانتظار نزول حکم باریتعالے کے واجب العمل تھا مگر یہ کہ گروہ اہل
حدیث ایسے اخبار دوراز کا بپاس مساوقت مراتب صحابہ کبار کے اپنے ایمان مین رکھتے

ہین اور اسی حیلہ سے حط فضائل و اخراج رذائل اہل بیت علیہم السلام کا چاہتے ہین حالانکہ حدیث ابن عمر بشان عترت پیغمبر لایقاس بہم ہولاء (یعنی الصحابہ) ناطق ہے کہ اہل بیت نبی کی شان حضرات صحابہ سے ارفع ہے اور صحابہ اونکے ساتھہ قیاس نہین کیجا سکتے ہین کما رواہ الہمدانی نے مودۃ القربی و محشی سنن ابی داؤد و فی حدیث کنا نقول فی زمن النبی لا نعدل بابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی لا نفاضل بینہم پر لکھا ہو ولعل ہذا التفاضل بین الاصحاب واما اہل البیت فہم اخص منہم وحکمہم بغائرہم فلا یرد عدم ذکر علی والحسن والحسین والنبین وبضرورت مدام توجیہات محدث سیالکوٹی پر ریویو کیا جاتا ہے قولہ اسکی سند صحیح الخ او لا خود سند صحیح حدیث انما انا بشر کے ثابت کرین جس مین کوئی خارجی جہمی منافق کاذب راوی نہو اور اوسکو کتاب اللہ کا پاس بہی ہووے مگر یہ ضرور ہے کہ ہر وقت دربیشی سند کا اپنی نقل کردہ حدیث قال ابن عباس انا کنا نحدث عن رسول اللہ صلعم اذ الم یکذب علیہ فلما رکب الناس الصعب والذلول ترکنا الحدیث عنہ کو جو صفحہ ۲۴۴ پر مقدمہ صحیح مسلم سے لکہی ہے پیش نظر رکہین کہ زمانہ رسالت مین ہی دروغگو اور واضع الاحادیث من حضرت النبی اور راکب الصعب والذلول موجود تھے اگر حضرت ام سلمہ پر یہ بہتان باندہا تو عجب ہی کیا ہے اور دوسری حدیث سعید القطان کو جو یہ ہی مسلم مین موجود ہے کہ قال لم نر الصالحین فی شئ اکذب منہم فی الحدیث ضرور مد نظر فرمالین اسکے بعد اس حدیث کی سند کو اچہوتا دکہلائین بعدہ کہا جائیگا کہ یہان یہ قاعدہ فان خولف

بالحج واوثق منہ او حفظ اوکثرۃ عدد او غیر ذلک من وجوہ الترجیحات کما فی النخبۃ وشرحہ ونقلتم فی کتابہ علی الصفحہ ۶۲۹ کیا جاری نہین ہو سکتا حالانکہ کتاب اللہ متحتما اقدم واولی ہے پس قولہ تعالی بما ارٰک اللہ مکذب ومبطل وعلی التنزل ناسخ

فانما اقطع لہ قطعتہ من النار کے ہے اور سند متصل اس حدیث اقضاکم علیؑ بعد اسکے کہ امام بغوی نے جنکو علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین الحافظ المجتہد محی السنۃ صاحب شرح السنۃ تسلیم کیا ہے اور حافظ الاخبار مجدد مائۃ تاسع سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین اور ابن الحجر مکی نے صواعق محرقہ مین اور اخطب الخطباء موفق بن احمد نے کتاب فضائل مین اور اور نیز مسند حنبل مین بچند طریق حضرت علی سے اور سلمان فارسی وابو سعید الخدری و ابن مسعود و زید بن ارقم سے مثل اسکے اور شواہد اسکے نقل کئے ہین اور یہ اکابر بخلہ اعاظم علماء مین انکے نقل کرنے کے بعد طلب سند مسلسل لاحاصل ہے اپنی انہین حفاظ سے پوچھنے چاہئے کہ یہ حدیث بدرجہ تفیض کیون ہو نچادی اور اگر صاحب رسالہ خود محقق ومجدد ومجتہد فی الاخبار ہین تو انکو لازم ہے کہ تحقیق حق مین شروعات اخبار منصوص الخلافۃ و الفضائل ابو بکر سے فرمائین یہ اسکی سند مسلسل پوچھین تو محقق ہو جائین ورنہ فلا یہان ہرچند شواہد ومثل اسکی احادیث لکھی جاتی ہین جو کتب مذکورہ بالا مین حضرت علی وسلمان وابو سعید الخدری اور ابن مسعود و زید بن ارقم سے محدثین موصوفین نے نقل کی ہین قال صلعم اِنَّ اقضیٰ امتی علی بن ابیطالب اور فرمایا اللّٰھم اھد قلبہ و ثبت لسانہ قال علی فما شککت فی قضاء بین اثنین اور یہ مخبر علم باطنی حضرت علی کی ہے اور حدیث ربیع بن ہے

فیما اختلف علی لعلی ذلک القضاء اور حدیث الذی جعل الحکمۃ فینا اھل البیت قال ابن مسعود کنا نتحدث ان اقضی اھل المدینۃ علی والباقی سیاتی فی موضعہ قولہ دوم یہہ حدیث حضرت علی تک نہ پہونچی ہو یہ قول اس بے بصیرت کا از جملہ تکذیبات اہل بیت طہارت کے ہے جنکے لیے پیغمبر خدا نے لا تعلموھم فانہم اعلم منکم فرمایا ہے اس ہفوکی تشریحات ظلمات فوق الظلمات مین دکہلایا جاویگا مگر بلحاظ سلسلہ کلام کہنا ہے کہ کیا کہی ہے حضرت علی کی لاعلمی کے ذیل مین آنحضرت صلعم پر حملہ کیا ہے کہ مبلغ احکام وحی قائل لیبلغ الشاہد الغائب ایسی تبلیغ احکام اور تعلیم خاص وعام مین بے پرواہ تہے کہ ایک شخص سے حدیث فرماتے اور دوسرے وقت ہی اوروں تک نہ پہونچاتے تہے مگر یہہ کہ یہانپر مساوقت اصحاب الصفق فی الاسواق کے ملحوظ خاطر محدثین ہو کہ بسبب خلیفہ ثانی واحبابہ بسبب کثرت اشغال کے (جسکے شہادت مکرر مذکور ہوئی) محض عدیم الفرصت حاصل کرنے احکام شریعت سے رہے اسی طور پر حال حضرت علیؑ کا دکہلاوین اور جس طرح حضرات صحابہ اپنی خودرائی کے سبب مختلف الاجتہاد تہے اور اونکے اس اختلاف کی رخنہ بندی مین بس یہ ہی سد مسد مقرر کرلیا گیا ہے کہ بعض من دون البعض ایک حکم سے باخبر ہوئے اور غیر اونکے مطلع نہوئے لہذا مختلف الاجتہاد والآراء ہوگئے اوسی خیل مین حضرت علی بہی شامل رہین سے این خیال است ومحال است وجنون کیونکہ مرتضیٰ مثل مصطفیٰ ہیت جو یہ نابلدی شان سے برگزیدگان خدا کے منافی ہے اور حال تبلیغ احکام کا یہ ہے کہ مسائل شرعیہ جو ملت پر فرض ہین اگر آنحضرت صلعم نے کلیۃً اپنی اخص صحابہ اور اقرب

عصابہ تک بھی نہین پہونچائی تو دنیا مین چونکہ تبلیغ رسالت ہی ہر صفحہ ارض پر بنفس نفیس
نہین فرمائی اور وہ بواسطہ علمار امت کے پوری ہوئی ہے تو آنحضرت کی نسبت ارسال
احکام مین ماننا پڑیگا کہ ضرور کوتاہی فرمائی ہے مگر یہ کہ اس طعن شنیع سے محدثین نے
اپنے آنکھین بند کرکے بلحاظ اوسی مساوقت کے حضرت علی مرتضی کو بھی اوسی جرگہ
مین شمار کیا ہے جو خدمت رسالت سے غیر حاضر رہکر تعلیم شریعت سے بے بہرہ رہے
کیا اونکو خبر نہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ انا مدینۃ العلم وعلیٌّ بابھا
فمن اراد العلم فلیاتہ بابہ اور فرمایا ہے انا دار الحکمۃ وعلیٌّ بابھا اور
فرمایا ہو انا مدینۃ الفقہ وعلیٌّ بابھا اور فرمایا ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابھا
فمن اراد العلم فلیات الباب جسکو حفاظ محدثین مثل ابو نعیم و ابن مردویہ والطبرانی اور
العقیلی اور ابن عدی اور خطیب بغدادی اور ابن حبان اور الحاکم وصححہ اور بغوی
وغیرہم نے بطرق شتے نقل فرمائی ہین اور آخر نقادین حدیث نے اسکو بطرق حسن
ماثور ہونا اپنے تنقید مین تسلیم کیا ہے کما فی اللآلی المصنوعہ للحافظ السیوطی وفی تاریخ
الخلفاء ایضاً اور سیوطی نے لآلی مین ۱۹۴ رجال حدیث ابن عمران رسول اللہ صلعم قال
فی مرضہ ادعوا الی اخی فدعوا لہ ابوبکر فاعرض عنہ ثم قال ادعوا الی اخی فدعوا لہ
عمر فاعرض عنہ قال ادعوا الی فدعوا لہ عثمان فاعرض عنہ ثم قال ادعوا الی
اخی فدعوا لہ علی بن ابی طالب فسترہ بثوب واکب علیہ فلما خرج من عندہ
قیل لہ ما قال قال علمنی الف باب یفتح کل باب الف باب مین کوئی قدح وجرح

نہین فرمائی اور متحیر ہوکر بس اسقدر رکھدیا کہ واللہ اعلم حالانکہ اس حدیث کے دیگر طرق پر جرح فرمائی ہے پس یہہ امر کونسا منصف متدین تجویز کریگا کہ باب علم نبی اور صاحب الف باب یفتح کل باب الف باب اس حدیث انما انا بشر سے یا حال فصل قضیہ پیغمبر اور معرفت علی آنحضرت سے بے خبر رہے اور بن تلقا نفس اتھامًا علے النبی اپنی شان مین اقضاہم علیؓ کہدی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہان خوب یاد آیا کہ خود محدث سیالکوٹی صاحب کلام متین ذیل مین مبحث اجماع علے نسخ التکبیرات الخمسۃ فی صلوۃ الجنازہ صفحہ ۲۴۹ پر نفی اجماع مین لکھتے ہین کہ اگر اجماع ہوتا تو امام احمد اور اسحاق وغیرہ کو اسبات کی ضرور ہی اطلاع ہوتی الخ اگرچہ یہہ کلام الزامًا وتعریضًا ہی کیون نہو مگر اس سے توغل علم اور کثرت مہارت بمعارف شرعی علماء امت کے علے عقیدتہم ثابت ہی اسکے بعد بہی حضرت علی کے لئے (جو درجہ خلافت پر فائز کئے گئے اور خلفاء راشدین مین شمار بہی ہوئی) یہ ضرورت ضرور اطلاع ہونے کی تجویز نہین کیجاتی ہے کیا حضرت علی سے زیادہ مقرب فے الخدمۃ صحابہ مین اور بہی کوئی کہا جاسکتا ہے مکہ معظمہ مین جو راتون کو آنحضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑہتے تہے جنکی مدح آیہ وطائفۃ من الذین معک مین آئی ہے سوائے علے وخدیجۃ الکبرے وفاطمہ زہرا و جعفر اور کوئی صحابی نہین تہے اور مدینہ طیبہ مین بہی امیر المومنین سے زائد کوئی ملازم خدمت آنحضرت صلعم کا نہین رہا اور سوائے اونکی کوئی رسوخ یافتہ خدمت اقدس نہین تہا حدیث ام سلمہ اذا غضب (النبی صلعم) لم یجتر احد ان یکلمہ الا علی رواہ الطبرانی والحاکم وحدیث علی مرتضیٰ انی کنت اذا

سالته انبانی و اذا سکتّ ابتدانی رواه ابن سعد نقلہما ابن الحجر فی الصواعق المحرقة وعن علی ع قال کانت لی منزلة من رسول اللہ لم تکن لاحد من الخلائق اتیته یا علی بسحر فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تنحنح انصرفت الی اهلی والا دخلت علیه رواه النسائی ونقله صاحب مشکوة عنه اور محشی فی معنے اعلی بسحر کہ سدس شب سے مراد لی ہی جو انکی خصوصیت تعلیمی اور امیر المومنین کے لزوم خدمت و تعلمی و رسوخ ذاتی پر دلالت کرتی ہین پس ایسے حالت تخصیصی مین کوئی حال و قال معلم کا متعلم پر مخفی نہین رہ سکتا ہی جو اپنے معلم کے حکم کو یا حقیقت علم کو یا فصل قضایا متواترہ کو بہی ادراک نفرمائی خصوصًا ایسی حالت رسوخ مین کہ بحالت غضب کے بہی مجاز کلام کرنے کی اور سوال کرنے کی تہی اور اوقات تخلیہ مین بہی حاضر خدمت رہتے تہے جو وہ وقت شب کا بقولہ اعلی بسحر کے تفسیر کیا گیا ہے ورنہ صحابیت لفظی یا رؤیت یک لمحہ کی کسطرح کثرت علوم صحابہ کو ثابت کریگی جو اونکو مرکز شریعت و مکثر احادیث حضرت رسالت ٹھہرایا جاتا ہے فتدبر یا اصحاب النہٰے مگر یہ کہ افراد قوم ہرگز نقد و غش مین تمیز کرتے نہین ہین سچ لکھا ہے کہ ؎ جوہر جام جم از طینت کان دگر است ٭ تو توقع ز گل کوزہ گران میداری ٭ اسی قوم کے حق مین صادق آتا ہے قولہ سوم جسنے اقضاہم علی فرمایا ہے اوسی نے انما هو قطعة من النار کا حکم لگایا ہے الخ جواب شافی تو اسکا صدر مین مذکور ہوا اگر بتبرعًا کہا جاتا ہی کہ جس سے انما هو قطعة من النار راویون نے نقل کیا ہے اوسی سے بحد متواترات تمام امت محمدی کو آیہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رآی و لتحکم بین الناس بما اراک اللہ الخ پہونچا ہے

[illegible]

جو ہردو علم باطن و فصل قضا مین منصوص ہین پس کیا کروگے حکم قرآنی کو قبول کروگی یا آنحضرت
کے جھوٹے منافق راویون کی حکایت سراسر حطّ فضیلت حضرت رسالت کو قولہ چہارم
اقضاکم سے یہ لازم نہین کہ وہ کل مقدمات مین مصیب ہون الخ یہہ تو خوب قاعدہ
باندہا اس قاعدہ نے تو تمام احکام ربّانی و تعلیم رسول یزدانی پر تاریکی پہیلادی اسلئے
کہ اولاً آیہ و بعث فی الامیّین رسولاً منہم یتلوا علیہم آیاتہ و یزکّیہم و یعلّمہم الکتاب
و الحکمۃ مین بہی یہی قاعدہ جاری کرنا چاہئے کہ اس بشارت بعثت سے یہ ضرور
نہین ہے کہ آنحضرت تزکیہ و تعلیم مین من کل الوجہ مصیب رہے ہون بلکہ جائز ہے کہ
باعتبار اکثر اوقات تزکیہ و تعلیم فرمانے کو کہا ہے اور اسکی مثالین تمامتر احکام قرآنی و
تعلیم ظاہری و روحانی رسول سبحانی مین نافذ ہوسکتے ہین پس جواب اسکا بجز لاحول کے
کیا ہوسکتا ہے قولہ پنجم اس سے یہ لازم نہین آتا کہ باطن مین بہی قضا اونکے نافذ ہوجاوے
الخ جواب اسکا بہی عندہ مین مدلل و مجمل گذرا لاکن بپاس خاطر لکھا جاتا ہے کہ وحی آلہی بہی
امر مخفی و باطنی ہے جسکی خبر ظاہر ظہور مین بجز بیان صدق ترجمان نبی الانس والجان صلعم
کے ظاہر یہ فرقہ کے لئے قابل اطمینان نہین پس جو زکی النفس پیغمبر کے وحی کو تسلیم کریگا وہی
آنحضرت کے خلفا ؑ کا علم باطنی قبول کرسکتا ہے بدین شواہد و دلائل کے کہ اونکو خداوند تعالی
نے نفس پیغمبر اور من عندہ علم الکتاب فرمایا ہے اور یفتح لہ کل باب الف باب آیا ہے
اور علماء امت نے تفضیل صحابہ من علے سائر الامۃ تلقی الوحی و مشاہدۃ احوال التنزیل
کو حجت گردانا ہے پہر اگر یہ صحابہ علم باطن سے محروم رہا تو کیا دنیا مین اور بہی کوئی ایسا

ولی اللہ ہوسکتا ہے جو عالم باطن ہووے اور فصل قضا اوسکا مطابق واقع کے صادر ہووے اور ہم اسی لفظ اقضاکم علیؑ سے معہ شواہد آتیہ کے اسی علم باطن کو ثابت کرتے ہین کہ افعل التفضیل دائی صفت فضیلت کا دیگر قضاۃ صحابہ واست سے ہوا اور حالانکہ قضاۃ حکم نہین دیتے ہین مگر بعد بینہ وشہود عدول کے اور عادلین من حیث العدالہ اپنی شہادت مین کبھی راستے سے تجاوز نہین کرتے تو ضرور ہوا کہ حکم قضات برطبق واقع کے ہے صادر ہوتا ہے ورنہ شاہد عادل عادل نہونگے اب جو قضات صحابہ واست پر اقضاکم علیؑ مین تفضیل وارد ہوئی ہے سو یہ زیادتی بسبب اسی علم باطن کے ہے کہ آپکو علم ماکان ومایکون حاضر فی الذہن تہا جو ایکا شعبہ آنحضرت صلعم نے حذیفہ یمان کو بہی عطا فرمایا ہے کما فی التقریب للعسقلانی اور جو علم باطن سے آگاہ نہین ہوتا وہ کبھی قائل سلونی قبل ان تفقدونی نہین کہہ سکتا مگر یہ کہ نادم ہووے حالانکہ حضرت علی ع نے اکثر فرمایا ہے کما فی الصواعق المحرقہ وغیرہ اور یہ کہ صاحب تحفہ کدہ نے خلیفہ ثانی کو محدث الامۃ روایت کیا ہے اور اونکا قول ابن الحجر نے فصل سوم صواعق محرقہ مین علیؑ اقضانا نقل کیا ہے تو لازم آیا کہ اقضی الصحابہ کی خدمت مین بدرجہ اولے ملائکہ تحدیث فرماتے تہے لہذا آپکو علم باطن ضرور تہا اسیوجہ سے پیغمبر خدا نے آپکو اقضی فرمایا ہے ؎ این مراتب کہ دیدہ جزوی است ؛ کار کلی ہنوز در قدر است اسوجہ سے کہ حجج قاطعہ وبراہین ساطعہ سے افضلیت ایمہ اہل بیت کی ملائکہ سے مخزن علوم باطنی وروحانی کے ہین ثابت ہوچکی ہے جس سے منکشف ہوتا ہے کہ علوم مذکورہ مین یہ

حضرات ملائکہ سے بھی فائق تھے اگر ملائکہ مخزن ہین تو یہ معدن علم ہین فبعد ذلک فرقہ ظاہریہ
نے اپنے صحابہ کی روش پر مذہب اپنا قایم کیا اور ساون کے اندہے کو ہرا ہی نظر آیا ہے
پس اس ظلمات فوق الظلمات مین کور باطنون نے لمصداق مثل ہندی کے کہ اندہے
کے داد نہ فریاد اندہا کھینچ مارے گا تنقیص اہلبیت مین بہت ہی جسارت فرمائی ہے
جو اندکے از بسیار و یکے از ہزار بنا بر تصدیق انکے سوء عقیدت کی دکھلایا جاتا ہے
کہ تذکرۃ الحفاظ مین علامہ ذہبی نے عامر الشعبی کے ترجمہ مین جنکو عالم العراق والامام
علی الاطلاق کا خطاب دیا گیا ہے یہ نقل کیا ہے کہ انہ روی عن علی فیقال مرسل
یعنی امام شعبی حضرت باب مدینۃ العلم سے احادیث نقل کرتا تہا اور اونکو حدیث
مرسل غیر مرفوع الی النبی صلعم تبلاتا تہا بدین اشعار کہ جناب امیر نے اسکو رسولخدا صلعم
سے نہین سنا اور آنحضرت کی حدیث حجیت مین قطعی نہین ہے بلکہ مثل حدیث تابعی
کے ہے اور اوسکی صحت مین توقف ہی پناہ بخدا یہ ہے حق تمسک ادا کرنے کا اہل بیت
کے ساتھ اور آنفاً توجیہات تابع ومتبع سیرت عامر شعبی محدث سیالکوٹی ٹکرد حدیث
اقضاکم علی مین مذکور ہوئین کہ وجہ دوم وسوم مین محدث موصوف اپنے رسالہ کلام متین
مین لکھتے ہین کہ جائز ہے کہ حدیث انما انا بشر الخ حضرت علی کو نہ پہونچی ہو پس کیا کروگے
حدیث رسول اللہ صلعم (انما انا بشر) کو قبول کروگے یا حضرت علی کے قول (اقضاہم علی)
کو انتہی کما عرفت مفصلاً اور حاصل اسکا یہ ہوا کہ اگر جناب امیر کو معلوم ہو جاتا کہ پیغمبر
نے اپنے علم باطن سے انکار کیا ہے اور فیصل قضایا آنحضرت صلعم کے برطبق شیرین کلامے

احد المتخاصمین کے ہوا کرتے تھے اور اپنی اس حدیث انما انا بشر مین اسکو تسلیم فرمالیا ہی تو کبھی ایسا قول رسو لخدا صلعم کیطرف نسبت کرکے اور آپکی حدیث قرار دیکر نفرماتے کہ انحضرت صلعم نے اقضاکم علی فرمایا ہے چونکہ اس حدیث انما انا بشر کے حضرت علے کو خبر نہین ہوئی تو یہ غلط خبر اور راوی سچ ہے کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم تکاد السماوات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا اگر لفحوا و لا یزیدہم الاخسارۃ کی ایسی توجیہات خیالی سے اپنے بزرگون کو بھی جھوٹلا دیا اور شدت عداوت باہلبیت رسالت یا بتقضاے جہالت از طرق روایت اسکی خبر نہوئی کہ حضرت علے نقل خبر مین متفرد نہین ہین بلکہ جماعت صحابہ نے اسکو نقل کیا ہے کما عرفت انفا اگر یہ قول مجرد حضرت علی کا قرار دیا جاوے تو وہ جماعت بھی اپنی روایت مین منفرد بلکہ مخترع قرار پائی گی اور زیادہ اہلسنت کے اصحاب رشد بھی اسمین مبتلا ہوجاوینگی دیکھو تاریخ الخلفاء وصواعق مین مفصلہ ذیل شہادتین مذکور ہین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ قال قال عمر الخطاب علی اقضانا اور ابن عساکر نے ابن مسعود سے نقل فرمایا ہے کہ قال افرض اہل المدینۃ و اقضاہا علی بن ابیطالب اور اقضی اہل المدینہ اقضی امت ضرور ہوا اور سعید بن مسیب سے مروی ہے قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو حسن جو دلیل اقضی الامۃ اور اعلم امت اور حلال معضلہ ہونے انحضرت ع کے ہے اور حدیث علی باب بہر وجہ جامع فضائل اور شید حدیث مبحوث عنہا کے ہے اور جس خبر لاثر کے اعتماد

پر حدیث اقضاکم کو اوڑانا چاہا ہی اور علم باطن نبی سے ہی ہاتھہ اوٹھایا ہے اوس خبر کی
تکذیب علاوہ نصوص قرآنی الم نشرح لک صدرک وما کذب الفواد وما ادراک
کی واقعہ شق صدر سے ہی ہو رہی ہے جسکی شرح نہج تکیہ مین یہ لکھی ہے قد اودع
حالتہ الشق من الایمان والحکمۃ والعلوم والاسرار الالٰہیۃ مگر خیر یہ قوم اہل بیت کی عداوت
مین ایسی منہمک ہوئی کہ اوسکو اپنے پیر پیغمبر کے حال کی بہی خبر نرہی اور اس بے خبری مین
اوپر طعنہ زن ہوگئی اور حدیث فانی علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین سے بہی منحرف ہوگئے
کہ منقول خلیفہ چہارم کو سنت جانتے ہین نہ قول عمری کو مثل سنت پیغمبر مانتے ہین آخر مصداق
حدیث من شک فیک (یا علی) واھل بیتک فی انکم افضل الناس الحدیث
کما فی مودۃ القربے للہمدانی کے ظاہر وعلانیہ ہوگئے یہہ ظلمات فوق الظلمات محدثین
کی ترفیدات مین سیرت نقادی امام شعبی سے جو صدر اول کے عالم العراق ومحدث
آفاق کہلاے جاتے ہین شروع کی گئی اور محدث سیالکوٹی کی تحقیقات کو اوس سے اسوجہ سے
مرتبط کیا گیا کہ یہ چودہوین صدی کے محدث ہین تاکہ من اولہم الی آخرہم ملت واحدہ ہونے
اس فرقہ اہل حدیث کے ثابت ہوجاوے اور مفاد آیہ انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی
آثارہم مقتدون انپر صادق آجاوے اب متوسطین کی شعلہ افشانی دیکھلائی جاتی ہے
صاحب لآلی مصنوعہ نے یہ چند حدیثین نقل کی ہین اول قال شاذان فضلی فی
فضائل علی حدثنا ابو طالب عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ الکاتب بعکبرا
حدثنا ابو القاسم الخراسانی حدثنا احمد بن عامر بن سلیم الطائی حدثنا علی

بن موسی الرضا حدثنی ابی موسیٰ عن ابیہ جعفر عن ابیہ محمد عن ابیہ علی عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلعم یا علی لیس فی القیامۃ راکب غیرنا ونحن اربعۃ فقام رجل من الانصار فقال فداک ابی و امی من ھم قال انا علی البراق واخی صالح علی ناقۃ اللہ التی عقرت وعمی حمزۃ علی ناقتی العضباء واخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الآدمیون ماھذا الا ملک مقرب ولا نبی مرسل ولا حامل عرش فیجیبھم ملک من بطنان العرش یا معاشر الآدمیین لیس ھذا بملک مقرب ولا حامل عرش ھذا الصدیق الاکبر علی بن ابیطالب جلد اول لآلی مصنوعہ صفحہ ۱۹۶ اسپر سیوطی یہ ارشاد فرماتے ہین کہ ابن عامر الطائی روی عن اھل البیت نسخۃ باطلۃ یعنے ابن عامر اہل بیت طاہرین سے نسخہ باطلہ نقل کرتا ہو اور نقل کرنے اور وضع کرنے مین جو فرق ہے وہ ظاہر ہے کہ نقل و روایت کو وضع لازم نہین چونکہ یہہ نہین کہا کہ ابن عامر کذاب یتھم علی اہل البیت نسخۃ باطلۃ جیسا کہ قبل اس حدیث کی طرح مرویات مین لکھا ہے کہ ھذا حدیث منکر تفرد بروایتہ اھل بخاری و رجالہ فیھم غیر واحد مجھول وآخرون معروفون بغیر الثقۃ جیسا کہ ناقدین لکھتے ہین کہ یروی المنکرات عن الثقات جو اس سیاق سے معلوم ہو جاتا کہ نسخہ باطلہ کی نسبت ابن عامر کی طرف فرمائی ہے چونکہ ایسی صراحت نہین کی بلکہ ابن عامر کو راوی اوس نسخہ باطلہ کا بیان کیا ہے پس یہ قدح نسخہ باطلہ کی ان لفظون مین اہلبیت علیہم کی شان عصمت تو امان مین ظاہر ہوئی

دوم لآلی مصنوعہ میں بسند عبد اللہ و بدیگر سند ابو سعید و بآخر سند حسن کے مرفوعا نقل فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اذا رأیتم معاویۃ یخطب علی منبری فاقتلوہ اوسکی تنقید میں سیوطی لکھتے ہیں قلت قال ابن طاہر فی کتابہ اطراف الکامل رواہ سفیان بن محمد الفزاری عن منصور بن سلمۃ عن سلیمان بلال عن جعفر بن محمد علیہما السلام عن ابیہ عن جابر (الی قولہ) وانما رویہ سلیمان عن جعفر بن محمد عن جماعۃ من اھل بدر وسلیمان ثقۃ و منصور لا بأس بہ قال ابن طاہر و جعفر و ابوہ لم یدرکا احدا من الصحابۃ المتاخرین فکیف باھل بدر و سلیمان الفزاری یسرق حدیث الناس عن الثقات المناکیر یعنے ابن طاہر نجس العین نے اپنی کتاب اطراف الکامل میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو سلیمان فزاری نے عن منصور عن سلیمان بن بلال عن الامام جعفر الصادق عن جماعہ من اہل بدر کی روایت کیا ہے اور سلیمان بن بلال تو ثقہ اور منصور لا باس بہ ہیں اور جعفر الصادق اور انکے والد امام محمد باقر نے کسی کو صحابہ متاخرین سے بھی نہیں دیکھا چہ جائیکہ وہ اہل بدر کو دیکھتے اور سلیمان فزاری سارق الحدیث ہے انتہے اس تنقید میں ہرچند قدح سلیمان فزاری پر کی ہے لاکن یہ کلام مقدوح مشتمل بر تکذیب خیر المرسلین و استخفاف ائمہ معصومین ضرور ہے دو وجہ سے اول قولہ عن جماعۃ من اہل بدر ہے کیونکہ علوم حضرات ائمہ کے وہبی من اللہ ہیں باہم وہبی الہیہ میں نہ مثل علوم اکتسابی عوام الناس کلہم کے دیکھو سابق میں مذکور ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بلحاظ مطالعہ لوح محفوظ فرمائی امام حسن کے بحالت شیر خواری اولاد اثنا عشر

فرمایا اور ابن الصباغ مالکی نے فصول مہمہ مین امام رضا علیہ السلام سے بحق امام محمد تقی کے جبکہ وہ حضرت ابن اقل ثلاث سنین تھے نقل کیا ہے کہ فرمایا ھذا ابو جعفر قد اجلسته مجلسی وصیرته مکانی وقال انا اھل بیت یتوارث اصاغرنا عن اکابرنا القذة بالقذة اور حدیث ثقلین مین ماثور ہے کہ لا یسبقوھم فتھلکوا ولا تعلموھم فانھم اعلم منکم کما فی جواہر العقدین للسمہودی جو یہ نصوص قاطعہ من علوم وہبی اہلبیت نبی کی اثبات مین پس یہ حضرات جنکے اطفال صغیر لوح محفوظ کا مطالعہ فرمانے والے اور مثل اکابر کے علوم وہبی کے وارث ہوں اور تمام لوگوکو ہدایت حضرت رسالت ہوئی کہ تم سبقت کرنے والے اور تعلیم کرنے والے اہلبیت کی نہ ہو وہ تم سے زیادہ عالم ہین تو اونکو چہ بدری وچہ ہجرتی وچہ قرشی وچہ انصاری کیا علم حدیث تعلیم کرسکتے ہین اور کس طرح شیخ الروایۃ بن سکتے ہین خصوصاً ایسی حالت زارمین کہ فاروق اعظم (جنکی شان مین کہا جاتا ہے کہ کان علم الناس کان مدسوسا فی جحر عمر) ابن عباس شاگرد علی بن ابیطالب سے طفل مکتب ہوکر کہین کہ ما اعلم منھا الا ما تقول تو دیگر صحابہ جنکے علم کو مدسوس ومخفی قرار دیا ہے کس استحقاق سے اہلبیت علیہم السلام اعلم امت وسائر انام کے شیخ الروایۃ ہوتے بعد منع کرنے حضرت رسالت کی خصوصاً وہ اصحاب بدر اہل البیت البصر بما فی البیت کی معلم ہوجاتے جنکا فضل علمی من حیث البدریت ماثور نہین اور جن مین فاسق شراب خوار تھے اور وہ اپنے زیغ قلبی سے معنی آیۂ کریمہ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا انکو کما عرفت سابقاً

فرمایا اور ابن الصباغ مالکی نے فصول مہمہ مین امام رضا علیہ السلام سے بحق امام محمد
تقی کے جبکہ وہ حضرت ابن اقل ثلاث سنین تھے نقل کیا ہے کہ فرمایا ھذا ابو جعفر
قد اجلست مجلسہ وصیرتہ مکانی وقال انا اھل بیت یتوارث اصاغرنا عن
اکابرنا القذۃ بالقذۃ اور حدیث ثقلین مین ماثور ہے کہ لا یسبقوھم فتھلکوا
ولا تعلموھم فانھم اعلم منکم کما فی جواہر العقدین للسمہودی جو یہ نصوص قاطعہ من
علوم وہبی اہلبیت نبی کی اثبات مین پس یہ حضرات جنکے اطفال صغیر لوح محفوظ
کا مطالعہ فرمانے والے اور مثل اکابر کے علوم وہبی کے وارث ہون اور تمام لوگونکو
ہدایت حضرت رسالت نبویؐ کہ تم سبقت کرنے والے اور تعلیم کرنے والے اہل بیت کی
نہ ہو وہ تم سے زیادہ عالم ہین تو اونکو چہ بدرے وجہ ہجرتی وجہ قرشی وجہ انصاری
کیا علم حدیث تعلیم کرسکتے ہین اور کس طرح شیخ الروایۃ بن سکتے ہین خصوصاً ایسی حالت
زار مین کہ فاروق اعظم (جنکی شان مین کہا جاتا ہے کہ کان علم الناس کان مدسوساً
فی جحر عمر) ابن عباس شاگرد علی بن ابیطالب سے طفل مکتب ہو کر کہین کہ ما اعلم سنھا الا
ما تقول تو دیگر صحابہ جنکے علم کو مدسوس ومخفی قرار دیا ہے کس استحقاق سے اہل بیت
علیہم السلام اعلم امت وسائر امم کے شیخ الروایۃ ہوتے بعد منع کرنے حضرت رسالت کی
خصوصاً وہ اصحاب بدر اہل البیت ادری بما فی البیت کی معلم ہو جاتے جنکا فضل علمی من حیث
البدریت ماثور نہین اور جن مین فاسق شراب خوار تھے اور وہ اپنے زیغ قلبی سے معنی
آیہ کریمہ لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا کو کما عرفت سابقاً

اپنی شرابخواری کی خزانہ ملنے پر ماول و مبدل کرتے تھے کما ہو فی قرة العینین پس انکی
پردہ پوشی کی غرض سے متعلم قرار دینا اہلبیت صاحبان لوح محفوظ و عالمان علم لدنی کا
بتعلیم سن لا یعلمون کے استخفاف صریح اور کذب حدیث نبوی لا تسبقوہم الخ کے
بوجہ قبیح ہے دوم قولہ وجعفر وابوہ لم یدرکا احدا الخ ہے کیونکہ یہ ابن
طاہر لا یعلم ناصب لمنہ وطاعن العترة علم رجال سے بھی فاقد العلم ہے جو علامہ
ذہبی کی روح پرفتوح سے ہے پوچھ لیتا کہ امام شافعی ویحیی بن معین نے کیا شہادت دی ہے
کہ امام صادق نے سہل بن سعد الساعدی کو دیکھا تھا جو تذکرة الحفاظ مین نقل کیا ہے
ترجمہ امام جعفر الصادق علیہ السلام مین کہ انہ رائی سہل بن سعد الساعدی وثقہ
الامام الشافعی ویحیی بن معین حالانکہ حضرات ائمہ طاہرین رویت صحابہ کے کب محتاج
تھے جبکہ وہ مطالعہ لوح محفوظ کا فرماتے تھے مگر یہ انکار بزعم فضل صحابہ کے کیا گیا تاکہ
نظر عوام مین ائمہ معصومین کا درجہ تابعین کے برابر بھی نہووے پس یہ عبارت سراسر
خسارت کسقدر تضلیل وضلالت اور کھلی ہوئی عداوت با اہلبیت نبوت ہے اور
جدول تابعین مین گذرا کہ یحیے قطان امام جعفر الصادق کی شان عالی مین کہتا تھا کہ اجل فی
نفسی منہ شئ یعنے اپنے دل مین انکی صادق اللہجہ فی الروایة ہونے مین دغدغہ پاتا ہون
سوم لالی مصنوعہ مین صفحہ ۲۰۵ پر لکھا ہے ابو الحسین بن المہتدی باللہ فی فوائدہ
انبانا ابو الفرج الحسن بن احمد بن علی الہمدانی (بسندہ مرفوعا) بابی محمد بن
علی بن موسی الرضا عن ابیہ علی الرضا عن ابیہ موسے بن جعفر عن ابیہ جعفر

بن محمد عن ابیہ محمد بن علی عن جابر بن عبد اللہ مرفوعا لما خلق اللہ تع آدم
وحواء تبختراً فی الجنۃ وقالا ما خلق اللہ خلقاً احسن منا فبینما ہما کذلک اذ ہما
بصورۃ جاریۃ لم یر الراؤون احسن منہا لہا نور شعشعانی یکاد یطفی الابصار
علی راسہا تاج وفی اذنیہا قرطان فقالا یا رب ما ہذہ الجاریۃ قال صورۃ
فاطمۃ بنت محمد سید ولدک فقالا ما ہذا التاج علی راسہا قال ہذا بعلہا
علی بن ابیطالب قالا فما ہذان القرطان قال ابناہا الحسن والحسین الحدیث
اسپر بطرو خداوندی حافظ سیوطی لکھتے ہیں موضوع الحسن العسکری لیس بشئ یعنی یہ حدیث
موضوعی ہے اور حسن عسکری لیس بشئے ہیں پناہ بخدا انکو اسقدر بھی شرم نہیں آئی کہ اہلبیت
رسالت کی تکذیب راویوں کی اولاد میں سے کرتے مگر اب معلوم ہوا کہ آیۃ المودۃ کی
تعمیل اسوجہ سے نہیں کرتے کہ پیغمبر کے ذوی القربے کو کچھ چیز ہی نہیں جانتے اسلئے اونکو
لیس بشئے کہتے ہیں انکے اس قول کالبراز والبول سے ظاہر ہوا کہ انکا عمل قرآن پر نہیں یہ
قرآن کو معطل کئے ہوئے ہیں اور رسالہ موضوعات میں ملا علی القاری نے بصفحہ ۹۳
لکھا ہے حدیث لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار لا اصل لہ مما یعتمد علیہ نعم
یروی فی اثر واہ ومن حدیث ابی جعفر محمد بن علی الباقر قال نادی ملک من
السماء یوم بدر یقال لہ رضوان لا سیف الا ذو الفقار لا فتی الا علی وکذا فی ریاض النضرہ
اس حدیث کے ابطال میں ملا علی قاری فرماتے ہیں وتمایل علی بطلانہ انہ لو نودی
بہذا من السماء فی بدر لسمعہ الصحابۃ الکرام ولنقل عنہم الائمۃ الفخام الی آخرہ

ما هفوا یعنے یہ حدیث قدسی لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علے بندا رفرشتہ اوس قسم سے ہے کہ بطلان اوسپر دلالت کرتا ہے بدین سبب کہ اگر ندا آسمان سے کیجاتی بدین تو ضرور ہے کہ صحابہ کرام اوس ندا کو سنتے اور البتہ ائمہ فخام اوسے نقل کرتے انتہے بقدر الحاجۃ چونکہ یہ قدح معرے عن الدلیل نہین ہے جیسا کہ صدرین محض البطال ادعائی ہے اور تکذیب مدلل نہین لہذا اس دلیل پر ریویو لکھنا ضرور ہوا تاکہ سوء فہمی اور حمق قاری ناری اور جاء الحق وزہق الباطل بتوفیق باری عیان ہوجاوے پوشیدہ نرہے کہ حمقاء ناس اور تابعین نسناس اور ظاہر بین بدحواس ندا ہاے آسمانی اور صداے ملائکہ ربانی بلکہ مطلق ندا کے معنے ومراد متکلم کو بہے نہین جانتے کہ آواز الہامی اور معائن عالم قدسی کے لوگ مخصوص ہوتے ہین اگرچہ وہ آواز مجلس اور مجمع مین ہی آوے عوام سب بے خبر اور بے اثر رہتے ہین اور ندائے کے لیے صوت عالی ہے درکار نہین بلکہ منادی آسمانی کی آواز خفی کو بھی ندا کہتے ہین دیکھو قولہ تعہ اذ نادی ربہ (یونس) نداءً خفیا وقولہ تعہ واذ نادی ربک موسی ان ائت القوم الظالمین وقولہ تعہ فنادتہ الملائکۃ وھو (زکریا) قائم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک بیحیی الآیۃ وقولہ تعالی فنادتہ ربہ بالواد المقدس طوی حالانکہ یہ ندائین سواے مخاطبین کے عوام نے نہین سماعت کین پس منکر جاحد کو یہان بھی تکذیب کرنی لازم تھی کہ لو نودی عبدہ من السماء لسمعہ المخلوق ولنقلہا العوام چونکہ کفار سلف مثل اس خلف کے صداے الہامی نہین سنتے تھے لہذا منکر رسالت رہے اسیطرح یہ خلف الرشید اونکا اونہین کفار

کے شعار پر منکر ہو کر اپنے قصور نظر سے مما یدل علے بطلانہ کا قائل ہوا ہے اب
احادیث سے ابطال الباطل کیا جاتا ہے دیکھو مرقاۃ مین مصداق لاحافظ للکذوب

خود ملاے قاری شرح حدیث عن ابن عباس ان النبی صلعم قال یوم بدر ہذا جبرئیل

اخذ براس فرسہ وعلیہ اداۃ الحرب مین افادہ فرماتے ہین قولہ ھذا جبرئیل الخ لعلہ
اظہرہ لانس حتے ابصرہ کما یشیر الیہ قولہ صلعم ھذا الانہ فی الاصل موضوع
للمحسوس وبعض ابتین وجاءاد الحدیث فی باب المعجزات اور شرح حدیث
عنہ قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامہ
خر مستلقیا فجاء الانصاری فحدث رسول اللہ فقال صدقت ذلک رواہ
مسلم مین اپنی جرح کو اس طرح جھٹلاتے ہین کہ قولہ قال صدقت فیہ ان ھذا
الکشف کرامۃ للصحابی وکرامۃ الاتباع معجزۃ للمتبوع انتہے اور محصل ترجمہ
ہردو متن و ہردو شرح کا یہ ہے کہ یوم بدر رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ یہ ہین جبرئیل اپنے
گھوڑے کی لگام پکڑے اور ہتھیار لگاے ہوے اسپر ملاے عامی فرماتے ہین کہ سزاوار ہے
کہ آنحضرت صلعم نے انس پر ظاہر کر دیا جبرئیل کو حتے کہ انس نے جبرئیل کو دیکھہ لیا کیونکہ لفظ
ہذا محسوس پر اطلاق کیا جاتا ہی ترجمہ حدیث ثانی یوم بدر ایک مسلمان ایک مشرک کی تعاقب
مین دوڑا جا رہا تہا کہ یکایک آواز کوڑہ مارنے کے اوپر سے سنے اور فارس کے ہی
آواز سنی کہ کہتا ہے کہ حیزوم آگے بڑہ اور حیزوم نام فرس جبرئیل کا ہے جو مشرک کہ آگے
بہاگا جاتا تہا دیکہا کہ یکایک اوسکو ناک اور مونہہ پر ضربت کوڑی کی پائی اور وہ چت گر پڑا

ہے پس جب انصاری واپس آئے تو رسولخدا صلعم نے اوس واقعہ کو بیان کیا تو انصاری نے کہا کہ آپنے سچ فرمایا اسکی شرح مین ملا ے عاری خود رفتہ ہو کر فرماتے ہین کہ یہ کشف و کرامت صحابی کی ہے جو اوسنے اپنے کشف سے جبرئیل کی اور اونکے کوڑہ کی آواز سنی اور یہہ کشف کرامت ہو صحابی کے لیئے اور کرامت تابعین کے معجزہ متبوع کے مرتبہ مین ہوتی ہے انتہے اور تیسرے خبر مشکوۃ مین واقعہ جنگ احد کے متعلق بدین عبارت مروی ہے عن سعد بن ابی وقاص قال رایت عن یمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و عن شماله یوم احد رجلین علیهما ثیاب بیض یقاتلان کاشد القتال مارأیتهما قبل و لا بعد یعنی جبرئیل و میکائیل انتہے یعنے ابن ابی وقاص کہتے ہین کہ مینے جبرئیل و میکائیل کو جنگ احد مین قتال کرتے دیکھا انتہے ملخصًا روایات مذکورہ سے بعض صحابہ کا ملائکہ کی آواز کا سننا اور ملائکہ کو دیکھنا ثابت ہوا اگر کوئی حافظ الاخبار یا محدث تیز گفتار یا منقد نابکار یا قادح ناہنجار نہ بولا اور دم چورا گیا جو کہتا کہ ہنگامہ بدر و احد مین کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک شخص تو فرشتون کو دیکھ لے اور باقی حاضرین کو جو گرد اگرد آنحضرت صلعم کے موجود تھے اونکو ملائکہ محسوس نہون اور ایک شخص آواز فرشتہ کی اور اوسکے کوڑہ کی سنی اور باقی ہجوم کو کانو کان بھی خبر نہو مگر یہ کہ صحابی انصاری ہے اور سعد کے لیئے تو کرامت کشف کے بمنزلہ معجزہ نبی معصوم کے مسلم مانی جاتی ہے اور جو جگر گوشہ علے بضعہ نبی نفس خاتم النبیین کے لیئے کرامت الٰہی لاسیف الا ذوالفقار ولافتے الا علے کا نازل ہونا نقل فرما دین اوسمین عندہم استحالہ عقلے و نقلی ہے اور یہانپر

نہ معجزہ ہے نہ کرامت الٰہی مبذول ہوسکتی ہے ان ہذا الا اشقاق بالاختلاق اور اسکے
بڑہ چڑھکر ادرنثر محدث منح مکیہ بصفحہ ۱۲۶ لکھتے ہین ان ارباب القلوب فی یقظتہم
یشاھدون الملائکۃ وارواح الانبیاء علیہم السلام ویسمعون منھم اصواتا
یقتبسوا منہم فوائد یعنے ارباب قلوب بحالت بیداری ملائکہ وارواح انبیاء
کو مشاہدہ کرتے ہین اور اونکی آوازین سنتے ہین اور فائدے اونسے اقتباس کرتے ہین
انتہے پس یہ تخصیص ارباب قلوب مخبر ہے کہ غیر اونکے نہ ملائکہ وارواح انبیاء کو دیکھتے ہین
نہ اونکی آوازین سنتے ہین اندرینحالت اگر صحابہ کرام نے نہین سنا تو بالضرور ارباب قلوب
نہین تھے اکثر مردم جو کور وکر ہوتے ہین نہ دیکھ سکتے ہین نہ سن سکتے ہین تو اونکے نہ دیکھ
سکنے اور نہ سن سکنے سے وجود مرئیات ومسموعات کا معدوم نہین ہوسکتا بایّ حالٍ وفعلے
تلک الروایات کہا جاتا ہے کہ بسیاق معائنہ ومسامعہ بعض دون البعض صحابہ کی صدائے
لاسیف الخ ونداے نا دعلیا کو مخاطبین مخصوصین نے ہی مثل وحی خاصۃ للانبیاء کے
سُنا اور اغیار کے کان اوس سے آشنا نہوئی تو اونکے نا آشنا رہنے سے احکام وپیغام و
کرامات تمام آسمانی کسطرح باطل وساقط قرار پاسکتے ہین اور یہ کیسی باور کیا جاوے
کہ صحابہ عظام نے ندا لا سیف اور حدیث قدسی نا دِ علیًا کو بدر واحد مین نہین سنا اور
اوسے بسبب بغیر نکیا چونکہ ایسہ فخام قاری کے دل دادہ منافقین رہے ہین اونکی پردہ پوشی
ہین اونکی تکذیب کرامت کو نقل نکیا تو اسمین استحالہ ہے کیا ہوسکتا ہے اور عدم نقل
دلیل غیر واقع ہونیکی کس طرح ہوسکتے ہین دیکھو قصۂ قرطاس مین حاضرین صحابہ کی عدد

کا اندازہ افادہ ملا لاہوری صاحب خیر جاری شرح بخاری سے ہوتا ہے کہ لکھا ہے ان عمر
نھی الاصحاب عن احضار الدوات والقلم ولاشک ایضاً ان اہل البیت الحوا علی
احضارھما وطال النزاع بین الفریقین حتے اخرجہم النبی انتہٰی بقدر الحاجۃ کہ عدو ناکیس
کا اسقدر موجود تھا کہ وہ اہل بیت کے الحاح پر غالب آگئے اور دوات وقلم حاضر نکرنے دیا مگر
اوس قصہ پر غصہ کو کسینے باوجود ثقت وعدالت کے سوائے ابن عباس کے (جو وہ مقابل ہین
سقیفہ کے شریک اپنے قبیلہ بنی ہاشم کے تھے اشارۃً بھی نقل نہین کیا اور اگر روایت فرمایا بھی
ہو تو بحمایت خلیفہ بملحوظی خبر واحد رہنے کے قاری کے ایمہ فخام نے نقل نہین کیا جس سے ظاہر
ہوا کہ نقل نکرنا کسی واقعہ کا قادح اصلی واقعہ کے نہین ہو سکتا حقیر معجزہ صدائے فاروقی
یا ساریۃ الجبل مین مستفسر ہون کہ فاروق کی یہ آواز مدینہ منورہ سے تین منزل کی مسافت
طے کر کے خاص الخواص ساریہ کا نون تک تو جا پہونچی اور وہ صدا نہ باشندگان مدینہ
نے سماعت فرمائی اور نہ راہ مین خاص لشکر ساریہ مین کسی ایک نے بھی اوسکو سنا کیا وہ
آواز کسی نلکہ مین بھیجی گئی تھی یا کسی جدید ٹیلیگراف پر روانہ کی گئی تھی فاعتبروا یا اولی الابصار

شرائط راوی متبع سنت معاویہ شاہی دولت پناہی کے

اس کشف عوار وافشا اسرار اصول موضوعہ اس قوم اہل اخبار عدالت شعار کے
بعد اگر کوئی ریشتائیں بخود نمائی جبریل ملک جلیل کے چالیس گز تھان کا عمامہ باندھکر
اور مثل حضرت عثمان قرآن کا جامہ پہن کر اور شیخ اکبر کی تسبیح کاٹ پاک گلی مین

ڈالکر اور بجائے جریب امام مسجد کے ایک بہاری مُطہر ہاتھ مین لیکر بر سر منبر تشریف فرما ہون
اور اپنی تنقید رواۃ کی دیانت و صداقت پر اور شرائط متخذہ راوی کی خصوصاً شرط
الشیخین کے محاسن و وثاقت پر بہ بین شرعی کے مدعی الہام قلبی و ہدایت باطنی و بشارت
لاریبی ہو کر یقین دلانا چاہین کہ متقدمین نے بکمال حزم و احتیاط و بلا تفریط و افراط
قربۃً الی اللہ و خالصاً لوجہ اللہ رُوات و رجال و مرویات و اخبار کی جرح
و تعدیل فرمائی ہے اور صحیح و سقیم مین بلا جنبۂ مذہب بصد عرقریزی تمیز کافی دکھلائے
ہے تو بہی بملاحظہ اسرار تنقیدات مذکورہ اور مفتعلات یقینیہ عقیدۂ راسخہ بدللہ
ایک منٹ کو بہی جنبش نہین کرسکتا اسلئے کہ یہ تمامتر بضاعت خفی جو منجلی کی گئی ہے
مخالف صریح کلام الٰہی و اخبار صحیحہ رسالت پناہی کی ہے اور جبکہ فسق جید اور
نفاق متقد اور کذب و دروغ صادق اور عقیدت باطل فائق صحابہ کرام و تابعین
عظام کا شہرہ آفاق ہو چکا ہے تو اب راوی متاخر کے لئے شرائط عقل و ضبط و عدالت
و اسلام وغیرہا کے کیا کار آمد ہو سکتی ہے مگر برعایت نظم و اسم کتاب کے ذکر شرائط مقرر
کردہ محدثین ناقدین کا ضرور ہے لاکن ناظرین پر تمکین اس موقع پر شرائط راوی متخذہ
قرآن و سنت مذکورہ صدر کو ملحوظ خاطر رکھین تا کہ موازنہ کافی ہو سکے لہذا مبذاق
متقدمین ملت و بسیاق عقائد مقلدین سنت کے نمائشی شرط الشیخین کی شرح کیجاتی ہے
کہ یہان معانی مغائر الفاظ کے ہین اسے لئے کوتاہ اندیش لفظین دیکھ دیکھ کر لغوی و
شرعی معنے سمجھ لیتے ہین اور معنے اصطلاحی محدثین پر رسائی نہین رکھتے ہین جو شائع

نہین کیے گئے مخفی ہی چلے آتے ہین اور وہ ظاہر الفاظ تو یہ ہین کہ اخذ و اخراج روایات
مین راوی ثقہ ہووے یعنے معتمد ہو اور اعتماد فی المعنے وفی الذہن اوسیکا ہو سکتا ہی
جو خالص خارجی یا جہمی یا منافق ظاہر یا مبغض عترت نبی ظاہر ہو کما ہو فے سیر البخاری
اور ثقہ ہونا اوسیکا معتبر ہوگا کہ جسکی روایت مین ایسا لفظ نہ آنے پائی جس سے طعن کسی
صحابی پر پیدا ہو سکے اور تاویل اوسکی نہو سکے کما نقلہ النواوی بانہ قال العلماء الاحادیث

الواردۃ التی ظاہرھا دخل علے الصحابی یجب تاویلہا قالوا ولا یقع فی روایات الثقات
الا ما یمکن تاویلہ ترجمہ اسکا صفحہ ۲۰ مین گذرا پس یہ معنی لفظ ثقہ کے اصطلاح محدثین
سے ثابت ہوئے اور بنا بر این معنی مصطلح کے یہ فائدہ جدیدہ برآمد ہوا کہ قرّاء قرآن اور
حفاظ فرقان بن مین وہی معتمد و مستند شمار ہوگا کہ جسکی قرارت و خواندگی مین الفاظ آیات
ہی کے نہین بلکہ پوری پوری آیتین مثل آیہ انقلبتم علے اعقابکم اور مثل آیہ من
یرتد منکم عن دینہ اور مثل آیہ ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون کے نہ آوین
اور از سر محذوف ہو جاوین اور ایسی آیات کو ساقط القرارت کرکے پچھلی آیت
کو اگلی آیت سے ایسا مدغم فرمادی کہ جو جماعت سامعین کو نماز تراویح مین سقط محسوس
نہو وے اسلئے کہ یہ آیتین خاصۃ صحابہ کرام اور حاضرین خدمت رسول انام کی تنبیہ کن
بخطاب حاضری الایام وارد ہوئی ہین اور انمین دخل بلا تاویل و بلا فصل علی الصحابہ
ظاہر تر ہے اور اگر کہا جاوی کہ یہ شرط لایقع فی روایات الثقات کے مخصوص
برجال رواۃ ہے اسکا تعدیہ قرّاء قرآن پر قیاس مع الفارق ہے لہذا فائدہ کیا

برآمد ہوا تو یہ ایراد قلت تدبر پر مبنی ہے اسوجہ سے کہ اصل مقصود علمائے نواوی کا رفع دخل عن الصحابی سے ہے اگر وہ دخل مرویات مین سے خارج کیا اور قرآن مین بدستور رہا تو اصل مقصود کب حاصل ہوا لہذا اس فائدہ کو اس قاعدہ مین ضرور دخل ہی اور بلا اس دخل کے رفع اوس دخل کا ناممکن محض ہے مگر یہ کہ ترک قرارت رافع دخل نہین ہے بجز اسکے کہ اصل قرآن سے اونکو خارج کردیا جاوے ہرچند حضرت عثمان کے تحریف مشہور و معروف ہے مگر یہ نقصان بعد تحریف کے بھی باقی رہ گیا کہ آیات فضائل اہلبیت جس دور اندیشی مین متغیر المعنے و مبدل فے القرآت فرمادین یہ آیات ذم صحابہ کے بھی محرف فرمادیتے اونکے نقصان تحریف پر اسوقت مین اگر آیات مذکورہ کو منسوخ التلاوۃ ہونا ہی قرار دیدیا جاوے تو خالی ثقت قرآۃ سے نہوگا اور اگرچہ شواہد اس معنے اصطلاحی ثقت کے مصرحاً صدر مین مذکور ہوئے مگر مناسب مقام نظر تشئید کلام و تاکید معنے ہوا لمسلت ما کو ثابتہ متفتیح کے جوہر اس معنے اصطلاحی مین ذہنے ظاہر کیا جاتا ہے کہ حدیث قرطاس مین عمدۃ المتقولین و زبدۃ المتاولین قاضی عیاض السبتے الیحصبے نے اپنی زوات ثقات مذکورہ الصفات سے کتاب الشفاء مین لسبند زہری کے بجاے قولہ فقال عمر الخطاب ان رسول اللہ صلعم قد غلبہ الوجع فقال بعضھم الخ نقل فرمایا ہے اس روایت مین اگرچہ اسقاط کلی تو واقع نہین ہوا کیونکہ بدل اوس مبدل منہ کا ہے مگر بدل صریح اسم کے ابہام بلفظ بعضھم سے کام لیا گیا ہی تاہم فائدہ لایقع سے متجاوز نہوا بلکہ وہ فائدہ قایم رہا لاکن اس مین یہ ضرر ضرور پیدا ہوگیا کہ اہل بصیرت

بلاحظہ ابہام کے سمجھ لیا کہ اس موقع پر قول قائل نامشخص کا البتہ قابل دخل ہے جس سے
متاولین بھی عاجز ہیں کیونکہ یہ مقولہ قد غلبہ الوجع اگر قابل دخل ہوتا اور اس میں سرکشی
و نافرمانی قایل کے بنائی جاتی اور اسکی تاویل درجہ امکان کا رکھتی تو یہ ردّ و بدل صراحت
و ابہام میں نفرمایا جاتا پس قاضی عیاض اور اونکے اشیاخ جو ارتکاب ابہام کے
موجد ہوئے اگرچہ عوام الناس کی نظر سرسری میں پورا ثقۃ الثقات واوثق الاثبات
تو ہوگئے لاکن دقیق رس کی نظر میں راہ دخل بھی دکھیلا گئے لہذا یہ قضیہ بفحوای ع
حُسن اب تو لینے کے دینے پڑے مصرعہ مشہور کے منعکس ہوگیا کیونکہ یہ ابہام دیگر محدثین اعلام
نے مرتفع کر دیا اور سب پر واضح فرما دیا کہ وہ قائل مبہم الاسم و نامشخص العَلَم حضرت
عمر ہیں جو اس دخل کی زد پر سے بچا گئے تھے دیکھو علامہ خفاجی شارح شفائی نسیم الریاض
میں اور وَلِیّ خطیب ترمذی نے مشکوۃ میں اور ملا قاری نے مرقات میں اور محدث
عبد الحق نے لمعات میں اور دیگر محدثین کے مشاہیر نے اپنی اپنی صحاح و جوامع میں اسے
حدیث کو نقل کیا ہے اوس میں صاف فقال عمر ان رسول اللہ قد غلبہ الوجع
او رفقال عمر ان ھذا الرجل لیھجر مذکور و ماثور ہے پس اسیطرح سے امام بخاری
نے بکمال الثقۃ فی الروایۃ ہونے کے جو حدیث رایتماہ ورایتمانی میں بجای کاذباً
آثماً غادراً خائناً کے کذا و کذا افادہ فرمادیا ہے یہاں بھی متاولین و متقولین کے زمانہ میں
تاویل معانی کاذب و آثم وغیرہما سے بند کر دیں جو وہ اپنی ہوس علمی نکال سکتے
کہ اس کذا و کذا نے دخل علی الشیخین بنا بر روایت امام بخاری کے ثابت کر دیا ہی یا نہ

وہ اتفقہ فی الحدیث ہوتا گاؤخوردہ ہو گیا ہے کہ اونکی پردہ پوشی منعکس ہو کر موجب سینہ ریشی ہو گئے فیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً اور دوسری شرط عدالت راوی کی ہے اور یہ وہ شرط ہے کہ تمام کتاب از اول تا آخر اسی شرط راوی کے بیان مین مدون کی گئی ہے پس اہل کیاست واصحاب بصیرت کو اسمقام پر خصائل صحابہ اور شمائل شیوخ عصابہ اور محاسن ایمہ حاضرین سقیفہ جو مثل درغیر منثور کے جابجا ضیا افشان ہوئے ہین پیش نظر فرمالینے چاہئین پس راوی عادل عندہم وہ ہے جو سچا ہم خلق اور ہم خصلت اور پورا متبع سیرت حضرات صحابہ اور ہم عادت شیوخ علما اور ہم شبیہ ایمہ محدثین ہووے چونکہ خصائص منتشرہ اور فضائل منتشرہ فی البیان کا احصار فی الاذہان سر وقت دشوار ہوتا ہے جس سے جامع شرائط ہونا راوی عادل کا سر دست محسوس ہو جاوے لہذا بعض اوصاف وصفات جنکو مذہباً وعملاً وسیرۃً واثراً اس شرط عدالت سے وابستگی ہے اور نیز وہ صفات فعلی جو منافی عدالت نہین سمجھے گئے اشارۃً دکھلائے جاتے ہین کہ راوی سنت متبع آثار اصحاب عدالت منزلت کے لئے کچھ صفات اعتقادی اور کچھ صفات اجتنابی درکار ہین اور جو صفات فعلی اباحتی ہین وہ بھی ہدیہ ناظرین کیجاتی ہین کہ عندہم وہ قادح عدالت راوی کے لئے نہین ہین اس لئے کہ اونکی اشتغال سے تشبہ بسیرت صحابہ اور اہل حدیث سقیفہ حاصل ہوتا ہے ۔

صفات اعتقادی

(۱) صحیح العقائد راوی وہ ہے جو خدائے بے ہمتا مستغنی الصفات کو مجسم اور ہم صورت

حضرت آدم جانتا ہو (میزان) اور یہ کہ جہنم کی طلب پر وہ اپنے ٹانگ دوزخ مین ڈالے گا (مشارق) اور یہ کہ اونٹ ہرہ ورد سندی یا بہ پشیمانی یا ترحماً اہل طوفان نوحؑ پر رویا (نہایۃ العقول) اور یہ کہ وہ دعائے عبید پر ہنسے گا (الجمع بین الصحیحین) اور یہ کہ سواے فرد واحد احدی حضرت واجب الوجود حقیقی کے دیگر اشیا بھی قدیم ازلی ہین مثل کلام الٰہی کے حالانکہ قرآن مین لیس کمثلہ شیٔ نفی مثلیت مین اور کل من علیہا فان نفی مثل قدیم وازلیت کل دیگر اشیا مین آیا ہے -

(۲) صدور معاصی انبیآء معصومین کا قائل ہو اور خاصۃً پیغمبر خدا صلعم کی بت پرستی پر اعتقاد رکھتا ہو کہ اس مین حمایت حسن عقیدت ابن عمر صحابی جلیل کی بشان مجاہد تابعی کی ضرور پیدا ہوتی ہے کیونکہ مجاہد جاحد راوی ومعتقد بت پرستی آنحضرت صلعم کا قبل از بعثت کے ہے (تفسیر کبیر فی معنے فما لا فہدیٰ) حتے کہ جملہ آیات متشابہات کو مثل محکمات کے جانتا ہو اور ظواہر الفاظ قرآن پر اعتقاد رکھے ورنہ فرقہ باطلہ مین شمار ہوگا (تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲) اور یہ کہ پیغمبر خدا صلعم علم باطن نہ رکھتے تھے (کمامعرفت انفاً صفحہ ۲۷۰) حالانکہ اس مین نفی علم اور نزول وحی کی مکنون ہے اور تکذیب اس نفی سے مکرراً وبدلالۃً ومصرحاً انفاً مذکور ہوئی اور تمام قرآن اس سوء عقیدت کا مبطل ہے لاکن بلحاظ توضیح واضح سے خاطرم بس نکردہ است ہنوز لہذا مجدداً لکھا جاتا ہے کہ اسکی رد مین آیہ انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ناطق ہے اسلئے کہ علام غیوب و واقف اسرار قلوب نے علت غائی نزول کتاب کی محاکمہ بین الناس

انحضرت کو اعلام فرمایا ہے اور وہ غلط برآمد نہین ہو سکتا لان فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ
کیونکہ جب وہ علت غائی ظہور مین نہ آئی تو نزول کتاب بالحق فعل عبث ہوگا
وہذا خلف بالاتفاق من رب الآفاق اور جبکہ یہہ بھی فرمادیا کہ وہ کتاب حق ہے
اور اسیکے ساتھہ حقائق و دقائق محاکمہ حقہ کو سمجھا بھی دیا اور دکھلا بھی دیا ہے جسمین
ما فرطنا فی الکتاب بھی آیا ہے اسکے بعد اذن بمحاکمہ دینا اوتعم شانہ کا اسپر نص قطعی
ہے کہ محاکمہ انحضرت صلعم سراسر حق و موافق واقع و نفس الامر اور مطابق صدق کی
ہوا کیا ہے ورنہ اوتعم تعلیم غیر واقع صادر ہونے فصل قضایا کے کہ جو ظلم صریح ہے
کبھی اذن بقولہ لتحکم بین الناس کے نفرماتا کہ صدور فعل خطا کا ماذون و مامور سے
ضرور اذن دہندہ آمر کیطرف رجوع کرتا ہے کہ اُسنے مامور کو باوجود علم اوسکے
ناقابلیت اور صدور خطایا کے اذن صدور فعل کا دیا وہو باطل بالضرورۃ لان
اللہ لا یظلم الناس شیئا یہہ کور باطنی اس قوم محلبدو سے عداوت اہلبیت نبی کے
حاصل ہوئی ہے کہ مراتب رسالت نبی نہین پاسکے اور یہہ کہ تصرف تسلط شیطان علی لسان
النبی صلعم ضروریات اسلام سے جانے (منح مکیہ صفحہ ۹۳) حالانکہ آیات کثیرہ اسکی
تکذیب پر ناطق ہین از انجملہ آیہ وما ینطق عن الھوی اور آیہ ولولا ان ثبتناک
لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا ہین اور جسکو کہ خدا ثابت رکھے اوسکو شیطان
کب ڈگا سکتا ہے اور عدم ثبات مین رکون کو بلفظ شیئا قلیلا فرمایا ہے اور تصرف
شیطان خصوص دربارہ صداے تلک الغرانیق کے رکون نہین بلکہ مجرد انہماک

تشریک صریح ہے۔

(۳) مودۃ اہلبیت نبی ﷺ سے عقیدۂ عدول کے ہو اگرچہ بظاہر ادعاے مودت کرے کہ اس مین تشبہ بسیرت صحابہ مخصوصین ہے اور اگر ظاہر و باطن ایک رکھنا چاہے تو پیروی بالقلب امیر القاسطین و اُمّ الناکثین کی اختیار کرے حالانکہ قرآن مین حکم مودۃ القربی پیغمبر کا بصیغۂ وجوب کے وارد ہوا ہے اور یہ کہ حدیث ثقلین مین جو لفظ ان تمسکتم بہما آیا ہے اوسکے معنے مین سچے عقیدہ سے یہ تفریق کرے کہ تمسک بالقرآن کے معنے اطاعت بحکم قرآن کے ہین اور تمسک باہلبیت کے معنی تعظیم ظاہری اہلبیت کے ہین

(۴) خلیفۃ المسلمین و امام المومنین نائب خاتم المرسلین اوسکو جانے جو قہر و غلبہ رکھتا ہو اور صاحب سیف و جہاد ہو جس سے اموال غارتگری بنام نہاد غنائم کے رعایا و برایا کو ملتے رہین جیسا کہ صاحب تحفہ نے عقیدۂ دوم و ششم مین اسکو مصرح فرما دیا ہے و سبق عبارتہ فی الباب الاول صفحہ ۹۵ ہر چند وہ فاسق و فاجر ہو کما ہو فی شرح العقائد للنسفی حالانکہ یہہ قہر و غلبہ و استیلا و تسلط و تغلب وغیرہ جو کچھہ بھی امام المسلمین کے لئے اختراع فرمائی ہین کسی آیت یا حدیث سے مستنبط نہین ہین کما عرفت سابقا فی الباب الاول بلکہ یہ شرائط و لوازم و آداب خاصۂ ملوک و سلاطین دنیا کے ہین صد تلہف ہے کہ اہل حدیث دعوے اتباع سنت کا رکھتے ہین اور شرائط مذکورہ مین مقلد رسوم دولت متغلبین کے ہین اور کچھہ طیب و خبیث مین تمیز نہین فرماتے اگر حضرات انبیاء علیہم السلام جامع نبوت و سلطنت ہوئے ہین تو اونکو داب سلطنت و اثار

مملکت کو دیکھنا چاہیے کہ اوسکو کہانتک دخل فی الشریعۃ ہوسکتا ہے افسوس یہہ لوگ مدعیان دینداری اسقدر بہی نظر حقیقت سے غور نکرسکے کہ یہہ سلطنت انبیا علیہم السلام کو کسکے وراثت سے ملے اور اونکے قایم مقام کون لوگ ہوتے چلی آئی اور جو اصلی منصب نبوت کا تہا تو انبیاء نے اپنا وارث دینے من حیث الھدایۃ کسکو مقرر کیا ہے اور آپ اونکی وارث و قایم مقام کون سی قوم ہے و انت عرفت سابقاً صفحہ ۲۰۱ باب ہذا کہ انبیاء کے مورث و وارث ملکی دینوی سلاطین دنیا کے ہے ہوئی ہین اور معنی حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء اور معنے حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور معنے حدیث الائمۃ من قریش اور معنے حدیث الملک فی قریش کے کیا ہین اور ہرچند یہہ مضمون سابقاً اشارۃً مذکور ہوا مگر ضرورۃً بعض الشواہد لغرض افہام و تسہیل مرام نقل کیجاتی ہین کہ حضرات انبیاء کے سنن و سیرتین دیکھنی چاہین جنکے نایبون کیلیے یہہ بہتات شرائط کے خلاف قرآن و سنت حضرت رسالت کے قائم کی گئین ہین کہ ان حضرات سنینین مین از حضرت آدم تا سید المرسلین یہہ صفات دواماً و استمراراً نہین قایم رہین بلکہ بعض حضرات بعد تحقق صفت قہر و غلبہ و صاحب السیف ہونیکے فاقد التصرف و ممنوع التسلط بہی ہوگئی ہین مگر یہہ فقدان و امتناع کبہی قادح و مسقط اونکے منصب نبوت کا نہین ہوا جس سے معلوم ہوگیا کہ یہہ حق تصرف و تسلط وغیرہما اونکے اصلی منصب سے جداگانہ فوائد اور ماشے زائد ہے امم سلف مین حضرت سلیمان باہمہ شوکت و شان چالیس روز تک تصرف امور رعایا اور تسلط ملک سی معزول رہکر

سرگردان رہے اور شیطان اونکی جگہ پر نافذ الحکم ہوگئے کماروی صاحب الدّر المنثور فی تفسیر
قولہ تعا لقد فتنا سلیمان والقینا علے کرسیہ جسداً ثم اناب مسنداً عن النسائی کیا
وہ شیطان حقیقۃً خلیفۃ الرحمان سمجہا جاسکتا ہے لا واللہ کذلک حالانکہ حضرت سلیمان
بحال سابق نبی رہے اونکی نبوت مین کوئی خلل نہین آیا فتدبروا یا اصحاب الرشاد اوراس
امت مرحومہ مین آنحضرت صلعم یوم جنگ مغلوبہ احد کے جو مستضعف ہوگئے تہے معزول
النبوت نہین ہوئی حالانکہ تمام اہل اسلام مصداق فان حزب اللہ ہم الغالبون کی تہی
اپنی حین واپسی حمراء الاسد کے بلامحاربت کفار کے مخالفت قرانی حکم جہاد سے نفرمائی تہی
کیونکہ ہر سخن وقتی وہر نکتہ مقامی دارد فعل حکیم علی محلہٖ ادعلی وقتہ ہوتا ہے ویوم حدیبیہ سے
صلحاً ممنوع التصرف امور رعایا مکہ سے رہے اور بنا بر شرط صلحنامہ کے دس برس کے
لئے مجبور علیہ قرار پائے مگر ہرگز معزول منصب رسالت سے نہین ہوئے پس مبرہن ہوگیا
کہ تسلط وقہر واستیلاء وتصرف بامور رعایا امارت دینی سے جداگانہ حق ہے اور باہم
ہردو منصب دنیوی ودینی کے تلازم بہی نہین ہے پس اگر ائمہ طاہرین ذریت عترت
خیر المرسلین مثل ہارون خلیفہ موسے کلیم اللہ کے مستضعف رہے اور قادر تصرف
پر نہوئے تو یہ عدم قدرت متعلق بحق دنیوی کے ہے اسکی فقدان سے اصلی منصب امامت
دینیہ کا زائل نہین ہوتا آنحضرت صلعم قبل ہجرت باوجود بعثت ومنصب رسالت کی
تصرف امور رعایا سے ایسے فاقد القہر تہے کہ خود مقہور ومحجور ومجبور رہے چنانچہ ابن الحجر
محدث شرح قصیدہ ہمزیہ نے نقل کیا ہے آپکے برداشت شدائد اور قریش کی تعدی

وظلم مین کہ ومنھم من کان یحثو التراب علی رأسہ ویجعل الدم علی بابہ
ووطئ عقبہ بن ابی معیط علی رقبتہ الشریفۃ وھو ساجد عند الکعبۃ حتی
کادت عیناہ تبرزان وخنقوہ خنقاً شدیداً وجذبوا راسہ ولحیتہ حتی سقط
اکثر شعرہ صاحب تحفہ نے مختصر ترجمہ یہہ فرمایا ہے در وقتیکہ کافران یکہ چادر در گلوے
مبارکش انداختہ خفہ کردند تا آنکہ چشمان مبارک سرخ شدند ورنج بسیار رسید الخ در
کید ۹۲ لاکن با این ہمہ مقہوری ومضروبی ومنکوبی آپکی نبوت ورسالت کے منصب
پر حرف گیری نہین ہوسکی جس سے ظاہر وواضح وباہر ولائح ہوگیا کہ منصب دینی اور شے ہے اور منصب
قہر وتسلط شے دیگر ہے پس نائب نبی وہی ہے کہ جو علے محلہ صبر وحلم مین اور علی محلہ جہاد
وشجاعت مین مشابہ بلکہ اشبہ النبی ہوئے اور آنحضرت صلعم کی مشابہت مصائب
مین خلیفہ کو اتنا تو ہونا چاہیے کہ جسطرح آنحضرت صلعم انکار بیعت پر مقہور کیئے گئے اور گلوی
مبارک مناذی بایذا مشدید کیا گیا کہ چادر گلے مین ڈال کر ایسا کینچا کہ چشمان چشم نبوت
آنحضرت کی باہر آگیین اسیطرح اتخاذ العجل کے انکار پر جو قوم نے صنعت سے مطارع او
مرتب ومہذب کر لیا تہا مصداق القولہ فی عنقہ حبلا واخرجوہ ملبیا کا دست ظلم سے
ہوجاوے اور جسطرح علے محلہ آنحضرت صلعم صاحب السیف تہے تو نائب نبی مین
اسکا جوہر بہی ہونا لازم ہے نہ وہ صفات کہ جو من حیث الرسالۃ نبی مین نہین تہی
وہ نائب نبی مین مستقر ولازم گردانے جاوین اور راوی کو عقائد مین بلحاظ باطنی
حمت ملوائیان مکان عالیشان بنی ساعدہ کے وبقرار داد ظاہری الصحابۃ کلھم عدول

و برطبق حدیث ضعیف السند اصحابی کالنجوم کے ہر شتر بے مہار صحابی کو عادل اور ہادی بے بدل سمجھنا چاہیے حالانکہ یہہ کلیّہ احادیث حوض اور ما تحدثون بعدی اور من لا یرانی اور تبسط علیکم الدنیا اور ستحرصون علے الامارۃ اور لتر کبنّ سنن من کان قبلکم وغیرہا سے ازسر باطل ہوچکا ہے (باب اول کتاب ہذا ۶۳ تا ۶۹ صفحہ)

(۵) درباب رجال الروایۃ و رواۃ الحدیث کے بصمیم قلب یہ اعتقاد رکہے کہ جو راوی غیر صحابی بہی مباشر قتل کسی صحابی جلیل کا ہو وہ فاسق الروایۃ نہین ہوسکتا مثل وزغ ابن الوزغ مروان بن حکم کی کہ اوسنے طلحہ مبشر بالجنۃ کو مارڈالا تاہم حدیث اوسکی وثاقت و صداقت مین پایۂ صحت اور اعتبار پر محدثین نے فرض سمجھی ہے (سنن ابی داؤد) اور جو راوی لبعض دون بعض صحابہ سے رفض کئے ہوا اور اونکے محدثات فی الدین کا ناقل و راوی ہو اگرچہ صادق الاسلام و جامع شرائط فی الروایۃ و مبشر بالجنۃ ہووے بہرنوع اوسکو فاسق خبیث اور دجال فی الحدیث جان لے اور یہ کہ الفاظ حدیث کی کمی و بیشی کردینکو عین نصرت مذہب جانتا ہو کہ یہ شعار صدر اول مین صحابہ عظام کلہم کا رہا ہی سوای ابن عمر کے (تذکرۃ الحفاظ فی ترجمتہ) اور ابن عمر کی تقلید خالی تکلیف محال سے نہین ہے کہ اونکے مرویات کی شان صدقًا و کذبًا اسوجہ سے دریافت نہین کہ بنابر تنقید و تحقیق ابن الجوزی کے ازسر ضعیف ہین پایۂ اعتبار پر ثابت نہین (نیل الاوطار و الکلام المتین صفحہ ۶۰)

صفات اجتنابی اعتقادی

(۶) قدرت وسیعہ خالق البریہ سے بلحاظ عقیدت نفی امکان بوجہ شتے مجتنب ہو اور

اوسپر اعتقاد رکھتا ہو اسوجہ سے کہ اوسمین مسئلہ رجعت کا اعتقاد کرلینا جائز ہوتا ہی حالانکہ
اللہ تعم نے باظہار اپنی قدرت کاملہ کے و بانتیاہ ولقد ضربنا فی ہذا القران من کل مثل
کے اہل امت کو وقوع رجعت سے جتلایا ہے کہ رددنا لکم الکرة علیھم اور اسوجہ سے
کہ اسمین نسخ حکم تکوینی کا جسکو بدا کہتے ہین اعتقاد کرنا جائز ہوگا حالانکہ نسخ احکام شرعی
جو شعبہ بدا کا ہے اور نصوص دیگر قرآنی وقوع بدا و نسخ پر دلالت کرتے ہین مثل قولہ تعم
وَبَرَزُوا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ وقولہ تعم وَبَرَزُوا لِلّٰہِ جَمِیْعًا وقولہ تعم اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰہُ
عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا وغیرہا بلکہ خدا تعالے کو اسقدر عاجز سمجھ لے کہ جہنم کے
ہل من مزید کہنے پر اوسکو بجز اپنے ٹانگ جہنم مین رکھدینے کے اور کوئی چارہ کار نہو گا
(۷) عدل باریتعالے کی حقیقت سے خدر کنار ہے بلکہ ظلم صریح بجی عباد کو اوسکے عدل
سے تعبیر کرے بس یہی راوی کی عدالت ہی کہ ظالم کو عادل قرار دے چنانچہ امام نواوی
نے شرح مسلم کے باب لن یدخل احد الجنة مین فرمایا ہے ومذہب اہل السنة ایضاً
ان اللہ تعالے لا یجب علیہ شئ الی قولہ فلو عذب المطیعین والصالحین اجمعین
وادخلہم النار کان عدلا منہ الی قولہ ولو نعم الکافرین وادخلہم الجنة کان
لہ ذلک انتہی حالانکہ خداوند تعم نے آیہ کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَةَ کو وجوب رحمت
علٰی نفسہ مین اور آیہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کو نفی ظلم مین اور آیہ اِنَّمَا
تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کو بشارت جزا دہی مین اور آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا

ابدا اکو اور آیہ لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط کو نفی دخول جنت مین کفار کے لئے اعلام فرما دیا ہے اور خلف مقتضی کذب وعد وظلم صریح ہی جو محض بے ضرورت وقبیح تر ہے اور یہ تمامتر شان جناب باریتعالے سے بعید بلکہ محال ہی

(۸) اسلام آبا روامہات طاہرہ رسالتماب صلعم کا معتقد ہو کہ اسمین فضلیت نسبی آنحضرت کو صحابہ سے خصوصاً مہاجرین سے جنکو قربے پیغمبر کا آیہ مودت مین قرار دیا ہی لازم آتی ہے جو ہادم اساس اس قرارداد کی ہوتی ہے لہذا آنحضرت صلعم کو بہی شرافت نسب مین صحابہ کا مساوی الاقدام رکہا جائے تا کہ مہاجرین مصداق قربے پیغمبر کے سمجھے جائین یا برغم مذہب اہل بیت نبی کے اکہ وہ قائل باسلام آبا روامہات نبی صلعم کے ہین] اعتقاد اونکے کفر وشرک کا کر دیا گیا ہی لہذا احترازاً عن مذہبہم علیہم السلام منکر اسلام آبا روامہات خیر الانام ہونا چاہیے حالانکہ آیہ تقلبک فی الساجدین ثبوت اسلام مین آبا روامہات آنحضرت صلعم کے ناطق ہے (تفسیر کبیر)

(۹) متعتین الحج والنساء کو اور تقیہ کو کسیوقتمین مباح نجانے اور ہمیشہ حذر کنان ہی اسلیئے کہ فاروق اعظم نے ہر دو متعہ کو حرام کر دیا ہے (تفسیر کبیر) حالانکہ قرآن مین آیہ فما استمتعتم سند متعۃ النساء کی حلت مین اور آیہ فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج متعۃ الحج مین آیا ہی اور صدیق اکبر نے قبل از ہجرت وقبل از انتال جہاد کے بہی تقیہ نہین کیا اور دعوت اسلام بالجہر فرمائی اور مضروبی ظلم کفار سے اختیار کرلے (تاریخ الخلفاء)

(۱۰) لعن وتبری کرنے کو مطلقاً ناجائز جانے کہ یہ مورث بلکہ مہیج علے لعن الثلاثہ

الراشدین کا ہوتا ہے حالانکہ یہہ شعار تبعین قرآن کا ہے کہ یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون
آیا ہی اور تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ مین تحت آیہ ما فرطنا فی الکتاب من شئی کے مذکور ہے
المثال الاول روی ان ابن مسعود کان یقول مالی لا العن من لعنہ اللہ فی
کتابہ الخ اور مسابّہ اور ملاعنہ فرمانا باہمدیگر و بکدیگر حضرات صحابہ کا اونکی سنن اور آثار
سے مرسوم ہونا پایا جاتا ہے قول عمر شان سعد بن عبادہ جو حدیث فلتہ مین مذکور
ہے شاہد اس رسم کا ہے

(۱۱) فعل ناگہانی سقیفہ کو اصل اصول مذہب سمجھے اگرچہ کوئی نص حضرت نبوی
اوسکی حجیت مین وارد نہین ہوئی چنانچہ خاتمہ سفر السعادہ مین غیر صحیح حدیثونکی شمار مین لکہا
ہے کہ باب الاجماع حجۃ لم یصح فیہ حدیث

صفات فعلی اباحتی

(۱۲) قمار بازی جو سیرت صدیق اکبر ہے کما فی کشف الغمہ للشعرانی باب تحریم القمار
جلد ۲ صفحہ ۱۵۴ اور شرب خمر جو منہاج ولید بن عقبہ صحابی بلکہ سیرت بدریین ہے
مثل نعمان بن عمرو قدامہ بن مظعون و نیز سیرت ابو محجن ثقفی صحابی کے کما فی الاستیعاب
اور سعد بن عیسے مفتی نے بہی حاشیہ عنایہ مین اسکی اباحت کو بدین عبارت افادہ فرمایا ہے
ومن اصحابنا من قال اذا کان الرجل صالحا فشرابہ لخمر لصحۃ البدن والتقوے
لا للتلہی یکون حلالا اور توثیق اس حاشیہ عنایہ سعد مفتی کے کشف الظنون مین
مذکور ہے اور سفاح و زنا جو سنت مغیرہ بن شعبہ صحابی راوی صحاح ستہ کی ہے
(انسان العیون للحلبی) اور نیز سنت سیف اللہ خالد بن ولید صحابی کی حسب شہادت

فاروق اعظم کی ہے اور بنابر فرمان شاہی صدیق اکبر داخل اجتہاد خالد کی ہے
(کنز العمال تبویب جمع الجوامع للسیوطی فی کتاب الامارۃ والخلافۃ) اور فعل
خلاف وضع فطری جو سیرت اکابر ہے جیسا کہ حکمت علی محدثین مین مذکور ہوا اور
سود خوری جو سنت و اثر معاویہ خال المومنین ہے (دراسات اللبیب) اور رشوت
لینے جو سنت مغیرہ بن شعبہ کی ہے (کتاب الوسائل للسیوطی عن ابی نعیم) اور سیرت
خالد بن ولید کی ہے اور بازی شطرنج جو سیرت عمر فاروق و دیگر صحابہ کی ہے جیسا کہ
باب اول صفحہ ۱۳۲ مین مذکور ہوا اور سرقہ کی لت جو عین قمار اور سیرت اصحاب
کبار مثل ابن سمرہ و کرکرہ وطعمہ کی ہے باب اول مذکور صفحہ ۱۳۵ و غبن و خیانت جو
سنت ابو ہریرہ و عمرو عاص بنابر محاکمہ فاروق اعظم کے ثابت ہوئی اور خاصۃ غبن
جو سیرت عامہ صحابہ کو خریداری لحم مین صاحب احیاء العلوم نے نقل کیا ہے اور غنا گری
جو سنت صافیہ عبداللہ بن زبیر احد العبادلہ کی ہے (استیعاب ترجمہ حکیم بن جبلہ)
غرضکہ ہر قسم کے معاصی کسبی و آبائی ترکی و تازی یمنی و حجازی کما نقلہ الغزالی کہ ما ترک
النّاس الربوا یا جمعھم لما المیتر کوا شرب الخمر و سائر المعاصی ربع ۲ صفحہ ۱۶ من
احیاء العلوم بمفہوم ذہبی اعملوا ما شئتم کے قادح عدالت و مزیل مروت و منافی صدق فتنہ
نہین ہین۔

(۱۳) گانے بجانے مین منہمک رہنا اس وجہ سے منافی عدالت نہین کہ یہ سنت سنیہ
معاشر انصار صحابہ کی ہے چنانچہ عون الباری شرح صحیح بخاری مین ماثور ہے عن

المهلب ان سبب ذلك ما كان عليه الانصار من محبة اللهو والغناء اور لہو بمعنے نی وسرود و مزمار وطبل وغیرہ کے ہے کما فی کتب اللغۃ و فی التفسیر الکبیر فی معنے من اللهو والتجارہ اور بسیاق ذکر غنا کے مقصود لہو سے مزمار و مزامیر ہی ہین اور سماع غنا کا جواز قول خال المومنین ان الکریم لطروب سے صدرین مذکور ہوا حالانکہ حرمت غنا بنص قرآن بقولہ تعالے وانتم سامدون کے ثابت ہے (تفسیر الاتقان فی النوع السابع والثلثون ۱۴۹) اور حرمت لہو و مزمار محتاج اسناد نہین

(۱۴) کید وحیلہ ومکر جو سیرت امیر معاویہ وسنت عمرو عاص صحابی کا نجوم بلا و سواس کے ہی کما فی المحاضرات للراغب الاصفهانی و تاریخ الخلفا للسیوطی اور کذب واثم و غدر و خیانت جو سنت شیخین ہے (صحیح مسلم) اور وضع وافتعال واختراع وتصنیف احادیث جو شعبہ خیانت واثم اکبر در شریعت ہی اور سنت ابوہریرہ وانس و عمرو عاص ومغیرہ و دیگر صحابہ عالیو قار اور سیرت صالحین نامدار رہے ہے جیساکہ باب اول صفحہ ۱۳۸ و ۱۳۹ مین لکھا گیا اور تباغض اور تحاسد و تنافس و تدابر جو شمائل وخصائل شریفہ صحابہ سے برطبق پیشین گوئی رسالت پناہی کے ظاہر ہوئے ہین (شرح نواوی علی المسلم ۲ج ۴۰۷ ص) اور قطع الرحم جو سیرت شیخین بشہادت ذو النورین کے ہے (تاریخ الخلفاء) مفسد عدالت و مسقط صالحیت نہین ہے

(۱۵) دولت پرستی اور ملوک دنیوی کی شان مین تجویز اولو الامر ہے دینی عین عدالت ہی اسلئے کہ یہ محبوب و مرغوب اکابر اصحاب کے رہے ہے کہ فاروق اعظم کے پاس تمام بضاعت دنیا و آخرت علم و دولت مین بس یہی ایک حبت خزینۂ المال کی تھی (المستدرک

دیکھو باب اول صفحہ ۷۰ کتاب ہذا اور دیگر صحابہ بھی کما سبق فی الجدول ہمیشہ دولت خواہ اور ہمرنگ اپنے اپنے بادشاہ کے رہے ہین صاحب ہدایہ نے بھی لکھا ہے کہ یجوز تقلید الفقهاء من السلطان الجائر كما يجوز من العادل لان الصحابة رض تقلدوا من معاوية وكان الحق فی ید علی والتابعون تقلدوا من حجاج وكان هو جائر جس سے ظاہر ہوا کہ اس فرقہ منکر تقیہ نے بطیب خاطر تقلید جائرین و ترک عادلین مین بطمع اسی دولت اور حب جاہ کے اپنی عمرین صرف فرمادی ہین ورنہ تقلید جائرین کی منکرین تقیہ کے لئے کوئی وجہ موجہ سوای دولت پرستی کے نہین ہو سکتی حالانکہ آیہ منکم من يريد الآخرة اور آیہ المال والبنون زينة الحيوة الدنيا اور آیہ تريدون عرض الدنيا والله يريد الآخرة اور سورہ ہود ۱۲-۲ مکیہ من كان يريد الحيوة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم فيها وهم فيها لا يبخسون اور آیہ سورۃ الشوری مکیہ من كان يريد حرث الدنيا نؤته منها وما له في الآخرة من نصيب ناطق ہین کہ ایک جہت دنیوی و خازن اموالی مذموم اور موجب محرومی نصیبہ دینی کے ہے چونکہ یہہ حضرت اسی مین منہمک رہا اسلئے کہ قولہ ومن اراد ان يسأل المال فليأتني فان الله جعلني خازنا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حسب وعدہ نؤتیہ منہا کی بہرہ مند خلافت ملکی و امارت دنیوی کی گئی لہذا بمصداق ما له في الآخرة من نصيب کے ممتاز گردانے گئے

(۱۶) انقلاب شریعت کا کرنا بنقل مسائل ادیان سلف و ترک احادیث حضرت رسالت کے جو یہہ شعار و شیوہ مکثرین اخبار اہلسنت والجماعۃ کا رہا ہے بلکہ بدولت

اسی اکثار مرویات اسلاف کو یہ لقب مکثرین اخبار کا ملاہی جیسا کہ ملا علی القاری نے
شرح الشرح نخبۃ الفکر میں علامہ سخاوی سے نقل فرمایا ہے ترجمہ عبد اللہ بن عمرو العاص
مکثر الاخبار مین فانہ حصل لہ فی واقعۃ الیرموک کتب کثیرۃ من اھل الکتاب
وکان یخبر بما فیھا من الامور الغیبۃ حتی کان بعض اصحابہ قال حدثنا من النبی
صلعم ولا تحدثنا من الصحیفۃ راوی یا محدث کے اکثار الروایۃ کو مردود نہین کرتا

تیسری شرط راوی

کی مقبولیت مین حفظ وضبط ہے کہ راوی صاحب حافظہ ہو جو روایت سماعت
یا قراءۃً اپنے شیخ الاخبار سے حاصل کرے وہ لفظاً ومعناً ضبط وحفظ رکھے مگر یہان اصطلاح
سینہ بسینہ محدثین مین مراد حفظ وضبط سے بوجہ اطلاق نہین بلکہ یہ صفت مقید بقضایا
مخترعہ ہے ورنہ عارضہ نسیان مائۃ اولی کے راویون کا خصوصاً صحابہ کرام کا خاصۃً
مسائل شرعیہ واحکام شرعیہ مین بکثرت ثابت ہے پھر کس طرح روات متاخرین کیلئے
شرط حفظ وضبط بوجہ اطلاق ہو سکتی ہے کہ اس مین تکلیف محال لازم آتی ہے اور صحابہ
کی تاسّی ہاتھہ سے جاتی ہے دیکھئے سنن ابی داؤد مین معاویہ حربی سے مروی ہے کہ

قَالَ یَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ صلعم نَھٰی اَنْ یُقْرَنَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ قَالُوْا اَمَّا ھٰذَا
فَلَا قَالَ اَمَا اَنَّھَا مَعَھُنَّ وَلٰکِنَّکُمْ نَسِیْتُمْ حاصل ترجمہ مانحن فیہ یہ ہے کہ معاویہ نے صحابہ رسول
سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے منع فرمایا ہے حج وعمرہ مین قران کرنے سے
صحابہ نے کہا کہ ایسا نہین فرمایا کہ تم بھول گئے ہو اور صحیح مسلم مین ماثور ہے کہ ان

عائشۃ امرت ان یمر بجنازۃ سعد بن ابی وقاص فی المسجد فتصلی علیہ فانکر الناس
علیہا فقالت ما اسرع ما نسی الناس ما صلی رسول اللہ صلعم علی سہیل بن البیضاء الا فی المسجد
جلد اول صفحہ ۳۱۲ شرح نواوی علی المسلم یعنی عائشہ صدیقہ نے حکم دیا کہ جنازہ سعد وقاص مسجد مین
لایا جاوے کہ اوسپر خود نماز پڑہی لوگون نے اس کہنے پر عائشہ کے اعتراض فرمایا
صدیقہ نے دکھا کہ کسقدر جلد بہول گئے لوگ پیغمبر خدا کی نماز پڑہانے کو مسجد مین جنازہ
پر ابن البیضاء کی اور لغویت فائق اس شرط کے قرار دینے کے سیرت صحابہ کثرتین
اخبار سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ بسبب کثرت حکایات اور زیادہ گوئی در روایات
کے اپنے مقولہ سابق کو بہولکر مضمون تازہ مخالف روایۃ سابقہ کے بیان کردیا کرتے
تھے چنانچہ نیل الاوطار مین اونکی روایت کو فتوی سے تعظیماً لہ تعبیر فرماکر عذر نخالفت
مین اونکی عارضہ نسیان کو پیش کیا ہے بانہ قال ویحتمل ان ابا ہریرۃ افتی
بذلک لاعتقادہ ندبیۃ السبع لا وجوبہا او انہ نسی ما رواہ (الکلام
المتین صفحہ ۵۰۰) مگر لغویت اس شرط کی بظہور نسیان موجہ اسوجہ سے نہین کہ راوی
کے لئے دو نوصفت حفظ و نسیان کی مطلوب ہین کہ مواقع ضرورہ پر عادل ومتبع
کو لابد ہے کہ بعذر نسیان نقل یا تصدیق حدیث سے انکار کردے اور ضرر رسی
سے اپنے نخلہ کو بچالیجاوے اور بمواقع نصرت مذہب اپنی قوت تخیلہ سے بازی
لیجاوے لہذا النسیان مناسب مقام کار آمد ہے قادح جامعیت شرائط راوی کا نہین
ہے بنابران راوی کو پورا متبع حافظ و نسیان مین سیرت انس بن مالک کثیر الاخبار

صحابی کا عندہم مطلوب اور نہایت ہی مرغوب ہے چنانچہ جب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے بمقام رحبۂ کوفہ کے ایام خلافت ظاہری مین انس سے حدیث غدیر کی شہادت طلب فرمائی تو انس نے بلا لحاظ ضرر کے معذرت مین لقد کبرت سنی و نسیت لما حفظہ کہدیا کما رواہ جماہیر المحدثین یعنے مین بوڑہا ہو گیا ہون مجہے یہ حدیث محفوظ نہین رہی کہ نسیان عارض ہو گیا ہے اور یہ واقع سنہ چالیس سے قبل کا ہے اور بعد انقراض زمان دراز کے جب عمر بن عبد العزیز کا عہد خلافت سنہ ۹۹ھ مین ہوا تو انس کو بروایت تاریخ الخلفاء کے عقب سر عمر کے نماز پڑہکر خلیفہ کی خوشامد مین پیغمبر خدا صلعم کی اور سب خلفاء کی نماز یاد آگئی اور فرمانے لگے کہ ما صلیت وراء امام بعد رسول اللہ اشبہ صلوۃ برسول اللہ من ہذا الفتیٰ اگرچہ اس حافظہ ثاقبہ نے نماز مین خلفاء اربعہ و دیگر ائمہ جماعت معاشر صحابہ و امراء قریب بعیت شدہ مین نقبہ ہی پیدا نہین کئے بلکہ اونکے تخطیہ مین کچہہ کوتاہی اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا کہ سائر خلفاء و ائمہ جماعت کے قرأت اور تمام ارکان صلوۃ پر طعن بے امان حوالہ کیا ہے اور اون سبکو ناقص الصلوۃ قرار دیا ہے اور اسکو کسینے براہ نقد کے تجویز نہین کیا کہ زمانہ سابق مین انس صحابی مصداق اقرار العقلاء علے انفسہم مقبول کے مسے الحافظہ ہو چکے ہین اب اونکی روایت اور یہ حکایت اشبہت اور تخطیہ ائمہ جماعت لایعبا بہ ہے یہ لحاظ انکر ناصر فن بلحاظ اوسی ہر دو جہت کے ہے کہ راوی کو نسیان بجالت ضرر ضرور پیش کرنا چاہی اور نصرت مذہب مین تصرف کرنا بقوہ متصرفہ لازم ہے

یہ ذو جہتین ہونا انس کا البتہ موجب قبولیت اونکے اکثار اخبار کا ہوا ہے ورنہ زمان خدمت جیسا کہ صدر مین مذکور ہوا لائق اکثار کے نہین ہوسکتا ۔ اور

چوتھی شرط راوی کی

سماع الراوی عن الراوی المتقدم ہے مگر تقیید رجال اہل کمال مین معنی اصطلاحی راوی متقدم کے فے الذہن ایسے برجستہ اور شایستہ ہین کہ جامع و مانع بھی ہین اوس معنے مین پورا پورا لحاظ حدیث اصحابی کالنجوم اور الصحابہ کلہم عدول کیا گیا ہے او وہ معنے راوی متقدم کے یہ ہی ہوسکتے ہین کہ قوت متصرفہ بھی راوی متقدم مین لیجاوے ورنہ حدیث لقد کثرت علی الکذابہ الحدیث افراد صحابہ کو بوجہ اونکے کذابی کے خارج کرتی ہے حالانکہ ایک فرد منفرد بھی اس علت مین خارج نہین کی گئی اور برعکس اوسکے کلہم عدول ٹھہرادی گئی تو اونکے راوی متقدم سوائے قوت متخیلہ کے کچھہ بھی مقرر نہین ہوسکتی لہذا سماع راوی عن راوی المتقدم اسطرح پر ہوسکتا ہی کہ قوت متخیلہ کے ذریعہ سے زبان تو راوی متقدم اور قوت سامعہ اوسکے راوی سامع و بس اور اگرچہ یہ شرط بظاہر لغو و باطل معلوم ہوتی ہے لاکن علت اسکی قایم کرنے کی یہ ہے کہ عمر خلیفہ ثانی نے تحصیل علم دین کا حضرت نبوی سے بواسطہ ایک مرد انصاری مفتری کے علی ماروا البخاری فے باب تناوب العلم بلا لحاظ اوسکے ثقاہت و عدالت کے فرمایا ہے لہذا بپاس سنت عمر کے اس سماع عن المتقدم مین لحاظ قید صداقت کا نہین کیا گیا بس شرط سماع عن المتقدم کو بوجہ اطلاق کافی قرار دیا ہے اور اسی

غیر مقیدی پر اخذ و اخراج حدیث مین عملدرآمد کیا گیا ہے جیسا کہ ولید بن مسلم امام حافظ عالم دمشق اموی سے امام احمد اور ہشام اور رحیم اور ابوخیثمہ اور طنافسی اور کثیر وابن مصفی وابن عیلان وموسی بن عامر اور خلق کثیر اصحاب السنۃ نے احادیث نقل فرمائی ہین حالانکہ کان الولید مدلسا ربما دلس عن الکذابین کما فی تذکرۃ الحفاظ صفحہ ۲۷۰ اور حافظ ثقہ فقیہ شجاع بن ولید ابو بدر السکونی الکوفی سے اصحاب صحاح ستہ نے اپنی سند سے حدیثین نقل کی ہین جو یہ شیخ الروایۃ بہ تنقید ابو حاتم کے کما فی التذکرہ لین الحدیث تہا پس تحقیق ہو گیا کہ نفاذ اس شرط سماع عن المتقدم کا بقدر سنت عمری کے ملحوظ فی الاذہان کیا گیا ہے اور اس مین اوس متقدم کی ثقت و عدالت وصادقیت کو مشروط نہین کیا گیا ہے البتہ نقل حدیث عن الائمۃ الطاہرین اہل بیت خیر المرسلین مین اس شرط نمائشی کو سد راہ اور حاجب اخذ و اخراج و نقل کے کیا جاتا ہے کہ یحیے القطان و مالک وسفیانان نے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے بعذر و بلا عذر علم حدیث کا حاصل نہین کیا یحیے القطان نے تو احد منہ فی نفسی شیٔ کہدیا اور ذہبی نے نسبت بخاری کی لکھا ہے کہ ولم یحتج بہ البخاری واحتج بدرسائی الائمۃ الخ یعنے امام جعفر صادق سے بخاری نے کوئی حدیث نقل نہین کی اور تمام امر نے آپکی حدیث سے احتجاج فرمائی ہے اور امام مالک اوس حدیث کو جسکی نقل و راوی منفرد ائمہ اہلبیت ہوتے تھے نقل نہین کرتے تھے تاوقتیکہ کسی دوسرے راوی کو اوس حدیث کی نقل کرنے مین شامل نکر لیتے تھے یعنی باعتماد

راوی ثانی کی حدیث کو اخذ کیا کرتے تھے کما ہی کلہا فی میزان الاعتدال والتذکرہ ج ۲ حالانکہ علامہ ذہبی بسند صلح بن ابی الاسود کی غزارت علم حدیث امام جعفر صادق مین یہ روایت کرتے ہین کہ سمعت جعفر بن محمد یقول سلونی قبل ان تفقدونی فانہ لایحدثکم احد بعدی بمثل حدیثی پس یہان بہی تفریق اس شرط سماع راوی المتقدم مین ظاہر ہوئی اور

پانچوین شرط

یہ ہے کہ راوی کا سنہ وسال ولادت ووفات کا بہی معلوم ہو بظاہر فائدہ اس شرط سے یہ لکھا جاتا ہے کہ زمانہ ادراک شیخ الروایہ اوس راوی کا دریافت ہو سکے کہ آیا راوی نے اپنے شیخ کو دیکھا اور اوسکی مجلس مین شریک ہوسکا یا نہین جو اوس سے دعوے سماع کرتا ہی مگر یہ تو دکھلانے کے دانت ہین اور کہانے کے دانت یہ ہین کہ اسقدر تحقیق ہوجائی کہ آیا ولادت اور نشو ونمائے راوی کا کس کے عہد خلافت مین ہوا خلافت بنی امیہ مین پیدا ہوا یا بعدا وسکے تاکہ درجہ وثاقت اوسکے لئے قایم ہوسکے اور اوسنے شیوخ ومدرسین مدارس معاویہ کو ادراک کیا یا تعلیم اوس مدارس کی تعلیم یافتہ اہلحدیث سے پائی یا نہین اور شروط اربعہ ثقت وعدالت وحفظ وسماع عن المتقدم کے اوسکو الف شہر مین حاصل ہوئی ہین جس زمانہ کا ذکر سورہ قدر مین آیا ہے یا بعد اوسکے یا وہ پرایویٹ طریقہ پر صفات وشرائط مذکورہ مین سند یافتہ ہوگیا ہے پس بملاحظہ حال سنہ وسال ونشو ونما تعلیم وطریقہ مذکورہ کے علی قدر

الوثاقۃ اوسکو علم حدیث مین شمار کیا جاویگا یہہ اعلام اسرار شرائط کا باستنباط سجایے
محدثین وشمائل منقدین تجربیات قوم کے احوال وقال ومقال سے کیا گیا ہے جو شمائل
صدر مین جابجا مذکور ہوئے ہین ورنہ یہ شرائط بمعناہا اللغوی الحقیقی محض نمائشی
ہین صرف ایک ہی شرط راوی کے لئے فی اذہانہم مقرر ہے اگر وہ شرط اوسمین متحقق
ومسلم ہے تو کفر والحاد وارتداد بھی کسیطرح مانع نہین واگر وہ صفت مشروط راوی
مین نہین تو کوئی صفت محمودہ عندہم لائق اعتنار کے نہین اور وہ شرط متخذ کردہ تفضیل
ثلاثہ واتباع سنت صحابہ وانحراف از مذہب حضرت عترت خیر الورا ہے دیکھو ذہبی
نے میزان الاعتدال ترجمہ عبد الرزاق بن ہمام الحمیری الصنعانی مین قول ابن معین
شیخ البخاری کا اور نیز علت مقبولی اور شرط اصولی کو دیگر پیرایہ مین بسند سلمہ بن شبیب
کے تذکرۃ الحفاظ مین افشا فرمادیا ہے کہ قال ابن معین لو ارتد عبد الرزاق عن الاسلام
ما ترکنا حدیثہ یعنے اگر عبد الرزاق دین اسلام سے مرتد بھی ہو جاوے تو ہم اوسکی
حدیث کو ترک نکرینگے انتہے پس کہان رہین یہ شرائط راوی فتدبر اور علت عدم ترک
اوسکیہ نہین مگر یہ کہ قال سلمہ سمعت عبد الرزاق یقول واللہ ما انشرح صدری
قط ان افضل علیا علے ابی بکر وعمر یعنے عبد الرزاق کہتے تہے کہ قسم بخدا کبھی شرح صدر
میرا اسپر نہین ہوا کہ مین علی کو ابوبکر وعمر پر فضیلت دیدون انتہے اگا ور اوسکے ابن معین
اور تمام اہل نحلہ کا کیونکر شرح صدر ہوتا خدا تعالے فرماتا ہے ومن یرد ان یضلہ
یجعل صدرہ ضیقا حرجا اور فرماتا ہے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور

اندر کے کشف عوار تو نمودم ورنہ ✤ کلک طناب قم خلق خلش ہا دارد
فآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب طبعزاد مولوی سید فقیر حسین صاحب ساہلوی درگاہ

حدیث حمد مرا ورا سزا وار ✤ کہ در طبع آمدہ تنقید اخبار ✤ چہ تنقیدی کہ نقد خالص العلم
بتعدیل رواۃ وقدح اشرار ✤ چہ قدحے کشف استار عداوت ✤ کہ در دل ثبت کردند اہل آثار
باخفای رزیت ہم فضیلت ✤ برای ناکسان وآل اظہار ✤ چہ قدح اندر شرائط ہر چہ کردند
برای راویان اصحاب اخیار ✤ دران تعدیل وجرح از بہر راوی ✤ مصنف وا مظلہ کرد اظہار
بضبط تنقید کمال وصاف راوی ✤ بضبط آورد بہر ترک اشرار ✤ بخوبی شرط صنع اندر روایت
برآوردہ ز قلب اہل اسفار ✤ شدہ در اجراین ہا للہ الحمد ✤ مصنف مورد الطاف غفار

قطعہ دیگر

چو پرسیدم ز ہاتف سال طبعش ✤ فقیر آمد ندا تعدیل اخیار ۱۳۲۸

بحمد اللہ درین آوان مسعود ✤ بفیض رحمت والطاف غفار ✤ کتابے لاجوابی گشت مطبوع
کہ نام نامی اش تنقید اخبار ✤ عبارتش ہمہ محبوب دلہا ✤ نقاط احرفش منظور انظار
در آن تعدیل وجرح راویان ست ✤ برای فرق در ابرار و اشرار ✤ مصنف در وے اینمعنے عیان کرد
کہ فرقے ہست بین النور والنار چنان قدحی نمود اندر شرائط مخالف را نماندہ جاے انکار
بیان صادقش گر شنو از دل ✤ یقین آرد بنا شد گرچہ دیندار ✤ چنانکہ تحقیق فرمودہ بتدقیق
کہ بالاتر از و ناید باظہار ✤ جو باطل دور شد بہر سن طبع ندا زد ہاتفی تنقید اخبار ۱۳۲۸

کتبہ سید اختر حسین مہتمم مطبع ریاضی

صحت نامہ

تصحیح الفاظ و ترک غلطی اعراب و نقاط بنظر اختصار و بنا اعتماد بفہم مراد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	فانهوه	فانهوا
۱۳	۴	لاتعلموها	لاتعلموهما
۱۵	۱	حقیقت	حقیت
"	۱۲	ابوالعلی	ابویعلی
۱۸	۶	والیوم	وبالیوم
۱۹	۸	الناس	۰
۲۰	۶	فقلبوا	فتنقلبوا
۲۵	۱۷	وافع	ورفع
۳۰	۲	تجالسونهم	تجالسوهم
"	۳	ناکحوهم	تناکحوهم
۳۵	۱۸	راشدین	راشدین کے
۳۶	۷	کتاب مفهم	۰
۴۱	۱۰	یعرفونی	یعرفونني
"	۱۱	وجه	بوجه
۴۴	۲	تهلکم	تهلکلم
۵۰	۱۷	واقع	واقعه
۵۲	۱۴	تجمتع	یجمع
۵۳	۱۷	ہوسکتا ہے	نہین ہوسکتا ہے
۵۴	۳	الی ان تولیتم	ان تولیتم
"	۱۰	یبلبون	یبلغون
۶۴	۱۰	فات	وفات
۶۷	۲	رودد	روده
۷۷	۱۱	شخص	مشخص
"	"	اتی	باقی
۸۹	۱۷	شرطالامامة	شرط الامامة
۹۲	۹	محازتب	محاربت
"	"	کنده	کننده
۹۴	۸	تجبط	ان تحبط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۷	۱۱	افد	احد	۱۴۷	۱۸	الدیل	الدقیق	۱۷۶	۱۲	جواف	بجوف
۹۹	۱۵	مجتهداً تجلو دورائے	مجتهد اًتجاعاً ذارائے	۱۶۰	۱۱	لغضهم	ببغضهم	۱۷۷	۳	جمع حج	جمع حجاً
۱۰۳	۶	عیان	اعیان	۱۶۴	۱۴	رضوانئین	رضوانین	۱۸۱	۱۱	سهولت	سهلة
۱۰۶	۱۱	جانی	.	۱۶۵	۲	اور	.	۱۸۳	۱	فی الدین	فی الذهن
۱۰۷	۱	محل	محلّی	″	۱۵	خلافت	خلاف	۱۸۳	۸	عنده	عندهم
۱۰۹	حاشیہ ۱۹	صاحب مفهم	شارح مسلم	۱۶۸	۱	قدنا	فدنا	″	۱۱	الروایة	روایة
۱۱۱	۱۵	ررماس	زمن	″	۱۶	فلماعمر	فلمارای عمر	۱۸۴	۶	بحس باعثٌ	بحس باعث ہو کر
۱۱۲	۸	ادونهون	اونهون نے	۱۶۹	۱۳	تعلیم	تعظیم	۱۸۷	۵	ولو	لو
۱۱۳	۱۶	غلافت	خلاف	″	۱۴	جفتیین	جفنتین	″	۶	لاکن	ولاکن
۱۱۵	-	لم تقد	لم تقدر	″	″	اغلاط عیه	اغلاط علیه	۱۹۰	۸	رضی	رضاً
۱۲۰	۵	شرب باخر	شرب خمر	″	۱۵	الاتعلم	الاتعلم	۱۹۲	۱۱	بندوشون	بندشون
۱۲۹	۷	مین نین	مین نهین	″	۱۷	ظهر	ظهره	۱۹۷	۱۷	بحبت	صحبت
″	حاشیہ	ماخوباش	ماخوذباشد	″	″	اوذ ۶	اودماء	۲۱۳	۲	نفرمانی	فرماتے
۱۳۳	۱ فقرہ	عوائل	عوامل	۱۷۲	۱۳	فرمائی	حرمت فرمائی	۲۱۴	۳	دیده	اونهون نے دیده
۱۳۵	[illegible]	رانت	رائت	۱۷۳	۶	وفعاله	رفعاله	۲۲۵	۱۴	بجے	بجتی
″	″	رکین	رکبتین	″	۹	جنهون	جنهون نے	۲۲۷	۵	رواهم	رووها
۱۳۶	شطر تخمیس	السلعوکے	الصلعوکے	۱۷۴	۵	۱۰ اینه	هر آئینه	۲۲۸	۱۸	ج وصفه	ج اصفه
۱۳۷	۱۵	معنم		۱۷۵	۸	الاوسعها	نفساً الاوسعها	۲۲۹	۱۷	اوبجے	اوبجتے
۱۴۲	۶	بماتعلمون	ان الله بما تعلمون	″	۱۲	معاشه	معاشر	۲۳۱	۱	باخبار	باخبار احاد
″	۱۳	اور	.	″	۱۸	اوتپه	اونچر	باب دوم			
۱۴۳	۱۱	شهورت	مشورت	۱۷۶	۱۴	من کرد	من کره	۱	۵	نه حضرات	اور حضرات
۱۴۴	۱۴	تهیبیه	تهبیه	″	۱۵	الالامارد	الامارة	۲	۲	سوم	علوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۳	لمن	من	۲۴	۱۰	د س	التابعین	۱۰۶	۸	یین حدیث	متن حدیث
۹	۷	کہ جو	جے کہ	″	۱۲	ابد	ابداً	۱۱۰	۱۴	ین	یین
″	۱۳	اُبکجاتی ہو	جو کہجاتی ہو	۲۸	۱۷	حدیث من ابا علیا	حدیث من ناصب علیا	۱۱۲	۵	لف	حلف
″	″	تجقیق	تحقیق	۲۹	۹	اکاذب	اکاذیب	۱۱۷	۱۵	خرتنک	خرتنگ
۳۴	۹	حالانکہ حجاج الخ	.	″	۱۹	داس	رائس	۱۲۱	۶	خدمت	حدیث
۴۰	۱۰	ابن قطان	یحیی قطان	۳۱	۸	للبلادری	للبلاذری	۱۲۹	۱۲	تجدید	تحدید
۴۵	۸	شروع	شرع	۳۲	۱۳	یکسیون	یکسبون	۱۳۳	۸	علے	علی کی
″	۱۳	مفسدین	متقدین	۳۳	۱	ناجبیت	ناصبیت	″	۱۳	ری	رائے
۴۸	۱۴	ہجری تی	ہجری ہین	۳۷	۱۰	ورع زید	ورع زہد	۱۳۵	۱	معل	حصل
۵۱	۱۴	دہلوی تی	دہلوی نے	″	۱۲	.	سفر دراز محلوم بضعاف فذری	۱۳۷	۹	گردہ	یہ گروہ
۵۲	۳	بلتے	چلتے				کما قالہ حبان تحفہ	۱۳۹	۱	لفتن	الفتن
۵۴	۸	سنتے	بسنتے	۴۴	۱۸	مذکور ہوا	مذکور ہوگا	۱۴۳	۱۷	شبجی	شعبی
″	۱۶	البعض	بعض	۴۷	۲۰	عنہ	عنہ ذکر علیے	۱۴۵	۹	دخل	.
۵۵	۷	سینے شروع معتقد الخ	.	۴۸	۱	معین	معن	۱۴۹	۷	اخذ ملت	ماخذ ملت
باب			سوم	۴۹	۱۸	لحاطب	لحاطب	″	۱۰	جدوال	جداول
۵	۹	جرتی	جرہتی	۲۲	۱	الرواتیہ	الراحۃ	۱۷۱	۳	تیلیگرام	ٹیلیگرات
۹	۷	تتر قصوا	تتفرقصوا	۷۹	۸	شہرے	شہری	۱۷۲	۱۹	ملع مذہب	ملمع مذہب
۱۰	۱۷	امانۃ	اماتۃ	۸۵	۱۴	تلقعوہ	تلفقوہ	۱۷۴	۶	ملتقط	ملتقط وساقط
۱۱	۱۶	رمافہ	رصافہ	۹۶	۱	الراتیہ	الروایۃ ہین	۱۸۱	۳	دکیہایا	دکہیلایا
۱۶	۳	سے ہے	سو اخذ فرمایا ہے	″	۱۰	الذی	الذی سلم	۱۸۲	۶	العسال	العباس
۲۴	۲	کیشر	کثیراً	۱۰۱	۹	اباب	لباب	۱۹۴	۱۸	خداتیعالی	خداتیعالی نے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۲	۳	بہ ہی	بر ہی	۲۵۸	۷	جب شی	جبک الشی	۳۲۱	۱۷	اونکو	اونکی
۲۰۵	۱۷	فی	نے	۲۶۲	۱	غلو	غلبہ	۳۰۲	۱۶	ماشے	مع شے
۲۰۶	۱۳	قال	۰	″	۹	بصدق	ولصدق	۳۰۴	۱۰	بت پرستی	بت پرستی پر
۲۱۳	۵	اعصاربہ	اعصار	۲۸۰	۴	السدالہ	العداۃ	″	۱۱	چشم نبوت	چشمہ نبوت
۲۱۵	۱۵	قرآن فی	قرآن نے	۲۸۵	۴	سلیمان	سلیمان بن	۳۰۷	۶	شرافت	شرافت اور
۲۲۱	۱۱	اجارت	اجازت طلبی	۲۸۶	۴	یسبقق ہم	یسبقوہم	۳۱۵	۷	لیجاوی	لیجاوی
۲۲۳	۳	کیا	۰	″	۱۴	تنع رنی	منع کرنے	۳۱۷	۱	شرطے	شرطین
۲۸	۱۷	ہین	تھی	۲۸۷	یسبعوہم	یسبقوہم	یسبقوہم				
۲۳۰	۱۸	یطابع	یطالع للوح	۲۹۰	۸	مستلقیا	مستلقیاً فقط				
۲۳۸	۱	تقریر	تقرر				الیہ فاذا ہو قد				
″	۵	حقیقت	حقیت				خطم انفہ و شق				
۲۴۶		علےٰ رّ	علےٰ ردّ				وجہہ الی قولہ				
۲۴۷	۳	کوئی	کسی	۲۹۶	۱۱	وہی	ہی وہ				

تقریظ

مصنف علام نے یہ کتاب بعد نزہہ اثنا عشریہ و کتاب استقصاء الافحام کے فن رجال اور تنقید اخبار مین اسم بامسمےٰ لکھی ہی اور بلحاظ ترتیب بیان و تہذیب شواہد و اسناد کے بہت ہی نایاب افادہ فرمائی ہے ہرچند جرح و تعدیل مین بس ضغائن نے صدور قوم کا ظہور دکھلایا ہے اور ثقہ کے راویون پر زور نہین دیا کہ وہ بکثرت نزہہ و استقصا مین مذکور ہو چکے ہین تو بھی بہت کچھ اُسکے

ضمن مین کشف عوار محدثین نامدار کا ہوگیا ہی کہ اونکی دیانت و دینداری کی اصلیت اوس سے
پوری طرح کھل گئی اور اونکی مرویات مین حمایت مذہب اور کھلی جانبداری اونکے چھپے نقل کرنے
سے طشت از بام ہوگئی ہی علاوہ اسکے صورت استحالہ کی اونکی توثیق مذہب مین دکھلائی ہی کہ بنا مذہب سنت
برطبق روایت اور تصحیح روایت کی بنا بر مذہب سنت تمام کتاب کے دیکھنے سے عقل سلیم ادراک کر سکتی
ہی اسلئے کہ بناء مذہب محدثین سنت کے تو برطبق مفاد روایات و اخبار ثابت ہی ہی و محتاج بیان نہین ہے
اور تصحیح مرویات کی جو بنا بر اپنے اصول مقررہ مذہب کے جو محدثین سنت نے فرمائی ہی اور اوس سے اونمین وہ احادیث
جو شیوخ سنت نے نقل کی ہین اور صحاح خمسین مین ماثور ہین بلالحاظ ممدوح و یا مقدوح ہونے رواۃ کے
محض بر بنا مخالفت مذہبی کے متروک کر دین ہین سو یہی صورت استحالہ دوری کی ہی کہ صحت مذہب
کی موقوف صحت اخبار پر اور صحت اخبار موقوف ہی صحت مذہب پر البتہ مصنف کتاب نے اختصار
کو اختیار کیا ہے جس سے بعض بعض مقامات پر عبارتون مین اغلاق ہوگیا ہی اور وجہ اوسکی
یا مشکل پسندی ہی جو فی زماننا مروج نہین اور سلف مین بپاس قدر افزائی علم کے متداول تھی
یا بسبب اسکے کہ ہر مخالف کو دقت فہم کے سبب سہل تر موقع نہ دیا جاوے جو کچھ بھی ہو حق یہ ہی کہ یہ
کتاب اس علم و فن مین نادر الوجود ہے اور ترجمہ لفظی یا متابعت مطلق کسی کتاب ماسبق کے
نہین ہی بلکہ یہ نتیجہ تحقیقات ذاتی مصنف علام کا ہے ادام اللہ فیوضہ و ابقاہ

السید اختر حسین نقوی

۱۷۵	سیرت و تعلیم مخفی صحابہ بخوف بنی امیہ
	فصل پنجم
۱۷۹	عقیدت محدثین بحق صحابہ
۱۹۳	ابطال اقوال علمائے سنت در تعریف صحابہ
۱۹۹	ابطال تصویب نواوی در اجتہاد صحابہ فرق ثلاثہ موافقین و محاربین صفین و قاعدین از نصرت امیر المومنین علی بن ابیطالب ع
۲۲۳	طبقات صحابہ
۲۲۵	علامات نفاق اصحاب رسالتماب
۲۲۹	او لجھنا عمل و اثر صحابہ ثلاثہ بین
	باب دوم
۱	فضائل تابعین
۹	الفاظ محدثین درشان تابعین
۱۰	طبقات تابعین
۱۳	جدول مشابہت مآثر صحابہ بمآثر تابعین
۱۶	جدول تنقید رجال تابعین و اصحاب امیر المومنین
۲۲	جدول تنقید تبع تابعین و اصحاب عترت طاہرین
۲۷	جدول تنقید امامزادگان و اہل خاندان رسول ثقلین
۳۰	جدول عقیدت اہلسنۃ بدوازدہ امام ذریت خیر الانام
۳۴	ذکر تابعین ابرار و توثیق مختار
۳۵	ایراد بر محدثین در عدم اخذ علم از ائمہ معصومین
۳۷	ابطال قدح تابعین و غیرہم
۳۹	موازنہ مذہب آل نبی با مذہب ابن عدی
۴۵	اطالت لسان اہلسنت بحضرت رسالت
۵۰	قطع لسان مجریہ بشان اصحاب شاہ ولایت
۵۴	مسئلہ تفضیل سید العرب بر شیوخ الصحابہ
۵۷	رد تکفیر لاعنین
	باب سوم فصل اول
۱	حالات نشو و نما و ماخذ علم محدثین
۱۸	ماخذ علم محدثین سلف
۲۳	جدول کواذب نواصب و خوارج
۵۲	معذرت مولف در ناتمامی جدول
	فصل دوم
۵۳	نیرنگی عقائد محدثین
۵۶	عقیدت محدثین در توحید
۶۱	عقیدت در نبوت
۶۸	عقیدت در امامت
۷۱	مسئلہ تفضیل در ضمن امامت
۷۷	وجہ تشتت و نیرنگی محدثین سنت
۷۸	انتخاب صحابہ در اخذ شریعت
۸۲	جدول در تہافت مذاہب محدثین
۸۸	جدول در ذکر شیعہ شیوخ محدثین سنت
۹۵	ریمارک اجتہاد عمر سعد بقول ملا علی قاری کے
۹۸	اضطراب در تنقید محدثین سنت بترجمہ حسن ابن صالح
	فصل سوم
۱۰۰	حکمت عملی محدثین
۱۱۹	تذییل حکمت عملی کہ ضمن ہمین دنیا نسبت محدثین و ارباب

فصل چہارم

وجہ مخصوم ہوی ومرغوب بالطبع ہونیکے مذہب اہلسنت وجماعت کے ١٢٦

مذہل تقریبن دولت واصحاب حکومت پر ... اعتبار خلافت پرست ومحدثین سیرت ... ١٣٥

فصل پنجم

قواعد جرح وتعدیل رواۃ وتنقید اخبار و شروط اخذ واخراج وطرح واحادیث وآثار ١٦٠

اصول موضوعہ تنقید احادیث ١٦٠

اول صفت اسقاط ١٦٧

دوم تکذیب راوی یا صادق [illegible]

[illegible] قول فعل صحابی [illegible]

[illegible] محدثین مسئلہ خلافت بین [illegible]

[illegible] بمواقع مطاعن [illegible]

[illegible] حاریث وملحدیث [illegible]

[illegible] وفضائل اہلبیت [illegible]

[illegible] فضائل بارقہ [illegible]

[illegible] اہلسنت [illegible] صحابہ کے [illegible]

[illegible] الاخبار [illegible] بعضاً [illegible]

[illegible]

تحریف لفظی ومعنوی محدثین عن مطاعن الصحابہ ٢٥٩

یازدہم نقل اخبار عترت بطور استہزاء ٢٦٠

دوازدہم تکذیب ائمہ طاہرین [illegible] ٢٦٠

ردّ تغلیط خبر اقضاکم علیؑ ٢٦٢

ظلمات فوق الظلمات ٢٨٨

شرائط راوی نزد سنت معاویہ شاہی ٢٩٣

شرط ثقت راوی کے لئے ٢٩٥

شرط عدالت راوی ٢٩٨

حفظ وضبط راوی کا ٣١٢

شرط سماع از راوی متقدم ٣١٥

شرط سنہ وسال ولادت ووفات راوی ٣١٧

اصول صحت شرائط راوی ٣١٨

خاتمہ ٣١٩

صحت نامہ ٣٢٠

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

آریوں کی مذبوحی حرکات

بدحواسی کی ایک نہایت ہی مکروہ مثال

کیسا ضدی اور متمرد (اور عقل کا دشمن) ہے وہ شخص جو متکلم کی منشا کے خلاف کلام کے معنی کرتا ہے (دیباچہ ستیارتھ پرکاش)

حال ہی میں ایک غیر معروف آریہ پنڈت ہر دے پرکاش نامی نے ایک اشتہار بعنوان "شریفانہ علمی بحث کا سلسلہ نمبر ۱" شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں ہردے پرکاش نے اپنی انمل بے جوڑ اور بدحواسانہ عبارت میں قرآن کریم پر پانچ اعتراضات کئے ہیں اور ان بے سروپا اعتراضات یا سوالات کو اختلافات قرآنی ظاہر کیا ہے +

یہ سوالات چونکہ اس سے پہلے بھی متمرد (بقول سوامی جی) آریوں کی جانب سے پیش ہو چکے تھے اور

علمائے اسلام اُنکے دندان شکن جوابات دیکر سوالات پیش کرنیوالونکو خاموش کر چکے تھے۔ اس لئے ہم نے یہ طے کرلیا تھا کہ ہم ان سوالات کے جوابات لکھنے کے لئے قلم نہیں اُٹھائیں گے۔ مگر بعض احباب کے اصرار نے ہمیں ان فرسودہ سوالات کے جوابات دینے پر مجبور کردیا اور ہم نے بھی یہ سمجھ کر کہیں ہماری خاموشی کو عجز نہ خیال کیا جائے جواب دینا ہی قرینِ مصلحت تصور کیا۔ ورنہ بہت ظاہر ہے کہ چند پشت پا افتادہ سوالات کے جوابات لکھنا چنداں اہم نہیں ہے ؛

جن اصحاب نے پنڈت ہردے پرکاش جی کے مذکورہ اشتہار کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ پنڈت جی انتشارِ دماغ یا اُردو ادب سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اپنے خیالات کو واضح نہیں کر سکے ہیں۔ اور ان کے پیش کردہ پانچ سوالوں میں سے ایک سوال بھی ایسا نہیں ہے جس میں سوامی دیانند جی کے چیلے نے اپنی معصومانہ بدحواسی کے مضحکہ انگیز نمونے پیش نہ کئے ہوں اور اس طرح ہوشمند اصحاب کے لئے سامانِ تفریح فراہم نہ کیا ہو۔ پنڈت جی کی اس بدحواسی ہی نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم اپنے جواب کے ساتھ ساتھ ان کے سوال کا خلاصہ اور اس کا ماحصل بھی درج کریں ؛

ذیل میں پنڈت جی کی ترتیب کو قائم رکھتے ہوئے ہم اُن کے سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہیں اور پنڈت جی سے آرزومند ہیں کہ وہ ہمیں انھیں سوالات سے متعلق جو انھوں نے قرآن کریم پر کئے ہیں، وید بھگوان پر چند پرشن (سوال) کرنیکی آگیا (اجازت) مرحمت فرمائینگے۔
مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

پہلا سوال اور اُس کا جواب

کافی غور کرنے کے بعد پنڈت جی کے پہلے سوال کا خلاصہ صرف اس قدر سمجھ میں

آتا ہے کہ قرآن کریم میں پنجگانہ نماز کا کہیں ذکر نہیں ہے بلکہ کہیں چار نمازوں کا ذکر ہے تو کہیں تین نمازوں کا۔ اور کہیں صرف دو ہی نماز کی تاکید ہے اور دو وقت کی تاکید زیادہ ہے +

دوسرے پنڈت جی کے خیال میں یہ اختلافِ بیان یعنی کہیں چہارگانہ نماز کا ذکر اور کہیں سہ گانہ نماز کا اور کہیں صرف دو ہی وقت کی نماز کی تاکید قابلِ اعتراض ہے۔ اور اس سے اُن کے خیال میں شک ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم خدا کا کلام نہیں ہے (استغفر اللہ منہ)

اس سوال کے پہلے جز کے متعلق جسے پنڈت جی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ "پس جبکہ قرآن شریف میں پنجگانہ نماز کا ذکر ہے نہیں تو اس کے متعلق کیوں زور دیا جاتا ہے" +

اوّلاً یہ عرض ہے کہ یہ اعتراض قرآن کریم پر نہیں ہے اور نہ اس کا "اختلاف اجتماع ضدین" سے کوئی تعلق ہی ہے زیادہ سے زیادہ یہ اعتراض مسلمانوں پر ہو سکتا ہے اور وہ اس صورت میں کہ مسلمان پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں حالانکہ قرآن سے پانچ وقت کی نماز کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس اعتراض کو ان اعتراضات میں شمار کرنا۔ جو پنڈت جی کے زعم میں قرآن پر وارد ہوتے ہیں۔ پنڈت جی کی کھلی ہوئی بدحواسی ہے +

ثانیاً ہمیں یہ بھی تسلیم نہیں کہ قرآن کریم میں پنجگانہ نماز کا ذکر نہیں ہے، مندرجہ ذیل آیت ملاحظہ فرمایئے اس سے بوضاحت پنجگانہ نماز کا ثبوت ملتا ہے +

فسبحٰن اللہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السمٰوٰت والارض و عشیا وحین تظھرون ◌	مغرب، عشاء، صبح، عصر، اور ظہر، پانچوں وقت خدا کی تسبیح کرو۔ (یعنی نماز پڑھو)

چنانچہ ایک موقع پر رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے دریافت کیا گیا تھا کہ کیا قرآن میں پنجگانہ نماز کا ذکر ہے تو آپ نے جواب میں فرمایا تھا کہ ہاں ہے۔ اور مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی تھی +

رہا سوال کا دوسرا جز یعنی قرآن میں کہیں تین نمازوں کا ذکر اور کہیں دو نمازوں کا، کہیں چار نمازوں کا بیان، اور کہیں پانچ نمازوں کا، سو یہ نہ اختلاف ہے اور نہ اجتماع ضدین" جو شخص اس تفصیل کو اختلاف یا اجتماع ضدین خیال کرتا ہے وہ یا تو اختلاف کے معنی سے ناآشنا ہے یا متمرد اور ہٹ دھرم ہے۔ اس لئے کہ ہٹ دھرمی مذہب کی تاریکی میں عقل کو زائل کر دیتی ہے"

(دیباچہ ستیارتھ پرکاش ص ٹ)

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ دو چیزیں جو باہم متضاد اور متخالف ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے میں پائی نہیں جاتیں اور نہ دونوں پر عمل ہو سکتا ہے۔ سچ اور جھوٹ باہم متضاد اور متخالف ہیں، جو سچ ہے وہ جھوٹ نہیں اور اسی طرح جو جھوٹ ہے وہ سچ نہیں۔ اور یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص ایک ہی معاملہ کے متعلق سچ بھی بول رہا ہو اور جھوٹ بھی، اس مثال کے سمجھ میں آجانے کے بعد قرآن کی آیات صلوٰۃ (نماز) کے متعلق پنڈت جی کی غلط فہمی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ جہاں قرآن کریم میں دو نمازوں کا ذکر ہے وہاں ظاہر ہے کہ یہ الفاظ نہیں ہیں کہ صرف دو ہی نماز پڑھو، اسی طرح جہاں تین یا چار نمازوں کا بیان ہے، وہاں بھی یہ نہیں ہے کہ صرف تین، یا چار ہی نمازیں ادا کرو، اس صورت میں مثلاً جو شخص پنجگانہ نماز پڑھ رہا ہے وہ دو نمازیں بھی پڑھ رہا ہے، اور تین، اور چار بھی، اور یہ جیسا کہ سطور بالا میں بیان کیا گیا ہے تناقص اور اختلاف کی شان کے خلاف ہے۔ اسلئے

آیات صلوٰۃ میں نہ اختلاف ہے اور نہ تناقص اور پنڈت جی کے الفاظ میں نہ اختلاف و اجتماع ضدین ۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

بات یہ ہے کہ قرآن کریم مواعظ و نصائح اور علوم و معارف کا ایک مکمل مجموعہ ہے۔ اور اس کی تمام آیات میں بلاغت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ اُس نے خاص خاص مقامات پر حالات و ظروف کے پیش نظر خاص خاص نمازوں کی تاکید کی ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اُس نے بقیہ نمازوں کی نفی کر دی ہے۔ اور اس طرح گویا اس کے بیان میں اختلاف ہے۔

یہ تفصیل اس صورت میں ہے جبکہ پنجگانہ نماز کو ایک ہی آیت سے ثابت کیا جائے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ ان آیات صلوٰۃ میں جن کا ترجمہ پنڈت جی نے درج کیا ہے پنجگانہ نماز اور ان کے اوقات کا بصراحت ذکر ہے +

دُوسرا سوال اور اُس کا جواب

اس سوال کا خلاصہ اس قدر ہے کہ قرآن کریم کی بعض آیات سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ خدا نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ روز میں بنایا اور حم سجدہ کی چند آیتیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ خدا نے دُو روز میں زمین اور دُو روز میں آسمانوں کو پیدا کیا گویا کل چار روز میں زمین و آسمان کو پیدا کیا اور بقرہ وغیرہ سورتوں کی آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظِ کُن سے دُنیا کی پیدائش ظہور میں آئی۔ یہ بیانات باہم متخالف ہیں +

اس سوال کے جواب میں یہ عرض ہے کہ خدائے تعالیٰ نے زمین و آسمان اور جو اُن کے درمیان ہے سب کو چھ روز میں پیدا کیا ہے، جیسا کہ سورہ سجدہ کی مندرجہ ذیل آیات سے ثابت ہوتا ہے +

اللہ الذی خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام	خدا ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ روز میں پیدا کیا ہے۔

رہی حٰم سجدہ کی آیات سو ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ چھ روز میں خدا نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے اندر ہے سب کو پیدا کیا۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ حٰم سجدہ کی آیات میں خلق یعنی پیدائش کی تفصیل بھی کر دی گئی ہے۔ یعنی یہ بتا دیا گیا ہے کہ خدا نے دو روز میں زمین کو پیدا کیا۔ دو روز میں پہاڑ وغیرہ اشیاء پیدا کیں اور دو روز میں آسمان کو پیدا کیا۔ اس طرح کل چھ روز میں سب کچھ پیدا کر دیا۔ غور کیجئے آیات میں اختلاف کہاں ہے؟

چند کھلی ہوئی خیانتیں

اس مقام پر پنڈت جی نے کئی کھلی ہوئی خیانتیں کی ہیں جنہیں ہم افسوس کے ساتھ یہاں بیان کرتے ہیں +

پہلی خیانت تو یہ ہے کہ پنڈت جی نے حٰم سجدہ کی مسلسل آیات میں سے پہلی آیت کا ترجمہ کر دیا اور اس کے بعد کی آیات کو جو پہلی آیت سے ایسی ہی متصل تھیں جیسے ایک زنجیر کی کڑیاں باہم متصل ہوتی ہیں، چھوڑ کر آخری آیت کا ترجمہ لکھ مارا اور اس طرح یہ ظاہر کیا کہ گویا آیات قرآنی میں تعارض ہے +

دوسری خیانت یہ ہے کہ ٹوٹل (میزان یا مجموعہ) اور اصلی عدد دونوں کو جمع کر کے یہ فرض کر لیا کہ قرآن میں یہ مذکور ہے کہ خدا نے آٹھ روز میں زمین و آسمان کو پیدا کیا اور پھر اس پر اس اعتراض کی بنیاد کھڑی کر دی کہ "آٹھ دن کا لکھنا قابل تسلیم کیسے ہو سکتا ہے"۔ حالانکہ قرآن میں یہ طرز بیان اختیار کیا گیا تھا کہ پہلے یہ بیان کر دیا کہ خدا نے زمین کو دو روز میں پیدا کیا۔ پھر اس کے بعد پہاڑوں وغیرہ کی پیدائش کا

ذکر کرتے ہوئے مجموعہ عدد یعنی چار روز کا ذکر کر دیا، اور آخر میں یہ تصریح کر دی کہ دو روز میں آسمان کو پیدا کیا۔ اس طرح کل چھ روز ہوئے۔ لیکن پنڈت جی نے اپنی حساب دانی کا ثبوت اس طور پر دیا کہ دو روز زمین کی پیدائش کے شمار کر لئے اور چار روز مجموعہ پیدائش زمین اور جو کچھ زمین میں ہے یعنی پہاڑ وغیرہ علیحدہ محسوب کر لئے اور دو روز خلق سمار کے جمع کر کے کل آٹھ روز لکھ دیئے۔ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

تیسری خیانت جو کسی صورت بھی پہلی دو خیانتوں سے کمتر نہیں ہے۔ یہ ہے کہ پنڈت جی نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ "سورہ بقرہ۔ آل عمران۔ انعام۔ نحل یٰسین مومن وغیرہ میں ہے کہ خدا کے لفظ کُن سے دُنیا کی پیدائش ظہور میں آئی"۔ حالانکہ یہ سرتاپا غلط بیانی ہے۔

قرآن شریف کی محولہ سورتوں میں کہیں یہ نہیں ہے کہ خدا نے لفظ کُن سے دُنیا کو پیدا کیا۔ یہ ہمارے پنڈت ہردے پرکاش جی نے اپنے مہاگرو (استاد اعظم) سوامی دیانند جی کی تقلید میں لکھ دیا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ع

آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم

اگر پنڈت جی قرآن کی کسی آیت سے یہ دکھائیں کہ خدا نے لفظ کُن سے دُنیا کو پیدا کیا تو ہم انہیں مُنہ مانگا انعام دینگے۔ بیشک قرآن میں یہ ہے کہ جب خدا کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اُس کو صرف "ہو جا" کہتا ہے اور وہ ہو جاتی ہے اور بہت ظاہر ہے کہ یہ آیت چھ دن والی آیت کے خلاف نہیں ہے۔ یہ اس لئے کہ دُنیا کی مختلف کیفیتیں ہیں اور ان سب کیفیتوں میں سے ہر کیفیت کو خدا نے لفظ کُن سے پیدا کیا ہے۔ مثال کے لئے بچہ ہی کی پیدائش پر غور کیجئے۔ بظاہر تو بچہ کی پیدائش میں نو ماہ صرف ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ بچہ کی بیشمار کیفیات ہیں جو ہر آن بدلتی

رہتی ہیں اور ہر آن خدا اپنی قدرت سے "ہوجا" کہتا ہے اور وہ ہوتی جاتی ہیں۔ اسی طرح آسمان و زمین کی بھی مختلف کیفیات ہیں اور خدا نے ان سب کیفیات کو لفظ کن ہی سے پیدا کیا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ یہ سب کیفیات چھ روز میں مکمل ہوئیں۔ یہ مضمون حم سجدہ کی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ اس وقت بخارات تھے۔ تب اس کو اور زمین کو حکم دیا کہ دونوں چلے آؤ (یعنی بجاؤ) خوشی سے یا زبردستی سے۔ ان دونوں نے عرض کی کہ ہم بخوشی حاضر ہیں۔ تب ان بخارات کو دو روز میں سات آسمان بنا دیا۔"

اس آیت میں زمین و آسمان کی مختلف کیفیات کو موجود ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور آیت کے آخری جز میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آسمان کی جملہ کیفیات (بخارات) دو روز میں پایۂ تکمیل کو پہنچ گئیں +

تیسرا سوال اور اس کا جواب

تیسرے سوال میں پنڈت جی نے چند آیات کا حوالہ دیکر یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ قرآن کریم میں مادۂ فلک کے متعلق متضاد خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ کہیں آسمان کو جالیدار بتایا گیا ہے اور کہیں اس میں سوراخ یا شگاف ہونے سے انکار کیا گیا ہے اور یہ صریح تعارض ہے +

اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ قرآن کریم کی تحقیق کے مطابق آسمان ایک جسم ہے جو نہ کثیف ہی ہے اور نہ لطیف بلکہ کثافت اور لطافت کے درمیانی درجہ میں ہے۔ یہی خیال مشہور یونانی فلاسفر اور ہئیت داں

بطلیموس کا ہے۔ جیسا کہ اس نے اپنی مشہور و معروف کتاب مجسطی میں بتشریح بیان کیا ہے ۔

قرآن نے فنا یا پرلے کے موقع پر آسمان کے تغیر و تبدّل کو مختلف دلنشین اور اچھوتے عنوانوں سے بیان کیا ہے۔ اور چونکہ وہ وید بھگوان کے برعکس دُنیا کی ایک ترقی یافتہ زبان یعنی عربی میں نازل ہوا ہے اس لئے اُس نے ایک ہی مفہوم کے ادا کرنے کے لئے متعدد و لطیف و پاکیزہ اسالیب بیان اختیار کئے ہیں ۔

مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے روز موجودہ آسمان فنا ہو جائے گا۔ اور اس کی جگہ ایک دوسرا آسمان بنایا جائے گا۔ اس مفہوم کو بزرگ و توانا خدا نے کہیں اس لطیف استعارہ میں بیان کیا ہے کہ آسمان اس طرح لپیٹ دیا جائے گا جس طرح کسی فرش یا بستر یا دفتر کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ یہ طرز بیان سورہ زمر اور سورہ انبیاء میں اختیار کیا گیا ہے ۔

کہیں اس مفہوم کو اس پاکیزہ استعارہ میں ادا کیا گیا ہے کہ قیامت کے روز آسمان کی یہ نیلی چادر اُس پر سے اس طرح اُتار لی جائے گی جس طرح مسلخ میں بکری کی کھال کھینچ لی جاتی ہے۔ یہ طریق بیان سورہ تکویر میں اختیار کیا گیا ہے ۔

کہیں اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ آسمان اس طرح پھٹ جائے گا جس طرح کھال پھٹ جاتی ہے اور اندر سے گوشت نظر آنے لگتا ہے۔ اسی انشقاق کو بعض سورتوں میں لفظ فرج یعنی کشادہ ہونے اور کھلنے سے تعبیر کیا گیا ہے ۔

بہرحال مضمون ایک ہی ہے لیکن مختلف اسالیب اور مختلف الفاظ

بیان کیا گیا ہے۔ اور پنڈت جی چونکہ عربی زبان اور عربی اسالیب بیان سے نا آشنا ہیں اس لئے اس پر اعتراض کر رہے ہیں۔ اور اس طرح اپنے آپ کو ضدی اور متمرد بنا رہے ہیں۔ سوامی دیانند جی فرماتے ہیں۔ "بہت لوگ ایسے ضدی اور متمرد ہوتے ہیں کہ وہ متکلم کے خلافِ منشا تاویل کیا کرتے ہیں"

(دیباچہ ستیارتھ پرکاش ص۳)

دلچسپ تحقیق

پنڈت جی نے مادہ سمار کے سلسلہ میں جن آیات پر اعتراض کیا ہے اُن کا حقیقی مفہوم تو سطورِ بالا میں عرض کیا ہی جا چکا ہے۔ اس مقام پر اہلِ علم کی دلچسپی کے لئے ان الفاظ کی مختصر سی تشریح کی جاتی ہے جو محولہ آیات میں استعمال ہوئے ہیں اور جن کے اصلی معانی سے بے خبر ہونے کی وجہ سے پنڈت جی غلط فہمی کی گہرائیوں میں جا پڑے ہیں۔

مختصراً یوں سمجھئے کہ قابل اعتراض الفاظ یہ ہیں۔ طے۔ انشقاق۔ فرج۔ اور کشط۔ پنڈت جی نے بترتیب ان الفاظ کے یہ معنی کئے ہیں۔ لپیٹنا۔ پھاڑنا۔ سوراخ کرنا اور کھال اُتارنا۔ ان الفاظ میں پہلا لفظ یقیناً عام طور سے لپیٹنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن عربی ادب میں اس کا استعمال فنا کرنے کے معنی میں بھی ہوا ہے۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے۔ ؎

طوتك خطوب دهرك بعل نشر

امام راغب نے مفردات میں مطویات کے یہی معنی کئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں والسموات مطویات بیمینه والمعنی مهلکات۔ یعنی مطویات کے معنی مہلکات اور فنا شدہ کے ہیں۔

اب رہے انشقاق اور فرج تو وہ دونوں ہم معنی ہیں یعنی دونوں کے معنی پھاڑنے کے ہیں۔

امام راغب فرماتے ہیں۔

قال واذا السماء فرجت ای انشقت یعنی فرجت کے معنی وہی ہیں جو انشقت کے ہیں۔

اب صرف لفظ "کشط" رہ جاتا ہے۔ اور وہ اگرچہ حقیقی طور پر کھال کھینچنے کے معنی میں آتا ہے لیکن استعارہ کے طور پر مطلق زائل کرنے یا اتارنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ چنانچہ عربی میں کہتے ہیں "انکشط روعہ" یعنی اس کا خوف جاتا رہا۔ اب پنڈت جی ہی بتائیں کہ ان الفاظ میں تعارض کہاں رہا

ایک کھلی ہوئی بدحواسی

پنڈت جی نے اسی سوال کے سلسلہ میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ سورہ ذاریات میں ہے کہ آسمان جالیدار ہے اور سورہ ق میں ہے کہ آسمان میں کہیں شگاف نہیں ہے ان دونوں بیانوں میں صریح تعارض ہے +

اس کے جواب میں عرض ہے کہ بیشک سورہ ق اور دوسری سورتوں میں یہ ہے کہ آسمان میں کوئی شگاف یا سوراخ نہیں ہے۔ اور نہ حقیقت میں شگاف ہے ہی +

رہی سورہ ذاریات" سو اس میں یہ کہیں نہیں ہے کہ آسمان جالیدار ہے یہ پنڈت جی کی کھلی ہوئی بدحواسی ہے۔ سورہ ذاریات کی آیت جس سے پنڈت جی آسمان کا جالیدار ہونا ثابت کرنا چاہتے ہیں یہ ہے +

والسماء ذات الحبك ۔ الایہ۔ ترجمہ۔ اس آسمان کی قسم جس میں دیکھنے والوں کو

نہایت خوشنما راہیں نظر آتی ہیں (جیسے کہکشاں)

پنڈت جی نے لفظ حبائک کا ترجمہ جالیدار سمجھا ہے یا ظاہر کیا ہے۔ حالانکہ یہ یکسر غلط ہے۔ "حُبک" کا ترجمہ جالیدار نہیں ہے +

امام راغب اصفہانی کی مفردات میں ہے ذات الحبک ھی ذات الطرائق یعنی ذات الحبک کے معنی ہیں وہ آسمان جس میں راہیں ہیں، راہوں سے مراد وہ معقولی راہیں بھی ہوسکتی ہیں جن کا خیال وفہم سے ادراک کیا جاتا ہے۔ اور جن کی طرف قرآن کی آیت ویتفکرون فی خلق السموات میں اشارہ کیا گیا ہے +

بعض علماء لغت وتفسیر نے اس لفظ کو حبک بمعنی بننے سے لیا ہے۔ اور وہ اس آیت کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ:

"یہ آسمان خدا نے اس استحکام اور خوبی سے بنایا ہے جس طرح کپڑا مضبوطی سے بُنا جاتا ہے" اسی مضمون کو قرآن کریم میں اس طرح بھی ادا کیا گیا ہے۔ بدیع السموات والارض۔ الآیہ یعنی خدائے بزرگ نے زمین اور آسمانی طبقات کو نہایت ہی استحکام اور ندرت کے ساتھ خلق کیا ہے۔" (زمین کو الہام ہونے کا جواب نمبر ۵ میں ملاحظہ فرمایا جائے)

چوتھا سوال اور اُس کا جواب

اِس سوال میں پنڈت جی نے اس طرح گہر افشانی فرمائی ہے۔ کہ سورہ اعراف میں اعتکاف کو بت پرستوں کی رسم ظاہر کیا گیا ہے۔ حالانکہ اعتکاف خود نبی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اور آج مسلمان بھی اعتکاف کرتے ہیں۔ اور اُسے مستحسن ومسنون خیال کرتے ہیں +

اس اعتراض کی بنیاد اعتکاف کے معنی نہ سمجھنے پر ہے۔ لغت میں اعتکاف

کسی چیز کی طرف متوجہ ہونے اور اُسے لازم پکڑنے کو کہتے ہیں۔ مفردات امام راغب میں ہے۔

العکوف الاقبال علی الشئی وملازمتہ علی سبیل التعظیم

(مفردات صفحہ ۳۴۲ مطبوعہ مصر) بہت ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص بتوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُن کی تعظیم وتکریم کرتا ہے اور پروہت کی طرح بتوں کے حضور میں آسن جما کر بیٹھتا ہے وہ ایک نہایت مکروہ فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور اس جہت سے اُس کی مذمت کی جاتی ہے۔

سورہ اعراف میں مطلق اعتکاف کو مذموم ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اس اعتکاف یا عکوف کو زشت بتایا گیا ہے۔ جس کا تعلق اصنام یا پتھر کی مورتیوں سے ہے۔ اس آیت کے الفاظ یہ ہیں:

فاتوا علی قوم یعکفون علی اصنام لھم	ترجمہ۔ اُن کا گذر ایسی قوم پر ہوا جو اپنے پتھر کی مُورتیوں پر آسن جمائے بیٹھے تھے۔

اس عبارت میں لفظ اصنام موجود ہے۔ جس کے معنی پتھر کی مورتیوں کے ہیں۔ رہا شرعی اعتکاف سو اُس کے معنی ہیں خدا کی یاد میں سب جھگڑوں سے علیحدہ ہو کر مسجد میں بیٹھ رہنا۔ مفردات میں ہے۔

الاعتکاف فی الشرع ھو الاحتباس فی المسجد علی سبیل القربہ

حیرت ہے کہ پنڈت جی بتوں کے پُوجنے اور خدا کے پُوجنے میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ ہاں یاد آیا۔ خود سوامی جی نے کہا ہے کہ "آگے پیچھے محل وموقع مناسب کے نہ دیکھنے والے جاہلوں کو علم سے کیا واسطہ" (بھومکا صفحہ ۲۹)

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آریہ مورتی پُوجا کو بُرا بتاتے ہیں اور اپنے زعم میں پُوجا کرتے ہیں (یعنی خدا کی) بھلا پُوجا جو بُری چیز ہے اُن کے لئے کس طرح اچھی ہو گئی

تو ہمیں بتایا جائے۔ آریہ صاجبان اس کا کیا جواب دیں گے؟ یہی نہ کہ مطلق پوجا معیوب نہیں ہے۔ وہی پوجا معیوب ہے جس کا تعلق بتوں سے ہے۔ یہی جواب ہماری طرف سے بھی قبول کر لیا جائے +

ایک کھلی خیانت

افسوس ہے کہ پنڈت جی نے ہر سوال میں ایک نہ ایک خیانت ضرور کی ہے۔ اس سے پہلے سوالوں کی خیانتوں کے چہرہ پر سے تو نقاب اُٹھایا جا چکا ہے۔ اب اس سوال کی خیانت کو عُریاں کیا جاتا ہے +

پنڈت جی فرماتے ہیں کہ سورہ بقر میں مُسلمانوں کو حکم ہے کہ تم بوقت اعتکاف مباشرت سے بچو" سورہ بقرہ کی آیت جس کا پنڈت جی حوالہ دیتے ہیں یہ ہے +

ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد	ترجمہ جس وقت تم مسجد میں معتکف ہو تو عورتوں سے علیحدہ رہو +

جس طرح سورہ اعراف کی آیت میں لفظ اصنام مذکور ہے اسی طرح اس اس آیت میں لفظ مساجد ہے۔ اور یہ دونوں الفاظ اپنی اپنی جگہ اعتکاف کے معنی واضح کر رہے ہیں لیکن پنڈت جی عام مُسلمانوں کو غلطی میں ڈالنے کے لئے مساجد کا ترجمہ نہیں کرتے، اور اس طرح ایک بڑی خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پنڈت جی بتائیے کہ متکلّم کے خلاف منشا تاویل کرنیوالے کون ہوتے ہیں؟

پانچواں سوال اور اُس کا جواب

پانچویں سوال کو پنڈت جی نے چار سوالوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہم پنڈت جی کے چاروں سوالوں کو ان ہی کے الفاظ میں درج کرتے ہیں، اور ترتیب سے

ساتھ ان کے جوابات دیتے ہیں۔

(۱) اگر شہد کی مکھی اور زمین کو الہام ہو سکتا ہے تو کیا عام انسان اس کا مستحق نہیں ٹھیر سکتا؟

(۲) اگر اللہ اور شیطان دونوں الہام بھیجتے ہیں تو اللہ اور شیطان کے الہام میں کیا تفاوت ہے؟

(۳) ازراہ کرم بتلایئے کہ شیطان کے الہام میں فطری شعور ہے یا نہیں؟

(۴) حضرت رسول مقبول صلعم کو اپنے الہام پر کیوں خشک ہوا؟

ان چاروں سوالوں میں سے پہلے سوال کا جواب یہ ہو کہ لغت میں الہام کے معنی دل میں ڈالنا اور وحی کے معنی آہستہ سے قلب میں کلام کا القا کرنا ہیں۔ گویا لغوی معنی کے اعتبار سے یہ دونوں الفاظ قریب ہم معنی ہیں۔ اور کوئی مخلوق بھی خدا کے اس فیض سے محروم نہیں ہے۔ حیوانات و نباتات و جمادات اس فیض میں سب برابر کے شریک ہیں۔ اور یہ خدا تعالےٰ عین عدل و انصاف ہے کہ اُس نے اپنے اس فیض عام سے اپنی مخلوق کو مساویانہ طور پر مستفیض فرمایا ہے۔

اس معنی کے اعتبار سے نہ صرف شہد کی مکھی بلکہ ہر جاندار کو وحی ہوتی ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

فالھمہا فجورھا وتقواھا	ترجمہ۔ خدائے بزرگ و توانا نے ہر ایک نفس کو بھلے بُرے کی تمیز دے رکھی ہے۔

سچ ہے ؎

سب سے ربط آشنائی ہے تجھے ۔۔۔ دل میں ہر ایک کے رسائی ہے تجھے

ایک شبہ اور اُس کا ازالہ

ممکن ہے کہ پنڈت جی کے دل میں یہاں یہ شبہ پیدا ہو کہ جب وحی یا الہام ترغیب روح

کو ہوتا ہے تو پھر نبیوں اور رسولوں کی خصوصیت کیسی ؟

سو اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ وحی کی کئی قسمیں ہیں منجملہ ان اقسام کے ایک قسم وہ بھی ہے جسے وحی عام یا وحی لغوی کہا جاتا ہے۔ اور یہ وہی قسم ہے جس کا ذکر سطور بالا میں ہو چکا ہے، اور جو نظام کائنات میں ایک بڑی حد تک دخیل ہے،

انبیاء کے ساتھ جو وحی خاص ہے اُسے اصطلاح میں وحی شرعی یا وحی اخص کہا جاتا ہے، اصل میں یہ وحی رُوح کی اُس لطافت کا نام ہے جو نبی کو خدا سے قریب تر کر دیتی ہے، اس مرتبہ میں نبی کے قلب پر خدا کی طرف سے اس طرح الہامات ہوتے ہیں جس طرح ایک روشن اور صاف آئینہ میں آفتاب عالمتاب کے جلوے بکھر جاتے ہیں اور وہ منور ہو جاتا ہے، یہ الہامات امور طبعیہ کی قسم سے نہیں ہوتے بلکہ امور اختیاریہ اور احکام شرعیہ کی قسم سے ہوتے ہیں۔

سوال کے دوسرے جز کے متعلق یہ عرض ہے کہ شیطان کے لئے وحی کا لفظ اپنے لغوی معنی یعنی القا کے اعتبار سے استعمال ہوا ہے، اور حق یہ ہے کہ اس لفظ کا شرعی وحی یا اصطلاحی وحی سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ شیر قالین کا شیر بیشہ سے بیشک اللہ اور شیطان کے القا میں فرق ہے اور وہی فرق ہے جو خیر و شر، نور و ظلمت، صدق و کذب، حق و باطل، اور خود اللہ اور شیطان میں ہے، قرآن کریم نے ایک سے زیادہ مقامات پر اس فرق کو واضح کیا ہے، ہم بنظر اختصار صرف دو ہی آیات پر اکتفا کرتے ہیں ۔

(۱) وما تنزلت به الشیاطین وما ینبغی لهم وما یستطیعون

قرآن شریف شیاطین کا نازل کردہ نہیں ہے، اور ہو کس طرح سکتا ہے، جبکہ شیاطین میں نہ اس کی قدرت ہے، اور نہ وہ اس سے مناسبت رکھتے ہیں۔

(۲) هل انبئکم علی من تنزل الشیاطین

کیا تم جانتے ہو کہ شیطانی الہام کسے ہوتا ہے

تنزل علی کل افاک اثیم ط | اُسے ہوتا ہے جو جھوٹا اور گناہگار ہے،

اسی واسطے ملہم علیہ کے حالات زندگی کا تاریکی میں نہ رہنا ضروری ہے

سوال کے تیسرے جز کے متعلق یہ عرض ہے کہ شیطانی القا میں فطری شعور نہیں ہوتا۔ اور نہ عقلاً ہو سکتا ہے،

سوال کے آخری جز کے متعلق عرض ہے کہ یہ غلط ہے کہ نبی علیہ السلام کو الہام میں شک ہوا۔ پنڈت جی کو جس آیت سے غلط فہمی پیدا ہوئی ہے وہ ذیل میں ترجمہ کے ساتھ لکھی جاتی ہے،

فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فاسئل الذین یقرؤن الکتاب ط	اے نبی اگر ان تاریخی واقعات کے متعلق بالفرض تمہیں شک ہے جو ہم نے الہام سے تمہیں بتائے ہیں تو اہل کتاب سے دریافت کرو۔

اس آیت کا صحیح مفہوم معلوم کرنے کے لئے اولاً یہ جاننا ضروری ہے کہ عربی زبان میں صرف اِن فرض کے لئے آتا ہے جیسا کہ عربی قواعد و معانی کی کتابوں میں بصراحت مذکور ہے، اس صورت میں آیت کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ اے محمد! یہ تو یقینی ہے کہ تمہیں ہمارے الہام میں کوئی شک نہیں ہے، لیکن بفرض محال اگر شک ہو تو تم اہل کتاب سے دریافت کر سکتے ہو، صحیح حدیثوں میں آتا ہے کہ آیت مذکورہ کے نازل ہونے کے بعد آپ نے فرمایا لا اشک ولا اسئل یعنی نہ مجھے شک ہے اور نہ میں دریافت کرتا ہوں،

ثانیاً یہ کہ آیت مذکورہ باب تعریض سے ہے یعنی آیت میں گو بظاہر نبی علیہ السلام کو خطاب ہے لیکن واقع میں ان لوگوں کو مخاطب بنایا گیا ہے جو قرآن میں شک کرتے تھے اور اس کے الہامی ہونے میں متامل تھے، عربی میں اس نوع کے اسلوب بیان کو تعریض کہتے ہیں، علامہ قزوینی نے جو علم معانی کے امام سمجھے جاتے ہیں، اس اسلوب بیان کی عام مثال یہ دی ہے کہ تم ایک شخص کو خطاب کر کے کہتے ہو اذیتنی فستعرف (یعنی تو نے مجھے ستایا تو ہے لیکن عنقریب تو اس کا مزہ چکھے گا) اور در واقع میں تم اس شخص کو مراد نہیں لے رہے ہو بلکہ تمہارا روئے سخن ایک دوسرے شخص کی طرف ہے جو تمہارے مخاطب کے پہلو میں بیٹھا ہوا ہے، یہ اسلوب بیان خصوصیت کے ساتھ اُن مواقع پر اختیار کیا جاتا ہے جہاں اصلی مخاطب کے جذبات کا خصوصی احترام مقصود ہوتا ہے، وضاحت کیلئے مذکورہ آیت ہی کو لے لیجئے۔ یہاں آیت میں ان اصحاب کی اصلاح اور رہنمونی مقصود ہے، جو چار و ناچار قرآن میں شک کرتے تھے، اور اُسے الہامی کتاب تسلیم کرنے میں متامل

تھے، اس پر طرہ یہ تھا کہ اپنے آپ کو اس باب میں باخبر بھی جانتے تھے، بہت ظاہر ہے کہ اگر آیت مذکورہ میں خصوصیت کے ساتھ ان کو خطاب کرکے کہا جاتا کہ اگر تمھیں قرآن کے الہامی ہونے میں شک ہے تو تم اہلِ علم یا اہلِ کتاب یعنی احبار یہود سے دریافت کرسکتے ہو تو یقین ہے کہ ان لوگوں کی غیرت اس سے جوش میں آجاتی اور معاندانہ طور پر وہ اسلامی ضیاپاشیوں کی طرف سے آنکھیں بند کرلیتے۔

اس نوع کے طرزِ بیان کی قرآن میں اور بھی بہت سی مثالیں ہیں لیکن ہم اس مقام میں صرف دو ہی پر اکتفا کرتے ہیں اور اگر ضرورت پیش آئی تو اور مثالیں بیان کرنے سے بھی دریغ نہ کریںگے +

(۱) لئن اشرکت لیحبطن عملک ط — اے نبی اگر تم نے شرک اختیار کیا تو یقین جانو کہ تمھارے اعمال سب رائیگاں جائیں گے۔

(۲) یاایھا النبی اتق اللّٰہ ولا تطع الکافرین ط — اے نبی خدا سے ڈریئے اور کافروں کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کیجیے +

ویدوں میں تعارض

پنڈت ہرے پرکاش جی نے اپنے اشتہار میں قرآن کریم کے مضامین کو متعارض ثابت کرنیکی کوشش کی تھی لیکن خدائے بزرگ و توانا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ اس میں ناکام رہے، جیسا کہ ہمارے جوابات سے ظاہر ہے۔ یہ سچ ہے آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے یعنی جس الزام انکو دیتا تھا تھوپا اپنا نکل آیا قرآن میں تعارض ثابت ہونے کے بجائے وید بھگوان میں تعارض ثابت ہو گیا، اور وہ بھی نہایت آنکھ دیانی دلدادہ وید بانی مہاراج منو جی کے اقرار سے۔ ملاحظہ ہو منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۴۔

"جہاں جہاں شرتی یعنی وید میں متضاد احکام ہیں منی لوگوں نے ان دونوں کو ہی دھرم مانا ہے" یہی فتوی سمرتی کے متضاد احکام کے متعلق ہے" (عی) من چہ سرایم و طنبورہ من چہ سراید

سوامی دیانند جی (بانی مذہب آریہ) ستیارتھ پرکاش کے چودھویں سمولاس میں لکھتے ہیں،

"جس کتاب کی یہ تعلیم ہو کہ جو تمھارے مذہب کو نہیں مانتے ان کو قتل کر ڈالو، ایسی تعلیم کو کنویں میں ڈالدینا چاہیئے کیونکہ ایسی کتاب اور اس کتاب کے خدا کو ماننے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں ہے"!

یہ سوامی جی کا معیار ہے، اس پر مندرجہ ذیل وید منتر کو دیکھئے۔

"اے راجہ پرش! آپ دہرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں اے جاہ و جلال والے پرش! وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے، آپ اسکو اُلٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلا ڈالیں۔" (یجر وید ۱۳/۱۱)

ویدوں کا پرمیشور جاہل ہے

آریہ یہ بیان کرتے ہیں کہ وید وغیرہ خدا کو علیم کل بتایا گیا ہے حالانکہ رگوید ۴/۱۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشور جاہل ہے اس منتر میں پرمیشور بیاہے ہوئے مرد اور عورتوں کو دریافت کرتا ہے کہ تم دونوں رات کو کہاں ٹھیرے تھے اور تمنے دن کہاں گذارا تھا اور یہ کہ تم کہاں شب باش ہوئے تھے؟ سمجھ میں نہیں آتا کہ پرمیشور بیاہے ہوئے مرد اور عورتوں سے اس قسم کے حیا سوز سوالات کیوں کرتا ہے۔

وید اور سندھیا

پنڈت جی نے قرآن پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ قرآن میں پنجگانہ نماز کا ذکر نہیں ہے لیکن مسلمان پنجگانہ نماز پر زور دیئے جاتے ہیں۔ ہم یہ اعتراض یاد دلا کر عرض کرتے ہیں کہ وید مقدس میں نہ تو سندھیا کا ذکر ہے اور نہ اس کے اوقات کے متعلق کوئی حکم ہے لیکن آریہ ہیں کہ اپنی طرف سے سندھیا پر زور دیئے جاتے ہیں اور ویدوں کے خلاف منشا اس کے اوقات کی تعین بھی کر رہے ہیں، آخر یہ سب کچھ کس غرض سے ہو رہا ہے؟

وید اور زمین و آسمان

یجر وید ادھیائے ۵ منتر ۲۸ میں ہے کہ آسمان و زمین کو گھی وغیرہ خوشبودار چیزوں سے بھر دو، اور ادھیائے ۱۱ منتر ۲۲ میں ہے کہ زمین و آسمان خدا کے دہن کشادہ کی مثال ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا زمین و آسمان لالہ جی کے گھڑے ہیں جو پرمیشور انھیں گھی وغیرہ خوشبودار چیزوں سے پر کرتا ہے؟ اور کیا یہ ممکن ہے کہ زمین و آسمان کو گھی وغیرہ اشیاء سے پر کیا جا سکے؟ اور اگر ممکن ہے تو بتایا جائے کہ جب زمین و آسمان کے گڑھے گھی وغیرہ اشیاء سے بھر جائینگے تو پنڈت جی اور انکے ودیا سندھی رفقا کہاں رہینگے؟ اگر زمین و آسمان گھی کے کنوئیں کی مثال ہیں تو انھیں پرمیشور کے دہن کشادہ کہنے کے کیا معنی؟ اگر زمین بھی پرمیشور کے دہن کشادہ کی مثال ہے تو یجر وید ادھیائے ۱۱ منتر ۲۸ میں جو یہ لکھا گیا ہے کہ ان اوشدھیوں (نباتات) کی پہلی پرکار (اچھی طرح) سیون (حفاظت) کرو جو زمین کو اس طرح پھاڑ کر نکلتی ہیں جسطرح کہ چور گھر کو پھوڑتا ہے، یہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟ کیا زمین و آسمان دونوں کو پرمیشور کے دہن کشادہ کہنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ دونوں ایک ہی جیسے ہیں اگر ایسا ہے تو کیا زمین بھی آکاش کی طرح غیر مادی ہے؟

وید اور الہام

کیا وید ابتدائے آفرینش میں الہام ہوئے تھے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ رگوید اشٹک

ادھیائے ۹۔ ورگ ۴۰ منتر ۲ میں جن بزرگوں کا ذکر کیا گیا ہے اور جنکے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ گذر چکے ہیں کون ہیں؟ اور دنیا کے پیدا ہونے سے پہلے وہ کہاں سے آئے، اسکے ساتھ یہ بتایا جائے کہ کیا وید صرف انسانوں ہی کی ہدایت و رہنمائی کیلئے نازل ہوئے ہیں اور کیا حیوانات پرمیشور کے اپدیش (الہام) سے محروم ہیں اگر پرمیشور عادل ہے تو اس نے حیوانات کو الہام سے کیوں محروم رکھا ہے کیا اس سے پرمیشور کا انصاف باقی رہتا ہے؟ اگر عقل حیوانی حیوان کی ہدایت کیلئے کافی ہے تو کیا عقل انسانی انسان کی ہدایت کے لئے کافی نہیں؟ جب انسان کو وید الہام ہوئے تو حیوان کو بھی الہام ہونا چاہئے تھا۔

وید اور قرآن

پنڈت جی نے قرآن پر پانچ اعتراضات کئے تھے، ہم نے وید پر (سردست) چھ اعتراض کئے ہیں اور یہ چھ کے چھ اعتراضات، انہیں اعتراضات سے متعلق ہیں جو پنڈت جی کے زعم میں قرآن کریم پر وارد ہوتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ پنڈت جی ان کا کیا جواب دیتے ہیں۔

پنڈت جی نے اپنا اشتہار کے اخیر میں قرآن کریم کی تلاوت کے باب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کے جواب میں بادب عرض ہے کہ جناب محترم! قرآن کریم زندہ خدا کی زندہ کتاب ہے یقیناً اسکی مقبولیت کا یہی حال ہونا چاہئے، بلاشبہ اسکے پڑھنے والے اسے یاد کرنیوالے، اسکی معانی و مطالب پر غور کرنیوالے، انسان کی بنائی ہوئی کتابوں کے پڑھنے والوں اور ان کے یاد کرنیوالوں سے کئی گنا زیادہ ہونے چاہئیں، آپ اس مقبولیت میں قرآن کے ساتھ وید کا مقابلہ نہیں کر سکتے، اور غالباً یہی وجہ ہے کہ آپ قرآن حمید کی اس مقبولیت پر رشک کر رہے ہیں، وید کا تو یہ حال ہے کہ باایں ہمہ دعوئی قدامت و ہمہ گنگی آج آریہ سماج میں ایک شخص بھی نہیں جو مکمل طور پر چاروں ویدوں سے واقف ہو اور ان کے صحیح مطالب جانتا ہو، اس امر کے ثبوت میں ہمارے پاس معتقد آریوں کی معتبر شہادتیں ہیں لیکن ہم اس مقام پر صرف ایک ہی شہادت پیش کرتے ہیں، پنڈت ساتولیکر جی جو آریوں میں سنسکرت کے فاضل اور مہا ودوان سمجھے جاتے ہیں تحریر فرماتے ہیں

”آج کل وید کا سچا گیان (حقیقی علم) بتانیوالے اور چاروں ویدوں کے جاننے والے ودوان (عالم) نہیں ہیں“ (ایک ایشور کی اپاسنا صفحہ ۲۵)

واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الہادی الی الطریق المستقیم ؕ

بندہ۔ سید کاظم علی شاہ بیعت اللہ سیکرٹری جمعیۃ اسلام
بنگلہ خیر نگر میرٹھ

(باہتمام مولانا سید معصوم علی صاحب سبزواری پرنٹر۔ صداقت پریس میرٹھ میں طبع ہوئی)